تحفۃ الصلوٰۃ

اِلیٰ

الملک المختار جل شانہ

نماز کے مسائل اور انوار و اسرار پر ایک بے مثل مدلل اور جامع کتاب

تالیفِ لطیف تصنیفِ منیف

مولانا الحاج حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی نوری

نور علیٰ نور

مکتبہ نقشبندیہ مجددیہ

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

نماز کے مسائل اور انوار و اسرار پر ایک بےمثل مدلل اور جامع کتاب

تحفۃ الصلوٰۃ
اِلیٰ
الملکِ المختار جلّ شانہ

تالیفِ لطیف تصنیفِ منیف

عالمِ شریعت داعیِ سنّت مولانا الحاج حافظ محمد عنایت اللہ
نقشبندی مجددی نوری

ادارہ نور علیٰ نور

ذخیرہ محمد قاسم مجددی

ناشر مکتبہ نقشبندیہ مجددیہ
۴ رضویہ سٹریٹ گلفشٹن کالونی۔ عروس البلاد۔ لاہور پاکستان

Marfat.com

نمبر 4/65

محکمہ اوقاف مذہبی امور پنجاب پاکستان

تحفہ عظیمہ
از
حافظ محمد عنایت اللہ
نقشبندی مجددی

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ

پ۱ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۴۳

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ

تُحفۃُ الصَّلٰوۃ اِلَی المَلِکِ المُختَار

جَلّ شَانُہٗ

نماز کے انوار و اسرار اور رموز و کنایات

تالیفِ لطیف، تصنیفِ منیف

عالمِ شریعت داعیٔ سنّت مولانا الحاج حافظ محمد عنایت اللہ

خطیب جامع مسجد نورٌ علیٰ نور، ۴ رضویہ سٹریٹ کلفٹن کالونی۔ لاہور

ناشر

مکتبہ نقشبندیہ مجددیہ

۴ رضویہ سٹریٹ کلفٹن کالونی۔ عروس البلاد۔ لاہور پاکستان

فون: ۷۵۷۱۲۵۵

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

137146

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ ط

نام کتاب : "تُحۡفَةُ الصَّلٰوة اِلَى الۡمَلِكِ الۡمُخۡتَار"

مصنف : حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی نوری

زیر اہتمام : خلیفہ سید محمد افتخار احمد نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ سرہند شریف۔

کمپوزنگ : الحسین کمپوزنگ سنٹر، اردو بازار لاہور فون: ۰۳۲۱۔۹۴۱۴۸۱۵

ایڈیشن : اوّل - ۱۱۰۰

باعانت مالی : محمد ذکاء المصطفٰے انجینئر U.S.A

مطبع : طیبہ پرنٹرز ۵۶۔نسبت روڈ لاہور پاکستان۔فون: ۰۴۲۔۷۴۰۴۱۳۴

قیمت : ~~۸۰۰/۔ روپے~~ دعائے خیر

ملنے کے پتے

۱۔ آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سرہند شریف ریاست پٹیالہ سرہند شریف

۲۔ آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ

۳۔ مکتبہ نقشبندیہ مجددیہ، ۶۔المصطفٰے، ۴۔رضویہ سٹریٹ، جامع مسجد نور علی نور کلفٹن کالونی لاہور، پاکستان۔ فون نمبر ۷۵۷۱۲۵۵ - ۰۴۲

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ط

فہرست مضامین کتاب مستطاب تصنیف لطیف تالیف منیف،

تحفۃُ الصَّلٰوۃ اِلَی الۡمَلِکِ الۡمُخۡتَارِ جَلّ شَانُہٗ

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	انتساب، نقشِ جمیل، تقریظ	۱ تا ۳۲	۱۷	آذان پڑھنے کے مقامات	۱۰۹
	روضۃُ الاوّل جنت الفردوس ب ۱		۱۸	آذان کے فضائل، قبر پر آذان	۱۱۲
۲	قرآن پاک، وضو	۳۳	۱۹	موذن کے فضائل	۱۱۸
۳	وضو کے فرائض سنن	۳۴		روضۃُ الثانیہ جنت النعیم ب ۱	
۴	احادیث مبارکہ وضو	۴۶	۲۰	قرآن پاک تعمیر مسجد	۱۱۹
۵	وضو اور اربعہ عناصر	۵۵	۲۱	حدیث پاک تعمیر کعبۃ اللہ	۱۲۰
۶	وضو کے منہیات	۵۸	۲۲	حجر اسود کا نصب فرمانا	۱۲۲
۷	وضو کی دعائیں۔ تسمیہ	۶۱	۲۳	تبصرہ آذان	۱۲۷
۸	وضو کے فوائد وفضائل	۷۰	۲۴	حدیث قدسی	۱۳۱
	روضۃُ الاوّل جنت الفردوس ب ۲		۲۵	تحویل قبلہ مسجد قبلتین	۱۳۳
۹	تیمم	۷۱	۲۶	مسجد صحابہ کہف	۱۴۱
۱۰	تیمم کی حکمتیں	۷۳	۲۷	دار الدنیا	۱۴۲
۱۱	اربعہ عناصر اور معرفت الہیہ	۷۹		روضۃُ الثانیہ جنت النعیم ب ۲	
۱۲	مٹی کی خاصیت	۸۴	۲۸	مسجد قبا	۱۴۳
۱۳	تیمم کے فوائد وفضائل	۹۱	۲۹	خاک مدینۃ المنورہ	۱۴۵
	روضۃُ الاوّل جنت الفردوس ب ۳		۳۰	تعمیر مسجد النبوی	۱۴۶
۱۴	آذان	۹۲	۳۱	خصوصیات مسجد النبوی	۱۴۷
۱۵	موذنین بارگاہ رسالت	۹۶	۳۲	ازالہ وہم	۱۴۸
۱۶	آذان کا لغوی وشرعی مفہوم	۱۰۴	۳۳	فضائل مسجد النبوی	۱۵۲

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۴	تعمیرِ مسجد اقصیٰ بیت المقدس	۱۵۸
۳۵	مسجد ضرار	۱۶۱
۳۶	شانِ قدرت۔ شان بے نیازی کا ظہور	۱۶۲
۳۷	مسجد کی فضیلت	۱۶۴
	روضۃ الثالثہ جنّت المعلیٰ ب ۱	
۳۸	سجدہ کی شرعی تعریف	۱۶۵
۳۹	اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۱۶۹
۴۰	نقش اللہ جل شانہٗ	۱۷۰
۴۱	حقیقتِ سجدہ	۱۷۲
۴۲	سجدہ صبح ازل امام الانبیاء	۱۷۵
۴۳	نور کی تعریف	۱۸۲
۴۴	ظہور قدسی پر سجدہ	۱۸۴
۴۵	سجدہ کی حقیقت اور اجر	۱۸۵
۴۶	ملائکہ کا سجدہ	۱۸۶
۴۷	سجدہ تعظیمی	۱۹۳
۴۸	آیاتِ سجدہ	۱۹۸
۴۹	روز محشر کا سجدہ اور شفاعت	۱۹۹
۵۰	صحابہ کرام کے رکوع وسجود	۲۰۱
۵۱	اہلبیت اطہار کے سجدے	۲۰۶
	روضۃ الثالثہ جنّت المعلیٰ ب ۲	
۵۲	استعانت بالصبر والصلوٰۃ	۲۰۹
۵۳	امام اعظم کا سجدہ	۲۲۴
۵۴	اجرام فلکی کے سجدے	۲۲۶
۵۵	سجدہ کی قسمیں	۲۳۲
۵۶	آیات معانقہ	۲۳۹
۵۷	جادوگروں کے سجدے	۲۴۷
۵۸	منکرین سجدہ	۲۴۹
۵۹	روز محشر کا سجدہ	۲۵۳
	روضۃ الرابعہ جنّت الماویٰ ب ۱	
۶۰	پنجگانہ نماز اور شریعت مطہرہ	۲۵۷
۶۱	پنجگانہ نماز پر فضل عظیم	۲۶۰
	روضۃ الرابعہ جنّت الماویٰ ب ۲	
۶۲	نماز فجر	۲۶۳
۶۳	نماز ظہر	۲۶۵
۶۴	نماز عصر	۲۶۷
۶۵	نماز مغرب	۲۶۹
۶۶	نماز عشاء	۲۷۱
۶۷	حدیث قدسی	۲۷۴
	روضۃ الرابعہ جنّت الماویٰ ب ۳	
۶۸	شریعت مطہرہ اور نماز	۲۷۶
۶۹	حدیث نبوی "لِی مَعَ اللّٰہ"	۲۸۱
۷۰	غوث اعظم بغدادی	۲۸۴
۷۱	خواجہ محمد معصوم نقشبندی مجددی	۲۸۵
۷۲	سیّد عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمہ	۲۸۶
۷۳	نماز امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ	۲۸۹
۷۴	صبغۃ اللہ اصطلاحات شرعیہ نماز	۲۹۱
۷۵	امور تشریعیہ وتکونیہ	۲۹۴
۷۶	سیدی اکمل مرشدی کامل کا تبصرہ	۲۹۷
۷۷	مجذوب اولیاء کرام کی نماز	۲۹۹
۷۸	مشاہیر اسلام	۳۰۲
۷۹	دُعائے فقیر	۳۰۶

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۸۰	شریعت اصل ہے اور طریقت فرع	۳۰۷
	روضۃ الخامسہ جنّت عدن ب ا	
۸۱	تحفہ معراج نماز	۳۰۸
۸۲	عقیدہ ختم نبوّت حیات النّبی	۳۱۰
۸۳	سفر اسریٰ	۳۱۲
۸۴	نماز تحفہ معراج حکمت جلیلہ	۳۱۳
۸۵	میثاق انبیاء کرام	۳۱۴
۸۶	انبیاء کرام کا نماز پڑھنا	۳۱۵
۸۷	اعراج	۳۱۹
۸۸	عبدہٗ	۳۲۲
۸۹	سفر اعراج، نمازوں کی تخفیف	۳۲۶
۹۰	حکمت ساطعہ	۳۲۸
۹۱	صدیق الاکبر کا خطاب	۳۲۹
	روضۃ الخامسہ جنّت عدن ب ۲	
۹۲	رؤیت باری تعالیٰ	۳۳۵
۹۳	لاینحل مسائل کا حل فرمانا	۳۳۷
۹۴	قرۃ عینی فی الصلوٰۃ	۳۴۱
۹۵	تبصرہ	۳۴۴
۹۶	ابتلاء ملائکہ اور نماز	۳۴۶
۹۷	لفظ سبحان	۳۴۷
۹۸	نماز کا مقام اور معراج	۳۴۹
۹۹	مقولہ اللہ اعلم ورسولہ	۳۵۱
۱۰۰	قسم ذات وصفات محبوب	۳۵۳
۱۰۱	مقامات نسبت	۳۵۶
۱۰۲	الکوثر	۳۵۸
۱۰۳	قصیدہ معراجیہ نماز میں مشاہدہ ذات الٰہی	۳۶۱
۱۰۴	قصیدہ معراجیہ	۳۶۳
	روضۃ السادسہ جنّت ارم ب ا	
۱۰۵	نماز تہجد	۳۶۵
۱۰۶	اسلام میں نماز کی پہلی شکل	۳۷۶
۱۰۷	پرندوں کی نماز	۳۷۹
۱۰۸	حدیث جبرائیلی	۳۸۰
۱۰۹	حدیث قدسی	۳۸۱
۱۱۰	اوقات نماز خمسہ	۳۸۴
	روضۃ السادسہ جنّت ارم ب ۲	
۱۱۱	نماز جمعۃ المبارک اور فضائل	۳۸۵
۱۱۲	صلوٰۃ التراویح	۳۸۸
۱۱۳	نماز اشراق۔ چاشت	۳۹۱
۱۱۴	نماز اوابین، عید الفطر	۳۹۲
۱۱۵	نماز عید الاضحیٰ	۳۹۴
۱۱۶	نماز استسقیٰ	۳۹۶
۱۱۷	نماز قصر نماز سفر نماز خوف	۴۰۰
۱۱۸	نماز استخارہ، شب برات	۴۰۲
۱۱۹	نماز شب قدر	۴۰۴
۱۲۰	صلوٰۃ التسبیح	۴۰۵
۱۲۱	نماز قضاء حاجات	۴۰۷
۱۲۲	نماز جنازہ	۴۱۱
۱۲۳	نماز خلفاء راشدین	۴۱۷
۱۲۴	نماز آئمہ مجتہدین	۴۲۱
۱۲۵	نماز آئمہ محدثین	۴۳۸
۱۲۶	حقیقت الامر نماز	۴۵۳

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	روضۃ السابعہ جنت دار الخلد ب ۱	
۱۲۷	نماز کے فوائد و فضائل ۴۰ عدد	۴۵۴
۱۲۸	نماز اسرار الٰہیہ ہے	۴۵۷
۱۲۹	نماز ایمان کی جان ہے	۴۵۸
۱۳۰	نماز جامع جمیع عبادات ہے	۴۶۰
۱۳۱	نماز اسلام کی سنگ بنیاد ہے	۴۶۱
۱۳۲	نماز شفا ہے	۴۶۸
۱۳۳	نماز ولایت احمدیہ کا راز ہے	۴۷۹
۱۳۴	نماز نور ہے	۴۸۳
۱۳۵	نماز ذکر الٰہی ہے	۴۸۴
۱۳۶	نماز حکیم مطلق کا نسخہ کیمیا ہے	۴۸۷
	روضۃ السابعہ جنت دار الخلد ب ۲	
۱۳۷	نمازی کے مدارج ۴۰ عدد	۴۸۸
	روضۃ السابعہ جنت دار الخلد ب ۳	
۱۳۹	نمازی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرم ہے	۴۹۴
۱۴۰	نمازی کے رزق کا کفیل اللہ تعالیٰ ہے	۴۹۵
۱۴۱	نمازی کے لئے تمام زمین سجدہ گاہ ہے	۴۹۹
۱۴۲	نمازی کے انوار اولاد در اولاد	۵۰۰
۱۴۳	نمازی مہمان خصوصی ہے	۵۰۲
۱۴۴	نمازی کے لئے مقام رضا	۵۰۶
۱۴۵	نمازی کی نگاہ میں قیمتی متاع نماز ہے	۵۱۳
۱۴۶	نمازی کے لئے مقام ولایت ہے	۵۱۴
۱۴۷	نمازی اسرار الٰہیہ مخفیہ کا امین ہے	۵۱۵
۱۴۸	حدیث پاک انا مرأۃ الحق	۵۱۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	روضۃ الثامنہ جنت دار السلام ب ۱	
۱۴۹	تشہد علماء کرام کی نظر میں	۵۱۷
	روضۃ الثامنہ جنت دار السلام ب ۲	
۱۵۰	قعدہ اخری میں درود شریف ابراہیمی	۵۳۸
۱۵۱	حبیب اور خلت میں مناسبت	۵۳۹
۱۵۲	دعا میں نام اقدس کا وسیلہ	۵۴۱
۱۵۳	عبادت اور استعانت	۵۴۲
۱۵۴	صلوٰۃ اور سلام میں فرق	۵۴۷
۱۵۵	انبیاء کرام پر سلام	۵۴۹
۱۵۶	نماز میں دعا اور سلام پھیرنا	۵۵۰
۱۵۷	نماز کے بعد دعائے مسنونہ	۵۵۲
	روضۃ الثامنہ جنت دار السلام ب ۳	
۱۵۸	نماز کے بعد ذکر اور درود شریف	۵۵۵
۱۵۹	نماز کے بعد ذکر نفی اثبات	۵۵۹
۱۶۰	کلمہ طیبہ	۵۶۰
۹۶۱	حدیث قدسی	۵۶۱
۱۶۲	اقول راجی رحمت	۵۶۸
	روضۃ الثامنہ جنت دار السلام ب ۴	
۱۶۳	نسمات القدس فی حدائق الانس ۴۰	۵۶۹
۱۶۴	طریقہ نقشبندیہ مجددیہ	۵۹۳
۱۶۵	مناجات سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۵۹۶
۱۶۶	استغاثہ سرکار امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	۵۹۷
۱۶۷	صلوٰۃ وسلام	۵۹۹
۱۶۸	تحفۃ الصلوٰۃ الی الملک المختار	۶۰۳

تمت بالخیر

اِلَیْہِ اَدْعُوْا وَاِلَیْہِ اَنَابُ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ط

انتساب

تُحفةُ الصَّلٰوةِ اِلَى الْمَلِكِ الْمُخْتَارِ ط نماز کا تحفہ شہنشاہ مالک ومختار جلّ شانہٗ کی بارگاہ رحمت میں پیش کرتا ہوں۔ جس نے اپنے کمال فضل وکرم سے شب معراج ۲۷ رجب المرجب ۱۱ نبوی مقام دنا فتدلّٰی پر اپنے محبوب پاک، تاج دارلولاک امام الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیک الصلوٰۃ والسلام کو پنجگانہ نماز کا عظیم الشان تحفہ عنایت فرمایا۔

بفیض نگاہ مرشدی اکمل، سیّدی اجمل سراج السالکین، شمس العارفین السید نورالحسن شاہ بخاری قدس سرّہ الباری از دعائے قطب وقت، ملجاءِ ولایت السید محمد باقر علی شاہ بخاری نقشبندی مجدّدی، زیب آرائے مسند ارشاد مدظلہ العالی السید منیر حسین شاہ بخاری نقوی علیہ الرحمۃ بمقام جوکالیاں خادم خاص آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ حضرت کیلیانوالہ شریف جن کی نگاہ عنایت سے یہ چند حروف لکھنے کے قابل ہوا ؎

شاہاں راچہ عجب گر بنوازند گدا را

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
وَ تُبْ عَلَيْنَآ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ط

○

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ فَاِنَّهٗ
يُبْدٰى بِهِ الذِّكْرُ الْجَمِيْلُ وَيُخْتَمُ

مرید رشید
آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف
(محمد عنایت اللہ عفی عنہ)

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

حمد ونعت

از

تبرکاً از زبان دُرفشاں شیخ الحدیث السیّد دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ؒ بانی دار العلوم

''حزبُ الاحناف لاہور پاکستان''

یک حمد چہ صد حمد خداوند نِعَم را — بروفق نِعَم خالق صد علم وحِکم را
حمد کہ سزاوار خداوندِ جہاں است — حمد یکہ سزد معطی توفیق اُتم را
صد حمد بہر حمد کہ ازکلک وزبانم — آید و سزد صاحب صد فضل وکرم را
صد شکر بریں نعمت عظمیٰ کہ بماداد — محبوب خودآں ماحی صد ظلم وستم را
گوئیم چہ ثنائش کہ خود آں خالقِ اکبر — مدّاح بود آں شہ ذی جاہ وحشم را
عرش است کمیں پایہ زایواں شہِ دین — جبریل غلام است مرآں شاہِ اُمم را
قرباں شوم رحم کن اے رحمتِ عالم — ازخاک مُذلّت تو بے افراز سرم را
اے جانِ من خستہ نثار ہرادایت — قربان زمن ایمان بود ہرنقشِ قدم را
اے جود وجودِ تو وجودِ ہمہ عالم — بستہ است بفتراک توحق جان دلم را
موجود وجود ہمہ عالم بوجودت — ازظلِّ تو شدزیب وضیا ملک عدم را
اے کوکبِ دین بدرِکرم مہرِ رسالت — آبر سرما دُور کن ظلمت وغم را

یک جان چہ دیدار کہ جان ہمہ عالم
قربان بتوائے شہنشاہِ عرب وعجم را

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

Marfat.com

۷۸۶

۹۲

نعت شریف

کس کا جمال ناز ہے جلوہ نما سُو بہ سُو — گوشہ بہ گوشہ، در بدر، قریہ بہ قریہ، کُو بہ کُو

اَشکِ افشاں ہے کس لئے دیدۂ منتظر مرا — دجلہ بہ دجلہ، یم بہ یم، چشمہ بہ چشمہ، جُو بہ جُو

مِری نگاہِ شوق میں حُسنِ ازل ہے بےحجاب — غنچہ بہ غنچہ، گُل بہ گُل، لالہ بہ لالہ، بُو بہ بُو

جلوہ، عارضِ نبی، رشکِ جمال یوسُفی — سینہ بہ سینہ، سر بہ سر، چہرہ بہ چہرہ، ہُو بہ ہُو

زلفِ دراز مُصطفیٰ گیسوئے لیل حق نُما — طُرّہ بہ طُرّہ، خَم بہ خَم، حلقہ بہ حلقہ، مُو بہ مُو

مِرا یہ اضطرابِ شوق رشک جنون قیس ہے — جذبہ بہ جذبہ، دِل بہ دِل، شیوہ بشیوہ، خُو بہ خُو

تیرا تصوّرِ جمال مرے شریک حال ہے — نالہ بہ نالہ، غم بہ غم، نعرہ بہ نعرہ، ہُو بہ ہُو

کاش! ہواُن کا سامنا عین حریم ناز میں — چہرہ بہ چہرہ، رُخ بہ رُخ، دیدہ بہ دیدہ، دُو بہ دُو

عالمِ شوق میں رئیس کس کی مجھے تلاش ہے

خِطّہ بہ خِطّہ، رُو بہ رُو، جادہ بہ جادہ ہُو بہ ہُو

''رئیس امروہوی''

گر تو افتدم نظر چہرہ بہ چہرہ، رُو بہ رُو — شرح دہم تمام ترا نکتہ بہ نکتہ، مُو بہ مُو

از پئے دیدن رخت ہمچو صبا افتادہ ام — خانہ بہ خانہ، در بدر، کوچہ بہ کوچہ، کو بہ کو

مے رود از فراق تو خون دل دو دیدہ ام — دجلہ بہ دجلہ، یم بہ یم، چشمہ بہ چشمہ، جو بہ جو

در دل خویش طاہرہ گشت ندیدہ جز ترا — صفحہ بہ صفحہ، لا لا، پردہ بہ پردہ، تو بہ تو

''قرۃ العین طاہرہ''

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

نماز

جلوہ ہے خاص رحمت حق کا نماز میں
انوار قُدس کا ہے نظارہ نماز میں
مولا سے اپنے ملتا ہے بندہ نماز میں
اُٹھ جاتا ہے جدائی کا پردہ نماز میں
آ پہنچا خاص اپنے شہنشاہ کے حضور
جب بندہ ہاتھ باندھ کر آیا نماز میں
مولا میں اور بندہ میں رہتا نہیں حجاب
بے پردہ ہے تجلّی مولا نماز میں
کیا جانے تو رکوع وسجود وقعود کو
ہے کن حقیقتوں کا اشارا نماز میں
الحمد کی شروع تو ہر ایک کلمے کا جواب
معبود ذُوالجلال سے پایا نماز میں
حمد وثناؤ درود، قرأت، دعا وسلام
ہے جمع ہر طرح کا وظیفہ نماز میں
جب ہاتھ اٹھائے باندھ کے نیت تو یوں سمجھ
دونوں جہاں سے ہاتھ اٹھایا نماز میں
مدہوش مست خواب ہجر میں ہے نیاز
اُٹھ کے آیا عاشقِ مولا نماز میں
رکھے گا سر بلند انہیں پاک بے نیاز
جس نے سرِ نیاز سے جھکایا نماز میں
اے دل! نماز کیوں نہ ہو معراج مؤمنین
پاتا عروج وقرب ہے بندہ نماز میں
گر قبر کے اندھیرے سے ڈرتا ہے پڑھ نماز
ہے ظلمتِ لحد کا اُجالا نماز میں
نرمی سے کرتا ہے ملکُ الموت قبضِ جاں
تلخیٔ موت کا ہے مداوا نماز میں

یہ قبر میں انیس یہ محشر میں ہو شفیع
عقبیٰ کی راحتیں ہیں سراپا نماز میں

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَ اِلَیْکَ الْمُشْتَکیٰ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ ط
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الرَّحْمٰنِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ مِنَ الْمَلِکَ الْمَنَّانِ ط

Marfat.com

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم ط

نقشِ جمیل

کیا باغبانِ لَم یزلی کا چمن میں ظہور ہے ہر گُل میں ہر شجر میں مُحمد کا نور ہے "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم"

○ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا یہ بہت بڑا کرم اور انعام ہے کہ تُحفَۃُ الصَّلوٰۃِ اِلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ ط "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" گلدستہ درُودوسلام کی تالیفِ لطیف، تصنیفِ مُنیف اور اس کی طباعت واشاعت نے دنیائے اسلام میں بہت قبولیت پائی اور علماء کرام کے تعریفی کلمات سے اور اولیاء عظام نے دعاؤں اور نگاہوں سے نوازا۔ بعدازاں ربُّ العزّت نے تُحفَۃُ الصَّلوٰۃ اِلَی الْمَلِکِ الْمختَار ط "نماز کا تحفہ" شہنشاہ مالک و مختار جلّ شانہٗ کی بارگاہ میں" پر لکھنے کی سعادت عنایت فرمائی۔ مورخہ ۱۱ ذی قعدہ ۱۴۲۶ ہجری المقدسہ بمطابق ۱۲ دسمبر ۱۹۹۶ء کو عمرہ شریف کے لئے حاضری ہوئی۔ بروز نور افروز پیر بعداز نماز فجر دوران طواف کعبۃ اللہ زادشرفہ العظیم ط فقیر غُفرلہ المولی القدیر ط پر یہ بات بفیضِ ربِ قدیر دل میں القاء ہوئی کہ نماز پر بھی لکھوں۔ بعدازاں بار بار یہ خیال دل میں آتا رہا اور دل میں جم گیا اور مختلف مشاغل اور مصروفیت میں بھی محو نہ ہوا۔ قلبی کیفیت سے یہ محسوس ہوا کہ یہ ایک الہامی کیفیت ہے۔

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد اگر خارے بود گلدستہ گردد

○ ربُّ الارباب جلّ شانہٗ کی توفیق رفیق سے صحن حرم شریف میں ابتداء کردی فطوبیٰ و بشریٰ ط کہ مقام ابراہیم بطور اظہار شکر دو رکعت نماز نفل ادا کئے اور دعا مانگی۔ اے ربِ قدوس! مجھے نماز کی حقیقت اور اس کے اسرار ورموز سے بہرہ ور فرما اور انشراحِ صدر عنایت فرما۔ تاکہ یہ تحفہ نماز اہل ایمان کے لئے رُوح پرور اور اطمینان بخش بنے۔ بلاشبہ یہ ایک انمول اور قیمتی نسخہ کیمیا اور نایاب نادر الوجود تحفہ عظیمہ ہے۔ جو آیات قرآنیہ کے نوری شہ پاروں کا مرقع اور ایمان افروز احادیث نبویہ سے مرصّع ہے۔ اور یہ فقہ حنفی کے مسائل شرعیہ اور تعلیمات نقشبندیہ مجددیہ پر مشتمل رُوح پرور، سرسبز شاداب اور شگفتہ گلدستہ ہے۔ جس میں طرح طرح کے فقہی دقائق اور شرعی حقائق کے رنگ برنگے خوشبودار پھول کھلے ہوئے ہیں۔

"ہر گلے را رنگ و بو دیگر است"

Marfat.com

کے مصداق عجیب بہار میں ہیں۔ کائنات عالم میں رہتی دنیا تک ہمیشہ در ہمیشہ یہ گلدستہ نماز شگفتہ سرسبز اور ہرا بھرا رہے اس باغ کو سینچنے والا مالی اور باغبان خُوش وخُرم اور راضی رہے۔

☆ وَفِیْ کُلِّ لَفْظٍ رَوْضٌ مِّنَ الْمُنٰی وَفِیْ کُلِّ سَطْرٍ عُقْدَۃُ اللَّآلِیْ

اس تحفہ کے ہر ہر لفظ میں محبت کا باغیچہ کھلا ہوا ہے اور اس کی ہر ہر سطر میں چمکدار موتیوں کے خوبصورت ہار پروئے ہوئے ہیں۔

فقرہ فقرہ گل بدامن جملہ جملہ گل بجیب خُوشبوئے باد بہاری الفاظ سراپا نو بہار

☆ اَقُوْلُ اَعَزَّ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ بِعِزَّۃِ الدَّارَیْنِ ؂ اگر اس کی توفیق رفیق شامل حال ہو تو مور بے مایہ ''کمزور چیونٹی کو بھی ہمدوش ثریا کر دیتا ہے۔

چہ نسبت ذرہ را باعین خورشید چہ دعویٰ خاک را بہ عالم پاک

بروایت صحیحہ:

☆ اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ بِالضَّعِیْفِ مَایَتَحَیَّرُ فِیْہِ الْقَوِیُّ ؂ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کمزوروں اور ضعیفوں سے وہ کام لے لیتا ہے جس کے کرنے سے قوی عاجز ہوں اور اگر اس کی عنایت بے غایت کا دریا موج زن ہو تو چیونٹیوں سے بھی ہاتھیوں کا سا کام لے لیتا ہے۔

گر موج زند عنایت اُو موراں بکند کارِ پیلاں

بروایت صحیحہ:

○ اِنَّ اللّٰہَ یُؤَیِّدُ بِاُمُوْرِ دِیْنِکُمْ بِرَجُلٍ فَاسِقٍ ؂ اس کی مشیت سبقت کرے تو وہ اپنے دین کا کام مرد فاسق سے بھی لے لیتا ہے اور اللہ ربّ العزت اپنے دین کا کام جب چاہتا ہے اور جس سے چاہتا ہے لے لیتا ہے۔ اگر وہ چاہے تو بیت اللہ شریف کی حفاظت کا کام کنجشک فرومایہ عاجز چڑیوں اور ننھی ننھی ابابیلوں سے لے لے۔ اور چاہے تو مسکین مکڑی، عاجز کبوتری سے غار ثور میں اپنے محبوبِ پاک سیّد لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے یارِ غار یارِ وفا سیدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ کی حفاظت کی خدمت لے لے۔ اللہ جلّ شانہٗ جس سے خدمت لیتا ہے اس کو استعداد بھی عطا فرما دیتا ہے جو اس کے لئے ابتلا بھی ہوتا ہے۔

ہر کسے را خدمت دادہ قضا در خورآں گوہرش در ابتلاء

○ اَقُوْلُ بِیَدِہِ التَّوْفِیْقُ وَھُوَ الرَّفِیْقُ بِالتَّحْقِیْقِ ؂ میں اس ذات حق کی طرف ملتجی ہوں

Marfat.com

جس کے قبضہ قدرت میں عالم خلق و عالم امر کی ہر چیز ہے کہ اس نے مجھ جیسے ضعیف مور ناتواں اور ناتمام علم و نارسا فہم کو نماز پر قلم اٹھانے کی توفیق ارزانی بخشی اور اپنے کمال فضل و کرم سے ان عجیب و غریب اسرار و رموز سے مطلع فرمایا۔ تو ان انوار کو قلم سے قرطاس کاغذ پر الفاظ کی شکل میں متشکل کر کے نقش کھینچ دیئے ہیں جن راز ہائے نہفتہ کے بیان سے الفاظ قاصر اور سمجھنے سے عقل عاجز ہے هٰذَا لُطْفُ اللَّطِيفِ بِالْعَبْدِ الضَّعِيفِ ط اور اُن کی ترتیب و تدوین کی راہ دکھائی اور نماز کی حالی کیفیات کو الفاظ کے نقش و نگار کی صورت میں کاغذ پر منقش کرنے کی سعادت بخشی جب کہ قال بیچارہ حال کو کیا جانے؟

چہ نسبت سُہارا با آفتاب درخشاں

☆ خدا کرے قارئین کرام کی ان الفاظ سے معانی تک رسائی ہو بمصداقِ کلام ط صَاحِبُ الْبَيْتِ اَدْرِیٰ بِمَا فِيْهِ ط گھر والا اپنے گھر کو جانتا ہے۔ اس میدان میں نہ قابلیت نہ یارائے سخن ''من آنم کہ من دانم'' سنت اللہ یہی ہے کہ دل افگندیم بسم اللہ مجرٖیہا و مرسٰہا ط

ہر کسے را بہر کارے ساختند میلِ او اندر دلش انداختند
من کجا، نغمہ کجا ساز سخن بہانہ ایست سوئے قطارے کشم ناقہ بے زمام را

☆ علماء اہلِ سنت والجماعۃ، شَكَرَ اللّٰهُ سَعْيَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ط نے اپنے اپنے علمی خزانہ سے تصنیفات و تالیفات میں چمکدار موتی اور ہیرے بکھیرے ہیں اور نماز کی حکمت کے انوار کی لڑیاں پروئی ہیں۔ اور ان کو دلائل قرآنیہ اور براہین حدیثیہ کے حوالہ جات سے مزین کیا ہے چونکہ نماز جمیع عباداتِ شرعیہ کا خلاصہ ہے اور نماز کاشف اسرار، نجات دار البوار اور دخول دار القرار کا سبب قریبی ہے۔ جب تک اس میں جمعیت قلبی اور خلوص نیت نہ ہو منشاء خداوند قدوس نہیں بنتی۔

○ مقصودِ زندگی ہدایت ہے۔ علماء کرام نے نہایت جانفشانی اور عرق ریزی سے تحریر و تقریر کے ذریعہ اُمت کے لئے راہ ہدایت ارائۃ الطریق دکھائی اور فطری اور جبلی ہدایت واجب کر دیا۔ اور اولیاء عظام نے محنت شاقہ سے اپنی اپنی نگاہوں سے ہدایت کے دوسرے معنی ''ایصال الی المطلوب'' کی رہبری کی اور ان کے سینہ کو علم لدنی کا گنجینہ اور محبت کا خزینہ بنا دیا۔ اور شریعت مطہرہ کی راہ سے حقیقت کی منزل تک پہنچایا۔ جو لائق ستائش اور قابل صد تحسین ہے۔ واعظ کے وعظ اور خطیب کے خطبہ کا فائدہ تو محدود ہوتا ہے جو حاضر مجلس ہوں۔ لیکن قلم و قرطاس اور تصنیف

Marfat.com

وتالیف کا فائدہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں بلکہ ممالک اسلامیہ کے ہر قطعہ اور ہر خطہ تک پہنچتا ہے جس کے مطالعہ سے تشنگی دور ہوتی ہے اور دین اسلام کی روشنی پھیلتی ہے اور ظلمتِ کفر کافور ہو جاتی ہے۔ مردہ دل آباد ہوتے ہیں۔

☆ مشائخ طریقت، اربابِ حقیقت سقی اللّٰہُ ذُوالْجَلَالِ بِزُلَالِ الْاَفْضَالِ ؎ نے کتابوں کی تصنیف کرنے کی بجائے نگاہوں سے انسان تصنیف کئے جن کی کتاب حیات کا ایک ایک صفحہ اور ہر صفحہ اور ہر ورق آفتاب ومہتاب سے درخشندہ اور تابندہ تر اور ہر سطر شگفتہ تر اور روشن تر ہے۔ میں یا لکھوں تم خود ان کے چہروں کی تحریر پڑھ لو۔

خامہ بشکستیم ولب بستیم از تعریف اوست　　　کیں نہ در تحریر ما گنجد نہ در تقریر ما

○ تاریخ شاہد ہے کہ قدیم مدارس دینیہ اور مساجد میں جب تک ایسے افراد تیار ہوتے رہے گلشن اسلام میں بہار رہی اور مدارس اسلامیہ میں غزالی، رازی، سعدی اور بیضاوی اور خانقاہوں میں رومی، جامی، ہجویری اور امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہم اللہ جیسی فخرِ روزگار ہستیاں پیدا ہوئیں جنہوں نے اپنے علمی انوار اور قلبی واردات کو اپنی نگاہ سے ایک سینہ سے دوسرے سینہ میں منتقل کر کے انمٹ نقوش کندہ کر دیئے اور سینہ بے کینہ کو محبت الٰہی کا خزینہ بنا دیا۔ جن کی نگاہ دلوں کی تسخیر اور دعا اکسیر ہے۔ جن کا کلام دوا اور نگاہ لاعلاج قلبی اور روحانی امراض کے لئے شفا ہے۔ اور جن کی ہم نشینی اور صحبت سعادت مندی کا نشان ہے۔ یہی لوگ ''علماء کرام'' ورثۃ الانبیاء ہیں۔

علم انوار است در سینہ رجال　　　نے زراہِ دفتر و نے قیل وقال

علم اسرار سینہ بہ سینہ آمدہ　　　علم سینہ بے کینہ آمدہ

☆ لیکن اب ''رویم ببین حالم مپرس'' میرا چہرہ دیکھ لو اس پر میری حرماں نصیبی کی داستان کا ہر حرف رقم ہے۔ دور حاضرہ کے شتر بے مہار عوام اور مولویاں خوش کلام و پیرانِ نگاہ مار کا حال اتنا دردناک دردانگیز ہے کہ نہ مجھ میں بیان کرنے کی ہمت اور نہ تم میں سننے کی تاب اور نہ میرا یہ موضوع۔ ''پنبہ کجا کجا نہم، دلِ ہمہ داغ داغ شد'' والا معاملہ درپیش ہے فافہم ؎

میراث میں آئی ہے انہیں مسند ارشاد　　　زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

اے اللہ ہم پر رحم فرما اے گنبد خضرا کے مکین چارہ سازی فرما۔

جَلَّ شَانُهٗ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ؎

Marfat.com

○ حضور پرنور سید یوم النشور عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَعَلٰی مَنْ تَوَابِعِهِمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامِ ؁ نے اپنی نگاہ سے صحابہ کرام کو وہ کچھ بنا دیا جو منشاء الٰہی تھا۔ حضور دانائے نامدار آقائے غمگسار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی درسگاہ کے تربیت یافتہ اور ربّ ذوالجلال والاکرام جل سلطانہ سے سند یافتہ تھے۔ اُولٰئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ، فَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (پ ۲۸ سورہ حشر آیت کریمہ ۹) انہیں کی شان کا تمغہ امتیاز ہے۔ صحابہ کرام حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر دو لب اور نگاہ سے نوازے ہوئے اور فیض یافتہ ہیں۔ شریعت اور طریقت کے مجمع البحرین ہیں وہ قَائِمُ اللَّیْلِ صَائِمُ النَّهَارِ ؁ راتوں کو مسجد میں نمازی دن کو میدان جہاد میں غازی تھے۔

صحابی وہ صحابی جن کی ہر صبح صبح عید ہوتی تھی — خدا کا قرب ملتا تھا نبی کی دید ہوتی تھی

○ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قلم کا سہارا نہیں لیا کہ فنی اسباب پر باقی الفاظ کنندہ کریں اور قلم ہاتھ میں پکڑیں۔ اپنی امت کو قلم پکڑایا۔ جس سے انہوں نے اس قابل احترام قلم کو مخفی اسرار نماز کھولنے کا ذریعہ بنایا جن کا نہ ''زبان رابیاں نہ قلم را امکان'' تھا۔

○ کارِ ایں است غیر ازیں ہمہ ہیچ۔ اَللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰی وَالْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ عَلٰی ذٰلِكَ ؁ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ كَذٰلِكَ ؁

محروم تیرے دست مبارک سے رہ گیا — کیوں کر نہ چاک اپنا گریباں کرے قلم

قرآں میں جبکہ خود ہو ثنا خواں تیرا خدا — کیا تاب پھر قلم کو جو کچھ کر سکے رقم

☆ مقصود یہ کہ قلم و قرطاس کے ذریعہ اس تاریک دور میں صورت نماز اور الفاظ نماز کے اندر پوشیدہ اور خفتہ معنیٔ نماز اور حقیقت نماز تک رسائی ممکن ہو۔

بانگ قلم دریں شب تار — بس معنی خفتہ کرد بیدار

○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ ؁ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں افادہ اور استفادہ کا دارومدار صحبت پر ہے۔ صحابی صحبت سے بنا ہے اَلصُّحْبَةُ مُؤَثِّرَةٌ ؁ صحبت یافتہ اور غیر صحبت یافتہ میں بہت بڑا فرق ہے۔ صحابہ کرام جس افضلیت کے مرتبہ پر فائز المرام ہوئے وہ صحبت ہی تھی جس بناء پر صحابی کہلائے۔ کلام ربانی وحی الٰہی کے پہلے مخاطب یہی تھے اور یہ ہی آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زبان ترجمان صَلُّوْا كَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ کی عین تعبیر اور تفسیر تھے تب یہ کرام و ہدایت کے نوری چمکتے دمکتے ستارے اور اہلبیت اطہار کو کشتی نوح کی مانند قرار دیا گیا ہے جو امت مسلمہ کے لئے دین اسلام میں حجت ساطع اور دلیل قاطع ہیں۔ جو کہ ایمان کے محک اور عرفان

Marfat.com

کے معیار ٹھہرے اور تمغۂ عزّت، دستارِ فضیلت اور سندِ محبت رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ ط سے نوازے گئے۔ جو عقیدہ توحید و رسالت کے علم بردار ہیں۔ عقیدہ توحید قرآن پاک وحدیث پاک کی تعلیم وتربیت کا خلاصہ اور اس کی اساس اور بنیاد ہے۔ جو اہل اسلام کا معبود حقیقی مسجود اصلی اور اہل علم وعرفان کا مقصود ہے۔ جس کے قیام سے نظام مصطفیٰ، مقام مصطفیٰ کا قیام اور آبروئے مصطفیٰ ناموس مصطفیٰ کا تحفظ وابستہ ہے۔ ''پ۳۰ سورۃ البینۃ آیت کریمہ ۸''

دین ازو، حکمت ازو، آئین ازو زور ازو، قوت ازو وتمکین ازو

○ شان نزول:

☆ سورۃ الجن ۲۹ آیت کریمہ ۱ تا ۵ کا مطالعہ کریں جنات بھی شریعت مطہرہ کے احکام کے مکلّف ہیں۔

☆ جن وانس دونوں گروہ اس عقیدہ توحید ورسالت اور احکامات الٰہیہ ''نماز وغیرہ'' کے مکلّف ہیں۔ اور امور شرعیہ کے پابند ہیں۔ اور ملائکہ کرام امور تکونیہ کے پابند ہیں اور امور شرعیہ کے مکلّف نہیں۔ تاہم وہ نماز پڑھتے طواف کرتے اور تسبیح وتحمید کرتے ہیں اور وہ معصوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جن وانسان کو عبادت کے لئے پیدا فرمایا اور ان کی ہدایت کے لئے قرآن پاک بطور قانون نازل فرمایا اور حضور صاحبُ القرآن ﷺ کے اسوہ حسنہ کو نمونہ بنایا تاکہ تم صحیح معنوں میں مسلمان بن کر قرآن پاک کے مطابق آسودہ اور آبرومندانہ زندگی گزارو۔

گرتو مے خواہی مسلمان زیستن نیست ممکن جُز بہ قرآن زیستن

○ ایک بار حضور صاحب القرآن نبی الانس والجانّ ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ عکّاظ کی طرف تشریف لے جارہے تھے کہ مقام نخلہ ''مکہ معظّمہ اور طائف کے درمیان'' پر صبح کا وقت ہوگیا۔ حضور نے آذان اور اقامت کے ساتھ باجماعت نماز ادا فرمائی۔ نماز فجر کی پہلی رکعت میں سورۃ طٰہٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ اقرأ کی آیات کریمہ تلاوت فرمائیں۔ اسی اثنا میں جنات کا ایک گروہ اُدھر آنکلا۔ سوزوگداز سے ڈوبی ہوئی فرحت آمیز، نورافروز، دل آویز تلاوت کی آواز سنی تو وہ دنگ رہ گئے بڑی خاموشی اور توجہ سے قرأت سنتے رہے جس سے ان کے دل کی دنیا بدل گئی قلب نور ایمانی سے لبریز ہوگیا۔ اسی کیفیت حالی میں سلام کے بعد حاضر حضور ہوکر ایمان لے آئے۔ اور دولت اسلام سے مالامال ہوگئے۔ یہ جنات صحابہ کا گروہ جب

Marfat.com

واپس اپنے قبیلہ میں پہنچا تو یہ سارا واقعہ بیان کیا۔ جس سے اکثر جن کفر و شرک کی تاریکیوں سے نجات پا گئے اور نور ایمان سے مالا مال ہو گئے۔

○ کثیرُ التّعداد احادیث مبارکہ میں ہے کہ جنات نے حضور ﷺ کی ولادت بعثت اور نبوت و رسالت کی خبریں دیں اور قصیدے پڑھے جس سے کئی صحابہ کبار مانند حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ حاضر حضور ہوئے اور جنّات کی بشارت کی وجہ سے دولت ایمانی سے مالا مال ہوئے۔ پہاڑوں، غاروں، لق و دق صحراؤں، جنگلوں میں آذانیں دیتے اور نمازیں پڑھتے ہیں اور مانند ملائکہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور تکبیر بلند کرتے ہیں۔ روز حساب ان کا بھی حساب و کتاب ہوگا۔ جنات میں مانند انسان مومن بھی، ہیں اور کافر بھی نیک بھی ہیں اور بد بھی، جنتی بھی ہوں گے اور جہنمی بھی۔ کافر اور بد جن کو شیطان کہا جاتا ہے۔

☆ ولایت مآب بخارا خواجہ علی رامتینی قدس سرّہ الجلی الخفی فرماتے ہیں اگر تو ایسے شخص کی صحبت میں بیٹھے جو تجھے خدا کی یاد بھلا دے تو تُو جان لے کہ یہ انسانی شکل میں تیرا شیطان ہے۔ ابلیس انسان، ابلیس جن سے بدتر ہے کہ وہ پوشیدہ وسوسہ ڈالتا ہے اور یہ ظاہر ہو کر۔ خداوند قدوس شرِ شیطان، شرِ نفس اور شر جنسی شیطان سے محفوظ و مامون فرمائے۔

☆ فقہ حنفی کے تاج دار، امام الآئمہ ''از اربعہ آئمہ مجتہدین'' کاشف الغمہ، سراج الامۃ، امام الآئمہ امام اعظم ابوحنیفہ سیدنا نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ و رسولہ عنہ ط بفحوائے حدیث مذکورہ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ط قرن ثانیہ کے دور میں سید التابعین، افضل التابعین، خیر التابعین ہیں۔ آپ نے سات صحابہ کبار کی زیارت کی اور ان سے حصول علم کیا۔

در مُشک و عُود و عنبر و امثال طیّبات ... خوش تر ز بوئے دوست ہیچ طیب نیست

○ حدیث پاک:

☆ حضور محبوب علّام الغیوب ﷺ نے فرمایا میری اُمت کا ایک مرد جس کا نام نعمان اور کنیت ابوحنیفہ ہوگی وہ میری امت کا چراغ ہے۔ ایک مقام پر فرمایا۔ اگر علم ثریا آسمانی کے پاس بھی ہوگا تو اہل فارس کا ایک شخص اُسے پا لے گا۔ اس خبر عن الغیب اور پیشین گوئی کی بشارت کی اشارت آپ ممدوح کی طرف ہے۔ محدّثین کرام اور فقہاء عظام نے بھی یہی توجیہ کی ہے۔ امام ہمام فقیہہ اعظم کی فضیلت اور عظمت کون بیان کرے کہ آپ نے ننانوے ۹۹ بار اللہ

Marfat.com

رَبُّ العزّت جلّت شانہٗ کی زیارت کی ہے اور بشارت ملی آپ کو اور آپ کے مقلدین اِلٰی یَوْمِ الدِّیْن سب کو بخش دیا۔ اَلحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ؂ کسی نے کیا عمدہ فرمایا ہے لِلّٰہِ دُرٌّ نِعْمَ مَنْ قَالَ وَنِعْمَ مَاقَالَ ؂ فقیہہ اعظم کا ذکر بار بار کرو کہ آپ کا ذکر مانند کستوری ہے۔ جتنا گھسو گے زیادہ خوشبو دے گی۔

اَعِدْ ذِکْرَ نُعْمَانٍ لَّنَا اِنَّ ذِکْرَہٗ   هُوَ الْمِسْكُ مَاكَرَّرْتَهٗ يَتَضَوَّعُ

☆ آئمہ مجتہدین حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، فقہاء کرام قدس سرّہ الملک المنعام ؂ نے اپنے اپنے اجتہاد سے قرآن پاک حدیث پاک کی جزئیات سے دقیق سے دقیق اور عمیق سے عمیق شرعی فقہی مسائل استنباط کئے اور امت مسلمہ کی راہبری کا فریضہ ادا کر دیا۔ یہ کتاب فقہ حنفی کے مسائل پر مشتمل ہے۔ جو تدبر، تفکر، تذکر اور تعقل سے حاصل ہوتے ہیں۔ یہ بات حق ہے کہ طریقت اور حقیقت دونوں شریعت نبوی کی خادم ہیں۔ شریعت فقہ ہے اور طریقت اس پر عمل اور معرفت پھل ہے۔ درحقیقت دین کے آئین کے یہ تینوں قرآن پاک، حدیث پاک اور فقہ ماٰخذ ہیں۔ دین مصطفیٰ، نظام مصطفیٰ، ہی آئین مصطفیٰ ہے قرآن پاک نے اصول وضع فرمائے حدیث پاک نے تشریح بتائی اور فقہ شریف نے اعمال کے جزئیات کو سنوارا اور رموز وکنایات، اسرار وحکمتوں کو ظاہر فرمایا اور تَفَقُّہْ فی الدین سے راہ ہدایت واضح کی۔ ؎

از رسالت دوجہاں تکوین ما   از رسالت دین ماتکوین ما
ازطفیل مصطفیٰ اسلام کی تکوین ہے   زندگی میں ہمارا دین ہی آئین ہے

حق تعالیٰ پیکرما آفرید   از رسالت درتن ماجان رسید
پیکر امت کی اللہ نے تخلیق کی   جس نے خاکی میں روح احمد ﷺ پھونک دی

پس خدا برما شریعت ختم کرد   بررسول مارسالت ختم کرو
پس خدانے ہم پر شریعت ختم کی   جیسے ہمارے رسول پر رسالت ختم کی

لَانَبِیَّ بَعْدِیْ احسانِ خدااست   پردہِ ناموس دین مصطفیٰ است
پس لَانَبِیَّ بَعْدِیْ ہے احسان خُدا   پردہ ناموس دین مصطفیٰ

حکیم الامت علامہ

Marfat.com

امامُ الشریعت وامامُ الطریقت کا مکالمہ:

☆ پانچویں امام از آئمہ اہلبیتِ اطہار، زیب آرائے مسند طریقت سیّدنا محمّد باقر کی امام ھمّام امام اعظم از آئمہ شریعت ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ''رضی اللہ تعالیٰ عنہما'' سے المدینۃ المنورہ میں ملاقات ہوئی۔ تو آپ نے پوچھا کیا تم میرے نانا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث پاک کو چھوڑ کر اپنے قول اور اپنی عقلی رائے پر عمل کا فتویٰ دیتے ہو۔ فرمایا نہیں میں تو قرآن وسنت کی دعوت دیتا ہوں۔ (بحوالہ مناقب امام اعظم، صدر الآئمہ موفق بن احمد مکی علیہ الرحمۃ)

☆ اولاً امام اعظم نے پوچھا۔ نماز افضل ہے یا روزہ؟ جواباً فرمایا نماز، اس پر آپ نے فرمایا عقل کا تقاضا ہے کہ عورت اپنے ایامِ مخصوصہ میں ماہ رمضان المبارک کے بعد نماز قضا کرے نہ کہ روزہ۔ کیونکہ روزہ سے نماز افضل ہے۔ اور اگر میں عقل اور رائے سے فتویٰ دیتا تو نماز کی قضا کا فتویٰ دیتا نہ کہ روزہ کی قضا کا۔ میں تو حدیثِ پاک پر عمل کا فتویٰ دیتا ہوں۔

☆ ثانیاً پوچھا مرد ضعیف ہے یا عورت؟ فرمایا عورت صنف نازک اور ضعیف ہے۔ اس پر ارشاد فرمایا۔ میراث کے مسئلہ میں عقلی تقاضا یہ ہے کہ عورت کو مرد سے دوگنا حصہ ملے کہ وہ ضعیف ہے اور مرد کو ایک حصہ۔ فرمایا میرا فتویٰ قرآنِ عظیم فرقانِ حکیم کی نصِ قطعی کے عین مطابق ہے کہ مرد کے لئے دوہرا اور عورت کے لئے اکہرا حصہ ہے۔ یہ سن کر آپ امام عالیمقام کا خدشہ دور ہوگیا۔ اور آپ نے امام اعظم کی تکریم وتعظیم فرمائی اور تحسین اور تبریک کے کلمات سے نوازا۔

○ گذارش احوال واقعی:

☆ بروایت صحیحہ: وَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرِيْ سَبِيْلٍ ط فرمایا دنیا میں ایسے رہو جیسے اجنبی یا راستہ چلتا ہوا مسافر ط اے انسان اے مسلمان۔ تو مسافر ہے یہ دنیا آرام گاہ نہیں۔ یہ مسافر خانہ ہے یہ سرائے ہے یہ حق وباطل کی رزمگاہ ہے یہ نعمت کدہ نہیں، عبرت کدہ ہے۔ حیات مستعار کا یہ چندروزہ سفر طے کر کے اپنے رب کریم کے ہاں جانا ہے جو مطلوب حقیقی ہے مومن کو اس سفر حیات میں کوئی مشکل یا مصیبت آئے تو یہ عارضی اور مہمان ہے۔ اے مسافر یہ تیرا وطن اصلی نہیں یہ عشرت کدہ، راحت کدہ، تیرا نشیمن نہیں۔ یہ مسافر خانہ ہے یہ عارضی رہائش گاہ ہے اے مومن تم اس دار الغرور کو کب تک دار السرور بناتے رہو گے اور اس دار الفرار کو کب تک دار القرار بناتے پھرو گے اور کب تک اس مجازی محل میں بچوں کی مانند خاک بازی کرتے

Marfat.com

رہو گے۔

دلا تاکے دریں کاخ مجازی کنی طفلاں مانند خاک بازی

☆ کسی نے کیا عمدہ ترجمانی کی ہے ۔

تاکے از دارُالغرور ساختن دارالسُرور تاکے از دارُالفرار ساختن دارُالقرار

○ کَقَولِہِ العَلِیِّ العَظِیمِ ط یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ط (پ۲ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۱۵۳) اے ایمان والو! مدد طلب کرو صبر اور نماز سے بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ عارضی زندگی کے اس سفر صعوبت میں ہوش رُبا مصیبتوں۔ کڑی آزمائشوں اور لرزہ خیز امتحانات کا زادِ راہ صبر اور صلوٰۃ ہے۔ اس ناپائیدار اور عالم ناہنجار میں اَلْمُؤْمِنُ اَشَدُّ بَلْوىٰ ط مومن بہت سخت امتحان میں ہے۔ نماز اور صبر سے زندگی کا یہ طویل اور عمیق سفر موج ظفر ہے وگرنہ اَلسَّفَرُ سَقَرٌ ط کا نمونہ ہے۔ درحقیقت آخرت کی زندگی زندگی ہے یہ دنیاوی زندگی، اُخروی زندگی کا دیباچہ ہے۔ یہ چند روزہ مستعار عارضی زندگی امتحان گاہ ہے۔ اور یہ اُخروی زندگی کی طرف جانے کا ایک سفر ہے اور قبر اس کی پہلی منزل ہے اور آخرت کی زندگی جو وَالْبَعْثُ بَعْدَ الْمَوْتِ ہوگی وہ زندگی منزل مراد ہے۔ جو باقی اور دائمی ہے جس کو رب کریم نے خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی سے تعبیر فرمایا ہے۔ اس راہ زندگی کا زادِ سفر تقویٰ اور قلب سلیم۔ یعنی گردِ سفر سے پاک دل ہے۔ پ۳۰ سورۃ الاعلیٰ آیت کریمہ ۱۷

○ مقام برزخ:

''قبر'' آخرت کی پہلی منزل ہے اور مومن متقی کے لئے بفضلہ تعالیٰ آرامگاہ جنت نظیر ہوگی۔ جہاں سوال و جواب کی کامیابی پر حکم شاہی ہوگا نَمْ کَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ ط سو جا جیسے دلہن شب زفاف پہلی رات کو دُلہا کے گھر میں بے خوف و خطر اور بے رنج و غم سوتی ہے موت ایک پیالہ ہے جو ہر ایک نفس نے پینا ہے۔ اور قبر منزل مقصود کا ایک دروازہ ہے جس میں سے ہر ایک نفس نے گزرنا ہے۔ ایمان اس دروازے کی کنجی ہے۔

اَلْمَوْتُ قَدَحٌ کُلُّ نَفْسٍ شَارِبُوْهَا وَالْقَبْرُ بَابٌ کُلُّ نَفْسٍ دَاخِلُوْهَا

○ قانون قدرت:

☆ یہ سنت اللہ ہے جو روز ازل تا روز ابد جاری و ساری ہے بالفرض والتقدیر اگر زندگی میں کوئی

Marfat.com

مصیبت آ گرے تو اس وقت یہ کلمہ مبارکہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھے اور رجوع الی اللہ ہو تو یہ امتحان ابتلا اور آزمائش ہے اور اگر بوقت مصیبت خیالات فاسدہ۔ وسواسات کاسدہ دل کو گھیر لیں اور توجہ الی اللہ سے ہٹ جائے تو یہ عتاب بصورت عذاب ہے۔

○ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا اِبْتَلَاهُ وَاِنْ صَبَرَ اِجْتَبَاهُ وَاِنْ رَضِيَ اِصْطَفَاهُ ط

☆ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اپنی مرضی نہیں چلتی اور کافر کے لئے عارضی عیش گاہ اور پھر ابدی عذاب جہنم۔ العیاذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْم ط نیز فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے جب وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اسے برگزیدہ بنالیتا ہے اور اگر وہ اس پر راضی ہو تو اسے محبوب بنالیتا ہے۔

○ میثاق ازل روز الست کے جواب میں روحوں نے بَلٰی کہا اس بَلٰی کے ساتھ ہی بلاؤں کو باندھ دیا گیا اور ان کو میدان امتحان "دنیا" میں ڈال دیا گیا۔

مقام عیش میسّر نے شود بے رنج بَلٰی بحکم بلا بستہ اند بحکم اَلست

○ ایک روایت حدیث پاک میں فرمایا: مَا اُوْذِيَ نَبِيٌّ مِثْلَ مَا اُوْذِيْتُ ط جتنا میں ستایا گیا ہوں کوئی نبی نہیں ستایا گیا۔ نیز فرمایا یہ دنیا دار المحن ہے۔ دار الابتلاء ہے نہ کہ آرام گاہ اس دار الاسباب کا ہر لمحہ مومن کے لئے آزمائش گاہ ہے جس کا اس طویل اور عمیق سفر میں صبر اور صلوٰۃ پر عمل نہیں اس کا اس فلک نیلگوں کے نیچے کوئی حصہ نہیں اور نہ روز شمار اس کا صف اہل نجات میں شمار ہوگا۔ صبر جیسا خزانہ اور صلوٰۃ جیسی نعمت عظمٰی بغیر مجاہدہ کے ناممکن کہ گنج بے مار کے اور گل بے خار کے نہیں ہوتا مشاہدہ کے لئے مجاہدہ لازمی الامر ہے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

○ زندگی کے اس میدان عمل میں شیطان اور نفس سے جہاد ہے۔ نماز پنجگانہ باجماعت میں صف بندی، اخوت اسلامی اور مساوات کا ایک بہترین نمونہ ہے اور اجتماعی قوت کا ایک بہترین ہتھیار ہے۔ جو میدان جہاد میں سرخروئی، کامیابی، کامرانی کی دلیل ہے۔

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

○ کلام پاک میں اللہ ربّ العزت نے قلم کی عزت، حرمت اور عفت و عصمت کی قسم اٹھائی

Marfat.com

اور قلم نے لوح محفوظ پر جو کام کیا سب سے پہلے مسطور کیا اس کی قسم اٹھائی۔

بقلم گفتہ معروف کریم   قلمت بسم اللہ الرحمن الرحیم

"شاہ ابوالمعالی قدس سرہ العالی"

☆ "اَلْقَلَمُ اَحَدُ اللِّسَانَیْنِ" جلیل القدر صحابی حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے قلم اور زبان نے وہ کام کیا جو مجاہدین اسلام کی تلوار نے میدان جہاد میں کیا۔ اور اس قلم کو علوم دین حقہ کی نشر واشاعت اور تبلیغ اور ترویج کا ذریعہ بنایا۔ ہم حق کی زبان حق گو اور قلم حق نویس ہو کہ قلم مومن کے ہاتھ میں امانت خداوندی ہے۔ زبان اور قلم سے صداقت و دیانت سے کام لے۔ زبان سے وہی بولے جو اسلام کے مطابق ہو اور قلم سے وہی لکھے جو شریعت مطہرہ کے مطابق ہو اور حق کے میں اس کی زبان سیف قاطع اور قلم تیغ براں ہو۔ مومن ہمیشہ صاحب قلم وقرطاس اور صاحب السیف واللسان ہوتا ہے کہ قلم وکلام کی ضرب لطیف شمشیر آبدار سے زیادہ کام کرتی ہے الحقُّ مُرٌّ حق کہ جابر ظالم حاکم کے سامنے کلمہ حق کہنا سنانا یا لکھنا بہت بڑا جہاد ہے۔ خدا کرے اس چندروزہ مستعار زندگی میں دین اسلام کی خدمت ہو جائے۔ مقصد حیات یہی ہے۔

میری زندگی کا مقصد ہے دین کی سرفرازی
میں اس لئے مسلماں میں اسی لئے نمازی

○ وارثان محراب ومنبر، حاملان جُبّہ ودستار کو چاہیے کہ اپنے خطبہ میں تقریراً اور مصنفین حضرات وہ اپنی تصنیفات اور تالیفات میں تحریراً نہایت احسن پیرایہ میں سنجیدگی متانت اور وقار علمی سے کام لینا چاہئے۔ تقریر دلپذیر ہو اور تحریر دلآویز جس سے ہدایت کی راہیں کھلیں۔ سوقیانہ انداز، متعصبانہ الفاظ علماء کرام کو زیب نہیں دیتے۔ جن کا دامن علمی دلائل اور عملی فضائل سے پُر ہوتا ہے۔ وہ اس رطب و یابس میں مبتلا نہیں ہوتے۔ تنقید اور تردید مسلمان کو راہ ہدایت سے بھٹکا دیتی ہے۔ جس سے اتحاد کی بجائے افتراق۔ اتفاق کی بجائے انشقاق اور قرب کی بجائے بُعد اور محبت کی بجائے عداوت جگہ لے لیتی ہے۔ فَاحْذَرْ کُلَّ الْحَذَرِ ط

○ مفتیان شرع متین اور قاضیان دین متین کے لئے لازم ہے کہ ان کی تحریر و تقریر میں محبت کا عنصر غالب ہو جو سنے اس کے دل میں محبت کا سمندر موجزن ہو نہ کہ نفرت کہ عداوت سے دل اُبل پڑیں۔ ہمارے نبی، اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ آپ کی جملہ صفات پر محبت کا رنگ غالب تھا آپ رحمۃ اللعالمین ہیں جس طرح اللہ جل شانہٗ کی صفات عالیہ پر رحمت کا غلبہ ہے۔ محبت

137146

Marfat.com

ہمارے ضمیر اور خمیر میں رچی بسی ہو اور خود بھی شریعت مطہرہ کا نمونہ ہو۔ تا کہ ایک عامی شخص کا ان کو دیکھ کر اس پر عمل کرنے کے لئے کافی، وافی اور شافی دلیل ہدایت ہو۔ مشہور مقولہ کے مصداق ''اوروں کو نصیحت اور خود میاں فضیحت'' نہ بنے مقصود محض رضاء الٰہی اور خوف خدا پیش نظر ہو۔ بزرگان دین کا فرمان ذی شان ہے کہ جوانی میں خوفِ خدا کا غلبہ ہو اور بڑھاپے میں امید رحمت کا۔ پھر ''بھٹکے ہوئے آہو کو سوئے حرم لے چل'' مقصود ہو۔

پھر دلوں کو یاد آجائے گا پیغام سجود   پھر جبین خاک حرم آشنا ہو جائے گی

○ خلاصہ کلام:

○ نماز کے رموز و نکات، اسرار و انوار لا تعد ولا تحصٰی ہیں۔ نماز کی تمام تر حمد و ثنا، تسبیح و تہلیل اور تکبیر اللہ جل شانہٗ کی بہت بڑی عطا اور عظیم نعمت ہے۔ نمازی کے منہ سے نکلے ہوئے یہ الفاظ منورہ، روح کی غذا ہیں۔ اور مومن کے ایمان کی بہار ہیں اور یہ کلمات التحیات۔ صلوات اور طیبات عالم بالا میں اپنے باطنی حسن و جمال اور خوبی و کمال سے اپنی اصلی شکل اور ہیئت میں ظاہر ہوں گے۔ جنت میں مومن کی یہ تسبیحات سرسبز، گھنی چھاؤں والے درختوں اور شاداب اور پھلدار پودوں کی شکل میں متشکل ہوں گی۔ جس سے خوشبودار پھولوں، تروتازہ اور شگفتہ پھلوں کا جنت میں باغیچہ لہلہائے گا۔ تسبیحات کے انوار اپنی حقیقی شکل میں جنت کی بہار ہیں۔ ادھر دنیا میں بویا ہوا نماز کا بیج جنت کو گل گلزار بنا دے گا اور درمیان میں عالم برزخ ''قبر'' کو بھی ان تسبیحات نے روشن کر دیا ''بروایت صحیحہ'' مومن کی قبر جنت کے باغوں میں ایک باغ ہے جنت میں تازے پھلوں کی لذت و حلاوت اور فرحت بقدر نماز میں خلوص خشوع خضوع اور نیت صحیحہ کی بنا پر ہوگی نماز ایک لازوال اور بے مثل نعمت عظمٰی اور بے مثال دولت کبریٰ ہے۔ ایسی نایاب اور انمول نعمت کے ظاہری اجرات اور ثمرات، باطنی انوار و کیفیات پر رب قدوس ''معطی حقیقی'' کا شکر ادا کرنا امت مسلمہ پر فرض عین ہے۔ جس کو دنیا میں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کانوں نے سنا اور نہ ہی زبان نے چکھا۔ اور اس ذات پاک پر لاکھ درود اور کروڑ کروڑ سلام ہوں جن کے وسیلہ جلیلہ سے یہ نعمت نماز ملی۔ نماز ہی نجات دار البوار ٹھہری اور نماز ہی دخول دار القرار کا سبب بنی اور نماز ہی رضاء الٰہی کا زینہ اور نماز ہی لقاء الٰہی کا آئینہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ؕ

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ؕ

Marfat.com

○ راقم السّطور غفرلہ المولی الغفور ؒ نے ''دانہ دانہ مے چیدم ہر جائے کہ خرمن یافتم'' کے مصداق جن جن مُصنّفین عظام اور مؤلفین کرام اَفَاضَ عَلَیْنَا عَنْ سَائِرِ الْاَکَابِرِ الْعُلَمَاۤءِ الْکِرَام ؒ کے گلستان علمی سے گل چینی کی اور ان کے خرمن علمی وعرفانی سے خوشہ چینی کی اور ان کے فیضان سے مستفیض ہو کر رنگ برنگے خوشبودار پھول چن چن کر ایک عظیم الشان گلدستہ تیار کیا۔

زہر گلبنے غُنچہ یافتم زہر خرمنے خُوشہ چنیم

دُعا۔ ان سب کے لئے نام بنام دُعائے خیر کرتا ہوں رب کریم یہ گُلدستہ نماز ''تُحفَةُ الصَّلٰوۃِ اِلَی الْمَلِکِ الْمُخْتَار ؒ کو قبول ومنظور فرمائے۔

''شاہاں چہ عجب گر بنواز ند گدارا''

☆ اور امت مسلمہ اس تحفہ عظیمہ کریمہ سے مستفیض ہو کہ جس کے لکھنے کی غرض وغایت سوائے رضاءِ الٰہی اور رضاءِ رسالت پناہی ﷺ اور کوئی نہیں۔

شدیم خاک لیکن زبُوئے تربتِ ما توان شناخت کہ زیں خاک مردی خیزد

○ مقام رضا

☆ یہ وہ نعمت عظمیٰ اور دولت کُبریٰ ہے کہ دنیا ومافیہا کی ہر نعمت سے افضل واعلیٰ ہے۔ جنت الفردوس بھی اس کے فیضان اور انوار کا ایک شمّہ ہے جنت کی تمنا سنت ہے کہ اس میں دیدار الٰہی ہوگا۔ وگرنہ اس مقام رضا میں طلب جنت بھی حجاب ہے۔

زاہد کمال ترک سے ملتی ہے یہاں مراد دنیا جو چھوڑ دی ہے تو عقبیٰ بھی چھوڑ دے

☆ بمقتضائے حدیث پاک بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً ؒ تبلیغ پیغام وترسیلِ اسلام اور خدمت دین متین اِلٰی یَوْمِ الدِّیْن ؒ کے لئے یہ تالیف منیف ایک صراط مستقیم کی حیثیت رکھتی ہے جس پر عمل سے ہی بتوفیقہٖ تعالیٰ منزل مقصود تک پہنچا جا سکتا ہے یہ کتاب مستطاب صحیفہ لاجواب افضل العبادات ''نماز'' کے حنفی فقہی اَدق مسائل اور اس کے رموز وکنایات اور اسرار وحکم پر مبنی ایک بہترین تحفہ ہے ''گر قبول افتد زہے عزّ وشرف ؒ''

قبولش کن ازراہ دلنوازی کہ من از غیر ازوے چیزے ندارم
گر بر تنِ من زبان شود ہر مو یک شکر تو از ہزار نتواں گفت

Marfat.com

○ عرضِ حال:

☆ قضائے افگند از راہ مارا　　خُدارا از خُدا در خواہ مارا

☆ اگر نبودے چو لطفت دست یارے　　زدست ما نیاید ہیچ کارے

☆ اکنوں گرتن نہ خاک آں حریم است　　بحمد اللہ کہ جان ما آنجا مقیم است

☆ ز جودش گر نگشتی راہ مفتوح　　بجودی کے رسیدی کشتی نوح

☆ تو ابرِ رحمتی آں بہ کہ گاہے　　کنی برحال لب خشکاں نگاہے

☆ اے مجسم رحمت، اے صاحب مقام شفاعت ﷺ قضاء الٰہی نے مجھے تفکرات دنیا اور پریشان حالی اور بیماری میں پھینک دیا خدارا ہماری فی سبیل اللہ مدد فرمائیے۔

☆ اے رحمت دوعالم ﷺ اگر چہ آپ کا لطف وکرم میری یاوری نہ کرتا تو میرے ہاتھ سے کبھی بھی کوئی کام سرانجام نہ پاتا۔

☆ اے قدوہ اہل وفا وعطا ﷺ اگر میرا جسم حریم مدینہ منورہ میں حاضر نہیں مگر بحمد اللہ تعالیٰ میری روح وہاں ہی کہیں اقامت پذیر ہے۔

☆ اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ اور اگر آپ ﷺ کا دریائے جود وسخا جوش میں نہ آتا۔ تو حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کبھی جودی پہاڑ پر سلامتی سے نہ پہنچتی۔

☆ اے زبدۂ بحر کرم سیدنا محمد اکرم ﷺ آپ سرتاپا رحمت وکرم ہیں اپنے ان لب خشکاں پر بھی کبھی کبھی نگاہ فرمایا کریں۔ ؎ ''نگاہے یارسول اللہ نگاہے''

''کشتۂ عشق مولانا عبدالرحمٰن جامی اصفہانی علیہ رحمۃ الرحمانی''

○ تمنائے فقیر بدرگاہ مجیب الدعوات:

☆ کائنات عالم کی ہر شئی اللہ جل شانہٗ کی تسبیح تحمید میں مشغول اور اپنے طبعی احوال میں ''صلوٰۃ'' نماز پڑھتی ہے اور زبان حال سے ذکر میں مصروف ہے۔ اور اس کی دی ہوئی ہدایت کے مطابق بارگاہ لم یزل ولایزال میں سجدہ ریز ہے۔ کثیر التعداد اہل اللہ نے حالت سجدہ میں اپنی جان شیریں۔ جان آفرین کے سپرد کی۔ یہ حقیر سراپا تقصیر، اسیر نفس شریر عرض گزار ہے۔ کہ اے رب قدوس! مجھے بحالت سجدہ موت آئے تا کہ روز قیامت کے قیامت خیز مناظر آسان ہوں۔ اور منزل مقصود پاکر کہہ سکوں ؎

Marfat.com

بحمد اللہ ان کے در پہ نکلی جان سجدہ میں ڈوبا جا کے بھی بیڑا تو ساحل مقصود پر اپنا

○ بعض التجائیں تمنائیں ایسی ہوتی ہیں ''بقول اقبال'' جن کا زبان پر لانا ترکِ ادب ہے۔

پس ازیں آرزو شایان نبود مرا شرم از اظہار او آیدٗ مرا
ہست شان رحمت گیتی نواز آرزو دارم کہ میرم در حجاز
فرخا شہرے کہ توبودی درآن اے خنک خاکے کہ آسودی دراں
کوکبم را دیدۂ بیدار بخش مرقدے درسایۂ دیوار بخش

○ یاسیّدی! یارسول اللہ ﷺ! مجھے اپنی آرزو ہونٹوں پر لاتے شرم آتی ہے۔ جس کا اظہار کرنا اس ناکارہ نالائق کے لئے لائق نہیں۔ تاہم آپ کی شان رحمت نوازی نے مجھے حوصلہ دیا۔ کہ عرض کروں۔ آپ کے حجاز مقدس کی سرزمین مدینہ منورہ میں مجھے موت آئے۔ کتنا مبارک ہے وہ شہر جہاں آپ آرام فرما ہیں اور کتنی ٹھنڈی ہے وہ خاک پاک جس میں آپ استراحت فرما ہیں اے میرے حضور! میری قسمت کا ستارہ چمکا دیجئے اور مجھے اپنے روضہ اطہر کی دیوار کے سایہ میں قبر کی جگہ عنایت فرمائیے۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَمَوْتًا فِیْ بَلَدِ حَبِیْبِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ط
اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَمَوْتًا فِیْ حُبِّ حَبِیْبِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ط

○ مروی ہے روز شمار جب حضور محبوب پاک صاحب لولاک علیک الصلوٰۃ والسلام بارگاہ خداوند قدوس میں حاضر ہوں گے تو رب کریم فرمائے گا محبوب! میرے لئے کیا تحفہ لائے تو حضور ﷺ کی نگاہ فیض سے مستفیض اور فیض یافتہ حضرت ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو پیش کردیں گے سبحان اللہ کتنا عظیم تحفہ ہے۔ اللہ اکبر ط

☆ دعائے احقر العباد بارگاہ احکم الحاکمین جلّ سلطانہٗ:

○ جب روز شمار ہر ایک شخص کے ہاتھ میں اس کا نامہ اعمال بشکل کتاب دے گا اور حکم ہوگا اِقْرَاْ کِتَابَکَ اپنی کتاب آپ پڑھ۔ فقیر پُرتقصیر ''امیدوار رحمت ربِّ جلیل'' کے ہاتھ میں بفضلہ تعالیٰ یہ ''تحفہ'' ''تُحفَۃُ الصَّلٰوۃِ اِلَی الْمَلِکِ الْمُخْتَارِ'' ہو۔ ۱۵پ سورۃ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۱۴

روز قیامت ہر کسے راو دست گیرد نامہ را من نیز حاضر شوم تحفۃُ الصّلوٰۃ در بغل
مارا چہ غم روز جزا از جنس عصیان و خطا سلطان ما شاہ جہاں نقد عصیان در بغل
قدسی ندانم چوں شور سودائے بازار جزا او نقد امرزش بکف من جنس عصیان در بغل

Marfat.com

○ اختتامیہ:

بایں پیری رہ طیبہ گر فتند نواخواں از سرور عاشقانہ
چو آں مرغے کہ در صحرا سر شام کشائد پر بہ فکر آشیانہ

☆ مصنف ہذا عمر رواں کا عالم پیری میں حال مندرجہ بالا قطعہ کی مانند ہے۔ قلم وقرطاس کا یہ عالی شان شاہکار اسرار نماز وانوارِ نماز کے لبادہ میں مقصود بالذات تک رسائی کا ایک عظیم الشان نسخہ ہے۔ جوفضائل وکمالات عظیمہ، فوائد کریمہ کثیرہ اور اجر وثواب عمیمہ پر مشتمل ہے۔ یہ مکتوب علمی تحقیقی فقہی ورثہ تحفۃ الصّلوٰۃ اِلَی الملکِ المختار ؐ جو رشحات قلم سے منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوا ہے وہ نہ صرف قلمکار بلکہ اہل کار دنیائے اسلام کے حضرات کے لئے باعث نجاتِ اخروی ہوگا۔ اور تا صبح ابد صدقہ جاریہ ثابت ہوگا۔ اگرچہ

''موئے سفید کردم جاروبِ آستانت''

☆ ساری عمر تیرے در کی جاروب کشی میں گزار دی اور بال سفید کر لئے۔ رحم فرما۔ رحم فرما۔

○ اے رب کریم! تیرے اس پاک در کی خاک پاک کا صدقہ اس روسیہ کی سیاہی کو نور سعادت سے بدل دے۔

یَلُوحُ الْخطُّ فِی الْقِرطَاسِ دَھْرًا وَ کَاتِبُہٗ رَمِیْمٌ فِی التُّرَاب

○ تیسری تصنیف ''نور الوردۃ شرح قصیدۃ البردۃ'' تین زبانوں عربی، فارسی، اردو ترجمہ اور تشریح سے عنقریب بفضلہ تعالیٰ جلد شائع ہو رہی ہے۔ نعت رسول اور صفات رسول کا ایک عظیم الشان جریدہ فریدہ ثابت ہوگا۔ ؎

اشکوں سے وضو کر کے تیرے اوصاف حمیدہ — لکھا میں نے تیری شان میں یہ مقدس قصیدہ
تمنا ہے حاضر حضور ہوتا اور بن کے غلام امام — لکھوں بھی اور سناؤں بھی یہ تیرا پاک قصیدہ
عصیدۃ الشہدہ کا فیض ہے یہ محبت کا قصیدہ — عالم کے جریدوں سے منفرد ہے یہ قصیدہ
بوصیری کی محبت نے کھینچا ہے مجھے اپنی طرف کہ — سنا ہے، لکھا ہے اور پڑھا ہے یہ نوری قصیدہ
حافظ تیرے گلے میں نور الوردہ کا ہار سجایا گیا — اپنی شان میں انوکھا ہے نرالا ہے یہ قصیدہ

○ شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار ؐ المعروف بنام ''دلائل الخیرات'' صحت لفظی کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔ انشاء اللہ الرحمٰن جلد اہل محبت تک پہنچ جائے گی۔

Marfat.com

تقریظ جمیل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا اَوَّلًا وَ اٰخِرًا والصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ دَائِمًا سرمدًا

☆ پیر طریقت، رہبر شریعت فاضل اجل عالم بے بدل مادرزاد ولی اکمل السید محمد عظمت علی شاہ بخاری نقشبندی مجددی المعروف چن جی سرکار مدظلہ العالی زیب آراءِ سجادہ آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ ''پاکستان''

○ قال اللہ تبارک وتعالٰی فی القران المجید والفرقان الحمید ط

☆ صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِیْهَا كُتُبٌ قَیِّمَةٌ ط (پ۳۰ سورۃ البینۃ آیت کریمہ ۲-۳)

○ فَهٰذِهِ الصَّحِیْفَةُ الْمُبَارَكَةُ صُحَیْفَةٌ سَامِیَةٌ سَاطِیَةٌ ذَكَرَفِیْهِ الصَّلٰوةُ الْخَمْسَةُ الْمُبَارَكَةُ اَیْ اَلْقِیَامُ وَالرَّكُوْعُ، وَالسُّجُوْدُ وَالتَّحِیَّاتُ، الزَّاكِیَاتُ، وَالتَّذْكِیْرُ الصَّالِحَاتُ وَمُشْتَمِلٌ عَلَی الْاَسْمَآءِ الطَّیِّبَاتِ وَالصَّلَوَاتِ الْمُحَمَّدِیَّةِ عَلٰی بَرَكَاتِ الْمَكِّیَّةِ وَفُتُوْحَاتِ الْمَدَنِیَّةِ ط

○ بَل هٰذِهِ الصَّحِیْفَةُ الْاَنِیْفَةُ مُتَدَاوِلَةٌ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ الْمُصَلِّیْنَ وَمَحْبُوْبَةٌ اِلَی الْمُسْلِمِیْنَ كُلُّ ذٰلِكَ مَشْهُوْرٌ وَّمَعْرُوْفٌ عِنْدَالْعُلَمَاءِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ الْحَنَفِیَّةِ مَقْبُوْلَةٌ عِنْدَالْاَوْلِیَآءِ نَقْشَبَنْدِیَّةِ مُجَدِّدِیَّةِ کقولہ تعالٰی اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ○ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ ط وَجَعَلَ اللّٰهُ مُصَنِّفَهٗ فِیْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَنَرْجُوْا عِنْدَاللّٰهِ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰی فِیْ مَقَامِ زُلْفٰی ○ بِحَقِّ هٰذَا النَّبِیِّ الْاُمَّةِ عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّةُ ط اِنَّهٗ ذُوفَضْلٍ عَظِیْمٍ وَبِالْاِجَابَةِ جَدِیْدٌ وَّهُوَعَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ پ۲۷ سورۃ القمر آیت کریمہ ۵۴-۵۵

○ رَبَّنَاتَقَبَّلْ مِنَّااِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط بِحَقِّ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِیْنِ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

من چہ گویم شرح وصف ایں کتاب آفتاب است و آفتاب است و آفتاب

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ط (پ۳۰ سورہ الضحیٰ آیت کریمہ ۱۱)

○ تعارف مصنف:

☆ نام نامی اسم گرامی حافظ محمّد عنایت اللہ وطن مالوف جوکالیاں گجرات ''پاکستان'' تاریخ پیدائش ربیع الاوّل ۱۳۵۰ھ المقدسہ بمطابق ۱۷رجون ۱۹۲۹ء، نسبًا مغل چغتائی۔ نسبتًا نقشبندی مجدّدی مَسلکًا سُنّی حنفی المذہب حافظ قرآن عالم دین متبع سنت مبلّغ اسلام ہیں۔ درس نظامی کی ابتدائی کتابیں دارالعلوم محمّدیہ رضویہ نوریہ بھکھی شریف پڑھیں۔ قبلہ وکعبہ فاضل جلیل حافظ القرآن شیخ الحدیث السید محمّد جلال الدین شاہ نقشبندی مجدّدی قادری علیہ الرحمۃ کی خدمت عالیہ میں بطور خادم خاص پانچ سال رہا۔ جو تقویٰ وطہارت، علمی وعملی وقار صبر وقناعت اور نسبت طریقت میں ممتاز مقام کے حامل تھے۔ ساری زندگی پنجگانہ فرض نماز کی امامت بالاستقامت خود کرائی۔ میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ آپ اپنے وقت کے ''ثانی علامہ جلال الدین سیوطی'' تھے رَحِمَهُ اللّٰهُ رَحۡمَةً وَاسِعَةً ط

☆ آپ کی اولاد امجاد ''اَلۡوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِيۡهِ'' کی تصویر وتنویر ہے۔ دعا ہے کہ دبستان علمی کا یہ گہوارہ تاابد زندہ، تابندہ اور درخشندہ رہے اور اس گلستان سادات کا ہر پھول اور کلی ہمیشہ سرسبز، شاداب اور شگفتہ رہے۔ اور خوشحال رہے اور خوش وقت رہے۔

○ يَرۡحَمُ اللّٰهُ عَبۡدًا قَالَ اٰمِيۡنًا ط

دورہ حدیث پاک:

☆ احادیث صحاح ستہ کی سند، فضیلت مشہور ومعروف قدیمی درسگاہ دارالعلوم جامعہ حزب الاحناف لاہور سے سیدالمحدثین حضرت ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمۃ سے حاصل کی۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ کی نسبت:

☆ عروس البلاد اولیاء، سرہند شریف ۱۹۸۰ء میں عرس مبارک پر خصوصی حاضری نصیب ہوئی اور سجادہ نشین کے حکم پر جمعۃ المبارک پڑھانے کا شرف پایا۔ دستار خلافت اور خصوصی تبرکات سے نوازا گیا اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ ط جب کوئی سرہند شریف سے دورہ تبلیغ اسلام کے لئے کوئی وفد آتا ہے تو آپ کو ہی میزبانی کا شرف ملتا ہے۔ اور مسجد نور علی نور کی بنیاد آپ نے ہی

Marfat.com

اپنے دست مبارک سے رکھی جو ایک نہایت ہی خوبصورت خوشنما مسجد ہے۔ اور آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ کا پاکستان میں مرکز ہے۔ حَبَّذَا سَعَادَةُ مَنْ فَازَ ط

سلسلہ تصنیف وتالیف:

○ سب سے پہلی کتاب مستطاب ''تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار'' گلدستہ درود شریف ہے۔ جس کی افتتاحی تقریب سعید ''المدینۃ المنورہ'' چبوترہ صحابہ صفہ پر منعقد ہوئی۔ جس نے عالم اسلام میں قبولیت اور شہرت پائی۔ اس کی ابتداء المدینۃ المنورہ سے ہوئی۔ المکۃ المعظمہ اور جدّہ اس کے نسخے تحفۃً تقسیم کئے۔ عالم اسلام ابوظہی، ترکی اور امریکہ، کینیڈا، انگلینڈ، لندن اور پاک و ہند میں اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے یہ سب درود شریف کی برکت ہے۔

○ دوسری تصنیف لطیف تحفۃ الصلوٰۃ الی الملک المختار گلدستہ نماز ہے۔ جس میں نماز کے رموز و کنایات، انوار واسرار اور پوشیدہ حکمتیں بیاں کی گئیں ہیں جو فقہ حنفی کے مسائل سے مزّین اور نسبت نقشبندیہ مجدّدی کے انوار سے منور جامع مانع کتاب ہے۔ یہ بے مثل بے مثال تالیف منیف ہے۔ اس کا افتتاح کعبۃ اللہ صحن حرم دورانِ طواف ومقام ابراہیم میں ہوا۔

فقرہ فقرہ گل بداماں جملہ جملہ گل بجیب خوشبوئے باد بہاری الفاظ سراپا نو بہار

تحفہ عظیمہ المدینۃ المنورہ شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار ط صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ط

○ دوران حج بیت اللہ شریف المدینۃ المنورہ کی حاضری میں الشیخ الدلائل محمّد بن یوسف باشلی مدنی علیہ الرحمۃ کے وظیفہ دلائل الخیرات کی اجازت عنایت فرمائی اور ازراہ محبت سند فضیلت سے نوازا۔ آپ کے سینکڑوں مریدین عقیدت مند وظیفہ درود شریف پڑھتے ہیں تا آنکہ حرم نبوی میں وظیفہ درود شریف پڑھا جاتا ہے۔ یہ سب انعامات والطاف اور عنایات دینی و دنیوی سیّدی اجمل مرشدی اکمل غوث العصر، جنید وقت السیّد نور الحسن شاہ بخاری نقشبندی مجددی نائب شیر ربانی۔ امینِ فیض مجدد الف ثانی قدّسنا اللہ اسرارھم وانوارھم ط کی نگاہِ عنایت سے ہیں۔

گر تن من زبان شود ہر مو احسان ترا شمار نتوانم کرد

وَلَوْ اَنَّ فِیْ کُلِّ مُنْبَتِ شَعْرِیٰ لِسَانًا یُثْبِتُ الشُّکْرَ کُنْتُ مُفْتَقِرًا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا ط

فَصَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا

Marfat.com

○ بروایت صحیحہ: ایک روایت حدیث میں فرمایا۔ تمام جنتیں میرے ابوبکر کے نُور سے منور ہیں۔ مسجد کے محراب ومنبر کی رونق میرا عُمر ہے۔ میدان قیامت میرے عثمان کے نور سے روشن ہوگا۔ اور میرے علی کی ولایت کے نور سے اولیاء، اصفیاء کے قلوب منور ہوں گے۔'' رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فی کلِّ وَقتٍ وَّحینٍ ط'' صحابہ کے قلوب نور مصطفیٰ سے منور ہیں۔ اور حضور نُور، سراپا نُور، نُورِ علیٰ نُور سید یومُ النشور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نُور اللہ جل شانہٗ کے نور سے مُقتبس ہے۔

بروایت صحیحہ:

○ قَالَ اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَابُوْبَکْرٍ اَسَاسُھَا وَعُمَرُ جِدَارُھَا وَعُثْمَانُ سَقْفُھَا وَعَلِیٌّ بَابُھَا ط فرمایا میں علم کا شہر ہوں۔ ابوبکر اس کی بنیاد اور عمر دیواریں اس کی اور عثمان اس کی چھت اور علی اس کا دروازہ ہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ط

از باب کتاب آفرینش چہ پرسی؟ آن نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است عنوان وجود

○ تقسیم ابواب تُحْفَۃُ الصَّلٰوۃِ اِلَی الْمَلِکِ الْمُخْتَارِ ط ''نماز کا تحفہ مالک ومختار شہنشاہ جل شانہٗ کی بارگاہ میں''۔ اس تحفہ کے ابواب کی تقسیم رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ کی نسبت سے آٹھ بہشتوں کے مطابق رکھی گئی ہے جنت الفردوس۔ جنت النعیم۔ جنت المعلیٰ۔ جنت الماویٰ۔ جنت عدن۔ جنت ارم۔ دار الخلد، دار السلام ط ان آٹھ جنتوں کی مانند نماز کی بھی آٹھ جنتیں ہیں (۱) ثنا، (۲) تعوذ، (۳) تسمیہ، (۴) سورۃ الفاتحہ، (۵) قیام، (۶) رکوع، (۷) سجود اور (۸) تشہد سلام۔ جن میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی تسبیح تقدیس۔ تحمید وتکبیر کا ذکر ہے جن کے انوار سے سینے منور، چہرے روشن اور دل مسرور ہوتے ہیں۔ ''نماز مومن کے لئے مثل جنت ہے'' ہر ایک جنت کے علیحدہ علیحدہ نام اور باب باغیچے ہیں جن میں طرح طرح کی تسبیحات کے خوشبودار مہکتے سدا بہار پھول کھلے ہوئے ہیں جو ابدالآباد سرسبز وشاداب تروتازہ اور شگفتہ رہیں گے۔

ہر گلے را رنگ وبو دگر است

'' وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ ''

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَرَّفْتَہٗ بِفَضْلِکَ الْجَلِیْلِ وَ

عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ بِاَعْطَاءِ الْجَزِیْلِ وَبِلُطْفِکَ الْجَمِیْلِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

Marfat.com

من چہ گویم شرح وصف ایں کتاب آفتاب است و آفتاب است آفتاب

''تحفۃ الصلوٰۃ اِلی المَلِکِ المختار''

ہشت ابواب کتاب، ہشت روضہ بہشت فَادْخُلُوْا مِنْ اَیِّ بَابٍ شِئْتَ اے نیکو سرشت

☆ روضۃُ الاول	جنّت الفردوس	وضو، اذان، تیمم رموز و کنایات۔اشارات
☆ روضۃُ الثانیہ	جنّت النعیم	مسجد الحرام۔ مسجد اقصیٰ۔ مسجد قبا۔ مسجد نبوی۔ وَغَیرُ ذٰلِکَ ط
☆ روضۃُ الثالثہ	جنّت المعلیٰ	سجدہ اور اس کی ہیئت۔ سجدہ ملائکہ، صحابہ کرام کے سجدے
☆ روضۃُ الرابعہ	جنّت الماویٰ	شریعت مُطہرہ، پنجگانہ نماز، فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء
☆ روضۃُ الخامسہ	جنّت عدن	معراج شریف، رموز و کنایات، نماز تحفۃ المعراج
☆ روضۃُ السادسہ	جنّت ارم	نماز تہجد۔ دین اسلام میں نماز کی پہلی شکل۔ نفل نمازیں
☆ روضۃُ السابعہ	جنّت دار الخلد	نماز کے چالیس فوائد و فضائل اور ان کی تشریح
☆ روضۃُ الثامنہ	جنّت دار السلام	چالیس ۴۰ نسمہ قدسیہ از نسمات القدس فی حدائق الانس ط

☆ الرَّاجِیُ رَحْمَۃِ رَبِّہِ الْعُلٰی، وَالْفَقِیرُ اِلَی النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی

''جل شانہٗ وصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم''

''ابوالرضا مولانا الحاج حافظ محمدّ عنایتُ اللہ کان اللہ لہٗ''
سنّی حنفی نقشبندی مجدّدی نوری
خطیب امام جامعہ مسجد نورِ علیٰ نور، ۴ رضویہ سٹریٹ کلفٹن کالونی
عروس البلاد الاولیاء والعلماء لاہور ''پاکستان''
فون نمبر ۷۵۷۱۲۵۵۔ موبائل نمبر ۰۳۰۰/۴۶۱۲۷۵۰

Marfat.com

عزاسمہٗ، جل شانہٗ

محمد علیہ الصلوٰۃ الی الملک المختار

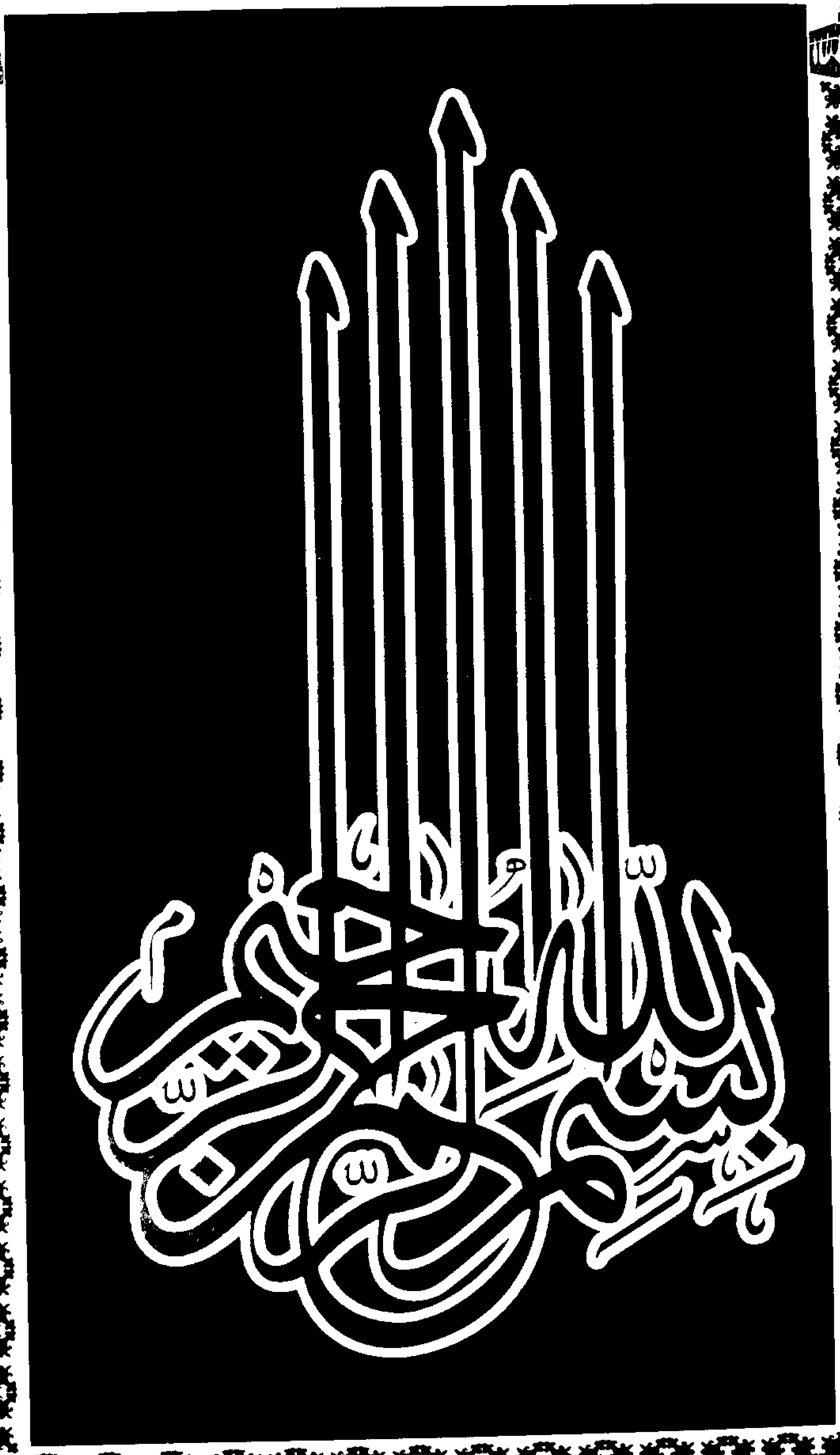

Marfat.com

Marfat.com

روضۃ الاوّل جنت الفردوس ب ا

وضو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْوُضُوْءَ نُوْرًا وَّالْمَآءَ طَھُوْرًا

صَلِّ اللّٰھُمَّ عَلَیْہِ وَ سَلِّمْ لَیْلًا وَّ نَھَارًا دَائِمًا

○ قال اللہ العلی العظیم فی القران الکریم والفرقان العظیم ط (سورۃ المائدۃ آیت کریمہ ۶)

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَ اَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَ اَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ط وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّھَّرُوْا ط

اے ایمان والو! جب تم نماز ادا کرنے کے لئے اُٹھو تو دھولو اپنے چہرے اور اپنے بازووں کو کہنیوں تک اور مسح کرو اپنے سروں کا اور دھولو اپنے پاؤں ٹخنوں تک اور اگر تم جنبی ہو تو غسل کرو اور پاک ہو جاؤ۔

○ کقولہ سبحانہ العظیم (پ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت کریمہ ۳۰)

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ

اور ہم نے ہر شئی کو پانی سے زندگی بخشی

○ سیّد السادات سیّدنا امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بِجاھِہٖ عَلَیْنَا سے مروی ہے:

اِذَا اَرَدْتَّ الطَّھَارَۃَ الْوُضُوْءَ تَتَقَدَّمْ اِلَی الْمَآءِ کَمَا تَقَدَّمْتَ اِلٰی رَحْمَۃِ اللّٰہِ ط "اَوْ کَمَا قَالَ"

جب تم طہارت وضو کا ارادہ کرو تو پانی کی طرف یوں لپکو جیسے رحمت خداوندی کی طرف دوڑتے ہو۔

○ حدیث پاک:

☆ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ نَظِیْفٌ وَّ یُحِبُّ النَّظَافَۃَ ط بیشک اللہ پاک ہے اور پاکیزگی کو پسند فرماتا ہے بروایت ثانیہ "اَللّٰہُ جَمِیْلٌ وَ یُحِبُّ الْجَمَالَ ء" "اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔ وضو سے چہرہ پر حسن اور وجاہت اور جمال آتا ہے۔

○ وضو کے لئے پانی کی طرف رغبت دلائی کہ پانی حیات بخش ہے جس طرح دنیا میں نعمتیں پانی سے سرسبز و تازہ اور شاداب ہوتی ہیں اسی طرح جسم اور روح وضو سے تروتازہ آبدار چمکدار اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ وضو میں جسمانی طہارت ملتی ہے۔ جس میں نظافت بھی ہے اور لطافت

Marfat.com

بھی۔تروتازگی بھی ہےاور شگفتگی بھی ہےاوروضو کے پانی سے چہرہ روشن اوروجیہہ ہوتا ہے۔

فرائض وُضو:

○ (۱) چہرہ سر کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک دھونا۔(۲) ہاتھ معہ کہنیوں تک دھونا (۳) سر کا مسح کرنا۔(۴) پاؤں ٹخنوں کے اوپر تک دھونا۔

سنن وُضو:

○ (۱) نیت کرنا (۲) بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنا (۳) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا (۴) مسواک کرنا کلی کرنا (۵) غرغرہ۔ (۶) ناک میں پانی ڈالنا۔(۷) ڈاڑھی کا خلال کرنا۔ (۸) ہاتھ میں پانی لے کر کہنیوں تک بہانا۔(۹) پورے سر کا مسح کرنا۔(۱۰) کانوں کی لَو کا مسح کرنا۔ (۱۱) ترتیب دار کرنا (۱۲) پے در پے اعضاء دھونا (۱۳) انگلیوں کا خلال کرنا۔

مستحباتِ وُضو:

○ (۱) قبلہ رو بیٹھنا (۲) گردن کا مسح کرنا (۳) دونوں ہاتھوں سے منہ دھونا (۴) اعضا کو مل کر دھونا (۵) کپڑوں کو پانی کے قطرات سے محفوظ رکھنا (۶) خود وضو کرنا (۷) دعائیں پڑھنا (۸) داہنی طرف سے ابتداء کرنا (۹) دایاں ہاتھ سے منہ، ناک میں پانی ڈالنا۔(۱۰) باتیں نہ کرنا (۱۱) بایاں ہاتھ کی چھینگلی انگلی ناک میں ڈالنا (۱۲) بایاں ہاتھ سے پاؤں دھونا (۱۳) ہاتھ پاؤں دھوتے وقت انگلیوں سے شروع کرنا (۱۴) ہر اعضا پر ہاتھ پھیر کر قطرات پانی صاف کرنا (۱۵) سکون اور اطمینان سے بیٹھ کو وضو کرنا۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ مومن جب وضو کرتا ہے تو آسمان سے چار نوری فرشتے آکر اس پر نوری چادر تان لیتے ہیں جب وہ دنیا کی ایک بات کرتا ہے تو ایک فرشتہ چادر کا ایک کونہ چھوڑ دیتا ہے۔"عَلٰی ھٰذَا الۡقِیَاس ط" دوسری بات پر دوسرا فرشتہ۔تیسری بات پر تیسرا فرشتہ اور چوتھی بات پر چوتھا فرشتہ اپنا کونہ چھوڑ دیتا ہے۔اور وہ نوری چادر غائب ہو جاتی ہے۔اور وہ وضو کے نور کی برسات سے محروم ہو جاتا ہے۔

"سائیں توکل شاہ انبالوی" علیہ الرحمت

مکروہاتِ وُضو:

○ (۱) لوٹے میں پانی کے قطرات گرانا (۲) قبلہ رو تھوکنا یا کلی کرنا (۳) باتیں کرنا (۴) پانی

Marfat.com

کا زیادہ استعمال کرنا (۵) ناپاک جگہ پر وضو کرنا (۶) منہ میں پانی ڈالتے وقت پھونکیں مارنا (۷) بائیں ہاتھ سے ناک اور منہ میں پانی ڈالنا (۸) دھوپ سے گرم شدہ پانی کا استعمال کرنا (۹) زور سے ہونٹ بند رکھنا۔

○ ایک مرتبہ حضور سیّد العرب العجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سعد بن ابی وقاص جلیل القدر انصار صحابی خزرجی خال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرے کہ وہ اس وقت وضو کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: لَاتُسْرِفْ بِالْمَآءِ پانی میں اسراف نہ کرو۔ بروایت ثانیہ فرمایا: مَاھٰذَا الْاِسْرَافُ یَاسَعْدُ اے سعد! یہ کیسا اسراف ہے۔ عرض کیا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ھَلْ فِی الْمَآءِ اِسْرَافٌ ؕ کیا پانی میں بھی اسراف ہے۔ کیونکہ پانی میں کوئی چیز کمیاب اور عزیز الوجود نہیں اسراف کیسے ہو گیا تو آپ نے فرمایا: نَعَمْ وَاِنْ کُنْتَ عَلٰی نَھْرٍ ؕ ہاں پانی میں بھی اسراف ہے اگرچہ تم نہر پر ہو۔ وضو میں منع اسراف پانی تعزیراً و تنبیہاً بطور مبالغہ ہے کہ پانی میں ہرگز کسی جگہ بھی اسراف نہ کیا جائے۔

ناقص وضو:

○ سبیلین سے پیشاب پاخانہ یا ہوا کا اخراج۔ خون کا اپنی جگہ سے بہہ نکلنا۔ منہ بھر کر قے آنا۔ نماز میں قہقہ لگانا۔ دیگر مسائل کے لئے "فَمَنْ شَآءَ فَلْیَقْرَأْ کُتُبَ الْفِقْہِ ؕ کنز الدقائق، قدوری۔ ہدایہ وغیر ذلک ؕ

○ مفتی اعظم بلخ حضرت علی قدس سرہ الجلی دالخفی ؕ

☆ اُن کی بیٹی نے گھر میں مسئلہ پوچھا کہ حلق تک قے آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو آپ نے کہا ہاں وضو ٹوٹ جاتا ہے تو اُن کو حضور سیّدُ السَّادَاتَ علیہ افضلُ الصَّلوٰتِ وَالتَّسْلِیْمَاتِ ؕ کی خواب میں زیارت ہوئی تو آپ نے مفتی اعظم سے فرمایا اے علی بلخی! وضو نہیں ٹوٹتا جب تک منہ بھر کر قے نہ آئے۔ کہتے ہیں کہ میں نے یقین کر لیا کہ ہمارا ہر فتویٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگاہ میں ہوتا ہے اور میں نے قسم اٹھائی کہ آئندہ بغیر تحقیق اور فی الفور فتویٰ نہ دیا کروں گا۔ (کذا فی تفسیر روح البیان)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی ھٰذَا النَّبِیِّ الشَّاھِدِ
خَیْرِ الْبَشَرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْمَصَابِیْحِ الْغُرَرِ ؕ

Marfat.com

○ بروایت صحیحہ:

☆ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَا مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ الْاَظْفَارِ ط

فرمایا: جس شخص نے میری سنّت مطہرّہ پر اچھے طریقہ سے وضو کیا اس کے ہر اعضاوضو سے یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ دھل جائیں گے۔ بیرونی ظاہری پاکیزگی کے ساتھ اندرونی باطنی پاکیزگی بھی میسر آئے گی۔ اور وہ ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا خصوصاً اَسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْبَرْدَاتِ ط موسم سرما میں سرد پانی سے وضو کرنا۔ گناہوں کی مغفرت کا کفارہ ہے۔ وضو کے پانی سے ہاتھ۔ منہ زبان لب آنکھ ناک کہنیوں سر اور پاؤں کے سارے گناہ بہہ جاتے ہیں۔ بعض علماءِ اعلام نے گناہ صغیرہ مراد لئے ہیں۔ نہ کہ گناہ کبیرہ وہ فرماتے ہیں گناہ کبیرہ کیلئے توبہ شرط ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ الْاَعْظَمُ ط

○ امام اعظم ابوحنیفہ حضرت نُعمان بن ثابت کوفی مظہرِ شانِ رَوفی قدس سرّہ الجلی والخفی بانی فقہ حنفی:

پر ایک ایسا مقام آیا کہ آپ کو اس حدیث پاک کا مشاہدہ کرایا گیا کہ آپ کو عوام الناس کے وضو کے پانی کے قطرات سے اُن کے گناہ نظر آجاتے تھے۔ تو آپ نے بارگاہِ ستّارُ العیوب میں رو رو کر پوری توجہ و یکسوئی سے دُعا کی کہ اے ربّ العٰلمین! مجھے اس سے نجات عنایت فرما کہ مجھ سے اُمت مُسلمہ کے گناہ نہیں دیکھے جاتے۔ تو تیر دعا عین نشانہ مُدعا پر لگا۔ آپ پر غیروں کے گناہ دیکھنے سے حجاب طاری ہو گیا اور آپ اس مقام سے نکل گئے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ ط

○ عارف بِاللہ قطبِ زماں السّید علی خواص از رجال الغیب علیہ الرّحمت

پر بھی یہ مقام آیا لیکن وہ اس مقام پر ٹھہرے نہیں۔

محدّث کبیر:

☆ اعلیٰ حضرت بریلوی اَلعَطَایَا النَّبوِیّۃ فِی فَتَاوٰی الرِّضْوِیّه ط (ج اصفحہ ۲۶) پر اقول سے رقمطراز ہیں کہ تحقیق یہ کہ کبائر بھی دھلتے ہیں اگرچہ زائل نہ ہوں سیّدنا امام اعظم اور اکابر علماء اہلسنّت قَدَّسَتْ اِسْرَارُهُمْ کا مشاہدہ ہے جیسے کہ فقیر نے اپنے رسالہ اَلطُّرسُ المَعْدَلُ فِی حَدِّ الْمَآءِ الْمُسْتَعْمَلِ ط میں ذکر کیا اور کرم مصطفٰی علیہ افضل التحیۃ والثناء بحرِ بے پایاں ہے۔

Marfat.com

حَدِّث عَنِ الْجَرِوَلَا حَرَجَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط اور بات وہ ہے جو خود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بشارت بیان فرما کر ارشاد فرمائی وَلَا تَغْتَرُّوْا اس پر مغرور نہ ہونا بلکہ مشکور ہونا، رواہُ الْبُخَارِی عَنْ عُثْمَانَ ذِی النُّوْرَیْنِ رضی اللہ ورسولہ عنہم ط

وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ ط

فائدہ جلیلہ:

○ یہ نفیس اور عظیم بشارت ''مغفرت'' کہ اُمت محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر رب عزّ وجل کا عظیم فضل ہے کہ وضو کرنے والوں کے لئے کمال تہنیت اور بے نمازوں پر سخت تعزیت ہے جو بکثرت احادیث صحیحہ میں وارد ہے کہ وضو ایک غیر مترقبہ نعمت ہے۔

رونا میرا وضو ہو نالہ مری دعا ہو
پھولوں کو آئے جس دم شبنم وضو کرانے

○ بروایت صحیحہ: ندامت سے وُضو درحقیقت گناہوں کی توبۃ النصوحا ہے۔

خال خال اس قوم میں اب تک نظر آتے ہیں وہ
کرتے ہیں اشک سحر گاہی سے جو ظالم وُضو

وضو کی حکمت جلیلہ:

○ حکمت ظاہری۔ ان چار فرائض وضو میں ان چار اعضا (۱) منہ (۲) چہرہ (۳) ہاتھ کہنیوں تک اور (۴) پاؤں۔ ان کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ کسب گناہ میں بہ نسبت دوسرے اعضا سے زیادہ دخیل ہوتے ہیں اور ظاہراً بھی گرد آلود یہی اعضا ہوتے ہیں لہٰذا ان کا دھونا لازمی الامر ٹھہرا۔

○ حکمت باطنی وضو میں ہاتھ دھونا دنیا سے ہاتھ دھونے کے مترادف ہے۔ کُلی لذت زبان اور دہان کا ترک اور استنشاک سے دستبرداری کے مترادف۔ منہ دھونا توجہ الی الغیر سے اعراض واجتناب کا عہد ہے سر کا مسح تزکیہ، خیال ووہم سے اجتناب کی طرف اشارہ ہے۔ پاؤں دھونا غیر کی طرف حاجت کے لئے چل کر جانے کا ترک عہد۔ ظاہر کی طہارت کے ساتھ باطن کی پاکیزگی لازمی ہے۔ کامل وضو دونوں کو پاک صاف کرتا ہے۔ ظاہر اپانی سے منہ دھونا جسم کو ٹھنڈا اور تروتازہ اور شگفتہ کرتا ہے۔ باطنی دل کو فرحت اور مسرت روح کو سرور بخشتا ہے۔ انشراح صدر سے الہامات اور واردات قلبیہ سے حکمت کا دروازہ کھلتا ہے قلب زندہ ہو کر حیوۃ طیبۃ کا مژدہ پاتا ہے۔ نفس امارہ اوصاف رذیلہ سے نجات پا کر نفس مطمئنہ پر فائز ہوتا ہے۔ یہ ظاہری وضو کے ساتھ باطنی وضو نُورٌ علیٰ نُور ہے۔

Marfat.com

وضو کا لغوی معنیٰ:

○ لغت کے لحاظ سے وُضو پیش کے ساتھ حُسن و نظافت کے معنیٰ میں ہے اور وَضوز بر کے ساتھ جس سے وضو کیا جائے یعنی پانی مراد ہے۔ یہ مصدر میں مستعمل ہے "کَذَا فِی القَامُوس"

وُضو کے لفظ کی حکمت:

○ اس لفظ وضو کو سیدھا پڑھو یا الٹا وُضو ہی بنتا ہے۔ یعنی ہر لحاظ سے ظاہراً و باطناً پاکیزگی ہی پاکیزگی۔ نظافت ہی نظافت ہے۔ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطَّھُوْر ؎ نماز کی کنجی وضو کی طہارت ہے۔ الطَّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ ؎ طہارت ایمان کا جز ہے۔ طہارت دو قسم میں منقسم ہے۔ ظاہری جو وضو کے پانی سے حاصل ہوتی ہے اور طہارت باطنی جو "تَطْھِیْرُ الْقَلْبِ عَنْ مَاسِوَاءَ اللّٰہِ ؎ یعنی قلب اور روح کی پاکیزگی اللہ کے ماسوا سے ہے۔ یہ آنکھ کے پانی "آنسو" ندامت کے آنسو، توبۃ النصوح سے حاصل ہوتی ہے۔ وضو گناہوں کی توبہ کے مانند ہے اور آنسو بہانا۔ رو پڑنا توبہ کی قبولیت کی بشارت ہے۔ ؎

خوب رو لیتا ہوں میں سرکار کی ثنا سے پہلے　　بے وضو عشق کے مذہب میں عبادت ہے حرام

بروایت صحیحہ:

○ بُنِیَ الدِّیْنُ عَلَی النَّظَافَۃِ ؎ دین کی بنیاد ظاہری باطنی روحانی جسمانی پاکیزگی پر رکھی گئی ہے۔ بے وضو، اَن دھوتا منہ حُور کا منہ دیکھنے کے لائق نہیں کہ فرمایا سرکار نے نماز نہیں ہوتی مگر طہارت وضو کے ساتھ۔

لَاصَلٰوۃ بگفت اِلَّا بِالطُّھُوْر　　رُوئے ناشستہ نہ بیند روئے حور

○ حکم وضو المدینۃ المنورہ میں نازل ہوا کہ یہ آیت وضو مدنی ہے۔ ابتداء اسلام میں ہر نماز کے لئے جداگانہ وضو فرض تھا بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا جب تک حدث لاحق نہ ہو۔ حضور نور پرنور سراپا نور نور علیٰ نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فتح مکہ معظّمہ کے روز ایک وضو سے پانچ نمازیں ادا فرمائیں تو حضرت عمر الفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے عرض کیا آج آپ نے ایسا عمل کیا جو پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔ تو فرمایا عَمَدًا فَعَلْتُہٗ یَا عُمَرُ ؎ اے عمر جان بوجھ کر میں نے یہ عمل کیا تا کہ سب کو معلوم ہو کہ ایک وضو میں متعدد نمازیں پڑھنا سنّت مطہّرہ سے جائز ہے۔ اگرچہ افضل و اولیٰ یہ کہ ہر نماز کے لئے تازہ وضو کیا جائے۔ وضو پر وضو نُور علیٰ نُور ہے۔ اور فرمایا کسی شریعت میں بھی بے وضو نماز جائز نہ تھی۔ علماءِ شریعت کے نزدیک وضو کے ٹوٹنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور اہل عرفان

Marfat.com

اولیاء کرام کے نزدیک وضو کے ٹوٹنے سے تعلق باللہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مسنون اور صحیح وضو میں کثیر التعداد فوائد روحانی اور جسمانی برکتیں اور پُر نور حکمتیں مضمر ہیں۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ مِنْ حَيْثُ تَبْلُغُ الْوُضُوْءِ ط اللہ تعالیٰ روز قیامت مومن کے اعضاء وضو کو نور کا زیور پہنائے گا۔ وضو کا ہر اعضا نور کی چمک دمک سے چاند اور سورج کو شرمائے گا کہ روز قیامت مومن کا ہر اعضاءِ وضو نور سے منوّر ہوگا۔

بروایت صحیحہ:

○ اِنَّ اُمَّتِيْ غُرٌّ الْمُحَجَّلِيْنَ مِنْ اَنْوَارِ الْوُضُوْءِ ط فرمایا بیشک روز قیامت میرے امتی کے اعضاء وضو کے انوار سے چمکتے دمکتے ہوں گے۔ ''بروایت ثانیہ'' روز قیامت میں اپنے امتی کے وضو کے اعضا نوریہ سے پہچانوں گا وہ ''پنجکلیان'' سر چہرہ ہاتھ۔ بازو اور پاؤں چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکدار ہوں گے اور وہ اعضا جہاں وضو کا پانی مس کر گیا۔ وہ نور سے معمور ہوں گے اور ایسا وضو نور علیٰ نور بنا دیتا ہے اس فضیلت کی بناء پر صحابہ کرام وضو کے اعضاء دھونے میں مبالغہ کیا کرتے تا کہ اعضا کا وہ حصہ بھی منور ہو جہاں وضو کا پانی لگ گیا۔

بروایت صحیحہ:

○ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب زمین پر سجدہ کرتے تھے تو پیشانی پر سے مٹی نہیں جھاڑتے ''پونچھتے'' تھے کہ روزِ شمار یہ مٹی پیشانی پرنور کا بقعہ ہوگی نیز فرمایا اور اگر کوئی بالفرض والتقدیر اپنی شامت اعمال سے جہنم میں چلا بھی گیا۔ تو بفضلہٖ تعالیٰ اس کے مقامات سجدہ ''پیشانی ناک اور چہرہ، دونوں گھٹنے''۔ دونوں پاؤں اور اعضائے وضو کو آگ نہیں جلا سکے گی۔

وضو کی حقیقت:

○ اَلْوُضُوْءُ سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِ اللّٰهِ ط وضو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے رازوں میں سے ایک راز ہے جو مومن کے سینہ میں بطور امانت رکھ دیا گیا۔ اس کی حقیقت روز قیامت ظاہر ہوگی۔ واللہ اعلم بِحَقِيْقَةِ اِسْرَارِهٖ وَرَسُوْلِهِ الْاَعْظَمْ ط

وضو کے پانی کی صفات:

○ روایت صحیحہ اَلْمَآءُ طُهُوْرٌ لَايُنَجِّسُهٗ ط پانی پاک ہے اس کو کوئی شی پلید نہیں کرسکتی مراد

Marfat.com

دَہ دَر دَہ ۱۰x۱۰ حوض ہے۔ وضو کے پانی کی تین صفتیں ہوں تو لائق وضو ہے۔ (۱) رنگ۔ (۲) ذائقہ۔ (۳) بُو۔ ان تین صفات کو پرکھنے کے لئے سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیمانہ ہے۔ مثلاً ہاتھ دھوتے وقت پانی ہاتھ میں لینے سے رنگ اور مضمضہ منہ میں پانی ڈالنے سے ذائقہ اور استنشاق ناک میں پانی ڈالنے سے بُو ''مہک پانی'' سے مشاہدہ ہوگیا کہ پانی اپنی صفات سے لائق وضو ہے یہ پانی بذاتہٖ طاہر بھی ہے اور مُطَہِّر بھی۔ پاک کرنے والا بھی۔ مستعمل پانی طاہر ہے مطہر نہیں کہ پاک کرنے کی صفت اس سے زائل ہوگئی۔ اور اس مستعمل پانی سے وضو جائز نہیں۔ بدیں وجہ مسجد میں وضو کے پانی کے قطرے گرانا منع ہے کہ مسجد کی حرمت عظمت اور آداب کے خلاف ہے۔

روایت صحیحہ:

○ حضرت عمران بن حصین الخزراعی جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہ سے ملائکہ مصافحہ کرتے اور آپ سے مانوس ہوتے تھے کہ آپ ہمیشہ باوضو رہتے تھے۔ ایک ''روایت حدیث'' حضرت اسرائیل علیہ السلام میں تین چیزوں کو کفارات میں شمار فرمایا۔ اِسْبَاغُ الْوُضُوْ فِي الْبُرُدَاتِ، مَشْيِ الْاَقْدَامِ فِي الْمَسَاجِدِ ط انْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بِعَدَالصَّلٰوةِ سردیوں کو صحیح وضو کرنا۔ مسجد کی طرف چل کر جانا۔ نماز پڑھنے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

بروایت صحیحہ:

○ حضور پُرنور، نورعلیٰ نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کے پانی کے قطرات سے نوری ملائکہ مقربین کی تخلیق ہوئی اور صحابہ کرام اہلبیت اطہار اور خواص اولیاء کرام کے وضو کے پانی کے قطرات سے عام ملائکہ بنے۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری)

○ علامہ بدرالدین عینی ابومحمد محمود ابن احمد قدّس سرہٗ الجلی والخفی فرماتے ہیں:

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی صحابہ کرام اپنے چہروں اور جسموں پر بطور تبرک ملتے تھے۔ فرماتے ہیں اگر اس سے برتن میں ''لوٹے'' میں بچا ہوا پانی مراد ہے۔ تو اس سے تبرک کا اور زیادہ مضبوط مؤقف ثابت ہوتا ہے یعنی جو پانی اعضاء مبارک سے مس بھی نہ ہوا ہو صرف قرب کی اتنی نسبت رکھتا ہو کہ بوقت وضو اس برتن میں موجود تھا۔ جس سے حضور نے وضو فرمایا۔ یعنی وہ چیز جو حضور انور سے ادنیٰ نسبت بھی رکھے اس کے احترام اور برکت کا یہ حال ہے کہ صحابہ

Marfat.com

کرام جیسے عظیم المرتبت انسان برکت حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جاتے تو اس وضو کے مستعمل پانی کا جو حضور کے جسم اطہر، ہاتھ مبارک، چہرہ انور اور قدم اقدس سے مس کیا ہوا پانی کا کیا عالم ہوگا۔ ہمارا دعویٰ بطریق اولیٰ ثابت ہوا۔ جبکہ حضور نے صحابہ کو ایسا کرنے سے منع نہیں فرمایا صحیح البخاری ''باب من فضل وضو'' میں ''یَتَمَسَّحُوْنَ'' کے الفاظ شاہد کامل ہیں۔

فِیْهِ الدَّلَالَةُ عَلٰی جَوَازِ التَّبَرُّكِ بِاٰثَارِ الصَّحَابَةِ ط فافہم

○ جلیل القدر صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ صاحب النعلین، صاحب الوضوء۔ صاحب الاسرار، محرم راز نبوی سے مروی ہے کہ حضور مولی النعمۃ و مولی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقام حدیبیہ میں وضو فرمایا: تو صحابہ کرام نے آپ پر جھرمٹ کرلیا اور آپ کے غسالہ وضو پر جھپٹ جھپٹ پڑتے اور پانی کا ایک قطرہ بھی زمین پر نہ گرنے دیتے اور وہ بطور تبرک اپنے چہروں، جسموں اور آنکھوں پر ملتے اور برکت کے لئے پیتے۔ جہاں جہاں وضو اطہر، انور کا پانی مس ہوا ان کے وہ اعضاء، اجزائے جسم نور حسیہ اور نور معنویہ سے منور ہو گئے یہی چہرے قابل زیارت بن گئے اور روز جزاء یہی چہرے دیدار الٰہی کے شرف سے مشرف ہوں گے۔

عمر بھر کے سجدوں پہ شبنم بکھیر دوں ‏ چند قطرے جو پاؤں آب وضوئے رسول

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ تَفَتَّقَتْ مِنْ مَآءِ الْوُضُوْءِ الْاَشْجَارِ وَاٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلِّمْ ط

○ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگل کے ایک خشک درخت کی جڑ کے نیچے وضو فرمایا تو آپ کے وضو کے پانی کی برکت سے وہ درخت سرسبز شاداب اور ہرا بھرا ہو گیا اور لال پیلے اور سبز شگوفے پھوٹ پڑے اور وہ پھول اور پھل دینے لگا۔ ''دلائل الخیرات''

بروایت صحیحہ:

○ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا ابن سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ ورسولہ عنہما کے چہرے پر اپنے وضو کے پانی کے چھینٹے مارے وہ کالی رنگ ہونے کے باوجود اُن کا چہرہ اتنا حسین و جمیل اور شگفتہ ہو گیا جو ایک بار دیکھ لیتا وہ بار بار دیکھنے کی تمنا کرتا۔

○ فتح مکہ معظمہ کے بعد کعبۃ اللہ باب الفتح میں داخلہ کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹنی پر سوار تھے حضور نے ان کو اپنے پیچھے پشت سے سفید چادر سے باندھ رکھا تھا۔ یہ ردیف مصطفٰے تھے۔ ایسا شرف کسی اور کے حصہ میں نہیں آیا یہ حضور اللہ تعالیٰ کے محبوب کے محبوب تھے۔

○ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ ط طیب طینت والے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

نے اپنے قدم میمنت سے نوازتے ہوئے یثرب کو طیبہ بنادیا اور نوری حقیقت والے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کو منورہ بنادیا اور کعبۃ اللہ کو پلید بتوں سے پاک کر کے کعبۂ معظمہ اور قبلہ مکرّمہ بنادیا اور اُمت مسلمہ کو اپنے وضو کے پانی کے انوار سے نورعلیٰ نور بنادیا۔

شمع دل، شکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا — تیری صورت کے لئے آیا ہے سورۃ نور کا
ک گیسو۔ہ دہن ی ابرو آنکھیں ع ص — کھٰیٰعص اُن کا ہے چہرہ نور کا

بروائیت صحیحہ:

○ حضور نور سراپا نور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک بجلی چمکے گی جس سے تمام جنتیں یکدم روشن ہوجائیں گی۔ اہل جنت تعجب سے کہیں گے کہ یہ کیا ہے؟ کیونکہ یہ جگہ بجلی چمکنے کی نہیں ہے تو اُن سے کہا جائے گا کہ یہ جامع القرآن سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے ایک حجرہ سے دوسرے حجرہ یا ایک جنت سے دوسری جنت میں جانے کے لئے وضو کیا ہے یہ اُن کے وضو کے نور کی چمک ہے جس کا ظہور تجلی ربانی کی شکل میں ظاہر ہوا۔

بروائیت صحیحہ:

○ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما ط مقام تازیہ ''دمام اور عرق الطیبہ کے درمیان'' جب اترا کرتے تو کہتے هٰذَا مَنْزِلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ط وہاں ایک درخت ہے۔آپ وضو کر کے بقیہ پانی اس درخت کی جڑ میں ڈالتے اور فرماتے هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ط میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا کرتے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ اور وہ سوکھا ہوا درخت سرسبز اور ہرا بھرا ہوگیا۔ اور وہ پھل پھول دینے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار سے تخلیق کائنات چمک اٹھی بحروبر میں بہاریں آگئیں۔ اور مومنوں کے چہرے انوارِ سنّت اور انوارِ وضو سے چمک اٹھے۔

مقام وضو کے انوار اور تجلیات:

○ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی کو خواب میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی کہ آپ ایک جگہ صحابہ کبار کے جھرمٹ میں وضو کر رہے ہیں۔ صبح ہوئی تو دیکھا اس جگہ وضو کے پانی کے اثرات موجود ہیں اور انوار کے چشمے پھوٹ رہے ہیں۔ تو آپ نے وصیت کی کہ میری قبر یہاں بنائی جائے۔ تو آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی قبر اسی وضو کی جگہ بنائی

Marfat.com

گئی۔ جہاں آج کل ایک نہایت عظیم الشان سفید دو منزلہ مقبرہ ''روضہ'' ہے۔ سرہند شریف انہیں انوارِ وضو سے مشہور و معروف عالم، زندہ تابندہ اور درخشندہ ہے انوار و تجلیات، فیض و برکات کے حصول کا مرکز، محور اور منبع ہے اور اس قبرستان میں دفن ہونے والوں کو مغفرت کی بشارت ہے۔

○ تاج الاولیاء نقشبندیہ جناب شیخ المشائخ جناب ابوسعید ابوالخیر علیہ الرحمۃ نے وضو کیا تو آپ کے وضو کے پانی کے قطرات سے ایک عظیم الشان نور چمکا وہ نور آپ کے ایک مرید رشید نے دیکھا تو بے ساختہ چلا اٹھا رَأَیْتُ نُوْرَ رَبِّیْ ط میں نے اپنے رب کے نور کو دیکھا۔ تو مرشد برحق نے سن کر فرمایا اے نادان کودک! تو کہاں اور ذات حق کے نور کا ادراک کہاں! یہ نور جو تو نے دیکھا ہے وہ میرے وضو کا نور تھا۔ جب ایک ولی کامل کے وضو کے نور کا یہ عالم ہے تو اجلہ صحابہ کرام کی عبادات اصلیہ نماز کے احوال، واردات اور مقامات درجات اور ان کے وضو کے انوار و تجلیات کی حقیقت ہر کس و ناکس کیا جانے اور کیا پہچانے۔ فافہم

○ وضو کا پانی چہرہ پر چھڑکنا اور تعظیماً کھڑے ہو کر پینا اور جسم پر تبرکاً ملنا سنت صحابہ کرام اور نسخہ شفا ہے اور جسم و جان کے لئے برکات کا سبب ہے۔

○ سلطانُ الاوحد السید محمد اشرف جہانگیر سمنانی محبوب سبحانی قدس سرہ النورانی نے لطائف اشرفیہ میں فرمایا:

☆ کہ نور العین السید عبدالرزاق گیلانی علیہ رحمۃ الروحانی نے کئی بار میرے وضو کے بچے ہوئے پانی کو چھپ چھپ کر پیا۔ دعا ہے کہ اس آب حیات کے انوار اور اثرات اس کی اولاد در اولاد تا قیام قیامت باقی رہیں اور انہیں روز افزوں ترقی درجات حاصل ہوں۔

''ایں دعا از من و جملہ احباب آمین باد''

○ سلطانِ طریقت بُرہانِ حقیقت، کاشف اسرار سبع مثانی، بحر امواج بزم عرفانی محبوب صمدانی مقتدائے ارباب ہمہ دانی خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقٰی قیوم ثانی قدس سرہ العالی کے وضو کا بچا ہوا پانی ''بقول علی ناصر'' میں نے ایک دن پی لیا۔ میری یکدم کیفیت بدل گئی اور میرا سینہ معرفت الٰہی سے منور ہو گیا اور میرا دل مظہر فیض ربانی بن گیا۔ انشراح صدر کا یہ حال ہو گیا۔ میری زبان سے نکلا ہوا۔ ہر لفظ بلحاظ فصاحت بلاغت نزاکت اور لطافت کے لیے بے مثل ہوتا

این شوخی غزل گفتن علی از کس نمے آید
باران مے فرستم تا کہ مے گویند جوابش را

Marfat.com

○ اولیاء کاملین کا فرمودہ اور آزمودہ ہے کہ تین پانی برکت وشفا والے ہیں۔ اُن کی تعظیم وتکریم کے لئے کھڑا ہو کر پینا چاہیئے۔(۱) آب زمزم شریف۔(۲) اولیاء کرام مرشد کامل کا تبرک پانی۔(۳) وضو کا بچا ہوا پانی اُن کی تعظیم شعائر اللہ کی تعظیم کے مانند ہے۔ نیز دستار کھڑے ہو کر باندھنا سنت ہے۔ اور مسجد میں بیٹھ کر یہ آداب مسجد سے ہے۔

بروائیت صحیحہ:

☆ قَالَ الْعَمَّامَةُ تِيْجَانُ الْمُسْلِمِيْنَ ؕ مومنوں کے لئے دستار تاج ہے اور سنت مؤکدہ ہے......... نیز فرمایا میری امت کے علماء کے لئے عزت کا تاج ہے۔ جب تک یہ اپنی امامت اور خطابت میں دستار باندھیں گے عزت قائم رہے گی۔ فی زمانہ اماموں خطیبوں کے سروں پر قراقلی ٹوپی اور جناح کیپ نے قبضہ کرلیا ہے جس سے اُن کی عزت جاتی رہی۔ لوگ ان کو لفظ مولوی سے پکارتے ہیں اور عوام الناس نمازی سر سے بالکل ننگے ہو گئے۔ ہر دو ''امام ومقتدی'' سنت مقدسہ عمامہ کو بھول گئے اور زمانہ کی دست بُرد سے اپنی عزت بچا نہ سکے۔

بروایت صحیحہ:

○ حضرت عبدالرحمٰن اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ جب بھی مجھے یہ علم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کمان کو دست مبارک میں لیا ہے۔ میں نے اس کے بعد کبھی بے وضو کمان کو ہاتھ نہیں لگایا۔

○ بحر العلوم مولانا جلال الدین محمد رومی نَوَّرَ اللّٰهُ اِيَّاهُ بِالنُّوْرِ الصُّوْرِیِّ وَالْمَعْنَوِیِّ ؕ نے اپنی تصنیف عالیہ مثنوی شریف منظوم میں ارقام فرمایا:

○ ایک روز حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا اور دیکھا کہ ایک موزہ غائب ہے اچانک فضا سے ایک چیل نے وہ موزہ پھینک دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے طلب فرمایا اور پوچھا کہ یہ کیا حرکت ہے؟ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فضائے آسمان پر اڑ رہی تھی۔ جب آپ نے وضو کر کے دعا کے لئے اپنا چہرہ انور آسمان کی طرف اٹھایا تو آپ کے دُرِ دنداں سے ایک نور کی لہر نکلی جو عرش عظیم تک کو منور کر گئی۔ میں پرواز کے دوران اس نور کے ہالہ میں آ گئی۔ تو مجھ پر چودہ طبق آسمانی روشن ہو گئے اور آسمانی فضا سے مجھے نظر آیا کہ آپ کے موزہ اقدس کے اندر

Marfat.com

سانپ گھسا ہوا ہے۔ اور میں جھپٹی اور موزہ اٹھایا اور فضا میں لے جا کر اسے دور پھینک دیا۔ اب آپ کے حضور میں حاضر ہوگئی ہوں۔ وہ پرندہ کس عقیدت سے عرض گزار ہے کہ یہ میرا کمال نہیں بلکہ یہ سب آپ کے نور کے ظہور کا کمال ہے اور آپ کے نور کی تجلی کا عکس ہے۔

مار در موزہ بہ بینم در ہوا نیست ز من عکس تست یا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○ بروایت صحیحہ:

دُمْ عَلَى الْوُضُوْءِ يُحِبُّكَ مُحَافِظُكَ ط ہمیشہ باوضو رہا کر تیرا محافظ تجھ سے محبت کرے گا۔

○ جو وضو میں وسوسہ ڈالتا ہے حدیث پاک میں اس کا نام لُہان آیا ہے۔ ہمہ وقت باوضو رہنے والا مومن اس کی شر سے محفوظ رہتا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ اور فرشتے نوری کی ہم نشینی اور سنگت نصیب ہوتی ہے۔ جس سے وہ شرِ شیطان شرِ نفس اور جنسی شیطانوں کی شر سے محفوظ و مامون ہو جاتا ہے۔

○ جناب سرکار فیض بار غوث اعظم السیّد ابو محمد عبدُ القادر جیلانی شاہ بغداد حسنی حسینی قدس سرہٗ النورانی کے متعلق مشہور ہے کہ آپ نے پورے چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی اور آپ نے امت کی ہدایت کا راستہ روشن کیا۔ آپ دائم الحضوری اور دائم الوضو تھے

اے بزم شہ سَقَانِي الْحُبُّ كَاسَاتِ الْوِصَالِ
جُرعہ افشاں نَصِيبُ الْاَرْضِ مِنْ كَاْسِ الْكِرَامِ

اے رضاے سرِ پا اے سراپا سروری برسرا پائے کہ داری تا سر صد سلام

○ عارف باللہ حضرت مخدومی مولانا یعقوب بن عثمان چرخی قدس سرہ الجلی والخفی فرماتے ہیں ہمارے خواجہ خواجگان شہنشاہ اولیاء نقشبنداں السید محمد بہاؤالدین نقشبند بخاری قدس سرہ الباری سب سے پہلے طالب کو دائمی وضو کی ہدایت فرماتے۔ دائمی وضو طریقت کی پہلی منزل ہے عشق والے ہی اس منزل کے راہی ہیں جو ہر منزل اور مقام پر ہجر یار میں خون کے آنسو بہاتے ہیں۔ کسی نے عاشق زار کی حالت کی کیا عمدہ ترجمانی کی ہے۔ اے ساربانا! اپنی اونٹنی پر رحلت کا کجاوہ باندھ لے کہ یار کی یاد میں میری آنکھوں سے خون کے آنسو قطار در قطار ٹپک رہے ہیں۔

محمل رحلت بہ بند اے ساربان کز ذوق یار مے چکد بہ دم ز چشم قطرہ ہائے خون قطار

احادیث مبارکہ وضو کے متعلق:

۱. اَلْوُضُوْءُ سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِ اللّٰهِ ط وضو اللہ تعالیٰ کے رازوں میں ایک راز ہے۔

Marfat.com

۲. اَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ ط وضو ایمان کا حصہ ہے۔

۳. اَلْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ ط وضو جنت کی کنجی ہے۔

٤. اَلْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ ط وضو نماز کی کنجی ہے۔

۵. اَلْوُضُوْءُ سَلَاحُ الْمُؤْمِنِ ط وضو مومن کا ہتھیار ہے۔

٦. لَاوُضُوْءَ مَنْ لَّمْ یُسَمَّ عَلَیْہِ ط وضو کامل نہیں جب تک تسمیہ نہ پڑھے۔

۷. لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَہٗ ط وضو کے بغیر نماز نہیں۔

۸. لَایُوْظِبُ عَلَی الْوُضُوْءِ اِلَّاالْمُؤْمِنُ ط وضو پر مواظبت مومن کرتا ہے۔

۹. اَلْوُضُوْءُ نُوْرٌ ط وضو نور ہے۔

۱۰. اَلْوُضُوْءُ سُنَّۃُ الْاَنْبِیَآءِ ط وضو انبیاء کرام کی سنت ہے۔

۳۔ اَلْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ: حضور شب اسراء کے دُلہا سیاح ہر دوسرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَآءُ نے شب معراج جنت الفردوس میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے آگے آگے چلتے دیکھا۔تو آپ نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے فرمان کے مطابق میں جب بھی وضو کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل تحیۃ الوضوء پڑھتا ہوں۔

۵۔ اَلْوُضُوْءُ سَلَاحُ الْمُؤْمِنِ: ایک دفعہ سیدۃ النسآء بتول الزہرا اپنے حضور سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پریشانی کے عالم میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ کفار و مشرکین نے آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا ہے تو آپ نے فرمایا بیٹی پانی لا اور میں وضو کرلوں کہ وضو مومن کی زرعہ اور ہتھیار ہے کہ وضو ظاہری دشمن اور باطنی دشمن کی شر سے بچاتا ہے۔

٦۔ لَاوُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یُسَمَّ عَلَیْہِ ط: جس نے وضو کرتے وقت بسم اللہ شریف نہیں پڑھی اس کا وضو نہیں۔اس حدیث پاک سے یہ مراد ہے کہ اس کا کامل وضو نہیں۔

۷۔ لَایُوْظِبُ عَلَی الْوُضُوْءِ اِلَّاالْمُؤْمِنُ ط کوئی بھی ہمہ وقت وضو میں ہیشگی نہیں کرسکتا مگر مومن۔علماء کرام اولیاء عظام اور مسلم سلاطین سلطان ناصر الدین محمود دہلی کا بادشاہ اور سلطان محمود غزنوی شاہِ افغانستان ہمیشہ باوضو رہتے آپ کا ذات نبوت سے تعلق کا یہ عالم تھا کہ فرمایا کرتے:

''شرمم آمد کہ بے وضو نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برزبان رانم''

Marfat.com

بروایت صحیحہ:

☆ فرمایا ہمیشہ باوضو رہا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری روزی کشادہ کردے گا۔

۹۔ اَلْوُضُوْءُ نُوْرٌ: وضو نور ہے روز قیامت مومن نمازی کا ہر اعضاء وضو نور سے منور ہوگا۔

○ امام ربانی قیوم زمانی محبوب صمدانی سرکار فیض بار حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد نقشبندی سرہندی قدس سرہ القدسی نے مکتوب شریف دفتر اول ص ۱۰۲ میں ارقام فرمایا ہے۔

☆ ادائے فرض کی ترغیب واجبات و سنن کی رعایت اور مستحبات کے آداب کی رعایت پر بحث فرماتے ہوئے ارقام فرمایا: امام ہمام امام اعظم ابوحنیفہ جناب نعمان بن ثابت کوفی مظہر شان روٗنی قدس سرّہ القدسی نے وضو کی رعایت و آداب مستحبات سے ایک مستحب کے چھوٹ جانے پر نماز قضا کی۔ یہ فتویٰ نہیں کمال تقویٰ ہے۔

○ علامہ الشیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکی المتوفی ۹۷۳ ہجری المقدسہ نے اپنی معروف و مشہور تصنیف لطیف و تالیف منیف ''خیرات الحسان فی تذکرۃ النعمان'' میں تحریر فرمایا:

☆ امام ہمام امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و بجاہہ علینا نے پچاس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی۔ یہ عشق کی نماز بھی اور عشق والوں کا دائمی وضو تھا ؂

ہے یہی میری نماز ہے یہی مرا وضو
مری نواؤں میں ہے میرے جگر کا لہو

☆ آپ نے زندگی بھر طہارت وضو اور نماز کے آداب سنت میں کسی ایک ادب کو ترک نہیں کیا۔ یہ مقام عشق ہے ؂

کرتی ہے بار بار تقاضا نماز عشق
خون جگر سے اہل وفا وضو کریں

○ منقول ہے کہ حضرت ابوطاہر حرمی علیہ الرحمہ بلدہ آمینہ مکہ معظمہ میں چالیس ۴۰ برس اس حال میں مقیم رہے کہ حدود حرم محترم میں کبھی رفع حاجت نہ کی اور ہمہ وقت آپ باوضو رہتے۔ فرمایا کرتے یہ وہ سرزمین مقدس ہے جسے حق سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے اور اس جگہ وضو کا مستعمل پانی بھی گرانا خلاف ادب سمجھتا ہوں۔

ادب تاجیست از فضل الٰہی
بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی

Marfat.com

○ شہزادگانِ نبوت شہنشاہِ کونین حسنین کریمین سَلَامُ اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰبَائِہِ الکِرَام واولادہِ العِظام کا اندازِ تبلیغ:

○ ایک مرتبہ مسجد النبوی شریف میں ایک اعرابی نے وضو کیا لیکن واجبات اور سنن کی رعایت نہ کرسکا۔ شہزادگانِ نبوت دیکھ رہے تھے۔ خیال کیا ان کو کیسے وضو کا طریقہ بتایا جائے۔ سرکار حسن مجتبٰی سلام اللہ علیہ آگے بڑھے اور فرمایا اے عمِ محترم یہ میرا چھوٹا بھائی ہے کہتا ہے کہ میں صحیح وضو کرتا ہوں اور میں کہتا ہوں میرا وضو صحیح ہے۔ آپ ہمارا فیصلہ فرمادیں۔

کیا بات رضا چمنستان رسالت کی ہے
زہرا ہے کلی جس میں اور حسین و حسن پھول

شگفتہ گلشن زہرا کا ہر گل تر ہے
کسی میں رنگ علی کسی میں بوئے رسول

علیہم الصلوٰۃ والسلام

○ قرۃ العینین زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وضو کیا بعینہٖ جس طرح سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وضو فرمایا کرتے تھے تو اعرابی نے دونوں بچوں کے چہرہ پُر انوار کو دیکھا تو کہا تم دونوں کا وضو صحیح ہے دراصل میرا وضو ٹھیک نہیں۔

زہے جافہم کن معنیٰ نور علیٰ نور
پدر نُور و پسر نُور و نُور و نُور

سبحان اللہ کیا اندازِ تبلیغ ہے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عالی گھرانے کا۔

شاد باش آن صدف کہ چناں پرور گہر
آباء ازو مکرّم وابناء عزیز تر

صلّوا وسلِّمُوْا مَاطَلَعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

○ دونوں شہزادگانِ نبوت حسنِ صورت اور حسنِ سیرت میں اپنے نانا جان کی تصویر اور تنویر تھے۔

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

ایک سینہ تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک
حسن سبطین ان کے جاموں میں ہے نیما نور کا

صاف شکل پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خطِ توام میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

مسواک:

○ حضور پُر نور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

Marfat.com

لَوْلَاۤ اَنْ اَشُقَّ عَلٰۤی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ
اگر میری امت کے لئے مشقت نہ ہوتی تو میں ہر نماز کے وضو پر مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

لغوی معنی:

○ لغت کے لحاظ سے مسواک سَواک سے ہے اس کا معنی ہے ملنا اور اگر مسواک بکسرہ میم ہو تو معنی آلہ لکڑی۔ جس سے دانت صاف کئے جاتے ہیں۔ جو ایک بالشت لمبی چھینگلی انگلی کے برابر موٹی ہو یہ سنت مسواک ہے بفرمان ذی شان نبی الرحمٰن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ لِکُلِّ امْرِءٍ مَّانَوٰی ؕ عمل کا دارومدار نیت پر ہے۔ نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ ؕ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ اجر وثواب کا دارومدار نیت صحیحہ پر موقوف ہے جیسی نیت ویسی مراد۔ مومن کی نیت رضاء خدا اور رضاء مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا اور کچھ نہیں ہونی چاہیئے۔

○ حدیث مبارکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وصال مبارک ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک میں اور اُمّ المومنین کی گود میں ہوا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے مرض الوصال کے آخری لحات میں نگاہوں سے اشارہ فرماتے ہوئے مسواک کا ارادہ فرمایا: تو اُمّ المومنین نے مسواک کو اپنے دانتوں سے چبا کر ریشوں کو نرم کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسواک کو بغیر دھوئے استعمال فرمایا۔ اُمّ المومنین کی اس عظیم فضیلت کو ازواج مطہرات میں کوئی نہ پاسکیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تا قیام قیامت حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں استراحت فرمائیں گے

رسول پاک دا روضہ جہڑا عرشاں کولوں برتر
اوہ حجرہ ہے محمد دا جہڑا امائی عائشہ دا گھر" صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم"

☆ مزید معلومات کے لئے تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ص ۴۹۲ ملاحظہ ہو۔

مسئلہ فقہ حنفی

○ شہادت کی انگلی سے دانت صاف کرنا بھی سنت میں داخل ہے۔ لیکن مسواک کرنا سنت مستمرہ ہے۔

سیّد الاعمال بالنیات گفت
نیت خیرت ہے کُہا شگفت
نیت مومن بود بہ از عمل
ایں چنیں فرمود سلطان زمن دول

مسئلہ فقہ حنفی:

○ اکابر آئمہ احناف کے نزدیک مسواک سنت وضو کے قبیل سے ہے نہ کہ سنت

Marfat.com

نماز۔ مسواک آدابِ وضو سے ایک ادب ہے جو بہ نیت خالص حضور ﷺ کی رعایت سُنّت مُطہرّہ مطلوب ہے۔ ادب اعمال کو افضل عمل بناتا ہے اور ادب محبت کے قبیلہ سے ہے ؎

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں سے

☆ مسواک وُضو سے پہلے کرے نہ کہ بعد اور نہ مسجد کے اندر کرے اور نہ نماز کے اندر۔ بعض نجدی فی زمانہ حرم محترم میں نماز کی حالت میں جیب سے مسواک نکال کر منہ میں ڈال لیتے ہیں اور تھوک کی غلاظت تھوکنے کی بجائے نگل جاتے ہیں جو فعلِ قبیح اور امرِ شنیع ہے۔

"وَیْلٌ لِّلْجَاھِلِ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً وَوَیْلٌ لِّلْنَجْدِیَّۃِ مَرَّۃً بَعْدَ مَرَّۃٍ ط"

از خدا خواہیم توفیق ادب بے ادب محروم ماند از فضل رب

بروایت صحیحہ:

○ طَیِّبُوْا اَفْوَاھَکُمْ بِالسِّوَاکِ ط اپنے منہ مسواک سے پاک صاف کرو۔ اَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ ط "وضو" نظافت اور طہارت ایمان کا جزو ہے اور اَلْمِسْوَاکُ شَطْرُ الْوُضُوْءِ ط اور مسواک وضو کا جز ہے۔ یعنی ایمان بے نماز کامل ایمان نہیں اور وضو بے مسواک کامل وضو نہیں۔ بعض اوقات حضور تاجدار عرب وعجم ﷺ مسواک کو اپنے عمامہ شریف میں لگا لیتے اعلیٰحضرت نے استعارۃً، کنایۃً از راہ محبّ کیا عمدہ فرمایا ہے ؎

ساتھ اُن کے شانہ میں مسواک کا رہنا بتاتا ہے کہ دل ریشوں پہ زائد مہربانی ہے
اسی سرکار سے دنیا و دین ملتے ہیں سائل کو یہی دربار عالی کنز آمالی و اَمانی ہے
اسی در پہ تڑپتے ہیں مچلتے ہیں بلکتے ہیں اُٹھا جاتا نہیں کیا خوب اپنی ناتوانی ہے

ماہ رمضان المبارک میں مسواک کرنا:

○ بروایت صحیحہ: قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَاللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ ط فرمایا مجھے اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں سیدنا "محمد" ﷺ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک جنت کی کستوری کی مہک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اس سے بعض علماءِ حاضرہ نے رمضانُ المبارک کے مبارک مہینہ میں عدمِ مسواک کا جواز نکالا حالانکہ حضور طاہر و مطہر ﷺ کی حیات طیبہ میں: اس مبارک ارشاد کے بعد نو بار رمضان المبارک کا مہنیہ آیا اور آپ نے مسواک ترک نہیں کی۔ اور نہ ترک مسواک کی کوئی

Marfat.com

روایت ملتی ہے۔جبکہ مسواک سنت مستمرہ سنت مؤکدہ ہے۔احادیث کثیرہ معتمدہ میں بغیر کسی اِستثناء کے مسواک کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

○ بروایت صحیحہ: اُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يَّكْتُبَ عَلَيَّ ط فرمایا حضرت جبرائیل روح الامین علیہ السلام نے بار بار حکمِ الٰہی سے مسواک کی تاکید فرمائی یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ مسواک مجھ پر فرض نہ کردی جائے۔اور میری امت مشکل میں نہ پڑ جائے۔اس سے محض اپنے قیاس مع الفارق سے مسواک جیسی عظیم الشان سنت کو ترک نہیں کیا جاسکتا۔اور منہ کی بو سے سراہنڈ "مَعاذَ اللّٰہ" مراد نہیں جو کہ مسواک سے دور ہو جاتی ہے۔یہ رُوح کی وہ خوشبو ہے جیسے موسم بہار میں نباتات کے پتوں کی بھینی بھینی اپنی خاص خوشبو اور قدرتی مہک ہوتی ہے جو ہوا میں تحلیل ہو کر فضا کو معطر کرتی ہے۔اور صحیح العقل اور سلیم الطبع انسان کو بھلی محسوس ہوتی ہے۔اس کو سونگھ کر دل خوش ہوتا ہے۔اور رُوح مسرور ہوتی ہے۔بلکہ روزہ دار کے منہ کی بُو شہید کے خون کی مانند ہے کہ روزِ شمار شہید کے خون سے مشک کی خوشبو آئے گی۔

حکمت بالغہ:

☆ مومن کے لئے رمضانُ المبارک کا مبارک مہینہ موسم بہار کا مہینہ ہے جس سے مومن کی روح خوش ہوتی اور پھولتی پھیلتی اور فرحت پائی ہے۔روزہ دار کے منہ کی قدرتی بُو جس کا تذکرہ جمیلہ حدیث قدسی میں حق جلّ شانہ، نے فرمایا ہے وہ برحق ہے۔فقیر سراپا تقصیر اسیر نفس شریر عرض کناں ہے۔سبحان اللہ! اللہ ربّ العزت کی بے پایاں رحمت کے قربان! اپنے بندہ روزہ دار سے کتنا رحمت بھرا تعلق ہے۔اور روزہ کتنی عظیم نعمت ہے۔سبحان اللہ! جمال یار کی خوشبو کو، مشک وادفر سے بہتر فرمایا۔روزہ چشمِ ماروشن، دلے ماشاد کا عنوان بن گیا۔

بِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَبِهٖ اِلٰى ذِى التَّحْقِيْقِ ط

○ آئمہ محدّثین رضوان اللہ علیہم اجمعین ط نے اس حدیث پاک کی یہ توجیہ بیان کی ہے مومن کے اعمال حسنہ کے لئے یہ بہار کا مہینہ ہے مومن کا ہر نیک عمل اس مقدس اور منور ماہ کے شب وروز کی فضا اور ہوا سے اثر پذیر ہوتا ہے اور اس بھینی بھینی معطر معنبر مشک سے متاثر ہوتا ہے۔سجدہ گاہیں "مسجدیں" قرآنی آیات کریمہ کے انوار سے منور اور پررونق ہوتی ہیں اور دل مخمور اور مسرور۔نفلی عبادت کی نازک نازک کونپلیں پھوٹ پھوٹ کر فرض عبادت کا رنگ وروپ اور درجہ

Marfat.com

پا لیتی ہیں اور روزہ دار کے منہ سے ایک خوشبو دار مہک آتی ہے جیسے ایک خاص قسم کے گھاس چرنے سے ہرن کی ناف میں مشک نافہ۔ رب کریم کو جنت کی مشک کی خوشبو سے زیادہ محبوب، مرغوب اور مطلوب ہے کہ وہ اس منہ سے ہمکلامی کا شرف پائے۔

○ فقہاء کرام: رحمةُ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْمَنْعَام ط نے اپنے اجتہاد سے یہ استنباط کیا ہے کہ روزہ کی حالت میں خالی معدہ غلبہ روح کی وجہ سے جو بخارات اٹھتے ہیں۔ان کی بومراد ہے۔

○ آئمۃ علماءِ اعلامِ قَدَّسَ سِرَّهُم الكِرَام ط نے اس حدیث سے یہ معنی اخذ کئے ہیں۔جب روزِ جزاء، روزہ دار قبروں سے اٹھیں گے تو ان کو یہ خوشبو عنائیت کردی جائے گی جو روزہ دار کی خصوصی پہچان ہوگی۔

○ اولیاء کاملین علیہم الرحمۃ والرضوان ط نے اس حدیث پاک کے مفہوم کو محبت کے قبیل سے فرمایا ہے۔جب حق سبحانہٗ وتعالیٰ کسی سے محبت فرماتا ہے تو پھر اس کی ہرادا محبوب بن جاتی ہے سونا محبوب، جاگنا محبوب، سحری کھانا محبوب افطاری محبوب غرضیکہ ان کے منہ کی بو محبوب اور اس کے جسم کے پسینہ کی خوشبو محبوب بن جاتی ہے۔بدیں وجہ فرمایا ربِّ قدوس کو مومن روزہ دار کی بو، جنت کی مشک کی بُو سے زیادہ مرغوب محبوب ہے۔

اَقولُ باللّٰهِ التوفيق وهُوَ الرفيقُ بالتحْقِيق ط

○ یہ ساری بحث ومباحثہ فروعی مسائل میں اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَةٌ ط کے تحت ہیں۔حدیث پاک کی رو سے اس اختلاف کو رحمت فرمایا نہ کہ مخالفت کو۔اس اختلاف میں فروعی مسائل میں نئی نئی ہدایت کی راہیں کھلتی ہیں علم ترقی کرتا اور عمل سہل ہوجاتا ہے۔مخالفت سے ہدایت کے راستے مسدود ہوجاتے ہیں اور مسلمان گروہ در گروہ میں شکار ہوجاتا ہے جو ناپسندیدہ فعل ہے۔اصولیات اور عقائد میں نہ اختلاف کی گنجائش ہے نہ اجتہاد کی وہ قطعی یقینی ہیں۔امام شافعی محمد بن ادریس علیہ الرحمہ جو آئمہ مجتہدین سے ہیں۔آپ کے نزدیک نماز میں رفع یدین جائز ہے۔لیکن آپ امام اعظمؒ کی قبر پر حاضر ہوئے تو نماز میں رفع یدین نہ کیا کسی محرم راز نے پوچھا تو فرمایا صاحب قبر سے حیا کی وجہ سے۔یہ اختلاف رحمت ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ ط

○ اس ماہ مبارک ''رمضان شریف'' کے تمام خیرات وبرکات، کمالات ذاتیہ کا نتیجہ ہیں جبکہ قرآن مجید فرمان حمید اس جامع شان رمضان کی حقیقت کا خلاصہ ہے لہٰذا قرآن اور رمضان کی

Marfat.com

آپس میں کلی مناسبت ہے یہی مناسبت قرآن حکیم کے اس ماہ مبارک میں نزول کا سبب بنی۔ ۲۷ رمضان المبارک شب قدر کو قرآن مجید کا نزول ہوا۔اور روز شمار مومن روزہ دار کے لئے حساب وکتاب کے وقت یہ دو گواہ عادل رمضان اور قرآن موجود ہوں گے اور شفاعت کریں گے روزِ ازل تا روزِ ابد قرآن اور رمضان کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔اور نماز اس کی تصویر تنویر، تعبیر اور تفسیر ہے کہ نماز ان سب کی حقیقت جامع ہے۔

○ قرآن پاک پ ۹ سورۃ الاعراف آیت کریمہ ۱۴۳ کا مطالعہ کریں۔

☆ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کوہ طور پر وادی طور سینا میں تورات مقدس لینے گئے تو اس بقعہ مبارکہ اور وادی مقدسہ میں تیس ۳۰ روزے رکھنے کا حکم ہوا تا کہ ہمکلامی کے قابل ہوسکیں جب روزے پورے کر چکے تو آپ کو اپنے دہن مبارک میں ایک خاص قسم کی بو محسوس ہوئی۔تو آپ نے وضو کے ساتھ مسواک کر لی تو بارگاہ خداوند قدوس میں ملائکہ کرام نے عرض کیا کہ ہمیں آپ کے منہ سے ایک قسم کی خوشبو کی مہک آتی تھی جس کو آپ نے مسواک سے ختم کر دیا ہے۔رب قدوس نے آپ کو مزید دس روزے ماہ ذوالحجہ کے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا اے میرے پیارے نبی! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ روزے دار کے منہ کی بو مجھے جنت کی مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

○ حضرت ابو بکر شبلی بغدادی علیہ الرحمۃ نے مسواک کے ساتھ وضو کیا تو آسمان کی طرف منہ کر کے دعا مانگی، اے ربّ قدوس! جس طرح تو نے وضو سے میرا ظاہر پاک فرمایا اسی طرح میرا باطن قلب بھی پاک فرمادے بفرمان ذی شان پ۱۹ سورۃ الشعراء آیت ۸۸-۸۹ یَوْمَ لَایَنْفَعُ مَالٌ وَّلَابَنُوْنَ ○ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ○ روز قیامت نہ مال نفع دے گا نہ اولاد مگر ماسوا اللہ سے پاکیزہ دل. تَطْھِیْرُ الْقَلْبِ عَنْ مَاسِوَاءِ اللّٰہِ ط سے صاف پاک اور شفاف دل مراد ہے۔وضو اور مسواک سے مومن کے تن اور جان کو رب قدوس نے انوار حق کا مطلع اور دل کو اسرار حق کا منبع بنا دیا۔مومن کا دل عرش رحمٰن ہے۔جو ماسوا سے پاک ہے۔

پیش سالک عرش الرحمٰن است دل جملہ عالم چو تن و جان است دل
دل چہ باشد مطلع انوار حق دل چہ باشد منبع اسرار حق

اقول: مسواک سنت ہے۔آج کل دانتوں کی صفائی کے لئے برش اور ٹوتھ پیسٹ کا رواج بن گیا ہے۔مسواک طبی تحقیقات اور طبعی اثرات کی رو سے برش کے مقابلہ میں کئی اعتبار سے

Marfat.com

فوقیت رکھتی ہے۔ بُرش سے دانتوں کی صفائی لازمی الامر ہے۔لیکن سنت ادانہیں ہوتی۔ بُرش کے متواتر استعمال سے آخری عمر میں دانتوں کے گرنے اور مسوڑوں کے کمزور ہونے کا خطرہ ہے۔درخت کی تازہ مسواک میں قدرتی جراثیم کش کیمیائی اجزا موجود ہوتے ہیں جو ٹوتھ پیسٹ کا کام بھی دیتے ہیں۔مسواک سو فیصد قدرتی بُرش ہے جو دافع عفونت ہے۔جو جراثیموں کو ختم کرتے ہیں پینسلین اور دیگر انگریزی ادویات کی سی صلاحیت رکھتی ہے جس سے منہ اور دانتوں کے بیکٹریا جراثیم ہلاک ہوجاتے ہیں۔منہ میں تازگی ذہن میں شگفتگی سانسوں میں مہک اور دانتوں کوئی آب وتاب اور چمک ملتی ہے دانتوں کی خرابی، جسمانی مہلک امراض معدہ کا پیش خیمہ ہے۔جس کے علاوہ طب نبوی کا یہ قدرتی نسخہ ''مسواک'' منشاءِ نبوت کے عین مطابق تجویز کیا گیا ہے۔

○ بروایت صحیحہ: وضو کے ساتھ مسواک ہوتو نماز ستر ۷۰ گناہ زیادہ درجہ رکھتی ہے۔

مِسواک کے ظاہری فوائد اور باطنی فضائل شریعتِ مطہرّہ کے آئینہ میں:

☆ مسواک خوشنودی خدا اور خوشنودی مصطفیٰ کا ذریعہ ہے۔
☆ مسواک اللہ تعالیٰ کے محبوب پاک کی محبوب سنّت موکدہ اور سنّت مستمرۃ ہے۔
☆ مسواک آدھا وضو ہے۔جس سے ملائکہ نوری خوش ہوتے ہیں۔
☆ مسواک میں جسمانی اور روحانی شفا کا راز مضمر ہے۔
☆ مسواک سے نظر اور حافظہ تیز ہوتا ہے اور چہرہ نورانی ہوتا ہے۔
☆ مسواک سے رزق میں برکت ہوتی ہے۔
☆ مسواک بلغم سینہ کو دور کرتی اور ہاضمہ کر تیز کرتی ہے۔
☆ مسواک سے نزع میں آسانی اور زبان پر کلمہ طیبہ جاری ہوتا ہے۔
☆ مسواک میں مرض موت کے سوا ہر لا علاج امراض کیلئے پیغام شفا ہے۔
☆ مسواک ذہن وزبان کی ظاہری طہارت اور باطنی نظافت کا بہترین ذریعہ ہے۔

تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ ط

○ یہ سب فوائد وضو و فضائل مسواک محبوب کی امت کے لئے تحفہ خداوند قدوس ہیں۔اور وہ امتی کتنا خوش قسمت اور خوش نصیب ہے جو سنت مطہرہ ''وضو مسواک کے ساتھ'' سے فیوض

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

طریقت کا وضو

[illegible]

اس کا اندیشہ حدث [illegible] عشق کا وضو ہے۔ عشق کی منزل میں غیرت کے شیشہ کو [illegible] کوچہ میں تقویٰ کی آبرو [illegible]

[illegible] سنگ ملامت [illegible] ہوئے عشق [illegible]

اہل عشق کا وضو:

☆ دائمی صلوۃ کے لئے دائمی وضو چاہیے۔ آنکھ کا وضو دیدار یار، زبان کا وضو ذکر یار، [illegible] کا وضو

فوقیت رکھتی ہے۔ برش سے دانتوں کی صفائی لازمی الامر ہے۔ لیکن سنت ادا نہیں ہوتی۔ برش کے متواتر استعمال سے آخری عمر میں دانتوں کے گرنے اور مسوڑوں کے کمزور ہونے کا خطرہ ہے۔ درخت کی تازہ مسواک میں قدرتی جراثیم کش کیمیائی اجزا موجود ہوتے ہیں جو ٹوتھ پیسٹ کا کام بھی دیتے ہیں۔ مسواک سو فیصد قدرتی برش ہے جو دافع عفونت ہے۔ جو جراثیموں کو ختم کرتے ہیں پینسلین اور دیگر انگریزی ادویات کی سی صلاحیت رکھتی ہے جس سے منہ اور دانتوں کے بیکٹریا جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں۔ منہ میں تازگی ذہن میں شگفتگی سانسوں میں مہک اور دانتوں کو نئی آب وتاب اور چمک ملتی ہے دانتوں کی خرابی، جسمانی مہلک امراض معدہ کا پیش خیمہ ہے۔ جس کے علاوہ طب نبوی کا یہ قدرتی نسخہ ''مسواک'' منشاءِ نبوت کے عین مطابق تجویز کیا گیا ہے۔

○ بروایت صحیحہ: وضو کے ساتھ مسواک ہو تو نماز ستر ۷۰ گناہ زیادہ درجہ رکھتی ہے۔

مسواک کے ظاہری فوائد اور باطنی فضائل شریعتِ مطہرّہ کے آئینہ میں:

☆ مسواک خوشنودی خدا اور خوشنودی مصطفیٰ کا ذریعہ ہے۔
☆ مسواک اللہ تعالیٰ کے محبوب پاک کی محبوب سنّت مؤکدہ اور سنّت مستمرہ ہے۔
☆ مسواک آدھا وضو ہے۔ جس سے ملائکہ نوری خوش ہوتے ہیں۔
☆ مسواک میں جسمانی اور روحانی شفا کا راز مضمر ہے۔
☆ مسواک سے نظر اور حافظہ تیز ہوتا ہے اور چہرہ نورانی ہوتا ہے۔
☆ مسواک سے رزق میں برکت ہوتی ہے۔
☆ مسواک بلغم سینہ کو دور کرتی اور ہاضمہ کر تیز کرتی ہے۔
☆ مسواک سے نزع میں آسانی اور زبان پر کلمہ طیبہ جاری ہوتا ہے۔
☆ مسواک میں مرض موت کے سوا ہر لا علاج امراض کیلئے پیغام شفا ہے۔
☆ مسواک ذہن وزبان کی ظاہری طہارت اور باطنی نظافت کا بہترین ذریعہ ہے۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ط

○ یہ سب فوائد وضو وفضائل مسواک محبوب کی امت کے لئے تحفہ خداوند قدوس ہیں۔ اور وہ امتی کتنا خوش قسمت اور خوش نصیب ہے جو سنت مطہرہ ''وضو مسواک کے ساتھ'' سے فیوض

Marfat.com

برکات اور انعامات پاتا ہے۔ جو جسمانی اور روحانی بیماریوں کے لئے بمنزلہ طبیب ہیں ے

مَنْ كُنْتَ اَنْتَ حَبِيْبُهٗ نِعْمَ النَّصِيْبُ نَصِيْبُهٗ

وَكَيْفَ كُنْتَ اَنْتَ حَبِيْبُهٗ جَسَدُهٗ وَاَنْتَ طَبِيْبُهٗ

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِكَ كَذٰلِكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ ط"

○ وضو اور اربعہ عناصر:

۱۔ مٹی: یہ غالب عنصر ہے پلیدی کو مٹا کر اس کو اپنا ہم مثل مٹی بنا کر پاک کرتا ہے۔

۲۔ پانی: یہ مزیل عنصر ہے جو پلیدی کو بہا کر پاک کر دیتا ہے۔

۳۔ آگ: یہ قدرے کثیف عنصر ہے جو پلیدی کو جلا کر راکھ کر کے پاک کرتا ہے۔

۴۔ ہوا: یہ لطیف عنصر ہے جو پلیدی کو اُڑا کر پاک صاف کرتا ہے۔

○ اربعہ عناصر سے انسانی تخلیق ہوئی اس میں نفس کی آمیزش نے جسم کو گدھلا کر دیا ہے۔ ظاہری اور باطنی پاکیزگی کے لئے دین اسلام نے وضو اور استغفار کو لازم قرار دیا تاکہ مومن نفس کے شرانگیز اثرات سے محفوظ و مامون ہو کر قلعہ بند رہے۔

اہل طریقت کا وضو:

☆ سرتاج اولیاء نقشبندیہ مجددیہ غوث الانامی حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ السامی نے فرمایا۔ شریعت کا وضو پانی سے اور طریقت کا وضو استغفار اور آنکھوں کے پانی "آنسوؤں" سے ہے۔ ظاہری شریعت مطہرہ کے وضو کا ناقص نیند ہے۔ اور باطنی وضو کی ناقص غفلت ہے۔ فرمایا میرے دل میں دنیا کا خیال گزرتا ہے تو وضو کرتا ہوں اور جب آخرت کا اندیشہ گزرتا ہے تو غسل کرتا ہوں اس لئے کہ دنیا محدث ہے اور اس کا خیال حدث اصغر ہے۔ اور آخرت محل غیبت ہے اس کا اندیشہ حدث اکبر ہے جس پر غسل لازم ہوتا ہے یہ طہارت باطنی کی طرف اشارہ ہے اور عشق کا وضو ہے۔ عشق کی منزل میں عزت کے شیشہ کو ملامت کے پتھر پر توڑ دے کہ عشق کے کوچہ میں تقویٰ کی آبرو سے گزر جا۔ تاکہ تو کچھ پا سکے ے

بزن سنگ ملامت زجاجہ ناموس بکوئے عشق بریز آبروئے تقوی را

اہل عشق کا وضو:

☆ دائمی صلوٰۃ کے لئے دائمی وضو چاہیئے۔ آنکھ کا وضو دیدار یار۔ زبان کا وضو ذکر یار۔ عقل کا وضو

Marfat.com

فکرِ یار، مومنین کا وضو طہارت ظاہری مخلصین کا وضو طہارت باطنی اور عاشقین کا وضو خون جگر گھونٹ گھونٹ پینا۔ اور اس راہ سے خون شہادت سے غسل کرنا ہے۔

کرتی ہے بار بار تقاضا نماز عشق خون جگر سے اہل جنون وضو کریں
اگر عاشق خون جگر سے طہارت نہ کرے تو عشق کے مفتی کا فتویٰ ہے کہ اس کی نماز نہیں
گر طہارت بخون جگر نکند عاشق بقول مفتی عشقش اوست نیست نماز

○ کہاں وضو کے لئے اعضا سے پانی بہانا اور کہاں عشق کے وضو کا خون سے بہانا۔

سلطان العارفین سلطان باہو علیہ الرحمۃ نے کیا عمدہ فرمایا ہے:

عاشق ہکو وضو کیتا جو روز قیامت تائیں ھُو
وچ رکوع نماز سجود رہندے تجن صباحیں ھُو
اتھے اوتھے دو ہیں جہانیں سب فقر دیاں جائیں ھُو
عرش کولوں سے منزل اگے باہو وئج پیا تہائیں ھُو

عاشقوں کا وضو:

○ مومن کا وضو پانی سے ہے اور عشق کے راہی کا وضو لمحات ہجر میں خون جگر گھونٹ گھونٹ کے پینے سے ہوتا ہے۔ عاشقوں کے سردار، عالی وقار جناب قنبر "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" جن کے فقر کی گودڑی میں بوئے اسد اللہی رچی بسی ہے" کے وضو کا مستعمل پانی شاہانِ قیصر و کسریٰ کے خوناب سے قدر و قیمت میں کہیں فزوں تر اور منزلت میں خوب تر ہے۔ "باسوختاں بنشین تا تو ہم سوختی"؟

قطرۂ آبِ وضوئے قنبر خوب تر از خونابِ قیصری

شہنشاہ ولایت کی بارگاہ کے خاک نشین اور بوریا نشینوں کی چٹائی شہنشاہان دنیا کی تاجپوشی اور تخت نشینی سے کہیں بالاتر اور برتر ہے۔ "از شکوہِ بوریا لرزد سریر" رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

طغرل و سنجر و خاقان و سکندر سے کہیں خوش تر و خوش حال و خوشحال ہے منگتا تیرا

○ لِسان الغیب حافظ محمد شمس الدین شیرازی ایرانی علیہ الرّحمۃ اپنے مشہور و معروف "دیوان حافظ" ص ۲۳۶ میں ارقام فرماتے ہیں:

☆ محبوب حقیقی تک رسائی کے بغیر نہ حج حج ہے اور نہ نماز نماز۔ حافظ نے اپنے مخصوص ذوق و شوق اور عشق سے وضو، نماز اور حج کی حقیقت کو مجاز سے اور مجاز سے حقیقت "المَجازُ مُقنطرَۃ

Marfat.com

الحَقِیقَۃِ" کو آشکار کیا ہے۔مجاز حقیقت کا پل ہے۔

دل کز طوافِ کعبہ کوئیت وقوف یافت از شوق آں حریم ندارد سرمجاز
ہردم بخون دیدہ چہ حاصل وضو چونیست بے طاق ابروتو نماز مرا جواز

○ جب دل نے تیرے کوچہ کے کعبہ میں طواف سے وقوف کرلیا۔اس حریم ناز کے عشق کی وجہ سے مجاز کی ندا نہیں کرتا آنکھ کے خون آلودہ آنسوؤں سے ہروقت وضو کرنے سے کیا فائدہ؟ جب کہ تیرے ابرو کے طاق کے بغیر میری نماز کا کوئی جواز نہیں۔

خون جگر سے کر وضو عشق کی تب نماز ہو سجدہ میں جب کہ سر جھکے یار کا پایہ ناز ہو

حکمت بالغہ:

○ وضو میں پانی سے ہاتھ دھونا اور نماز میں تکبیر تحریم میں ہاتھ کانوں کو لگانا دنیا و مافیہا سے ہاتھ اٹھانا ہے۔فافہم

○ کقولہ العلی العظیم فی القرآن العظیم والفرقان الحکیم ط (پ۳ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۲۶۰)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ط قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ط

اور جب عرض کی ابراہیم نے اے میرے رب مجھے دکھا تو کس طرح مردے زندہ کرتا ہے۔فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کیا کیوں نہیں مگر چاہتا ہوں کہ مجھے اطمینان قلب ہو۔

تشریح: فرمایا چار پرندے لے کر اپنے ساتھ بلا لے پھر ان کو ذبحہ کر کے ایک ایک ٹکڑا پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں بلاؤ تو وہ تیرے پاس چلے آئیں گے دوڑتے ہوئے اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔

☆ اہلِ عرفان فرماتے ہیں: ان چار پرندوں "(۱) کبوتر (۲) کوا (۳) مرغ اور (۴) مور" کے ذبح میں یہ اشارہ ملتا ہے کہ کبوتر مخلوق سے مانوس ہوتا ہے اس کے قتل کا مفہوم رشتہ الفت مخلوق سے منقطع کر۔کوا میں حرص و آز ہے اس کے ذبح میں راز یہ ہے حرص وطمع کو چھوڑ۔خروش مرغ شہوت کا گہوارہ ہے اس پر چھری چلانے کا یہ مطلب خود کو بند شہوانی نفسانی سے آزاد کر۔طاؤس مرصع زیب وزینت ہے اس کو تیز دھار چاقو سے علیحدہ کرنے میں یہ حکمت کہ اپنی زیب وزینت کو ترک کرتا کہ مقصود اطمینان قلب بالمشاہدہ حاصل ہو۔چار جانوروں سے

Marfat.com

مراد چار خلطیں بدن میں عرفان الٰہی کے واسطے ان پر چھری پھیر دے عشق عقل، دلیل اور ایمان سے ان کو مانند خلیل اللہ علیہ السّلام زندہ کر۔ یہ فنا سے بقا۔ اور مجاہدہ سے مشاہدہ کا مقام ہے۔ فافہم

☆ حکیم سنائی روّح اللہ روحہٗ نے اپنے قطعہ نعتیہ میں اس طرف اشارہ کیا

چار مرغ چار طبع بدن جملہ راہبرِ دین بزن گردن

پس بایمان و عقل و عیش و دلیل زندہ کن ہر چہار را چو خلیل

○ سرکار باوقار فیض بار نجم الدین کبریٰ بغدادی قدس سرّہٗ العالیؒ رقم طراز ہیں۔

○ سالک اپنے نفس پر ہاتھ اٹھا کر کانوں سے لگا کر تکبیر کی چھری پھیر دے اور عالم ماسواء اللہ ''دنیا'' کو چار تکبیروں سے ذبح کر دے پھر اس منزل میں صاحبانِ عشق پر اس کا راز کھلے گا۔ ''اَلْعِشْقُ نَارٌ یَحْرِقُ مَاسِوَاءَ اللّٰہِ ؕ'' عشق وہ آگ ہے جو ماسواء اللہ کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ فرماتے ہیں جس دم میں نے عشق کے چشمہ سے وضو کیا تو ہم نے نفس کی خواہشوں پر چار تکبیر نماز جنازہ پڑھ دی یہ مقام فنا فی اللہ کا ہے

من ہماں دم کہ وضو ساختم از چشمہ عشق چار تکبیر زدم یکسرہ بر ہرچہ کہ ہست

○ **وضو کے منہیات:**

☆ وضو نیند اور اونگھ سے ٹوٹ جاتا ہے۔

☆ وضو کے ٹوٹ جانے سے تعلق باللہ ٹوٹ جاتا ہے۔

☆ وضو کے بغیر قرآن پاک کو مس کرنا منع ہے. لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ ؕ

(پ۲۷ سورۃ الواقعہ آیت کریمہ ۷۹)

☆ وضو کے بغیر سجدہ اور نماز پڑھنا منع ہے۔

☆ وضو میں قہقہہ لگانا مکروہ ہے۔ نماز میں قہقہہ دونوں وضو اور نماز کو توڑ دیتا ہے۔

☆ وضو بیہودہ بکواس۔ غیبت سے مکروہ ہو جاتا ہے۔

☆ وضو کو موت توڑ دیتی ہے۔

☆ وضو میں شک سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

☆ وضو غسل اور پیشاب والی جگہ پر کرنا وسوسے پیدا کرتا ہے۔

☆ وضو بغیر تسمیہ اور دعائے مسنونہ سے کامل نہیں ہوتا۔

Marfat.com

☆ وضو وسوسہ نفسانی اور شیطانی سے بچنے کی ڈھال ہے۔

☆ وضو دشمن دین کے حملوں کا محفوظ اور مضبوط قلعہ ہے۔

○ وضو نیند اور اونگھ سے ٹوٹ جاتا ہے:

○ ظاہری وضو نیند اور اُونگھ سے اور باطنی وضو غفلت سے ٹوٹ جاتا ہے۔ حضور سیّد الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نیند اور اُونگھ سے آپ کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ نیز نماز میں آپ قبلہ کی طرف منہ کرنے کے محتاج نہیں بلکہ قبلہ اپنے قبلہ ہونے میں آپ کی نگاہ کا محتاج ہے۔ یہ آپ کے خصائص سے ہے۔

○ بروایت صحیح بخاری و مسلم میں ہے۔ قَالَ تَنَامُ عَيْنِيْ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ ط میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا ایک مرتبہ حضور پرنور سیّد النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز تہجد کے بعد سو گئے اور سانسوں کی آواز آنے لگی۔ حضرت بلال بن رباح حبشی رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کو جگایا اور تکبیر پڑھی تو آپ بیدار ہوئے۔ بغیر وضو کئے آپ نے جماعت کرادی فرمایا ''میری نیند سے میرا وضو نہیں ٹوٹتا کہ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا کہ دل محو تجلّیات الٰہیہ اور مشاہدات حق اور وحی الٰہی کے انتظار اور محافظتِ اعمال اُمّت میں بیدار اور ہوشیار رہتا ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ آپ کی نیند سے وضو اور تعلق باللہ نہیں ٹوٹتا کہ غفلت منصب نبوت کے شایان شان نہیں۔

ہماری نیند غفلت کا نتیجہ ہے جس سے وضو اور تعلق باللہ دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔

گفت پیغمبر کہ عَيْنَایَ تَنَامُ لَا يَنَامُ الْقَلْبُ مِنْ رَّبِّ الْاَنَام

بروایت صحیحہ: جملہ انبیاء کرام علیہ السلام کی حالت بھی یہی تھی کہ ان کی نیند ان کے وضو نہیں توڑتی کہ نبوت عفت اور عصمت کی جامع ہے۔

○ امام ربّانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی اپنے مکتوبات قدسیہ ۹۹ دفتر اول میں اس حدیث پاک کے تحت بیان فرماتے ہیں۔

☆ تحریر یافتہ بود اشارت بدوام آگاہی نیست بلکہ اختیار است از عدم غفلت احوال خویش وامت خویش لہٰذا نوم درحق آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناقص طہارت نگشت کہ چوں نبی رنگ شبانست در محافظت است، خود غفلت شایان منصب نبوت نیست'' (الانسان فی القرآن ص ۱)

○ وضو موت سے ٹوٹ جاتا ہے:

☆ اَلنَّوْمُ اُخْتُ الْمَوْتِ ط نیند موت کی بہن ہے۔ شریعت مطہرہ میں نزع اور موت سے وضو

Marfat.com

اور غسل دونوں ٹوٹ جاتے ہیں میت کو تجدید غسل کی مشروعیت ایک من وجہ یہ بھی ہے کہ مومن حیات اور ممات دونوں حالتوں میں پاک ہے۔ موت سے مومن نجس نہیں ہوتا اور اگر نجس ہونا مان لیا جائے تو یہ نجس ناقص اور عارضی ہے اس کو غسل دینا شریعت مطہرہ کے حکم کی تعمیل کی بناء پر ہے اس لئے کہ دنیا ناقص ہے اور اس کے جملہ امور بہ نسبت کامل ''آخرت'' کے ناقص ہیں موت کے بعد عقل، ادراک اپنے حال پر قائم رہتے ہیں اور یہ روح کی صفات ہیں جو امرِ ربّی ہے اور روح کے لئے موت نہیں لہٰذا ولی بحیثیت ولی مرنے کے بعد بھی ولی ہے۔ بلکہ پہلے سے زیادہ قابلِ عزت اور لائق زیارت اور پاک ہوتا ہے۔ کہ علائقِ نفس اس سے جدا ہو گئے اور وہ بہ نسبت اپنی زندگی زیادہ فیض دیتا ہے۔

○ وضو میں باتیں کرنا مکروہ اور غیبت حرام اور مکروہ تحریمی ہے:

فرمایا: اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ ط

○ کیا تم مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتے ہو جبکہ تم اس کو مکروہ سمجھتے ہو۔ گلہ کوئی عیب جوئی جھوٹ غیبت ایک اخلاقی جرم ہیں۔ اس کی سزا دنیا میں بے وقاری اور آخرت میں ذلت خواری اور شرمساری کا عذاب ہے اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْم ط (پ۲۶ سورۃ الحجرات آیت کریمہ ۱۲)

○ بروایت صحیحہ: حضور صاحب خلق عظیم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیبت کیا ہے ارشاد فرمایا: ذِکْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَکْرَهُ ط تیرا اپنے ''مسلمان بھائی کا ذکر اس طرح کرنا وہ سنے تو اس کو ناگوار گزرے عرض کیا گیا۔ اگر میرے بھائی میں عیب موجود ہو تو پھر فرمایا: اِنْ کَانَ فِیْهِ لَمَا تَقُوْلُ فَقَدْ اَغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بُهْتَانٌ ط اگر اس میں وہ چیز موجود ہے تو یہ غیبت ہے اور اگر اس میں وہ بات نہیں ہے تو بہتان ہے۔

○ نجات معنوی اور باطنی

جھوٹ اور غیبت کرنے والے شخص کے منہ سے ایسی بدبو آتی ہے کہ حفاظت کے فرشتے دور بھاگ جاتے ہیں۔ لیکن بکواسات کرنے والا شخص محسوس نہیں کر پاتا کہ اس کی حسِ باطنی ماؤف ہو چکی ہوتی ہے چمڑا رنگنے والوں کے محلّہ میں رہنے والوں کو چمڑا کی بدبو سے ایذا نہیں ہوتی۔ اور اگر کوئی مہمان آجائے تو اس کی بدبو سے اس کا دم گھٹتا اور سر پھٹتا ہے۔ اگر باطن کی آنکھ کھل جائے تو معلوم ہو کہ جھوٹ اور غیبت میں کتنی بدبو اور سڑاہنڈ ہے۔ قرآن کریم فرقان حکیم میں بالصراحت ارشاد موجود ہے کہ غیبت کرنے والا اپنا مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے اور وہ

Marfat.com

دانتوں سے چپکا رہتا ہے اور حدیث پاک میں مُخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کے متعلق بالوضاحت فرمایا کہ تیرے مُنہ سے سراہنڈ کی بدبو آتی ہے العِیَاذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْم ط

○ دورِ حاضر کے مزعومی مولوی علماء گلہ گوئی عیب جوئی اور غیبت میں سب سے آگے ہیں اور حقوق العباد میں سب سے پیچھے۔ بدیں وجہ ان کے چہروں پر وجاہت اور زبان میں تاثیر نہیں۔ اور علمی تکبر ابلیس سے بھی بڑھ کر۔ کہ ''قاضیِ شہر قارون ہے لغت ہائے حجازی کا'' کا مصداق۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عنائیت فرمائے۔ یَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنًا ط

○ وضو کی مسنون دعائیں:

ہاتھ دھوتے وقت پڑھے۔	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط
مسواک اور کلی کرتے وقت پڑھے	اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ ط وَالصَّلٰوۃِ عَلٰی نَبِیِّکَ ط
استنشاک کے وقت پڑھے	اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَاحَۃَ الْجَنَّۃِ ط
منہ دھوتے وقت پڑھے	اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ ط
دایاں ہاتھ کہنیوں تک دھوتے وقت پڑھے	اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا
بایاں ہاتھ دھوتے وقت پڑھے	اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا عَنْ ظَھْرِیْ ط
سر کا مسح کرتے وقت پڑھے	اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلَّ عَرْشِکَ وَظِلَّ لِوَاءِ الْحَمْدِ ط
کانوں کا مسح کرتے وقت پڑھے	اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ وَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ ط
گردن کا مسح کرتے وقت پڑھے	اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ عُنُقِیْ مِنَ النَّارِ ط
دایاں پاؤں دھوتے وقت پڑھے	اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ط
بایاں پاؤں دھوتے وقت پڑھے	اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الْاِسْلَامِ وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاِیْمَانِ ط

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ط

Marfat.com

○ وضو کے آخر میں آسمان کی طرف منہ کرے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ بنا کر کلمہ شہادت پڑھے۔ اور آخر میں درود شریف لازمی پڑھے۔

○ بروایت صحیحہ: فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ ط فرمایا: جو ایسا کرے اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ هٰذَا حَدِيْثٌ مَّشْهُوْرٌ ط

''جلاءُ الافہام فِی الصَّلٰوۃِ وَالسَّلام علٰی خیر الانام ط'' ص ۲۵۴

○ بروایت صحیحہ: فرمایا جنت کی خوشبو ایک ہزار سال راہ کی دوری سے آئے گی مگر تین اشخاص کو (۱) قاطع صلہ رحمی۔ (۲) نافرمان والدین (۳) ٹخنوں سے نیچے شلوار رکھنے والا۔ اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ط

○ فقیر سراپا تقصیر عرض کناں ہے کہ وضو کی یہ دعائیں یاد کرے کہ یہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان نور افشاں سے نکلی ہوئی پُرنور دعائیں ہیں اور قبولیت کے قریب تر ہیں۔ بصورت دیگر ہر اعضا پر تسمیہ پڑھے جو کہ کثیر فوائد اور فضائل کی حامل ہے۔ هٰذَا مِنْ عِنْدِیْ ط

○ **وضو کرنے کا صحیح مسنون طریقہ اور پانی کا استعمال:**

○ مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ اعضاءِ وضو کو ایک ایک بار دھویا اور اتنی مقدار پر انحصار فرمایا کہ نماز کے لئے کافی ہے۔ یہ اس لئے کہ اس سے کم پر وضو صحیح نہیں۔ هٰذَا الْوُضُوْءُ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ ط اور کسی وضو میں بطور طہارت اعضا کو دو مرتبہ دھونا یہ خلاف سنت فرمایا کہ اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ ط پر عمل احسن ہے۔ ہر اعضا کو تین بار دھوئے۔

اہل شریعت کا وضو:

○ بروایت صحیحہ: سیّدنا ابن سیّدنا عبداللہ بن عم کریم عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو کیا تھا۔ آپ نے ہر وضو کے اعضا کو تین بار دھویا اور فرمایا یہ وضو نور علیٰ نور ہے۔ ''بروایت ثانیہ'' فرمایا هٰذَا وُضُوْئِیْ وُضُوْءُ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِیْ وُضُوْءُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ط یہ میرا وضو ہے اور مجھ سے قبل انبیائے کرام اور حضرت سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا۔ اسی کی مانند موطا، نسائی ترمذی اور ابوداؤد میں مروی ہے مَنْ نَقَصَ مِنْ وَّاحِدَةٍ اَوْزَادَ عَلٰی ثَلٰثٍ فَقَدْ اَخْطَأَ ط جس نے اعضاء کو ایک مرتبہ سے کم اور تین مرتبہ سے زیادہ دھویا بلاشبہ اس نے خطاء کی۔ (بحوالہ مدارج النبوۃ)

Marfat.com

○ بروایت صحیحہ: ابو حیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ سرکار فیض بار حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ نے وضو فرمایا اور ہر اعضا کو تین تین بار دھویا اور فرمایا: اَحبَبتُ اَن اُرِیَکُم کَیفَ کَانَ طُھُورُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؕ کہ تمہیں دکھاؤں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیسے وضو فرمایا۔

''شمائل ترمذی شریف''

○ **فضائل و فوائد تسمیہ کتاب اللہ اور حدیث مبارکہ کے انوار کی روشنی میں:**

۱۔ تسمیہ کوثر و سلسبیل کے اور جنت کی نہروں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ پ ۲۶ سورہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیت کریمہ ۱۵

☆ حضور شب اسراء کے دولہا ممکن مقام ''دنا فتدلّٰی سید الارض والسماء علیہ افضل التحیۃ والثناء ؕ نے شب معراج جنت کی سیر میں حوض کوثر کے منبع کو ملاحظہ فرمایا۔ عرش عظیم پر ایک نور کا ہالہ دیکھا جس پر نوری خط سے بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ؕ لکھا ہوا تھا۔ بسم کی میم سے پانی کا چشمہ وَاَنھٰرٌ مِّن مَّآءٍ غَیرِ اٰسِنٍ ؕ جو کبھی بھی نہ بگڑے اور نہ مُسے۔ اور اللہ کی ہ سے دودھ کا چشمہ اَنھٰرٌ مِّن لَّبَنٍ لَّم یَتَغَیَّر طَعمُہٗ ؕ ایسا جس کا رنگ بُو اور ذائقہ نہ بدلے الرحمٰن کی میم سے شراباً طہورا کا چشمہ وَاَنھٰرٌ مِّن خَمرٍ لَّذَّۃٍ لِّلشّٰرِبِینَ ؕ شراب ایسی نفیس خوشبودار جس کے پینے میں لذت ہی لذت اور فرحت ہی فرحت ہے۔ الرحیم کی میم سے شہد کا چشمہ وَاَنھٰرٌ مِّن عَسَلٍ مُّصَفًّی ؕ شہد ایسا صاف پاکیزہ ستھرا ہر قسم کی آمیزش سے پاک یہ چاروں چشمے اکٹھے ہو کر حوض کوثر میں گر رہے تھے۔ جب آپ نے اس کا معائنہ فرمایا تو آپ کے دل میں اُمت کی روز قیامت کی پیاس کا خیال آ گیا۔ تو غیب سے آواز آئی اے میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں روز محشر یہ حوض میدان محشر میں منتقل کر دوں گا۔ جو آپ کا اُمتی دل و جان سے یہ کلمہ مبارکہ تسمیہ یا ''بروایت صحیحہ'' درود شریف پڑھے گا۔ اس کو اسی ٹھنڈے میٹھے چشمہ سے سیراب کروں گا۔

○ بروایت صحیحہ: حوض کوثر کا ایک دہانہ پانچ سو سال کی مسافت کے برابر ہے اور آسمان کے ستاروں کی گنتی کے برابر اس پر زمرد کے پیالے ہونگے۔ جو ایک بار آب کوثر کا جام پی لے گا وہ روز قیامت کے پچاس ہزار سال میں پیاسا نہ ہوگا۔ اس حوض کوثر کے انچارج امیر المومنین مرتبہ عالی وقار علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ؕ ہونگے اور شہزادگان نبوت جناب حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہما ؕ جملہ اُمور کے منتظم اعلیٰ ہوں گے۔ جو اپنے نانا پاک کی امت کو اپنے ہاتھ مبارک سے بھر بھر کر جام پلائیں گے۔

Marfat.com

اک نبی کے ہاتھ سے اک علی کے ہاتھ سے ــــ کوثر وسلسبیل کے ہم کو ملیں گے جام دو
ہاتھ سے چار یار کے ہم کو ملیں چار جام ــــ دست حسن وحسین سے اور ملیں گے جام دو
نام خدا ہے ہاتھ میں نام نبی ہے ذات میں ــــ مُہرِ غلامی ہے لگی لکھے ہوئے ہیں نام دو

○ بروائیت صحیحہ: فرمایا اُمّتی میدان حشر میں جہاں کہیں ہوگا۔ آب کوثر کا جام اُڑ کر اس کے ہاتھ میں آجائے گا۔

۲۔ تسمیہ اسم اعظم ہے:

○ بروائیت صحیحہ: كُلُّ اِسْمٍ مِّنَ الْاَسْمَآءِ الْحُسْنٰى اَعْظَمُ وَفَرِّغْ قَلْبَكَ مَاسِوَاهُ وَاَعِدْ بِاَيِّ اِسْمٍ شِئْتَ ؕ

☆ ہر اسم اسماء حسنیٰ سے اسم اعظم ہے۔ ماسوا سے اپنے قلب کر فارغ کر پھر جس اسم سے چاہے یاد کر۔ تسمیہ دعائے ماثورہ وغیر ماثورہ کا جامع، کثیرُ المنافع کلمہ پاک ہے۔ اور جمیع حقائق کمالیّہ کا خلاصہ ہے۔ جس نے خلوص دل سے تسمیہ کو پڑھا گویا اس نے جمیع اَسماءِ مبارکہ سے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تسمیہ تمام مقاصد دین ودنیا کی کنجی ہے۔

قفل درِ مراد یک بار کھل گئے ــــ چھوڑا جب آرزو نے بھروسا کلید کا

۳۔ تسمیہ قرآن پاک کی ہر سورت کا تاج ہے:

○ قرآن عظیم فرقان کریم کے تیس پارے اور ایک سو چودہ ۱۱۴ سورتیں ہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ شریف کلام اللہ کی ہر سورت کا نوری تاج ہے۔ جو شخص اس تسمیہ پاک کا ورد کرے رب العزت اس کو دنیا وآخرت میں عزت کا تاج پہنائے گا۔

○ بروائیت صحیحہ: تسمیہ علوم قرآنیہ کی کنجی ہے۔ تسمیہ کے ورد کرنے سے علوم قرآنیہ اور اس کی حکمتیں اور مخفی اسرار کھلتے ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ــــ ہست کلید در گنج حکیم

(نظامی گنجوی علیہ الرحمۃ)

۴۔ تسمیہ خیر وبرکات کا گہوارہ ہے۔

☆ بروائیت صحیحہ: كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ يُبْدَأْ بِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ اَبْتَرُ ؕ ہر ذی شان کام جو تسمیہ پڑھے بغیر کیا جائے وہ خیر وبرکت سے خالی ہوتا ہے کہ تمام خیر وبرکات کا منبع ہے،

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　　　　ہست صلائے مرخوانِ کریم

۵۔ تسمیّہ سلطنت الٰہیّہ کا راز ہے

☆ شاہ سلیمان نبی اللہ علیہ السّلام کا یمن سے خط بنام ملکہ سبا شہزادی بلقیس علیہا السلام ط قرآن پاک پ۱۹ سورۃ النمل آیت کریمہ ۳۰ کی تلاوت کریں اور ترجمہ پڑھیں۔

خط میں انہوں نے لکھا اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ حضور شہنشاہِ کشورِ رسالت، تاجدارِ مملکتِ نبوت، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جب ان آیات عظیمہ کی وحی نازل ہوئی تو آپ نے اُن کی سلطنت کا راز ظاہر فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان علیہ السّلام خط میں یہ "تسمیّہ" نہ لکھتے تو کبھی بھی شہزادی سرِ تسلیم خم نہ کرتی اور نہ وہ حاضرِ خدمت ہوتی تسمیّہ کی برکت سے شہزادی بلقیس کو ایمان جیسی عظیم المرتبت دولت ملی اور حضرت سلیمان علیہ السّلام کو "بیوی" ملکہ سلطنت مل گئی۔

☆ آپ کے وزیرِاعظم حضرت آصف بن برخیا رحمۃ اللہ علیہ، اسم اعظم جانتے تھے جس کی تاثیر اور برکت تھی کہ ملک یمن سے تقریباً دو ہزار میل کی مسافت بعیدہ سے۔ ملکہ سبا شہزادی بلقیس کا تخت آنکھ جھپکنے سے پہلے پہلے مقام یروشلم آپ کی مجلس میں حاضر کر دیا۔ تو شہنشاہ وقت نے داد تحسین دیتے ہوئے نگاہ محبت سے دیکھا تو انہوں نے نہایت ادب سے کھڑے ہو کر عرض کیا سرکار! هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ط یہ محض میرے رب کا فضل ہے۔ اس محبت آمیز جواب سے اشارۃً کنایۃً محسوس ہوتا ہے کہ آپ فنافی الرّسول اور فنافی اللہ کی منزل پر فائز المرام مستجاب الدعوات ولی تھے اگر خادمان بارگاہِ سرکار کا یہ عالم ہے تو شاہ تخت و تاج دار نبوت کا کیا مقام ہوگا۔ فافہم

○ نکتہ عجیبہ

☆ شاہ سلیمان علیہ السلام کا ہُد ہُد پرندہ ان کے لئے ملکہ بلقیس جیسی شہزادی دلہن کی خوشخبری ملک یمن سے لے کر آیا اور طائر سدرہ نشین، ملک عرب کے شاہ سلیمان "حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام" کا پرندہ "جبرائیل علیہ السّلام" عرش سے شفاعت جیسی دلہن کی بشارت لے آیا۔

محدّث بریلوی شاہ احمد رضا علیہ الرحمہ نے کیا عمدہ تقابل پیش کیا ہے۔

عرش سے مژدہ بلقیس شفاعت لایا　　　طائر سدرہ نشین مرغ سلیمان عرب

۶۔ تسمیّہ عذاب وعتاب الٰہی سے نجات کا وسیلہ ہے

☆ جناب سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السّلام نے فرعون پر عذاب کی بد دعا کی۔ جو بارگاہ خداوند

Marfat.com

قدّوس میں قبول ہوئی۔آپ نے عذاب آنے کا شدید انتظار کیا تا آنکہ بعد مدت فرعون کو اپنے محل سے نکال کر دریائے نیل میں غرق کر دیا گیا۔اور پانی نے اس کی لاش کو نکال کر باہر پھینک دیا جو تا روزِ قیامت عبرت کا نشان بن گئی۔آپ نے عرض کیا مولائے کریم عذاب میں تاخیر کی وجہ کیا تھی؟ فرمایا اے میرے لاڈلے رسول! جب تم اپنی ننھی سی عمر میں اس کے محل میں پرورش پاتے تھے تو تم محل کے درودیوار پر یہ کلمہ پاک تسمیّہ لکھا کرتے تھے اے پیارے کلیم! جہاں یہ کلمہ مبارک لکھا ہو میں وہاں عذاب نازل نہیں کرتا۔اس لئے اس کو محل سے باہر نِکال کر ہلاک کیا۔

۷۔ تسمیّہ دین ودنیا کی کامیابی اور کامرانی کا ذریعہ ہے

☆ سیّدنا نوح نجی اللہ علیہ السّلام کی کشتی بلاخیز گرداب آب کے بھنور میں پھنس گئی تو آپ نے پڑھا بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖهَا وَمُرۡسٰهَا اِنَّ رَبِّىۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ط (پ۱۲ سورۃ ہود آیت کریمہ ۴۱) تو کشتی تلاطم خیز موجوں اور طوفانوں سے صحیح وسالم نکل آئی اور کوہِ جودی پر جا لگی۔

نا خدائے کشتی ما گر نبا شد گو مباش ۔۔۔ ماخدا داریم مارا نا خدا درکار نیست

کشتیاں سب کی پار ہوہی جاتی ہیں ۔۔۔ ناخدا جس کا نہ ہو اس کا خدا ہوتا ہے

کشتی کے سہارے پر خدا کو بھولنے والو ۔۔۔ کشتی کو تو نذر طوفان ہوتے ہم نے دیکھا ہے

۸۔ تسمیّہ امن وامان کا گہوارہ ہے

☆ حضرت عُمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا قول ہے لَوۡلَا التَّسۡمِيَّةُ هَلَكَ الۡبَرِيَّةُ ط اگر تسمیّہ نہ ہوتی تو مخلوق ہلاک ہوجاتی۔یہ بسم اللہ شریف کی برکت ہے کہ ہم میں اجتماعی طور پر وہ سارے گناہ پائے جاتے ہیں جو سابقہ اُمتوں میں فرداً فرداً تھے۔لیکن ہم سابقہ امت کے عذابوں غرق، سرق، خرق سے امن میں ہیں۔اور نسخ فسخ اور مسخ سے محفوظ ہیں۔

○ حدیث پاک کے الفاظ مبارکہ اِهۡتَزَّ الۡعَرۡشُ ط عرش خوف الٰہی سے کانپتا تھا اس پر جب تسمیّہ لکھی گئی۔تو وہ امن اور سکون میں آگیا اور اس تسمیّہ کی برکت سے مَہبطِ انوارالٰہی بن گیا۔ایک روایت میں آیا ہے کہ سب سے پہلے قلم نے لوح محفوظ پر امرِ الٰہی سے تسمیّہ اور کلمہ طیّبہ لکھا۔

۹۔ تسمیّہ مغفرت اور نجات کی سند ہے

☆ خلیفہ راشد حضرت عثمان ذُوالنّورین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا: مَنۡ قَالَ بِسۡمِ اللّٰهِ مَرَّةً

Marfat.com

وَّاحِدَةً لَمْ يَبْقَ مَعَاصِيَةً ذَرَّةً ط جس نے ایک بار صدق دل سے تسمیہ پڑھی اس کے نامہ اعمال میں ذرّہ بھر بُرائی باقی نہیں رہتی۔

۱۰۔ تسمیہ سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِ اللّٰہِ ہے

☆ چہارم خلیفہ راشد سرکار عالی وقار جناب مولائے کائنات علی مرتضٰے کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ط نے فرمایا۔قرآن مجید فرقان حمید کے تیس ۳۰ پارے ایک سو چودہ ۱۱۴ سورتیں اور سات ۷ منزلیں ہیں۔ان سات منزلوں کا مفہوم "تلخیص" سورۃُ الفاتحہ "اُمّ الْکِتٰب" کی سات آیتوں میں بند ہے اور سات آیتوں کا ملخص بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط میں رکھ دیا گیا۔اور تسمیہ کا سارا مفہوم بسم کی با میں مضمر ہے اور با کا سارا مضمون بآ کے نقطہ میں پوشیدہ کر دیا گیا۔ با کے اس نقطہ میں ایک عجیب الشان نکتہ "حکمت" مضمر ہے تمام علوم قرآنیہ کا بیج تسمیہ ہے۔

کُلّ عُلُوْمٍ فِی الْقُرْاٰنَ وَلٰکِنْ تَقَاصُرُ عَنْہُ اَفْہَامُ الرِّجَالِ

○ بروایت صحیحہ: بابُ مدینۃ العلم نے فرمایا۔جب میں نگاہ ولایت سے بِسْمِ اللّٰہِ شریف کے بآ کے نقطہ کو دیکھتا ہوں تو ہزاروں علوم، لاکھوں حکمتیں سروڑوں انوار اور اربوں اسرار اس نقطہ میں مجھے تیرتے نظر آتے ہیں۔تسمیہ جملہ علوم قرآنیہ کا خزینہ اور حکمت ربانیہ کا گنجینہ ہے۔اور اسرار الٰہیہ کا مآخذ اور منبع ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِاَسْرَارِ قُرْاٰنِہٖ وَ رَسُوْلُہُ الْاَکْرَمُ ط

نکتہ راز حقیقت:

☆ امامُ المکاشفین، سرکار عالی وقار محی الدین ابن عربی المعروف الشیخ اکبر قدس سرہٗ الاطہر ط ان قرآنی علوم کے مخفی اسرار کا انکشاف فرماتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں اِذَا نَقَدَ حُرُوْفُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط فَاِنَّہٗ یَکُوْنُ اَنَّ خُرُوْجَ الْاِمَامِ الْمَهْدِیْ مِنْ بَطْنِ اُمِّہٖ ط جب زمانہ کا دور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے حروف ۱۹ پر ہوگا۔تو آخرالزمان سرکار امام محمد المہدی حسنی حسینی رضی اللہ عنہ کی ولادت باطہارت ہوگی۔سبحان اللہ! جب چمکتے دمکتے نوری ستارے صحابہ کرام، گلستان نبوی کے پھول اہلبیت رسول اور نوری رنگین اولیاءِ عظام اور علماء کرام کی نگاہ کا یہ عالم ہے تو آفتاب رسالت شہنشاہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کریم، علم عظیم کا کیا عالم ہوگا۔ فافہم

Marfat.com

۱۱۔ تسمیّہ عزّ وشرف کی دستار ہے

☆ قدوۃُ السالکین، زبدۃُ العارفین سندُ الکاملین حجۃُ الواصلین ابوالحسن السیّد علی حسنی حسینی الہجویری ثم لاہوری المعروف داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ اپنی مشہور معروف اور مستند کتاب مستطاب کشف المحجوب شریف میں ارقام فرماتے ہیں۔

○ سرِیر آرائے معرفت تاج دار اہل معاملت، حضرت بشر حافی قدس سرّہ العالی ؕ اولیآء متقدمین میں ممتاز مقامِ عزّ وشرف کے حامل تھے۔ ایک روز نشہ کی حالت میں گھر سے نکلے راستہ میں انہیں کاغذ کا ٹکڑا ملا جس پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ؕ لکھی ہوئی تھی انہوں نے کاغذ اُٹھایا دھویا اور خوشبو لگا کر ادب واحترام سے کسی اونچے مقام پر رکھ دیا۔ اسی رات خواب میں غیب سے ندا آئی۔ یَابِشْرُ طَیَّبْتَ اِسْمِیْ فَبِعِزَّتِیْ لَاُطَیِّبَنَّ اِسْمَکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ؕ اے بشر تو نے میرے نام کو خوشبودار کیا مجھے اپنی عزت کی قسم میں تیرے نام کو دنیا وآخرت میں محبت کی خوشبو سے معطّر کروں گا۔ اور عزّت دوام دوں گا۔ کلمہ تسمیّہ کے صرف انیس ۱۹ حروف ہیں لیکن اس سے اٹھارہ ہزار عالم فیض عام پا رہے ہیں۔

نوازدہ ۱۹ حرف است کہ ہژدہ ۱۸ ہزار عالم ازو یافتہ فیضِ عمیم

۱۲۔ اَقُوْلُ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَھُوَالرَّفِیْقُ بِالتَّحْقِیْقِ ؕ تسمیّہ کے فوائد وفضائل کتب احادیث مبارکہ میں کثرت سے موجود ہیں چند ایک منقول اور مقبول معمول کا ذکر کرتا ہوں جو قبولیت میں تیر بہدف اور اکسیر اعظم کا درجہ رکھتے ہیں اور فقیر کا آزمودہ اور مشائخ کرام کا فرمودہ نسخہ کیمیا ہیں۔ تسمیّہ کا وظیفہ تمام وظائف سے فائق اور برتر ہے۔

۱۔ جو شخص تسمیّہ کو اس کے اعداد کے مطابق ۷۸۶ بار صبح شام پڑھے ربّ قدوس اس کو مستجاب الدعوات بنا دیتا ہے اور دنیا ودین کی ہر حاجت کے لئے کفایت کرتا ہے۔

۲۔ جو شخص تسمیہ کو قرآن پاک کی سورتوں کی تعداد ۱۱۴ بار صبح شام۔ انگلیوں پر پڑھے رب کریم اس کی ہر حاجت پوری فرما دیتا ہے اور کسی عمل کی حاجت باقی نہیں رہتی، اسے غمِ دنیا اور غمِ عقبےٰ ہر دو سے نجات عطا فرما دیتا ہے۔

۳۔ مومن کی قبر ''شق ہو یا لحد'' شہادت کی انگلی سے تسمیّہ لکھے بفضلہٖ تعالیٰ قبر رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ ؕ بنے گی۔ اور قبر پر شہادت کی انگلی رکھ کر تلقین کرے۔

Marfat.com

٤۔ حق تعالیٰ کے اسمآءِ حسنیٰ کے ہر اسم میں ایک سرّ ہے جس سے دنیا میں اسباب مرتب ہوتے ہیں۔ کسی سے رزق ملتا ہے کسی سے بارش برستی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس ؎

٥۔ علماء اہل اشارت نے فرمایا بسم اللہ بمنزلہ کُنْ کے ہے کاملین اولیاء بوجہ ادب خداوند قدّوس کے کُنْ کے بجائے بسم اللہ شریف پڑھتے ہیں تو اس چیز کا ظہور ہوجاتا اور یہ کُنْ تمام کائنات عالم کی تخلیق کا سبب تامہ ہے۔ جس کا نعم البدل اللہ جلّ سلطانہٗ نے اپنے محبوب ﷺ کی محبوب اُمّت کو یہ تحفہ بشکل تسمیہ عنایت فرمایا۔ سب سے پہلے قلم نوری نے لوح محفوظ پر امر الٰہی سے یہ کلمہ تسمیہ لکھا: ؎

با قلم گفتا بگو وصف کریم گفت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؎

مسئلہ: مومن کے لئے لازم ہے کہ قرآن مجید، فرقانِ حمید اور احادیث مبارکہ کی دعاؤں کو یاد کر کے پڑھے۔ ان کے علاوہ خصوصاً شرکیہ کلمات اور غیر مستند الفاظ سے اجتناب کرے۔

ھٰذَا مِنْ عِنْدِیْ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ بِالصَّوَابِ ؎

Marfat.com

وضو کے فوائد جسمانیہ وفضائل روحانیہ

طبِّ نبوی کے بیاض سے منتخب شدہ

☆ وضو جملہ قلبی امراض ظاہری و باطنی شفا کے لئے اکسیر ہے۔

☆ وضو چہرہ کی جلدی امراض، ضعف نظر سے محفوظ و مامون رکھتا ہے۔

☆ وضو زمانہ حاضرہ کی لاعلاج امراض بلڈ پریشر ''ہائی'' لو اور الرجی کی شافی دوا ہے۔

☆ وضو ڈیپریشن بے چینی اور بے خوابی اور تھکاوٹ کا ١٠٠% علاج ہے۔

☆ وضو نامرادلقوہ فالج جیسی خبیث امراض کا تیز بہدف نسخہ شفا ہے۔

☆ وضو مسح گردن سے گردن توڑ بخار اور پٹھوں کے کھچاؤ کے لئے اکسیر اعظم ہے۔

☆ وضو دماغی امراض۔ سہو، نسیاں تو ہم کا حتمی علاج ہے۔

☆ وضو دافع النوم کا کیمیا اور تفریح القلب کے لئے مانند خمیرہ ہے۔

☆ وضو کے مستعمل پانی سے غسل کرنا بدنظری اور جادو کا مؤثر علاج ہے۔

☆ وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا حکمت نبوی کا تجویز کردہ مجرب نسخہ شفا ہے۔

☆ وضو میں جسمانی صحت اور روحانی ترقی کا راز مضمر ہے۔

☆ وضو میں پاؤں کی انگلیوں کا خلال دماغ کی شریانوں کو ٹھنڈک دیتا ہے۔

○ قرونِ اولیٰ میں سابقہ ادیان۔ یہود، نصاریٰ اور مجوسی کفار و مشرکین کی تہذیب و تمدن میں روح کی بالیدگی، پاکیزگی، تروتازگی اور جسم و جان کی طہارت وہ نہیں۔ جو دین محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ہے۔ جسم و جان کی ظاہری طہارت اور باطنی نظافت اور روحی نفاست اسی دین اسلام کا خاصہ ہے۔ وضو معہ مسواک تیمّم اور غسل مسنونہ ان تینوں کا حکم قرآن پاک اور احادیث نبوی میں دیا گیا ہے۔ فافہم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ جَعَلَ الْوُضُوْءَ نُوْراً وَالْمَآءَ طُهُوْرًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ مَنِ اخْضَرَتْ مِنْ وُضُوْئِهِ الْاَشْجَارِ وَطَابَتْ بِبَرَكَةِ الثِّمَارِ وَتَفَتَّقَتْ مِنْ نُوْرِ الْاَزْهَارِ وَفَاقَتْ مِنْ نُوْرِهٖ جَمِيْعُ الْاَنْوَارِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَاَصْحَابِهِ الْكِبَارِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

Marfat.com

روضۃ الاوّل — تیمّم — جنت الفردوس ب ۲

تیمّم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم ط

○ کقولہ العلی العظیم فی القرآن العظیم والفرقان الحکیم ط (پ ۵ سورۃ النساء آیت کریمہ ۴۳)

فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَیَمَّمُوۡا صَعِیۡدًا طَیِّبًا فَامۡسَحُوۡا بِوُجُوۡہِکُمۡ وَاَیۡدِیۡکُمۡ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا غَفُوۡرًا ○

پس اگر تم پانی نہ پاؤ پس تیمّم کرو پاک مٹی سے پس مسح کرو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا۔ بیشک اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

شانِ نزول آیت کریمہ:

○ غزوۂ بنو مصطلق شوال المعظم ۵ ہجری المقدسہ ط جب لشکر اسلام شب کو ایک بیابان "بیدار ذات الجیش براہ المدینۃ المنورہ ایک مقام کا نام" میں اترا جہاں پانی نہ تھا اور صبح کو وہاں سے کوچ کرنے کا ارادہ تھا کہ علی الصبح وہاں اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم گیا۔ جو عاریۃ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ط اپنی چھوٹی حقیقی بہن" سے لے کر پہنا تھا۔ جس کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں اقامت فرمائی۔

☆ سیدہ اُمّ المؤمنین فرماتی ہیں کہ کسی نے میرے والد ماجد حضرت ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا کر شکایۃ کہا کہ دیکھا نہیں کہ آپ کی بیٹی نے کیا کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام لشکر کو ٹھہرنے پر مجبور کر دیا۔ جہاں پانی تک نہیں اور نماز کا وقت۔ تو آپ نے مجھے خوب ڈانٹا جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہ انہوں نے سب کچھ مجھے کہا آپ نے مجھے کچوکے مارے جبکہ اس وقت حضور میرے زانو پر سر رکھے آرام فرما رہے تھے لیکن میں نے بالکل حرکت نہ کی خاموش اور ساکت رہی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت تیمّم نازل فرمائی۔

☆ نقباءِ انصار جلیل القدر صحابی حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ وبجاہہ علینا" جو قبل الہجرت اول بیعت عقبہ سے بھی مشرف تھے، نے کہا اے آلِ ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ تمہاری پہلی ہی برکت نہیں بلکہ قبل ازیں بھی تمہاری برکات سے ہم کو بہت آسانیاں ملیں اور کثیر التعداد فوائد پہنچے۔ تمام جماعت صحابہ کرام نے تیمّم سے نماز پڑھی تو خدا کی قدرت! جب اونٹ اٹھایا گیا "مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ"

Marfat.com

تو ہار اس کے نیچے سے مل گیا۔ ہار کے گم ہونے اور حضور پُر نور دانائے خفایا وغیوب محبوب علام الغیوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاموش رہنے میں بہت حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ مشہور مقولہ ہے فِعۡلُ الۡحَکِیۡمِ لَایَخۡلُوۡا عَنِ الۡحِکۡمَۃِ ط حکیم کا فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

(۱) اُمّ المؤمنین کی وجہ سے قیام قافلہ کا انعام تیمم ملا۔ (۲) صحابہ کرام کا ہار تلاش کرنے کی خدمت کا جذبۂ فدائیت۔ اس میں ہدایت ہے کہ ازواج مصطفیٰ کی خدمت کرنا مؤمنین کی سعادت باکرامت ہے۔ (۳) سیّدہ کی فضیلت اور عظمت کا ظہور اور قدر و منزلت کا مُشعر ہے۔ (۴) تیمّم ایک ایسا صلہ ہے جس سے تاقیام قیامت مسلمان متمتع اور مُنتفع ہوتے رہیں گے۔

مسائل فقہی اور استنباطی:

☆ پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمّم، غسل اور وضو کا قائم مقام اور نعم البدل ہے۔

☆ تیمّم کا لغوی معنیٰ ہے قصد کرنا۔ یعنی یہ کہ انسان کا اپنی اصل "مٹی" کی طرف لوٹ کر آنا اور طہارت پانا"

☆ تیمّم کی طہارت شریعت مطہّرہ میں وہی درجہ رکھتی ہے جو وضو کی طہارت کا مرتبہ ہے۔

☆ تیمّم صَعِیۡدًا طَیِّبًا ط پاک مٹی۔ وَجۡهُ الۡاَرۡضِ کَانَ عَلَیۡهِ تُرَابٌ اَوۡلَمۡ یَکُنۡ ط پاک مٹی پر گرد ہو یا نہ ہو۔ جنس مٹی ریت اور پتھر پر جائز ہے۔ کہ تیمّم وضو کا نائب اور خلیفہ ہے کہ اصالۃً مقصود طہارت ہے۔

☆ تیمّم امت مسلمہ کے خصائص سے ہے پہلی شریعتوں میں پانی کے سوا کسی اور سے طہارت جائز نہ تھی۔ تیمّم امّ المؤمنین کی عظمت شان، رفعت مقام کا مظہر ہے۔

فرائض تیمّم:

☆ تیمّم میں نیت فرض ہے۔

☆ پاک مٹی پر اپنے دونوں ہاتھ مار کر سارے چہرے پر ملنا۔

☆ پھر پاک مٹی پر دوبارہ ہاتھ مار کر دونوں ہاتھ اور کہنیوں سمیت مسح کرنا۔

○ اگر مٹی کی جنس سے کسی پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ تھا تو انگلیوں کا خلال فرض ہے ورنہ سنّت۔

○ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمّم بھی ٹوٹ جائے گا مزید ایک یہ کہ پانی کے مل جانے سے تیمّم ختم ہو جائے گا۔ "آب آمد تیمّم برخواست" مزید مسائل بدلائل وفضائل جلائل

Marfat.com

کے لئے "فَلْيَقْرَأْ كُتُبَ الْفِقْهِ" کنز الدقائق۔ قدوری۔ ہدایہ اوّلین وغیرذ لکَ ط

تیمّم کرنے کا شرعی طریقہ:

○ تیمّم دو ضربہ ہے ایک ضرب چہرے پر دوسرا ضربہ ہاتھ کہنیوں تک تیمّم درحقیقت اپنے آپ کو خاک کر دینے کا نام ہے اور کائنات عالم کی ہر شئی سے ہاتھ جھاڑ دینا مراد ہے۔

تیمّم کی حکمتیں اہل طریقت کی نگاہ میں:

○ تیمّم کا واحد عنصر مٹی ہے اور مٹی جو تخلیق انسانی میں اربعہ عناصر سے ہے۔ غالب اور افضل عنصر یہی خاک ہے۔ یہ شیطانی دلیل ہے کہ آگ خاک سے افضل ہے جس سے وہ گمراہ ہوگیا۔ وگرنہ خاک اپنی طبعی صفات اور جبلی خصوصیّات سے جو رفعت خاک کو نصیب ہے وہ آگ کے مُقدر میں کہاں۔ خاک میں عجز وانکساری ہے۔ گناہ میں آگ کی تاثیر ہے اور یہی وجہ ہے کہ گناہ گرم ہے اور نیکی بارد ٹھنڈی۔ مٹی میں صبر وتحمّل، عجز وانکساری اور فرمانبرداری کے اثرات بدرجہ اتمّ ہیں۔ اور تیمّم میں خاکساری خاکبازی کا درس پنہاں ہے۔ یہ تیمّم کے ظاہری انوار اور باطنی برکات ہیں کہ خاکساری خاکبازی اولیآء اللہ کا خاصہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ اس راہ سلوک میں چشم گریاں۔ دل بریاں کی بہت قدر و قیمت ہے۔

اے خنک چشمے کہ او گریاں اوست وے ہمایوں دل کہ او بُریاں اوست

○ وہ کتنی خوبصورت آنکھ ہے کہ جو خوفِ خدا سے گریہ زاری کرتی ہے اور وہ کتنا مبارک دل ہے جو اس کے عشق میں ہر وقت جلتا رہتا ہے اور جب خداوند کریم چاہتا ہے کہ دوستی کروں تو اس کا دل زاری کی طرف پھیر دیتا ہے۔

چوں خدا خواہد کہ مارا یاری کُند میل مارا جانب زاری کُند

○ خواجہ علی رامیتنی المعروف خواجہ بزرگ قدس سرّہ الجلی والخفی مخدوم الاولیآء۔ متقدمین نقشبندیہ سے ہیں۔ آپ مقامات عالیّہ اور کرامات عظیمہ کے حامل تھے۔ آپ کے ملفوظات راہ سلوک میں مانند جگنو چمکتے دمکتے راہ ہدایت دکھاتے ہیں۔ آپ سُوت کی تجارت کرتے تھے۔ بازار سے سوت خرید کر گھر لاتے اور کنج عزلت میں جا کر نوافل میں مشغول ہو جاتے اور مراقبہ کرتے۔ تو روزانہ معمول کے مطابق ازخود "کھڈی" میں کپڑا تیار ہو جاتا۔ اس وجہ سے آپ نسّاج مشہور ہوگئے۔

☆ مانند شاہِ منصور حلاج علیہ الرحمت آپ کی کرامت سے وجہ تسمیہ حلاج ہے آپ ایک روز

Marfat.com

ندّاف ''دُھنیا'' کے گھر گئے اور اس کو کسی کام کے لیے بھیجا اور آپ نے اپنے ہاتھ سے روئی کی طرف اشارہ کیا تو وہ خود بخود دھن گئی جس سے آپ حلاج مشہور ہو گئے۔ شاہ منصور حلاج علیہ الرّحمۃ کو اَناالحق کہنے کی پاداش میں سولی چڑھا دیا گیا۔ اہلِ عرفان کے نزدیک آپ کافرِ شریعت نہ تھے جو مستحق عذاب ہوتا ہے۔ حالانکہ آپ قید خانہ میں ہر شب و روز پنجگانہ نماز کے علاوہ سو ۱۰۰ رکعت نماز نفل پڑھتے تھے۔ آپ کافرِ طریقت تھے جو مستحقِ درجات ہوتا ہے۔ آپ سے یہ قول مقامِ جمع میں صادر ہوا تھا۔ ''تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص ۱۲۰''

☆ کسی شخص نے از راہ عناد اور انکار آپ کی شان میں گستاخی کی اور آپ کو بازاری کہا۔ جب آپ نے اس سے یہ دلآ زاری کے کلمے سنے تو فرمایا ہاں ہم ''با۔زاری'' ہیں اور یہ حالت زاری اللہ جل شانہٗ کو بہت پسند ہے فرمایا عزیزاں کیوں نہ بازاری ہو جب کہ بارگاہ باری تعالیٰ میں آہ و بکا۔ آہ و زاری اور سوز و ساز درد و کلفت کی بہت چاہت ہے اور اس راہ سلوک میں خاکساری اور خاکبازی بہت بڑی دولت اور نعمت ہے۔ جسے میسّر آئے۔ بحضور حق جلّشانہٗ، عجز و نیاز زندگی بھر کی عبادتوں سے بہتر ہے۔ زور اور زر کو چھوڑ۔ آہ وزاری کر۔ کہ زاری سے آنکھ میں آنسو شبنم کے قطروں کی طرح جب قطار و قطار گرتے ہیں تو پھر آسمان سے رحمت کی بارش برستی ہے۔ تو ہر شئے کو پاک صاف کر دیتی ہے۔ اور مردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے۔ ؎

پیشِ حق یک نالہ ازروئے نیاز ۔ بہ کہ عُمرے در سجود و در نماز
زور را بگذار زاری را بگیر ۔ رحم سُوئے زاری آید اے فقیر

○ ایک روایت حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دو قطرے بہت محبوب ہیں۔ ایک خوفِ خدا سے گریہ وزاری سے آنکھ سے نکلا ہوا آنسو دوسرا خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں جہاد میں گرا ہو۔

خاک کی خاصیّت:

○ تیمّم کی مٹی ان صفات عالیہ ایمانیّہ کی مظہر اتمّ ہے۔ اس خاک پاک میں ایمان کا بیج بو دیا گیا اور اس میں کیسے کیسے عجیب و غریب ایمانی و عرفانی اور ایقانی خوبصورت اور خوشنما پھول کھلے کہ گلستانِ عالم میں بہار آ گئی۔ مومن متقی ولی قطب، غوث، اَبدال، اَبرار، تابعی، صحابی اور انبیاء کرام۔ اسی باغ کے چمکدار خوشنما پھول ہیں۔ تو ان پاک لوگوں کے نقش پا کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنا لے قبل اس کے کہ تو قبر میں خاک کا سرمہ بنے۔ ؎

مکن سرمہ غفلت از چشمِ پاک ۔ کہ فردا شوی سرمہ بچشمِ خاک

Marfat.com

○ بروایت صحیحہ: فرمایا: هُمْ قَوْمٌ لَايَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ ط یہ لوگ وہ ہیں جن کا ہم نشین بدبخت نہیں ہوتا۔اولیاء کاملین کا ہم نشین ہونا سعادت کا بلند ترین درجہ ہے۔کاشکہ ہم کو ان بارگاہوں کی خاک نشینی نصیب ہو۔''از شکوہ بوریا لرزد سریر''ان کے در کی خاک نشینی شاہوں کی تخت نشینی سے فزوں تر،اوران آستان عالی نشان کی خاک بوسی عظمت ایمانی کی معراج ہے۔

''بوسہ زن بر آستانے کاملے''

صحابہ کہف کا کتا قطمیر:

○ ایشیائے کوچک ملک اندلس غرناطہ کے مشہور شہر افسوس کے قریب وادی الرّقیم کے پہاڑ میں ایک مشہور غار صحابہ کہف ہے۔جہاں اصحاب کہف ایک ظالم بادشاہ دقیانوس یہودی کے ظلم سے اپنے ایمان کو بچانے کے لئے پناہ گزیں ہوئے اوراب تک سو رہے ہیں۔انہوں نے راہ میں قطمیر نامی کتے پر سنگ باری اور خشت باری بہت کی کہ وہ ہم سے علیحدہ اور دور ہو جائے۔لیکن اس نے اولیآء وقت کی محبت،ہمنشینی اور سنگت نہ چھوڑی۔ان کی حفاظت اور خدمت کے لئے غار کے دہانہ پر کہنیاں پھیلائے۔سرہاتھوں پر رکھے بیٹھ گیا۔رب کریم کو اس کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ اس کی تقدیر کے ساتھ تصویر بھی بدل دی اور وہ روز جزاء بشکلِ انسان جنت میں جائے گا۔

☆ یہ حقیر پُرتقصیر،اسیرِ نفس پلید، اللہ جلّشانہٗ کے محبوب پاک شاہِ لولاک علیک الصلوٰۃ والسّلام کے صحابہ رسول کے درکا رکتا اور محافظ بن کر بیٹھا ہوا ہے۔اُمید واثق ہے کہ رب کریم اس سگ بے ہنر کو اپنے دامن رحمت جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے گا۔کسی نے کیا عمدہ کہا ہے۔

در درگہ تو کہ سنگ سگ را بار است ۔۔۔ سنگ را بار است سگ را دربار است
من سنگ دل وسگ صفت از رحمت تو ۔۔۔ نومید نیم کہ سنگ سگ را بار است

○ محدّث بریلوی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمت نے کیا عمدہ یہ ترجمانی فرمائی ہے۔

تجھ سے در، در سے سگ، سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دُور کا ڈورا تیرا

اس غلامی کے جو سگ ہیں وہ نہیں مارے جات
حشر تک رہے میرے گلے میں پٹا تیرا

○ شریعت کے ہرامر معروف وضو ہو یا تیمم میں طہارت کا نور پوشیدہ ہے اور ہر امر منہیہ میں کفر کا فسق اور ظلمت کے اثرات ہوتے ہیں اور طریقت کے اس راہ سلوک میں اصل چیز نیستی ہے۔اور

Marfat.com

خاک ہونا ہے۔ جو انسانی ضمیر کا اصل جُز ہے اور اسی خاک کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ خاک بازی آہ وزاری بمقتضائے ارباب ہمت اور مقصود صاحبانِ طریقت کے لئے باعث صد شرف، فضیلت اور عزّت ہے۔ تیمّم خاکساری عجز وانکساری کا محل اور مبدأ ومعاد کی اصل ہے۔

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل وگلزار ہوتا ہے

○ کشتۂ عشق حضرت مولانا عبدالرحمٰن نقشبندی مجدّدی المعروف مولانا جامی قدّس سرّہ السّامی نے کیا خوب فرمایا۔

چار چیز آوردہ ام شاہا کہ در گنجِ تو نیست — عاجزی و بیکسی عذر و گناہ آوردہ ام

☆ اے قادر مطلق شہنشاہ خالق ومالک میں تیری بارگاہِ عالیہ میں چار چیزیں بطور تحفہ لایا ہوں جو تیرے خزانہ میں نہیں، قبول فرما۔ عاجزی۔ بیکسی۔ عذر اور گناہ۔

○ عارف باللہ قرۃ العین ولایت، گلبن گلزار معرفت الشیخ تاج الدین سنبھلی قدّس سرّہ الجلی والخفی ط

☆ آپ نسبت عالیہ نقشبندیہ اور نگاہِ مجددیہ کے پروردہ تھے ظاہر سنت مطہرہ سے آراستہ اور باطن انوارِ طریقت سے پیراستہ تھے۔ آخری عمر میں سب کچھ چھوڑ کر سرزمین حجاز مقدس کو اپنا مُستقر اور مسکن بنالیا۔ فرمایا کرتے میں نے مہینوں برسوں جنگلوں بیابانوں کی خاک چھانی اور این وآن کو پرکھا اور آزمایا۔ اب میں نے اپنے مولیٰ کریم کے گھر ''بیتُ اللہ'' کی جاروب کشی اختیار کرلی ہے اور اپنا مقصود پالیا۔ جھاڑو سے اُڑتا ہوا مٹی کا گردو غبار میرے جسم کا غازہ بن گیا اور میرا قلب وروح منوّر ہوگیا ''خدا کرے'' اسی خاک پاک کی خاک میں پیوند خاک ہوجاؤں ''خوش آں سرے کہ برآستان خاک شود'' وہ کتنا مبارک سر ہے جو اس آستانہ عالیہ کی خاک مقدس میں خاک ہوجائے۔ ربّ کریم نے آپ کی تمنا اور دعا کو شرف قبولیت بخشا اور جنت المعلی قبرستان المکّہ المکرّمہ'' میں راحت کدہ عنایت فرمایا ''حضرات القدس ج''

خویش راخاک کن درراہِ او — لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا
خاک شو خاک کہ بروید گل — کہ بجز خاک نیست مظہر کل
دربہاراں کئے شود سر سبز سنگ — خاک شو تا گُل بروید رنگ برنگ
سالہا تو سنگ بودی دل فراش — آزموں ویک زمانہ خاک باش
اے برادر! چوں عاقبت خاک شوی — خاک شوپیش ازاں آنکہ خاک شوی

Marfat.com

گر تو سنگ خارہ و مرمر شوی چوں بصاحب دل شوی گوہر شوی

☆ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے آپ کو خاک کر اور اپنی ہر محبوب چیز اس کی راہ میں خرچ کر دو تب نیکی کو پاؤ گئے۔

☆ اس کی راہ میں خاک ہو جا تا کہ پھول کھلیں کہ خاک ہی مظہر کل ہے۔ جس سے سبزہ پھل پھول اگتے ہیں۔

☆ بہار کے موسم میں پتھر سرسبز نہیں ہوتے۔ مٹی ہو جا کہ تجھ سے رنگ برنگے پھول کھلیں۔

☆ اے نادان سالہا سال تو دل دکھانے والا پتھر بنا رہا۔ ہماری بات سن اور کچھ عرصہ کے لئے خاکستر بن جا۔

☆ اے بھائی تیرا انجام آخر کار خاک ہونا ہے تو تُو خاک ہونے سے پہلے خاک ہو جا۔

☆ اگر تو پتھر، کنکر اور سنگِ مرمر ہے۔ جب تو کسی صاحب دل کا ہم نشین ہو گا تو گوہر بن جائے گا۔

تیمّم وضو کا خلیفہ ہے

○ بروایت صحیحہ: اِنَّ تَحْتَ کُلِّ شَعْرٍ مُجْنَبٍ جَنَابَۃٌ ط مجنب کے ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔ اور تیمّم اس کا دافع اور رافع ہے۔ تیمّم اور وضو دونوں سے طہارت شرعی حاصل ہوتی ہے۔

○ نجاست دو قسمیں ہے: نجاست حقیقی جو دیکھنے میں آسکے یہ دو قسم ہے۔

۱۔ نجاست غلیظہ سخت ناپاکی مثلاً پاخانہ۔ دمِ مسفوح۔

۲۔ نجاست خفیفہ جو ذرا ہلکی مثلاً پیشاب۔

۳۔ نجاست حکمی جو دیکھنے میں نہ آسکے۔ اور حکم شریعت سے ثابت ہو اور یہ بھی دو قسم ہے۔ (۱) حدث اصغر بے وضو (۲) حدث اکبر جنابت۔ وضو حدث اصغر کو زائل اور کفایت کرتا ہے۔ اور غسل حدث اکبر کو اور تیمم ہر سہ کو وضو اور غسل کا نعم البدل ہے جو انسان کے چہرے کے اندر اور ہر بال کے نیچے اس کی جڑوں اور ہڈیوں تک نجاست اور جنابت کو پاک صاف کر دیتا ہے۔ اور ادخال مسجد، عبادت، سجدہ اور مس قرآن کے قابل بنا دیتا ہے اور آخرت میں یہ مٹی تیمم سے انسان جسم کو جہنم کی آگ سے محفوظ اور مامون اور نور علی نور بنا دے گی۔

دنیا میں پانی سے جو مومن کرتا رہا وضو
روز شمار وہ پائے گا خاک قبر میں تیمم سے وضو

Marfat.com

○ سفینۃ الاولیاء از شہزادہ مغل داراشکوہ نے ص ۵۳ میں ارقام فرمایا ہے۔ حضرت معروف کرخی علیہ الرحمۃ، چھٹے امام از اہلبیتِ اطہار سرکار علی بن موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے خادم خاص تھے اور آپ کی نگاہ فیض کے پروردہ تھے۔ آپ ہمیشہ باوضو رہتے ایک روز ابو محفوظ حضرت معروف کرخی علیہ الرحمۃ کا وضو ساقط ہوگیا تو آپ نے فی الفور تیمّم کرلیا۔ عرض کیا گیا۔ سرکار دریائے دجلہ پاس ہی ہے تیمّم کی کیا ضرورت تھی فرمایا: اگر دجلہ تک پہنچنے سے پہلے مجھے موت آگئی تو میری موت ناپاکی میں ہوگی جو مجھے منظور نہیں یہ آپ کا کمالِ تقویٰ ہے آپ کی قبر انور بغداد مُعلّٰی میں مرجع خاص و عام ہے مشہور ہے کہ آپ کی قبر پر جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔

○ تخلیق خلیفۃُ الارض اوّلُ البشر سیّدنا آدم صفی اللہ علیہ السّلام:

☆ اللہ جلّ شانہٗ نے حضرت جبرائیل روح اللہ علیہ السلام سے فرمایا: زمین سے مٹی لے آؤ تاکہ میں اپنا خلیفہ بناؤں جب وہ زمین سے مٹی لینے لگے تو مٹی نے عرض کیا اے روح اللہ! میرا جسم کاٹ کر اس کو کیا کرو گے۔ فرمایا: آدمی تخلیق ہوگا پھر وہ زمین میں بھیجا جائے گا۔ اگر وہ اچھے عمل کرے گا تو جنت میں جائے گا۔ ورنہ جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا تو زمین نے ربّ العزّت کے نام کا واسطہ دیا کہ میرے جسم کو نہ کاٹو۔ تو آپ خالی ہاتھ واپس آگئے۔ ربّ العزّت کی بارگاہ میں جو واقعہ پیش آیا عرض کیا۔ اے ربِّ جلیل اس نے مجھے تیرے نام پاک کا واسطہ دیا اور تیرے نام کی عظمت سے واپس بغیر مٹی لئے لوٹ آیا پھر ربّ قدوس نے حضرت میکائیل علیہ السلام کو بھیجا ان کو بھی یہی واقعہ پیش آیا۔ پھر حضرت اسرائیل علیہ السلام کے ساتھ بھی یہی واقعہ ہوا۔ علیٰ ہذا القیاس پھر ربِّ قدیر نے حضرت عزرائیل علیہ السلام کو بھیجا۔ انہوں نے جاتے ہی جھٹ پٹ جھپٹ کر پہلے مٹی اٹھالی اور پھر ہمکلام ہوئے تو ربّ ملیکِ مُقتدر نے ان کو ہی روح قبض کرنے کی ذمہ داری سونپی۔

○ مٹی سے خمیر تیار کرکے فرشتوں نے جسمِ آدم علیہ السلام تیار کیا۔ اور چہرہ پر ربّ کریم نے اپنا دست قدرت پھرا تو احسنُ التقویم کی یہ تصویر بن گئی۔ رب الرحمٰن نے اپنی رُوح پھونک کر سینہ میں ایمان جیسی دولت بھر دی اور پھر اسی خاک پر نقاش ازلی نے خوب سے خوب تر نقش بنائے۔ اور نبوت کا تاج سر پر سجا کر اپنا خلیفہ بنالیا اور زمین میں بھیج دیا ۔

خاک راچوں کار باپاک افتاد   پیش آدم عرش برخاک اوافتاد

Marfat.com

○ یہ رَبِّ ذُوالفضلِ العظیم کا محض فضل ہے کہ اس نے ایک مٹھی بھر خاک کے پتلا کو ایمان جیسی نعمت عظمیٰ اور دولت کبریٰ عنایت فرمائی جس سے اس عالم تشبیہ میں عجیب عجیب قسم کے رنگ برنگے ہمہ صفت موصوف پھول کھلے۔ جس سے کائناتِ عالم میں بہار آ گئی ؎

حمد بیحد مر خدائے پاک را　　آنکہ ایمان داد مُشتِ خاک را

○ شیطان کو یہ خاکی جسم اور اس کے مساموں سے کمزوری نظر آ گئی لیکن اس کی نگاہ سینہ فیض گنجیہ کے اندر قلب تک نہ رسائی پا سکی جو ''اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ'' کا مخزن۔ انوار و تجلیات الٰہیہ کا مرکز ہے تو وہ اپنے علمی زعم اور عبادت کے گھمنڈ میں انکار امرِ الٰہی کر بیٹھا اور تحقیرِ خاکی سے راندۂ بارگاہ خداوند قدّوس ہو گیا ؎

سمجھے آتش نہ کوئی آدم خاکی کو حقیر　　نہیں اسرار سے یہ خاک کا پتلا خالی

○ بروائت صحیحہ معتبرہ: بحکم اللہ جلّ شانہٗ ملائکہ نے سیّدنا ابوالبشر کے پتلا کو جمیع اجزائے زمین شور، شیرین، سیاہ، سفید، سرخ اور زرد مٹی سے ترتیب دیا۔ مدت دراز تک قالب مبارک وادی نُعمان ''طائف اور مکہ معظمہ کے درمیان'' میں رہا اس خمیر پر غم الم، رنج و کلفت، پریشانی بیماری کی بارش اُنتالیس ۳۹ روز ہوئی رہی اور صرف ایک دن راحت آرام اور سکون کی بارش ہوئی۔ دنیا جہاں میں انسان کو اسی نسبت سے راحت ملتی ہے۔ ؎

دریں دنیا کسے بے غم نہ دیدم　　اگر دیدم بنی آدم نہ دیدم

☆ اوّل البشر سیّدنا آدم علیہ السلام کا خصوصاً سر مبارک خانہ کعبہ کی خاک پاک سے۔ گردن سینہ بیتُ المقدس کی خاک مقدس کے عنصر لطیف سے بنایا گیا۔ یہ خاک جسم اطہر کا اعظم جزو بنی۔ خاک کی خاصیت متانت سنجیدگی، صبر و تحمل، آگ میں تاثیر کبر و نخوت طیش اور تیزی پانی میں جوش طغیانی مدّ و جذر اور بہاؤ ''عدم ٹھہراؤ'' اور ہوا ''هَبَاءً مَّنْثُوْرًا'' ان اربعہ عناصر سے آپ کا وجود باجود، وجود مسعود بنایا گیا۔ پھر قضاء الٰہی سے اجل مقررہ پر اس آفتاب عالمتاب علیہ السلام نے نقابِ تُراب اُوڑھ کر اپنی اصلی تراب طینت میں منہ چھپا لیا اور آپ کی روح پر فتوح اس قفس عنصری ''آب و گل'' سے رہائی پا کر عالم قدس کے اعلیٰ علیّین میں چلی گئی ؎

گشتہ راز لطف حق بعرصہ خاک　　حُسن صورت، دلیل سیرت پاک

اربعہ عناصر اور معرفت الٰہیہ:

○ انسان اربعہ عناصر سے مرکب ہے۔ غالب عنصر مٹی ہے یہ چاروں عناصر خاک آب آگ اور ہوا بظاہر مردہ اور بے جان ہیں۔ لیکن ذات حق سبحانہٗ کے روبرو زندہ اور فرمانبردار ہیں معرفتِ الٰہی کی دولت سے مالا مال ہیں۔ خاک جب اللہ تعالیٰ کا حکم قارون کی ہلاکت کے لئے آ گیا تو زمین نے قارون کو اپنی گرفت میں لے کر اپنے اندر کھینچ لیا۔ اور وہ زمین میں دھنس گیا۔ یہ حکم گرفت حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی زبان سے جاری ہوا لہٰذا زمین کو یہ شعور بھی تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ تو زمین نے صرف قارون کو نگل لیا۔ پانی جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے دریائے نیل کے پانی نے یلغار کی تو حضور موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کو پہچان لیا اور ان کا بال بیکا نہ ہوا اور قوم فرعون قبطی مصری کو ڈبکیاں دے دے کر ہلاک کر دیا۔ پھر پانی نے اس خبیث لاش کو اپنے پاس نہ رکھا الٹ کر باہر پھینک دیا ہوا اگر اللہ تعالیٰ کی معرفت ہوا کو نہ ہوتی تو ہر گز ہر گز حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لانے والوں اور کافر قوم عاد میں فرق نہ کرتی بلکہ سب کو ہلاک کر ڈالتی مگر ایسا نہ کیا۔ ایمان لانے والے سلامت رہے اور قوم عاد کو باد دبور نے بکھیر کر تباہ و برباد کر دیا اور ان کا نام صفحۂ ہستی سے ملیامیٹ کر دیا۔ آگ ابو الانبیآء سیّدنا ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السلام کے قدموں میں نارِ نمرود گلزار بن گئی اور ذرّہ بھر نقصان نہ پہنچایا کہ وہ جان گئی کہ آپ برگزیدہ حق نبی تھے آگ ان کو کیسے جلاتی۔ آگ کے دھکتے ہوئے انگارے گلزار قدس کے پھول بن گئے۔

○ بروایت صحیحہ: فرمایا کائنات عالم کی ہر شی اللہ رب العزّت کی فرمانبردار ہے سوائے سرکش جن اور سرکش انسان کے۔

○ اے برادر عزیز! تو بھی اَحد جلّ سلطانہٗ اور احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور معرفت میں سرِ تسلیم خم کر۔ اس میں پوشیدہ راز یہ ہے تجھے کائنات عالم کی کوئی چیز گزند نہیں پہنچائے گی یہاں تک جہنم کی آگ تجھے دیکھ کر پسینہ پسینہ ہو جائے گی اور جلا نہ سکے گی کہ اس مشت خاک میں بہت سے راز پوشیدہ ہیں۔

سنا ہے خاک سے ہے تیری نمود لیکن ہے سرشت میں تیری کوکبی و شہابی

ہست مارا عالم پاک رازہائے نہفتہ دردل خاک

○ اس خاکی راقم السطور کی تمنا ہے۔

مری خاک یا رب نہ برباد جائے　　پس مرگ کر دے غبار مدینہ

اور کسی نے کیا عمدہ انداز سے اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا ہے ؎

شدیم خاک لیکن زبوئے تربت ما　　تواں شناخت کہ زیں خاک مردے خیزد

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم!　　وہ گوہر گنج گراں ہائے مایہ کیا کیے

○ بروایت صحیحہ: قَالَ اَکْرِمُوْا عَمَّتَکُمْ فَاِنَّھَا خُلِقَتْ مِنْ طِیْنِ اٰدَمَ ط اپنی پھوپھی کی تکریم کیا کرو کہ وہ آدم کی طینت سے پیدا کی گئی ہے۔

☆ صحابہ کرام علیہم الرضوان مِنَ الْمَلِکِ الْمُنْعَام نے عرض کیا یا نبیّ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پھوپھی کیسے؟ فرمایا حضرت ابوالبشر آدم صفی اللہ علیہ السلام کے جسم اطہر کے بقیہ طینت کو ایک جگہ ڈھیر کر دیا گیا تھا۔ تو اس سے یہ کھجور کا درخت پیدا ہوا۔ لہٰذا کھجور کی محبت طبعی لحاظ سے آپ کی محبت کا ثمرہ ہے۔ دونوں ایک خاک سے تخلیق ہوئے۔

☆ راویان اخبار الاخیار، ناقلان آثار الابرار علیہ رحمۃ الغفار ط نے اس مٹی، خاک، طینت پر خوب محبت آمیز تبصرے کئے اور خَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ (پ ۲۳ سورہ ص آیت کریمہ ۷۶) سے خاک کی حکمتیں واضح کیں اور پوشیدہ راز و نیاز کی گرہیں کھولیں ہیں۔ یہ پاک خاک جس کی خاکستر میں ایمان عرفان اور عشق کی چنگاری رکھ دی گئی ہے۔ پاک طینت۔ پاک سرشت اور پاک ذات بابرکات اوّل البشر کی نسبت سے مراتب پر مراتب عظمت پا گئی۔

☆ الشیخ مصلح الدین سعدی شیرازی علیہ رحمۃ الباری ط نے خاک کو کس عمدہ پیرایہ میں بیان کیا ؎

گِلے خوشبوئے درحمام روزے　　رسید از دست محبوب بدستم

بدو گفتم کہ مُشکی یا عَبیری　　کہ بُوئے دلاویزے تو مستم

بگفتا من گلے ناچیز بودم　　ولیک از مدتے باگل نشستم

جمال ہم نشیں درمن اثر کرد　　وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

☆ مشہور محدث حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ "ہدی الساری" شرح صحیح البخاری میں لکھتے ہیں کہ امام بخاری قدس سرہ الباری کی قبر کی مٹی سے مُشک کی خوشبو آتی ہے۔ زائرین تبرکاً مٹی ساتھ لے جاتے ہیں۔ سبحان اللہ نسبت قرب اور محبت بہت بڑی دولت اور عظیم المرتب نعمت ہے۔ جس نے خاک کو کاخ جنت بنا دیا۔

☆ امام محی السنۃ بغوی علیہ الرحمت نے اپنی مشہور تصنیف "معالم التنزیل" میں اسی آیت کریمہ

Marfat.com

کے تحت شرح صحیح البخاری کتاب الجنائز میں مشہور تابعی ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے۔

○ اگر میں قسمیہ کہوں تو اپنے اس قول میں صادق اور مصدوق ہوں گا کہ حضور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیخین کریمین، وزیرین جلیل جلیلین رضی اللہ عنہم حضرت ابوبکر الصدیق الاکبر اور حضرت عُمر الفاروق الاعظم رضی اللہ عنہما کو رب خالق نے ایک مٹی سے تخلیق فرمایا ہے۔ سبز گنبد میں مزارات علیہ بطور شاہد عادل ہیں جو اظہر من الشمس ط اور ازہر من الامس ط ہیں۔ ان پر یہ آیت کریمہ قرآن مجید فرقان حمید کی دلیلِ محکم ہے۔ بمصداق ''پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا'' جس جگہ کی مٹی سے تخلیق ہوا اسی جگہ میں لوٹایا جائے گا۔ اور روز بعث اسی خاک سے اُٹھایا جائے گا۔

غبار راہ طیبہ سرمہ چشم بصیرت ہے یہی وہ خاک ہے جس خاک کو خاک شفا کہیے

☆ سرکار باوقار فیض بار جناب عبداللہ بن جعفر طیار علیہ وعلیٰ اباءٖ الکرام والہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق وارد ہے کہ آپ کی تخلیق بقیہ خمیر سرکار مدنی تاجدار احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوئی۔

○ اجلہ اولیآء اُمّت امام ربّانی سرکار محبوب سبحانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد نقشبندی سرہندی قدّس سرّہ النورانی کے بدن مبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر و بدن انور کا بقیہ طینت پاک کا اُلش ''خمیر'' بطور تبرک رکھا گیا۔ جس سے آپ کو تبعیّت، وراثت اور اصالت میں خاصہ حصّہ نصیب ہوا۔ وَلِلْاَرْضِ کَاْسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ ط

☆ بشارت: فرمایا: مجھے بشارت دی گئی کہ روضہ مقدّسہ ''سرہند شریف'' جس میں آپ کی قبر انور ہے اگر اس کی خاک کسی شخص کی قبر کے اندر ڈال دی جائے تو بڑے بڑے انعامات بخشش کی امیدواریاں ہیں کہ اس روضہ مقدسہ کا صحن قدیم ریاض الجنّت کا ایک باغیچہ ہے۔

اے خاک پاک روضہ عبیری و عنبری کہ اہل جہاں زبوئے تو مدہوش گشتہ اند
سرّے زخاک خلد تو داری کہ اہلِ ارض یک نفحہ از تو یافتہ برچرخ رفتہ اند
ایں خاک احمدی است بذات احد نگر نے یک کہ صد ہزار زیں خاک جستہ اند
ساقی فشاند بر تو خوش آبے کہ اہلِ دہر عاقل بہ پشت آمدہ مخمور رفتہ اند
نے نے تراز تربت طیبہ گرفتہ اند پنہاں زردم و شام بسرہند بستہ اند
اھلاً وسھلاً مرحباپے زوّار تو بسے اقفال بعد برزخ اعدات بستہ اند
یا رب مکن خلاص ازیں خاک در مرا بدحال آں کساں کہ ازیں خاک رستہ اند
شیر بخواب نازبہ پہلوئے دو شبلی یا رب چہ راز است کہ ایں جا نہفتہ اند

(کلیم اللہ علیہ رحمۃ الرحمن)

Marfat.com

تنہا غنیؔ نہ نغمہ مدح تو ساز کرد
کرّو بیان عرش ہم ایں گو نہ گفتہ اند
شاہ عبدالغنی مہاجر دہلوی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

○ اے مومن! اگر تو ان راز ہائے نہفتہ کے پردے کے اندر دیکھنا چاہتا ہے تو آ تجھ کو ایک نسخہ کیمیا بتاؤں اور میری بات غور سے سن اولیآء کرام کے پاؤں کی خاک بن جا اور اس خاک پاک کو سرمہ بنالے۔ تجھے ابتداء تا انتہا نظر آئے گا یا اولیاءِ عظام کے در کی خاک کو اپنے بدن کا پیرہن بنالے۔ جب کہ ہم "چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک" کی مانند ہیں ے

ماز خاک کو یُت پیرہن است برتن   آن ہم زآب دیدہ صد چاک تا بہ دامن

○ وہ خاک پاک جو حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے کسی پیغمبر کے لئے مہیا کی ہو اور آغاز پیدائش سے ہی اس زمین کو انوار و برکات سے سینچا گیا ہو۔ رحمت اور نزول برکات سے پرورش کیا ہو اس میں کچھ بقیہ رہ جائے تو اولیآء اللہ میں کسی کا خمیر بنے یہ امر از روئے عقل ونقل محال نہیں یہ شرع سے مستفاد اور کشف صریح اور مشاہدہ صحیح سے ثابت ہے اس کو اصطلاح شرع میں اصالت کہتے ہیں۔

گزید فقر کہ فرمانروائے ملک ابد   بمشتِ خاک ندارد ہوائے سلطانی

☆ امیر المؤمنین سیّدنا ابوتراب سرکار باوقار علی مرتضٰے کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ الکریم ط آپ گہوارہ نبوت سے تربیّت یافتہ تھے نسبی لحاظ سے آپ کی کنیت ابُوالحسن ہے۔ ایک مرتبہ آپ زمین پر لیٹے آرام فرما تھے۔ تاج دار عرب وعجم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لے آئے تو آپ نے دیکھا کہ آپ کے جسم اقدس پر مٹی لگی ہوئی ہے۔ تو آپ نے اپنے دست مبارک سے مٹی کو جھاڑتے ہوئے ابُوتراب کی کنیت سے نوازا۔ تو آپ نے ساری زندگی اس کنیت کو حرز جان بتایا۔ جو کوئی آپ کو اس کنیت سے پکارتا تو آپ کا چہرہ مبارک خوشی سے تمتما اٹھتا۔ سبحان اللہ! گلستانِ عالم کی اس مٹی سے ابوتراب جیسے وہ جامع الصفات وَالکمالات پھول کھلے جس سے گلزارِ ہستی میں بہار آگئی۔ اے انسان! تو بھی سرکار ابُوتراب کے قدموں کی تراب کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنالے۔ تو تجھ پر تحت الثریٰ تا عرش مُعلّٰی "چودہ طبق" منور اور روشن ہوجائیں گے۔

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانش فرنگ   سُرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ ونجف

○ کقولہ تعالیٰ فی القرآن الحکیم ط (پ۱۶ سورۂ طٰہٰ آیت کریمہ ۵۵)

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ط

Marfat.com

ہم نے تجھے خاک سے پیدا کیا اور اسی میں ہم تمہیں لوٹائیں گے اور پھر اسی سے دوبارہ اٹھائیں گے۔

خاک کا پتلا ہے اور خاک کی تصویر ہے   خاک میں مل جائیں گے اور خاک دامن گیر ہے

○ اوّل البشر حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کے ایک بیٹے قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا۔ تو وہ بطور سزا اس کی لاش کو عرصہ دراز تک اپنی پشت پر لئے پھرتا رہا اللہ جلِ شانہٗ ، نے اپنی قدرت کاملہ سے ایک کوا بھیجا کہ وہ زمین چونچ سے کھود کر قابیل کو دکھائے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کو مٹی میں کس طرح دبائے اس الہامی حکم سے مٹی کے پتلا ''انسان'' کو مرنے کے بعد قبر میں دفن کا طریقہ سکھا دیا ؎

دفن کردش پس بپوشد بخاک   زاغ را الہام بُدے علّمناک

مٹی کی خاصیت اور اس پر متفرّع امور:

○ یہ حق ہے کہ مٹی ''بصورت تیمّم'' جُنبی اور بے وضو جسم کو پاک کر کے بارگاہ ربوبیّت کی حاضری کے قابل بناتی ہے کہ یہ مٹی کی خاصیّت ہے کہ ہر قسم کی گندگی اور نجاست سے جسم اور روح کو پاک کرتی ہے خواہ وہ ظاہری گندگی ہو یا باطنی۔ چونکہ گناہ تمام آلودگیوں اور غلاظتوں سے زیادہ نجس اور قبیح ہے جس کی پاکیزگی کے لئے مٹی کی احتیاج پڑی یہی وجہ ہے عوام النّاس جو گناہ کی آلودگیوں سے آلودہ تھے۔ مرنے کے بعد لحدؔ میں وہ مٹی کے سیج پر مٹی کی چادر اوڑھ کر مٹی کا سرہانہ لے کر سوئے۔ تو مٹی نے اپنی خاصیّت عمل سے اس کے جسم چمڑا ہڈی کو کھا کر مٹی کر دیا۔ ''ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد'' اور اس کو گناہ جیسی آلودگیوں اور جسمانی کثافتوں سے پاک کر دیا۔ اور روز محشر وہ قبر سے صاف ستھرے اور پاک ہو کر محشور ہوں گے۔ بفرمان ربُ الرحمٰن جلِ شانہٗ کہ محبوب مین تیری اُمت کو قبروں سے پاک صاف کر کے اٹھاؤں گا۔ جیسے مسلمان تیمّم کی مٹی سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہیئے   کہ دانہ خاک میں مل کر گُل و گلزار ہوتا ہے

○ انبیاءِ کرام علیہمُ السّلام جو کہ وہ گناہ کے معمولی سے بھی گرد و غُبار کی آلودگی سے پاک اور معصوم ہوتے ہیں۔ صحابہ کرام، اہلبیت نبوی اطہار، اجلّہ اولیآءِ کرام گناہ سے محفوظ ہوتے ہیں لہٰذا ان کے جسموں کو قبر کی مٹی نہیں کھاتی اور ان کے اجسام طاہرہ بالکل تر و تازہ شگفتہ اپنی اصلی

Marfat.com

حالت میں رہتے ہیں۔ذرّہ بھر جسم میں تغیّر وتبدل نہیں ہوتا۔وہ اپنی برزخی زندگی میں عنداللہ زندہ وتابندہ اور درخشندہ ہوتے ہیں ؎

ازخاک شد سعدی اوراچہ باک | کہ درزندگی نیز بوداست خاک
ہیں بشنو تو خاک پاک اولیآء | تابہ بنی ازابتدا تاانتہا

☆ بزرگان دین متین فرماتے ہیں کہ اس خاکی پتلا کے عنصر میں نفس کی آمیزش سے ہوا، ہوس۔حرص وآز نے غلبہ پایا اور پیٹ کے تنور کی آگ میں بھسم ہوگیا ؎

شکم درویشاں تنور خدااست | ہرکہ در آید فنا در فنا است

○ پندونصیحت:

☆ صبروقناعت سے اس کا علاج کر کہ قناعت کی دولت سے تیری نظر میں بادشاہ اور فقیر ایک ہوجائیں گے۔وگرنہ آدم کے پیٹ کو خاکِ گور ہی بھر سکتی ہے۔اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے ذکر سے رجوع الی اللہ اور دنیا سے انقطاع کلّی نصیب ہوگا اور تُو دنیا وآخرت میں عنداللہ معزز اور مکرم ہوگا۔مشہور شاعر فارسی نظیرؔی ایرانی نے کیا عمدہ کہا ہے ؎

نظیرؔی گرطمع داری کہ عزیز جہاں باشی | فَلَا تَطْمَعْ وَلَا تَجْمَعْ وَلَا تَحْرِصْ عَلَی الدُّنْیَا

○ خلاف کفار ومُشرکین کے جو کفر جیسے قبیح اور شرک جیسے گھناؤنے گناہ میں ملوث ہیں۔روز قیامت میدان محشر میں عذاب عظیم، عذاب الیم کو دیکھ کر کہیں گے کقولہ تعالیٰ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرٰبًا ط (پ ۳۰ سورۃ النبا آیت کریمہ ۷) ہائے افسوس کاش کہ میں مٹی ہوتا۔انہوں نے بھی ایسے بھیانک عتاب وعذاب کو دیکھ کر اپنی اصل ''مٹی'' کو یاد کیا۔

○ عظمت خاک:

اِنَّ تُرْبَۃَ قَبْرِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنَ الْبَیْتِ وَالْعَرْشِ وَالْکُرْسِیِّ ط | بیشک سبز گنبد مزار اعظم مرقد اطہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تربت ''مٹی'' مبارک بیت اللہ عرش عظیم اور کرسی سے افضل ہے۔

○ سبز گنبد، مرقد معظم، قبر معطر کی خاک جس سے جسم اطہر ملتبس لگا ہوا ہے، وہ خاک پاک کائنات عالم میں سب سے افضل ہے اور آپ کی تربت کی خاک پاک مشک وگلاب سے فائق تر ہے۔

خاک پاک تربتش فائق از مشک وگلاب | مُہدہ آنکس راکہ بوئید یا بوسد آں تراب

عرش پر گر فرش بھاری ہے تو اس خاک پاک سے
جس میں محو خواب ہے کون و مکان کا تاج دار

مبارک ہیں وہ لوگ جو اِس قبرانور کی خاک پاک کی خوشبو سونگھتے یا بوسہ دیتے ہیں ؂

لَاطِیْبَ یَعْدِلُ تُرَابًا ضَمَّ اَعْظُمَہٗ طُوْبٰی لِمُنْشَقٍ مِّنْہُ وَمُلْتَثِمٖ
یَاخَیْرَمَنْ دُفِنَتْ فِی التُّرَابِ اَعْظُمَہٗ فَطَابَ بِطِیْبِھِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمٗ

ترجمہ: کوئی خوشبو آپ کے جسم اطہر کے ساتھ لپٹی ہوئی مٹی کی خوشبو کے ساتھ برابری نہیں کرسکتی۔مبارک ہیں وہ لوگ جو اُس کی خوشبو کو سونگھتے اور اپنی آنکھوں سے لگاتے ہیں۔اے ان تمام سے افضل جن کی ہڈیاں مٹی میں دفن ہو چکی ہیں کہ آپ کی اس مٹی کی خوشبو سے پہاڑ اور وادیاں معطّر ہیں۔اس خاک پاک کی خوشبو سے جنت الفردوس کو رشک آتا ہے ؂

"نعت پاک برخاکِ پاک"

ہم خاک ہیں اور خاک ہے ماویٰ ہمارا
خاکی تو وہ آدم جدِّ اعلیٰ ہے ہمارا
اللہ ہمیں خاک کرے اپنی طلب میں
یہ خاک تو سرکار سے تمغا ہے ہمارا
اس خاک پہ رکھتے تھے قدم سید عالم
اس خاک پہ قربان دلِ شیدا ہے ہمارا
خم ہوگئی پشت فلک اس طعن زمین سے
سن، ہم پہ مکّہ مدینہ وہ رتبہ ہے ہمارا
اس نے لقب ابوتراب شہنشاہ پایا
جو حیدر کرار کہ مولیٰ ہے ہمارا
اے مدعیو! خاک کو تم خاک نہ سمجھے
اس خاک میں مدفون شہِ بطحا ہے ہمارا
ہے خاک سے تعمیر مزار شہِ کونین
معمور اسی خاک سے قبلہ ہے ہمارا

○ نکتہ بلیغہ حیاتُ النّبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

☆ مومن زندگی میں جس مرتبہ پر عند اللہ فائز ہوتا ہے۔بعد از وصال اس کا مرتبہ اور درجہ بڑھ جاتا ہے۔ہمارے حضور مولائے کائنات تاجدارِ وَرَفَعْنَالَکَ ذِکْرَکَ (پ۳۰ سورہ الم نشرآیت کریمہ ۵) عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مرتبہ عند اللہ جو حیات طیبہ میں تھا بعد از وصال مبارک اس سے کئی گناہ بلند و برتر اور ارفع و اعلیٰ ہو گیا۔رُوح پُر فتوح کے قبض ہونے کے بعد آپ کی روح پُر نور کو اعلیٰ عِلّیین، جنتُ الفردوس، لوحِ مبین، اور مقام دَنَا فتدلّٰی پر لے جایا گیا۔جبکہ وہ آپ کے جسمی مرتبہ سے فروتر اور کم مرتبہ تھے۔تو پھر ربّ العزت جلّت شانہٗ نے آپ کی رُوحِ مقدّس کو آپ کے جسم اطہر میں لوٹا دیا۔کہ جسم اطہر آپ کی رُوح پُر فتوح کا حجرہ ہے جو کائناتِ عالم میں

Marfat.com

مرتبہ اور درجہ کے لحاظ سے برتر ہے اور بلندتر۔ یہ حیاتُ النبی کے عقیدہ کا مُشعر اور مجوّز ہے۔

ہست مارا، از عالم پاک راز ہائے نہفتہ در دل پاک

○ **حکمت جلیلہ عظیمہ کریمہ:**

☆ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے محبوبِ پاک صاحب لولاک علیکَ الصّلوٰۃ والسّلام کے جسم مبارک کا خمیر اسی اربعہ عناصر کے عنصر خاک سے اٹھایا۔ سینہ کو نورِ نبوت اور رسالت سے مزین فرمایا اور آپ کے قلب مسعود، وجود باوجود میں اپنے انوار وتجلیات نے ظہور فرمایا تو اس عالم آب وخاک میں ایمان وعرفان کے جلوے ہر سو نظر آنے لگے اور کائناتِ عالم کا ذرہ ذرہ آپ کے انوار کے پَرتو سے منور ہوگیا۔ اور نغمہ توحید سے گونج اٹھا ۔

عالم آب وخاک میں تیرے ظہور سے فروغ ذرہ ریگ کو دیا تو نے طلوع آفتاب
لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حُباب
شوکت سنجر وسلیم تیرے جلال کی نمود فقر جُنید وبایزید تیرا جمال بے حجاب
تیری نگاہ فیض سے دونوں مراد پاگئے عقل غیاب وجستجو، عشق حضور واضطراب
شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب

○ **بروایت صحیحہ:**

☆ سینہ فیض گنجینہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں نبوت اور رسالت رکھی گئی اور قلب انور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں حقیقت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ السلام والتحیہ کا ورود ہوا وہ عالمِ قدس کا کعبہ ہے اور قالب اطہر عالم انس کا حرم ہے۔ اہل دل کا قبلہ حقیقۃً قلب انور ہے جہاں سے اولیاء کرام کسب نور کرتے ہیں۔ وہ کعبہ کا کعبہ ہے۔ جس سے ہماری آبرو وابستہ ہے ۔

در دل مسلم مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آبروئے ما ز نام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○ **بروایت صحیحہ:**

☆ حضور پُرنور سیّد یوم النشور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام من الملک الغفور کا وجود باجود کعبۃ اللہ کی مٹی سے بنایا گیا ہے قرآن عظیم فرقان حکیم کے فرمان کے مطابق آپ کی قبر انور کعبۃ اللہ کے اندر ہونی چاہیے۔ جیسا کہ آپ کے جدّ امجد سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کی لحد مبارک صحن حطیم عین نیچے میزابِ رحمت میں ہے اور آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ ہاجرہ علیہا السلام کی قبر حطیم

Marfat.com

شریف کے کونہ میں ہے۔ حجاز مقدّس شہر المدینۃ المنورہ میں مرقدِ معظم، قبر معطّر کا بنائے جانے میں ہزار ہا حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ جو اہلِ اسرار جانتے ہیں۔ فَتَدَبَّرْ ط

حکمت بالغہ:

○ اللہ تعالیٰ کی مرضی مبارک اور مشیّت یہ تھی کہ جو لوگ حج و زیارت کے لئے کعبۃ اللہ آتے ہیں وہ میرے محبوب پاک سیّد لولاک عَلَيْكَ الصَّلٰوۃ والسّلام کی زیارت حج و عمرہ کے تحت یا ضمن میں نہ کریں بلکہ اس بارگاہ رحمت کی حاضری اور زیارت کو مستقل بالذّات علیٰحدہ نیت کر کے آئیں تا کہ آپ کی عظمت شان کا ظہور ہو اور وہ صحیح معنوں میں میرے امرِ جَاءُوكَ پر عمل پیرا ہوں بدیں وجہ آپ کا مزار اقدس ربّ العزّت کی رضا اور امرِ الٰہی سے المدینۃ المنورہ بنایا گیا ؎

ان کے طفیل حج بھی رب نے کرا دیئے — اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے
کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا — پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نہضت کدھر کی ہے
کعبہ بھی ہے انہیں کی تجلی کا ایک ظل — روشن انہیں کے نور سے پتلی حجر کی ہے
ہوتے کہاں خلیل بنا کعبہ و منیٰ — لولاک والے سیّدا سب تیرے گھر کی ہے
مَنْ زَارَقَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ — اُن پر درود جن سے نویدانِ بشر کی ہے

"محدّث بریلوی"

○ حضور نور پُر نور سراپا نور سیّد یوم النشور افضل الصلوٰۃ والسّلام من الملک الغفور ط کا تیمّم فرمانا اور نماز ادا کرنا احادیث مبارکہ سے ثابت ہے:

○ مفسر قرآن جلیلُ القدر عظیم المرتبت صحابی سیّدنا عبد اللہ بن عمّ کریم سیّدنا عباس رضی اللہ ورسولہ عنہما سے مروی ہے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنے حجرہ مبارک سے نکلے اور مٹی سے تیمّم فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پانی قریب ہے وہاں پہنچ کر وضو فرمالیں تو رحمت عالم نے فرمایا: وَمَایُدْرِیْنِیْ لَعَلِّیْ لَا اَبْلُغُه' کیا معلوم کہ میں وہاں تک پہنچوں گا یا نہیں۔ فقیر پر تقصیر اسیر نفس شریر عرض کرتا ہے۔ آپ کا یہ فرمان تعلیمِ اُمّت کے لئے تھا۔

۲۔ اس آیتِ کریمہ کے نزول پر میدان بیدار ذات الجیش میں معہ صحابہ کرام تیمّم کر کے جماعت کرائی اور صحابہ کرام نے تیمّم سے نماز میں اقتداء کی۔ اور اُمّت مسلمہ کو اپنی پیروی کی دعوت دی۔ وضو اور تیمّم تحفہ خداوندی ہیں۔ دونوں عمل اور فضل میں برابر ہیں۔ لاکھ لاکھ درود اور کروڑ کروڑ سلام اس ذات اقدس پر جن کے وسیلہ جلیلہ سے رب کائنات نے یہ تحفے "وضو اور تیمّم

Marfat.com

اور نماز" عنایت فرمائے ؎

"یارب زمن برشۂ ابرار دُرودے بر سیّد و مولائے من زار دُرودے

برآبُردے آں قبلہ قوسین سلامے بر چشمِ خطا پوش عطربار دُرودے

چو رفتش از دائرہ پاک برجستہ بیک شوخی رفتار دُرودے

خاک در اوباش تا ز کرامت

خود بشنوی بہ ہر در و دیوار دُرودے "حدائق بخشش"

○ **حقیقی طہارت:**

☆ جناب معارف مآب الطریقت والحقیقت مخدومنا الشیخ ابوُ الرِّضا محمد قُدّس سرہُ الامجد "پوتا مجدّد پاک سرہند شریف" نے فرمایا: مخدوما! تیمّم طہارت مجازی ہے۔ تو طہارت حقیقی حاصل کرتے ہیں اہل حقیقت کی درگاہ خاک مجاز سے پاک ہے۔ مردم دیدہ، مردم دیدہ کور ہیں۔ گھر میں پانی موجود نہیں سراب کو پانی سمجھ لیا اگر انہوں نے آنکھوں کو پانی کیا ہوتا" آنسو بہائے ہوتے تو پانی دیکھا ہوتا۔ میں نے کئی آدمیوں کو دیکھا ہے کہ تیرے در کی خاک سے تیمّم کرتے اگرچہ ان کے اپنے گھر میں آنکھوں سے پانی کا چشمہ جاری تھا۔

مردم دیدہ تیمّم کردہ ازخاک درت گرچہ درخانہ خود آب روانی دارد

مردم دیدہ آب باید کرد خانہ خود خراب باقید کرد

☆ تا کہ احدیّت ذات کا آفتاب سرپردہ عزت سے جلوہ گر ہو اور تمام اشیاء کلیۃً لاشیٔ ہو جائیں اور لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ط لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ط کا راز آشکارا ہو جائے۔ یہ توحید وحدت الشہور کی طرف اشارہ ہے۔ "فَتَفَكَّر" ط (پ۲۴ سورۃ المومن آیت کریمہ ۱۶)

آں سرکہ ازگوش شنیدیم زخلقے ازعلم یقین آمدہ ازگوش بآغوش

بحوالہ انفاس العارفین شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

○ **بروایت صحیحہ:**

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَنَّ فِيْ غُبَارِهَا شِفَاءٌ لِّكُلِّ دَآءٍ ○ فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس دارالشفا "المدینۃ المنورہ" کی خاک پاک میں ہر مرض کی شفا ہے۔

○ آپ کا معمول مقبول تھا کہ مدینہ شہر کی خاک پاک پانی میں گھول کر مریض کے جسم پر چھڑکتے اور دعا کرتے تو ربّ کریم اس کو شفا عنایت فرما دیتے۔ یہ فضیلت خاک مدینہ کو آپ کے قدم مبارک کے مس کرنے سے ملی ہے۔ مسجد قبا کے نزدیک ایک خاص مقام باغ کے کونہ میں

Marfat.com

صعیب جگہ ہے جو خاک شفا کے نام سے موسوم ہے ۔

وہ خاک پاک جو کبھی لگی تھی پائے رسول سے سرمہ بنالوں پاؤں جو اس خاک پا کو میں
آ کر مجھے سنگھا گئی کوئے نبی کی بُو لاکھوں دعائیں دیتا ہوں اس خاک پا کو میں

☆ اَقُولُ بِاللّٰہِ التَّوفِیقُ وَھُوَ الرَّفِیقُ بِالتَّحقِیقِ ط اللہ ربُّ العزت جلّت شانہٗ نے اپنے کمال فضل وکرم سے اس مشتِ خاک کو ایمان وعرفان جیسی عظیمُ الشان دولت ودیعت فرمائی۔ جس سے خاکی ذرّوں کو مہرومہ سے بڑھ کر تابانی ملی یہ سب حضور ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے اللہ جلّشانہٗ کا لطف وکرم ہے۔ جس کا شکر بجالانا واجبُ الامر ہے ۔

وَلَوْ اَنَّ فِیْ کُلِّ مُنْبَتِ شَعْرِیْ لِسَانًا یُثْبِتُ الشُّکْرَ کُنْتُ مُفْتَقِرًا

☆ اے اللہ! اگر میرا رونگٹا بھی زبان بن جائے تو تب بھی تیرا شکر ادا نہ ہو سکے گا۔

من آن خاکم کہ ابر نوبہاری کند از لطف برمن قطرہ باری
اگر بروید ازتن صد زبانم چو سوسَن شکر لطفش کے توانم

☆ تو بھی خاک ہو جا۔ کس در کی؟ خوش آں سَرے کہ آن بر آستان خاک شود؟

محمد عربی کہ آبروئے ارض وسما است ﷺ کسے کہ خاک درش است تاج بر سر اُوست
محمّد عربی کہ آبروئے ہر دوسرا است ﷺ کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر اُوست

○ اس ذات اقدس واطہر وانور ﷺ پر ہر ساعت لاکھوں دُرود، اور لحہ بہ لحہ کروڑوں سلام ہوں۔ جنہوں نے اس مبارک خاک سے تیمّم کرا کر ربُّ العزّت کی بارگاہ لم یزل ولایزال میں سجدہ اور نماز کے قابل بنایا اور اپنی طرف کی راہ ہدایت عنایت فرمائی۔ اس خاک پاک کی عظمت خداداد کو نہ قلم میں یارا کہ لکھ سکے اور نہ زبان میں طاقت کہ بیان کر سکے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کَذٰلِکَ عَلٰی حَبِیْبِکَ ط وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ ط

○ بروائت صحیحہ:

☆ حضور نور، پُرنور، سراپا نور، نورٌ علیٰ نور سیّد یوم النشور ﷺ خاک پر سجدہ کرتے تو اپنی جبین مبارک سے مٹی نہ جھاڑتے، اور ہاتھ سے نہ پونچھتے کہ یہ خاک روزِ شمار پیشانی کو نورٌ علیٰ نور بنادے گی اور یہ نور دوسرے نوروں سے ممتاز اور نمایاں ہوگا۔ جس طرح مصحف پاک قرآن پاک کی ۱۱۴ سورتوں سے سورۃُ النور نمایاں ہے۔ الغرض تیمّم کی خاک پاک نُور، وضو نُور بلکہ نُورٌ علیٰ نُور، نماز نُور یہ سارے نور حضور ﷺ کے نور کے پرتو اور انعکاس ہیں۔

Marfat.com

وَلِلّٰہِ دُرٌّ وَلَنِعْمَ مَاقَالَ وَنِعْمَ مَنْ قَالَ ط

جبینش راجودش پرنور چودر مُصحت نمایاں آیتے نور
خدایا در فضل بکشادہ کزایشاں رسُولے فرستادہ

○ **تیمّم کے ظاہری فوائداور باطنی فضائل قرآن وسنّت کی روشنی میں:**

☆ تیمّم امت مسلمہ پرام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عظیم الشان احسان ہے۔
☆ تیمّم امت مسلمہ کے لئے مانند وضونور علیٰ نور ہے۔
☆ تیمّم امت مسلمہ کے لئے طہارت جسمانی وروحانی اور قلبی کا ضامن ہے۔
☆ تیمّم امت مسلمہ کے لئے وضو کا خلیفہ، نائب اور قائم مقام ہے۔
☆ تیمّم امت مسلمہ کے لئے عظیم نعمت اور وضو کا نعم البدل ہے۔
☆ تیمّم امت مسلمہ کے لئے عجز وانکساری اور خاکساری کا درس ہے۔
☆ تیمّم امت مسلمہ کے لئے حکمتوں کا خزینہ اور طہارت کا سر چشمہ ہے۔
☆ تیمّم امت مسلمہ کے لئے تکبر گھمنڈ، فخر اور ریا کاری کا قاطع ہے۔
☆ تیمّم امت مسلمہ کے لئے رب کریم کا عظیم الشان تحفہ ہے۔
☆ تیمّم امت مسلمہ کے لئے انعامات الٰہیہ سے خصوصی انعام ہے۔

تودانی من اورانیارم ستود پس ازیں بجانش توبرخواں درود
دُرودے چوں باد صبا مشکبار دُرودے چو مہر سما نور بار
دُرودے چوں پائے زیر لب نہد
دل مردہ را جاں تازہ دہد

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَّبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی
وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی وَحَبِیْبِکَ الْمُجتبٰی
وَعَلٰی اٰلِہِ الزَّکٰی وَاَصْحَابِہِ الْاَزْکٰی وَاُمَّتِہِ النُّجَبَاءِ الْبَرَرَۃِ التُّقٰی

"خاکِ پائے اولیاء"

محمد عنایت اللہ

Marfat.com

روضۃ الاوّل **آذان** جنت الفردوس ب ۳

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ جَعَلَ الْاَذَانَ عَلَمَ الْاِیْمَانِ وَسَبَبَ الْاَمَانِ وَسَکِیْنَۃَ الْجَنَانِ وَمَرْضَاۃِ الرَّحْمٰنِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ رَفَعَ اللّٰہُ ذِکْرَہٗ بِذِکْرِ اٰذَانٍ فِیْ کُلِّ خُطْبَۃٍ وَّاٰذَانٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَّاٰنٍ ط

○ قَالَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ فِی الْقُرْاٰنِ الْقَدِیْمِ وَالْفُرْقَانِ الْحَکِیْمِ ط (پ ۲۴ سورۃ حٰم السجدہ آیت کریمہ ۳۳)

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○

کتنی اچھی بات ہے اس کی جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہے۔ اور خود عمل کرتا ہے اچھے اور کہتا ہے کہ میں بیشک مسلمان ہوں۔

شانِ نزول:

○ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے نزدیک یہ آیت کریمہ موذّنین کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ نماز کی طرف بلانے کے لئے دو قسم ہے۔ تبلیغ احکام کی علماء کے لئے ۲۔ تبلیغ احکام بالقلب ہو جو معرفت الٰہی ہے۔ موذن کی دعوت آذان دونوں سے متعلق ہے۔ دعوت الی اللہ میں موذن نمائندہ رسول ہوتا ہے۔ اور آذان کی مشروعیت نصِ قرآنی سے ثابت ہے۔ مُنَادِیًا یُّنَادِیْ ہم نے سنا ندا کرنے والے کی منادی کو۔

پنجگانہ نماز کی آذان:

○ حضور مظہر ذات کبریآء، تاجدار لولاک لما محمد رسول اللہ علیہ افضل التحیۃ والثناء ط نے المدینۃ المنورہ ہجرت فرمائی تو آپ نے سب سے پہلے مسجد النبوی شریف کی تعمیر فرمائی۔ اس وقت تک نماز کی ادائیگی کے اعلان کا رواج نہ تھا۔ آپ نے صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا تو انہوں نے اپنی اپنی تجاویز پیش کیں کہ جھنڈا اونچا لہرایا جائے۔ کسی نے بوق ''بگل'' بجانے کا مشورہ دیا تو فرمایا: وَھُوَ مِنْ اَمْرِ الْیَھُوْدِیَّۃِ ط یہود بے بہبود عاقبت ناسعود کا طریقہ ہے ہمیں یہ زیب نہیں دیتا تو کسی نے ناقوس کا عرض کیا تو فرمایا: ھٰذَا مِنْ اَمْرِ النَّصَارٰی ط یہ عیسائیوں کا معمول ہے تو کسی نے آگ جلانے کا عرض کیا تو فرمایا یہ مجوسیوں کا شیوہ ہے۔ الغرض حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مشورہ تھا اَفَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا یُّنَادِیْ لِلصَّلٰوۃِ ط کیا یہ

Marfat.com

مناسب نہیں کہ نماز کے وقت ایک شخص بلند آواز سے پکارے تاہم اس مجلس مبارکہ میں کوئی فیصلہ نہ ہوسکا۔اور مجلس برخاست ہوگئی۔

☆ چنانچہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی جن کو بارگاہ نبوی سے صاحب الآذان کا خطاب ملا وہ حالت اضطراب میں غور وحوض کرتے کرتے سو گئے آپ نے خواب میں ایک سبز پوش نورانی چہرہ والا مرد دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں ناقوس ہے۔آپ نے اس کو کہا: اے بندہ خدا! اس کو بیچو گے تو وہ کہنے لگا تم اس کو لے کر کیا کرو گے؟ فرمایا: میں اس سے لوگوں کو نماز کے لئے جمع کروں گا۔اس نے کہا میں اس سے بہتر چیز تم کو سکھاتا ہوں تو اس نے آذان کے یہ مخصوص الفاظ بتائے۔تو میں فی الفور بیدار ہوا اور یہ خواب بارگاہ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر اسی وقت عرض کیا تو آپ نے خوش ہو کر فرمایا: هٰذَا الرُّؤْيَا حَقٌّ اِنْ شَآءَ اللّٰهِ ط یہ خواب حق ہے۔اور مجھے حکم دیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ الفاظ سکھا دو کہ اُن کی آواز بلند اور خوش تر ہے

بدر اچھا ہے فلک پر اور ہلال بھی اچھا ہے ۔۔۔ چشم بینا ہو تو دونوں سے میرا بلال اچھا ہے

بروایت ثانیہ:

○ آپ کو خواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ کلمات آذان القاء فرمائے۔حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِي الصَّلٰوةَ اِذَا اَذِنْتَ فَتَرَتَّلْ ط اے بلال اٹھو اور نماز کے لئے آذان پڑھو اور جب آذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر کلمات بلند آواز سے پکارو اور اپنی شہادت کی انگلیاں کانوں میں ڈال لو۔وَلَوْاَنَّهٗ لَرَفَعَ الصَّوْتَ ط اس سے تیری آواز بلند ہوگی۔یوں ۱ھ ہجری المقدسہ کو آذان کا طریقہ رائج ہوا اور بفضلہ تعالیٰ تا قیام قیامت قائم دائم رہے گا۔اور حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ دین اسلام میں سب سے پہلے ۱ھ ہجری المقدسہ کو مسجد النبوی شریف کے مؤذن مقرر ہوئے۔اس وقت سے تاحال اہل اسلام کی عبادت گاہوں۔مسجدوں میں پانچ وقت آذان کی آواز سامعہ نواز بلند ہو رہی ہے اور اہل ایمان کے دل مسحور ہو کر مسجدوں کی طرف کھچے چلے آرہے ہیں۔اَللّٰهُمَّ زِدْهُمْ شَوْقًا وَذَوْقًا ط

☆ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جب آذان سنی تو اپنی چادر کو کھینچتے دوڑتے بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور نہایت ہی مؤدبانہ انداز سے عرض کیا۔وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي رَأٰى ط۔۔۔اس ذات پاک کی قسم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے۔لیکن آدھی

Marfat.com

رات کو بے آرام کرنے کی جسارت نہ کی سوچا صبح ہوگی تو خواب عرض کروں گا اس پر آپ نے فرمایا: لِلّٰهِ الْحَمْدُ ط ''اللہ کے لئے ہی حمد ہے'' جس نے ہمیں صدق وصفا اور ہدایت کا راستہ دکھایا۔ اور آذان کا طریقہ بتایا۔

☆ ایسا خواب مبارک تقریباً دس صحابہ کرام نے دیکھا۔ جن میں حضرت ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور سات صحابہ انصار تھے۔

بروایت صحیحہ:

○ شہنشاہ کشور رسالت۔ تاجدارِ مملکت نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شب معراج جب مسجد اقصیٰ میں تشریف فرما ہوئے تو فرش پر جبرائیل امین علیہِ السّلام نے آذان پڑھی اور پھر عرش پر بیتُ المعمور میں آپ کی جلوہ گری پر آذان پڑھی گئی اور جملہ انبیآء کرام نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ وہی کلمات مبارکہ تھے جو ربّ کریم نے صحابہ کرام کو خواب میں القا فرمائے۔

○ تحقیق یہ ہے کہ حضور شب اسرآء کے دُلہا۔ متمکّن مقام دنا فتدلّی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آذان کے کلمات طیبات کو شب معراج عرش عظیم پر سنا لیکن اظہار کا حکم نہ ہوا مکہ معظّمہ کی زندگی میں بغیر آذان کے نماز ادا فرماتے رہے۔ بعدُ الہجرت جب المدینۃُ المنورہ تشریف فرما ہوئے تو آپ نے فرمان الٰہی وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ط (پ۴ سورۃ آل عمران آیت کریمہ ۱۵۹) صحابہ کرام سے مشورہ طَيِّبًا لِّنُفُوْسِهِمْ وَرِفْعًا لِاَقْدَارِهِمْ ط ان کو خوش کرنا اور ان کی قدر ومنزلت بڑھانا منظور تھا دوسرا صحابہ کرام کی استعداد علمی وعقلی کو اُجاگر فرمانا اور پرکھنا مقصود تھا تو صحابہ کرام کے الہامی اور منامی مشورہ کو قبول فرمایا۔ جس سے آذان اُمّت مسلمہ کا شعائر بن گئی۔ تیسرا صحابہ کرام کا اجماع سنّت قرار پایا فافہم۔

○ سیّدنا بلال ابن رُباح رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سابقونَ الاوّلون میں عظیمُ المرتبت صحابہ کرام سے ہیں۔ اعلان نبوت کے وقت کعبۃُ اللہ میں تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پہلی ہی نگاہِ نبوت کے نخچیر ہوگئے۔ تو دل قابو میں نہ رہا ہمہ وقت بلند آواز اَحد اَحد پکارتے پھرتے۔ تیر نگاہ سینہ بے کینہ سے پار اور تیغ ابرو کے وار سے جگر فگار ہوگیا۔ شہباز عشق نے طائرِ عقل کے پر نوچ لئے اور اپنا اسیر بے تقصیر بنا کر عشق کے راہیوں کا سالار بنا دیا ؎

یہ نگاہ نبی کی تاثیر تھی بلال تیری تقدیر تھی
یہ کیسی پیاری تصویر تھی کہ تُو نگاہِ نبی میں سما گیا

Marfat.com

برو ایت مُعتمد ہ:

○ حضرت عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو یا سیّدنا بلال کہہ کر پکارتے اور فرماتے:
قَدِّمْ یَا بَلَالُ مَنْ اَخَّرَكَ قَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط اے سیدنا بلال! تمہیں پیچھے کون کرسکتا ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے آگے کیا ہو۔ شب معراج بھی تم رسول اللہ ﷺ اور جبرائیل علیہ السلام سے پہلے اور آگے آگے جنت کی سیر کرتے تھے۔

☆ جناب ابو عبداللہ سرکار باوقار قافلہ عشق کے سالار حضرت بلال بن رباح حبشی رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ کا بیت المقدس ''مسجد اقصیٰ'' میں آذان کا منظر ے

ہر کہ عاشق شد جمال ذات را اوست سیّد جملہ موجود ات را

○ بروایت صحیحہ:

☆ دوران جہاد ملک شام کے عیسائی راہبوں نے خلیفہ ثانی امیرُ المؤمنین فاروق اعظم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہٗ کو بذریعہ فاتح مصر وشام حضرت عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ دعوت دی کہ آپ بنفسِ نفیس یہاں تشریف لائیں تا کہ صلح نامہ پر دستخط کریں۔ جب آپ حضرت ابو عبیدہ ابن جراح رضی اللہ عنہ سپہ سالار لشکر کے ہمراہ بیتُ المقدس پہنچے تو انہوں نے اپنی مذہبی کتب اور الہامی کتاب انجیل مقدس میں درج شدہ نشانیوں چہرہ، مُہرہ اور صورت وسیرت کے علامات کو دیکھ کر پہچان لیا کہ یہی وہ ہیں جو فاتح بیت المقدس ہوں گے۔ تو انہوں نے نہایت ادب واحترام سے فتح بیت المقدس کی چابیاں پیش کردیں۔ ا۔ دوران سفر اپنی باری کے مطابق غلام اونٹ پر سوار تھا اور آپ امیر المومنین اونٹ کی نکیل تھامے پیدل چل رہے تھے۔ ۲۔ آپ کی قمیص میں ستر ۷۰ پیوند لگے تھے۔ اَوْ غَیْرُ ذٰلِكَ ط

○ وہاں کشتۂ عشق رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ جب نماز کا وقت ہوا تو آپ نے ان کو مسجد اقصیٰ میں اپنے مخصوص انداز میں آذان پڑھنے کا حکم دیا۔ بلبل چمنستان رسالت، عندلیب گلستان عشق ومحبت کی سوز وگداز سے لبریز آذان کی رُوح پرور بلند آواز فضا میں گونجی تو دلنواز، دل آویز کلمات طیبات کے انوار قبلہ اول پر گھٹا باندھ کر ہر سو چھا گئے جس سے ایک سماں بندھ گیا۔ نغمہ سرمدی سے سرزمین فلسطین نور اسلام سے جگمگا اٹھی۔ سپہ سالار اعظم حضرت ابو عبیدہ ابن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور مجاہدین اسلام صحابہ کرام کو عہد رسالت کا وہ مبارک وقت یاد آگیا۔ اور آنکھوں سے آنسو چشمہ کی مانند بہہ نکلے اور دل بے قابو ہو گئے

گرچہ بت ہیں قوم کی آستینوں میں مجھے ہے حکم آذان لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

Marfat.com

یہ نغمہ فصل گل ولالہ کا نہیں پابند بہار ہو کہ خزاں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ؕ

○ کثیر التعداد علماء یہود ونصاریٰ رُہبان اور احبار ایمان لے آئے۔ واپسی پر امیر المؤمنین اپنے ساتھ مشہور علماء یہود حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو المدینۃ المنورۃ لے آئے اور اپنا مشیر بنالیا۔ جناب عالی وقار عاشق زار حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ستر ہزار انبیاء کرام کے قبلہ اول میں بھی سب سے پہلے اذان پڑھنے کا شرف پایا ؎

رخ مصطفیٰ وہ کتاب ہے جو محبتوں کا نصاب ہے
یہی میرے پیش نظر رہے دن رات میں اسے پڑھا کروں

☆ مسجد اقصیٰ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امامت انبیاء کرام کے بعد بیت المقدس میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے نماز کی امامت کرانے کا شرف پایا اور نماز پڑھائی۔

☆ ایک مرتبہ حضور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آذان میں لکنت عجمیہ کی وجہ سے حرفِ شین کی بجائے سین پڑھتے ہیں اس تلفظ کی غلطی کی وجہ سے منافقین زبان طعن دراز کرتے ہیں۔ لہٰذا مؤذن کسی اور کو مقرر فرمادیں۔ چنانچہ ایک صحابی نے فجر کی آذان پڑھی تو اقلیمِ عشق کے تاجدار حضرت بلال رضی اللہ عنہ ایک کونہ میں گریہ کناں بیٹھ گئے۔ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام حاضر حضور ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیا وجہ ہے کہ آج آپ کے موجود ہوتے مسجد بے آذان ہے فرمایا: آذان فجر تو ہوگئی ہے۔ عرض کیا ربّ قدوس فرماتا ہے اگر بلال نے آذان نہ دی تو میں قیامت تک سورج نہ نکالوں گا ؎

عشق رسول کا یہ کرشمہ تو دیکھئے روکا گیا سحر کو آذان بلال تک

○ سبحان تیری قدرت: ''براشہد تو خندہ اسہد ''س'' بلال'' ''مثنوی رومی''

وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستان وجود ہوتی ہے بندہ مومن کی آذان سے پیدا
مٹ نہیں سکتا کبھی مرد مومن کہ ہے اس کی آذانوں سے فاش سرّ کلیم وخلیل
پیدا کبھی ہوتی تھی سحر جس کی آذان سے اس بندۂ مومن کو اب لاؤں کہاں سے

○ مؤذنین کرام بارگاہ رسالتمآب عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمُ الصَّلٰوتِ وَالتَّسْلِیْمَاتُ وَالتَّحِیَّاتُ ؕ

☆ حضرت ابوعبداللہ سیّدنا بلال ابن رباح حبشی رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہٗ ؕ

☆ حضرت ابومحذورا سیّدنا اوس بن مغیرہ جمحی قرشی رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہٗ ؕ

☆ حضرت سیّدنا عبداللہ بن مکتوم قرشی مدنی رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہٗ ؕ

Marfat.com

☆ حضرت سیّدنا سعد بن عائذ قرظی رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہٗ

○ مؤذّنہ آذان پڑھنے کی جگہ:

آذان کے لئے مخصوص جگہ مسجد کے باہر بنائی جائے یہ سنّت ہے۔

☆ حضرت سیدنا ابوعبداللہ بلال ابن رباح حبشی رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہٗ کا کعبۃ اللہ کی چھت پر آذان کا منظر۔

○ فتح مبین المکۃ ۸ ہجری المقدسہ کو سیّد العاشقین حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو کعبۃ اللہ کی چھت پر چڑھ کر آذان دینے کا حکم بارگاہ رسالت سے ہوا۔ تاکہ مشرکین مکہ مکرمہ جان لیں کہ مصطفیٰ کے غلاموں کی کیا شان ہے۔ قدرتِ الٰہی عین وقت آذان قبلۃ العارفین، کعبۃ الطائفین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم طواف کعبۃ کررہے تھے اور جس سمت حضور مطاف میں طواف کرتے ہوئے تشریف لے جاتے۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہٗ کعبۃ اللہ کی چھت پر آذان دیتے ہوئے اُدھر ہی اپنا منہ پھیر لیتے۔ سبحان اللہ! عشق والوں کے انداز کتنے حسین اور نرالے ہوتے ہیں۔ کعبۃ پاؤں کے نیچے ہے اور رخ کعبہ کے کعبہ تاجدار حرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف اور زبان پر ذکر اللہ ربُّ العزّت کا جاری وساری ہے اور انوار توحید انوار رسالت سے کعبۃ اللہ چمک اُٹھا۔

نازک یہ بھنویں اُن کی عارض پہ یہ خال ان کا
مصروف تلاوت ہے کعبہ میں بلال اُن کا

○ سبحان اللہ! اس انداز بندہ نوازی پر فدا اور شان دلربائی کے قربان! کہ آقائے کریم نے اپنے سیاہ فام غلام کو خاک سے اُٹھا کر افلاک تک پہنچا دیا۔

○ بروایت صحیحہ:

سب سے پہلے خانہ کعبہ کی چھت پر سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے آذان حج پڑھی۔ (پ ۱۷ سورۃ الحج آیت کریمہ ۲۷)

عرش وفرش پر آذان:

○ فرش پر بیت المقدس مسجد اقصیٰ میں شب معراج سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام نے آذان پڑھی اور عرش پر بیت المعمور میں آذان جبرائیل کی بھی روایت ملتی ہے۔ ان دونوں مقامات فرش وعرش پر تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اقتداء میں معراج کی نماز پڑھی۔

چاند پر آذان:

○ موجودہ دور میں سائنس کے تاریخی شواہد موجود ہیں کہ جب امریکہ کی چاند کاڑی چاند پر

Marfat.com

اُتری تو سب سے پہلے چاند پر قدم رکھنے والے انگریز بنام نیل آرم سٹرونگ نے وہاں آذان کی آواز سنی جس کا اظہار اس نے واپسی پر اس وقت کیا جب وہ مصر کا دورہ کر رہا تھا کہ مصر کی جامع مسجد سے آذان کی آواز گونجی تو اس نے حیرت اور تعجب سے کہا ایسی آذان میں نے چاند پر سنی تھی آذان کی سمع نوازی سے چاند کے شہوار کو چار چاند لگ گئے اور وہ مسلمان ہو گیا۔ سائنسی شواہد سے یہ ثابت ہے کہ تمام آوازیں فضائے بسیط میں محفوظ ہیں۔ جیسے مقام بدر میں آج بھی طبل کی آواز آتی ہے۔

○ لہٰذا کچھ بعید نہیں کہ عرصہ قریب میں سائنس کی ایجادات اتنی ترقی کر جائیں اور مواصلاتی نظام ان آوازوں کو Catch کیچ کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اور ہم اپنی زندگی میں ان آذانوں کی آوازوں کو سن سکیں جو فضائے کعبۃ اللہ، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ میں ہوتی ہیں اور یہ کچھ بعید نہیں کہ عہد رسالت تا ہنوز جو آذانیں پڑھی گئیں وہ فضاءِ بسیط سے ٹیپ کر لی جائیں۔

○ معتبر ذرائع سے شنید ہے کہ مقام بدر میں مجاہدین اسلام کے طبل کی آواز آج بھی گونجتی ہے۔ اور گھوڑوں کے ٹاپوں اور ہنہنانے کی آواز سنائی دیتی ہے جن کے قدموں کی گرد کی قسمیں ربّ کریم نے قرآنِ کریم میں بیان فرمائی ہیں۔

○ آذان ایک پُر تاثیر اور پُر بہار نغمہ سرمدی ہے۔ جو اپنے جاہ وجلال، عزّ ووقار شان وشوکت کے ساتھ آج بھی زمین کے خِطّوں آسمان کی وسعتوں میں فضاؤں اور ہواؤں کو معطّر اور منوّر کر رہا ہے اور توحید و رسالت کے انوار و تجلیات کو بکھیر رہا ہے یہ آفاقی ازلی اور سرمدی نغمہ ہر لحظہ ہر لمحہ اور ہر ساعت ہر آن بلفظہٖ مِن وعَن، بِلا کم وکاست ہمہ وقت کائنات عالم میں گونج رہا ہے اور نماز پنجگانہ کی بیتُ العتیق میں دعوت دیتا ہے۔ جس میں مومن کی فلاح دارین کا راز پوشیدہ ہے آذان کے کلمات طیّبات اسلام کی روح اور ایمان کی جان ہیں۔

○ علامہ محمد اقبال اپنے اسلاف کے کارہائے نمایاں کرتے ہوئے طرب نواز ہیں:

مغرب کی وادیوں میں گونجی آذان ہماری — تھمتا نہ تھا کسی سے سیل رواں ہمارا
دیں آذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں — کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
شان آنکھوں میں نہ جچتی تھی جہانداروں کی — کلمہ پڑھتے تھے ہم چھاؤں میں تلواروں کی

○ آپ نے صدیوں سے بے آذان مسجد قرطبہ ''ہسپانیہ'' میں آذان دی آپ کی آنکھوں سے جوئے خون ''آنسو'' رواں تھے۔ ایک مقام پر نوحہ گر ہیں مسجد قرطبہ کی دیواریں حیرت سے تکتی

Marfat.com

اور کہتی تھیں کہ یہ قافلہ عشق سے بچھڑا ہوا مسافر کہاں سے آ گیا۔ اس اجنبی کی مانوس کن آواز میں کس صدائے گم گشتہ کا سوز بھرا ہے۔ جس سے مسجد کے در و دیوار اور مینار جھوم اُٹھے۔

آہ کہ صدیوں سے ہے تیری فضاء بے آذان دیدۂ انجم میں ہے تیری زمین و آسمان
عشق بلا خیز کا قافلہ سخت جان کونسی وادی میں اور کونسی منزل میں ہے

○ علامہ مرحوم کی بیتابی قلب اور اضطراب میں دی گئی آذان میں بشارتوں کا پیغام پوشیدہ ہے ناامیدی نہیں۔ مسجدوں کے میناروں سے ''اللہ اکبر'' کی مشکبو صدا گونجتی رہے گی۔

دیار شب زار میں سحر کی بشارتوں کا پیغام لے کر
درسماعت پہ دستکیں دے رہی ہے تیری آذان اب تک

گشتۂ عشق رسول سیّدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا مسجد النبوی میں آذان کا منظر:

☆ حضور سیّد العرب والعجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آپ نے ہجر کے شدید صدمہ سے دمشق ملک شام جانے کی اجازت چاہی تو سیّدنا ابوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روکا تو سالار عشق نے جواب دیا اِنِّیْ لَااُرِیْدُ الْمَدِیْنَةَ بِدُوْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَلَا تَحْمِلُ مَقَامَ رَسُوْلِ اللّٰہِ خَالِیَةً عَنْہُ ط اپنے محبوب کریم کے بغیر اب میرا جی نہیں لگتا اور نہ ہی مجھ میں ان خالی مقامات کو دیکھنے کی قوت ہے۔ جس مقامات میں آپ مجھے نظر نہیں آتے۔ بعد ازاں فاروق اعظم سے اجازت لے کر عازم دمشق ہو گئے۔

عشق چوں زنبور در ہر خانہ منزل ساختہ رخنہ ہائے بیعدد ہجر تو در دل ساختہ

☆ کچھ عرصہ بعد ایک مبارک شب کو خواب میں حضور پرنور، نور علی نور رسید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال جہاں آرا کی زیارت باطہارت سے مشرف ہوئے اور آپ نے ارشاد فرمایا: مَاھٰذِہِ الْحَفْوَةُ یَابِلَالُ ط اے بلال یہ کیا بات ہے؟ اَمَا اَنَّ لَكَ اَنْ تَزُوْرَنِیْ ابھی وہ گھڑی نہیں آئی کہ ہماری زیارت کو آؤ۔ اتنے قرب کے بعد یہ حال کیوں؟

کَیْفَ حَالُ الْقَلْبِ فِیْ نَارِالْفِرَاقِ گفتمش وَاللّٰہِ حَالِیْ لَایُطَاقُ

☆ جب بیدار ہوئے تو فی الفور عازم المدینۃ المنورہ ہو گئے۔ عاشق صادق کو آرام کہاں؟ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مواجہ شریف کے سامنے دیر تک کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام اور عرض و معروض کرتے رہے۔ فَیَجْعَلُ وَیَبْکِیْ وَ یَمْرَغُ وَجْھَہٗ ط تو دیر تک روتے رہے

Marfat.com

آنسوؤں کا تانتا بندھ گیا کافی وقت تک یہ کیفیت رہی اور اپنے چہرہ کو قبر انور کی خاک پاک پر ملتے رہے اتنے میں سارے شہر ہمایوں میں آپ کی آمد کی خبر پھیل گئی۔ خلافتِ معدلت صدیقی کا زمانہ تھا۔ صحابہ کرام رضوانَ اللہ الملکِ المُنعام سے کوئی جراٗت نہ کر سکا کہ ان سے آذان کا کہیں۔ شہزادگان نبوت سرکار حسنین کریمین علیہ وعلیٰ ابناءِ الکرام الصلوٰۃ والسّلام کو سینہ سے لگا کر چومتے رہے شہزادگان کرام کے فرمان ذی شان پر آپ نے مسجد النبوی میں آذان پڑھی تو سامعین پر ایک عجیب سا کیف اور سرور طاری ہو گیا۔ جس نے سارے شہر مبارک پر ایک ہیجان پیدا کر دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا زمانہ یاد آ گیا۔ تمام شہر مسجد النبوی شریف میں اُمڈ آیا۔ حتیٰ کہ پردہ نشین بھی چھتوں پر چڑھ گئیں۔ گریہ زاری، آہ وفغاں سے ایک کہرام مچ گیا۔ کیا دردوسوز ہو گا آپ کی آذان میں کیا لذّت وفرحت ہوگی اس آواز میں ؎ سرکار علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ؎

وَفِی کُلِّ وَقْتٍ لِلصَّلٰوۃِ یُھِیْجُہٗ   وَبِلَالُ یَدْعُوْا بِاسْمِہٖ کُلَّمَا وَکَمَا

اور ہر نماز کے وقت ایک نیا ہیجان پیدا کر دیتا ہے۔ جب کہ وہ بلال آذان میں آپ کا نام مبارک پکارتا ہے۔

☆ سبحانَ اللہ! اللہ ربُّ العزّت کی کبریائی اور عظمت شان کا اعلان اور پھر بلال کی زبان اور اس کی تاثیر نے مؤمنین کے دلوں کو چیر پھاڑ کر رکھ دیا اور پھر جب آذان میں حضور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کی شہادت تک پہنچے تو آنکھوں نے وہ منظر نہ دیکھا۔ یعنی آنکھوں کے سامنے وہ حسن و جمال باکمال جب جان دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بنفس نفیس حین حیات ظاہری میں جلوہ افروز ہوا کرتے تھے۔ وہ نظر سے اوجھل تھا۔ جب فضاؤں میں عشق کی آذان گونجا کرتی تھی ؎

چمن کے تخت پر جس دم شہِ گل کا تجمل تھا
ہزاروں بُلبلوں کی فوج تھی اک شور تھا غل تھا
جب آئے دن خزاں کے کچھ نہ تھا جز خار گلشن کے
بتاتا باغباں رو رو یہاں غنچہ یہاں گل تھا

☆ اس دور کو یاد کر کے ہر فرد بشر ماہی بے آب کی طرح تڑپ اٹھا۔ اور اس کیفیت حالی سے آپ کو صبر کا یارا نہ رہا۔ ہچکی بندھ گئی اور آذان مکمل کرنے کی سکت اور طاقت نہ رہی اور اہل مدینہ شریف کو بھی سننے کی تاب باقی نہ رہی اور آپ غش کھا کر گر گئے ؎

اداۓ دید سراپا نیاز تھی تیری   کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

Marfat.com

آذان ازل سے تیرے عشق کا ترانہ بنی نماز تیرے نظارے کا بہانہ بنی

☆ چند روزہ مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہنے کے بعد واپس باجازت دمشق چلے گئے اور بعمر ۶۳ سال ۱۸ھ ہجری المقدسہ بروز جمعۃ المبارک وصال فرمایا۔ اور جامعہ مسجد دمشق باب الصغیر ملک شام اپنی لحد میں آسودہ خاک ہیں۔ ''خدا رحمت کند ایں عاشقاں پاک طینت را''

پوشیدہ تیری خاک میں سجدوں کے نشان ہیں خاموش آذانیں ہیں تیری باد سحر میں

سیّدنا ابو عبداللہ بلال بن رُباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا روز محشر آذان دینے کا منظر:

○ حضور شافع یوم النشور ﷺ روز قیامت کشتۂ عشق رسول ابو عبداللہ بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو آذان دینے کا حکم دیں گے۔ جب آپ آذان کے کلمات طیبات بلند آواز سے پکاریں گے۔ تو انبیاء عظام علیہم السلام عظمتِ الٰہی کے سامنے گردنیں جھکا دیں گے اور اہل محشر پر سکتہ طاری ہو جائے گا۔ آذان کی برکت کا صدقہ آپ کی شان یہ ہوگی۔ آخر الزمان عظیم المرتبت رسول ﷺ کی اونٹنی کی نکیل تھامے سب سے پہلے داخل جنت الفردوس ہونگے۔

حکمت بالغہ:

○ حکمت آذان روز شمار یہ کہ یوم آخرت تکلیف شرعیہ کا دن نہیں وہاں نہ نماز نہ روزہ نہ حج نہ زکوٰۃ۔ وہاں روز قیامت کی آذان عظمتِ شانِ کبریاء رفعت ذکر مصطفیٰ ﷺ کا سبب ہوگی۔

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزم محشر کا کہ ان کی شان محبوب دکھائی جانے والی ہے

دل نثارِ مصطفیٰ جان پائمال مصطفیٰ ''ﷺ''
اک اُویس مصطفیٰ اک بلال مصطفیٰ ''ﷺ''

خواب میں آذان پڑھنا:

○ عالم علم رؤیا و تعبیر امام محمد بن سیرین مشہور تابعی معبّر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک شخص نے اپنا خواب بیان کیا کہ میں خواب میں آذان پڑھ رہا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا کہ تو حج بیت اللہ کرے گا۔ اور دوسرے شخص نے بھی عرض کیا کہ مجھے بھی یہی خواب آیا ہے کہ خواب میں آذان پڑھ رہا ہوں تو آپ نے اسے فرمایا تجھ پر چوری کا الزام لگے گا۔ اور سزا بھگتے گا۔ تو بیرہ تو آپ کے فرزند ارجمند شاگرد رشید نے عرض کیا کہ خواب دونوں کا ایک جیسا ہے لیکن تعبیر مختلف فرمایا پہلا شخص سنت مطہرہ کا نمونہ اور شریف تھا۔ تو قرآن پاک کی اس آیت کریمہ۔ وَاَذِّنْ فِی

Marfat.com

النَّاسِ بِالْحَجِّ ط (پ۱۷ سورۃ الحج آیت کریمہ ۲۷) سے تعبیر بتائی۔اے میرے پیارے خلیل علیہ السلام آذان' آواز' دولوگوں کو کہ وہ حج کے لئے آئیں اور دوسرا شخص شریر النفس نظر آیا تو اس کے خواب کی تعبیر اس آیت کریمہ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ط (پ۱۳ سورۃ یوسف آیت کریمہ ۷۰) آذان دی آذان دینے والے نے ''یعنی آواز دی'' اے قافلہ والو! تم چور ہو کہ تعبیر خواب انسان کے اعمال اور قلبی احوال کے مطابق ہوتی ہے۔

○ بروایت حدیث پاک: قَالَ بَعْدَ وَفَاتِیْ یَنْقَطِعُ الْوَحْیُ وَلَایَنْقَطِعُ الْمُبَشِّرَاتِ ط فرمایا میرے وصال کے بعد وحی کا سلسلہ ختم ہوجائے گا مگر مبشرات باقی رہیں گے۔ایک روایت میں فرمایا: اَلرُّؤْیَا الصَّادِقَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ اَرْبَعِیْنَ جُزْءٌ مِّنَ النُّبُوَّةِ ط مومن کا سچا خواب ''مبشرات'' نبوت کے انوار کا چالیسواں حصہ ہے۔انبیاء کرام کے خواب وحی الٰہی ہوتے ہیں۔مثلاً حضور سیّد الانبیآء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خواب فتح مکہ معظمہ پ۲۶ سورہ الفتح آیت کریمہ ۲۷، سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا خواب قربانی (پ۲۳ سورہ الصّٰفّٰت آیت کریمہ ۱۰۲) اور سیّدنا یوسف نبی اللہ علیہ السلام کا خواب (پ۱۲ سورۃ یوسف آیت کریمہ ۴) قرآن مجید فرقان حمید کی نصِ قطعی سے ثابت ہیں۔اور مومن کا خواب الہامی جیسے مبشرات سے تعبیر کیا جاتا ہے۔باقی سب خواب اَضْغَاثُ اَحْلَام ''حدیثِ نفس کے زُمرہ میں آتے ہیں'' جن کو عوام کی اصطلاح میں پراگندہ خیال کہا جاتا ہے۔

○ حضرت سیّدنا ابومخذوراء، اوس بن مغیرہ جمحی قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ط

○ فتح مکہ معظمہ ۸ ہجری المقدّسہ کے بعد سیّد العرب والعجم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غزوہ حنین کی واپسی پر ''بروایت'' فتح مکہ مکرّمہ کے بعد آپ نے مؤذّن کو آذان پڑھنے کا حکم دیا۔جب مؤذن آذان کہتا تو مکہ مکرّمہ بلدۂ آمینہ کے چند نوجوان گلیوں میں آذان کی نقل اتارتے جو ابھی تک مشرّف باسلام نہیں ہوئے تھے۔ان میں خوش الحان خوش مقال اور خوش خصال نوجوان اُبومخذوراء بھی تھا۔ایک روز آذان کے کلمات کی دلکش انداز میں نقل کررہے تھے۔خدا کی قدرت! اچانک سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لے آئے۔آپ نے اپنا دست مبارک اس کے سر پر رکھ دیا وہ حیرت زدہ ہوگیا۔تو آپ کا اس کے سینہ پر ہاتھ مبارک کا مس کرنا تھا کہ سینہ کینہ سے پاک ہوگیا۔عداوت کی بجائے دل محبت سے لبریز ہوگیا اور ایمان جیسی عظیم نعمت سے مالا مال ہوگیا۔آپ نے اس کو دعائیہ کلمات سے بَارَكَ اللّٰهُ فِیْكَ وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَیْكَ ط سے نوازا

Marfat.com

اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اسلام کے دامن رحمت سے وابستہ ہوگیا۔تو سیّد الابرار علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام مِنَ الملکِ المختار ؒ نے کعبۃ اللہ کا موذّن بنادیا۔آپ اس ذوق وشوق، سوز وگداز سے آذان پڑھتے کہ مومنین کی روح جھوم اٹھتی۔آج بھی ان کی اولاد میں وہ دردوسوز کعبۃ اللہ کی آذان میں ہے۔اس ذات باقی جلّشانہٗ ''اَللّٰہ باقِیْ مِنْ کُلِّ فَانِی نے'' آپ کی اولاد کو قیامت تک کے لئے آذان کی برکت کا صدقہ بقاءعنائت فرمادی ؎

کیا تو نے صحرا نشینوں کو یکتا
خبر میں نظر میں آذان سحر میں

○ علامہ احمد شہاب الدین خفاجی نسیم الرّیاض شرح ''الشفا بتعریف حقوق المصطفٰی'' میں ابوالفضل قاضی عیّاض مالکی علیہ الرّحمۃ کے حوالہ سے بیان فرماتے ہیں زوجہ ابومخدورا حضرت حیصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ کے سر کے پیشانی کے بال اس قدر لمبے تھے کہ جب بیٹھتے تو گود میں رکھ کر بمشکل سنبھالتے۔عرض کیا گیا کہ آپ انہیں کٹوا کیوں نہیں دیتے۔تو آپ ارشاد فرماتے فَاَبْقَاہُ تبرّکًا بِمَامَسَّہٗ بِیَدُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؒ تمہیں کیا معلوم ان بالوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک لگے ہوئے ہیں۔سبحان اللہ۔صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرّکات سے کتنی محبت رکھتے تھے۔اَللّٰھُمَّ رَزُقْنَا سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اِتْبَاعَھُمْ ؒ

○ حضرت سیّدنا سعد بن عائذ قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد قبا کے موذّن:

○ آپ نہایت وجیہہ اور خوش الحان تھے۔سب سے پہلے حضور سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو مسجد قبا شریف کا موذّن مقرر فرمایا۔حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ملک شام شہر دمشق چلے جانے کے بعد خلیفہ راشد سیدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد معدلت میں ان کو مسجد النبوی کا موذّن مقرر فرمایا۔اس کے بعد آپ کی اولاد در اولاد مدّت دراز تک اس منصب جلیلہ پر فائز الم رہی سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ان کی صلاحیتوں کی بناء پر اپنا مشیر خاص مقرر کیا تھا ؎

غرض میں کیا کہوں تجھ سے وہ صحرا نشین کیا تھے　　جہانگیر و جہاندار و جہانبان و جہاں آرا

○ حضرت سیدنا عبداللہ بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہما جلیل القدر نابینا صحابی نعت و نعت خوان تھے۔آپ مستقل موذّن نہیں تھے۔گاہ بگاہ مسجد النبوی شریف میں آذان پڑھا کرتے۔حضور سیدالعرب والعجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینۃ المنورہ کے باہر تشریف لے جانے پر تو آپ مسجد النبوی شریف میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔آپ تیرہ مرتبہ خلیفہ بنائے گئے۔

''فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَنْ سَائِرِ اَھْلِ الْاِسْلَامِ خَیْرَ الْجَزَآءِ مَسَاعِیْھِمْ

Marfat.com

اَلْجَمِیْلَۃُ فِی اٰذَانِ شَرِیْعَۃِ الْعُزَّاءِ ط"

منکرین آذان:

○ قال اللہ العلی العظیم فی القرآن الکریم (پ۶ سورۃ المائدہ آیت کریمہ ۵۸)

وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اتَّخَذُوْھَا ھُزُوًا وَّلَعِبًا ط ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ○

اور جب تم آذان نماز کے لئے آذان پڑھتے ہو تو وہ ہنسی ٹھٹھا بناتے ہیں اور یہ قوم "لایعقل" بیوقوف ہے۔

○ مدینہ طیبہ میں آذان پر یہ لوگ منافقانہ سفیہانہ حرکات کرتے ہیں اس آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ جب آذان میں کلمہ شہادتیں اور ربّ قدوس کی شان کبریائی کے الفاظ بلند ہوتے تو ایک دشمن دین نصرانی بھینگا سن کر غیض وغضب میں جل بھن جاتا اور اُول فول بکتا۔ خدا کی قدرت! مکافاتِ عمل دیکھو ایک روز اس کے گھر میں اچانک آگ لگ گئی اور ایک چنگاری اڑ کر اس کے کپڑوں پر جا پڑی اور اس کے شعلے بلند ہوئے۔ جس سے اس کا سارا گھر معہ اہل وعیال کے جل کر خاکستر ہو گیا۔ وادی حطمہ کا رہنے والا جہنم کی آگ کا دنیا میں ہی لقمہ بن گیا۔

"اَللّٰھُمَّ جَنِّبْ عَنْ سُوْءِ الْاَدَبِ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْعَرَبِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط"

○ علامہ قرطبی لکھتے ہیں۔ المدینۃ المنورہ میں ایک نصرانی ہنستا تھا۔ جب مؤذن کلمات شہادتیں دلنواز آواز سے پکارتا تو وہ شقی القلب بدبخت کہتا حَرَقَ الْکَاذِبِ "جل جائے جھوٹا" چنانچہ قدرت خداوند قدوس! ایک روز گھر میں سویا ہوا تھا تو اچانک گھر کو آگ لگ گئی تو معہ اہل وعیال جل کر راکھ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بتا دیا کہ جھوٹا کون ہے۔ (ضیاء القرآن ۴۸۶)

○ آذان کا لغوی معنیٰ "اعلام" آگاہ کرنا۔ خبردار کرنا کقولہ تعالیٰ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ط (پ۱۰ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۳) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے اس امر کا اعلان کردو۔ آگاہ کردو۔

اصطلاح شرع میں معنیٰ:

○ اَلْاِعْلَامُ بِوَقْتِ الصَّلٰوۃِ الْمَفْرُوْضَۃِ بِاَلْفَاظٍ مَّخْصُوْصَۃٍ ط مخصوصہ الفاظ سے فرض نماز کی ادائیگی کے لئے منادی کرنا اپنے اوقات نماز میں۔

○ اللہ جلّ شانہٗ وعزّ اسمہٗ نے اپنے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پنجگانہ نماز فرض فرمانے کے بعد آذان کے لئے جو طریقہ عنایت فرمایا۔ وہ بڑا دلکش اور معنیٰ خیز ہے۔ کلمات طیبات کے یہ

Marfat.com

پیارے پیارے چھوٹے چھوٹے معنیٰ خیز جملے جتنے معنویّت سے لبریز ہیں اتنے ہی دل آویز وجد آفریں اور رُوح پرور ہیں۔ یہ آذان، میزبان ذی شان جلّ شانہٗ کا مومن کے لئے دعوت نامہ اور پیغام ہے۔ صحیح العقیدہ مومن اس دعوت نامہ پر لبیک کہہ کر سرفرازی اور سرخروئی پاتا ہے۔ فلاح دین و دنیا کا راز اس دعوت نامہ ''آذان'' اور صلوٰۃ قائمہ ''نماز میں مضمر ہے۔ نماز کا حُسن و جمال ان کلمات طیّبات کے اعجاز سے ہے۔ آذان نماز کا دیباچہ اور اسلامی شعائرہ کا خلاصہ ہے۔ جس سے نماز کا قیام مقصود ہے جو مطلوب الٰہی اور منظور الٰہی ہے۔

جن کا ذکر ہوتا ہے زمین، آسمانوں میں
نمازی کی دعاؤں میں موذّن کی آذانوں میں

○ حدیث مبارکہ حضرت عبدُاللہ بن عَمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

☆ کُلُّ دُعَآءٍ ذِکْرٌ وَّکُلُّ ذِکْرٍ دُعَآءٌ ؕ — ہر دعا ذکر ہے اور ہر ذکر دعا

☆ اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ ؕ — افضل دعا الحمد للہ ہے

☆ وَاِذَا رَأَیْتُمُ الْحَرِیْقَ فَکَبِّرُوْا فَاِنَّہٗ یُطْفِی النَّارَ ؕ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ؕ — آگ دیکھو تو تکبیر پڑھو کہ یہ آگ بجھاتا ہے کلمہ تکبیر اللہ اکبر ہے۔

نور کے جلوے سما گئے الفاظ سے نگاہ میں
خدا سے واصل ہیں نماز میں آذان میں

○ آذان ان کلمات طیّبات کی جامع بھی ہے اور افضل الذکر بھی۔ آذان اعلان ذی شان توحید و رسالت بھی ہے اور افضل ترین دُعا بھی۔ ذکر خُدا بھی ہے اور ذکر مصطفیٰ بھی۔ کلمات تکبیر اللہ اکبر کا بار بار تکرار کرنا اللہ تعالیٰ کے غیض و غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور دنیا و عقبیٰ میں جہنم کی آگ کو بجھاتا ہے۔ ذکر مصطفیٰ سبب نزول رحمت بھی ہے اور عین ذکر خدا بھی ہے۔ یہ دونوں ذکر ملے ہوئے ساتھ ساتھ ہیں۔ ''ذکر اللہ'' حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ننانوے ناموں سے ایک نام پاک ہے۔

فرماتے ہیں آدم کو مجھے خلد بریں میں
لکھا ہوا طوبیٰ پہ ملا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہر قبہ ہر خیمہ ہر قصر جناں میں
مرقوم تجلّی سے ہوا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تکبیر میں کلمہ میں نمازوں کی آذان میں
ہے نام الٰہی سے ملا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہے ہیرا جڑا ہوا صفحات قرآن میں
کس شان کا ہے صلّ علیٰ نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پڑھتا ہے خدا معہ ملائکہ عرش بریں میں
ہمارا بھی تو وظیفہ ہے بس نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

○ کقولہٖ تعالیٰ ؕ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ؕ (پ ۳۰ سورۃ الم نشرح آیت کریمہ ۴) محبوب ہم نے تیرا

Marfat.com

ذکر بلند کیا۔ جمہور مفسرین کرام نے اس کا مفہوم یہ بیان فرمایا: اِذَاذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیَ ط جب میرا ذکر ہوگا تو تیرا ذکر میرے ذکر کے ساتھ ہوگا۔ تیرے ذکر کے بغیر مجھے میرا ذکر قبول نہیں ؎

ذکرِ خدا جو ان کے سوا چاہو نجدیو! یہ ذکرِ حق نہیں کنجی سقر کی ہے

○ مومن کلمہ طیبہ میں، الوالعزم علماء کلمہ شہادت میں، مؤذن پنجگانہ نماز میں۔ خطیب، خطبہ جمعۃ المبارک خطبہ وعظ، خطبہ عیدین، خطبہ نکاح، خطبہ درس وتدریس میں اور نمازی پنجگانہ نماز میں ذکرِ خدا کے ساتھ ذکرِ مصطفی کرتا ہے۔ نعت گو نعت خواں جلیل القدر صحابی حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کیا عمدہ فرمایا ہے ؎

ضَمَّ الْاِلٰهُ اِسْمَ النَّبِیِّ بِاِسْمِهٖ اِذْ قَالَ فِی الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْهَدُ
وَشَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِیُجِلَّهٗ فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَّهٰذَا مُحَمَّدٌ ﷺ

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسم مبارک کے ساتھ اپنے نبی کا اسم مبارک رکھا جس کی شہادت مؤذن پنجگانہ آذان میں بلند آواز سے دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے اسے اپنے نام سے مشتق کیا پس عرش عظیم کا مالک محمود جلشانہ ہے اور آپ محمد ﷺ ہیں۔

○ آذان کے دلآویز کلمات مبارکہ الہامی ہیں جو پانچ ہیں اور اگر مکررات کو شمار کیا جائے تو پندرہ بنتے ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَشْهَدُاَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط اَشْهَدُاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط اَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط اَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط

○ فجر کی نماز میں اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌمِّنَ النَّوْمِ ط اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌمِّنَ النَّوْمِ ط دوبار یہ اضافہ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا۔ اور تکبیر نماز جماعت میں قَدْقَامَتِ الصَّلٰوةُ ط قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوة کا اضافہ سنت فاروقی ہے جو عالم اسلام میں رائج ہے۔

جواب آذان:

○ سنت مؤکدہ ہے تکبیر اللہ اکبر کے کلمات کو دہرائے اور کلمہ شہادت توحید پر دایاں ہاتھ کی انگشت شہادت ''مبارکہ سے'' آسمان کی طرف اشارہ کرکے کلمہ شہادت پڑھے۔ اور کلمہ شہادت رسالت پر حضور ﷺ کا نام نامی اسم گرامی پر دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کے ناخن چوم کر

Marfat.com

دونوں آنکھوں پر لگائے اور ﷺ پڑھے اور دوسرے نام مبارک پر اسی طرح انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگائے اور پڑھے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ط اور پھر آنکھوں سے ہاتھ اٹھاتے ہوئے پڑھے رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِسَیِّدِنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط نَبِیًّا اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃُ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر یہ کلمہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط پڑھے کہ یہ کلمہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور ننانوے لاعلاج امراض کے لئے شفا ہے۔

○ بروایت صحیحہ: اوّل البشر ابو محمدؐ سیّدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام جنت سے دنیا میں اتارے گئے۔ تو اڑھائی سوسال روتے رہے تو آپ نے دعا مانگی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ خَطِیْئَتِیْ بِاسْمِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تو رب کریم نے آپ کو معاف فرمایا تو عرض کیا اے رب قدوس! مجھے اپنے محبوب ﷺ کے نور کی زیارت کرا تو ربّ الرحیم نے نور مصطفیٰ ﷺ کو آپ کے انگوٹھوں کے ناخنوں میں منتقل فرمادیا تو آپ نے انگوٹھوں کے نور کو چوم کر آنکھوں سے لگایا اور پڑھا قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ط یہ سنت ہے ہمارے جدِ اعلیٰ کی۔

○ بروایت صحیحہ: خلیفہ اوّل بلا فصل سیدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ ط آذان میں کلمہ شہادت رسالت پر انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں سے لگایا کرتے۔ ایک بار حضور ﷺ نے آپ کو یہ عمل مبارک کرتے دیکھ لیا۔ تو فرمایا: جو شخص ایسا کرے جیسا میرے یار غار نے کیا تو "حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ ط" میری شفاعت اس کے لئے لازم ہوگئی۔" بروایت ثانیہ" اس کے زندگی کے سارے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں" بروایت ثالثہ" وہ ساری زندگی اندھا نہیں ہوگا۔

اذان میں جب مؤذن نام لیتا ہے شاہِ بطحا کا
تو ہمیں ابوبکر کی یہ پیاری سنت یاد آتی ہے
رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

آذان کے بعد دعائے مسنونہ:

○ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّاتِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَا نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادُ ط وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط اٰمِیْن بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۞

Marfat.com

آذان کے اوّل آخر درود شریف پڑھنا:

○ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اَلْمُؤَذِّنُ فَيَقُوْلُوْا مِثْلَ مَايَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا ط موذن آذان میں جو کلمات طیبات پڑھے تم بھی وہی کلمے دہراؤ اور پھر دُرود شریف پڑھو۔ اوّل آخر درود شریف پڑھنا مُستحب اور مندوب محبوب ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ط حدیث پاک کی رُو سے وردو وسلام آذان کے بعد لازم ہوگیا کیونکہ صَلُّوْ صیغہ امر وجوب ہے۔ اور آذان کے بعد درود شریف نہ پڑھنا حکم شرعی کے خلاف ہے اور یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ عمل واجب سے روکنا۔ ٹوکنا اور منع کرنا۔ نیز آذان سے پہلے درود شریف سنتِ مستحبہ ہے۔ جو اللہ جلّشانہٗ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ میں مستحسن اور محبوب ہے قرآن پاک اور حدیث پاک میں کہیں منع نہیں بلکہ لفظ صَلُّوْ اوّل، آخر بغیر قید وقت مشروع ہے اور صیغہ امر صَلُّوْ میں عموم مطلق ہے مقید وقت نہیں۔ آذان کے قبل اور بعد صلوٰۃ وسلام بلاد عرب وعجم مصروشام اور ممالک اسلامیہ خصوصاً مسجد حرام مسجد النبوی شریف عَلٰی مُنَوِّرِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام میں معمول اور مقبول رہا ہے۔ آئمہ علماءِ متقدمین اس عمل جواز کو تحریراً اور تقریراً تسلیم فرماتے اور محبوب مستحب اور مستحسن جانتے تھے۔ حضور فائز النور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک درود شریف ہر لحظہ ہر لمحہ ہر آن مسلمان کا ایمان۔ ایمان کی جان اور جان کا چین اور چین کا سامان ہے اور بفرمان ذاتِ رحمٰن واجب الاذعان وَرَفَعْنَالَكَ ذِكْرَكَ کا اعلان ہے فافہم ط

○ حرمین شریفین المکۃ المعظمہ اور المدینۃ المنورہ تہجد کی نماز کے وقت میناروں پر چڑھ کے صلوٰۃ وسلام عرض کرتے اور پھر آذان پڑھتے۔ پہلے حضور کی یاد ہوتی پھر آذان تاکہ نماز ضیا اور جلا پائے جیسے نمازوں میں فرض سے پہلے سنت پڑھی جاتی ہیں ؎

یہ کہتی ہے آذان جو پچھلے پہر کی ہے پہلے ہو ان کی یاد پھر پائے جلا نماز
ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر کی ہے دنیا مزار، حشر، جہاں میں غفور ہیں

○ **آذان ہمہ گیر اور عالمگیر ہے:**

○ آذان شعائر اللہ سے ہے اور عظمت ذاتِ حق اور شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمہ وقت پے در پے بغیر توقف اور بغیر توقیف کا مسلسل اعلان ہے جو کہ کائنات عالم کے کسی نہ کسی خطہ میں ہمہ وقت گونجتا رہتا ہے۔ عالم دنیا کے مختلف ممالک امریکہ تا افریقہ، ہند تا سندھ، پاکستان

Marfat.com

تا ترکستان، عرب تا عجم، یمن تا شام مشرق وسطیٰ تا ماوراءالنہر مشرق تا مغرب ممالک ایشیا یا یورپ ہر لحظہ ہر لمحہ ہر آن ہر ساعت عظمت الوہیت اور شانِ رسالت کا اعلان ''چرچا مؤذن آذان کی صورت میں کر رہا ہے۔ ٹائم ٹیبل اوقات طلوع وغروب بلاد غرب تا شرق کا جائزہ لیں تو ہر وقت ہر کہیں، کہیں نہ کہیں آذان کی آواز گونج رہی ہوتی ہے۔ کوئی لمحہ آذان سے خالی نہیں۔ فافہم

○ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سفر مبارک میں حضور سید الرسل مولائے کل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بہ نفس نفیس آذان پڑھی اور اقامت کہی اور نماز ظہر کی امامت فرمائی یہ بعد الہجرت سفر کا واقعہ ہے کہ مکی زندگی میں آذان مشروع نہیں ہوئی۔ اور بغیر آذان نماز ادا فرمایا کرتے کہ اذان کا حکم مدنی زندگی میں ہوا تھا۔ ''نہایہ شرح ہدایہ''

○ لطیفہ نطیفہ: نماز مکی زندگی کا تحفہ ہے اور آذان مدنی زندگی کا تحفہ ہے۔ نماز مکی زندگی کی نشانی ہے اور درود شریف صلوٰۃ وسلام مدنی زندگی کا تحفہ۔ نماز مکی ہے اور صلوٰۃ وسلام مدنی۔ جیسے قرآن کریم فرقان عظیم کی سورتیں بعض مکی اور بعض مدنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مکی سورتوں میں یٰاَیُّھَا النَّاسُ سے خطاب فرمایا اور مدنی سورتوں میں یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے خطاب سے نوازا یہ صلوٰۃ مکی ''نماز'' اور وہ صلوٰۃ مدنی و درود شریف اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے بہت بڑا انعام ہے۔ نماز دولت کبریٰ ہے اور صلوٰۃ وسلام نعمت عظمیٰ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ ط

○ آذان پڑھنے کے مقامات:

☆ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روشنی میں:

ا۔ پنجگانہ نماز کے لئے آذان سنت مؤکدہ قریب الواجب ہے۔

○ بروایت صحیحہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: آذان امر الٰہی ہے شیطان آذان کی آواز سن کر روحا مدینہ منورہ سے ۳۶ میل دور تک بھاگ جاتا ہے۔ آذان مومن کے لئے شیطانی داؤ سے بچاؤ کا ذریعہ اور مسجد قلعہ ہے شیطانی تصرف اور وسوسے سے مومن مامون محفوظ ہو جاتا ہے۔ آذان کے کلمات طیبات مومن کے سینہ کا سرور آنکھوں کا نور اور دل کا چین ہیں۔ آذان اور تکبیر کے کلمات الہامی اور وہبی ہیں۔ آذان مومن کے لئے امر الٰہی کی تعمیل ''نماز'' کی دعوت نامہ ہے۔ آذان کے الفاظ نہایت جامع اور شیریں ہیں۔ نہایت سادہ سلیس اور نفیس اور ان کا صوتی اثر دل کو موہ لیتا ہے۔ مومن کے لئے اکسیر اور منکر کے لئے تیر ہے۔ نمازی اس پر قربان ہیں تاہم غنیمت ہے کہ آذان کی مبارک آواز روزانہ پنجگانہ ہمارے کانوں میں سامع نواز ہوتی ہے

Marfat.com

یہ کیا کم ہے کہ ہوتی ہے مساجد میں آذان
اور اس دورِ فسوں کار سے کیا چاہتے ہو "احسان دانش"

۲۔ آذان خطبہ جمعۃ المبارک پر:

○ یہ آذان ثانی خلیفہ راشد ثالث سیّدنا عثمان ذُوالنورین رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد معدلت خلافتِ عثمانی میں جاری فرمائی۔ صحابی کا فعل اور عمل بھی سنّت ہے۔ یہ سنّت عثمانی تا قیام قیامت جاری وساری رہے گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَذٰلِکَ وَ عَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ ط

۳۔ آذان بچہ کی پیدائش پر:

○ حضور نبی رحمت شفیع اُمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شہزادگانِ نبوت حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی ولادت پر اپنی گودِ رحمت میں اٹھا کر دائیں کان میں آذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور "تحنیک" گڑھتی اپنے لعاب دہن سے دی۔ شہید کربلا امام حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش پر آذان پڑھی گئی اور نینوا کے کھلے میدان کربلا میں آپ نے وہ نماز ادا کی جو رہتی دنیا تک مثال رہے گی ؎

نہ مسجد میں نہ بیت اللہ کی دیواروں کے سایہ میں
نماز عشق ادا ہوتی ہے تلواروں کے سایہ میں

اقول: بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو شیطان اپنا تصرّف کرتا ہے۔ اور اس کی چٹکی بھرتا ہے تو بچہ روتا چیختا چلاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں کہاں اس ظلمت کدہ میں آگیا ہوں میں عالم ارواح عالمِ قدس کا رہنے والا تھا۔ اور جب سنّت مطہرہ کے مطابق دایاں کان میں آذان اور بایاں کان میں تکبیر پڑھ دی جاتی ہے تو وہ خاموش ہو جاتا ہے اور اس کی روح کو راحت ہوتی ہے۔

نکتہ عجیبہ:

○ بچہ کے ایک کان میں آذان اور دوسرے کان میں اقامت بس جماعت "نماز جنازہ" تیار انسانی زندگی کا سفر صبح کو شروع ہوا شام کو کٹ گیا "اَلدُّنْیَا یَوْمٌ وَّلَنَا فِیْھَا صَوْمٌ" "دنیا کی زندگی بس ایک دن اور ہمارا اس میں روزہ" نماز پڑھ قبل اس کے کہ تیری نماز پڑھی جائے ؎

آذان اور تکبیر تو کانوں میں ہو چکی — باقی رہی فقط تیری اے بے خبر نماز
مرتا ہے بے نماز تو تم اے نمازیو! — پڑھتے ہو کیوں جنازۂ ناپاک پر نماز

Marfat.com

الشیخ مصلح الدین سعدی شیرازی سُہروردی علیہ الرحمۃ کا مقولہ:

○ اے انسان جب تو دنیا میں آیا تھا تو تو روتا تھا اور ساری دنیا ہنستی تھی لطف اس بات میں ہے کہ جب تو اس دنیا سے جائے تو تو ہنستا جائے اور ساری دنیا روتی رہ جائے ؎

نشان مرد مومن باتو گویم ۔۔۔ چو مرگ آید تبسّم برلبِ اوست

۴۔ آذان وقت خوف وہراس، شدت گھبراہٹ اور ہنگامی صورت حال پر

○ اوّل البشر سیّدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام جنت سے جب دنیا میں ''سرزمین لنکا جزیرہ سراندیپ'' اتارے گئے تو آپ پر ظلمت اور تاریکی سے ہیبت، وحشت اور تنہائی کی گھبراہٹ طاری ہوئی تو روح القدس حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آسمان سے اتر کر آذان پڑھی۔ تو آذان کی صدائے دلنواز اور کلمات طیّبات کے انوار اور برکات سے آپ کی گھبراہٹ دور ہوگئی تو آپ سے حضرت روح الامین نے فرمایا اَلْاَذَانُ دَافِعُ الْغَمِّ وَالْاَھَمِّ وَالْاَلَمِ ہے۔

۵۔ آذان جنگل کے ویرانہ میں راستہ بھول جانے پر:

○ قطبُ الاقطاب ابدال حضرت علی خواص قدس سرہ الجلی والخفی ؒ نے بیان فرمایا کہ ایک شخص سفر مبارک حج بیت اللہ شریف میں جنگل کو عبور کرتے ہوئے راستہ بھول گیا۔ تو اس نے انتہائی پریشانی کے عالم میں بلند آواز سے آذان پڑھی۔ تو ایک شخص نورانی چہرہ والا وجیہہ نمودار ہوا اس نے کہا ہم تیری آذان سن کر ادھر متوجہ ہوئے ہیں کہ تیری آذان نے سارا جنگل روشن کر دیا۔ اس نے مجھے گھوڑے پر سوار کیا۔ اور منزل مقصود تک پہنچا دیا۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں تو انہوں نے اپنا نام علی خواص بتایا کہ ہم رجال الغیب سے ہیں۔

۶۔ آذان شدید بارش، طغیانی اور اچانک بلا و وباء کے نزول پر:

○ یہ ایک مقبول معروف عمل ہے کہ اچانک دشمن کے حملہ یا زلزلہ شدیدہ یا شدید بارش جو نہ تھمنے والی ہو تو لازم ہے اس مصیبت سے چھٹکارا پانے کے لئے مکان کی چھتوں۔ تیوں بازاروں اور مساجد میں آذانیں پڑھی جائیں بلا ٹل جائے گی۔

۷۔ آذان جن بھوت بھگانے کے لئے گھر کے چاروں کونوں پر:

○ جس گھر میں جنات نے ڈیرہ لگا لیا ہو اس گھر کے چاروں کونوں میں آذان دینے سے شیطان، ہمزاد، موکلات اس جگہ سے چلے جائیں گے۔'' بروایت صحیحہ آذان کی آواز سے

Marfat.com

شیاطین بھاگ جاتے ہیں۔

۸۔ آذان شدّت غم، حُزن اور پریشانی لاحق ہونے پر:

○ بروایت صحیحہ: ایک روز حضور دافع الغم والحزن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ الکریم کو غمگین دیکھا تو فرمایا کیا بات ہے کہ تم پریشان نظر آتے ہو اور پھر ارشاد فرمایا کہ اپنے گھر والوں میں سے کسی کو کہو کہ وہ تیرے کان میں آذان پڑھے۔ جب میں واپس گھر آیا تو میرے کان میں آذان پڑھی گئی تو فی الفور میرا غم واندوہ دور ہو گیا۔ اور آپ فرمایا کرتے فَجَرَّبْتَہٗ ط فَوَجَدْتُّہٗ فَاِنَّہٗ رَدُّلِلْھَمِّ ط جب بھی آذان کا یہ تجربہ کیا گیا اس کو مجرّب پایا۔ کہ آذان اندوہ وغم کا مداوا ہے۔

(بحوالہ مسند الفردوس ابن عساکر فی المرقاۃ)

○ بروایت صحیحہ: حضور سیّد الانبیآء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جب کبھی کوئی غم یا پریشانی لاحق ہوتی تو آپ بلال سے فرماتے اَرِحْنَا یَابِلَالُ ط بلال آذان پڑھو مجھے آذان سے راحت ملتی ہے اور قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ ط اور رب کریم نے میرے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی ہے۔

۹۔ آذان ظالم حاکم کے ظلم اور قید سے نجات پانے کے لئے:

○ الشیخ ابراہیم مرزوق مبانی قدس سرّہ الرحمانی کا بیان شواہد الحق کے حوالہ سے تحریر شدہ ہے کہ جزیز شقران میں نماز کے لئے آذان پڑھی تو ڈاکوؤں اور کفار نے انہیں قید کر کے بیڑیوں کے کاٹھ میں ٹھونک دیا۔ اور فسّاق فجّار طنزاً کہنے لگے کہ ان سے کہو جن کا نام تم آذان میں لیتے ہو وہ آکر تمہیں چھڑالیں۔ جب رات ہوئی تو رجالُ الغیب سے ایک آدمی ظاہر ہوا اور کہنے لگا آذان کہو وہ بولا تم نہیں دیکھتے کہ میں کس حال میں ہوں پھر اس نے ذرا سنبھل کر آذان پڑھی اور جب کلمہ شہادت پر پہنچا تو اس کی بیڑیاں خود بخود ٹوٹ کر گر گئیں۔ اور اس کے سامنے ایک باغ نمودار ہوا اور وہ جزیزہ سے نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور آذان کی برکت سے ظالموں کی سخت قید تنہائی سے رہائی ملی۔ یہ عمل علماء کرام کا فرمودہ اور آزمودہ ہے۔

۱۰۔ آذان مومن کی قبر پر دفن کرنے کے بعد پڑھنا محبوب مُستحسن اور مُستحب ہے

○ بروایت صحیحہ: مَامِنْ شَیْءٍ اَنْجٰی عَنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِاللّٰہِ ط عذاب الٰہی سے نجات دینے والی کوئی شئی ذکر الٰہی سے زیادہ نہیں اور ''ایک روایت'' میں بدیں الفاظ ارشاد فرمایا۔ اِذَا اُذِنَ فِیْ قَرْیَۃٍ اٰمَنَھَا اللّٰہُ مِنْ عَذَابِہٖ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ ط جس جگہ آذان کہی جائے وہ جگہ عذاب الٰہی سے مامون اور محفوظ فرما دی جاتی ہے۔ حق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر ذکرِ الٰہی

Marfat.com

اور ذکرِ الٰہی بلاشبہ باعث نزول رحمتِ الٰہی ہے اور آذان کے کلمات طیّبات کا دافع عذاب اور دافع وحشت ہونا کثیر احادیث مبارکہ سے ثابت ہے فافہم۔

○ اَقُوْلُ بِاللّٰہِ التَّوفِیْقُ وَھُوَالرَّفِیْقُ وَمِنْہُ التَّحْقِیْقُ ؕ میت کو تلقین کرنا سنّت ہے۔ آذان ذکر بھی ہے اور تلقین بھی، آذان ذکرِ خدا بھی ہے اور ذکرِ مصطفیٰ بھی آذان ترہیب بھی ہے اور ترغیب بھی اور قبر کے اس مشکل ترین لمحات میں شیطان رجیم کی شر سے بچاؤ کی تدبیر بھی ہے۔

فقہاء کرام کی توجیہہ:

○ بایں وجہ قبر پر آذان روا ہے۔ا۔ آذان میں قبر کے ہر سہ سوالات کے جوابات ہیں۔ پہلا سوال مَنْ رَّبُّکَ ؕ کا جواب اللہ اکبر میں ہے۔ دوسرا سوال مَادِیْنُکَ؟ کا جواب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ میں ہے میرا وہ دین ہے جس میں نماز رکوع سجدہ رکن رکین ہیں۔ تیسرا سوال مَاتَقُوْلُ فِی حَقِ ھٰذَا الرَّجل ؕ کا جواب کلمہ رسالت اَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں موجود ہے فافہم

○ اِزَلَۃُ اَوْھَامِ بِعَونِ الْمَلِکِ الْمُنْعَامِ ؕ بعض جہلاء سفہاء لوگ یہ کہتے ہیں کہ پیدائش پر آذان کی نماز تو جنازہ ہے اور قبر کی آذان کی نماز کونسی ہوگی۔ اس تحقیقی اور علمی جواب میں کئی راز پوشیدہ ہیں۔ ا۔ ابوالبشر سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام کو ملائکہ کا مسجود الیہ بنایا گیا اب یہاں نماز جنازہ میں انسان ''مسجود الیہ'' بنا۔ اور سامنے آگے رکھ کر نماز جنازہ پڑھی تاکہ انہیں ملائکہ کی سنت نصیب ہو یہ حضرت انسان کے اعزاز واکرام کا اظہار تھا۔ چونکہ ملائکہ کرام کے لئے تو یہ ہیئت سجدہ بحکم الٰہی مشروع تھا۔ جو اُمت مسلمہ پر مطلقاً سجدہ غیر اللہ، سجدہ تعظیمی کو ممنوع اور حرام قرار دیا گیا ہے بدیں وجہ نماز جنازہ میں صرف قیام ہی قیام ہے جس کی تکبیرات اربعہ میں ثنا۔ درود شریف اور دعائے مسنونہ اور سلام کا اعزاز واکرام کافی وافی اور شافی ہے۔ اور بدیں وجہ نماز جنازہ سے موسوم ہے۔ کہ اس میں سجدہ نہیں رکھا کہ سجدہ تو پہلے ہو چکا۔ روز الست صبح ازل کو سجدہ ہوا۔ تَسْمِیَۃُ الکلِّ بِاِسْمِ الْجُزْءِ ؕ نے نماز مکمل کر دی۔ آتے ہوئے آذان ہوئی جاتے ہوئے نماز اتنے قلیل وقت میں آنے اور جانے سے

التزامی جواب یہ کہ روز محشر قبروں سے اٹھتے وقت رب کریم کو سجدہ ہوگا لہٰذا تَسْمِیَۃُ الکلِّ بِاِسْمِ الْجُزْءِ ؕ سے نماز مکمل ہوگئی اور قبر کی آذان پر نماز بھی ہوگی کہ سجدہ نماز کا رکن رکین رکن اعظم ہے اس سجدہ پر بطریق اولیٰ نماز کا اطلاق ہوتا ہے۔ فافہم

Marfat.com

''یَسْتَخْرِجُہُ الْعَالِمُ النَّبِیْلُ وَاللّٰہُ الْھَادِیْ اِلٰی سَوَآءِ السَّبِیْلِ ط

بحوالہ: ''ایذان الاجر فی آذان القبر ط اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ط''

○ آذان کے بعد دعا سنت ہے اور آذان بھی دعا ہے جو قبر پر بطریق اولی جائز ہے۔ متذکرہ بالا مقامات پر آذان کا جواز درجہ استحباب میں ہے بعض وجوہ شرعیہ فردِ سنّت ہے نہ کہ فردِ سنّت یعنی سنت کے قبیل سے ہے نہ کہ مستقل سنّت اور نہ بدعت لہٰذا قبر پر آذان محبوب مستحسن اور درجہ استحباب میں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ورسولہ الاعظم ط

○ بروایت صحیحہ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَرْضَ لَاتَاکُلُ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالْعُلَمَآءِ وَالْمُؤَذِّنِیْنَ وَحَمَلَۃِ الْقُرْاٰنِ ط

ترجمہ: فرمایا زمین کی مٹی انبیاء کرام۔ صدیقین۔ شہداء۔ علماءِ ربانی اور آذان دینے والا مؤذّن اور حافظ قرآن کے جسم کو نہیں کھاتی وہ قبر میں صحیح سلامت رہتے ہیں۔

○ فقیر غفرلہٗ المولی القدیر ط وصیت کرتا ہے کہ میرے دفن کے بعد قبر پر آذان پڑھی جائے۔ کہ آذان ذکرِ خُدا بھی ہے اور ذکرِ مصطفیٰ بھی تاکہ ربّ کریم کے فضل وکرم سے قبر کی وحشت سے عنایت کو، امان عنایت ہو۔ اور قبر روضہ مِن ریاضِ الجنّت بنے۔

زندگی انساں کی مانند مرغِ خوش نما شاخ پہ بیٹھا چہچہایا پھر اڑ گیا

○ بروایت حدیث پاک ط قَالَ یَا اَخَا صَدَاءٍ، فَمَنْ اَذَّنَ فَھُوَیُقِیْمُ ط اے آلِ صداء جو آذان پڑھے وہی تکبیرا اقامت پڑھے آذان میں ترجیح اور اقامت میں تعجیل ''جلدی'' ہے۔ تکبیر آذان کی تعبیر ہے اور ہو بہو بلفظہٖ تصویر اور تنویر ہے۔

○ بروایت صحیح البخاری کتابُ الجمعۃ عن عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ط

☆ قَالَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ ط فرمایا جب نماز کی اقامت کہی جائے تو جب تک تم مجھے نہ دیکھ لو۔ کھڑے نہ ہوا کرو۔

○ یہ حدیث مبارکہ تکبیرا اقامت میں قیام تعظیمی کے لئے دلیل محکم ہے۔ کہ حضور کو دیکھ کر قیام نماز کرنا۔ یہ خود کلمہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ کہ سیّدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ مؤذن مسجد النبوی آذان کے بعد ایک سمت کھڑے ہو کر حضور کے حجرہ مبارکہ کی طرف ٹکٹکی لگا کر تکتے رہتے۔ اور جب آپ کا دروازہ کھلتا۔ اور ان کی نگاہیں حضور انور کے چہرہ اقدس پر پڑتیں تو وہ اسی وقت اقامتِ نماز پڑھنی شروع کر دیتے۔ اور جب صحابہ کرام مقتدیوں کی نظر حضور کے چہرہ

Marfat.com

انور پر پڑتیں تو وہ اسی وقت تعظیماً قیام کرتے ہوتے صف بستہ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔

○ اس حدیث مبارکہ سے بالصراحت اور بالوضاحت ثابت ہوا کہ اقامت نماز کے لئے اور نماز خداوند قدوس کے لئے اور قیام تعظیمی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے۔

○ فقہاء کرام علیہم الرضوان نے اس حدیث پاک سے یہ فقہی مسئلہ تخریج کیا ہے کہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ ط پر قیام کرنا۔ یہ قیام تعظیمی ہے جو سنّت مستحبہ ہے۔ وتفکّرُ ایُّھَا الْمُصلّی ط

○ **بروایت صحیح البخاری باب الذکر ط**

☆ ترجمان نبی سیّدنا عبداللہ بن سیّدنا عباس عم کریم رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ کُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِکَ اِذَا سَمِعْتُہٗ ط میں صحابہ کرام کے نماز سے فارغ ہونے کو جان جاتا۔ جس وقت سلام کے بعد بآواز بلند ذکر سنتا تھا۔ رَفْعُ الصَّوْت بِالذِّکْرِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ ط کا ثبوت شرعی کثیر روایات سے ملتا ہے جو سنّت ہے۔ نماز فرض کا سلام پھیرنے کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا عہد رسالت میں معروف تھا جو کہ سنّت اور مستحسن امر ہے۔

○ **بروایت صحیحہ:**

☆ فرمایا: فَلْیُؤَذِّنْ لَکُمْ خِیَارُکُمْ ط معززین لوگ آذان پڑھا کریں آذان شرائط شرعیہ کے ساتھ۔ باوضو، قبلہ رُو، بلند آواز خوش الحانی صحت لفظی سے پڑھے۔ آذان بے کیف بے روح نہ ہو۔

رہ گئی رسمِ آذان رُوحِ بلالی نہ رہی　　　فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی

○ رئیس الحکمت منظومی، مست بادہ اَلَسْت قیومی مولانا جلال الدین محمد رومی قدس سرہ الصوری والمعنوی، اپنی مشہور و معروف و مقبول تصنیف ''مثنوی شریف'' میں لکھتے ہیں۔

○ ایک مؤذن کی نہایت بھدی اور کرخت آواز تھی اور وہ اپنے آپ کو خوش الحان سمجھتا۔ لوگ اس کی آواز کی قباحت اور کراہت سے تنگ تھے انہوں نے مشورہ کر کے چندہ جمع کیا اور اسے حج پر بھیج دیا تاکہ ہمیں اس سے نجات ملے۔ دوران سفر حجاز مقدس حاجیوں کے قافلہ کے ساتھ ایک گاؤں میں پڑاؤ ڈالا۔ لوگوں کے منع کرنے کے باوجود اس نے اپنے مخصوص انداز میں بلند آواز سے آذان پڑھی تو اچانک ایک یہودی بے بیہودی تحفہ تحائف لے کر آ گیا۔ اور کہنے لگا۔ مؤذن کہاں ہے۔ جس نے ہماری بہت بڑی مصیبت دور کر دی۔ کہنے لگا کہ میری ایک لڑکی جو اسلام کی فدائی اور شیدائی تھی۔ ہم نے بہتیرے جتن کئے لیکن وہ باز نہ آئی۔ آج اچانک مؤذن کی کریہہ المنظر بھدی آواز کَصَوْتِ الْحَمِیْرِ ط سن کر برگشتہ ہوگئی ہے۔ لہٰذا اس کے لئے بطور نذرانہ یہ تحفے لایا ہوں۔

Marfat.com

پرواز ہے دونوں کی ایک ہی فضا میں شاہین کا جہاں اور کرگس کا جہاں اور
الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن ملّاں کی آذان اور مجاہد کی آذان اور

مسئلہ فقہ حنفی: عورت کے لئے آذان کہنا مکروہ تحریمی نماز نفل وفرض کی جماعت کرانا، مزارات اولیاء کرام اور قبرستان جانا سخت منع ہے۔

○ مروی ہے۔ حضور سیّد والا جاہ وحشم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عبدالمطلب شیبۃ الحمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد امجاد سے ایک پاک خاتون کو دیکھا تو فرمایا تم کہاں گھر سے باہر گئی تھی عرض کیا یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایک گھر میں تعزّیت اور دعائے مغفرت کے لئے گئی تھی فرمایا: کیا قبرستان گئی تھی عرض کیا معاذ اللہ میں وہاں جاتی جبکہ آپ سے قبرستان کے متعلق سن چکی ہوں تو حضور تاجدار حرم سیّد العرب والعجم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَوْ بَلَغْتَهَا مَا رَأَيْتِ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَرَاهَا جَدُّ اَبِيْكِ ط اگر تو قبرستان جاتی تو جنت کا منہ نہ دیکھتی جب تک ''حضرت عبدالمطلب'' تیرے باپ کے جد نہ دیکھ لیتے یعنی اگر تم سے یہ امر سرزد ہوجاتا تو سابقین اوّلین صحابہ کرام کے ساتھ جنّت میں جانا نہ ملتا بلکہ اس وقت ملتا جبکہ حضرت المطلب داخل جناں ہوتے۔ هٰكَذَا يَنْبَغِي التَّحْقِيْقُ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَلِيَ التَّحْقِيْقُ ط (بحوالہ شمول الاسلام لاصول الرّسول الکرایم ''اعلیٰ حضرت بریلوی'')

○ جلیل القدر تابعی محدّث مدینۃ المنوّرہ جناب سعید ابنِ مُسیّب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی نماز

○ عہد معدلت خلافت فاروقی میں المدینۃ المنوّرہ میں پیدا ہوئے آپ کی عبادت اور ریاضت کا یہ عالم تھا آپ ہمیشہ روزہ رکھتے اور عمر میں چالیس حج پا پیادہ کئے نماز باجماعت کا اہتمام اس حد تک تھا کہ پچاس سال میں تکبیر اولیٰ قضا نہیں ہوئی۔ آپ عشقِ نبوی میں ہمیشہ گریہ کناں رہتے جس سے آپ کی آنکھیں دکھنے لگیں طبِ نبوی کے حکیم علی بن مدینی نے کہا۔ آپ چندروز وادی عقیق چلے جائیں وہاں کے سبززار کو دیکھنے اور کھلی تروتازہ ہوا اور صاف ستھری فضا سے آنکھیں تندرست ہوجائیں گی فرمانے لگے یہ کیسے ممکن ہے؟ آنکھیں درست کرنے کے لئے آذان کے کلمات سمع نواز سے کان محروم کرلوں اور اگر آذان کی آواز سن بھی لوں تو فرمایا:

''اَنَا اَسْمَعُ الْاَذَانَ فَوْقَ اُذُنِيْ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ وَمَا اَنَا بِفَاعِلٍ ذٰلِكَ ط''

کیسے ممکن ہے کہ آذان کی دلنواز آواز سن کر مسجد النبوی شریف نہ جاؤں اور تکبیر اولیٰ اور باجماعت نماز سے رہ جاؤں یہ مجھ سے نہ ہوسکے گا اور رونے لگ گئے۔ رب کریم کو آپ کی گریہ

Marfat.com

زاری ایسی پسند آئی کہ آنکھوں کو شفا بخش دی۔

خوب رولیتا ہوں میں تیری ثناء سے پہلے
بے وضو عشق کے مذہب میں عبادت ہے حرام

○ بروایت صحیحہ:

قَالَ لَا یُؤَذِّنُ اِلَّا الْمُتَوَضِّی ؐ فرمایا بے وضو آذان نہ پڑھے۔ بعض ضعیف البیان مفتی اسمی قاضی رسمی، شیخ الحدیث نامی نہ جن کی ادب کے گہوارہ میں تربیت ہوئی اور نہ محبت کے کوچہ میں گزر ہوا اور نہ ہی لفظی فتویٰ سے اوپر تقویٰ کی منزل تک رسائی ہوئی۔ انہوں نے بے وضو آذان اور درود شریف پڑھنا جائز قرار دے دیا۔ ''تف برتو و بر فتویٰ تو''

○ بروایت صحیحہ:

لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِالطَّھُوْرِ وَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیَّ ؐ فرمایا وضو اور مجھ پر درود شریف پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع ص ۳۱۲،
علامہ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن ''امام سخاوی'')

○ بروایت صحیحہ:

سیدنا عمر ابن الخطاب المعروف خطاب بلسان نبوت ''فاروق اعظم'' نے ایک بار بادیدہ نم گلوگیر لہجہ اور بصد حسرت ویاس فرمایا اگر مجھ پر خلافت راشدہ کی گراں بار ذمہ داریاں نہ ہوتیں تو میں بذات خود آذان پڑھا کرتا۔

○ اقول: خلیفہ راشد دوم سیدنا عمر بن الخطاب الملقب بہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد معدلت فاروقی میں مساجد کے مؤذن، امام اور خطیب کا وظیفہ مقرر فرمایا۔ از روئے شرع شریف مقرر کردہ ماہوار وظیفہ لینا جائز ہے۔ افضل ہے کہ یہ کام رضائے اللہ اور رضائے مصطفیٰ کے لئے بلا معاوضہ کرے یہ احسن، اولیٰ اور افضل ہے یہ منصب نبوت اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ کی شان کا مصداق اور حامل ہے۔ یہ تقویٰ ہے۔ تنخواہ نہ لینے کی صورت میں جو عطیہ جات خداوند قدوس ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ ان کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ وہ ہماری دنیا کی ہر ضرورت کے لئے کفایت کرتے اور آخرت کا اجر و ثواب ہمارے تصور سے وراء الوراء ہے۔ فافہم

Marfat.com

○ مؤذّن کے فضائل قرآن پاک اور حدیث پاک کی روشنی میں:

☆ مؤذّن کی فضیلت اگر ظاہر ہو جائے تو لوگ قرعہ اندازی سے آذان پڑھیں۔

☆ مؤذّن کے لئے بغیر حساب و کتاب جنّت الفردوس کا وعدہ ہے۔

☆ مؤذّن کی لاش انبیاء کرام اور شہداءِ اور اولیاء کرام کی مانند قبر میں صحیح و سالم ہوگی۔

☆ مؤذّن کی گردن روز قیامت اونچی ہوگی جبکہ سب اہل محشر کی گردنیں جھکی ہوئی ہوں گی۔

☆ مؤذّن قیام نماز کا داعی اور امام کلمات آذان کا ترجمان ہوتا ہے۔

☆ مؤذّن آذان کے کلمات پکارتا اور تلبیہ حاضر بارگاہِ خداوند قدوس ہوں گا۔

☆ مؤذّن کے ایمان کی گواہی ہر شئی دے گی جس نے آذان کی آواز سنی ہوگی۔

☆ مؤذّن امام اور خطیب دین حقّہ کے مبلّغ، نمائندے اور نائب ہوتے ہیں۔

☆ مؤذّن کے لئے سمندر کی مچھلیاں اور ہوا کے پرندے دُعا اور استغفار کرتے ہیں۔

☆ مؤذّن مبلّغ اعظم اور مجاہد فی سبیلہ جو بلند آواز سے بلاخوف و خطر توحید و رسالت کا اعلان کرتا ہے اور بلاخوف و خطر اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ ادا کرتا ہے۔

○ مؤذّن کے لئے شفاعت بالوجاہت کا مژدہ جانفزا ہے کہ مؤذّنین کے مندرجہ بالا مدارج ان کے اپنے اپنے اعمال، احوال اور نیّت خالص پر منحصر ہیں۔ "تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ"

اے خدائے اے مہربان مولائے من ٭ اے انیسِ خلوتِ شبہائے من
اے کریم اے کارساز بے نیاز ٭ دائمُ الاحسان شہ بندہ نواز
اے کہ نامت راحت جان و دلم ٭ اے کہ فضل تو کفیل مشکلم
ماخطا آریم وتوبخشش کنی ٭ نعرہ اِنِّیْ غَفُوْرٌ مے زنی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدَانَا لِلْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنَامِ وَبَدْرِالتَّمَامِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْعِظَامِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْبَرَرَةِ الْكِرَامِ مَادَامَ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ وَاَقَامَ بِعَدَدِمَنْ صَلّٰى وَصَامَ وَبِعَدَدَ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ بِعَوْنِ اللّٰهِ الْمَلِكُ الْمُنْعَامِ ط

"مؤذّن جامع مسجد نور علیٰ نور"

محمد عنایت اللہ

Marfat.com

Marfat.com

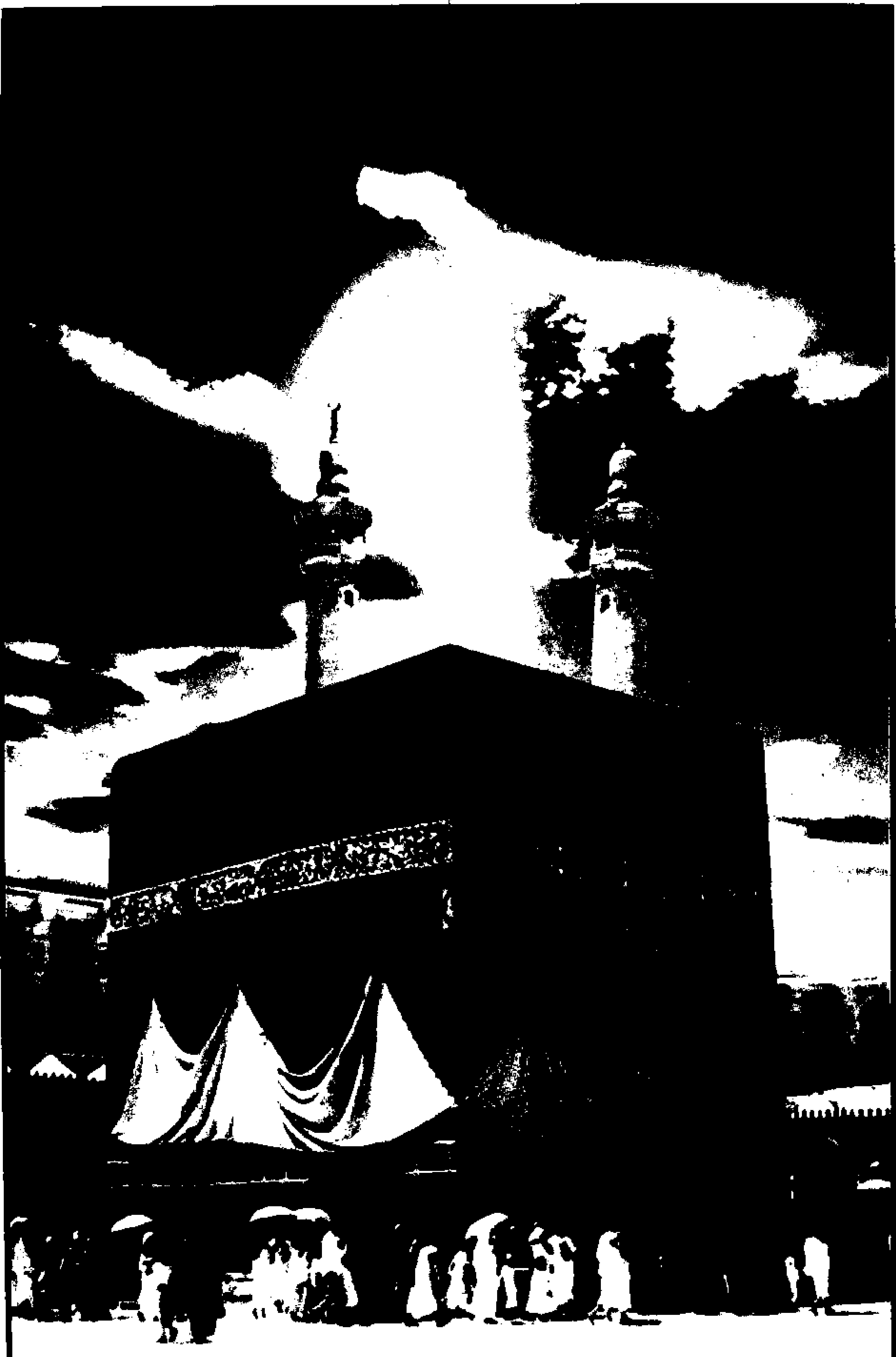

کعبۃ اللہ زادہا اللہ شرفاً وعظماً وکرماً

Marfat.com

روضۃ الثانیہ　جنۃ النعیم ب

مسجد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

○ قال اللہ العلیٰ الکریم فی القرآن العظیم والفرقان الکریم ط (پ۱۰ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۱۸)

○ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ○

سو تعمیر مسجد وہ کرتے ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے پس یہی لوگ ہدایت پائے ہوئے ہیں۔

☆ لفظ یَعْمُرُ مسجد کو آباد کرنے کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔

○ حدیث پاک:

قَالَ مَنْ بَنٰى لَهٗ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ط

جس نے ''رضا الٰہی'' کے لئے مسجد تعمیر کی اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں تعمیر فرماتا ہے۔

○ حدیث نبوی:

☆ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے مسجد الحرام کی تعمیر ہوئی۔ اور چالیس سال بعد مسجد اقصیٰ ''بیت المقدس کی تعمیر ہوئی اور آسمانوں پر قبلہ گاہ قدسیاں بیت المعمور ہے۔ اس کے عین نیچے زمین پر بیت اللہ ہے جو قبلہ و کعبہ اہل اسلام ہے'' (صحیح مسلم شریف)

○ کعبۃ اللہ تمام روئے زمین کی مساجد کا مرجع اور اصل ہے شعبان المعظم ۲ ھ ہجری المقدسہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش پر کعبۃ اللہ کو رب قدوس نے مسلمانان عالم کے لئے قبلہ بنادیا۔ جو تمام کائنات عالم میں مبارک اور ہدایت کا مرکز ہے۔

○ بروائت صحیحہ معتبرہ:

☆ حضور سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت ابو بکر

Marfat.com

الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ ہیں اور اسلام میں سب سے پہلی مسجد جو مسجد الحرام کے بعد تعمیر ہوئی اس کا سہرا آپ کے سر ہے۔ یہاں مسجد میں بیٹھ کر آپ تبلیغ اسلام فرمایا کرتے آپ کی تبلیغ سے حضرت عثمان غنی، حضرت طلحہ، حضرت زُبیر، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف جیسی عظیم المرتبت شخصتیں ایمان لائیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَرَضُوْا عَنْہُ ط

○ کعبۃُ اللہ میں نماز کی ابتداء:

☆ اوّلین مکی دور، ابتدائے اسلام میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قریش مکہ کے بائیکاٹ کی وجہ سے بنو سقیفہ دارِ ارقم میں کچھ عرصہ قیام پذیر رہے۔ ان ایام میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حاضرِ حضور ہو کر اسلام قبول کیا اور دولتِ ایمان سے مالا مال ہو گئے۔ صحابہ کرام میں آپ کے اسلام لانے پر خوشی اور مسرّت کی لہر دوڑ گئی۔ ان کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھے۔ اور نعرۂ تکبیر سے پہاڑ اور وادیاں گونج اٹھیں۔

○ فاروق اعظم نے عرض کیا یا رسولَ اللہ صلّی اللہ علیک وسلّم اب ہم یہاں چار دیواری میں محصور ہو کر نماز نہیں پڑھیں گے بلکہ علی الاعلان مسجد الحرام میں نمازیں ادا کیا کریں گے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت میں چالیس نفوسِ قدسیّہ کا یہ قافلہ خانہ کعبہ پہنچا۔ تو صحابہ کبار نے فلک شگاف نعرہ تکبیر بلند کیا۔ جس کی صدا نے قریش مکہ پر ایسی ہیبت اور رعب طاری کر دیا کہ ان میں کسی کو بھی مقابلہ کی جرأت اور سکت نہ رہی۔ قبل ازیں وہ اہلِ ایمان کو حرم کعبہ میں نمازیں پڑھنے نہیں دیتے تھے۔ طرح طرح سے تکلیف پہنچاتے تھے۔ اسلام میں سب سے پہلے کعبہ اللہ مسجد حرام میں نماز پڑھنے کا سہرا فاروق اعظم کے سر ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مُزَیِّنُ الْمِنْبَرِ وَ الْمِحْرَاب ط کا خطاب پایا۔

○ المکّۃ المعظّمہ تعمیر مسجدُ الحرام بیتُ اللہ زادشرفہٗ العظیم ط

☆ سب سے پہلے کعبہ اللہ کی تعمیر اوّل البشر سیّدنا آدم صفیّ اللہ علیہ السلام نے کی۔ طوفانِ نوح پر بیت اللہ شریف کو آسمانوں پر اٹھا لیا گیا۔ پھر مدت دراز کے بعد ابوالانبیاء سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور سیّدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کو تعمیر کعبۃ اللہ کا حکم ہوا۔ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے حاضر خدمت ہو کر بنیادوں کی نشان دہی کی۔ جب دونوں مکرّم باپ اور معزّز بیٹے نے پتھروں سے دیواریں بنائیں دیوار کے تین فٹ اونچائی پر ربّ قدّوس نے حجرِ اسود نصب

Marfat.com

کرنے کا حکم فرمایا جو کوہ ابوقُبیس کے پاس بطور امانت تھا جب دیواریں بلند ہوگئیں تو جس پتھر "مقامِ ابراہیم" پر کھڑے ہو کر تعمیر مکمل کی تھی شانِ الٰہی! اس پتھر پر آپ کے "قدم مبارک نقش" ہو گئے۔ جو صحن حرم پاک میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ اس پتھر "مقامِ ابراہیم" کی عظمت و شانِ بفرمانِ ذی شان ربّ الرحمٰن ظاہر ہے وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى ط (پ۱ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۱۲۵) تم بناؤ مقام ابراہیم کو جائے نماز۔ "القُرآنِ الحَکِیم" زائرین یہاں نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور رب کریم کے حضور سر بسجود ہو کر نہایت آہ و زاری عجز و انکساری سے دعائیں مانگتے ہیں یہ مقام خصوصی قبولیت کا حامل ہے۔

نگاہِ عشق نے گل کے عوض سجدے بکھیرے ہیں | جہاں نقشِ قدم دیکھا وہیں سنگ جبیں پایا

پ۱ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۱۲۹

بروایت صحیحہ:

○ اس پتھر مقامِ ابراہیم پر کھڑے ہو کر سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے یہ دعا مانگی تھی۔ رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا ط اس دعا کی برکت سے پتھر موم ہو گیا اور آپ کے قدموں کو اپنے سینہ پر بطور مُہر کندہ کر لیا۔ بدیں وجہ یہ پتھر اپنی عظمت سے زائرین کے لئے جائے نماز بنا۔

بمقامیکہ نشانِ کفِ پائے تو بود | سالہا سجدہ صاحب دلاں خواہد بود

☆ کقولہٖ تعالیٰ: فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ ط صحن حرم پاک میں قدرت خداوند قدوس کی دو عظیم الشان نشانیاں ہیں۔ ظاہری نشانی حجر اسود، مقام ابراہیم باطنی نشانی وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؑ ہر قسم سے خوف ظاہری و باطنی دنیا و آخرت کا امن و امان۔ پ۴ سورہ آلِ عمران آیت کریمہ ۹۷

☆ حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے دو نوری یاقوت ہیں۔ حجر اسود کا نور جہاں تک پھیلا وہ جگہ میقاتِ حرم قرار دی گئی۔ جہاں سے حاجی اور زائر احرام باندھتے ہیں۔ حجر اسود کے استلام اور بوسہ سے مطاف میں طواف کی ابتدا ہوتی ہے جو کوئی حجر اسود کو بوسہ دیتا ہے۔ تو وہ اس کے زندگی بھر کے تمام گناہ چوس لیتا ہے اور اسے پاک صاف کر دیتا ہے جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ حجر اسود دودھ کی طرح سفید تھا گناہ کے چوسنے سے کالا ہوتا جا رہا ہے۔ حجر اسود کا چومنا سنت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ مقام ملتزم میں بے ساختگی سے لپٹنا اور حجر اسود کو بار بار چومنے میں وارفتگی کا عالم ہے یہ مسئلہ عقل اور اس کی منطق کا نہیں یہ بات وحی اور صاحب وحی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نطق کی ہے یہ وفور شوق جذبہ جنون اور کیف عشق کا معاملہ ہے۔ یہاں عقل حیلہ تراش منطق نکتہ سنج اور فلسفہ

Marfat.com

گردن طراز کا گزر نہیں ۔ یہ حقیقت ہے کہ کعبۃ اللہ کا ہر مقام باعظمت اور بابرکت ہے لیکن حجر اسود کے سوا کسی اور جگہ کو چوما نہیں جاتا۔ رکن یمانی جہاں ستر ہزار ملائکہ زائرین کے لئے دعا کرتے ہیں اس کو مس کیا جاتا ہے چوما نہیں جاتا۔ اس کی وجہ علماء کرام نے یہ بیان کی ہے کہ حجر اسود نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ننھے ننھے قدموں کو اٹھ کر تعظیماً چوما تھا۔ اور یہ جنتی پتھر ہے۔

○ **بروایت صحیحہ:**

☆ سیّدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گود میں اٹھا کر طواف کے لئے کعبۃ اللہ میں حاضر ہوئیں تو حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے جھکیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ حجر اسود اپنی جگہ سے اٹھا اور تعظیم بجا لایا اور مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کو بوسہ دیا۔ آپ کا یہ پہلا معجزہ عظیمہ دیکھ کر حیران ہو گئیں اور آپ کو سینہ سے چمٹا کر خوب چوما اور دل ہی دل میں کہنے لگیں کہ ہم نے بڑے بڑے لوگوں کو پتھروں کے سامنے جھکتے اور چومتے دیکھا ہے لیکن پتھروں کو اس طرح قدموں کو چومتے نہیں دیکھا۔ اے حلیمہ تیرا مقدر تو نے تو حضور کی پیشانی کو بار بار چوما ہے ۔

بڑی تو نے توقیر پائی حلیمہ ۔۔۔ کہ تو ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائی حلیمہ ''رضی اللہ عنہا''
بنی سعد کا دشت رشکِ چمن ہے ۔۔۔ گلِ ہاشمی چُن کے لائی حلیمہ ''رضی اللہ عنہا''

○ **نبیُ الحرمین الشریفین، امام القبلتین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کعبۃ اللہ میں حجر اسود کا نصب فرمانا:**

☆ آپ کی عمر شریف پنتیس برس کی تھی تو کعبۃ اللہ ناگہانی سیلاب سے منہدم ہو گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنفسِ نفیس قریش مکہ کے ساتھ مل کر تعمیر کیا۔ جب حجر اسود کے نصب کرنے کا وقت آیا تو تنازعہ ہوا کہ یہ سعادت کسے ملتی ہے فیصلہ ہوا کہ کل علی الصبح جو سب سے پہلے داخلِ حرم کعبہ ہو وہ حجر اسود نصب کرے۔ تو خداوند قدوس کی قدرت کاملہ سے سب سے پہلے کعبۃ اللہ میں داخل ہونے والے حضور تھے۔ تو آپ نے کمال عدل وانصاف کو ملحوظ رکھتے ہوئے حکم دیا کہ ایک چادر بچھائی جائے اس پر حجر اسود رکھا جائے تو تمام قبائل کے سردار اس کو اٹھائیں تا آنکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجر اسود کو پکڑ کر اپنے دستِ مبارک سے نصب فرما دیا۔ جس پر تمام اہل عرب راضی ہو گئے۔ وہ حجر اسود تا ہنوز اپنے مقام پر نصب ہے۔

بروایت صحیحہ:

○ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے طواف کے وقت حجر اسود سے مخاطب ہو کر

Marfat.com

فرمایا اے حجرا سود! تو محض ایک پتھر ہے نہ نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان؟ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجھے چوما نہ ہوتا تو میں ہرگز تجھے نہ چومتا اہل محبت غور کریں۔ تو پھر فاروق اعظم نے حجرا سود ایک پتھر کو چوما یا لب مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چوما۔ یہ بات حضرت علی مرتضٰے کرّم اللہ وجہہ الکریم نے سن لی اور فرمایا۔ اے عمر رضی اللہ عنہ! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ یہ پتھر نفع بھی دے گا اور نقصان بھی۔ کہ روز قیامت رب کریم اس کو ایک زبان اور دو آنکھیں عطا فرمائے گا۔ دنیا میں جس نے اس کو بوسہ دیا یا استلام کیا وہ اس کے سارے گناہ چوس لیتا ہے۔ اور اسے پاک صاف کر دیتا ہے اور روز قیامت اس کی شفاعت کرے گا۔

○ تبصرہ: فاروق اعظم کی مراد تو ذاتی طور پر نفع و نقصان کا مالک نہیں اور علی المرتضٰے کی مراد صفاتی اور عطائی تھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ؎

○ حجرا سود قائم مقام اللہ تعالیٰ کے داہنا ہاتھ کے ہے جو اس کو بوسہ دیتا۔ دست قدرت سے مصافحہ کرتا اور اُسے بوسہ دیتا ہے۔

○ ایک روایت الحدیث میں فرمایا: اس دُرِّ مکنُون حجرا سود میں میثاق ارواح روز اول کا امانتاً محفوظ کر دیا گیا ہے۔ نیز قرب قیامت حجرا سود کو جنت الفردوس میں منتقل کر دیا جائے گا۔

آب زمزم کا چشمہ:

○ سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کی شدت پیاس سے ایڑیاں رگڑنے سے یہ چشمہ آب زمزم پھوٹا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رب کریم نے آپ کی طلب پر بے محنت چشمہ کوثر عطا فرمایا۔ کسی نے کیا عمدہ تقابل کیا ہے ؎

ان کو بے مانگے ملے اُن کو رگڑ کر ایڑیاں صاحب کوثر کے ہمسر صاحب زمزم نہیں
اس میں زم زم ہے کہ کم کم اس میں تھم تھم ہے کہ بیش کثرت کوثر میں زم زم کی طرح کم کم نہیں

○ آبِ زمزم کا شفا بخش چشمہ:

☆ ''کنواں'' ہے جو نونہال اور معصوم سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کے قدموں کی ایڑیوں سے جاری ہوا جس پانی نے آپ کے قدموں کو دھویا اور بوسے دیئے اور غسالہ اپنے اندر سمو لیا۔ جو صاف شفاف ستھرا پاکیزہ مصفّی مقطّر اور مشفّی شفا بخش ہے۔ زائرین مہمانان گرامی کی تشنگی اور گرسنگی کو بجھاتا تھکاوٹ کو دور کرتا ہے ظاہری جسمانی اور ہر قسم کی باطنی روحانی لاعلاج امراض

Marfat.com

کے لئے آبِ شفا ہی نہیں آبِ حیات بھی ہے ''سبحانَ اللہ کعبۃُ اللہ'' میں حاضرین زائرین کی نظافت اور طہارت وضو کے لئے پانی کا چشمہ جاری فرما دیا۔ حاجی تبرّ کاً جسم پر پانی انڈیلتے اور وضو کرتے ہیں۔ کعبۃ اللہ میں روشنیاں کرنا اور صفائی کرنا' پانی کا انتظام کرنا' عبادت اور طواف میں ہر قسم کی رکاوٹ کو دور کرنا سنت انبیاء کرام ہے۔

آب در مسجد رساند پیشہ انبیاء است　　　گے تواند ہر کسے در حکم ایزد تافتن

○ مقامِ حطیم:

☆ حرم کعبۃ میں ایک قوس نما دیوار کے اندر مقامِ حطیم ہے جو کعبۃ اللہ کا ہی جز اور حصہ ہے قوس کی شکل میں کمر تک بلند دیوار بنا دی گئی ہے۔ دونوں جانب شمالاً جنوباً دو راستے ہیں۔ یہ آغوشِ کعبۃ اللہ ہے۔ میزاب رحمت ''پرنالہ'' کے عین نیچے سیّدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کی قبر مبارک ہے۔ اور رکنِ شامی کی حطیم کے اندر چمن زار خلیلی کی شگفتہ کلی سیّدہ ہاجرہ علیہا السلام کا مزار پر وقار ہے۔ کعبۃ اللہ کی آغوشِ رحمت میں دونوں ماں بیٹا استراحت فرما ہیں۔ میزاب رحمت کعبۃ اللہ میں مانند قطب نما ایک اشارہ کرتا ہے جو کعبہ کا کعبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کی نشان دہی کر دیتا ہے۔ مقام ملتزم بمنزلہ معانقہ گلے ملنا ہے۔

○ ایک روایت میں آیا ہے:　　　قَالَ صَلُّوْا مُصَلَّى الْاَبْرَارِ وَاشْرِبُوْا شَرَابَ الْاَبْرَارِ ط فرمایا مصلّی ابرار پر نماز پڑھو اور شرابِ ابرار پیو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مصلی ابرار سے کیا مراد ہے فرمایا حطیم میں میزاب رحمت کے نیچے نماز پڑھو اور شربتِ ابرار آبِ زمزم پیو۔

○ مطاف:　　　''سو تجلّی کا محل نقشِ کفِ پا تیرا''

☆ جہاں حضور شہنشاہ دو جہاں مکینِ ''لا مکاں'' صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم کعبۃ اللہ میں بوقتِ طواف قدم مبارک لگے ''ان کا قدم ہے سجدہ گاہِ عاشقاں'' کے مصداق عاشقانِ مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اپنے اندازِ محبت سے جذبات کا اظہار فرمایا ہے۔ ''نِعْمَ مَا قَالَ وَ مَنْ قَالَ''

○ اعلیٰ حضرت بریلوی نقش کف پا پر صلوٰۃ وسلام کے نوری پھول نچھاور کرتے ہیں ؎

کھائی قرآن نے خاکِ گزر کی قسم　　　اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

○ اہلِ جنون نقشِ کف پا پر پھولوں کی بجائے سجدوں کو بکھیرتے نظر آتے ہیں ؎

Marfat.com

اہلِ خرد کا نشان اور عشق والوں کا انداز کچھ اور ہے ۔ وہیں سجدہ میں رکھ دیا سر جہاں نقشِ پا نظر آیا

○ دورِ حاضر کے شاعر احسان دانش نے کیا عمدہ انداز اپنا کر اظہار عقیدت کیا ہے۔

دانش مری آدابِ محبت پہ نظر ہے ۔ قبلہ ہے میرا نقش کفِ پائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

○ جناب صائم چشتی مشہور نعت گو کا اظہار عقیدت ملاحظہ ہو۔

تیرا آستان ہے کمال گو تیری رہگزر بھی تو خوب ہے
میرے سجدے جو تھے تڑپ رہے تیرے نقشِ پا پہ مچل گئے

○ ایک عاشق صادق اپنی کیفیت حالی سے سرشار عرض گزار ہے:

کعبہ میں ہوں سر پئے سجدہ ہے بیقرار ۔ شائید میرے نبی کا یہیں نقشِ پا بھی ہے

○ کقولہٖ تعالیٰ: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ ط کعبۃ اللہ کے پہلو میں دو عظیم الشان پہاڑیاں صفا اور مروہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے شعائر سے ہیں۔ اور شعائر کی تعظیم دلوں کا تقویٰ ہے۔ سیّدہ اپنے ننھے نونہال بیٹے کے لئے پانی کی تلاش میں ان دو پہاڑیوں پر دوڑیں تو رب قدوس کو سیّدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا کی یہ ادا اتنی پسند آئی اور آپ کو نوازتے ہوئے ان کے قدموں کی برکت کا صدقہ صفاء مروہ پہاڑیوں کو شعائر اللہ بنا کر محل سبب قبولیت دعا بنا دیا۔ آپ نے صفا اور مروہ کے سات چکر لگائے۔ تو رب قدوس کے حکم سے آپ جہاں چلیں وہاں زائر چلتے اور جہاں دوڑیں وہاں حاجی دوڑتے ہیں۔ زائرین کرام وہاں وہاں بطریقہ سنت سیدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا سعی کرتے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیحات اور تکبیرات بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔ سبحان اللہ کتنا پرکیف اور سہانا سماں ہوتا ہے شعائر اللہ کی تعظیم دلوں کا تقویٰ ہے ۔

قدم قدم پہ برکتیں نفس نفس پہ رحمتیں ۔ جدھر جدھر سے وہ شفیع عاصیاں گزر گئے
جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک ۔ وہاں وہاں سحر ہوئی جہاں جہاں گزر گئے

○ اے ایمان والو! اگر زوجہ نبی اور والدہ نبی کے قدموں کی برکت کا یہ عالم ہے تو سید الانبیاء والرسل کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیہا ط بر مقام ابواء راحت کدہ قبر آثار مقدسہ کے انوار کا کیا عالم ہوگا ۔

خدا ان کے مرقد پر اُگائے سبزہ و گل کو ۔ رہے نغمہ سرا اس کلی پہ جنت کی بلبل و

○ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت والد ماجد سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی قبر حرم رسول المدینۃ المنورہ دار النابغہ میں ہے۔ جو آپ کے سسرال کا گھر تھا ۔

مثلِ ایوانِ سحر مرقد فروزاں ہو تیرا　　نُور سے معمور یہ خاکی شبستان ہو تیرا
آسمان تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے　　سبزہ نو رُستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

○ اے رب کریم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے والدین کریمین کا صدقہ میرے والدین پر رحمت اور مغفرت کی بارش نازل فرما۔ آمین ط یَرْحَمُ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ اٰمِيْنًا ط

○ جنّت المعلیٰ قبرستان المکۃ المکرّمہ:

☆ فرمایا: روز قیامت اس بقعہ مبارک سے ستر ہزار اُمتی اُٹھیں گے جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتے ہوں گے اور ان میں ہر ایک ستر ستر ہزار کی شفاعت کرے گا۔ اس بقعہ مبارکہ میں سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا استراحت فرما ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فقیر الی اللہ و رسولہٖ کو امّ المؤمنین کی بارگاہ عالیہ کی حاضری نصیب ہوئی ہے۔

○ کقولہٖ تعالیٰ:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ ط (پ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۷۷)

فرمایا: نیکی یہ نہیں کہ تم منہ کرلو مشرق کی طرف اور مغرب کی طرف بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ تم ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر، یوم آخرت اور فرشتوں اور کتابوں اور انبیاء کرام پر ط

○ بروایت صحیحہ:

☆ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پر مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ ط وادی مقدسہ طُور سینا جانب غربی سے تجلی وارد ہوئی تو آپ کا جانب غربی قبلہ بنا۔ اور حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے لئے خطہ فلسطین یروشلم جانب مشرقی قبلہ بنا جہاں آپ کی پیدائش ہوئی۔ اور حضور سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خواہش کے مطابق ماہ شعبان المعظم ۲ ھ ہجری المقدسہ کو بلدہِ آمنہ مکہ معظمہ میں بیت اللہ کو قبلہ بنایا۔ جو تمام کائنات عالم میں اہلِ اسلام شمالی ہوں یا جنوبی، شرقی ہوں یا غربی قبلہ رخ ہو کر عبادت کرتے ہیں۔ جو اہل ایمان کے لئے نہایت ہی مبارک اور ہدایت کا مرکز ہے۔ (پ۲۰ سورۃ القصص آیت کریمہ ۳۰)

Marfat.com

○ کقولہ العلی العظیم ط

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ

(پ۱۷ سورۃ الحج آیت کریمہ ۲۷)

ابوالانبیاء سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے جب کعبۃ اللہ کی تعمیر مکمل کر لی تو رب قدوس نے حکم دیا کہ کعبۃ اللہ کی چھت پر کھڑے ہو کر آذان ''آواز'' دو کہ اے لوگو کعبۃ اللہ کے حج کے لئے آؤ۔

○ آپ نے عرض کیا: اے رب کریم! اس وادی غیر ذی زرع لق و دق صحرا اور سنسان پہاڑوں میں کون ہے جو میری آواز سنے گا فرمایا اے میرے پیارے خلیل علیہ السلام! اعلان کرنا تیرا کام ہے اور پہچانا میرا کام ہے۔ جس نے تیری اس اذان پر لبیک کہا وہ ضرور حج بیت العتیق کی سعادت سے بہرہ مند ہوگا۔ خواہ امیر ہو یا غریب' دور ہو یا قریب۔

تبصرہ:

○ چار ہزار سال قبل دورِ حاضرہ کی مانند نہ ٹیلیویژن کا نظام تھا اور نہ موبائیل سسٹم نہ ٹیلیفون تھا نہ میگافون اور نہ میکروفون تھا۔ اس وقت الاوڈ سپیکر کا نام ونشان تک نہ تھا۔ کہ آواز کو دور پھینکے۔ اور نہ فیکس اور ٹیلکس نہ میوڈیم موجود اور نہ لاسلکی کا نظام تھا۔ اور نہ رسل و رسائل و جرائد کا دور دورہ تھا۔ وسائل اور ذرائع ابلاغ بھی تقریباً معدوم اور فی زمانہ جیسا مواصلاتی سسٹم بھی مفقود۔ صحافت وثقافت اور میڈیا تو بہت بعد کی بات ہے۔ یہ سائنسی کرشمے ہمارے اس دور جدید کے ہیں۔ ہوائی جہاز' ہیلی کوپٹر اور راکٹ میزائل وغیرہ اب ایجاد ہوئے۔

○ اللہ جلّ شانہٗ کے پیارے خلیل اللہ علیہ السلام کی آواز آذان باذن اللہ میں کتنی للّٰہیت اور کیا اخلاص تھا اور کتنی روحانی مقناطیسی طاقت رب قدیر نے بھر دی تھی کہ دور جدید کے آلات، زمانہ کے اسباب کو مات کر گئی۔ زمان ومکان کی حدود سے آگے نکل گئی۔ اقصائے عالم اجسام میں باپ کی پشتوں اور ماں کے پیٹوں میں تا آنکہ عالم ارواح میں روحوں نے اس آواز مانوس کو سن کر لبیک پکارا۔ کائنات عالم کے اکناف واطراف کے گوشہ گوشہ میں سے دور دراز سے پیدل اور سوار کروڑوں مسلمان اس آواز دلنواز کی کشش سے کھنچے ہوئے اور کھچے ہوئے دل سے چلے آ رہے ہیں۔ اور پروانہ وار کعبۃ اللہ پہ نثار ہو رہے ہیں آذان خلیلی کی دلربا اور دلکش آواز میں نورانیت اور طمانیت کی کیا تاثیر تھی سبحان اللہ! کہ جس نے جملہ اہل ایمان اولین وآخرین الی یوم

Marfat.com

الدّین کوایک ملّت اور ایک امّت میں پرودیا ؎

بتانِ رنگ و بو کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا　　　نہ ایرانی رہے باقی نہ تورانی نہ افغانی

○ آذانِ حج اور آذانِ نماز کا نتیجہ:

○ بلدہ امین المکّۃ المعظّمہ حرم محترم میں مسجد الحرام' عرفات، جبل رحمت میں مسجد نمرہ اور مقامِ منیٰ میں مسجد خیف اور المدینۃ المنوّرہ میں مسجد نبوی میں صف بہ صف قبلہ رو کروڑہا مسلمان نماز میں قیام رکوع اور سجود ایک ساتھ کر رہے ہیں۔ اور سب کی زبان پر رب قدّوس کی ایک ہی تسبیح ہے۔ اور کعبۃ اللہ کے طواف میں مصروف ایک ہی لباس احرام میں ملبوس یکز بان ہو کر تلبیہ اَللہ اکبر کی صدائے بلند بھی ایک' ذکر بھی ایک' فکر بھی ایک' نظر بھی ایک' اور نظریہ ''عقیدہ'' بھی ایک۔ آذانِ حج اور آذانِ نماز کا ثمرہ بھی ایک ہے۔

○ یہ اعتقاد، اعمال اور اقوال سے اس ذاتِ حق کی الوہیّت اور وحدانیت کا عملی ثبوت اور روزِ ازل عالم ارواح میں عہد میثاق کی عملی توثیق اور تعمیل ہے ہمارا رب بھی ایک' دین بھی ایک' قرآن بھی ایک اور رسول بھی ایک۔ خدا کرے جملہ مسلمانانِ عالم خطّہِ ارضی پر بسنے والے ایک اور نیک ہوں ؎

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے　　　نیل کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغر

○ بروایت صحیحہ:

☆ سابقین انبیاء کرام میں سے کوئی بھی اس وقت تک نماز نہ پڑھتے جب تک وہ اپنی محرابِ مسجد ''عبادت گاہ'' تک نہ پہنچ جاتے۔ کہ ان کے لئے مسجد کے علاوہ نماز پڑھنی جائز نہ تھی۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خصائص سے ہے کہ آپ کے قدومِ میمنت کی برکت سے تمام روئے زمین کو طہور اور ''مسجد'' سجدہ گاہ بنادیا گیا۔ قبل ازیں زمین سجدہ گاہ تو تھی طہور نہ تھی۔ طیب وطاہر نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے زمین کو ذریعہ پاکیزگی بھی بنایا۔ مٹی طاہر بھی ہے اور مُطہر بھی اور مٹی سے تیمّم حکمِ خاص نصِ قطعی سے دیا گیا کہ پہلی اُمتوں میں پانی کے سوا کسی چیز سے طہارت جائز نہ تھی۔ اور زمین کی اس مٹی کو پانی کی مانند طاہر بھی کر دیا اور مطہر بھی۔

مسئلہ اسئلہ:

○ مسجد کی مٹی سے تیمّم جائز نہیں ''فقہ حنفی' ہدایہ اوّلین ج ا، از شیخ الاسلام فقیہہ اعظم بُرہان الدین ابوالحسن علی بن ابوبکر الفرغانی المرغینانی قدس سرّہٗ النورانی ط

Marfat.com

○ کقولہ العلی العظیم ؕ

اَنْ طَهِّرَا بَيْتِیَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ

(پ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۱۲۵)

فرمایا یہ کہ تم دونوں باپ بیٹا میرے گھر کو پاک صاف کرو طواف کرنے والوں' اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں ''نماز پڑھنے والوں کے لئے''

○ جب یہ حکم باری تعالیٰ نازل ہوا تو آپ جھاڑو لے کر صفائی کرنے لگے باد صبا حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوئی۔ اے ربّ جلیل کے پیارے خلیل علیہ السلام یہ خدمت میں سرانجام دوں گی۔ تو بادِ صبا نے یکدم سب خش و خاشاک اور کنکریاں وغیرہ یکجا کر دیئے تو رب قدوس نے حکم فرمایا اے بادِ صبا اس کو تمام روئے زمین پر پھیلا دو جہاں جہاں بیت اللہ کے یہ مبارک کنکر اور پاک ذرّات گریں گے۔ وہاں وہاں مسجدیں بنیں گی۔ مسجدیں کعبۃ اللہ کے انوار کے بیج ہیں۔ اور اس کی بیٹیاں ہیں۔

اَنْ طَهِّرَا بَيْتِیَ ؕ

یہ کہ تم دونوں باپ بیٹا میرے گھر کو پاک صاف کرو۔

○ مسجد کی صفائی اور آبادی کا حکم صادر فرمایا۔ اس کا فرش گرد و غبار سے دیواریں بدنما دھبوں سے اور چھتیں مکڑی کے جالوں سے پاک صاف اور ستھرا رکھو فرش اُجلا شفاف اور پاکیزہ ہوتا کہ نماز پڑھنے والے، اعتکاف بیٹھنے والے، طواف کرنے والے قلبی جمعیت سے عبادت کریں اور اطمینان سے ذکر و فکر اور تلاوت میں مشغول اور مصروف رہیں۔

○ حضور پُر نور سراپا نُور نُور علیٰ نور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ شہر میں قدم فرما ہوئے تو اس کو شرک کی آلودگیوں اور کفر کی گندگیوں سے پاک صاف فرما دیا۔ کفر و شرک کی تاریکی کافور ہو گئی اور مکہ معظمہ بقعہ نور بن گیا۔ اور جب المدینۃ المنورہ میں ورود فرمایا تو وہ عرش عظیم کی آنکھ کا نوری تارا بن گیا۔ آپ کی نگاہ نور نے دونوں مرکز المکۃ المعظمہ اور المدینۃ المنورہ کو نور علیٰ نور بنا دیا۔ اور کعبۃ اللہ تا قیام قیامت بتوں سے پاک اور صاف ہو گیا۔ اور توحید کا مرکز بن گیا۔

○ علماء اعلام فرماتے ہیں۔ حضور سید عالم و عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم نے روز ازل عالم ارواح میں اپنی امت کی روحوں کا معائنہ فرمایا۔ تمام روحیں محبت الٰہی کی پیاسی اور منہ کھولے ہوئے تھیں جیسے چڑیا کے بچے اپنی ماں سے چوگا مانگتے ہیں تو آپ نے ان کو اپنا لعاب دہن عطا فرمایا قدرت الٰہی سے

Marfat.com

وہ لعاب دہن ارواح کے منہ پر پڑا اور روحیں منہ بند کر کے خاموش ہوگئیں۔ اولیاء عظام فرماتے ہیں وہ لعاب دہن جس کے منہ میں پڑا وہ دنیا میں حافظ قرآن ہوگا۔ اور عالم دین کے سینہ میں مہر نبوت کا پرتو اور عکس رکھ دیا گیا ہے جس سے وہ قَالَ اللّٰہ و قَالَ الرَّسُوْل ''قرآن وحدیث'' کی تبلیغ وترویج کر رہے ہیں۔ اور خدمتِ دین میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

○ کعبۃُ اللہ مساجد کا بیج اور مرکز ہے۔ اور مساجد اس کے انوار کی تجلیاں ہیں۔ کعبۃ اللہ اپنی عظمت اور حرمت میں بہت بلند اور برتر ہے بظاہر صورت کعبہ معظّمہ ''کوٹھا'' میں حقیقت کعبہ کا ورود ہے جو بیت المعمور کے عین نیچے ہے یعنی عالم امر کا عالم خلق پر نزول اور ظہور ہے۔ کعبۃ اللہ کی مقناطیسی طاقت مومن کے دل کو اپنی طرف کھینچے رکھتی ہے اور مومن اس کی طرف رخ کر کے بارگاہِ ذات حق میں سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ ''حدیث قدسی'' میں فرمایا: میں مومن کے دل میں رہتا ہوں اگر مجھے طلب کرنا ہے تو مومن کے دل میں تلاش کرو ۔

درِ دل مومن بگنجم اے عجب　　　گر مرا جوئی دراں دِلہا طلب

○ بروایت صحیحہ:

☆ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰہِ ط مومن کا قلب اللہ جل شانہٗ کا عرش ہے۔ جبکہ عرش عظیم اللہ تبارک وتعالیٰ کے انوار وتجلیات کا حامل اور مرکز ہے۔ ہمہ وقت اللہ جل شانہٗ کے انوار عرشِ عظیم پر اترتے رہتے ہیں۔ اور وہ مومن کے قلب پر بارش کی پھوہار کی طرح برستے ہیں تو مومن کا قلب انوار کا مہبط بن جاتا ہے یعنی بندہ کا دل اور عرش ایک ہو جاتا ہے۔ مومن جسم کے لحاظ سے فرشی ہے اور اس کا دل عرشی یعنی بندہ کی جلوت بظاہر لوگوں کے ساتھ اور اس کی خلوت اللہ جل شانہٗ کے ساتھ۔ مومن کا دل رب الرحمٰن کا آئینہ اور عرشِ الٰہی ہے ۔

دل بود مرأت وجہ ذوالجلال　　　در دلِ صافی نمائد حق تعال

پیش سالک عرش رحمٰن است دل　　　جملہ عالم چوں تن و جان است دل

○ ترجمان الحقیقت حافظ شرف الدین شیرازی ایرانی نے اس راز کو طشت ازبام کر دیا ۔

جلوہ بر من مفروش اے ملک الحُجاج کہ تو　　　خانہ بینی و من خانہ خدا مے بینم

اے امیر الحُجاج! میرے سامنے خودنمائی نہ کر اس لئے کہ تو
گھر کو دیکھتا ہے اور میں گھر والے کو دیکھتا ہوں

Marfat.com

○ مفہوم یہ کہ حاجی صرف خانہ کعبہ کو دیکھتا ہے جو خدا کا گھر ہے اور ہم اس کے گھر میں خدا کو دیکھتے ہیں۔ جو ہمارے دل و ایمان کا قبلہ ہے۔

○ حدیث قدسی میں فرمایا: لَایَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَاسَمَائِیْ وَلٰکِنْ یَّسَعُنِیْ فِیْ قَلْبِ عَبْدِی الْمُؤْمِنِ ؕ میں زمینوں اور آسمانوں میں نہیں سماتا لیکن اپنے بندہ مومن کے دل میں سماجاتا ہوں کہ دل مقام استویٰ کبریاء ہے ؎

دل چہ باشد منبع اسرارِ حق
دل چہ باشد مطلعِ انوارِ حق

○ نیز فرمایا حقیقت کعبہ، حقیقت نماز، حقیقت قرآن، حقیقت نبوت اور حقیقت محمدیہ علیٰ مالکہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ ؕ یہ سب حقائق ذاتِ حق کے انوار اور پرتو ہیں آپ کے دل انور میں ورود کر گئے بدیں وجہ حضور سیدالرسل مولائے کل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبع مبارکہ کعبہ معظّمہ کو اپنا قبلہ بنائے جانے کی طرف راغب تھی اور قلب اطہر ادھر جھکتا تھا ؎

عشاق روضہ سجدہ میں سوئے حرم جھکے
اللہ جانتا ہے کہ نیت کدھر کی ہے

○ اس شعر کے دو معنی ہیں۔ (۱) ظاہری (۲) باطنی۔ ظاہری معنی یہ کہ عاشقان روضہ اطہر زاد شرفہ العظیم کا اپنا جی تو یہی چاہتا ہے کہ روضہ انور کی طرف سجدہ کریں مگر شرع شریف نے اس سے منع فرمادیا جب کعبہ معظمہ نماز کے لئے قبلہ قرار پایا تو بہ تعمیل امر الٰہی کعبہ شریف ہی کی طرف سجدہ میں جھکے جو شریعت مطہرہ کا مدلول ہے ؎

پیشِ نظر یہ نو بہار سجدہ کو دل ہے بے قرار
روکئے سر کو روکئے ہاں یہی امتحان ہے

○ مگر دل کی حالت اور کیفیت سے خدا کو خبر ہے تو اس وقت گویا یہ حالت تھی جو سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف حکم سجدہ ہونے میں اہل ایمان کی حالت تھی۔ بہ تعمیل حکم الٰہی بیت المقدس کی طرف سجدہ کرتے لیکن دل کے اندر پوشیدہ خواہش یہ تھی کہ کعبہ معظمہ قبلہ بن جائے۔ تو رب قدوس نے فرمایا:

فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰھَا ص
پس پھیر لیں اپنا رخ اس قبلہ کی طرف جس پر تو راضی ہے
(پ۲ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۴۴)

○ محبوب تیری رضا کے لئے ہم نے کعبۃ اللہ کو قبلہ بنا دیا۔ دوسرا معنی دقیق ہے وہ یہ کہ عاشقانِ روضہ سبز گنبد کا سجدہ اگرچہ صورۃً سوئے حرم کعبہ ہے مگر نیت اور قلبی کیفیت کا حال خدا خوب جانتا ہے ؎

Marfat.com

کعبہ بھی ہے انہی کی تجلی کا ایک ظلّ　　　روشن انہی کے نُور سے پتلی حجر کی ہے

○ انہیں کے نور کے جلوے نے کعبہ کو کعبہ بنایا۔ تو حقیقت کعبہ وہ جلوہ محمّدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہماری شریعت مطہّرہ میں مسجود الیہا ہے جو اگلی شریعتوں میں سجدہ تعظیمی کی مسجود الیہا تھی۔ ملائکہ اور یعقوب و ابناءِ یعقوب علیہ السلام نے در حقیقت سجدہ اللہ سبحانہٗ کو کیا۔ حضرت آدم و حضرت یوسف علیہما السلام قائم مقام قبلہ تھے جبکہ نور محمّدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کی پیشانی میں جلوہ گر تھا فافہم ؎

ہوتے کہاں خلیل بنا کعبہ و منیٰ　　　اے لَولاک والے سیّد اسب تیرے گھر کی ہے

○ اہل عرفان فرماتے ہیں کہ یہ قبلہ و کعبہ اجسام ہے ارواح کا قبلہ محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قلب انور ہے۔ جہاں حقیقت محمّدیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رکھ دی گئی ہے قالب اطہر ''جسم مبارک'' عالم انس کا حرم ہے۔ اہل دل کا کعبہ در حقیقت قلب انور ہے جو کعبہ کا کعبہ ہے جو بھی اس حرم پاک میں بشرط ایمان محبت ' ادب اور اتباع داخل ہوا وہ ہر دو کونین کی آفات اور ہر دو ثقلین کی بلیّات سے امن میں آ گیا وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ط (پ۴ سورۃ آل عمران آیت کریمہ ۹۷) کا یہ مفہوم ہے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کا منظورِ نظر اور محبوب بن گیا ؎

مقصود یہ ہیں آدم و نوح و خلیل سے　　　تخمِ کرم میں ساری کرامت ثمر کی ہے

○ **بروایت صحیحہ:**

☆ کعبۃُ اللہ ان مقبولانِ بارگاہِ عزّت عزّ جلّ شانہٗ اور گدایان سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گرد طواف کرتا ہے کہ حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کی حرمت' کعبۃ اللہ کی حرمت سے زیادہ ہے۔ سلطان العارفین سرکار باہو علیہ الرحمۃ نے فرمایا ؎

کعبہ را دردل بہ بینم جان کنم بروے فدا　　　در مدینہ دائماہم صحبتم با مصطفےٰ

○ صاحب روح البیان رقم طراز ہیں۔ مسجدیں در حقیقت اولیاء کرام کے قلوب ہیں۔ جن میں اللہ جلّ شانہٗ کی محبت کے علاوہ کسی اور کی محبت نہیں سما سکتی کسی نے کیا عمدہ کہا ہے ؎

مسجدے کاں دردرونِ اولیاء است　　　خانہ خاص حق است آنجا خدا است

نیست مسجد جز درونِ سروراں　　　آن مجاز است ایں حقیقت اے جواں

○ سالار قافلہ عشق مولانا جلال الدین رومی مست بادہ قیومی قدس سرّہ العزیز نے کیا خوب فرمایا ہے:

Marfat.com

دل بدست آور کہ حج اکبر است   از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است
کعبہ بنگاہِ خلیل اطہر است   دل گزر گاہِ رب جلیل اکبر است

○ علامہ اقبال مرحوم نے اپنی حقیقت بین نگاہ سے کیا عمدہ فرمایا ہے

حرم جز قبلہ قلب و نظر نیست   طوافِ او طوافِ بام و در نیست
میانِ ما و بیت اللہ رمزیست   کہ بر جبرائیل امین را ہم خبر نیست

○ حرم شریف صرف نماز کا قبلہ نہیں بلکہ قلب ونظر کا بھی قبلہ ہے اس کا طواف بام و در کا طواف نہیں ہمارے اور بیت اللہ کے درمیان ایک لطیف رمز ہے۔ جس سے جبرائیل علیہ السلام بھی واقف نہیں۔

تحویل قبلہ:

○ بفرمان ذی شان:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ   محبوب تیرا چہرہ انور بار بار آسمان کی طرف اٹھتا ہم دیکھ رہے ہیں۔

(پ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۴۴)

○ حضور محبوب پاک سیّد لولاک علیک الصلوٰۃ والسلام ماہ شعبان المعظم ۲ھ ہجری المقدسہ مسجد بنی سالم "مسجد قبلتین" المدینۃ المنورہ میں نماز ظہر بیت المقدس کی طرف رخ کر کے پڑھا رہے تھے کہ قلبی کیفیت سے آپ کا چہرہ اللہ تعالیٰ کی طرف وحی کے انتظار میں بار بار آسمان کی طرف اٹھتا اور چشمِ امید بار بار در رحمت کو دیکھتی۔ محبت کے عجیب انوکھے اور نرالے انداز ہوتے ہیں کہ حضور ﷺ کی دلی تمنا تھی کہ کعبۃ اللہ المعظم کو میرا قبلہ بنایا جائے جو آپ کے جدِ امجد سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور جدِ اعلیٰ سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا۔ اوران کا قبلہ تھا۔ تو نگاہِ نبوت چشم امید سے در رحمت پر بار بار اٹھ رہی تھی اور قلبی کیفیت بار بار بارگاہِ رحمت پر دستک دے رہی تھی۔ ربِ قدوس کو یہ ادائے محبوبانہ اتنی پسند آئی کہ اس کا نقشہ قرآن مجید فرقان حمید میں الفاظ کی شکل میں کھینچ دیا۔

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا   محبوب اپنا رخ انور اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں جدھر تمہاری مرضی ہے۔

(پ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۴۴)

○ محبوب تیری مرضی میری مرضی۔ تیری پسند میری پسند تو حضور امام القبلتین ﷺ نے

Marfat.com

نماز ظہر کی تیسری رکعت رکوع سے پہلے کعبۃ اللہ کی طرف منہ پھیرلیا۔ ماہ شعبان المعظم کی عظمت کے لئے یہی کافی وافی اور شافی ہے کہ اس مہینہ مبارکہ کو حضور ﷺ نے اپنی طرف منسوب فرمایا ہے۔

○ بروایت صحیحہ:

فرمایا:

شَعْبَانُ شَهْرِیْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اللّٰهِ ط شعبان المعظم میرا مہینہ ہے اور رمضان المبارک اللہ کا مہینہ ہے۔

○ ایک روایت میں آیا ہے کہ

رجبُ الْمُرَجَّب شَهْرُ اُمَّتِیْ ط رجب المرجب میری امت کا مہینہ ہے۔

○ ربّ قدوس جلّ شانہٗ کو اپنے محبوب پاک کی ادائے محبوبانہ اتنی بھائی اور اتنی پسند آئی۔ کہ خوشنودی اقدس کی خاطر نماز کے اندر حکم وحی فرمادیا کہ جب کہ رخ انور کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا پانچ بار ہوا جس کو چشم قدرت اس روح پرور منظر کو معائنہ فرمارہی تھی تو ان آیات کریمہ میں پانچ بار ہی کعبۃ اللہ کی طرف منہ پھیرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اُدھر سُفہاءِ کا اعتراض اور اعراض اور اِدھر صحابہ کرام کا کمال اتباع میں انداز محبت اور شان دلربائی کا جمال ملاحظہ ہو۔ جدھر حضور ﷺ کا چہرہ انور پھرا اُدھر انہوں نے بھی اپنا منہ پھیرلیا۔ حالانکہ صحابہ کرام کو حکم شاہی۔ حکم وحی ابھی نہیں پہنچا تھا ؎

تیری اک اک ادا پہ میں فدا تیری ہر ادا نے مزہ دیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شاہا تیری مثل نہیں ہے خدا کی قسم

○ بفرمان ربّ کریم:

وَ مَا کَانَ اللّٰهُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَکُمْ ط اللہ تعالیٰ کی شان کے یہ لائق نہیں کہ تمہاری نمازوں کو ضائع کرے (پ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۴۳)

○ یہاں ایمان سے مراد نماز ہے۔ کہ نماز کی ادائیگی با جماعت ایمان کی دلیل ہے۔ صحابہ کرام کے دل میں خیال آیا کہ جنہوں نے بیت المقدس کی طرف نمازیں پڑھیں ہیں۔ اور فوت ہوگئے ان کی نمازوں کا کیا حال ہے تو رب کریم نے ان کے جواب میں یہ آیت عظیمہ نازل فرمائی اور

Marfat.com

فرمایا: کہ اب کعبۃ اللہ کا قبلہ بنایا جانا اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے اور بیت المقدس کا قبلہ بنایا جانا بھی اسی کے حکم سے تھا۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ ایک روز جلیل القدر صحابی محدّثِ اوّل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا کسی ایک ایسے جنتی کا نام بتاؤ جس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی اور وہ جنت میں ہے۔ عرض کیا گیا آپ ہی بتائیں تو فرمایا ھُوَ اُصَیرِم ابنِ الاَشھل وہ اصیرم ابن الاشہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

○ نیز فرمایا: یہ حجۃ الوداع بروز جمعۃ المبارک جبل رحمت میدان عرفات دورانِ خطبہ مبارکہ ایمان لائے اور وفور شوق اور عشق سے اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے تو سنبھل نہ سکے گر گئے اور وفات پائی۔ صحابہ کرام نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا۔ انہوں نے نہ کوئی نماز پڑھی نہ حج مکمل کیا ہے۔ ان کا کیا حال ہے فرمایا وہ جنت الفردوس میں سیر کر رہے ہیں

سمجھتا ہوں جنت ہے میراث اس کی جو ادنیٰ سے ادنیٰ غلام آپ کا ہے

○ بروایت صحیحہ:

قَالَ مَنْ اَکَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَ کُرَّاتٍ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ط
جس نے پیاز لہسن اور کچا گندھا کھایا وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔

○ ایک روایت حدیث مبارکہ میں فرمایا:

قَالَ لَا صَلٰوۃَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّافِی الْمَسْجِدِ ط
مسجد کے ہمسایہ کی نماز مسجد کے علاوہ میں جائز نہیں ہے

اگر در خانہ صد محراب داری نماز آں بہ کہ در مسجد گزاری

○ بروایت صحیحہ:

☆ بعہد معدلت فاروقی میں ایک روز سیدنا ابوالحسن علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم مسجد النبوی زادشرفہ العظیم میں داخل ہوئے تو مسجد اقدس رنگ برنگے قمقموں اور فانوسوں اور سفید دودھ کی مانند روشنیوں سے جگمگ جگمگ کر رہی تھی۔ اور ہر سو روشنی ہی روشنی اور نور ہی نور تھا۔ آپ نے بارگاہ مجیب الدعوات میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔ اے رب کریم! جس نے تیرے گھر کو روشن کیا۔ تو اس کی قبر کو روشن اور منور کر دے۔ سبحان اللہ نبی کی دعا سے عمر کو ایمان ملا اور علی کی دعا

سے عمر کو سبز گنبد میں قبر کی جگہ ملی عَلَیْہُ وَاٰلِہٖ وَ صَحْبِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط

○ بروایت صحیحہ:

زَیِّنُوْا مَسَاجِدَ کُمْ ط فرمایا اپنی مسجدوں کو زینت دو۔

○ حضرت تمیم الدّاری جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہ جب ملک شام سے تجارت کر کے واپس المدینۃ المنورہ پہنچے تو آپ نے اپنے غلام صحابی حضرت ابوالبراز رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ مسجد نبوی شریف کے لئے کچھ سامان لایا ہوں۔ ان طلائی قندیلوں اور فانوسوں کو نقرئی زنجیروں سے باندھ کر مسجد شریف میں لٹکاؤ۔اور زیب وزینت سے آراستہ پیراستہ کرو۔ بوقت مغرب قندیلوں میں زیتون کا تیل ڈال کر روشن کیا گیا تو مسجد نبوی شریف بقعہ نور بن گئی۔ ہر سو روشنی ہی روشنی اور نور ہی نور تھا۔اور عجیب سماں اور بہار تھی کہ مسجد کو چار چاند لگ گئے حضور نور علیٰ نور سیّد یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ یہ شمعیں کس نے جلا کر مسجد کو روشن کیا ہے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلّم جناب تمیم الداری نے تو آپ نے خوش ہو کر دعا دی۔

نَوَّرْتَ الْاِسْلَامَ نَوَّرَ اللّٰہُ عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ط تو نے اسلام کو رونق دی اللہ تعالیٰ تیری دنیا و آخرت کو روشن کرے۔

○ مسجد میں روشنی کرنے سے دل روشن ہوتے ہیں اور مسجد کی آبادی سے دل اللہ کے ذکر سے آباد ہوتے ہیں محلّہ کی آبادی، مسجد کی آبادی پر منحصر ہے۔

○ مسئلہ فقہ حنفی:

لَا بَاْسَ بِنَفْسِ الْمَسْجِدِ بِمَآءِ الذَّھَبِ وَلَمْ یُنْکِرْ عَلَیْہِ اَحَدٌ ذٰلِکَ ط مسجد کو سونے کے پانی سے نقش و نگار کرنا قندیلیں لگانا فانوس چلانا سب جائز ہے کسی ایک کو بھی انکار کی مجال نہیں۔

''الدرایہ'' علامہ ابوالفضل احمد بن محمد العسقلانی علیہ الرحمۃ ط

○ بعد ازاں سلطان عبدالمجید ترکی ''خلافت ترکیہ'' نے ستونون کو مطلّا اور سونے کے پانی سے منقش کیا۔اور جواہرات سے مرصّع کیا۔ باب السلام کے اندر جنوبی دیوار کو ''اسماء النبیّ الکریم'' کے ننانوے ناموں کو سونے کے پانی سے خوشخط منقش کیا۔ صحابہ کبار اور اہلبیت اطہار کے ناموں سے زینت دی۔ دیواروں کو انواع واقسام کے نقش ونگار سے تزئین دی اور طرح طرح کی گلکاری کی۔ قیمتی اور پھولدار سرخ رنگین قالین بچھائے اور مسجد نبوی کی چھت پر قصیدہ بردہ

Marfat.com

شریف کے چیدہ چیدہ نعتیہ اشعار کندہ کیے۔ حقیقت ہے کہ مسجد نبوی شریف عُروس المساجد ہے۔ اللہ جل شانہٗ نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد کی زینت کے لئے جنت سے ایک ٹکڑا ریاض الجنۃ عطا فرمایا۔

○ پیرانِ پیر دستگیر غوث اعظم شاہ بغدادی الشیخ عبدالقادر حسنی حسینی قدس سرّہ الجلی الخفی اپنی تصنیف لطیف وتالیف منیف ''فتح ربانی ص ۱۲'' میں ارقام فرماتے ہیں:

عَلَيْكُمْ بِلُزُوْمِ الْمَسَاجِدِ وَ كَثْرَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ط

فرمایا مسجدوں کو اور کثرت درود شریف کو اپنے اوپر لازم کرلو

○ اللہ تعالیٰ تمہارے ظاہر کو آداب نبویہ واخلاق محمدیہ سے مزین فرمائے گا اور باطن محبت خدا اور محبت مصطفے سے سرشار ہوگا۔ ''عزّوجلّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم''

○ بروایت صحیحہ:

☆ سیّدنا سلمان فارسی ثم مدنی عظیم المرتبت صحابی رضی اللہ عنہ کے خط کا متن:

○ فرمایا اکثر اوقات مسجد میں رہا کرو۔ کہ مسجد متقی کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس بات کا اظہار فرمایا ہے کہ جو شخص مسجد سے محبت کرتا ہے اور اس کی خدمت اور حفاظت کرتا ہے اس کو دنیا و آخرت میں راحت دوں گا اور اپنی رضا سے نواز دوں گا۔ ''فقط والسلام مع الاکرام''

○ نیز فرمایا وَالْبَيْتُ بَيْتُ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ عَبْدُ اللّٰهِ وَالْاَمْرُ اَمْرُ اللّٰهِ ط مسجد یں اللہ کا گھر، بندہ اللہ کا بندہ اور امر، اللہ کا امر ہے۔ سبحان اللہ کیا پیاری نسبت ہے۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ ایک ضعیف العمر صحابیہ رائیہ رضی اللہ عنہا مسجد نبوی شریف میں جھاڑو دیا کرتی۔ خدا کی قدرت وہ چانک وصال فرماگئیں۔ تو صحابہ کرام نے اس کی تجہیز وتکفین کرکے جنت البقیع میں دفن کردیا۔ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ وہ ضعیفہ نظر نہیں آئی تو صحابہ نے ساری صورتِ حال عرض کی تو فرمایا مجھے کیوں اطلاع نہیں کی گئی۔ تو حضور نبی رحمت شفیع امت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ جماعت صحابہ عظام اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور دعا فرمائی۔ ایک روایت میں آیا ہے۔ کہ آپ نے اس کی قبر پر جاکر نماز جنازہ پڑھائی اور دعا کی۔

Marfat.com

○ جامعہ مسجد نُور علیٰ نُور نقشبندیہ مجدّدیہ کلفٹن کالونی لاہور:

☆ ربّ قدوس نے قرآن پاک کونور اور صاحب القرآن کوسورۃ النّور میں "نُور علیٰ نُور" فرمایا بناو بریں اس اضعف العبید نے اس مسجد کونُور علیٰ نُور سے موسوم کیا۔ جو اپنی خوبی وکمال میں اسم بامسمّٰی ہے۔ اور اپنے حسن و جمال میں جنّت الفردوس کی نظیر ہے ؎

اگر جنّت بر روئے زمین است ہمیں است و ہمیں

○ تنبیہ نبیہ:

☆ مسجد کی آبادی پنجگانہ نماز اور رونق آذان سے ہوتی ہے۔ مسجد کی آبادی سے دل آباد ہوتے ہیں۔ مسجدیں اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کے محبوب پاک ﷺ کے ذکر کے لئے ہیں نہ کہ غیر شرعی امور شرک بدعت کی آماجگاہ۔ اکثر "مسجدیں مرثیہ خواں ہیں۔ کہ نمازی نہ رہے" والا منظر پیش کرتی ہیں۔ **العِیَاذُ بِاللّٰہِ** ط مسجدیں دارُ الایمان' دارُالقرآن' دارُالحدیث اور دارالافتاء ہیں جو یہاں آتا وہ قرآن وحدیث کا نور، فقہ کی بصیرت اور اطمینان کی دولت سے مالا مال ہو کر جاتا۔ لیکن فی زمانہ بعض مساجد علماء وقت کی بے اعتنائی کا شکار کہ دلچسپی ہی نہیں لیتے۔ مسجد کے در و دیوار گرد و غبار سے اَٹی ہوئیں چھتیں جالوں سے بھری ہوئی ہیں۔ صفیں ٹیڑھی نمازی بیزار اور مایوسی کا شکار الاَمانُ الحفیظ ط ؎

صفیں کج دل پریشان سجدہ بے ذوق ٭ کہ جذب اندرون باقی نہیں ہے

○ جامعہ مسجد حنفیہ شب بھر:

☆ لاہور پاکستان کی ایک مسجد جس کو اہل لاہور نے ایک رات میں تعمیر کر لیا تھا ؎

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے

مسجد تو بنادی شب بھر میں ایمان کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی تھا برسوں میں نمازی بن نہ سکا

○ بروایت صحیحہ:

قَالَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا ط فرمایا اگر تم ریاض الجنت "جنت کے باغوں" سے گزرو تو اس کے پھل اور میوے چنو۔

○ صحابہ کرام نے عرض کیا اس کا کیا مفہوم ہے؟ فرمایا مسجدیں جنت کے باغ ہیں۔ اور نماز کی

Marfat.com

عز اسمہ، جل شانہ،

تحفۃ الصلوٰۃ الی الملک المختار

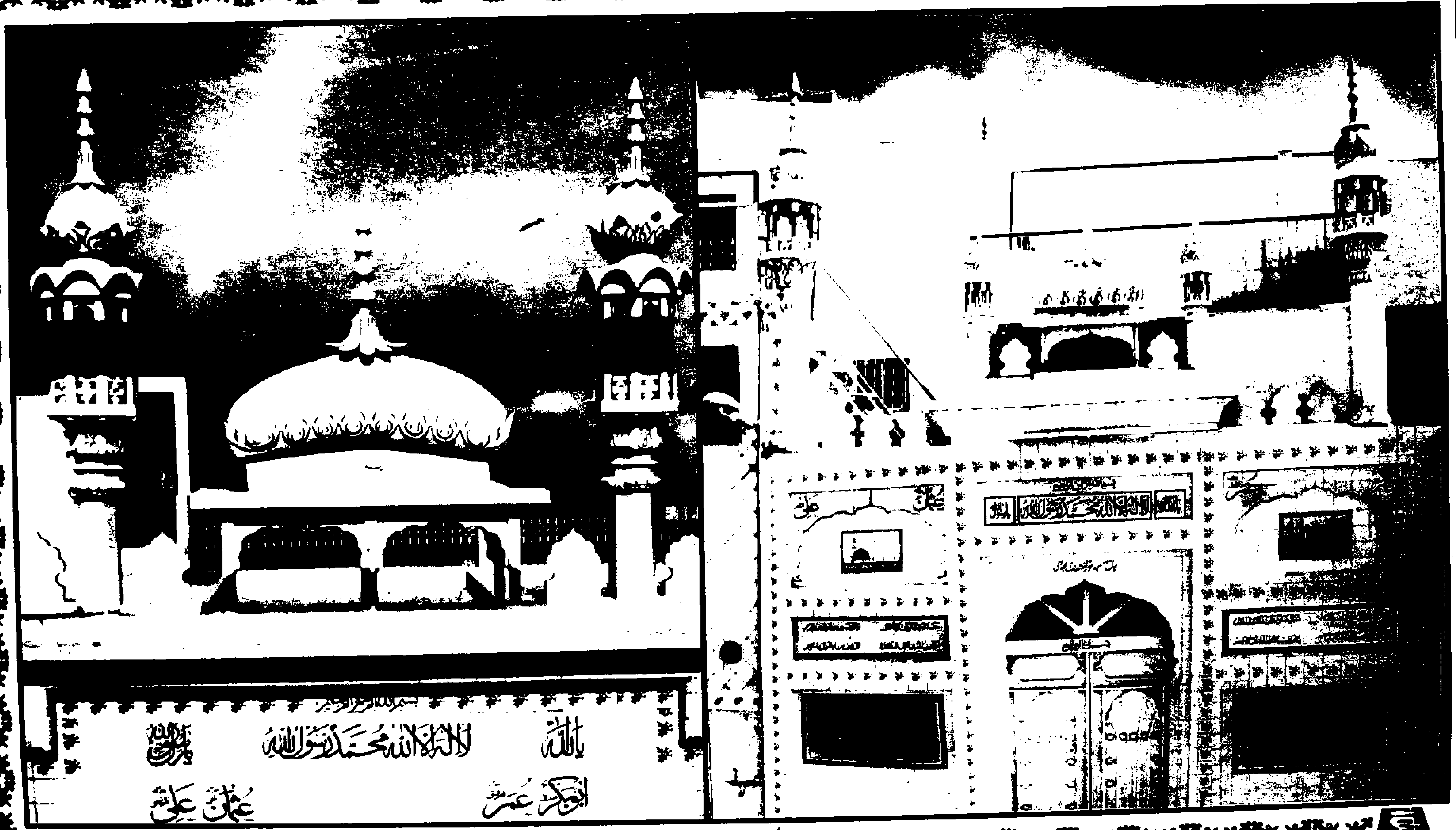

جامع مسجد نورؒ علیٰ نور نقشبندی مجدّدی کلفٹن کالونی لاہور

Marfat.com

Marfat.com

تسبیح، تحمید اور تکبیر جنت کے پھل اور میوے ہیں۔ ذکر الٰہی سے باغِ جنت ہرا بھرا سرسبز شاداب اور شگفتہ ہوتا ہے۔ جس سے طرح طرح کے رنگ برنگ خوشبودار پھول مہکتے ہیں۔ مسجدیں جنت الفردوس کے باغیچے ہیں۔ یہاں ثمرات نماز۔ انوار نماز اور راز کار نماز پاؤ گے۔ اس حدیث پاک کا ایک مفہوم اشارۃُ النّص سے یہ ہے کہ مسجد میں جا کر نمازیں پڑھا کرو۔ اس کے میوے اجر اور ثواب سے نوازے جاؤ گے۔

○ ایک روایت حدیث میں آیا ہے: کہ اشجار جنت اور پودے ذکر الٰہی پر فریفتہ اور شیفتہ ہیں کہ درختوں کی ڈالیاں اور شاخیں ذکر الٰہی سن کر خوشی اور مسرت سے جھومتی ہیں۔ اور پھول پھل دیتی ہیں۔

○ <u>بروایت صحیحہ معتمدہ:</u>

اَلْمُؤْمِنُ فِی الْمَسْجِدِ كَالسَّمَكِ فِی الْمَآءِ وَالْمُنَافِقُ فِی الْمَسْجِدِ كَالطَّيْرِ فِی الْقَفَسِ ط

فرمایا مومن مسجد میں ایسی راحت اور آرام پاتا ہے جیسا مچھلی پانی میں اور منافق مسجد میں ایسا ہوتا ہے جیسے پرندہ پنجرہ میں بند مجبور مقہور اور محصور۔ کب وقت آئے مسجد کے پنجرہ سے اڑ جاؤں۔

○ دنیا میں مومن اور منافق کا معیار اور میزان مسجد ہے ؎

مومن اور منافق کو جانچنے کا ایک پیمانہ ہے مسجد ایمان اور نفاق کے پرکھنے کی کسوٹی ہے مسجد

○ <u>بروایت معتبرہ:</u>

☆ مومن مسجد میں مہمان بالایمان ہے۔ اور میزبان ذی شان رب الرحمٰن ہے۔ ملائکہ نمازی مہمان کا مسجد کے دروازے پر استقبال کرتے ہیں۔ اور مَرْحَبًا بِضَيْفِ الرَّحْمٰنِ سے سلامی دیتے ہیں۔ اور المدینۃ المنورہ کی حاضری میں امتی زائر مہمان رسول اللہ ﷺ ہے اسے ملائکہ مَرْحَبًا بِضَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ! کے القاب سے نوازتے ہیں۔ یہ عنایات خسروانہ اور انعاماتِ بے پایانہ تمہارے رب کریم کی طرف سے تحائف ہیں۔ سبحان اللہ! بندہ اس سفر مبارک میں مہمان ہو اور مالک عرش عظیم میزبان ذی شان۔ کیا اعزاز ہے کیا اکرام ہے ان پر جو مشتاق جمال باکمال حبیب رب متعال ہیں۔ وہ نوازے جا رہے ہیں اور وہ بھی جو ہجر و فراق میں سراپا

اشتیاق بن کر دور دراز کا سفر طے کر کے حاضر حضور فائز النور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہو رہے ہیں ؎

بگیرائے ساربانان راہ دراز ے ۔۔۔ مرا سوز جدائی تیز گردد

○ اَقُوْلُ بِاللّٰہِ الْھِدَایَۃُ وَالتَّوْفِیْقُ وَ بِہٖ الْوُصُوْلُ اِلٰی ذَوِی التَّحْقِیْقِ ط

☆ حضور سیّد الرّسل مولائے کل دانائے سُبل صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ذات گرامی جملہ کائنات ارض وسماوی کی اصل الاصول ہے۔ اور باقی تمام مخلوق فرشی اور عرشی آپ کی طفیلی۔ اسی بنا پر آپ کا وجود باجود اور عنصر مبارک تمام موجودات کونیہ میں سب سے اوّل اور افضل واعلیٰ ہے اور تخلیق میں آپ کے وجود باجود اور مسعود کا جوہر اطہر نفیس اور لطیف تر ہے اور آپ کی روح تمام ارواح سے اکمل و اَمثل ہے۔ آپ کا قبیلہ تمام قبائل عالم سے افضل القبائل۔ آپ کا کلام تمام لغتوں کا سرتاج، کلامُ الملوک ملوکُ الکلام، آپ کی کتاب تمام کُتُب الٰہیہ تورات پاک، انجیل مقدس، زبور شریف اور دیگر جملہ صحائف آسمانی سے برتر اور برگزیدہ کامل اور مکمل۔ آپ کے آلِ پاک اور اصحاب کبار تمام انبیاء کرام کے آل واصحاب سے افضل اور اشرف، آپ کا زمانہ مبارک تمام اَزمنہ سے بہتر اور خیر القرون ہے۔ آپ کا مرقد روضہ مقدسہ تمام مکاناتِ فرش مقاماتِ عرش اور مقبرہ جات سے قدر ومنزلت، عزّ وشرف میں بلند وبالا ہے۔ اور آپ کی مسجد النّبوی شریف تمام اکناف عالم کی مساجد سے افضل واعلیٰ، انور واطہر ہے اور عروس المساجد ہے ؎

خاک طیبہ ازدو عالم خوش تراست ۔۔۔ پس کدام شہرے از جاہا خوش تراست
اے خوشا شہرے کہ دروے دلبراست ۔۔۔ گفت آں شہرے کہ دروے دلبراست

○ حضور گنبد خضرا کے مکین کا مرقدِ انور مسجد نبوی شریف کے ایک کونہ جانب جنوب حجرہ مقدسہ امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ سَلام اللہ علیہا میں ہے۔ جو تمام کائنات عالم فرش تا عرش عظیم معہ جنت النعیم کے افضل مقام کا حامل ہے۔ مسجد نبوی آپ کے انوار نبوت سے منور ہے اور مسجد النّبوی کے نمازی مسجد النبوی شریف کے نور سے پُرنور ہیں۔ فافہم

○ ارادہِ الٰہیہ مرضیّہ سنّت سُنیّہ مصطفویّہ:

☆ اکثر اجلّہ صحابہ کبار۔ اولیاءِ عظام کے مزارات مساجد کے ساتھ ہیں۔ وہ مسجدیں فضیلت کے لحاظ سے افضل واعلیٰ ہیں جن میں کسی ولی کا مزار ہے ؎

○ سرکار فیض بار حضرت مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمت ریاست پٹیالہ

Marfat.com

سرہند شریف کی مسجد سے ملحقہ آپ کا مزارِ پُر انوار ہے۔ جو فیض کا منبع اور انوار کا مرکز ہے اور آپ کی مسجد مجدّدیہ کے جنوب مشرقی کونہ میں کعبۃ اللہ کا ورود ہوا۔ اس جگہ کعبۃ اللہ کے انوار و آثار جھلکتے ہیں۔ مسجد اور مزار کے درمیان جنتی گلی کے نام سے موسوم ہے ؎

مسجد حضرت مجدّد را بچشم دل ببین   گردریں عالم بجوئی منظر خلدِ بریں

مسجد صحابہ کہف:

○ قرآن حکیم فرمانِ عظیم پ ۱۵ سورۃ الکہف آیت عظیمہ ۲۱ میں بالوضاحت اور بالصراحت اس مسجد کا تذکرہ جمیلہ موجود ہے۔

لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیۡہِمۡ مَّسۡجِدًا ؕ   البتہ ہم ضرور بالضرور ان پر مسجد بنائیں گے۔

اگر جنت بر روئے زمین است   ہمیں است و ہمین است و ہمیں

○ تاکہ اہل اللہ یہاں عبادت کریں اور نمازیں پڑھیں۔ بزرگانِ دین کے مزاراتِ مقدسہ کے قریب مسجدیں بنانا اہل ایمان کا قدیم طریقہ ہے۔

○ علّامہ قاضی عارف باللہ قاضی محمد ثناء اللہ نقشبندی مجدّدی عثمانی ثُمّ پانی پتی اپنی معرکۃ الانوار ''تفسیر مظہری'' میں اس آیت کریمہ کے تحت لکھتے ہیں:

ہٰذِہِ الۡاٰیَۃُ تَدُلُّ عَلٰی جَوَازِ الۡمَسۡجِدِ لِیُصَلّٰی فِیۡہِ عِنۡدَ مَقَابِرِ الۡاَوۡلِیَآءِ قَصۡدُ التَّبَرُّکِ ؕ   ثابت ہوا کہ اولیاء اللہ کے مزارات کے قرب میں تبرک حاصل کرنے کے لئے مسجد بنانا جائز ہے۔

○ حدیث پاک حضرت ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ میں فرمایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی یہود اور نصاریٰ پر لعنت ہو۔ کہ انہوں نے

اِتَّخِذُوۡا قُبُوۡرَ اَنۡبِیَآءِ ہِمۡ مَسَاجِدَ ؕ   انبیاء کرام کی قبور کو سجدہ گاہ بنالیا۔

سے مراد ان کے قبور کی طرف رخ کر کے ان کو سجدہ کرنا۔ جو شرک ہے۔ اس لئے ان پر لعنت فرمائی گئی ہے فقہاء کرام کا فتویٰ ہے کہ قبرستان میں نماز پڑھنا ممنوع ہے کہ نمازی کے آگے پیچھے دایاں بایاں قبریں ہیں اگرچہ اس کی نیت صحیح بھی ہو تو دیکھنے والے کے لئے اشتباہ شرک موجود ہے جس سے بچنا اولیٰ اور افضل ہے۔ مسجدوں میں قبر بنانا حرام اور ممنوع ہے۔

○ نیز فرمایا: لَا تَجۡعَلُوۡا بُیُوۡتَکُمۡ قُبُوۡرًا ؕ   اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ

Marfat.com

روضۃ الثانیہ جنت النعیم پ۲

دارالدّنیا

○ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو۔ ایک روایت حدیث میں فرمایا اپنے گھروں میں نماز پڑھنا افضل ترین عمل ہے سوائے فرض نماز کے وہ مسجد میں با جماعت ادا کرے۔

○ مسنون طریقہ یہ ہے کہ نماز فجر کی سنت دو رکعت نماز گھر میں ادا کرے اور پھر فرض کی ادائیگی کے لئے مسجد میں آئے تو راہ میں ذکر کرے یا خاموشی اختیار کرے تو اس کے ایک قدم پر گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور دوسرے قدم پر ایک نیکی بڑھا دی جاتی ہے تا آنکہ وہ مسجد دریائے رحمت میں داخل ہو جاتا ہے۔

○ بروایت صحیحہ:

قَالَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسْجِدَ ھُمْ وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا۔ ط

فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر ٹکڑا وہ زمین ہے جس جگہ پر مسجد ہے اور سب سے بد ترین جگہ بازار ہے۔

دارُالدُّنیا:

○ مسجد مسلمانوں کی عبادت گاہ' سجدہ گاہ ہے نہ کہ سیر گاہِ اصنام واکنام' مسجد جائے سنت خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے نہ کہ محل شرک و بدعتِ عوام کا لانعام۔ یہ مسکن سکون امن وامانی ہے نہ کہ شور وشغف اور لہو ولعب، یہ مقام محلِ ذکر آذان' اقامت اور نماز ہے اور یہ محراب اور جائے مُصلّٰی اور منبر اور محراب مقام علماء اعلام اور اولیاء کرام ہے۔ یہ جگہ مبلغین دین متین ہے نہ کہ میدانِ سجادہ نشین بے دین۔ یہ جائے تقویٰ وطہارت اور مقام رضاء خدا اور رضاءِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ روئے زمین کا یہ مبارک ٹکڑا جس پر مسجد ہے تمام کائنات ارضی سے افضل اعلیٰ واکرم ہے۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ فرمایا روز قیامت سات اشخاص سایہ رحمتِ ''عرش عظیم'' میں ہوں گے جن میں ایک وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے ایک نماز کی ادائیگی کے بعد دوسری نماز کا منتظر رہتا ہے۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''تین افراد ہیں جن کی کفالت کا ذمہ رب کریم کے

Marfat.com

ذمہ کرم پر ہے۔ اس کو رزق وسیع دیا جاتا ہے اور حاجات پوری کی جاتی ہیں۔ ایک اُن میں وہ ہے جو مسجدوں کی تعمیر کرتا اور آباد کرتا ہے۔ "ابوداؤد شریف"

○ مسئلہ: مسجد کی تعمیر و تزئین میں نیت محض رضاءِ خدا اور رضاءِ مصطفیٰ ہو۔ "عزّ وجل ﷺ"

○ دار الآخرت:

○ روزِ قیامت ہر عمل اپنی اصلی شکل میں ظاہر ہوگا۔ مسجدیں سفید اونٹوں کی شکل میں قطار در قطار لائی جائیں گی۔ جن کی کوہان عنبر، گردن زعفران، سر مُشک اور نکیل زمرد کی ہوگی۔ موذن ان کی نکیل تھامے آگے آگے ہوں گے اور آئمہ مساجد اور نمازی جلوس کی شکل میں داخل جنت ہوں گے اہلِ محشر کہیں گے یہ کون نورانی لوگ ہیں انبیاء کرام ہیں یا ملائکہ مقربین تو ندا آئے گی نہ یہ نہ وہ۔ یہ محمد عربی ﷺ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو مسجدوں کی تعمیر کرتے تھے اور ان کی زیب و زینت اور آبادکاری میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔

○ بروایت ثانیہ:

☆ روز شمار مساجد کو کھینچ کر کشتی کی مانند کعبۃ اللہ سے منسلک کر دیا جائے گا۔ اور مسجدیں یاقوت جواہر اور چمکتے دمکتے موتیوں کی مانند ہوں گی بحضور ربُ العزت اپنے تعمیر و تزئین کرنے والوں کی شفاعت کریں گی۔ اور ان کی شفاعت قبول ہوگی۔

○ مسجد قُباء زَادَ اللّٰہُ شرفاً و عظماً

☆ مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ سفرِ ہجرت مکہ معظمہ سے المدینۃ المنورہ کو روانہ ہوئے تو آپ نے بلدۃ امینہ المکۃ المعظمہ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ بخدا میں تجھ سے ہرگز جدا نہ ہوتا اگر تیرے جگر کے ٹکڑے مجھے مجبور نہ کرتے۔ غار ثور میں تین روز گزارنے کے بعد عازمِ سفر مبارک ہوئے تو راہ میں مقام قبا میں آپ نے قیام فرمایا تو اہل قبا کی عرض پر مسجد کی تعمیر کا حکم فرمایا۔ آپ نے اونٹنی پر سوار ہونے کا حکم دیا سیدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ اٹھے اور اونٹنی پر سوار ہو گئے تو اونٹنی نہ اٹھی۔ اس کے بعد سیدنا عُمر الفاروق الاعظم رضی اللہ عنہ سوار ہوئے تو اونٹنی پھر بھی نہ اٹھی۔ پھر سیدنا علی مرتضےٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اٹھے جونہی رکاب میں پاؤں رکھا اونٹنی اٹھ کھڑی ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے علی! رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی مہار چھوڑ دو۔ یہ مامور من اللہ ہے۔ جہاں چاہے جائے۔ آخر کار اس کی یہ کا مقام حد و مسجد ٹھہری تو آپ

Marfat.com

نے اپنے دستِ مبارک سے مقامِ غزہ کے پتھروں سے بنیاد رکھی۔ جہاں حضور نے معہ یار وفا قیام کیا وہ جگہ محراب مسجد بنی۔ اب حکومت سعودیہ کی توسیع سے محراب آگے چلا گیا۔ اہل عشق و محبت اس مقام قیام نشست و برخواست میں نفل نماز پڑھتے اور سجدے کرتے ہیں۔

تیرا آستان جو نہ مل سکا تیری راہ گزر پہ جبیں سہی
مجھے سجدہ کرنے سے غرض ہے جو وہاں نہیں تو یہاں سہی

○ بروایت صحیحہ:

☆ جبرائیل امین علیہ السلام حاضر حضور ہوئے انہوں نے قبلہ کی جہت سے بیت المقدس گنبد صخرا تک سارے پردے ہٹا دیئے تو حضور کے حکم سے مسجد کی تعمیر کی تکمیل ہوئی۔

○ قرآن پاک میں مسجد قبا کی شان میں فرمایا:

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ ؕ فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ ؕ

البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ زیادہ مستحق ہے کہ آپ اس میں قیام فرمائیں۔ اس میں ایسے پاکیزہ لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے پاکیزہ لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔

(پ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۱۰۸)

○ اس آیت کریمہ کے نزول پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اہل قبا صحابہ کرام سے پوچھا کہ تم کیا عمل کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری طہارت پاکیزگی اور نظافت کی بہت تعریف فرمائی ہے۔ عرض کیا کہ ہم قضاء حاجت کے بعد ڈھیلا استعمال کر کے پھر پانی سے طہارت کرتے ہیں۔ یہ اہل قبا کی نظافت اور لطافت طبعی تھی۔ جو خاص عطیہ الٰہی ہے۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ آپ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ بروز شنبہ مسجد قبا میں تشریف لے جاتے اور نفل ادا فرماتے۔

اَلصَّلٰوۃُ فِی الْمَسْجِدِ الْقُبَاءِ کَعُمْرَۃٍ ؕ مسجد قبا میں ایک نماز پڑھنے والا ایک عمرہ کا ثواب پاتا ہے۔

نیز فرمایا دو رکعت نماز نفل مسجد قبا میں پڑھنا مجھے زیادہ محبوب ہے زیارت بیت المقدس سے۔

○ جمہور مفسّرین کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس آیت کریمہ کا

Marfat.com

السّلام اے سبز گنبد کے مکین
السّلام اے رحمۃً للعلمین

Marfat.com

Marfat.com

مصداق ''بروایت صحیحہ'' مسلم شریف مسجد نبوی شریف بھی ہے اس میں متعدد احادیث وارد ہیں۔ ان دونوں میں کوئی تعارض نہیں کہ آیت کریمہ کا مسجد قبا کے حق میں نازل ہونا اس بات کو مستلزم نہیں کہ مسجد النبوی شریف میں یہ اوصاف نہ ہوں۔ دونوں مساجد کو یہ فضیلت حاصل ہے فافہم۔

○ وجہ تسمیہ: ''سو تجلی کا محل ہے نقشِ کفِ پا تیرا''

☆ حضرت ابو العباس خضر علیہ السلام کے نام کی وجہ تسمیہ یہ کہ وہ جہاں قدم رکھتے وہاں سبزہ پیدا ہو جاتا یا جیسے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدموں کی خاک سے مردہ زندہ ہو جاتا تو حضرت خضر علیہ السلام کے آقاء و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں کی برکت کا شمار حدود شمار سے باہر ہے۔ حضور مسمّٰی بہ امین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے قدم میمنت سے المکۃ المعظمہ شہر کو ایسا نوازا کہ ربّ کریم نے اس شہر کو بلد امین سے یاد فرمایا۔ اس شہر امّ القریٰ کا قبرستان جنت المعلیٰ کے نام سے موسوم ہو گیا۔ المدینۃ المنورہ میں قدم رنجہ فرمایا تو جہاں جہاں قدم مبارک کا نشان ذی شان لگا وہ جگہ جنت بن گئی۔ وادی بطحا، وادی عتیق سے گزرے تو اس وادی سے جنت کی خوشبو آنے لگی۔ پہاڑ جبلِ اُحد، جبل نُور، جبل رحمت جنتی بن گئے کنوئیں بیر عثمان۔ بیر اریس بیر غرس اور بیر بضاعہ جنتی۔ میدان جہاد کے مقام غزوہ بدر، غزوہ احد، مقام خندق جنتی۔ اور مسجد نبوی عروس المساجد کا ایک ایک خطّہ ایک ایک قطعہ جنتی ہو گیا۔ ریاض الجنۃ نگاہ ہوش سے دیکھو تو جنت الفردوس ہے اور مَابَیْنَ حُجْرَتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ ط کا نقشہ ہے روضہ اطہر سبز گنبد تو سُبحان اللہ زیارت کرنے والوں کو جنتیں تقسیم کرتا ہے الغرض حضور جنت نشان سردارِ ایں جہان و آں جہان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُمتی کی قبر بھی بفضلہ تعالیٰ جنت نظیر ہے

دیکھا ہے جب سے دیارِ نبی شباب　　جنت میری نگاہ میں دل سے اتر گئی

○ متذکرہ بالا حدیث پاک کی ایک توجیہہ محبت یہ بھی بیان فرمائی گئی ہے کہ بیتی سے مراد المکۃ المعظمہ میں آپ کا گھر ''مولد النبی'' مراد ہے۔ یعنی المدینۃ المنورہ آپ کے منبر شریف تا المکۃ المعظمہ یہ سارا قطعہ زمین جنت کا باغیچہ ہے۔ اٰمَنَّا وَ صَدَّقْنَا ط

خاکِ المدینۃ المنورہ زاد شرفہ العظیمہ ط

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ　　کہ سب جنتیں ہیں نثار مدینہ
ملائک لگاتے ہیں آنکھوں پہ اپنی　　شب و روز خاکِ مزار مدینہ
جدھر دیکھئے باغ جنت کھلا ہے　　نظر میں ہیں نقش و نگار مدینہ

Marfat.com

دو عالم میں بٹتا ہے صدقہ یہاں سے ہمیں ایک نہیں ریزہ خوارِ مدینہ
مرادِ دلِ بُلبلِ بے نوا دے خدایا دکھادے بہارِ مدینہ
مری خاک یا رب نہ برباد جائے
پس مرگ کر دے غبار مدینہ

○ المسجد النّبوی عمّر اللہ تعالیٰ الیٰ یوم القیامۃ ؕ

☆ حضور نور، نُور علیٰ نور سیّد یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد الہجرۃ جب المدینۃ المنورہ تشریف فرما ہوئے۔ تو آپ نے ورود مسعود کے بعد سب سے پہلا کام جو کیا وہ تعمیر مسجد النّبوی شریف کا تھا۔ یہ جگہ جہاں آپ کی اونٹنی بیٹھی تھی۔ سیّدہ کلثوم بنت ہرم رضی اللہ عنہا کی افتادہ زمین تھی جس میں شہر کے لوگ اپنی تجارت کی کھجوریں وغیرہ خشک کیا کرتے تھے۔ نبونجّار سے آپ نے فرمایا:

ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِکُمْ هٰذَا ؕ مجھے یہ زمین قیمتاً دے دو۔

☆ توانہوں نے عرض کیا:

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمُ وَاللّٰهُ لَا تَطْلُبُ ثَمْنَهٗ اِلَّا مِنَ اللّٰهِ ؕ بَلْ نَهَبُهٗ لَكَ ؕ بخدا اس کا اجر ہم اللہ تعالیٰ سے لیں گے اور ساتھ ہی عرض کیا ہم آپ کی خدمت اقدس یہ قطعہ زمین بطور نذرانہ ''ہبہ'' پیش کرتے ہیں۔

○ تو آپ نے بلا معاوضہ قبول نہ فرمایا۔ اور زمین کی قیمت جو طلائی دیناروں میں مقرر ہوئی وہ حضرت ابو بکر صدیق الاکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے مال سے ادا کی جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ کلثوم اور ان کے دو بیٹوں حضرت سہل اور سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جنت کی بشارت سے بھی نوازا۔ ''وفاء الوفاء علامہ نورالدین سمہودی علیہ الرحمۃ''

○ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنفسِ نفیس اپنے دست مبارک سے مسجد شریف کی بنیاد رکھی۔ رب العزت جلشانہٗ نے تعین قبلہ کے لئے تا بیت المقدس ''گنبد صخرا تمام حجابات اٹھادیے آپ نے بیت المقدس کو دیکھ کر قبلہ اوّل کی طرف رخ متعین فرمایا۔ یہ پہلا محراب مسجد نبوی شریف چبوترہ صحابہ صفہ اور مقام تہجد متصلاً روضہ اطہر جانب شمال نے محراب مسجد کا شرف پایا۔ جس کا نشان ذی شان بشکل مستطیل تا حال قائم ودائم ہے۔ بعد الہجرت ''سترہ مہینہ'' تحویل قبلہ پر جانب جنوب مسجد النّبوی کا محراب کعبۃ اللہ کی طرف بنایا گیا خلیفۃ الرّسول بلا فصل سیّدنا ابو بکر الصّدیق الاکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں محراب شریف کو قدم مبارک کی جگہ تک اینٹوں سے ڈھانپ

Marfat.com

دیا۔ یہ آپ کے نورِ فراست اور کمال ادب و محبت کی دلیل جلیل ہے کہ زائر جب محراب النبی میں نفل ادا کرتے ہیں تو ان کا سر سجدہ میں اس مقام پر ہوتا ہے جہاں نماز میں حضور کے قدم مبارک اور پاؤں مبارک ہوتے تھے۔ یہاں عاشقین صادقین ذوق وشوق سے سجدے کرتے ہیں ۔

''سجدے کروں میں حضور کے منبر کے سامنے''

☆ سبحان اللہ ان سجدوں کی کیفیت اہل دل سے پوچھیئے ۔

مجھے کیا خبر تھی رکوع کی کیا ہوش تھا سجود کا
مجھے تو تیرے نقشِ پا کی تلاش تھی جو جھکا رہا نماز میں

○ منبر منیف کے جانب مشرق ایک اور محراب شریف ہے جو عہد فاروقی میں توسیع مسجد کی وجہ سے بنایا گیا۔ چوتھا محراب عہد عثمانی توسیع مسجد پر جانب جنوبی بنا۔ یاد رہے محراب کی یہ موجودہ قبہ نما شکل بزمانہ خیر القرون نہ تھی امیر المومنین عُمر بن عبدالعزیز ملقب بہ عُمر ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ وضع کی۔ رب کریم نے اپنے گھر کے لئے قبہ نما محراب کو ایسا شرف بخشا ہے کہ کائنات عالم میں یہ قبہ نما شکل خانہ خدا کی نشانی بن گئی ۔

چراغ و مسجد و محراب و منبر ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر ''رضی اللہ تعالیٰ عنہم''

○ تعمیر مسجد النبوی شریف میں حضور ﷺ نے بنفسِ نفیس کام کیا۔ مہاجرین اور انصار کی جماعت بابرکات بھی شریک کار تھی جلیل القدر صحابی نعت خواں نعت گو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی بطور مزدور کام کر رہے تھے۔ تھکن دور کرنے کے لئے فی البدیہہ اشعار گنگناتے تو حضور سیّد الرسل مولیٰ الکل صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ قافیہ ملا کر پڑھتے ۔

۱. اَفْلَحَ مَنْ يُّعَالِجُ الْمَسَاجِدَ وَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَاعِدًا وَّ قَائِمًا
۲. لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةْ اَللّٰهُمَّ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَ الْمُهَاجِرَةْ
۳. اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْاَجْرَ اَجْرُ الْاٰخِرَةْ فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ

○ خصوصیات مسجد النبوی شریف:

☆ اس مسجد کا ایک ایک مقام شرف و عظمت میں بہت بلند مقام رکھتا ہے۔ حضور امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدوم میمنت سے نوازا ہوا ہے۔ اور دست مبارک کے مس ہونے کی بناء پر مشرف ہے۔ ''سبحان اللہ'' کائنات کل کے امام کل ﷺ کی مسجد کتنی سادہ اور پرنور اور

Marfat.com

برکت اور رحمت سے بھرپور تھی۔ مواجہہ شریف میں ''صلوٰۃ والسلام'' بحضور ذات بابرکات سیّد السادات علیہ الصّلوٰۃ والسلام عرض کیا جاتا ہے۔ المدینۃ المطیّبہ مطہّرہ درود شریف کا شہر ہے۔ اور مسجد النبوی درود شریف کا اصلی اور حقیقی مقام ہے اور درود شریف کا مرکزی مقام ہے۔

○ مقام ریاض الجنۃ:

قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَ مِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ ط

میرے حجرہ مبارکہ سے منبر منیف تک جنت کے باغوں میں ایک باغ ہے۔

○ اہلِ معرفت فرماتے ہیں۔ کہ اولیاء متقدّمین نے اس ارشاد مبارک کو حقیقت پر محمول کیا ہے۔ کہ بقعہ مبارکہ فی نفسہ جنّت کی کیاری ہے۔ کہ یہ جنّت کا آسمانوں سے اتارا ہوا ٹکڑا زمین ہے مانند حجر اسود اور مقام ابراہیم کے۔ جس خوش نصیب کو اس مقام ریاض الجنّت میں نماز پڑھنے کی سعادت نصیب ہوگئی وہ روزِ محشر بفضلہٖ تعالیٰ جنّت الفردوس میں جائے گا کہ رب کریم کسی کو جنّت میں داخل کر کے جہنم میں داخل نہیں فرماتا ۔

جنّت بھی لینے آئے نہ چھوڑوں گا یہ گلی منہ پھیر بیٹھیں گے ہم تیری دیوار کی طرف

جانِ جناں ہے دشتِ طیبہ تیری بہار بلبل نہ جائے گی کبھی گلزار کی طرف

○ دفع دخل مُقدر:

☆ بفرمان ربّ الرحمٰن: (پ۱۶ سورہ طٰہٰ آیت کریمہ ۱۱۸)

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَ لَا تَعْرٰى ط جنت میں نہ بھوک لگے گی نہ بے لباس ہوگا

○ ازالہ وہم:

☆ تو یہاں ریاض الجنّۃ میں دونوں چیزیں مفقود ہیں۔ کہ بھوک اور پیاس لازمہ دنیا ہیں نہ کہ لازمۂ جنت۔ اس کا شافی کافی جواب یہ ہے کہ یہ قطعہ جنتی ''ریاض الجنۃ'' جنت الفردوس سے جدا ہونے کے بعد لوازم جنت اس سے مُنفک ہو گئے ہیں جیسا کہ حجر اسود اور مقام پتھر سے لازمہ جنت الفردوس نور اور روشنی مُنفک کر دیئے گئے ہیں۔ اللہ رب العزت نے خلیل اللہ علیہ السلام کو رکن اور مقام دو جنتی پتھروں سے نوازا اور اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ قطعہ ''رَوْضَةٌ مِّنَ الرِّيَاضِ الْجَنَّةِ'' عطا فرمایا تو کیا عجب؟ اور روز قیامت یہ ٹکڑا ریاض الجنۃ پھر جنت الفردوس میں واپس اپنی اصلی جگہ منتقل کر دیا جائے گا۔

Marfat.com

○ ریاض الجنّت اصلی اور حقیقی جنت کی کیاری ہے۔ قیاسی اور ظنی یا تخمینی جنت نہیں۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنے کمال فضل ورحمت سے ہم محتاجوں کو یہاں دنیا میں نماز پڑھنے کی سعادت عنایت فرمائی۔ بحمدہٖ تعالیٰ اب ہم گناہگار اُمّتی جنت الفردوس میں داخل ہوں گے کہ جنت میں داخل ہوکر پھر کوئی بھی نار میں نہیں جاتا تو بارگاہ رب العلیٰ میں امید واثق ہے کہ اب ہم ان شاءاللہ نار جہنم کا منہ نہیں دیکھیں گے۔ اس قطعہ جنتی میں نماز اور درود شریف پڑھنے کی قبولیت قطعی و یقینی ہے ۔

صد غیرتِ فردوس مدینے کی سرزمین ہے باعث ہے یہ کہ محبوب تُو اس میں مکین ہے

○ **مسجد نبوی کے دروازے:**

☆ بابُ السلام' بابُ الرحمت' بابُ ابوبکر صدیق اکبر، بابُ عمر فاروق اعظم' بابُ عثمان غنی' بابُ مجیدی' بابُ النساء' بابُ جبرائیل' بابُ جنت البقیع' مقام صحابہ صُفّہ رضوان اللہ علیہم مِنَ المالک المنّان ؕ کی تعلیم وتربیت کا مرکز ہے۔ صحابہ صُفّہ نہ مال نہ منال نہ اہل نہ عیال صرف اور صرف تعلیم قرآن اور حدیث سے شغف تھا۔ درس احمدی کے تربیت یافتہ اور نگاہ محمدی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے فیض یافتہ جن کی تعداد ستر تھی یہ قطعہ ''چبوترہ'' سب سے پہلے محراب مسجد نبوی تھا۔ تحویل قبلہ کے بعد صحابہ صُفّہ کی تحویل میں دے دیا گیا۔ اس چبوترہ کے ملحق مقامِ تہجد ہے جہاں حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نماز تہجد ادا فرمایا کرتے۔ اللہ ربّ العزّت جلّ شانہٗ نے اپنے پیارے حبیب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو ان مسکینوں اور درویشوں کے ساتھ بیٹھنے کا حکم دیا کہ جن کے دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے لبریز اور اس کی رضا کے طالب ہیں۔ اور حُبِ درویشاں کلید جنت است کے مصداق ہیں ۔

دلا خوش باش کاں سلطانِ دین را بدرویشاں و مسلیناں سرے ہست

○ **اُستن حنانہ اور منبر منیف:**

☆ تعمیر مسجد النبوی کے بعد حضور خطیب الانبیاء صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کھجور کے مُنڈھ کے ساتھ کھڑے ہوکر خطبہ جمعۃ المبارک فرمایا کرتے۔ جب جلیل القدر صحابی حضرت تمیم الداری بڑھئی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے تین سڑھیوں والا ممبر شریف بنا کر پیش کیا۔ تو آپ اس پر تشریف فرما ہوئے تو اس کھجور کے مُنڈھ سے شدّت ہجر کی وجہ سے رونے کی آواز آنے لگی۔ ایسے جیسے اونٹنی کا بچہ شدت غم سے روتا ہے تو حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم منبر سے اترے اور اس کو سینہ سے چمٹا لیا۔ اور وہ ہچکیاں بھرتا بھرتا

Marfat.com

خاموش ہو گیا تو آپ نے اسے فرمایا:

اِنْ شِئْتَ اَغْرِسُكَ فِی الْجَنَّةِ فَتَاكُلُ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ تَمْرُكَ ط اگر تو چاہئے تو تجھے جنت میں لگا دوں اور تیرا پھل اولیاء اللہ جنت میں آ کر کھائیں گے اور اگر تو چاہے تو تجھے یہاں سرسبز کر دوں۔ تو اُس نے دار الفنا سے دار البقا کو پسند کیا تو حضور سیّد الابرار شفیع روز شمار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قَدْ فَعَلْتُ ط ہم نے ایسا کر دیا

○ کہ اسے منبر شریف کے پاس دفن کر کے جنت میں پہنچا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک کے مس کرنے اور سینے سے لگانے سے اُس بے قرار بے زبان عاشق کو آخر قرار آ ہی گیا ۔

رسولُ اللہ کی الفت محبو! عین ایمان ہے فراقِ مصطفٰے میں اہلِ ایمان عمر بھر روئے
رولائے جب کہ چوب خشک کو حضرت کی مہجوری کہو پھر عینِ ایمان سے نہ کیوں کر ہر بشر روئے
سُنی جب اس ستون نے عاشق بے تاب کی زاری رسول اللہ کے اصحاب کیسے کس قدر روئے
کوئی ایسا نہ تھا اس بزم میں جن پر نہ تھی رقت بہت روئے لپٹ روئے تمامی بیشتر روئے
اُدھر فغاں تھا وہ ستون صدمے سے فرقت کے اِدھر یہ شدّتِ رقّت سے باصد چشم تر روئے
ستون خاموش ہوتا تھا نہ یہ رونے سے چپتے تھے وہ آہیں مار چلایا یہ دل کو کھول کر روئے
ستون نے وہ کئے نالے کہ چشم حال سے اُس دم شجر روئے حجر روئے اور دیوار و در روئے

''مولانا کفایت علی کافی شہید علیہ الرحمت''

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مَنْ بَكٰى اِلَيْهِ الْجِذْعُ وَ حَنَّ لِفِرَاقِهٖ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ ط

مسجدُ النّبوی کا منبر منیف:

○ روایت صحیحہ فرمایا:

○ اِنَّ مِنْبَرِیْ عَلٰى تُرْعَةٍ مِّنْ تُرَعَةِ الْجَنَّةِ ط ایک روز حضور فائز النور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر شریف پر خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا اس وقت میرا قدم بہشت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ پر ہے۔

○ یعنی میرا منبر مُنیف جنت کے سرے پر ہے۔ خلیفۃُ الرّسول بلافصل سیّدنا ابن عثمان ابوقحافہ

Marfat.com

عثمان المعروف سیّدنا ابوبکر الصّدیق الاکبر رضی اللہ ورسولہٗ عنہما؄ اپنے دورِ خلافت حقّہ میں منبر منیف کی نچلی دوسری سیڑھی پر خطبہ فرمایا کرتے کسی نے پوچھا تو فرمایا:

○ اَدَبًا وَّتَعْظِیْمًا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ ؄ سیّدنا عثمان المعروف ذوالنّورین رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد معدلت خلافت حقّہ میں سب سے پہلے جامہ نسلیۃ سے منبر کی پوشش کی اور غلاف چڑھایا۔ ایک مرتبہ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ملک شام سے المدینۃ المنورۃ حاضر ہوئے تو آپ نے پانچ سیڑھیاں اینٹوں کی بنوا کر منبر شریف اس کے اوپر رکھایا۔ تاکہ آپ کے قدم مبارک ہمارے سروں پر سایہ فگن رہیں۔ صحابہ کرام کا وطیرہ تھا کہ منبر شریف پر اپنے ہاتھ مس کر کے اپنے چہروں پر تبرّکاً حصولِ برکت ووصولِ نور کے لئے پھیرتے تھے۔

○ جنّت کے لئے شرط اوّل ایمان ہے ''بروایت صحیحہ'' معتمدہ فرمایا میرا مدینہ منورہ شہر مجھ پر ایمان لایا اور اس کے ننانوے ناموں میں ایک نام مومنہ ہے۔ مسجد نبوی شریف کا سارا نور اور ظہور حضور کے قدموں کا صدقہ ہے مسجد کے سارے مندرجہ بالا بیان کردہ مقامات حضور کے نور سے منوّر ہیں۔ فافہم ؎

بیا! تا در مدینہ نور احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم   بہ بینی ازدر و دیوار لامع
جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بے پردہ بینی   چو خورشیدے کہ بے ابراست طالع
بیا اے کور چشم تیرہ باطن   بہ بین ہر گوشہ صد بُرہان ساطع
نجوم اِھتدٰی آنجا فروزاں   شموس اصطفٰے آنجا طوالع

○ **مینار جبرائیل علیہ السلام:**

☆ باب الجنّت البقیع کے اندر دائیں جانب یہاں سے روح الامین وحی الٰہی لے کر حاضر حضور ہوتے اور یہاں ہی روح القدس حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ جلیل القدر اور عظیم المرتبت صحابی کی خوبصورت شکل میں متشکل ہوتے۔ یہ مقام درود شریف تاج پڑھنے کا نہایت موزوں ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ فقیر کو کئی بار یہاں درود تاج پڑھنے کی سعادت ملی۔

○ **مواجہہ شریف:**

☆ یہاں اُمتی اپنے آقائے نامدار مدنی تاجدار، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ رحمۃ للعالمین میں صلوٰۃ وسلام پڑھتا اور عرض احوال کرتا ہے۔ پھر خلیفۃ الرسول بلافصل سیدنا ابی بکر

Marfat.com

الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ کو سلام بعدہٗ امیر المؤمنین سیدنا عُمر الفاروق الاعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے مواجہہ شریف کے اوپر جلی قلم سے سنہری حروف میں خوشخط کندہ ہیں۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ط مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِيْنُ ط اور الفاظ یَا اللّٰهُ ایک طرف اور یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ایک طرف سنہری حروف سے خوشخط کندہ ہیں۔

○ قرآن عظیم فرقان کریم پ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت کریمہ ۱ تا ۴ نہایت خوشخط عربی رسم الخط میں مواجہہ شریف کے اوپر جلی قلم اور سنہرے خوبصورت حروف میں کندہ ہیں۔ جن سے اللہ جلّ شانہٗ اپنے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حاضری کا زائرین حاضرین کو ادب واحترام، تعظیم وتکریم سے توصیف وتعریف کرنے اور صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کی تعلیم دیتا ہے یہ مقام حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کا ہے۔ مواجہہ شریف کی فضیلت اظہر مِنَ الشَّمْسِ اور ازہر مِنَ الْاَمْسِ ط ہے یہ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مبارکہ ہے جو رشک جنّت الفردوس ہے عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُ الْبِقَاعِ ط جو تمام ارضی وسماوی بقعہ جات سے عند اللہ افضل واعلیٰ ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم استراحت فرما ہیں۔ یہ مقام مطلع ہر سعادت اور مقطع ہر سیادت ہے ؎

عرش پر گر فرش بھاری ہے تو اس خاک پاک سے
جس پر محوِ خواب ہے کون و مکاں کا تاج دار
"صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم"

○ ریاض الجنّۃ میں اُسطوانہ:

☆ سب سے پہلا اسطوانہ محراب شریف ہے۔ اُسطوانہ مخلّق، خلوق مشہور خوشبو ہے، اُسطوانہ اُمّ المؤمنین سیّد عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اُسطوانہ حضرت اُبولبابہ ہارون بن المنذر انصاری۔ اُسطوانہ السّریر، اُسطوانہ محرس، اُسطوانہ وفود، اُسطوانہ السّریر، اُسطوانہ تہجّد۔

☆ فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر ط کو ربّ کریم نے ان مقامات مقدسہ میں نوافل ادا کرنے اور دعا مانگنے کی سعادت سے بہرہ مند فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيْرًا ؎

مدّتے بود کہ مشتاقِ لقائیت تو بودم
لاجرم روئے ترا دیدم آنجا رفتم

○ فضائل درجات اور مقامات مسجد نبوی شریف:

فرمایا۔ میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے از روئے ثواب واجر بہتر ہے سوائے مسجد الحرام کے "صحیح البخاری" علماء محدّثین کرام وفقہاء عظام کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ مسجد الحرام میں نماز کا ثواب زیادہ ہے یعنی کمیت کے لحاظ سے کعبۃ اللہ کی مسجد الحرام کی نماز میں زیادتی ہے لیکن کیفیت اور قبولیت اور قرب محبوبیت کے لحاظ سے مسجد نبوی میں زیادتی اور کثرت

Marfat.com

ہے۔ یاد رہے اجر و ثواب کی زیادتی علیحدہ شئی ہے اور قبولیت اور محبوبیت علیحدہ شئی یہاں ''مسجد النبوی'' وہ قرب مقصود جو وہاں ''مسجد الحرام'' میں مفقود ہے۔ علماء اعلام مالکیہ کا متفقہ علیہ فتویٰ اور فیصلہ ہے کہ مسجد النبوی کی ایک نماز مسجد الحرام کی سو نماز کے برابر ہے۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَةِ حَالِهٖ وَ رَسُوْلُهُ الْاَعْظَمُ ؂ جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب ؂

○ حاصل کلام یہ کہ ارباب بصیرت جن کے دیدہ و دل انوار بصیرت سے منور ہیں ان پر یہ بات مخفی نہیں کہ ان سب پہاڑوں، وادیوں، کنوؤں اور شہر ہمایوں کے در و دیوار، محلّہ، گلی و بازار میں اثر جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ظہور کمال احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس قدر نورانیت اور برکات ظاہرہ و باہرہ ہیں جس کی انتہا نہیں۔ اس کا سبب اور وجہ یہ ہے کہ ان سب مقامات مقابر ہوں یا مساجد میں کوئی ایسا ذرّہ نہیں جس پر نگاہ مبارک نہ پڑی ہو اور وہ جمال بہجت مآل، سرور سید کمال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے شرف یاب نہ ہوا ہو۔ اور نوازا نہ گیا ہو۔ اہل عشق و محبت کے لئے ان مقامات کی زیارت اثر رکھتی ہے ؎

وہی چمن ہے جہاں مسکرا دیا تو نے وہی ہے طور جہاں پڑ گئی نظر تیری

○ بروایت صحیحہ: مَنْ صَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ الْاَرْبَعَةِ غُفِرَلَهٗ ذُنُوْبُهٗ ؂ جو شخص ان چار مسجدوں، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ، مسجد نبوی، مسجد قبا۔ کسی ایک میں نماز ادا کرے رب کریم اس کے جملہ گناہ بخش دیتا ہے۔ اگرچہ ان چاروں مساجد کے ثواب و اجر میں تفاوت ہے جو احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔ لیکن مغفرت میں سب برابر ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ ؂

○ بروایت صحیحہ: فرمایا جو شخص بعد الحج والعمرہ میری اس مسجد النبوی میں چالیس نمازیں مسلسل باجماعت پڑھے اس کی عند اللہ جزا، یہ ہے کہ وہ نفاق اور جہنم کے عذاب سے بری کر دیا جاتا ہے۔ چالیس نمازوں کی قید اہل عرفاء کے نزدیک حکمت یہ کہ میرا امتی کچھ عرصہ کم از کم آٹھ نو روز میرے پاس میری مہمانی میں ٹھہرے ایسا نہ کرے آئے اور چلا جائے۔ اہل علم کے نزدیک چالیس کا عدد موجب استقامت اور موجب کمال ہے منافق کو اس کا حصول ممکن نہیں کہ نفاق بد ترین امراض خبیثہ سے ہے یہ صفت صدق و اخلاق کا مقتضی ہے۔ کہ وہ عذاب جہنم سے بری ہو۔

○ بروایت صحیح: فرمایا

مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ ؂ جس نے حج کیا اور میری زیارت کو المدینۃ المنورہ نہ آیا اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

Marfat.com

کہ اس نے میری شفاعت کو محدود کیا کہ وہ آتا اور میری شفاعت سے بہرہ مند ہوتا اور مغفرت کی سند اور شفاعت کا سرٹیفکیٹ پاتا۔ جس سے میری شفاعت اور میرے اختیار میں وسعت ہوتی۔

○ ایذاءِ رسول کے لئے نصِ قطعی میں عذاب شدید کی وعید ہے اور جفا جو حدیث پاک میں مذکور ہے۔ ایذاء سے بڑھ کر سخت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اور حاضری کے لئے المدینۃ المنورہ نہ جانا اور جانے سے روکنا یہ منافقین کا وطیرہ ہے۔ بفرمانِ قرآن جب ان منافقین سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ کے پاس چلیں تاکہ آپ تمہارے لئے مغفرت کی دعا کریں تو یہ اپنا سر تکبر سے جھٹکتے اور روگردانی کر کے انکار کرتے ہیں۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ فرمایا لَا تَحْمِلُهُ اِلَّا زِيَارَتِي ؕ جو محض میرے لیے میری زیارت کے لئے حاضر ہوا اور اس کے سوا اور کوئی غرض نہ تھی تو اس کا اجر میرے ذمہ کرم پر ہے۔ قدوۃ العلماء الشیخ الحنفیہ کمال الدین ابن الہمام علیہ رحمۃ المُنعام فرماتے ہیں اولاً نیت زیارت کرے ثانیاً مسجد النبوی میں نماز کی۔ المدینۃ المنورہ میں زیارت حضور کو اوّلیت ہے مسجد نبوی شریف سے۔

○ چوتھے امام از اہلبیت اطہار مسند امامت کی زینت سیّدنا علی امام زین العابدین سَلام اللہ عَلَیہ فرماتے ہیں۔ اولیٰ تجرید نیت ہے کہ پہلے نیت زیارت اور صلوٰۃ وسلام کرے اس صورت میں شانِ زیارت کی عظمت واکرام زیادہ ہے بموافق حدیث پاک مذکورہ۔

○ بروایت صحیحہ فرمایا:

لَا تَجْعَلُ قَبْرِیْ عِیْدًا ؕ میری قبر کو عیدگاہ نہ بناؤ۔

○ زیارت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عید کی طرح نہ سمجھو کہ وہ تو سال بھر میں ایک دو بار آتی ہے یعنی عیدگاہ سمجھ کر نہ آنا۔ بلکہ کثرت سے زیارت کو آنا۔ اور بار بار آنا۔ حاضری کے لئے جب مسجد النبوی شریف میں باب السلام سے داخل ہو تو سب سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھے۔ اور پھر مواجہہ شریف میں حاضرِ حضور ہو کر سلام عرض کرے۔

○ مسجد میں داخل ہونے کی دعا:

○ امام الائمہ از اہل سُنت اطہار سیّدنا عبداللہ بن سیّدنا حسن اپنی جدۃ اعلیٰ سیّدہ خاتونِ جنت فاطمۃ الزہرا سلامُ اللہ علیہم ؕ سے مروی ہے فرمایا جب تم مسجد میں داخل ہو تو پہلے اَللّٰھُمَّ صَلِّ

Marfat.com

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ پڑھ پھر کہو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے نکلو تو پہلے پڑھو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ پھر کہو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ط اوّل وآخر درود شریف لازمی الامر اور سنّت ہے۔

المدینۃ النبوی شریف صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مساجد:

○ مسجد اُمِّ مشربہ:

☆ امّ المؤمنین سیّدہ ماریہ قبطیہ اُمِّ شہزادہ نبوّت ابراہیم بن سیّدنا محمّد مصطفٰی صلوٰۃ اللہ وسلامہٗ و علٰی سائرِ اہلِ البیتِ النّبوۃ ط کی نسبت سے موسوم ہے۔ مَشر بہ کا معنی بستان باغ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نورِ چشم جگر گوشہ رسول ابراہیم علیہ السلام کی ولادت بھی یہیں ہوئی اور وفات بھی یہیں ہوئی۔ آپ جنت البقیع میں استراحت فرما ہیں۔ یہ مسجد جنت البقیع کے جانب مشرق متصلا واقعہ ہے۔ اسی مقام پر سورۃ التحریم کی پہلی آیات کریمہ نازل ہوئیں

بہر زمین نسیمے ز زلف اُو زدہ است ۔۔۔ ہنوز از دمِ آں بوئے عشق مے آید

○ مسجد قبلتین، وادی عقیق اور بیرِ عثمانی کے درمیان واقع ہے۔ قبیلہ بنی سلمہ کی اس مسجد میں امام الانبیاء علیہ الصّلوٰۃ والسلام نماز ظہر پڑھا رہے تھے کہ تیسری رکعت نماز میں پ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۴۴ وحی کا نزول ہوا۔ جس میں تحویل قبلہ کا حکم تھا آپ نے رکوع سے پہلے کعبۃ اللہ کی طرف اپنا رخ انور پھیر لیا۔ صحابہ کرام نے بھی آپ کی اتباع میں اور اقتداء میں ادھر ہی منہ کر لیا جدھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رخ مبارک تھا۔ اس مسجد قبلتیں دونوں بیت المقدس بیت اللہ کے انوار برستے ہیں خوشبو کے حلقے زائرین کے مشام جان کو معطر کرتے ہیں۔

○ مسجد غمامہ:

☆ یہ مسجد باب السلام سے جانب مغرب قریب ترین مسجد ہے۔ دعا استسقٰی کا مشہور واقعہ اسی مسجد میں ہوا۔ علاوہ ازیں مسجد الذباب، مسجد الرایا، مسجد الوادی، مسجد السقیا، مسجد خلیلی، مسجد فتیح، مسجد شمس، مسجد وادی۔ مسجد ابوبکر الصدیق، مسجد عمر، مسجد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم مشہور ہیں۔

○ مسجد مصلّی العید:

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہجرت کے بعد سب سے پہلی عید الفطر یہاں پڑھی اور عید الاضحٰی کی

Marfat.com

نماز بھی پڑھنے سے یہ المدینۃ المنورہ کی عید گاہ بن گئی۔ یہ قبیلہ بنو حکیم حضرت ابن الجداد رضی اللہ عنہ کے گھر کے ملحقہ ہے۔

○ مسجد عینین:

☆ غسیلُ الملائکہ سیّد الشہداء عمِ کریم سیّدنا امیر حمزہ بن سیّدنا عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مرقد انور سے ملحقہ مسجد ہے۔ اس احاطہ گنج شہیداں میں کثیر التعداد صحابہ اُحد کے مزارات ہیں۔ آپ کو وحشی نامی قاتل نے یہیں اپنی برچھی کا نشانہ بنایا اور شہید ہوئے اور کفار و مشرکین نے آپ کے جسمِ اطہر کا مُثلہ کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کو سیّد الشہداء فی الجنت کے خطاب سے نوازا ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

○ غزوہ احزاب:

☆ خندق کے مقام جبل سلع پر پانچ مساجد ہیں۔ مسجد فتح جہاں بوقت جہاد قیام پذیر رہے۔ یہ تقریباً پندرہ سیڑھیاں چڑھ کر چھوٹی سی مسجد ہے لیکن اپنی عظمت کے لحاظ سے بہت عظمت کی حامل ہے۔ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دوشنبہ سہ شنبہ اور چہار شنبہ تین روز دعا فتح فرمائی تو تیسرے روز فتح کی بشارت ملی۔ یہ مسجد دعا کی قبولیت کے لئے اکسیر ہے۔

○ ''بروایت'' خندق کی کھدائی پر ایک سخت چٹان آ گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے گینتی لے کر چٹان پر ضرب لگائی تو آگ کی چنگاری نکلی تو آپ نے فرمایا میں نے قیصرِ روم کے محلات کو دیکھا ہے۔ دوسری ضرب پر فرمایا کسریٰ اور تیسری ضرب پر فرمایا اس چنگاری کی روشنی میں یمن کو دیکھا۔ جب چٹان پاش پاش ہو گئی تو فرمایا رب کریم نے ان ممالک کی کنجیاں مجھے عنایت فرمائی ہیں۔ یہ ممالک عہد معدلت فاروقی میں اقلیم اسلامیہ کے زیر نگیں آئے۔ اس کے علاوہ مسجد سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور باغ سیّدۃ النساء فی الجنۃ رضی اللہ عنہا بہت مشہور ہے ؎

ہر کجا نور است تاباں با کمال ظاہر است اصلِ آں از آفتاب ایں جمال

○ فقیر غفرلہٗ المولیٰ القدیر نے چیدہ چیدہ ان مساجد کا تذکرہ نقل کیا ہے جس میں رب کائنات نے اپنے کمال فضل و کرم سے زیارت کرنے اور ان مقاماتِ مقدسہ پر نماز پڑھنے کا شرف عنایت فرمایا:

''حَبَّذَا سَعَادَۃُ مَنْ فَازَ بِذٰلِکَ ط ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط''

Marfat.com

حبّذا روز سعادت حبّذا روز وصال　　باغِ من گل مے چکد امروز بعد از وصال

○ شہر المدینۃ المنوّرہ کے مبارک کنوئیں:

☆ بیر اریس، بیر غرس، بیر عثمان، بیر بُصاعہ، بیر لصۃ، بیر حاء، بیرِ رعہن، ہر کنواں اپنے اپنے انفرادی فضائل و برکات کے لحاظ سے ممتاز ہے۔ بیر عثمانی پر جنت کی بشارت عطا فرمائی۔ بیر اریس کو جنتی کنواں فرمایا۔ بیر غرس کا پانی کڑوا تھا۔ حضور فائض النور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرما کر کلی اس کنواں میں ڈالی تو کنویں کا پانی شریں اور لطیف ہو گیا اور رب کریم نے اس پانی میں شفا رکھ دی ہے۔

''کجا حدیست حُسنت راہنوز آغاز مے بینیم''

○ شہر المدینۃ المنوّرہ کے پہاڑ:

☆ جبل اُحد جو اپنی عظمت شان کے لحاظ سے بہت ارفع اور اعظم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو جنتی پہاڑ فرمایا کہ روزِ قیامت جنت الفردوس کے دامن میں اس کو رکھا جائے گا۔ نیز فرمایا یہ پہاڑ مجھ سے محبت کرتا ہے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں۔

○ براویت صحیحہ:

☆ ایک مرتبہ سیّد الرّسل، بادیِ سُبل صلوٰۃُ اللہ وسلامہٗ علیہ وآلہ ؂ معہ ابوبکر الصدیق، عمر فاروق اعظم، عثمان ذوالنّورین جبل اُحد پر تشریف فرما ہوئے تو پہاڑ اپنی سعادت پر نازاں و فرحاں جنبش اور وجد میں آ گیا تو سلطان کون و مکان شفیع عاصیاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا قدم مبارک پہاڑ پر مارا اور فرمایا اُسکُن یَا جَبَلُ فَاِنَّ عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَ صِدِّیْقٌ وَ شَہِیْدَیْنَ ؂ اے پہاڑ ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام ؂ جبل اُحد کے اوپر حضرت سیدنا ہارون نبی اللہ علیہ السلام کا مرقد انور ہے۔ جبل احد کی کنکریاں اور پتھر کتنے باعظمت و بابرکت ہیں۔ جن کی گود میں جلیل القدر، عظمت المرتبت ایک نبی استراحت فرما ہیں اور جلیل القدر صحابی عم کریم سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور کئی ایک صحابہ کرام ان کے دامن میں جلوہ گر ہیں ؂

سنگے و نباتے در وے خاصیتے است　　بہ زآدمی کہ در وے معرفتے نیست

○ شہر المدینۃ الطیبہ کا قبرستان جنت البقیع جس میں جلیل القدر عظیم المرتبت صحابہ کرام اہل

Marfat.com

بیت اطہار، بنات النبیؐ، ازواجِ مطہرات، امہات المومنین اولیاء کاملین، محدثین عظام، جنت البقیع میں استراحت فرما ہیں۔

○ **بروایت صحیحہ:**

☆ فرمایا جنت البقیع، بقیع الغرقد میں مدفون میرے امتی ستر ہزار بغیر حساب وکتاب جنت میں جائیں گے نیز فرمایا جب جنت البقیع بھر جاتا ہے تو ملائکہ کرام اس کو جنت الفردوس میں الٹ دیتے ہیں۔ اور جب کوئی منافق خبیث کسی وجہ سے جنت البقیع میں دفن ہو جائے تو ملائکہ اس مردہ کو وہاں سے نکال کر جبل عیر ''نبی پاک کا دشمن پہاڑ'' میں پھینک دیتے ہیں العِیَاذُ بِاللّٰہِ العَظِیم ؕ ''جذب القلوب الی دیار المحبوب''

○ الغرض المدینۃ المنورہ کی حاضری میں زمان رحمت نشان، سرورایں جہاں وآں جہاں سیّد انس وجان صلوٰۃ اللہ وسلامہٗ علیہ مِنَ الملکِ المنّان ؕ ادب واحترام کا خیال رکھے۔ درود شریف سیّدالامام ﷺ کو لازم کرے۔ ان مقاماتِ مقدسہ کی زیارت سے دل کو تسکین اور نگاہ کو منور کرے بلدۃ آمینہ مسکینہ، بلدۃ طیبہ وطاہرہ جس کے ایک سو مبارک نام ہیں۔ بروایت محدث جلیل عالم علم مدینہ جناب امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جو مدینۃ النبی کو یثرب کہے وہ منافق ہے۔ آمدم برسر مقصد المدینۃ المنورہ کی ہر چیز قابل احترام لائق تعظیم ہے ؎

کجا حدیست حُسنت را ہنوز آغاز مے بینم

باش تا پیش جمال تو بہار دگراست ۔۔۔ یک گل از صد بشگفت است گلستاں ترا

○ **تعمیر مسجد اقصیٰ بیتُ المقدس:**

☆ مسجد اقصیٰ سب سے پہلے سیّدنا آدم علیہ السلام کے کسی بیٹے نے تعمیر کی۔ مدت دراز کے بعد سیّدنا داؤد خلیفہ اللہ علیہ السّلام نے دوبارہ تعمیر شروع کی اور اس کی بنیاد وہاں رکھی گئی جہاں سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا خیمہ نصب ہوا تھا۔ اور تکمیل سے پہلے آپ کا وصال ہو گیا۔ پھر آپ کے جلیل القدر فرزند ارجمند سیّدنا سلیمان نبی اللہ علیہ السلام نے تعمیر کا کام سنبھالا۔ آپ کو اللہ مٰلکُ الملک جلّ شانہٗ نے تمام روئے زمین کی سلطنت عنایت فرمائی تھی۔ اور کائناتِ عالم کی ہر شئی چرند پرند فضا ہوا جن وانس حتیٰ کہ حشرات الارض چیونٹیوں پر بھی آپ حکمران تھے۔ مسجد اقصیٰ کی تعمیر کا جنات کو حکم دیا۔ اور وہ اپنے اپنے کام میں مصروف ہو گئے اور آپ تعمیر بیت المقدس کی

Marfat.com

نگرانی فرماتے رہتے۔ غوّاص جن سمندر کی تہ سے ہیرے جواہر اور موتی نکالتے اور مسجد کو مزین کرتے۔ چنانچہ آپ حسب العادت کریمہ نماز کے لئے محراب میں چلے گئے۔ اور اپنے عصا مبارک پر تکیہ لگا کر نماز میں کھڑے ہو گئے۔ آپ کی نماز بہت طویل ہوتی اور آپ مدت دراز تک ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔ قدرت الٰہی نماز کے قیام کی حالت میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ پورے ایک سال گزرنے کے بعد آپ کے عصا مبارک کو دیمک نے کھا لیا۔ اور وہ آپ کا بوجھ نہ سہار سکا اور آپ زمین پر گر گئے اتنے عرصہ میں بیت المقدس کی تعمیر مکمل ہو گئی۔

○ تبصرہ: ''خلاصہ قرآن پاک پ۲۲ سورۃ السبا آیت کریمہ ۱۴ ملاحظہ ہو۔''

○ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ط شانِ قدرت اتنا عرصہ وصال کو گزرنے کے بعد بدن مبارک صحیح وسلامت اور چہرہ پُرنور باوقار، باوجاہت، تروتازہ پھول کی طرح شگفتہ تھا آنکھوں کی چمک دمک بدستور قائم دائم تھی۔ جسم اطہر سے خوشبو کے حلے آتے تھے۔ مَعَاذَ اللّٰهِ ثُمَّ مَعَاذَ اللّٰهِ مردہ کی طرح تعفن نفرت بوسیدگی مرجھانا تو کجا لباس پاک صاف ستھرا خوشبودار ذرہ بھر میلا نہ ہوا اور چہرہ مہرہ مبارکہ میں ذرہ بھر تغیر جسمی وتبدل اعضائی نہیں ہوا بلکہ اور منور اور پرنور تھا۔ جسم اطہر پر موسم گرما کی حدت اور شدت کا نہ اثر ہوا اور نہ موسم سرما نے جسم اقدس کو متاثر کیا۔ آپ پر سال بھر کے دن رات کے تغیر وتبدل کا کوئی ذرہ بھر اثر ظاہر نہ ہوا۔ نبی کا جسم ہر قسم کے حوادثِ زمانہ سے محفوظ اور مامون ہوتا ہے۔

○ اللہ رب العزت جلّ شانہٗ نے شان نبوت کا مشاہدہ کرا دیا۔ کہ نبی کی ظاہر زندگی کا حسن و جمال باکمال اور جاہ وجلال لاامثال تو تم نے دیکھا ہے ان کے وصال مبارک کی شان رفیعہ کو بھی ملاحظہ اور معائنہ کر لو۔ کہ وہ پاکیزہ سے پاکیزہ تر ہوتا ہے۔ تمہاری عقلیں اور تمہارا شعور ان کی حیات برزخ کو سمجھنے سے قاصر اور خاسر ہے۔ اور قلم لکھنے سے عاجز۔ حضرت سلیمان نبی اللہ علیہ السلام تیرہ سال کی عمر شریف میں سریر آرائے سلطنت جہان ہوئے چالیس سال تک تمام روئے زمین پر حکومت کی اور ترپن سال کی عمر شریف میں وصال فرمایا۔ آپ زنبیل بنانے کا کام کرتے جس سے روزی چلتی۔ چنانچہ آپ صبح دمشق سے روانہ ہوتے دوپہر اصطخر میں قیلولہ فرماتے اور دمشق ایک ماہ کی مسافت راہ میں شب بسری فرماتے جنات اور ہوا مسخر تھی اللہ تعالیٰ سے ایک لمحہ میں ہزاروں میل کا فاصلہ طے کرتے بیت المقدس مسجد اقصیٰ میں امام الانبیاء محمد مصطفےٰ ﷺ کی اقتداء میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام اور تمام ملائکہ نوری نے دو بار ''قبل اور بعد معراج'' نماز پڑھی۔

Marfat.com

○ بروایت صحیحہ:

☆ فتح بیت المقدس سنہ ہجری المقدسہ حضرت عمر الفاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آذان کا حکم دیا اور آپ نے مسجد اقصیٰ میں نماز کی امامت کرائی جہاں اب مسجد عُمر تعمیر ہے۔ امت مسلمہ میں سب سے پہلے شرف امامت نماز آپ نے پایا۔

○ قرآن کریم فرقان عظیم کی سورۃ الانفال اور سورۃ التوبہ کی آیات کریمہ کا نزول ہوا تو حضور امامُ القبلتین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ کو ۹ ھ میں امیرُ الحجاج بنا کر بھیجا۔ بعد ازاں حضرت علی مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہٗ الکریم کو ان آیاتِ کریمہ کے اعلان کے لئے بھیجا۔ آپ امیرُ الحجاج تھے حضرت علی مامور۔ آپ امام تھے اور حضرت علی ماموم اور مقتدی ؎ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہما ؎

○ بفرمان ذی شان ربّ الرحمٰن پ۱۰ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۲۸۔

☆ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ؎

فتح المکہ المعظمہ کے بعد ۹ ھ ہجری کو رسول محتشم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حکم ہوا اس سال کے بعد مشرکین کا مسجد الحرام کعبۃ میں داخلہ حرام ہے۔ کہ مشرکین نجس ہیں۔ وہ اس قابل نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاک گھر میں قدم رکھیں۔

○ نجس کا لفظ طبعی غلاظتوں کے لئے اور رجس عقلی گندگیوں اور پلیدیوں کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ مشرکین پر یہ دونوں الفاظ مطابقت رکھتے ہیں۔ کہ مشرکین نجس بھی ہیں اور رجس بھی اور شرکیہ عقائد کی بنا پر نجس بھی ہیں۔ یہ آیت کریمہ باعتبار نزول خاص ہے لیکن اس کا حکم عام یعنی مشرکین اور کافرین کا کسی بھی مسجد میں داخل ہونا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ کہ ان کے ظاہر کی طرح باطن بھی خبیث ہے۔ مشرکین کو مساجد کی تعمیر سے روک دیا گیا۔ مشرکین یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ دشمن دین وایمان اور دشمن جان مسلمان ہیں۔

○ مقام مسجد:

☆ قَالَ اللّٰهُ وَ قَالَ الرَّسُوْلُ ؎ کے درس وتدریس، تعلیم وتعلّم کی قدیمی یونیورسٹی ہے۔ علم دین کے حصول کے لئے دارالعلوم ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے زمانہ اقدس میں غیر ملکی سفیروں اور وفود سے ملاقات فرماتے تھے مسجد اسلام میں دینی مسائل کا مرکز ہے۔

Marfat.com

○ کقولہ الواحد القہار:

○ وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا (پ۲۹ سورۃ الجن آیت کریمہ ۱۸) یہ مسجدیں اللہ کی ہیں تم ان میں اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ بعض لوگ اس آیت کریمہ مجیدہ عظیمہ سے استدلال کرتے ہیں کہ مسجد میں نعت خوانی ممنوع ہے۔ ان کا یہ استدلال قطعی غلط اور آیت کریمہ کے مدلول کے مطابق نہیں جبکہ واضح طور پر احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کی حضوری میں مسجد میں نعت گو شعراء صحابہ کرام حضرت کعب بن مالک، حضرت سواد بن قارب حضرت کعب بن زہیر، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نعتیہ مدحیہ قصائد پڑھا کرتے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ مسجد نبوی کے منبر پر کھڑا ہو کر نعت خوانی کا حکم دیتے۔ اور روح اقدس جبرائیل علیہ السلام عرش سے حاضر ہو کر تائید اشعار فرماتے۔ باقی رہا درود شریف یہ تو نماز میں بھی صیغہ واحد مخاطب السلام علیک سے پڑھا جاتا ہے اور صلوٰۃ والسلام تعظیماً کھڑے ہو کر بلند آواز سے پڑھنا عظمتِ شانِ مصطفےٰ کا اظہار ہے۔ اللہ جل شانہ کے محبوب کی تعریف اللہ تعالیٰ کی حمد ہے۔ شرکیہ کلمات بیہودہ اشعار پڑھنا اور شرک کرنا حرام قطعی ہے۔ فافہم

○ مسجد ضرار:

☆ یہ مسجد ۹ ہجری المقدسہ میں مسجد قبا کے قریب اسلام کے خلاف منافقین نے گہری سازش کے تحت بنائی۔ اس گروہ کا سردار ابو عامر المعروف فاسق تھا۔ قبیلہ اوس کا یہ شخص زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گیا تھا۔ حضور ﷺ کے المدینۃ المنورہ ہجرت فرمانے کے بعد آپ سے دین حنیف پر بحث مباحثہ کیا کرتا۔ یوم غزوہ احد پر کہنے لگا۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو مسافرت میں تنہا و بیکس مروں۔ آپ نے فرمایا آمین۔ تا آنکہ ملک شام کے سفر میں تنہا اور بے کسی کی حالت میں اپنے دل کی حسرت و یاس اور حسد کی آگ میں جلتا۔ ایڑیاں رگڑتا ہلاک ہو گیا۔ منافقین نے حضور ﷺ کو اس مسجد ضرار میں نماز پڑھنے کی دعوت دی اور حیلے بہانے کرتے رہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس وقت تو میں غزوہ تبوک کے سفر کے لئے پابرکاب ہوں واپسی پر جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا دیکھا جائے گا۔ غزوہ تبوک کی واپسی پر وحی الٰہی کے ذریعہ مسجد کی تعمیر اور منافقین کے دلوں کا راز کھول دیا گیا تو حضور نبی رحمت شفیع امت ﷺ نے مسجد کو ڈھا دینے اور جلا دینے کا حکم دیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ من الملک المنعام نے ایسا ہی کیا اور ہمیشہ کے لئے منافقین کا نام صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا۔ آخرت میں جہنم کے درک اسفل کا ایندھن بن گئے" جذب القلوب الی دیار

المَحبُوب" میں شیخ محقق نے لکھا ہے۔ مسجد ضرار کی جگہ پر آج بھی دھواں اٹھتا محسوس ہوتا ہے۔ غالباً یہ جہنم کی بھڑاس ہے۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ محبّ اور محبوب کے مابین یہ عہد تھا کہ محبوب! تو نے میرے کعبۃ اللہ کو بتوں سے پاک کیا ہے اور میں تیرے شہر المدینۃ المنورہ کو منافقین سے پاک محفوظ کر دوں گا۔

شانِ قدرت شانِ بے نیازی:

○ ابو عامر فاسق علیہ ما علیہ کا بیٹا جناب حنظلہ غسیلُ الملائکہ جلیل القدر صحابی تھا جن کی شہادت غزوہ احد کے بعد فرشتوں نے غسل دیا۔ راسُ المنافقین عبداللہ بن سلول بن سلول علیہ اللّعنۃ کا فرزند ارجمند حضرت عبداللہ عظیم المرتبت صحابی جن کے عرض کرنے پر نبی رحمت ﷺ نے اس منافق کے لئے اپنی قمیص مبارک بطور کفن عطا فرمائی۔ راسُ الکفر عمر بن ہشام المعروف ابوجہل کا لختِ جگر حضرت عکرمہ رفیع الدرجات صحابی جن کے حضور ﷺ کی مجلس مبارک میں حاضر ہونے پر آپ قیام فرمایا کرتے۔ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ فِيْ كُلِّ حِيْنٍ وَّاٰن ؕ فرعون جیسے ظالم کی زوجہ محترمہ سیّدہ آسیہ بنت مزاحم علیہا الرحمت مومنہ تھی۔ جب وہ ایمان لائیں تو فرعون نے اسے طرح طرح کے عذابوں سے شہید کر دیا۔ دورانِ ابتلاء رب کریم نے اس کو جنت کا اعلیٰ مقام دکھا دیا اور ایمان بالغیب سے ایمان بالمشاہدہ تک پہنچایا۔ جلیل القدر رسول آدم ثانی حضرت نوح نجی علیہ السلام کا بیٹا کافر جو طوفان کی نذر ہو گیا اور آپ کی زوجہ بھی کافرہ تھی۔ رفیع المنزلت رسول حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے بھیجتے حضرت لوط علیہ السلام کی زوجہ کافرہ تھی جو عذاب سے ہلاک کر دی گئی العیاذ باللہِ العظیم ۔

توم پندار کہ درکار خدا وند خطا است   زانکہ او ہرچہ کند خیر است و صواب

○ اَقُولُ بِاللّٰہ التَّوفِیق وَھُوَ الرَّفِیقُ بِالتَّحقِیق ؕ مسجدوں کی تعمیر اور تزئین کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے اور ان کی تخریب کرنا اشقیاء کا وطیرہ ہے۔ ان عبادت گاہوں سجدہ گاہوں پر جس نے بھی بُرا ارادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو طرح طرح کے عذابوں سے ملیا میٹ کر دیا۔ ان کے عمل شنیع اور فعل قبیح کی پ ۳۰ سورۃ الفیل شاہد عادل ہے۔ کہ ابرہہ آشرم اپنی پوری قوت کے گھمنڈ اور سامانِ حرب کی مکمل تیاری سے کعبۃُ اللہ پر حملہ آور ہونے کے ارادہ سے ہی ہلاک ہو گیا۔ اور اس کے لحیم الجثہ ہاتھیوں کی فوج در فوج کو اللہ تعالیٰ کے لشکریوں چھوٹے چھوٹے پرندوں

Marfat.com

ننھے ننھے ابابیلوں کی کنکریوں کی بمبارمنٹ نے قیمہ قیمہ کردیا۔ "علیٰ ہذا القیاس" نمرود، فرعون، ہامان، شدّاد اور ابرہہ آشرم کفر کی معجون مرکب امریکہ جس کا انتخابی نشان ہاتھی ہے اس کے حواری مست ہاتھی کی مانند پھر کعبۃ اللہ پر نظر جمائے ہوئے ہیں۔ ادھر ابابیلوں کی سرکاری فوج بھی وردی پہن کر مشقوں کی تیاری کررہی ہے۔ کہ تاریخ اپنے آپ کو دھراتی ہے ؎

آگ ہے نمرود ہے ابراہیم علیہ السلام ہے کیا پھر کسی کا امتحان مقصود ہے

○ قبل ازیں بخت نصر ظالم نے بیت المقدس کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ تو اس بدنام زمانہ کا نام صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔ قوم عمالقہ اور قرامطہ کا بھی یہی حشر ہوا کہ انہوں نے حجرا سود کو اکھاڑا اور توڑا۔ وہ ایسے ریزہ ریزہ اور تباہ و برباد ہوئے کہ ان کا نام تاریخ سے محو ہو گیا۔ اور دار الآخرۃ میں جہنم کا ایندھن بن گئے۔ نیز نمرود جیسا سرکش اور متکبر خدائی کا دعویدار بادشاہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے نہ بچ سکا ایک لنگڑے لولے مچھر کی مار برداشت نہ کرسکا۔ سر پر جوتیاں کھاتا کھاتا مر گیا۔ اور فرعون جیسا فرعون صفت ظالم بادشاہِ مصر اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی ط کا دعویدار انسان دریائے نیل کے پانی کے ایک گھونٹ کے غوطہ کو برداشت نہ کرسکا اپنی خدائی بھول گیا اور ڈوب مرا۔ آقائے دوجہاں شہنشاہ ایں وآں نبی آخر الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام فِیْ کُلِّ حِیْنٍ وَّاٰنٍ ط کو کفر کا سردار ابوجہل کعبۃ اللہ میں نماز سے روکتا اور سجدہ کی حالت میں گندی اوجھری پشت مبارک پر پھینک دیتا۔ ان سب کا نام ونشان دنیا سے مٹ گیا اور وہ خود معہ اپنے حواریوں فَنا فِی النَّار ہو گیا۔ اب کعبۃ اللہ میں امت مسلمہ کے کروڑ ہا افراد بلا خوف وخطر نمازیں پڑھتے اور سجدہ ریز ہو کر دعائیں مانگتے ہیں۔ دین اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مٹانے والے خود مٹ گئے دین اسلام کی چمک دمک اور روشنی تا قیام قیامت قائم دائم رہے گی ؎

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے

نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

☆ اَقول: اَلْکُفر مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃ ط کفر نے پھر اسلام پر یلغار کردی ہے لیکن اسلام کے نام پر پلنے والے علماء سوء اپنے اپنے حجروں میں دبک کر سوئے ہوئے ہیں ؎

وارثان محراب ومنبر گونگے بہرے ہو گئے

جاگنے کا وقت جب آیا تو سب سو گئے

Marfat.com

''مسجد'' کی قرآن عظیم فرقانِ حکیم اور حدیث نبوی کی رُو سے فضیلت:

☆ مسجد اللہ کا گھر ہے اس میں اللہ جل شانہٗ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔
☆ مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا نیک اعمال کو آگ کی طرح جلا دیتی ہیں۔
☆ مسجد میں بدبودار قسم کی چیز کھانا یا کھا کر آنے سے ملائکہ کو تکلیف ہوتی ہے۔
☆ مسجد کی صفائی کرنے سے دل کی صفائی ہوتی ہے۔
☆ مسجد کے خادم اور مؤذّن اور امام کی لاش قبر میں صحیح وسلامت رہتی ہے۔
☆ مسجد کے اندر مشرک اور کافر کا داخلہ ممنوع ہے۔
☆ مسجد میں نعت خوانی اور ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی سنّت ہے۔
☆ مسجد میں گمشدہ کا اعلان کرنا یا خرید وفروخت کرنا منع ہے۔
☆ مسجد کی تعمیر اور آبادی مومن کی شان کے لائق ہے۔
☆ مسجد تفسیر وحدیث اور فقہ شریف کی تبلیغ اور ترسیل کا مدرسہ ہے۔
☆ مسجدیں کعبۃُ اللہ کی بیٹیاں ہیں ان کی عزّت کعبۃُ اللہ کی عزت ہے۔
☆ مسجد کی تعمیر اور تزئین کرنے والے کو جنت کی بشارت ہے۔

گرفت از چار یارش شرع تزئین ؎ تو گوئی چار رکن کعبہ دین
چراغ و مسجد و محراب و منبر ابوبکر و عُمر، عثمان و حیدر
بوبکر ہمچوں کعبہ، عمر در طواف او عثمان آبِ زمزم علی حج اکبر است

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى اٰلِهٖ دُعَاةِ الْاِسْلَامِ
وَاَصْحَابِهٖ هُدَاةُ نُجُمِ الْاِسْلَامِ مَتٰى بَقِيَتِ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِىْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامِ ط

''محمّد عنایتُ اللہ نقشبندی مجدّدی نوری''

Marfat.com

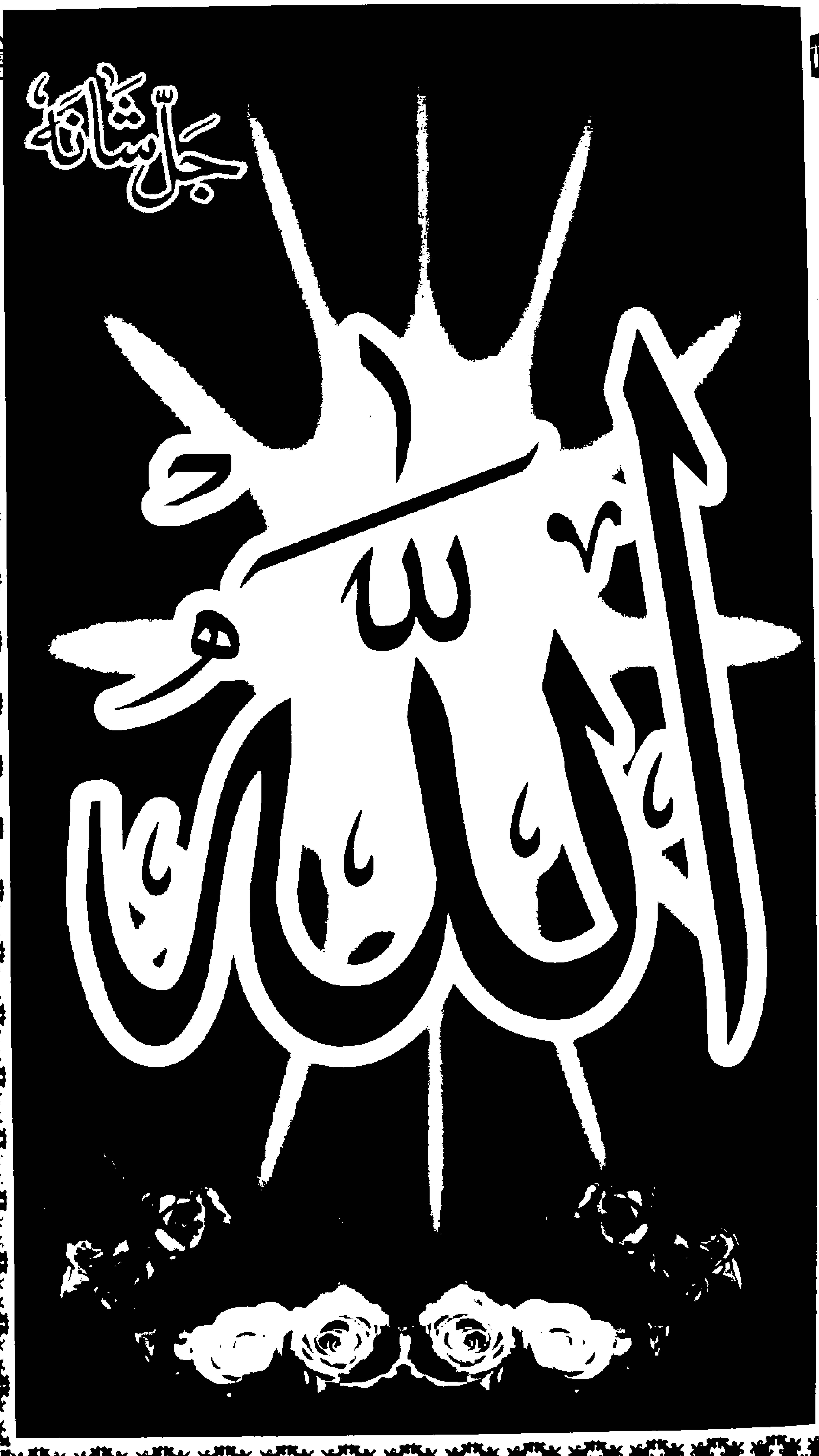

Marfat.com

Marfat.com

روضۃ الثالثہ جنت المعلیٰ ب ا

سجدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِلْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ
نِ اسْتَنْقَذَنَا مِنْ عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَالْاَصْنَامِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ الْبَرَرَةِ الْكِرَامِ ط

○ قَالَ اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ فِی الْقُرْاٰنِ الْكَرِيْمِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيْمِ ط (پ۱۴ سورۃ الحجر آیت کریمہ ۹۸)

''آیت سجدہ''

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ اور اپنے رب کی تسبیح پڑھو اور ہو جاؤ سجدہ کرنے والوں میں۔

○ سجدہ کا شرعی معنیٰ:

☆ وَاضِعُ الْجَبْهَةِ عَلَی الْاَرْضِ عَلٰی وَجْهِ التَّكْرِيْمِ وَالتَّعْظِيْمِ ط ماتھے کا زمین پر رکھنا۔ شریعت مطہرہ کی رو سے سات اعضاء کا زمین پر رکھنا سجدہ کہلاتا ہے۔ دونوں پاؤں' دونوں گھٹنے' دونوں ہاتھ' پیشانی اور ناک' یہ شرعی سجدہ بارگاہ ذات حق کے لئے مختص ہے۔ جس میں ساجد کا اظہار عجز وانکسار بندگی اور نیازمندی اور مسجود کی عظمت شان کا اظہار مقصود ہو۔

○ سجدہ کا لغوی معنیٰ:

☆ اَصْلُ السُّجُوْدِ فِی اللُّغَةِ ط اَلْاِسْتِسْلَامُ وَالْاِنْقِيَادُ ط لغت عرب میں سجدہ کا معنیٰ فرمانبرداری اور تابعداری ہے۔

○ سجدہ کی تسبیح:

☆ لقولہ العلی العظیم ط

○ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی ط (پ۳۰ سورۃ الاعلیٰ آیت کریمہ ۱) تسبیح پڑھو اپنے رب اعلیٰ کی۔ جب اس آیت کریمہ کا نزول ہوا تو سید الساجدین امام الاولین والآخرین ﷺ نے فرمایا۔ اس کو سجدہ کی تسبیح بنا لو۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ط جو اپنے علم وحمت ارادہ ومشیت کبریائی اور شان سبوحی وقدوسی میں سب سے اعلیٰ و برتر ہے جس میں اس کا کوئی شریک اور

Marfat.com

سہیم نہیں اور ہر قسم کے نقص وضعف سے پاک اور عیب سے منزّہ ومبرّا ہے۔ سُبْحَانَ کا نحوی معنٰی تَنْزِیْهُ اللّٰهِ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ ط اور بفرمانِ ذیشان ربّ الرحمٰن فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ط (پ ۲۷ سورۃ الواقعہ آیت ۷۴) تو اے حبیب تسبیح پڑھیئے اپنے رب عظیم کے نام کی جو قدرت حکمت رحمت والا ہے۔ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو رکوع کی تسبیح کے لئے منتخب فرمایا۔ رکوع اور سجود کی یہ تسبیحات نصِّ قرآنی سے ثابت ہیں۔ سبحان کلمہ تنزیہہ صفات سلبیہ سے ہے۔

○ کقولہ العلی العظیم ط (پ ۳۰ سورۃ العلق آیت کریمہ ۱۹)

☆ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ سجدہ کر اور قریب ہو جا۔ ''یہ آیت سجدہ ہے''

○ حدیث پاک میں فرمایا: اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ ط بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ بندہ سجدہ میں حضورِ قلب سے مشاہدہ ذاتِ حق اور قرب سے دیدارِ یار پاتا ہے جس سے عاشق صادق کو درد کا درمان نصیب ہوتا ہے۔ ذوق وشوق، محبت اور وارفتگی کا والہانہ سجدہ دنیا و مافیہا کی دولتوں سے بہتر ہے۔ ذات ذُوالجلال والاکرام کے جمال اور قرب کی دولت سجدہ نماز سے ہی میسر آتی ہے ؎

و لیک ذوق سجدہ پیش خدا   خوش تر آید دو صد دولت ترا

○ سر سجدہ میں لا۔ اگر حق کا قرب چاہتا ہے کہ سجدہ حق سُبحانہٗ وتعالیٰ کے قرب کا سبب ہے ؎

سرت را بسجدہ آر زہوائے حق داری   کہ سجدہ شد سبب قرب حضرت باری

○ بروایتِ صحیحہ:

☆ اَنَّ السَّاجِدَ یَسْجُدُ فِیْ قَدَمَیِ الرَّحْمٰنِ ط سجدہ کرنے والا اپنا سر رحمٰن کے قدموں میں رکھتا ہے۔

○ شہنشاہِ طریقت، برہانِ حقیقت، کاشفِ اسرارِ معرفت، سبع مثانی، بحرِ معارج ہمہ دانی شمعِ بزمِ عرفانی، امام ربّانی سرکار فیض بار مجدّد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی نقشبندی علیہ الرحمت نے یہ توجیہہ فرمائی ہے کہ قدموں سے جلالی و جمالی صفات کا ظلّ مراد ہے جس طرح جسم انسانی میں اسفل مرتبہ تنزیلی قدم ہیں بعینہٖ ظہوراتِ الٰہیہ میں اسفل مرتبہ تنزیلی ظلّ کا ہے اور مفسرین کرام نے یہ تصریح فرمائی کہ قدم سے مراد مَا یَلِیْقُ بِشَانِهٖ ہے اور یہ متشابہات سے ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَةِ حَالِهٖ وَ رَسُوْلِهِ الْاَعْظَمِ ط ''مکتوبات قدسیہ''

Marfat.com

○ تخلیقاتِ کائنات عالم میں سب سے پہلے سجدہ:

☆ صبح روز ازل سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارگاہِ ربوبیت میں سجدہ کیا اور ستر ہزار سال سجدہ میں ربِ قدّوس کی تسبیح پڑھتے رہے تخلیق میں سب سے پہلے اور سجدہ میں بھی سب سے پہلے۔ یہ سجدہ عبودیت کا تھا پھر دوسرا سجدہ کیا جو قبولیت اور شکر کا سجدہ تھا۔ یہ دو سجدے بالتواتر تمام انبیاء کرام علیہمُ السلام پر مشروع ہوئے۔ سجدہ اصل الاصول عبادت ہے اور نماز مختلف ستر ادیان میں مختلف طریقہ پر پڑھی جاتی رہی۔ لیکن سجدہ سب میں ایک ہی حالت اور شکل میں رہا۔

"پہلے سجدہ پر روزِ ازل سے دُرُود"

پہلا سجدہ صبح ازل میثاق کا ☆ دوسرا سجدہ بتوفیق الٰہی شکر کا

پہلا سجدہ عبادتِ جسم کا ☆ دوسرا سجدہ عبادتِ روح کا

پہلا سجدہ عظمتِ الٰہی کا ☆ دوسرا سجدہ اظہارِ عبودیت کا

پہلا سجدہ انسان کی ابتداء کا مُشعِر ☆ دوسرا سجدہ انسان کی انتہا خاکساری کا

پہلا سجدہ بفرمانِ ذی شان رحمٰن ☆ دوسرا سجدہ ترغیم رجیم شیطان

پہلا سجدہ تجلی ذات الہیہ ☆ دوسرا سجدہ تجلی صفات الہیہ

پہلا سجدہ اقرار ربوبیّت ☆ دوسرا سجدہ اظہار عبودیّت

پہلا سجدہ جلالِ شان کبریائی ☆ دوسرا سجدہ انتہائی تذلّل انسانی

○ مومن جب نماز میں اپنی عجز و انکساری اور انتہائی تذلّل سے سجدہ کرتا ہے اور اپنے یکتا خالق و مالک کی عظمت اور شان کبریائی سے تسبیح پڑھتا ہے تو رحمتوں کے انوار کی بارش سے منور ہو جاتا ہے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتا ہے تو عزتوں کے مرصّع تاج سے زیب و زینت پاتا ہے۔ اور قبولیت پا جاتا ہے ؎ او فرشتہ است نداند جز سجود ط

○ بروایت صحیحہ:

☆ فرمایا یا انسُ اجعل بصرکَ حیثُ تسجدُ ط اے انس رضی اللہ عنہ اپنی نگاہ وہاں رکھو جہاں سجدہ کرتے ہو۔ تاکہ رجوع الی اللہ ہو۔

○ سجدہ کی ہیئت:

☆ "حق را سجودے، نبی را درودے"

Marfat.com

○ لِكُلِّ شَيْءٍ صَفْوَةٌ وَصَفْوَةُ الْإِيمَانِ الصَّلٰوةُ ط وَصَفْوَةُ الصَّلٰوةِ السَّجْدَةُ ط
ہر شی کا ایک خلاصہ ہے ایمان کا خلاصہ نماز اور نماز کا خلاصہ سجدہ ہے۔ سجدہ اداءِ مصطفٰے کا نام ہے۔

محمّد کا زل تا ابد ہر چہ ہست — بآرائش نامِ اُو نقش بست "ﷺ"

☆ سجدہ عبادت خاص ہے اللہ جلّ سُبحانہٗ کی اور ادا ہے مصطفٰے ﷺ کی انسان جب سجدہ کرتا ہے تو نام نامی اسم گرامی "محمّد" ﷺ بنتا ہے۔ م سر ح بازو کہنیاں م کمر اور د پاؤں، یہی راز سجدہ اور رازِ نماز ہے۔

محمّد کا زل تا ابد ہر چہ ہست — بآرائش نامِ اُو نقش بست "ﷺ"

☆ سجدہ کا راز اداء مصطفٰے میں مضمر ہے کہ سجدہ کی حالت سے انسان کافر سے مومن، جہنمی سے جنتی اور شقی سے سعید بنتا ہے اور اگر مومن کے ماتھے پر لکھی ہوئی تقدیر الٹی ہو تو سجدہ میں سیدھی ہو جاتی ہے۔ امر الٰہی سے سجدہ میں انوارِ محمّدی اور نماز میں اسرارِ احمدی مضمر ہیں "ﷺ"۔

سرنوشت واژگوں راراست مے سازد نماز — نقشِ معکوس نگین از سجدہ مے گردد دوست

☆ اے ایمان والو! جب تک تو سیرت اور صورت میں محبوب خدا کا نقشہ نہ بنے گا اس وقت تک مقصودِ حقیقی تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس شکل میں آ اور حریم قدس سے وافر حصے پا۔ یہ سجدہ بشکل اسم احمد ﷺ ہے مقصد یہ کہ پہلے فنافی الرسول ہو۔ اس ذات حق کے جلوہ کی تاب تو نہیں لا سکتا جب کہ تو اس کے جمال کا عکس نہ پائے جب تو احمد ﷺ میں گم ہو گا پھر تو اَحَد کا دیدار مشکل نہیں۔ فَنَافِي الْأَحْمَدِ کے بعد "فَنَا فِي الْأَحَد" فَنَا فِي اللّٰهِ کا مرتبہ پائے گا۔

برنتابی جلوہ اش عکس جمالش را بیاب — چوں باحمد گم شدی دیدارِ احد دشوار نیست "ﷺ"

○ نماز امر خدا اور اداء مصطفٰے ہے۔ حج امر خدا اور ادائے مصطفٰے ہے روزہ امر خدا اور اداء مصطفٰے ادائے مصطفٰے سنت مصطفٰے ہے۔ عزّ وجلّ ﷺ

○ نماز کی حالتیں:

م	بصورت قیام			ا
ح	بصورت رکوع	محمّد	لله	الله
م	بصورت سجدہ		له	
د	بصورتِ قعدہ			ہ

چار حروف نام محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رموز و اسرارات

الف اللہ کا مظہر ہیں م، ح، م، د — اَحد نے م سے بنایا نام محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
اللہ رے عظمت! نماز میں بھی اللہ نے — ہے اپنے نام کے ساتھ رکھا نام محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
لباس حروف کا حجلہ عروسی میں یہ راز کھلا — دلہن راز و نیاز بنی نماز بنام محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
اسم پاک کے چار حروف میں اشارات کو دیکھو — ہر حرف رازِ نماز سے ہے بھرا نام محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

چار حروف اسمِ محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اشارات

ہے پہلی میم سے قیامِ نماز کا اشارہ — اقامتِ قدِ محبوب کا ہے نظارہ بنامِ محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
حرف ح ہے رکوع، تسلیم و رضا کا کنایہ — مومن بشکل ح جھکا تو بنا نامِ محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
دو میم مشدّد سے قُرّۃ عَینِی بنی نماز — قعدہ میں پایا دیدار الٰہی کا مژدہ بنام محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
دؔ سے دلیل جمیل، سے بنا سجدہ رب — عشاق ازلی کی ہے یہ ادا بنام محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

چار حروف نامِ محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کنایات

وظیفہ ہمیشہ رہا ہے اپنا یہی دو نام — یا نام اللہ کا دل میں یا لب پہ نام محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
اس نام کے نام سے نام ہے ہمارا — محمّد، محمّد، محمّد بنام محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
مری روح جھومے، لب لب کو چومے — زبان پر جب بھی آیا نام محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
میرا منہ لیا چوم آ کر روح الامین نے — لیا جب بھی میں نے نام محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
نہ یوں چوم لوں ان لبوں کو میں حافظ — ادا جن لبوں سے ہے ہوا نام محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

○ **اعجازات حروف مبارکہ:** م نے الف کو سجدہ کیا۔ اور امت کو سجدہ کا راز سمجھایا اور الف نے م پر ملائکہ کو ساتھ ملا کر صلوٰۃ و سلام نچھاور کیا۔ اور مومنوں کو بھی درود شریف پڑھنے کا حکم دیا۔ تو انہوں نے عرض کیا۔ اے اللہ جل شانہٗ تو ہی اپنے پیارے محبوب پاک سیدِ لولاک علیک الصلوٰۃ والسلام پر ہماری طرف سے درود شریف بھیج۔ کہ تو ہی حضور کی قدر و شان کا کما حقہٗ جاننے والا ہے۔ ہم اپنے اعمال اور غفلت کی وجہ سے شرمسار ہیں۔ عرض کیا میں جب بھی حضور پر درود شریف پڑھتا ہوں تو میرا وجود ندامت سے پانی پانی ہو جاتا ہے۔ اور کہتا ہے جب تک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و صورت کے رنگ و بو کو پا نہیں لیتا۔ تو اپنے درد، وظیفہ میں آپ کا نام لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔

چوں بنام مصطفےٰ خوانم درود — از خجالت آب مے گردد وجود
تا نداری از محمّد رنگ و بو — از درود خود میالا نام او "کلیات اقبال"
(صلی اللہ علیہ وسلم)

Marfat.com

○ نقش اَللّٰہُ:

☆ نماز کی حالت میں نمازی ہر اعضا اور انداز سے اسم پاک اللہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا مظہر اور اس کا نائب وخلیفہ ہے۔ اس نے اپنی عبادت ادائے نماز اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسمِ پاک احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طرز پر رکھی ہے۔ اللہ رب العزت نے اسم محمدؐ کو اسم اللہ کی مانند نقطہ جیسے عیب سے بھی پاک فرمایا ہے کہ نقطہ بھی ایک دھبہ کی مانند ہوتا ہے نیز دونوں اسماء مبارکہ کے چاروں حروف کا تجزیہ کریں تو کوئی اسم مہمل نہیں بامقصد وبامعنیٰ ہے۔

○ نقش اسم مُحَمَّد و اَحْمَدْ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ؕ

○ نیز اسم بھی محمدؐ ہے اور مسمّٰی بھی محمدؐ۔ ذات بھی محمدؐ ہے اور صفات بھی محمدؐ۔ اور آپ کے جسم کا ایک ایک اعضا بھی محمدؐ ہے۔ چہرہ اقدس محمدؐ پیشانی مبارک محمدؐ آنکھ منورہ محمدؐ ہاتھ مبارک محمدؐ تا آنکہ ناخن اور بال مبارک بھی محمدؐ ہے۔ مثلاً آپ کے اعضا مبارکہ کا تذکرہ عظیمہ قرآن حکیم فرقانِ عظیم نے جا بجا اپنے اپنے مقام پر نہایت تعظیم وتوقیر ادب ومحبت سے کیا ہے۔ مثلاً آنکھ مبارک مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ؕ جب کہ ہماری آنکھ میں کئی نقص اور عیب ہیں۔ نظر کمزور ہے۔ دور سے نہیں دیکھ سکتی نزدیک کو دیکھتی ہے۔ رات کی تاریکی میں نہیں دیکھ سکتی روشنی میں دیکھتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس ؕ جب کہ سیّدنا محمدؐ کی آنکھ مبارک روشنی میں بھی ایسا ہی دیکھتی ہے جیسا تاریکی میں دیکھتی ہے۔ آپ کی نگاہ آگے سے بھی دیکھتی ہے اور پیچھے سے بھی۔ ظاہر کو بھی دیکھتی ہے باطن کو بھی۔ بعینہٖ زمین کو بھی دیکھتی اور زمان کو بھی خالق کو بھی دیکھتی اور فرش پر مخلوق اپنی اُمت کے اعمال اور اخلاق کو بھی مطلب یہ کہ آپ کی آنکھ مبارک کو ربّ قدیر نے ہر عیب' ضعف سے پاک پیدا فرمایا۔ اور وہ بھی محمدؐ ہے۔ نیز انگشت مبارک' ہاتھ مبارک' زبان مبارک' بال مبارک اور پاؤں مبارک الغرض ہر اعضا محمدؐ لائق حمد اور قابل تعریف وتوصیف ہے۔ حضور محمدؐ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کان مبارک جن کا تذکرہ جمیلہ ربّ قدوس نے اُذُنُ خَیْرٍ کے مبارک الفاظ سے اپنے بے مثل بے مثال کلام پاک میں محبت سے کیا ہے۔ اور لفظ خَیْرٍ فرما کر اہل ایمان پر واضح فرما دیا ہے کہ آپ کے کان مبارک بھی محمدؐ ہے الغرض آپ کا ہر اعضا محمدؐ ہے اور آپ کا روشا روشا معجزہ ہے۔ قابل حمد وثنا اور تعریف وتوصیف ہے۔ ''صلّی اللہ علیہ وسلّم''

○ احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معنیٰ ہے کہ جس نے رب کریم کی حمد وثنا تمام مخلوقاتِ عالم سے فزوں تر کی ہو''احمدؐ'' بہت زیادہ حمد کرنے والے کو کہتے ہیں اور حمد کی شان اتنے عظیم انداز محبت سے ہو

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

کہ جس کی حمد کی جائے وہ اس کو پسند بھی کرے تو پھر وہ حمد کرنے والے کو بھی اس قابل بنا دے کہ لوگ اس کی بھی حمد کریں۔ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ہے جس کی رب کریم نے اتنی حمد کی اتنی حمد کی کہ اسے محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنا دیا پھر دو جہاں آپ کی تعریف و توصیف میں مگن ہو گیا تعریف کی حد ہے حمد اور حمد کی کثرت ہے تحمید تو اسی سے مشتق ہے اسم محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بار بار بکثرت ہمہ وقت تعریف کیا گیا حمد کیا گیا۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ط

○ مقام محمود:

☆ اللہ جل شانہٗ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کسی بھی پیغمبر کو یہ مقام محمود عطا نہیں فرمایا۔ حضور کی حمد سے بہتر اللہ تعالیٰ کی کوئی حمد نہیں کہ حضور کی حمد درحقیقت اللہ کی حمد ہے۔ جب روز قیامت اللہ ربّ العزّت آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا تو انبیاء کرام اور تمام اہل محشر حضور کی حمد یں بیان کریں گے خود خالق کائنات اپنے محبوب پاک تاج دار لولاک صلی اللہ علیک وسلم کی حمد بیان فرمائے گا۔ اللہ جل شانہٗ کی ایک بار کی حمد کائناتِ عالم کی ازل تا ابد کی تمام حمدوں سے فزوں تر اور بلند تر ہے۔ چہ جائیکہ وہ مالک الملک، مالک وملیک اور مقتدر اَبدالآباد حمد بیان فرماتا رہے گا اور آپ کے ذکر کو رفعت عنایت فرماتا رہے گا۔ ذکر مصطفےٰ نعت خوانی درود خوانی بھی حمد مصطفےٰ ہے۔ اور حمد مصطفےٰ حمد خدا ہے۔ فافہم۔

○ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معنی ہے حمد کیا گیا۔ بکثرت تعریف کیا گیا اور بار بار تعریف کیا گیا۔ اس معنی میں دو غایتوں غایت ظہور، غایت بطون کا ذکر ہے کقولہ تعالیٰ وَالظَّاہِرُ وَالْبَاطِنُ ۔ یعنی ظاہر میں ایسے کہ مستغنی عن التعریف ہیں اور باطن ایسے کہ تعریف ہو ہی نہیں سکتی یا کوئی تعریف کر ہی نہیں سکتا۔ اور اس نام مبارک پر الف لام تعریف کا داخل نہیں کہ نام پاک ''الف لام تعریف عہد ذہنی ہو یا عہد خارجی یا استغراقی'' سے بھی مستغنی ہے۔ جس کی حمد ربّ ذوالجلال والاکرام کرے اس کی حمد کون کر سکتا ہے۔ اور غائت بطون میں اس مرتبہ پر ہیں نہ کوئی دوسرا آپ کی تعریف کر سکتا ہے اور نہ آپ کی حقیقت کو جان سکتا ہے۔ جس نے جانا اس نے اپنے اپنے احوال اور مرتبہ کے لحاظ سے جانا اور پہچانا۔ انبیاء کرام نے اپنے مرتبہ کے لحاظ سے جانا۔ جبرائیل علیہ السلام نے اپنے مقام کے لحاظ سے پہچانا اور یار وفا صدیق نے اپنے مرتبہ کے لحاظ سے جانا اور پہچانا در حقیقت آپ کی ذات کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ آپ کی صورت حقیقیہ پر غیرت الٰہیہ کے ستر ہزار نوری پردے ڈالے گئے ہیں ان میں سے ایک پردہ بھی اٹھ جائے تو

Marfat.com

آفتاب عرشی جل جائے۔ ”آفتاب نام ہے ان کی گلی کے ایک ذرّہ کا“۔ اس آفتابِ حقیقت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو رب کریم نے اپنا مظہرِ اتم نائب اکبر خلیفہ اعظم بنایا ہے ؎

نہ برتر از تو کسے گفت حمد سبحانی فزون تراز کسے را نہ حمد گفت جہاں

○ حقیقت نماز:

☆ نماز میں جتنا ان دو اسماء مبارکہ کا پرتو اور انعکاس ہوگا اتنا ہی ہم نماز میں فیضان محمدیہ اور انوار احمدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسلام والتحیۃ ؎ سے پرنور اور محبت سے مخمور ہوں گے۔ یہ اسم' اسمِ ذات اللہ کا مدلول ہے۔ اور میم محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم الف اللہ کی مظہر اتم ہے یہ جملہ کمالات محامد و محاسن عطیہ الٰہی ہیں۔ جس کسی میں کوئی کمال ہے وہ حضور کے کمال کا صدقہ' پرتو اور ظل ہے سجدہ اور نماز اللہ تعالیٰ کے ان رازوں میں سے ایک بہت بڑا راز ہے بمصداق ؎

اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ ؎ مومن' مومن کا آئینہ ہے۔

○ اور اسم مسمّٰی کا آئینہ ہوتا ہے اور ظاہر باطن کا۔ یہاں اسم اور مسمّٰی دونوں ”سِرٌّ مِنْ اِسْرَارِ اللّٰہِ“ ہیں اگرچہ اہل اللہ اسرار کا افشا نہیں کرتے ؎

توحید کے صدف میں دُرِ یتیم بند ”صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم“ دیکھا محیط حمد میں احمد کی میم بند

○ حقیقت سجدہ:

☆ سجدہ میں سر رکھنا مقام فنا اور سجدہ سے سر اٹھانا مقام بقا کی طرف اشارہ ہے۔ اس ذاتِ اقدس انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر رب کریم کے لاکھوں درود ہوں اور کروڑوں سلام ہوں جنہوں نے اپنی ادائے بندگی سجدہ سے ادب' محبت کے انداز میں امت کو اسرارِ نماز سمجھائے۔ اور حمد ہے اس ذاتِ سبحان کے لئے جس نے ہمیں یہ دو نام عنایت فرمائے جو نعت کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہیں ؎

زُلافِ حمد و نعت اولیٰ است' برخاک ادب خفتن
سجودے میتواں کردن' درودے میتوان گفتن

○ حکمت دعاء:

☆ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا سنت ہے دایاں ہاتھ پر ۱۸ اور بائیں پر ۸۱ کے ہندسے کا نشان ہے دونوں کو ملانے سے ۹۹ عدد ہوا جو اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکہ اور مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسماء مبارکہ ۹۹ ہیں۔ جن کے وسیلہ جلیلہ سے دعا شرف قبولیت پاتی ہے ؎

Marfat.com

نامِ خدا ہے ہاتھ میں نام نبی ہے ذات میں
مہر غلامی ہے لگی لکھے ہوئے ہیں نام دو

○ حکمتِ سجدہ:

☆ قدِ آدم علیہ السلام مانند الف احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے اس الف کے قیام سے قیامِ آدم ہے۔ جو اسم اعظم حَیٌّ قَیُّوْم کا مظہر اتم ہے۔ جس سے تمام مخلوقات کی حیات اور قیام وابستہ ہے۔ مثلاً نباتات نماز کی حالت قیام میں کھڑے تسبیح پڑھ رہے ہیں۔ جمادات حالتِ قعدہ اور اسم مبارک احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حرف 'ح' فلک سائباں جہاں کی مانند ابتدا تا انتہا متواتر حالتِ رکوع میں سرنگوں' دریاؤں اور سمندروں اور ندی نالے اور چشموں کا آبِ رواں حالتِ سجدہ کو ظاہر کرتا ہے اس اسم کے فیضان سے حشرات الارض مانند چیونٹی وغیرہ بشکل سجدہ رینگتے اور تسبیح پڑھتے ہیں۔ اور دال اسم ہمایوں کا مدلول آپ مسمّٰی ہیں۔ الغرض کائناتِ عالم کی کوئی شی جسم اور اس اسم کے راز و اسرار کے احاطہ سے باہر نہیں۔

السلام اے میم ح اور میم دال صلی اللہ علیہ وسلم السلام اے بے نظیر و بے مثال
دریں احمد بصورت او پیداست کمال صلی اللہ علیہ وسلم دال است بدیں الف حامیم دال

○ بروایت صحیحہ:

☆ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ اَیْ صِفَاتِہٖ ط تخلیق جسم آدم میں راز یہ ہے کہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حقیقتِ آدم کی اصل ہے۔ ایک مقام پر آدم علیہ السلام نے آپ کو ان الفاظ مبارکہ یَا اِبْنِیْ صُوْرَۃً وَ اَبِیْ مَعْنًی سے یاد فرمایا۔ صورت میں قد بشکل الف اسم احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نقش کھینچا۔ سینہ فیض گنجینہ میں نبوت کو رکھا اور قلب کو مخزن عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا سے سجایا۔ اور سرِ اقدس پر خلافت ارضی کا تاج پہنایا اور پیشانی کو نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے چمکایا۔ (پ ۱ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۳۱) اور چہرہ انور پر دست قدرت پھیرا وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ ط (پ ۲۳ سورۃ ص آیت کریمہ ۷۲) سے اپنی روح پھونک کر امر جاری فرمایا اور اصناف صفات محمدیہ اور انوار سیرت احمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مزین کر کے آپ کے جسم اطہر کو قائم مقام قبلہ بنایا اور مرتبہ مسجود ملائکہ کا عطا فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ اصل ہر فضل۔ منبع ہر جود وایجاد تخم وجود آپ آقائے نامدار مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجود باجود اور وجود مسعود ہے۔ ہزار بار صلوٰۃ و سلام اس طلعت زیبا پر جن کی جلوہ گری سے گلشن عالم میں بہار آگئی۔

Marfat.com

ملک سجدہ نہ کرتے آدم خاکی کو گر اُس کی امانت دار نورِ احمدی ہوتی نہ پیشانی "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم"

☆ اے مخاطب! جب تم نے مطلوبِ حقیقی اللہ تعالیٰ کا نام مبارک پڑھ لیا۔ اب تم پر واجب ہے کہ مسمّٰی ذاتِ حق کی تلاش کرے کیونکہ بے مسمّٰی اسم اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ یہی حقیقت ہے۔ اور یہی مقصودِ اصلی۔ وصلِ محبوب سے وصلِ معبود نصیب ہوگا ؎

اسم چوں خواندی مُسمّٰی راجو بے مسمّٰی اسم کے باشد نکو

☆ حضور سیّد الساجدین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا صبح ازل امرِ کُن اور تخلیق لوح وقلم سے پہلے سجدہ کرنا ثابت ہے کہ عرشِ عظیم لوح وقلم کی تخلیق آپ کے نور سے ہے۔ علمی دنیا میں یہ ساری علمی گلکاری قلم کی ہے اور وَعَلَّمَ بِالْقَلَمِ ط کی کاریگری، اگر قلم کے ذریعہ صفحہ قرطاس اور اوراق پر علوم تحریر نہ ہوتے تو علم مٹ جاتا قلم وقرطاس کے ذریعہ علم ومعرفت کے چرچے ہیں۔ لیکن قادرِ مطلق نے بغیر وسیلہ قلم و قرطاس سرکارِ مدینہ کے سینہ فیضِ گنجینہ کو اپنے علوم اور انوار کا منبع ومرکز بنا دیا۔ رحمٰن نے اپنے اُمّی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمُّ الْکِتٰب کی تعلیم دی۔ کہ قبل از اظہار نبوّت نہ قلم ہاتھ میں پکڑی اور نہ تختی لوح بغل میں دبائی۔ لیکن علومِ لوح، علومِ قلم اور علم مَا کَانَ وَمَا یَکُوْن اور اُمورِ تکونیہ امورِ تشریعیہ کے رازہائے بستہ منکشف فرما دیئے۔ یہ آپ کا ایک زندہ تابندہ درخشندہ علمی معجزہ ہے ؎

نقشِ رحمانی چوں دم زد بر قلم زد ہزاراں نقش براوجِ عدم

○ جب رَبُّ الرَّحْمٰن نے قلم پر اپنا امر جاری کیا تو اس نے لوحِ مبین پر ہزارہا نقش کھینچ دیئے جو کچھ علم قلم میں پوشیدہ تھا وہ لوح محفوظ پر ظاہر فرما دیا۔ علمِ قلم مجمل اور علمِ لوح مفصّل، قلم عالم امر کی اُمُّ الْکِتٰب اور ماموم ہے اور لوح محفوظ کتابِ مُبین اور امام مُبین ہے۔ اس مرتبہ کے لحاظ سے حضور نبی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سینہ مبارک اُمّ الکتب' اور لوحِ مبین ہے۔ آپ اپنی حیاتِ مبارک میں نہ قلم ولوح کے محتاج اور نہ کسی معلّم سے علم سیکھنے کے روادار۔ اور نہ قبل از اظہار نبوت قلم سے لکھا اور نہ کسی سے کچھ پڑھا ؎

محروم تیرے دستِ مبارک سے رہ گیا کیونکر نہ چاک اپنا گریباں کرے قلم
قرآن کا جبکہ خود ہو معلّم تیرا خدا کیا تاب پھر قلم کو جو کچھ کر سکے رقم

☆ شاہِ بغداد غوث اعظم الشیخ ابو محمّد عبد القادر جیلانی بغدادی علیہ الرحمۃ ط کبریت احمر میں ارقام فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رُوْحُ الْجَسَدِ الْکَوْنَیْن ط دونوں جہانوں کے جسموں کی روح ہیں وَعَیْنُ حَیٰوۃِ الدَّارَیْن ط اور دونوں جہانوں کی حیات ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نورٌ نور الانوار اور روح

Marfat.com

الارواح ہیں تمام انوار کا ظہور اور تمام مخلوقات کا وجود اسی نور سے مشہود ہے آپ کا سینہ فیض گنجینہ لوح محفوظ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زبان درفشان قلمِ اعلیٰ اور آپ کا وجود باوجود الکتب ہے

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب ——— گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حُباب

○ مروی ہے کہ شہنشاہِ کشورِ رسالت، تاجدارِ مملکتِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام سے پوچھا۔ کہ تیری عمر کتنی ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام میں نہیں جانتا مگر اتنا کہ حجاب رابع عرشِ عظیم پر ایک نوری تارا ستر ہزار سال کے بعد طلوع کرتا تھا۔ وہ نوری تارا میں نے ستر ہزار مرتبہ دیکھا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے جبریل علیہ السلام وہ نوری تارا میں تھا۔ (رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ)

یہ سن کے مصطفٰے نے کہا جان سکو گے ——— اے جبریل اگر وہ تارا دیکھا تو پہچان سکو گے

یہ کہہ کے سرکار نے عمامہ جو سر سے ہٹایا ——— پیشانی مصطفٰے پہ وہ تارا نظر آیا

○ فرمایا: اے روح القدس! ستر ہزار سال کا میرا قیام "نماز" ہوتا اور ستر ہزار سال کا سجدہ۔ جب میں قیام میں کھڑا ہوتا تو تم مجھے دیکھتے اور جب میں سجدہ میں ہوتا تو تم مجھے نہ دیکھ پاتے۔ کہ اللہ جلّ شانہٗ کے انوار میں چھپ جاتا۔ آپ نے ہی اول صاحب السجود ہونے کا شرف بارگاہ ربّ المحمود سے پایا

بہ پایاں آمد ایں دفتر حکایت ہمچناں باقی ——— بصد دفتر نے گنجد حدیث دردِ مشتاق

○ امام الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا صبح روزِ ازل عالمِ ارواح میں سجدہ:

کقولہ العلی العظیم:

وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛ شَهِدْنَا ۛۚ

اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ کیا کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب نے کہا ہاں ہم گواہی دیتے ہیں تا کہ قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہم اس عہد سے غافل تھے۔ (پ ۹ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۷۲)

دوسرا میثاق ارواح "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى" اول بشر سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام کی پشت مبارک سے تمام روحوں کو نکال کر عقل اور فہم اور شعور عنایت فرمایا اور عالم ارواح میں اپنی ربوبیت اور وحدانیت کا عہد لیا کہ میں تمہارا رب ہوں تو سب روحوں نے یک زبان ہو کر بلیٰ

Marfat.com

سے اقرار کیا۔ تو ربُّ العزّت نے اس اقرار کے بدلے عقیدہ توحید کا بیج ان کے قلب میں بو دیا تاکہ وہ دنیا میں حیات جسمانی میں پھلے پھولے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ عہد نامہ لکھ کر حجر اسود میں بطور امانت رکھ دیا ہے۔ حجاج اور زائر اس کو بوسہ دے کر تجدید عہد کرتے ہیں۔

بروایت صحیحہ:

○ فرمایا انسان فطرت اسلامی پر پیدا ہوتا ہے۔ ماں باپ اس کو یہودی نصرانی مجوسی بنا لیتے ہیں کاش کہ وہ اپنی فطرت سلیمہ اور سعادت ازلیہ پر اللہ جلّ شانہٗ کی یاد میں سجدے پر سجدے شکر کرتا۔ لیکن افسوس صد افسوس یہ اپنا سبق بھول گیا اور غیروں کے در پہ جبہ سائی کرنا اپنا مقدر بنا لیا۔ ''کبھی بھولی ہوئی منزل بھی یاد آتی ہے راہی کو'' کے مصداق اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے ؎

پھر جبیں خاکِ حرم سے آشنا ہو جائے گی　　پھر دلوں کو یاد آ جائے گا پیغامِ سجود

○ جمہور مفسّرین کرام علیہم رحمۃُ العِظام نے فرمایا: اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کی ندا پر سب روحیں پریشان و حیران ہو گئیں اور جواب نہ دے سکیں تو روحِ مصطفٰے نے پیشوائی کی اور سب سے پہلے بَلٰی کہا تو آپ کی اقتدا میں سب روحوں نے بطیبِ خاطر قَالُوْا بَلٰی پکارا اور آپ کو سجدہ میں دیکھ کر تمام روحیں سربسجود ہو گئیں اور دو سجدے کئے تاکہ عمل اور فعل، عہد اور میثاقِ اقرار کے مطابق ہو۔ سبحان اللہ ''پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درود'' آپ کی ذات والا صفات عالم امر و عالمِ خلق کی مربّی ہے وَبِهٰذَا لِاعْتِبَارِ سَمّٰى الْمُصْطَفٰى بِنُوْرِ الْاَنْوَارِ وَاَبُ الْاَرْوَاحِ ط اسی اعتبار سے حضور کو نُورالانوار اور روح الارواح کہا جاتا ہے۔ اسی نور کو حقیقت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسلام والتحیۃ کہا جاتا ہے۔ اس نور کی پیشانی سجدہ سے پُرنور ہو گئی مانند سورۂ نور کے جو قرآن میں اور دوسری سورتوں سے نمایاں ہے ؎ ''زرقانی ج ۳ صفحہ ۵۹''

چو در مصحف نمایاں آئیتے نور　　جبینش راسجودش گشتہ پُر نور
ہیچ سورت نہ مثل صورت دیدم　　مُصحفے را ورق ورق دیدم

○ حضور پُرنُور نُورٌ علیٰ نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے عالمِ ارواح منور ہو گیا۔ اللہ رَبُّ الْعِزَّت جَلَّتْ شَانُہٗ نے روزِ الست چہرہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے جمال باکمال کا آئینہ بنا دیا۔ جیسے حسنِ سیّدنا یوسف علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام کے لئے جمال الٰہی کا آئینہ بنا کر اپنی محبت میں گرفتار کر لیا۔ کہ حقیقت ہے اسم مسمّٰی کا عین اور ظاہر باطن کا آئینہ ہوتا ہے۔ بمطابق فرمان ذی شان اَنَا مِرْاٰۃُ الْحَقِّ اس پر دلیل جلیل حق ہے۔

Marfat.com

○ کاشفِ اسرارِ حقیقت، عارفِ کامل جناب قاضی ثناء اللہ پانی پتی نقشبندی مجددی

اپنی مشہور معرکۃ الآراء تفسیر مظہری میں بڑے عارفانہ اندازِ محبت میں اس حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں۔

○ شاہِ مصر سیّدنا یوسف نبی اللہ علیہ السلام کا حسن و جمال انوارِ الٰہیہ کی جلوہ گاہ تھا۔ اس طلعتِ زیبا کے آئینہ میں حضرت یعقوب نبی اللہ علیہ السلام تجلّیاتِ الٰہی کا مشاہدہ فرمایا کرتے جب وہ آئینہ آنکھوں سے اوجھل ہو گیا تو انوارِ خداوند قدوس کی لذّتِ دید سے محروم ہو جانے کے باعث بے قرار ہو گئے اور جن آنکھوں سے دیدارِ الٰہی کی جھلک دیکھتے تھے وہ آئینہ ٹوٹ جانے سے فرطِ غم و الم سے رو رو کر آنکھیں سفید کر لیں نیز آگے کچھ سطور کے بعد ارقام فرماتے ہیں۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم! اگر حضرت یعقوب نبی اللہ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی تجلی کا مشاہدہ جو مدنی تاجدار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسنِ بے مثال اور جمال با کمال میں درخشاں ہے وہ دیکھ لیتے تو انہیں یہ آئینہ حُسنِ یوسف علیہ السلام یاد نہ رہتا۔ اور پدر کا پسر کے ہجر و فراق میں یہ حال نہ ہوتا۔ اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ ط اس راہ محبت میں مجاہدہ سے مشاہدہ یا ہجر سے وصال تک ہزار ہا مقامات امتحان ہیں۔ یہ راہ صبر جمیل سے اللہ تعالیٰ کی استعانت سے طے ہوتی ہے اس سفر میں زُجاجہ ناموس تقویٰ کو قربان کرنا پڑتا ہے۔ یہ عشق کے مقامات سے ایک مقام ہے۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ امُ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ و رسولہٗ عنہا فرماتی ہیں۔ اگر مصر کی عورتیں جنہوں نے حسنِ یوسف مصری علیہ السلام کو دیکھ کر از خود رفتہ محبت میں اپنے ہاتھوں کی انگلیاں کاٹ لیں اور انہیں احساس تک نہ ہوا۔ نہ زخم کا درد اور نہ انگلیاں کٹنے کا غم و الم نہ خون بہنے کا افسوس! سیدہ فرماتی ہیں۔ اگر وہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لیتیں تو اپنی گردنیں کاٹ لیتیں

حُسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب

تشریح شعر:

○ اس نعتیہ شعر کے دونوں مصرعوں میں ایک ایک لفظ کا تقابل لانا شاعر کے ممدوح سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کے حُسن با کمال اور جمال بے مثال کی افضلیت اور عظمتِ شان کا مظہر ہے۔ مثلاً (۱) وہاں حُسن یہاں نام (۲) وہاں کٹیں عدم ارادہ اور قصد ہے اور یہاں کٹانا ارادہ اور قصد سے ہے۔ (۳) وہاں مصر یہاں عرب (۴) وہاں انگشت، یہاں سر

Marfat.com

(۵) وہاں زنانِ یہاں مردان (۶) وہاں کٹیں جس کا وقوع صرف ایک بار ہوا وہ بھی اچانک اور بے دھیانی سے اور بے اختیاری میں۔ یہاں کٹاتے ارادے سے استمرار اور دوام ہمیشہ در ہمیشہ تا قیام قیامت وقوع پذیر ہوتا رہے گا۔

○ قصائد عربی خصوصاً سبعہ معلقہ فصاحت اور بلاغت کی مانند زبان اردو کا یہ ایک شعر فصاحت و بلاغت اور اپنے اعجاز شعری کے لحاظ سے بے مثل و بے مثال ہے اور نعتیہ اور صفاتیہ کلام ہونے کی بناء پر ان تمام قصائد کے شعروں سے یہ شعر برتر اور فائق ہے سیّدنا یوسف نبی اللہ علیہ السلام کنعانی کے حسن و جمال کو دیکھ کر مصر کی عورتوں نے بلا ارادہ اور بے بسی کے عالم میں اچانک اپنی انگلیاں کاٹ لیں۔ لیکن سیّدنا محمدؐ عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فقط نام نامی اسم گرامی پر مردانِ عرب و عجم کا سر کٹانا ارادہ اور مرضی سے ہے۔ جو کمال محبت کی دلیل ہے سبحان اللہ! جہاں اسم مبارک کی تاثیر کا یہ عالم ہو وہاں جسم کے حسن و جمال کے جلوہ سامانیوں اور نور بہجت کے انوار اور تجلیات کا کیا عالم ہوگا۔ فافہم

○ بروایت صحیحہ:

☆ ارشاد فرمایا: شہید میدان جہاد میں جب قتل ہوتا ہے تو بوقتِ شہادت رب العزّت کے حسن بے مثال اور جمال باکمال رب ذوالجلال کا مشاہدہ کرتا ہے اور وہ اس مشاہدہ میں اتنا مستغرق ہو جاتا ہے کہ تیروں نیزوں اور تلواروں کے گہرے زخموں کا احساس تک نہیں ہوتا۔ اگر ہو بھی تو چیونٹی کے کاٹنے یا کانٹا چبھنے کی حد تک تو وہ ان جلووں میں گم ہو کر ہنسی خوشی اپنی متاعِ جان خوشی خوشی سے جان آفرین کے سپرد کر دیتا ہے ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن　　　خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

○ بروایت صحیحہ:

☆ فرمایا: اَنَا مَلِیْحٌ وَ یُوْسُفُ صَبِیْحٌ ط

نکتہ عجیبہ:

○ کسی نے کہا کہ اگر حضرت یوسف علیہ السلام ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہوتے تو آپ کے حسن کے مقابلہ میں ان کا حسن ماند پڑ جاتا تو فرمایا ایسا نہ کہو بلکہ یوں کہو اگر حضرت یوسف علیہ السلام ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہوتے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن و جمال کے پرتو سے حضرت یوسف علیہا السلام کے حسن کو چار چاند لگ جاتے ان کا حسن اور چمک جاتا۔

Marfat.com

حدیث پاک:

○ فرمایا میری تعریف ایسی نہ کرو کہ جس سے دوسرے انبیاء کرام کی شان میں توہین کا پہلو نکلتا ہو۔

○ نیز بعدازاں امام ربانی محبوب صمدانی حضرت مجدّد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی نقشبندی کے مکتوبات قدسیہ سے ایک مکتوب نقل کرتے ہیں جو ایک طویل و عریض اقتباس ہے۔ آپ بھی پڑھ کر لطف اندوز اور محفوظ ہوں۔

○ وَلِلْعِلْمِ حُسْنٌ وَّ جَمَالٌ لَا کَیْفِیَّۃَ لَہٗ فَلِاَجَلِ کَمَالِ لَطَافَتِہٖ وَعُلُوِّ دَرَجَتِہٖ تَجَلّٰی فِیْ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُسْنِ وَ الْجَمَالِ ط لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَ سَیُظْھِرُ حُسْنَہٗ وَ جَمَالَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ لِیُوْسُفَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاِن سَلِمَ لَہٗ فِی الدُّنْیَا ثُلُثَیِ الْحُسْنِ وَلٰکِنَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حُسْنُ حُسْنِ مُحَمَّدِیْ وَالْجَمَالُ جَمَالِ اَحْمَدِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ط

○ اس کے بعد حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ الرحمانی رقمطراز ہیں۔ کَانَ حُسْنُ یُوْسُفَ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِحَیْثُ اُحِبُّہٗ یَعْقُوْبُ وَالْخَلَائِقُ وَکَانَ حُسْنُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بِحَیْثُ اُحِبُّہٗ رَبُّ یَعْقُوْبَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَالْخَلَائِقُ ط جَلَّ جَلَالُہٗ ط ارقام فرماتے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو کائنات عالم کے حسن کا تیسرا حصہ ملا تھا۔ اور ان پر حضرت یعقوب نبی اللہ علیہ السلام اور دوسرے کچھ لوگ فریفتہ ہو گئے تھے۔ لیکن حضور صاحب الحسن والجمال والبہجہ والکمال صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن بے مثال اور جمال با کمال سے خود رب یعقوب علیہ السلام محبت فرماتا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم ط

وَحُسْنُ یُوْسُفَ لَمْعَۃٌ مِّنْ حُسْنِہٖ ۔۔۔ مِنَ السَّلَامِ عَلَیْکَ یَا حُسْنَ الْمُصْطَفٰی

○ نیز فرمایا۔ خاتم الانبیاء علیہ افضل التحیۃ واطیب الثناء کی ذات اقدس کا مربی اور مبدا تعین اللہ جل شانہٗ کی صفت علم ہے جو تمام صفات عالیہ سے قریب تر اور محبوب تر ہے اور علم کا حسن و جمال اتنا لطیف اور بلند مرتبت ہے کہ اسے نگاہیں نہیں پا سکتیں۔ اور نہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمال حسن و جمال کو ملاحظہ ہماری نظریں دیکھ سکتیں ہیں آپ کا حسن بے مثال اور جمال بے مثال روز قیامت کو بے نقاب ہوگا۔ اس دن پتہ چلے گا کہ حسن صرف حسن محمدی علیٰ مالکہا الصلوٰۃ والسلام ہے اور جمال صرف جمال احمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہوگا۔ اور روز شمار اپنی اپنی نسبت کے لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن بے مثال و جمال با کمال کا نظارہ کریں گے۔ اللہ جل شانہٗ ہمیں بھی اس سے وافر حصے عنایت فرمائے۔ آمین

Marfat.com

ایں دعائے من بدرگاہِ رب ذوالجلال　　　جلوہِ جانانِ ما پیش از مرگ بینم آشکار

○ **بروایت صحیحہ:**

فرمایا: اَنَا مِرْاٰۃُ الْحَقِّ ؕ　　　میں آئینہ حق نما ہوں

○ میرے اس آئینہ حق میں جس نے دیکھا حق دیکھا۔ معرفت کے بلند ترین مقام پر فائز اور سرفراز سیّدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

یَا اَبَابَکْرٍ لَمْ یَعْرِفْنِیْ حَقِیْقَۃً غَیْرُ رَبِّیْ ؕ　　　میری حقیقت کو میرے رب کے سواء کوئی نہیں جانتا

☆ نیز فرمایا اگر دنیا میں حسنِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیکر حقیقت بے نقاب ہو جاتا تو کائنات عالم کی کوئی شی تاب نہ لاسکتی۔

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو　　　وہ اگر جلوہ کریں تو کون تماشائی ہو

○ غوث الزمان السیّد محمد عبدالعزیز دباغ مغربی علیہ الرحمۃ اپنے ملفوظات عالیہ ''ابریز شریف'' میں لکھتے ہیں۔

○ عرشِ عظیم جو انوارِ الٰہیہ اور تجلیات ربانیہ کا مرکز ہے۔ وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقت کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور اگر آپ کا نور کامل عرش عظیم پر ظاہر کر دیا جاتا تو وہ پگھل جاتا ہے۔

○ خواجہ فخرِ جہاں رحمۃ اللہ علیہ مٹھن کوٹ نے اس حقیقت سے کیا عمدہ نقاب کشائی کی ہے

پوشیدہ رُخ چو آمدی شور قیامت شد عیان　　　بے پردہ گر آئی برون سوزد ہمہ کون و مکاں

○ نیز فرمایا ایک روز میرے مرشد اجمل ہادی اکمل حضرت عبداللہ برناوی قدس سرہٗ الباری نے مجھ سے پوچھا کیوں جی تمہیں معلوم ہے کہ دنیا و آخرت میں کونسی چیز جنت الفردوس سے بڑھ کر ہے اور کونسی چیز جہنم سے بدتر ہے عرض کیا ہاں مجھے معلوم ہے۔ جنت سے بدرجہا بہتر اور برتر اور عزیز تر وہ زیارت باطہارت بحالت بیداری ہے کہ اُمّتی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آج بھی اسی شکل و شمائل حسنِ بے مثال جمال با کمال میں دیکھے جس میں حضرات صحابہ کرام نے دیکھا۔ یہ رویت اور دیدار جنت الفردوس سے بھی کہیں اعلیٰ و افضل ہے اور وہ چیز جو دخولِ جہنم سے بدتر ہے وہ ہے نسبت کے نصیب ہو جانے کے بعد نسبت کا سلب ہو جانا۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْم ؕ

○ **قرآن پاک:**

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ؕ　　　تحقیق تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور قرآن پاک آیا

(پ ۶ سورۃ مائدہ آیت کریمہ ۱۵)

Marfat.com

○ سورۃ مائدہ کی اس آیت کریمہ ۱۵ میں نُور سے مراد ذات پاک محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ مشہور مقولہ اَلْمُطْلَقُ یَجْرِیْ عَلٰی اِطْلَاقِہٖ ط اس مطلق کو مقید کرنا اور نور سے نور ہدایت مراد لینا بلا جواز ہے۔ اور قرآن پاک مراد لینا صحیح نہیں کہ واؤ عاطفہ تغائر کے لئے ہے۔ معنٰی ہوا نور سے مراد صاحب قرآن اور کتب مبین سے قرآن پاک ہے۔ (بحوالہ امام المفسرین ابن جریر تفسیر ضیاء القرآن ص ۴۵۳ ج ۱)

○ حدیث پاک حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے:

قَالَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَ کُلُّ خَلَائِقِ مِّنْ نُّوْرِیْ وَاَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰہِ ط

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ رب العزت نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا اور تمام مخلوق کو میرے نور سے اور میں اللہ کے نور سے ہوں۔

’’قصیدۂ نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم‘‘

اسم نُور و جسم نُور و جان نُور — ذکر نُور و فکر نُور و عرفان نُور
دست نُور و پانُور و قد نُور — ولد نُور و اب نُور و جد نُور
موئے نُور و رُوئے نور و خُوے نُور — بُوے نور و خوئے نُور کوئے نُور
باز گویم آل نور و اصحابِ نُور — اکل نور و شرب نُور و خواب نُور
ابن نُور و بنت نُور و ولد نُور — جائے کہ آمد محمدؐ کرد نُور
راست گوائے آفتاب جملہ نُور — از کجا مُلکے تو فرمودی ظہور‘‘ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ’’

○ عارفِ باللہ الشیخ بدرالدین سرہندی علیہ الرحمۃ نے حضرات القدس ج ا ص ۸ ۲۷ میں اس حدیث پاک کی تشریح میں فرمایا:

اَلْاٰنَ الْاَعْیَانُ مَا شَمَّتْ رَائِحَۃَ الْوُجُوْدِ ط

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور اس وقت بھی موجود تھا جب کہ ابھی اعیان نے وجود کی بو بھی نہ سونگھی تھی اور اول البشر حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام ابھی مٹی اور پانی کے درمیان تھے۔

○ پہلا عہد میثاقی:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پہلا عہد میثاقی خصوصی طور پر انبیاء کرام سے روز ازل

Marfat.com

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط (پ۳ سورہ آلِ عمران آیت کریمہ ۸۱) کا لیا۔ تو انہوں نے شب معراج مسجد اقصیٰ بیت المقدس میں حضور کی اقتداء میں نماز پڑھ کر اس عہد کو پورا کیا۔ دوسرا عہد میثاق عمومی صبح ازل ارواح سے اپنی ربوبیت کا لیا اور کُن کہہ کر اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کا عالم ارواح میں دستر خوان بچھایا اور قَالُوْا بَلٰی سے روحوں نے پذیرائی پائی۔ حضور ﷺ صبح ازل کے حقیقی مہمانِ رب الرحمٰن ہیں اور باقی سب طفیلی۔ حضور نُور، سراپا نُور، نُور علیٰ نُور ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے نیست کو ہست میں لایا گیا اور عدم نے وجود کا لباس پہنا جس سے ''عبادت سے مقصود'' معرفتِ الٰہی کے دروازے کھل گئے اور کائناتِ عالم کی ہر شیٔ عرش، فرش، کرسی، لوح، قلم جنت، دوزخ، شمس وقمر اور تارے، شجر وحجر، جمادات نباتات حیوانات، چرند پرند، جن وانس اور ملائکہ سب حضور کے نور سے تخلیق ہوئے۔ اور عہد نبھاتے رہے۔ تا آنکہ ارواح انبیاء کرام پر تو نورِ محمدی ﷺ سے منور ہوئیں۔ جس سے وہ اس نور محمدی ﷺ کے نور کی روشنی میں خلق کی راہنمائی کا فریضہ ادا کرتے رہے۔ اور جب حضور ﷺ اپنے وجود مسعود وجود باجود سے جلوہ آرائے بزم کونین ہوئے تو جس طرح چاند کے طلوع ہونے سے ستارے چھپ جاتے ہیں۔ بعینہٖ تمام انبیاء کرام جلوہ نور محمدی ﷺ میں محو ہو گئے۔

گر نبودے نُورِ پاک تو در وجودے ظہور (صلّی اللہ علیہ وعلیہم وسلّم)
ہیچ پیغمبر ندیدی مسندِ پیغمبری

(سرکار شاہ ابو المعالی علیہ الرحمۃ)

○ علامہ ابو الفضل جمال الدین ابن منظور علیہ الرحمۃ اپنی شہرۂ آفاق کتاب لغت ''لسانُ العرب'' میں النور کی وضاحت فرماتے ہیں۔

اَلظَّاهِرُ فِيْ نَفْسِهٖ وَالْمُظْهِرُ لِغَيْرِهٖ يُسَمّٰى نُوْرٌ ط

جو خود ظاہر ہو اور دوسروں کو ظاہر کر دے اسے نور کہتے ہیں۔

اور فرمایا:

وَبِهٰذَا الْاِعْتِبَارِ مُسَمّٰى الْمُصْطَفٰى بِنُوْرِ الْاَنْوَارِ وَبَابِ الْاَرْوَاحِ ط

اسی اعتبار سے محمد مصطفٰے ﷺ کو نور، نور الانوار اور سب نوروں کا سرچشمہ اور تمام روحوں کا باپ کہتے ہیں۔

Marfat.com

اس نور کو حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ ؂ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

تیری ذات کی حقیقت جب بھی کسی نے پوچھی
قَدْ جَاءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ لب پہ میرے آیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○ لہٰذا متذکرہ بالا آیات کریمہ احادیث نبویہ کے حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ نور شمس، نور قمر، نور ابصار مؤمنین، نور قلوب اولیآء کاملین، نور ایمان، نور عرفان، نور قرآن، نور ولایت، نور نبوّت، نور عبادت، نور نماز، نور سجدہ سب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کے پرتو اور ظل ہیں۔ وَاللّٰہِ ھٰذَا ھُوَالْحَقُّ وَ الْحَقُّ اَقُوْلُ وَلَوْکَرِہَ الْجَھُوْلِ ؂

کاغذ تمام کلک تمام اور ہم تمام پر داستانِ عشق ابھی نا تمام ہے۔

○ امام عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی نے "الیَوَاقیت وَالجَواھر" میں ارقام فرمایا۔

☆ ایک روز سرکارِ مدینہ سرور سینہ فیض گنجینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے محرم راز یار غار حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے رازدارانہ انداز میں پوچھا ءَ تَذْکُرُ یَوْمَ یَوْمَ ؂ کیا تجھے اس دن والا دن یاد ہے عرض کیا یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْکَ وَسَلَّم یاد ہے یاد ہے اور یہ بھی یاد ہے کہ سب سے پہلے آپ نے ہی صبح روزِ ازل عالم ارواح میں مرتبہ اعمال میں روحوں کی پیشوائی فرماتے ہوئے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جواب میں بلٰی فرمایا تھا اور آپ نے ہی سب سے پہلے سجدہ کیا تھا۔ "پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درود" امام الولایت سرکار علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے آج بھی عہد روز الست یاد ہے۔

○ خواجہ خواجگاں السید محمد معین الدین غریب نواز اجمیری چشتی علیہ الرحمۃ نے کیا عمدہ انداز میں حقیقت سے نقاب کشائی کرتے ہوئے فرمایا ؂

من درّے بودم نہاں در قعرِ بحرِ لم یزل عشق غوّاصانہ ام آورد بیرون ازاں محل

○ معنی یہ کہ دُر موتی مراد روح، بحر لم یزل مراد دریائے تجلی صفات الٰہیہ عشق و محبت کا وہاں سے نکال لانا اشارہ ہے طرف حدیث قدسی شریف "کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ ؂ مراد خواجہ بزرگ کی یہ ہے کہ میری روح بلکہ سب روحیں تجلی صفات کے سمندر میں مخفی تھیں خدائے تعالیٰ کو محبت ظہور ہوئی تو وہ محبت ہم کو وہاں سے نکال کر یہاں عالم اسباب دنیا میں کھینچ لائی تاکہ ہمیں معرفت الٰہی عنایت ہو۔

○ السید محمد عبداللہ المعروف بلّھے شاہ مُرید رشید جناب قطب الاقطاب، غوث اولی الالباب

Marfat.com

سرتاج اولیاء شیخ المشائخ شاہ حافظ محمد عنایت اللہ قادری شطاری لاہوری علیہ الرحمۃ الباری۔ فرمایا

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ جدوں رب فرمایا سی اَسی وی کول ہا سے
قَالُوا بَلٰی اساں کنیں سنیا اَسی گونگے ڈورے ناسے

لامکاں مکان سی اساڈا اَسی وچہ آن بتاں دے پھاسے
نفس پلید نے سانوں پلید جُک کیتا اَسی ازلوں پلیت تے ناسے

○ سرکار فیض بار السید شرف الدین بوعلی قلندر، روزِ الست بادہ وحدت سے مست علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

دلم بامن ہے گوید منم شہباز لاہوتی — بسیرِ عالم قُدسی پریدن آرزو دارم
دریں وحشت سرائے من چرا باشد چرا باشد — منم در گلبنِ وحدت چمیدن آرزو دارم

○ مشہور ہے کہ امام حسن بصری حَسَنَ وَجْھَہٗ اولیاء متقدمین سے ہیں ایک روز مائی صاحبہ رابعہ بصریہ عدویہ علیہا الرحمۃ کی خدمت میں تشریف لائے اور اپنی پریشانی کا حال بتایا کہ عالمِ ارواح صبح ازل عہد میثاق کے بعد دو سجدے ہوئے

جس روح نے پہلا سجدہ بھی کیا اور دوسرا بھی — وہ مومن پیدا ہوگا اور مرے گا بھی مومن
جس روح نے نہ پہلا سجدہ کیا اور نہ دوسرا — وہ کافر پیدا ہوگا اور مرے گا بھی کافر
جس روح نے پہلا سجدہ کیا اور دوسرا نہ کیا — وہ مومن کے گھر پیدا ہوگا اور مرے گا کافر
جس روح نے پہلا سجدہ نہ کیا اور دوسرا کیا — وہ کافر پیدا ہوگا اور مرے گا مومن

○ لہٰذا اس قاعدہ تقدیر الٰہی کی رو سے پہلا سجدہ تو میں نے کیا تھا کہ مومن کے گھر پیدا ہوا ہوں۔ اور دوسرے سجدہ کے متعلق حیران اور پریشان ہوں تو مائی صاحبہ نے فرمایا حسن! تو نے دوسرا سجدہ بھی کیا تھا۔ پوچھا کیسے فرمایا تیری روح مردوں کی اگلی صف میں تھی اور میری روح پچھلی عورتوں کی صف میں تھی جب دوسرے سجدہ کی باری آئی تو تیری روح کھڑی کی کھڑی رہ گئی تو میں نے سجدہ میں جاتے ہوئے تیری پشت پر طمانچہ مارا تو تُو بھی سجدہ میں چلا گیا۔ اگر تُو اس کی شہادت چاہتا ہے تو تیری پشت پر میرے ہاتھ کے پنجہ کا نشان موجود ہے۔ یہ سن کر آپ سجدہ شکر میں گر گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ط

○ ظہور قدسی پر معجز نما مشاہدات اور سجدہ:

○ بروز نور افروز بوقت صبح صادق ۱۲ ربیع الاوّل شریف ملک عرب ''صوبہ حجاز'' مقدس شہر مکہ

Marfat.com

معظمہ اُمّ القریٰ بلد امین محلہ مسفلہ گلی سوق اللیل کو مولد النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کا شرف ملا۔ سیّدہ آمنہ علیہا السلام کی گود اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں آپ کی ولادت با سعادت ہوئی۔ حضور نُور پُر نُور سراپا نُور سیّد یوم النشور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پیدا ہوئے تو سب سے پہلے سجدہ کیا اور ربّ قدوس کی حمد و ثنا اور تسبیح و تکبیر پڑھی۔ سجدہ کی حالت میں انگشت شہادت سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کلماتِ طیّبات کے الفاظ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا كَثِيْرًا ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا كَبِيْرًا ط زبان پر جاری تھے۔

○ قبل از ولادت ہزار ہا معجزہ نما عجیبہ غریبہ واقعات کا ظہور ہوا جن کا حصر نا ممکن ہے بعد از ولادت چند نادر واقعات مشہورہ مستندہ کا بطورِ تبرک تذکرہ کرتا ہوں۔ کعبۃ اللہ جانب رکن یمانی آپ کے در اقدس کی طرف سجدہ کناں تعظیم کے لئے جھک گیا۔ اور سلامی دی۔ آپ کے جدّ امجد حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو خواب میں بشارت دی گئی کہ آپ کا نام نامی اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھنا۔ والدہ ماجدہ نے نام احمد رکھا ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''

○ اے ایمان والو! ہم بھی قبلہ جان کعبۂ ایمان کی ولادت باسعادت پر خوشی و مسرت سے مولود شریف کی محفلیں منعقد کریں۔ رب کریم کی حمد و ثنا اور شکر کے نغمے گائیں اور نعتیں پڑھیں۔ رب کریم کے حکم سے باغ رحمت سے درود و سلام کے پھول چن چن کر اس مولد و مسکن اور مکان پر نچھاور کریں اور نقد جان کفِ پا پر نثار کریں اور صلوٰۃ و سلام کی ڈالیاں بصد ادب و احترام پیش کریں۔ رب العلمین کے حکم سے جانِ رحمت کانِ رافت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجیں جنہوں نے ہم جیسے خاک نشینوں کو سجدہ کی حقیقت سے آگاہ فرما کر عرش نشین کر دیا۔ اور بارگاہ کریمی میں شکر کے سجدے کریں ؎

ہر ایک لفظ کے لئے پہلے وضو کروں ۔۔۔ سجدے ہزار شکر کے پھر ادا کروں
آپ کا نامِ نامی خود ایک نعت ہے ۔۔۔ اپنی طرف سے میں اضافہ اس میں کیا کروں

○ سجدہ کی حقیقت اور اس کا اجر عظیم:

''حق را بجود ے نبی را درود ے''

○ حضور سید الساجدین امام الانبیاء والمرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے تئیں سجدوں کا ذکر انگنت روایات احادیث مبارکہ میں آیا ہے۔ ''اُمّی و دقیقہ دانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' نے سجدہ کے راز ہائے نہانی ظاہر فرمائے۔ توحید و رسالت کی اہمیت کو آشکار فرمایا۔ اور مشکل سے مشکل الا تخل

Marfat.com

مسائل کو ایک اشارہ سے حل فرما دیا۔ کارخانہ عالم میں دین و دنیا کے خزانوں کے قفل کھولنے کا گر بتایا۔ جناب اُمّی ذات، عالی صفات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حقیقت نہاں کے رخ سے نقاب الٹ دیا۔ حجاب دور ہو گئے اور اپنی امت کو معبود حقیقی، مسجود برحق کے حضور سر بسجود کر دیا۔ اس سجدہ کے اجر کے عوض رب کریم پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۵۶ میں نے حکم نافذ فرما دیا۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ط	بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ہمیشہ در ہمیشہ درود شریف بھیجتے ہیں اپنے نبی پر اے ایمان والو! تم بھی صلوٰۃ بھیجو اور سلام۔

☆ یہ کتنا بڑا عظیم الشان انعام ہے جو عطا ہوا

السّلام اے واقفِ علم لدُن ۔۔۔ السّلام اے رازِ دارِ امرِ کُن

السّلام اے پیشوائے جبرائیل ۔۔۔ السّلام اے جانِ موسیٰ و خلیل

"علیہم السّلام"

○ گستاخانِ آنِ نبوت و منکرینِ شانِ رسالت کا بدانجام:

○ بلعم باعور مستجاب الدّعوات ولی تھا وہ اپنے زمانہ کے جلیلُ القدر عظیمُ المرتبت اُوالعزم رسول سرکار موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السلام کی توہین کا مرتکب ہوا ولایت سلب ہو گئی۔ ایمان سے خارج ہو گیا بروز قیامت کتے کی شکل میں واصل جہنم ہو گا۔ سامری باوجود تیز نگاہ کے حضرت ہارون نبی اللہ علیہ السلام کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے سے مرتد اور کافر ہو کر مرا۔ قارون صاحب علم اور صاحب مال و منال اور عالم تورات مرتبہ حواری کلیمُ اللہ علیہ السلام تھا جن کی نگاہ کا صدقہ اس نے سب کچھ پایا تھا آپ پر الزام تراشی کی جو ایذاء رسول کا سبب بنی وہ اپنی منزل سے گر کر ملعون اور مخسوف ہوا اور زمین میں معہ مال و منال دھنس گیا۔ اور علیہ ما علیہ ہو گیا۔ اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ط

○ سجدہ تحیّت اور ملائکہ کرام:

☆ قال اللہ العلی العظیم ط

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ق وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ط	اور جب ہم نے حکم دیا فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدم کو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافروں سے ہو گیا۔

(پ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۳۴)

Marfat.com

○ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ پیدا کرنے والا ہوں اور جب میں اس میں اپنی روح پھونکوں تو تم میرے شاہکار اوّل کو سجدہ کرنا اَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ اُمِرُوْا بِالسُّجُوْدِ لِاَجَلِ نُوْرَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِی جَبْهَةِ آدَمَ ط ملائکہ کو سجدہ کا حکم بدیں وجہ دیا گیا کہ ان کی پیشانی میں نور محمدی ﷺ جلوہ گر تھا۔ ''تفسیر کبیر''

○ جب ملائکہ نوری نے حسب الحکم خداوند قدوس کو سجدہ کیا تو وہ پانچ سو سال سجدہ میں پڑے رہے اور تسبیح پڑھتے رہے اللہ ربّ العزت نے ان کی اطاعت شعاری اور سجدہ ریزی کو قبول فرمایا

آب وگل را کے ملک کر دے سجود ۔۔۔ در خاک او سرّ الٰہی نہاں است کہ

کہ در جبین تو لطفے یافت بیش از طور انسانی ۔۔۔ ملک در سجدہ آدم زمین بوس تو نیست کرد

○ جب تمام ملائکہ نوری نے سجدہ سے سر اٹھایا تو دیکھا کہ عزازیل متکبرانہ انداز میں بصورت انکار کھڑا ہے۔ یہ انکار امر الٰہی کا تھا اور استکبار خلیفہ اللہ سیّدنا اوّل البشر آدم صفی اللہ علیہ السلام کی ذات پاک سے تھا جس کی دلیل اس نے اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ سے دی۔ انکار لا امتثالِ امر اللہ اور اہانت نبوّت اور توہین رسالت سے لعنت کا طوق گلے میں ڈال کر ہمیشہ کے لئے راندہ درگاہ خداوند قدوس ہو گیا۔ اور اس کی ہیئت اور شکل بدل گئی اور سابقہ دیئے ہوئے اعزازات چھین لئے گئے۔ اور عزازیل نام سے ابلیس ہو گیا۔ اور شاہکار اوّل نبی اور رسول کو تحقیراً محض بشر کہنے' جاننے اور سمجھنے کی بناء پر خنّاس اور شیطان بن گیا

اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا ۔۔۔ گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نہ کرنے سے

○ حکمت جلیلہ: ''اغیار جمال یار کے لائق نہیں ہوتے'':

○ اور ان پر اسرار اور انوار بھی ظاہر نہیں کئے جاتے۔ ابلیس نے اپنی علمی نگاہ کے زاویہ سے آپ کا خاکی عنصر دیکھا اور حقیقت نہ جان سکا اس کی ظاہر پر نظر اٹک کر رہ گئی باطن'' قلب'' کو نہ دیکھ سکا۔ جہاں نور نبوّت تھا۔ سرکار باوقار شہکار اوّل علیہ السلام کا سرّ نہاں اس سے اوجھل رہا اتے یہ بھی نہ سوجھی کہ جب جملہ نوری خانہ سجدہ کناں ہے تو ناری کو سجدہ کرنے میں کیا تامّل

گر نباشد نیت خالص چہ حاصل از عمل ۔۔۔ قصد ما آبروئے تست از سجدہ در محرا بہا

○ نکتہ جلیلہ:

○ فی زمانہ بعض محجوب علماء اور اُن کے حواری حضور نور ز نور رعلی نور سراپا نور رسید یوم النشور ﷺ کی ظاہری بشریت میں کھو کر رہ گئے حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ ط کی نور

Marfat.com

بیزیوں اور جلوہ سامانیوں کو ان کی آنکھ نہ دیکھ سکی۔ وہ مانند ابلیس اپنے مقام سے گر گئے ۔

دل بینا بھی کر خدا سے طلب آنکھ کا نور دل کا نور نہیں ہے

○ بروایت صحیحہ:

☆ قَالَ کُنتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الطِّیْنِ وَالْمَآءِ ط فرمایا میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام مٹی اور پانی کے درمیان تھے اور ابھی بشریت کا ڈھانچہ اور سانچہ بھی تیار نہ ہوا تھا۔

○ ابلیس کتنا ہی فرش عرش کا عبادت گزار سجدہ گزار کیوں نہ ہو چونکہ ازلی ابدی شقی تھا اس لئے اس کی بدبختی کی سیاہی اس کے چہرہ سے کوئی دھو نہ سکا۔ وہ ازل سے ہی قسمت کا مارا تھا اور اس کا کائناتِ عالم میں چپہ چپہ پر سجدہ کا بھی عمل کچھ کام نہ آیا۔ وہ اپنے علمی زعم اور عملی تکبر اور گھمنڈ کے پردہ اور حجاب سے راز امر الٰہی نہ پا سکا۔ اور مردود بارگاہ خداوند قدوس ہو گیا۔ نوری ملائکہ نے امر الٰہی کے سامنے سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا سے اپنے علم کی نفی کی۔ ادب اور محبت سے توقیر عظمتِ کبریاء اور تعظیم شانِ نبوت کو اپنایا اور بلا تامل سربسجود ہو کر امر ہو گئے۔ لیکن اپنے ہم مجلس عزازیل کے راندہ درگاہ ہونے پر عالم ملکوت کے رہنے والے نوری ملائکہ خوفِ الٰہی سے کانپ اٹھے اور ان کا سکون جاتا رہا اور وہ گریہ زاری کرنے لگے کہ ہم سے بھی خطا ہو سکتی ہے تو ربّ کریم نے اپنے کمال کرم و فضل سے ان کو معصوم عن الخطا کا مرتبہ عنایت فرمایا۔ اور بطور اجر و انعام سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ط کی تسبیح عطا فرما دی جس سے وہ مطمئن ہو گئے اور تسبیح پڑھنے میں مصروف و مشغول ہو گئے۔ یہ وہ تسبیح ہے جس میں دوجہاں کا سکون اور راحت پوشیدہ ہے۔ اور عفت اور عصمت نصیب ہوتی ہے۔ ''اوست فرشتہ است نداند جز سجود''

درخاک تو پنہاں گہر نایاب است واللہ کہ ملک سجدہ بجا کے نکند

○ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ (پارہ ۲۳ سورۃ ص آیت کریمہ ۷۶) کا نعرہ یہ اس کی خطا پر خطا تھی۔ کہ آگ خاک سے افضل ہے۔ حالانکہ اپنی طبعی صفات اور جبلی خصوصیات کے لحاظ سے جو رفعت خاک کو نصیب ہے وہ آگ کے مقدر میں کہاں؟ عزازیل اس پر اڑ گیا اور ابدی شقاوت کے تیر قضا کا شکار ہو گیا اس نافرمان کو یہ سمجھ نہ آئی۔ کہ سرکار باوقار شاہکار اوّل علیہ السلام کو اپنے دست قدرت سے بناکر ان کے سر پر خلافت ارضی کا تاج پہنایا گیا ہے۔ اور سینہ فیض گنجینہ علم عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا (پ ۱ سورہ بقرہ آیت کریمہ ۳۱) کا خزنیہ ہے۔ اور قلب مبارک آفتابِ نبوت کی تابانیوں اور کرنوں سے نور افشاں اور جسم اطہر، پیکر خاکی وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ (پ ۲۳ سورۃ ص آیت کریمہ ۷۲) کا سرّ نہاں ہے جس

Marfat.com

سے یہ خاکی رشک مہر و ماہ بن گیا۔ یہاں تک کہ جملہ نوری کارخانہ از راہ تسلیم و تعظیم ان کے سامنے سربسجود ہوا اور آپ کی عظمتوں کا دل و جان سے مُقر ہوا۔ درحقیقت یہ ساری شانیں اور عظمتیں نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیں جو ان کی پیشانی میں ضوفشان اور نور فگن تھا۔

ملک در سجدہ آدم زمین بوس تو نیست کرد ۔ کہ در حسن تو لطفے یافت بیش از طور انسانی

هٰذَا فِي الْحَقِيقَةِ النُّورِ الْمُنطَبِعِ فِيْ مِرْأَةِ آدَمَ وَ هُوَ نُورَ الْمُحَمَّدِیْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ط

یہ حقیقت ہے یہ اس نور کی تعظیم مقصود تھی جو ان کی پیشانی میں بطور آئینہ تھا۔

''تفسیر روح المعانی''

○ فرشتے بھی سجدہ میں زمین بوس نہ ہوتے اگر وہ آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جھلک نہ دیکھ پاتے جو ان کی پیشانی میں چمک رہا تھا۔

کے ملک کر دے بہ پیشِ آدم خاکی سجود ۔ نور تو در وے نبودے گرودیعت اے بدر الدجیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرشتہ کی تعریف:

○ نُورَ انِيّ يَتَشَكَّلُ بِاَشْكَالٍ مُخْتَلِفَةٍ لَا يُذَكَّرُ وَلَا يُؤَنَّثُ ط فرشتہ نوری ہے مختلف شکلیں بدل لیتا ہے نہ مذکر ہے نہ مؤنث اور امر الٰہی بجالانے میں معصوم عن الخطا ہے۔

جن کی تعریف:

نَارِيٌّ يَتَشَكَّلُ بِاَشْكَالٍ مُخْتَلِفَةٍ يُذَكَّرُ وَ يُؤَنَّثُ ط

جن ناری ہے مختلف شکلیں بدل لیتا ہے مذکر ہوتا ہے یا مؤنث ہوتا ہے۔

○ فرشتہ نوری ہے اور جن ناری۔ درحقیقت عزازیل فرشتہ نہ تھا وہ کثرت سجود کی وجہ سے فرشتوں میں شمار ہونے لگا۔ انجام کار وہ اپنی طبعی فطرت اور جبلت سے باز نہ رہ سکا۔ اور منکر سجدہ ہو گیا۔ خلقی لحاظ سے اور پیدائشی طور پر دونوں فرشتہ اور جن ایک دوسرے کے قریب تر ہیں۔ آگ میں نور کی آمیزش ہے۔ اور دھواں کی کثافت بھی ہے اور تاریکی بھی ہے۔ اگر آگ سے دھواں وغیرہ کی آلودگیوں کو صاف کر دیا جائے تو وہ نور رہ جاتی ہے۔ دونوں نار اور نور میں جلانے کی وصف موجود ہے۔ نیکی نور ہے کہ وہ ٹھنڈی ہوتی ہے۔ بدی نار ہے کہ وہ گرم مزاج رکھتی ہے۔ نار ناری کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے لیکن نور کو نہیں جلا سکتی۔

سپردِ آتش نمرود ہو کر ایک انسان نے ۔ یہ ثابت کر کے چھوڑا نار میں کب نور جلتا ہے

Marfat.com

برروایت صحیحہ:

○ فرمایا اگر نمازی بالفرض والتقدیر کسی گناہ کی پاداش میں عارضی طور پر جہنم میں چلا گیا تو حضور نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان ذی شان کے مطابق اس کے وضواور سجدہ کے اعضا کو جہنم کی آگ نہیں جلا سکے گی کہ وہ وضو اور نماز کے نور سے منور اور روشن تھے

الغرض ابلیس کو معلم الملکوت کہنا عوام جہلاء کا خیال ہے۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْم۔

○ شیطان لعین کا گستاخانہ جواب:

○ عزازیل سے اللہ جل شانہٗ نے پوچھا تو نے میرے حکم پر سجدہ کیوں نہیں کیا۔ تو وہ متکبرانہ انداز گستاخانہ لہجہ اور سوقیانہ زبان سے کہنے لگا فَبِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ ط تو نے مجھے گمراہ کر دیا تھا۔ اس گستاخی اور حکم عدولی پر اللہ تعالیٰ نے اس کے گلے میں تا قیام قیامت لعنت کا طوق ڈال دیا۔

○ بارگاہ خداوند قدوس میں شاہکار اوّل، ابوالبشر سیّدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام کا مؤدبانہ انداز جواب:

○ رب کریم نے آپ سے پوچھا کہ جب میں نے تجھے حکم دیا تھا

وَلَا تَقْرَبَا ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم حد سے بڑھنے والوں میں ہو جاؤ گے۔

(پ۱ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۳۵)

○ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تو نے میری تقدیر میں ایسا لکھا تھا۔ بلکہ نہایت ادب واحترام عجز و انکساری اور آہ وزاری سے بطرز دعا عرض گزار ہوئے رَبَّنَا ظَلَمْنَا (پ۸ سورۃ الاعراف آیت کریمہ ۲۳) رب کریم کو آپ کی یہ فروتنی اتنی پسند آئی۔ آپ کی دعا کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے صفوۃ اللہ کا لقب عنایت فرمایا اور آپ کی اولاد سے سہو، نسیان اور خطا نا گہانی کو اٹھا دیا۔

○ کقولہٖ تعالیٰ وَلَقَدْ عَھِدْنَآ اِلٰٓی اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَہٗ عَزْمًا ط (پ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت کریمہ ۱۱۵) بے شک ہم نے آدم سے عہد لیا تو وہ بھول گیا۔ اور ہم نے اس کا قصد نہ پایا۔ رب کریم فرماتا ہے۔ آدم صفی اللہ علیہ السلام کا نافرمانی کا قصد ہرگز نہ تھا۔ انہوں نے قصداً عمداً اس درخت کا پھل نہیں کھایا بلکہ یہ فعل بھول کر سرزد ہوا۔ پھر تنبیہ کرنے پر شدّت افسوس اور غم سے دل پھٹنے لگا۔ احساسِ ندامت اور اضطراب سے آنسوؤں کے چشمے آنکھوں سے پھوٹ پڑتے اڑھائی سو سال تک آسمان کی طرف منہ اٹھا کر بوجہ حیا نہ دیکھا۔ زبان دُرفشاں سے

Marfat.com

استغفار کے کلمات از خود نکلنے لگے۔ شانِ غفور رحیمی کا ظہور ہوا۔ ربِّ قدوس نے بذاتہٖ عذر بیان فرمادیا۔ ''پس وہ بھول گئے'' اس کا ارادہ' عزم نہ تھا جس سے اللہ جلّ شانہٗ نے عصیان کو نسیاں سے تعبیر فرمایا۔ توبہ' ندامت کے بعد رحمت خداوند قدوس نے شکستہ دل' مرقع حزن و غم اور مصروفِ آہ و بکا کے سر اقدس پر اپنے دستِ کرم سے خلافتِ ارضی کا چمکتا دمکتا عزّت اور عظمت کا مرصّع تاج رکھ کر برگزیدہ فرمالیا۔ اگر وہ اس راہ ابتلاء سے نہ گزارتے تو نہ دل میں درد' سوز و گداز پیدا ہوتا اور نہ احساسِ ندامت اور شدت اضطراب سے بےچین ہو کر آنسوؤں کے دریا بہتے اور نہ مرتبہ خلافتِ ارضی سے سرفراز فرمائے جاتے۔ فِعۡلُ الۡحَكِيۡمِ لَا يَخۡلُوۡا عَنِ الۡحِكۡمَةِ ط حق ہے۔

○ ازالہ وہم (پ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت کریمہ ۱۲۱ کا لفظ فَغَوٰی کا تحقیقی معنی:

☆ امام لغت اسمٰعیل بن حماد الجوہری نے ''صحاح'' میں لکھا ہے کہ فَغَوٰی ط کا معنی گمراہ نہیں کہ یہ معنی شان نبوت کے لائق نہیں بلکہ اس کا صحیح معنی یہ ہے کہ حصولِ مقصد میں ناکام ہونا۔ جو مقصد عمر جاودانی کا خیال کیا تھا وہ نہ پایا۔

○ بِعَيۡنِہٖ

☆ پ ۳۰ سورۃ الضحیٰ کریمہ کا لفظ ضَآلًّا کا معنی محبت میں از خود رفتہ ہونا ہے نہ کہ معاذ اللہ گمراہ جیسا کہ بعض گمراہ مترجمین نے گمراہ ترجمہ کیا ہے۔ جبکہ وہ اس پر مُصر ہیں اور مشہور مقولہ ہے'' کہ خطائے بزرگان گرفتن خطا است'' بزرگوں کی غلطی کو غلطی کہنا از خود غلطی ہے۔ اور یہ آبروئے انبیاء کرام اور ناموسِ رسالت کی توہین ہے اور عصمت انبیاء کے عقیدہ حقہ کے خلاف ہے۔ فافہم

○ بارگاہِ ربّ العزّت میں ابوالانبیاء سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا ادب و محبت کا جواب:

○ آپ رب کائنات کی صفات بیان فرمارہے تھے کہ وَاِذَا مَرِضۡتُ فَهُوَ يَشۡفِيۡنِ ۙ (پ ۱۹ سورۃ الشعراء آیت کریمہ ۸۰) اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔ رب کریم نے پوچھا اے میرے پیارے خلیل بیمار کون کرتا ہے؟ عرض کیا بے شک خیر شر بیماری شفا کا خالق تو ہے۔ چونکہ بیماری اچھی چیز نہیں اس کو کوئی پسند نہیں کرتا۔ لہذا میں نے اس کی نسبت آپ کی طرف نہ کی اور اپنی طرف کردی اور شفا جو عمدہ نفیس اور لطیف شی ہے اس کی نسبت آپ کی طرف کی۔ رب کریم کو آپ کا ادب اور انداز اتنا پسند آیا آپ کو خلت کا تاج پہنا کر برگزیدہ کردیا

Marfat.com

ادب تاج است از فضلِ الٰہی بنہ برسر برو ہر جا کہ خواہی

○ قرآن مجید فرقان حمید میں ایسی ادب کی مثالیں موجود ہیں کہ رب کریم نے محبوب کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حکم دیا کہ آپ اپنی امت کو تعلیم ادب دیں کہ جب ان سے غلطی سرزد ہو تو کہیں یہ ہمارے نفس امّارہ کی طرف سے ہے۔ اور نیکی کر بیٹھیں تو کہیں یہ میرے رب کریم کے فضل وکرم سے ہے۔ سبحان اللہ محبوب اپنے معبودِ حقیقی کا ادب سکھاتے اور معبود برحق اپنے محبوب رسول کا ادب سکھاتا ہے۔ حقیقت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ادب اللہ جلّ شانہٗ کا ادب ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بے ادبی گستاخی اللہ جلّ شانہٗ کی بے ادبی اور گستاخی ہے۔

○ کقولہٖ عزّ وجلّ شانہٗ ؕ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ

اے ایمان والو! نہ کہو رَاعِنَا بلکہ عرض کرو اُنْظُرْنَا اور غور سے سنو۔ (پ ا سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۱۰۴)

☆ لفظ رَاعِنَا ذو معنی ہے۔

○ یعنی ہماری رعایت فرمائیے اور عبرانی زبان میں گستاخی بے ادبی میں مستعمل ہوتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنے محبوب پاک سیّد لولاک علیک الصلوٰۃ والسلام کی عزت توقیر احترام وتعظیم کا یہاں تک پاس ہے۔ کہ آپ کی بارگاہ عالیہ نبویہ میں وہ لفظ بولنا ممنوع فرما دیا۔ جس میں تنقیصِ شان، گستاخی اور بے ادبی کا ذرّہ بھر بھی احتمال یا شائبہ ہو۔ یہ کمالِ ادب واحترام اور انتہائے تعظیم وتوقیر ہے جس کی تعلیم عرش وفرش کے حقیقی مالک اور کائناتِ عالم کے خالق نے غلامانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دی۔ اور آیت کریمہ کے آخر میں نتیجۃً لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ کی عبارۃُ النص سے بالوضاحت اور بالصراحت بتا دیا کہ بارگاہ رسالت کا گستاخ اور بے ادب مطلقاً کافر ہے۔

اَلْعِیَاذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنَ الْکَلِمَاتِ السُّوْءِ وَالْھَفَوَاتِ ؕ

☆ کقولہٖ عزّ اسمہٗ پ ۲۶ حٰمٓ سورۃ الحجرات آیات نفسیہ ۱ تا ۵ کے تعلیم ادب کا خلاصہ:

○ اللہ رب العزت جلشانہٗ نے اپنے محبوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اجلال واکرام ادب واحترام کی اہلِ ایمان کو تعلیم دی اور ادب سکھایا۔ میرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے آگے نہ بڑھو۔ پہل نہ کرو۔ اپنی آواز نیچی اور پست رکھو مانند حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہما ؕ آپ کے ہاں چلا چلا کے نہ بولو ایسا کرنے سے تمہارے سارے اعمال اکارت ہو جائیں گے۔ نرم اور شیرین زبان سے ہمکلام ہو ایسا کرنے والے مانند حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے جنتی بن گئے۔ اور وفد بنی تمیم کی مانند حجرات مطہّرات کے باہر سے نام لے کر نہ پکارو۔ یہ لایعقل گنواروں کا طرز عمل

Marfat.com

ہے بلکہ الفاظ عزّت وادب، کلمات تعظیم وتوقیر اور القاب توصیف وتکریم سے یاد کرو مثلاً یَا رَسُوْلَ اللّٰہ، یَا نَبِیَّ اللّٰہ، یَا نُوْرَ اللّٰہِ، یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ، یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ کہو۔ ایسے مومنوں کے لئے لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ کا مژدہ ہے۔

سجدہ تعظیمی، سجدہ تحیّت:

○ سجدہ تعظیمی پہلی شریعتوں میں جائز تھا۔ سیّدنا آدم و یوسف علیہما السلام کے لئے نصِ قطعی اور کثیر التعداد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

○ کقولہ تعالیٰ ؕ (پ ا سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۳۴۔ پ ۱۲ سورۃ یوسف آیت کریمہ ۴)

نہ ہوا آقا کو سجدہ آدم و یوسف کو سجدہ ہو مگر سدِّ ذرائع داب ہے اپنی شریعت کا

○ لیکن ہماری شریعت محمدیہ عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّۃ ؕ میں سجدہ تعظیمی مطلقاً حرام، حرام اور حرام قطعی ہے۔ علماء اعلام، آئمہ عظام نے ایک توجیہ یہ بیان فرمائی ہے۔ ملائکہ کرام، بھائیوں اور والدین کا سجدہ تو درحقیقت اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو تھا۔ اور یہ دونوں حضرات ''سیّدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام اور سیّدنا یوسف نبی اللہ علیہ السلام'' قائم مقام قبلہ تھے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ حَالِہٖ وَ رَسُوْلُہُ الْاَعْظَم بِاَسْرَارِہٖ ؕ

○ سیّدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام، سیّدنا یحییٰ نبی اللہ علیہ السلام دونوں خالہ زاد بھائی تھے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ایشاع اپنی بہن حضرت مریم سے ملیں تو انہوں نے اپنے حاملہ ہونے کا ذکر کیا تو سیّدہ مریم نے بھی قدرت کاملہ سے اپنے حمل کا بتایا۔ تو حضرت ایشاع نے کہا اے مریم! مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں جب تجھ سے ملاقات کرتی ہوں تو میرے پیٹ کا بچہ تیرے پیٹ کے بچہ کو سجدہ کرتا ہے۔ ''کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن ؕ''

○ کقولہ العلی العظیم:

وَ رَفَعَ اَبَوَیْہِ عَلَی الْعَرْشِ وَ خَرُّوْا لَہٗ سُجَّدًا ۚ (پ ۱۳ سورۃ یوسف آیت کریمہ ۱۰۰)

اور اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا اور سب بھائی یوسف علیہ السلام کے سامنے سجدہ میں گر گئے۔

☆ اور جب سجدہ سے سر اٹھایا تو آپ نے فرمایا اے میرے محترم اباجان! یہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو اسی ۸۰ سال پہلے میں نے آپ کی گود میں بعمر ۷ سال دیکھا تھا۔ وہ یہ کہ گیارہ ستارے اور ایک سورج اور ایک چاند آسمان سے اترے اور مجھے سجدہ کیا۔ یہ خواب مبارک شب قدر شب جمعۃ المبارک کنعان میں دیکھا تھا۔ اور اس کی تعبیر ملک مصر میں ظاہر ہوئی۔

Marfat.com

○ امام فخر الدین زیلعی علیہ الرحمۃ نے تبیین الحقائق ج ا ص ۲۰۲ میں فرمایا ہے:

اَلتَّوَاضُعُ نِهَايَةٌ تُوْجَدُ فِى السُّجُوْدِ تواضع کی انتہا سجدہ ہے اس لئے سجدہ غیر اللہ لِهٰذَا لَوسَجَدَ بِغَيْرِ اللّٰهِ يَكْفُرُ ؕ ہماری شریعت میں کفر ہے۔

○ امام اجل شمس الدین سرخسی علیہ الرحمۃ نے جامع الرموز ص ۵۳۵ پر لکھا ہے مَنْ سَجَدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ عَلٰى وَجْهِ التَّعْظِيْمِ كُفْرٌ ؕ سجدہ ازروئے تعظیم کفر ہے۔ حرام قطعی یقینی اجماعی کو جائز سمجھ کر سجدہ کیا تو وہ مطلقاً کافر ہے ورنہ کفر کے نزدیک گناہ کبیرہ مرتکب کفر ہے۔

○ امام جلیل صدر شہید نے شرح جامع صغیر میں بھی حرام مرتکب گناہ کبیرہ لکھا ہے۔" عَلَيْهِ الْفَتوىٰ عِنْدَ الْفُقَهَاءِ الْاَحْنَافِ" جامع شمائل ترمذی میں بطریق امام المحدثین جناب عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمت سے روایت ہے کہ سجدہ حضرت عزّت جلت شانہٗ کے سوا کسی غیر کے لئے سجدہ عبادت یا سجدہ تحیت جائز نہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے غیر کو سجدہ عبادت تو یقیناً شرکِ مہین اور کفرِ مبین ہے اور سجدہ تعظیمی، سجدہ تحیت بھی خطرناک حد تک حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِيْظُ ؕ

○ بروایت صحیحہ:

☆ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قرآن پاک میں توحید اور الوہیّت کی سب سے بڑی شہادت پ ۳ سورۃ آلِ عمران کی آیت کریمہ ۱۸ شَهِدَ اللّٰهُ اِلٰى اٰخِرِهٖ جب المدینۃ المنوّرہ میں نازل ہوئی تو کعبۃ اللہ کے اندر تین سو ساٹھ بت بھی فی الفور سجدہ میں گر گئے تھے اور فتح مکہ معظّمہ پر کعبۃ اللہ کو ان بتوں سے پاک کر دیا گیا۔

○ مسئلہ فقہ حنفی:

☆ نماز میں آیت سجدہ پڑھنے سے رکوع میں ہی سجدہ کی نیت کر لی جائے تو سجدہ تلاوت ادا ہو جاتا ہے۔ کہ رکوع شبیہ سجدہ ہے۔ کہ رکوع اور سجدہ دونوں اللہ جلّ شانہٗ کے لائق ہیں۔ سجدہ تعظیمی یا کسی غیر اللہ کے سامنے رکوع کی حد تک تعظیماً جھکنا نائبہ شرک خفی اور مشرکانہ فعل ہے۔ هٰذَا مِنْ عِنْدِىْ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَرَسُوْلُهُ الْاَعْظَمُ ؕ

تاجدار سرہند شریف کا جہاد فی سبیل اللہ اور سجدہ تعظیمی سے انکار:

☆ امام ربانی قیوم زمانی محبوب سبحانی سرکار فیض مجدد الف ثانی الشیخ المشائخ حضرت احمد

Marfat.com

سرہندی نقشبندی کا جہاد مغلیہ خاندان کے ایک بادشاہ اکبر کے خلاف تھا۔ جس نے اپنے وزیروں سفیروں نورتنوں سے مل کر دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں دین اکبری جاری کیا جس میں درباری مولوی مبارک غیر مقلد کے دو بیٹے ابوالفضل وفیضی علیہ ماعلیہ نے بہت کام کیا تھا جس میں بادشاہ کو ظل اللہ کہا اور دربار میں سجدہ تعظیمی کو رائج کیا۔ آپ نے اکیلے اس کے خلاف جہاد کر کے اس کے آئین اور قانون کو تہس نہس کر دیا۔ آپ نے خاندانی جلالِ فاروقی سے اس کی عملی صورت میں دھجیاں بکھیر دیں۔ اکبر بادشاہ عذاب الٰہی سے حالت کفر میں مر گیا اور اس کے حواری درباری علماءِ سُوء تباہ و برباد ہو گئے اور ان کا صفحہ تاریخ میں نام ونشان مٹ گیا۔ جہانگیر تخت نشین ہوا تو اس نے آپ کو دربار میں بلا کر سجدہ کا حکم دیا تو آپ نے بلا خوف وخطر اور بلا حیل وحجت انکار کر دیا۔ تو اس نے آپ کو گوالیار کے قلعہ میں قید کر دیا۔ وہاں بھی آپ نے تبلیغ احکام الٰہی اور ترسیل ارشادات رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہزارہا مشرک اور کافر قیدیوں کو اپنے نگاہ فیض سے مشرف باسلام کیا۔ اور گناہگار قیدیوں کو طریقت میں کامل کر دیا

شکرِ فیضِ تو چون کند اے ابرِ بہار　　اگر خار دگر گل ہمہ آوردہ تست

☆ جہانگیر کی صالح بیٹی کو خواب میں حضور رؤف رحیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی فرمایا اپنے باپ سے کہو کہ میرے غلام کو قید سے آزاد کرے اس طرح آپ ملحدوں کے قید خانہ سے کامران اور کامیاب ہو کر نکلے اور کشتی امت کو گرداب بلا اور طوفانوں سے بچالیا۔ آخر کار جہانگیر بھی آپ کے حلقہ عقیدت میں آ گیا۔ بعدازاں مغلیہ خاندان کے بادشاہ شاہ جہاں اور عظیم مغل حکمران ابوالمظفر محمد اورنگ زیب عالمگیر آپ کے فیض سے مستفیض ہوئے اور ہند میں اسلام کا چار سو شہرہ ہوا۔ علامہ اقبال کا خراج عقیدت ملاحظہ ہو

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر　　وہ خاک کہ ہے زیر افلاک مطلع انوار
اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے　　اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے　　جس کے نفس گرم سے ہے گرمی احرار

وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

○ عالم جلیل عارف نبیل مولانا بالفضل اولنا عبدالحکیم علیہ الرحمت سیالکوٹی نے اپنے مکتوب میں سب سے پہلے آپ کو مجدد الف ثانی سے خطاب کیا جس سے یہ لقب مشہور بعالم

Marfat.com

اسلام ہو گیا۔ خاندان شیخ محقق محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ القوی نے اس لقب کی تصدیق کی۔ آخر کار وہ آپ کے روحانی فیض سے فیضیاب ہوئے۔ شاہ ولی اللہ محدّث علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اگر مجدّد الف ثانی اس الحاد اور ارتدادِ اکبری کے خلاف جہاد نہ کرتے اور یہ عظیم تجدیدی کارنامہ سرانجام نہ دیتے تو آج نہ مساجد میں آذانوں کی آوازیں بلند ہوتیں اور نہ قال اللہ' قال الرسول کی دلنواز روح پرور صدائیں گونجتی اور نہ علوم قرآن وحدیث وفقہ کی درس وتدریس ہوتی اور نہ خانقاہوں میں اللہ کا ذکر اور مراقبہ ہوتا۔ ان سب پر مجدّد الف ثانی کا بار منت اور احسانِ عظیم ہے۔ جنہوں نے ''درزمین ہند تخم سجدہ ریخت'' کا کارنامہ سرانجام دیا۔ اور یہ سب آپ کے جہاد کا صدقہ ہے اور نہ مساجد میں نمازیوں کی پنجگانہ نماز کی صف بندی میں سجدہ ریزی ہوتی۔ اور نہ احکامات الٰہیہ اور نعوتِ مصطفویہ کے محراب ومنبر میں نغمے گونجتے۔ اور نہ درود شریف کی محافل سجتیں۔

مقامِ مطابقت اور مماثلت

○ امام ربانی قیوم زمانی مجدّد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی قدس سرّہٗ السامی اور اعلیٰ حضرت مجدّد مائۃ حاضرہ شاہ احمد رضا البریلوی علیہ الرحمۃ دونوں میں بلحاظ شریعت' نام' کام اور مقام میں اور بلحاظ طریقت نسبت' مناسبت اور مقام مطابقت میں ایمان افروز مماثلت اور مشابہت پائی جاتی ہے۔ تا آنکہ خدمتِ دینِ متین اور اعلائے کلمۃ الحق کے کارہائے نمایاں قلمی' علمی جہاد میں اور سلسلہ تصنیف وتالیف میں ایک محبت آمیز رشتہ تعلق مماثلت' مشابہت اور یگانگت ہے۔

○ مجدّد الف ثانی

☆ مجدّد الف ثانی کی ولادت باسعادت ماہ شوال المعظم ہوئی۔

☆ مجدّد الف ثانی کا نام نامی احمد ہے۔

☆ مجدّد الف ثانی کے وصال کا مہینہ صفر المظفر ہے۔

☆ مجدّد الف ثانی سن ہجری کے لحاظ سے دوسرے ہزار سالہ کے مجدد اعظم ہیں۔

○ مجدّد چودھویں صدی

☆ مجدّد مائۃ حاضرہ کی ولادت بابرکات ماہ شوال المعظم ہے۔

☆ مجدّد مائۃ حاضرہ کا اسم گرامی احمد ہے۔

☆ مجدّد مائۃ حاضرہ کا وصال ماہ صفر المظفر میں ہوا۔

☆ مجدّد مائۃ حاضرہ اس صدی کے مجدد ہیں۔

Marfat.com

☆ مجدّد الف ثانی کے شیخ طریقت السیّد خواجہ باقی باللہ ہیں اس نسبت اللہ سے نقشبندی کہلائے اور عبداللہ لقب پایا۔

☆ مجدّد الف ثانی نے دین اکبری مغل بادشاہ کے خلاف جہاد کیا اور اسے تہس نہس کر دیا اور سنّت مصطفےٰ کے انوار چمکنے لگے۔

☆ مجدّد الف ثانی کے سلسلہ نقشبندیہ کا فیض آپ کی اولاد پاک اور مریدیں سے تا قیام قیامت جاری وساری رہے گا۔

☆ مجدّد الف ثانی شریعت اور طریقت کے مجمع البحرین اور حنفی المسلک تھے۔

☆ مجدّد الف ثانی نے اپنی نگاہ فیض سے امت کے دلوں پر اَللّٰہ کا نقش منقش کر دیا اور اللہ والا بنا دیا۔

☆ مجدّد الف ثانی نے اپنے مکتوبات قدسیہ میں توحید ورسالت کے بعد حقیقت محمدیہ، حقیقتِ کعبہ اور اس کے انوار و تجلّیات کے معارف اور حقائق کا بیان فرمایا جو تائید یافتہ رسول اور مقبول ہیں۔

☆ مجدّد الف ثانی رسول کے نقش قدم پر ہوتا ہے اور رسول ایک ہزار سال بعد آتا ہے مجدّد الف اوّل سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں اور الف ثانی دوسرے ہزار سالہ دور کے الشیخ احمد علیہ الرحمت اور مجدّد اعظم ہیں۔

☆ مجدّد مأتہ حاضرہ کے مرشد برحق السیّد ال رسول تھے اس نسبت رسول سے عبد المصطفےٰ کہلائے۔ جو اسم بامسمّٰی تھے۔

☆ مجدّد مأتہ حاضرہ نے گستاخانِ رسول کے خلاف قلمی جہاد کیا۔ اوران کی زبان کو بند کر دیا اوران کے زعمی علم کے قلم توڑ دیئے۔

☆ مجدّد مأتہ حاضرہ کی اولاد نے علم شریعت مطہّرہ کی خدمت میں عالمگیر شہرت پائی۔

☆ مجدّد مأتہ حاضرہ قرآن وحدیث اور فقہ کے جیّد عالم اور حنفی المذہب تھے۔

☆ مجدّد مأتہ حاضرہ نے امت کے دلوں کو حُبِ رسول، ادب رسول سے بھر دیا ہے اور عشق رسول کے نمونے بنا دیا۔

☆ مجدّد مأتہ حاضرہ فنافی الرسول نے فضائل المدینۃ المنورہ اور روضہ اطہر کو موضوع سخن بنایا۔ اور عرش عظیم سے افضل ثابت کیا اور عشق والوں کی نگاہ فردوس کا مرکز بنا دیا۔

☆ مجدّد صدی نبی کے نقش قدم پر ہوتا ہے اور ایک وقت میں کئی نبی آئے ہیں بنا بریں مجدّد بھی ایک صدی میں کئی ہوئے ہیں اور آپ اس صدی کے مجدّد اعلیٰ ہیں۔

☆ شریعت اور طریقت میں ان دونوں حنفی اور نقشبندی نسبتوں کے جامع فیض بار سرکار عالی وقار

Marfat.com

امام از ائمہ اہلبیت اطہار آخر الزمان امام محمدؐ المہدی موعود رضی اللہ عنہ آلِ رسول نسب رسول سے ہوں گے اور آپ نسبت رسولیہ صدیقیہ نسبت نقشبندیہ کی تکمیل کریں گے اور حنفی المذہب ہوں گے۔

○ قرآن کریم فرقانِ عظیم میں آیاتِ سجدہ

عندالاحناف ۱۴ جن میں ایک سجدہ عندالامام الشافعی ہے۔

پ۹	سورۃ الاعراف	۲۰۶	پ۱۹	سورۃ الفرقان	۶۰
پ۱۳	سورۃ الرعد	۱۵	پ۱۹	سورۃ النمل	۲۵
پ۱۴	سورۃ النحل	۴۹	پ۲۱	سورۃ سجدہ	۱۵
پ۱۵	سورۃ بنی اسرائیل	۱۰۷	پ۲۳	سورہ ص	۲۴
پ۱۶	سورہ مریم	۵۸	پ۲۴	سورہ حم سجدہ	۳۷
پ۱۷	سورہ الحج	۱۸	پ۳۰	سورۃ انشقاق	۲۱
پ۱۷	سورہ الحج	۷۷ عندالشافعی	پ۳۰	سورۃ العلق	۱۹

○ حضور غمگسارانِ عاصیاں چارہ سازِ بیکساں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم شہود میں سجدے:

○ احادیث کثیرہ صحیحہ متواترہ سے ثابت ہے کہ حضور سیّد العرب والعجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کثرت سجود عبادت التجا اور دعا کی عادت کریمہ تھی۔ اوائل عمر بزمانہ بچپن میں تنہا جبل رحمت کوہ ابوقبیس کوہ نور غار حرا میں تشریف لے جاتے اور مصروف ذکر و فکر رہتے۔ شب برات ۱۵ شعبان المعظم کی مبارک رات میں طویل عبادت اور سجدہ اور دعا سے آپ نے قولاً فعلاً عملاً امتِ مسلمہ کو عبادت اور سجدہ کی ترغیب دلائی۔ اور سجدہ اور عبادت کے مخفی رازوں سے آگاہ فرمایا۔

اُمّی بود کہ ما را ز اثر حکمت او   واقف سرِ نہاں خانہ تقدیم شد

○ شب برات ۱۵ شعبان المعظم کا سجدہ:

○ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ شب برات کو میں نے اپنے حجرہ مبارکہ میں حضور کو نہ پایا تو تلاش کرتی جنت البقیع پہنچی تو دیکھا کہ آپ اپنے رب کریم کے حضور سربسجود ہیں سجدہ اتنا طویل انہماک اور استغراق سے تھا کہ جسم اطہر میں ذرّہ بھر حس و حرکت نہ تھی مجھے خیال آیا کہ کہیں آپ کی روح انور تو قفس عنصری سے پرواز نہ کر گئی ہو۔ بہت دیر بعد آپ نے سر سجدہ سے اٹھایا اور دعا کی۔ رب کریم نے آپ کی دعا کو شرف قبول فرماتے ہوئے روز شمار

Marfat.com

امت کی بخشش کا وعدہ فرمایا ؎

جلو میں اجابت خواصی میں رحمت بڑھی کس تزک سے دعائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
اجابت کا جوڑا عنایت کا سہرا دلہن بن کے نکلی دعائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
رضا پُل سے اب وجد کرتے گزریئے کہ ہے ربِّ سلّمِ دعائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

○ حضور شفیعُ المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا روزِ محشر کا سجدہ:

☆ مقامِ محمود پر جلوہ گری اور شفاعت کبریٰ کا تاج:

○ قیامت کو قرآنی زبان میں زَلْزَلَةُ السَّاعَةِ، فَزَعُ الْاَكْبَرُ اور اعلان لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ط اور ذاتِ کریم کا صفت جبّاری قہاری اور شانِ اسم منتقم کا ظہور ہوگا جلالِ خداوندِ قدوس کے سامنے کسی کو دم مارنے کی جرأت نہ ہوگی حدیث پاک کے فرمان کے مطابق سورج سوا نیزے پر ہوگا اور زمین تانبے کے رنگ کی مانند گرم۔ سب پسینہ سے شرابور اور کندھوں پر گناہوں کا بوجھ الامان الحفیظ مختصراً یہ کہ ہر طرف خوف و ہراس ہوگا۔ اہلِ محشر کہیں گے کوئی اللہ کا بندہ مقبول تلاش کرو جو ہماری شفاعت کرے۔ اور اس مصیبت سے نجات دلائے۔

○ چنانچہ تمامی اہلِ محشر اوّل البشر سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام تا سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی خدماتِ عالیہ میں حاضر ہوں گے تو عرض کریں گے۔

اَنْتَ نَبِیُّ وَ رَسُوْلُ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ ط

آپ نبی رسول اور محبوب ہیں اپنے رب کریم کے ہاں ہماری شفاعت کریں کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں۔

○ اور سب اپنا اپنا عذر پیش کریں گے اور نفسی نفسی پکاریں گے تا آنکہ مبشر رسول فی الدنیا والآخرۃ جناب عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام فرمائیں گے میں خود تو لب کشائی نہیں کر سکتا ہاں ایک کریم کا آستانہ بتاتا ہوں جہاں سے کوئی محروم اور ناکام نہیں لوٹتا تو پھر سب غمگسارِ عاصیاں چارہ سازِ بیکساں کے حضور جا حاضر ہوں گے تو آپ اُن کی داستانِ غم اور ماجرائے الم سن کر فرمائیں گے اَنَا لَهَا اَنَا لَهَا ط ہاں ہاں میں ہی اس لائق ہوں کہ تمہاری دستگیری کروں۔

صفی و نجی، خلیل و مسیح سبھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

اصالت کُل' امامت کل' سیادت کل' امارت کل
ولایت کُل' شفاعت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

○ تو میں عرش عظیم کے قریب سر سجدہ میں رکھ دوں گا۔ اور اپنی زبان نور افشاں سے رب کریم کی تسبیح اور حمد وثناء کروں گا غائب سے ندا آئے گی۔

اِرْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعْ سَلْ تُعْطَ' اِشْفَعْ تَشَفَّعْ ط اے سراپا خوبی وزیبائی اپنا سر مبارک اٹھاؤ بات کرو تمہاری بات سنی جائے گی مانگو عطا ہوگا شفاعت کرو قبول ہوگی۔

○ حضور پُر نور سرور عالمیاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر نہیں اٹھائیں گے یہاں تک کہ تین مرتبہ رب کریم یہ کلمات ارشاد فرمائے گا۔ تو پھر آپ سجدہ سے سر اٹھائیں گے۔ تو رب کریم آپ کو مقام محمود عطا فرمائے گا تاج شفاعت کبریٰ پہنائے گا۔ تو پھر شفاعت کا دروازہ کھل جائے گا۔ انبیاء عظام' صحابہ کرام' اہل بیت اطہار' اولیاءِ کرام' علماء عظام اپنے اپنے مقام کے لحاظ سے شفاعت کریں گے۔ ربُّ العالمین سب کی شفاعت حضور کی شفاعت کے صدقہ قبول فرمائے گا

پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے ۔ آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے
خاک افتادو! اٹھو ان کے آنے ہی کی دیر ہے ۔ خود وہ گر کر سجدے میں ہم کو اٹھاتے جائیں گے
وسعتیں دیں ہیں خدا نے دامن محبوب کو ۔ جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے
آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں ۔ خرمنِ عصیاں پہ وہ بجلی گراتے جائیں گے
خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا ۔ دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

''محدِّث بریلوی''

○ خلاصہ سجدہ ونماز:

☆ قرآنی آیات کریمہ کی رو سے نماز تہجد کا اجر مقامِ محمود ہے اور سجدہ کا معاوضہ تاج شفاعتِ کبریٰ اور شفیع عاصیاں کی زبان راحت افشاں سے قیامت کا دن جو پچاس ہزار سال کا ہے۔ وہ مومن اُمتی کے لئے دو رکعت فرض نماز پڑھنے سے بھی کم وقت کا ہوگا۔ ایمان کے بعد سب سے بڑی دولت نماز اور سجدہ ہے۔

○ ناصر الحسنین فی اخلاق سیّد المرسلین ص ۲۳۲' دلائل الخیرات ص ۲۳۱ میں ہے کہ جب غزوہ اُحد میں لب و دنداں مبارک جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زخمی ہو کر خون آلودہ ہوئے۔ خون مبارک

Marfat.com

کو اس سلطانِ خوگدا ے جبرائیل علیہ السلام نے شہپر اقبال پر اپنے لے لیا۔ اور عرض کیا یا محمدؐ رسولُ اللہ صلّی علیک وسلم قسم ہے جلال قدرت الٰہی کی اگر ایک قطرہ خون زمین پر ٹپکے تو قیام قیامت تک زمین پر گھاس تک نہ اُگے گی۔ اس لئے فرمان جلال احدیّت جلّ ذکرہٗ کا مجھے ایسا ہوا ہے کہ قطرہ خون لب و دندان مبارک کو بستان سرائے جنّت میں لے جاؤں تا کہ گلگونہ رخسارۂ حُور عین ہو۔ کَاَنَّھُنَّ الْیَا قُوْتُ وَالْمَرْجَان ؕ (پ ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیت کریمہ ۵۸) اور ''روایت'' ہے کہ خون حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گوہر دنداں درفشان کو اپنے دستِ مبارک میں لے لیا۔ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے عرض کیا یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دندان شکستہ آپ مجھے عنایت فرمائیں تا کہ میں غضب الٰہی سے امان پاؤں آپ نے فرمایا اے روحُ الامین علیہ السلام محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دندان شکستہ کو اپنے شکستہ دلان آخر الزّماں اُمت کے لئے رکھتا ہے۔ تا کہ اگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھے خطاب فرمائے۔ کہ تیرے اُمتیاں نے میرے فرمان کو توڑا تو میں یہی عرض کروں گا۔ یا ربّ العٰلمین تیرے بندوں نے میرے دانت توڑے لیکن میں نے ان کافروں کو معاف کر دیا۔ تو جو محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رب کریم ہے۔ میرے ان فرمان شکنوں کو معاف فرمادے تو رب کریم میری شفاعت سے سب کو معاف فرمادے گا۔

صحابہ کبار علیہمُ الرّضوان مِنَ الْمَلِكِ الْمُخْتَار کے سجدے:

○ قَال اللہ العلی الکبیر فی القرآنِ الکریم وَالفرقان العظیم ؕ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚۖۛ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ قف (پ ۲۶ سورۃ الفتح آیت کریمہ ۲۹)

محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور وہ جو ان کے ساتھ ہیں کفار کے لئے طاقتور سخت۔ آپس میں بڑے رحم والے۔ تو دیکھتا ہے ان کو کبھی رکوع میں کبھی سجدہ میں۔ طلبگار ہیں اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے۔ ان کی علامت ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ظاہر ہے۔ ان کے یہ اوصاف تورات میں بھی اور ان کی صفات انجیل میں بھی مذکور ہیں۔

○ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کے سجدوں کا ذکر قرآن عظیم فرقان کریم نے کتنے بلیغ اور فصیح انداز میں محبت سے بیان فرمایا پہلے فرمایا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جن کی معیّت اور محبت سے انہوں نے یہ مرتبہ پایا۔ وَالَّذِيْنَ اور وہ تمام

Marfat.com

صحابہ کرام، اہل بیت اطہار اس معیت میں شریک اور شامل ہیں یہ معیت دائمی ہے جمہور مفسّرین کرام نے اشارۃ النص سے بیان کیا مَعَهٗ سے یارِ غار، یارِ وفا سیّدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ ط سے کفر پر چمکتی دمکتی ہوئی شدّت کی دودھاری تیز تلوار سیّدنا عمر فاروق اعظم رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ سے مجسم پیکر رحمت ورأفت سیّدنا عثمان ذوالنورین، وَتَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا ہمیشہ نماز کے کبھی رکوع اور کبھی سجود میں انہیں دیکھو گے۔ سے سیّدنا مولیٰ کائنات علی مرتضیٰ مراد ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ط ان چاروں صفات اور سنّتِ نبوی کے عمل رکوع وسجود میں تمام صحبت یافتہ شامل ہیں اور یہ سب آپس میں ایک دوسرے کی عین ہیں نہ کہ غین۔ جو ان کو غین جانے اس کی آنکھ میں غین کا نقطہ ہے وہ خود از خود غلط ہے۔

○ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط ان کی پیشانیوں پر اثر سجدہ کا نشان ہے۔

○ صحابہ کرام کے چہروں اور پیشانیوں پر سجدوں کے نشان چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتے دمکتے ہوں گے۔ ''عطا خراسانی'' اس آیت کریمہ کے تحت لکھتے ہیں کہ ہر وہ شخص جو پنجگانہ نماز ادا کرتا ہے مراد ہے۔ ''مسلم شریف کی حدیث پاک بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں فرمایا گیا ہے۔ کہ سجدوں سے چہروں کی تابانی اور نورانیت اس اُمّت مسلمہ کے سوا کسی اور میں نہ ہوگی یہ اس اُمّت کے خصائص سے ہے اور یہی چہرے اپنی حیات وممات میں قابل زیارت ہیں۔

○ کقولہ تعالیٰ:

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ○ میں قسم کھاتا ہوں ان جگہوں کی جہاں ستارے ڈوبتے ہیں۔ (پ ۲۷ سورۃ واقعہ آیت کریمہ ۷۵)

○ عارف باللہ ملّا جیون اُستاد شہنشاہ ہند اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرّحمۃ نے فرمایا النُّجُوْمُ سے مراد صحابہ کرام ''بروایت صحیحہ'' فرمایا میرے صحابی ہدایت کے ستارے ہیں۔ مَوٰقِعُ سے مراد سجدہ گاہیں جہاں وہ اپنے رب کریم کے حضور میں سربسجود رہا کرتے یا مَوٰقِعُ سے مراد ان کی قبور ہیں اور ان کے مزارات پُرانوار ہیں جہاں وہ جہاد اکبر اور جہاد اصغر میں جام شہادت نوش کر کے استراحت فرما ہیں یا مَوٰقِعُ سے مراد مساجد اور مقابر ہیں۔ کیا شان ہے صحابہ کرام کی کہ ان کی سجدہ گاہوں کی قسم ربّ قدوس قرآن پاک میں بیان فرما رہا ہے۔ کہ ان کی پیشانیوں سے سجدوں کا نور چھن چھن کر مساجد اور مقابر کو پُرنور کر رہا ہے فافہم

Marfat.com

لطیفہ نظیفہ:

○ ان چار صحابہ کبار خلفاء اربعہ کا ذاتی نام عین سے شروع ہوتا ہے۔عتیق، عمر، عثمان، علی یہ سب ایک ہیں۔قرآن مجید فرقان حمید نے ان چاروں کو ''چار مقام'' پر ایک لڑی میں پرویا۔اور ان چاروں کا تذکرہ ایک ساتھ اکٹھا کیا۔اور دنیا میں انہوں نے اسی ترتیب سے امور خلافت سر انجام دیئے۔جو خلافت راشدہ کہلائی۔اور اسی قرآنی ترتیب سے وصال فرمایا۔اس رکوع وسجود سے ان کا مقصد نہایت بلند ارفع واعلیٰ ہے۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ط اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضا کے طالب ہیں۔

کثرتِ سجود سے ان کے چہرے شگفتہ تروتازہ اور پرنور ہیں اور ان کی پیشانیوں پر سجدوں کے نشان اور چمک دمک ربّ العزت کی قبولیت کی مہریں اور سندیں ہیں۔یہی چہرے قابلِ زیارت ہیں۔تمام صحابہ کرام واہل بیت نبوی، فیضانِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض یافتہ اور درسِ احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تربیت یافتہ ہیں۔مسجودِ حقیقی نے کس انداز محبت سے ''سورۃ الفتح'' میں ان کا بیان فرمایا یعنی ان کے رکوع وسجود کی شہادت قرآن پاک کی نصِ قطعی سے بطور سند عنایت فرمائی۔کہ یہ مکتبہ نبوی کے تعلیم یافتہ فارغ التحصیل اور انوار نبوّت کے پروردہ ہیں۔اور انوار محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کے چہرے اور سینے منور ہیں ؎

عاشقانِ او زخوبانِ خوب تر   خوشِ تر و زیبا تر و محبوب تر

○ سابقہ کتب سماویہ صحائف الہامیہ، زبور مبارک، تورات پاک اور انجیل مقدس میں بھی ان کی صورت اور صفات اور سیرت کا بیان موجود ہے کہ یہ گلستانِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شگفتہ پھول ہیں۔ان کو سجدوں کے نور نے چہروں کی وجاہت کو اور پُرنور کر دیا گیا ہے اور جبیں پر سجدوں کا حسین نکھار ہے اور ان کے قلوب پر اطمینان کا وُرود ہے۔شب وروز رکوع وسجود سے اپنے رب کریم کی شان کا ہر آن نئی شان کا نظارہ کرتے ہیں ربّ قدوس کی بارگاہ کریمی میں سجدہ ریزی اُن کا شیوہ ہے۔

ہر دم نئے ہی رنگ میں جلوہ نما ہے یار   اس لئے شوق یار سجدہ گزار ہے بار بار

○ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ ط اس باغ اسلام کا لگانے والا باغبان مسرور اور بانی اسلام خوش ہے۔توحید کے چمن کو پھلا پھولا ہرا بھرا اور کشتِ ایمان کو سرسبز اور شاداب دیکھ کر مومن اور فرشتے بھی خوش ہیں۔ہر طرف توحید کے نور کا اجالا ہے۔صحابہ کرام اہل ایمان ذوق وشوق اور عشق ومحبت

Marfat.com

سے والہانہ اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی وَصَامَ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ عَدَدَ مَنْ سَجَدَ وَ قَعَد و قَامَ

○ لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ ط تاکہ ان کافروں کے دل آتش غیظ وغضب سے جلیں بدنہاد کفار و مشرکین یہود بے بہبود نامسعود ان ایمان افروز اور گلفشان باغ کو دیکھ کر اپنے غیظ وغضب کی آگ میں جل رہے ہیں۔ اور روزِ محشر جہنم کی آگ کا ایندھن بنیں گے۔

○ اللہ رب العزت نے صحابہ کرام کے لئے نصِ قطعی سے مِنْھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ط مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ط

○ مروی ہے کہ سیّدالوریٰ علیہ اَفْضَلُ التَّحِیَّۃِ وَالثَّنَآءِ مجلس صحابہ میں جلوہ افروز تھے۔

ابوبکر، عمر، عثمان وعلی نالے سارے صحابہ دو زانو رضی اللہ عنہم
جب بیٹھتے ہوں گے مجلس میں، اس مجلس کا عالم کیا ہوگا

☆ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ کے بائیں جانب دوزانو باادب بیٹھے تھے۔ اتنے میں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم تشریف لے آئے۔ تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کا احترام واکرام کرتے ہوئے اپنے ساتھ بیٹھا لیا۔ حضور پُرنور بہجۃ السرور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ رنگ محبت' ادب و احترام دیکھ کر فرمایا:

لَا یَعْرِفُ الْفَضْلَ لِاَھْلِ الْفَضْلِ اِلَّا اُولُوالْفَضْلِ ط صاحب فضیلت کی فضیلت کو صاحب فضیلت ہی جانتا ہے۔

صدیق عکسِ حسن کمالِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است — فاروق ظلّ جاہ وجلالِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است
عثمان ضیاء شمع جمال محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است — حیدر بہارِ باغ خصالِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است

ایمان ما اطاعت خلفاء راشدین
اسلام ما محبت آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است

○ نام نامی اسم گرامی سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اعجاز:

☆ حضور امام الانبیاء سیّدنا محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس چاندی کی ایک انگشتری تھی جس پر اسم سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مبارک کندہ تھا جس سے خطوط پر مہر لگاتے تھے۔ یہ انگشتری بزمانہ خلافت سیّدنا ابوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس بطور امانت رہی پھر دورِ خلافت سیّدنا عمر الفاروق

Marfat.com

الاعظم رضی اللہ عنہ کے پاس بطور تبرک رہی پھر یہ انگشتری خلیفہ راشد حضرت عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے پاس ہوئی۔ آپ اس کو گاہ بگاہ بطور برکت پہنا کرتے۔ اپنے دور خلافت کے ساتویں سال بیر اریس جس کو حضور نے جنّتی کنواں فرمایا تھا۔ کی منڈیر میں بطور سُنّت تشریف فرماتھے۔ اور انگشتری کو ہلا رہے تھے کہ اچانک انگشتری کنواں میں گرگئی۔ بسیار تلاش نہ ملنی تھی نہ ملی۔ انگشتری کے گمنے سے امور خلافت میں فتور آ گیا۔ خوارج نے خروج کیا جس سے باغیوں نے بغاوت کردی۔ جس کے نتیجہ میں جامع القرآن کو شہید کر دیا گیا۔ بوقت شہادت آپ قرآن پاک کی تلاوت فرما رہے تھے۔ آپ کے جسم اطہر سے خون کا فوارہ پھوٹا اور قرآن پاک کی آیت کریمہ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ کے الفاظ مبارکہ پر خون کا پہلا چھینٹا پڑا جس سے آپ کی شہادت کا قرآن گواہ بن گیا۔ علماء اعلام فرماتے ہیں آثار نبوت اور اس مبارک تبرک انگشتری میں ایک مخفی راز تھا۔ جیسا کہ سیّدنا سلیمان نبی اللہ علیہ السلام کی انگشتری میں راز تھا۔ جب وہ گم گئی تو ملک جاتا رہا جب مل گئی تو ملک پھر مل گیا ؎ پ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۳۷

نقشِ نامت گرنے کندی سلیمان برنگین جن و انس کے مسخر گشتی و دیو و پری

(شاہ ابوالمعانی علیہ الرحمۃ العالی)

○ فقیر غفرلہٗ المولیٰ القدیر عرض کرتا ہے کہ یہ نام اقدس مومن کے دل پر نقش ہے جس سے وہ عزت اور فضیلت پاتا ہے فَافْهَمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ ط

○ امام احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ نے "عَوَالِي الْعَرْش اِلَى مَعَالِي الْعَرْش" شرح صحیح البخاری میں نقل کیا۔

○ ایک مرتبہ حضرت عتیق رضی اللہ عنہ کو بچپن میں آپ کے والد ماجد ابوقحافہ رضی اللہ عنہ بت خانہ میں لے گئے تو کہا اس کو سجدہ کرو تو آپ نے سجدہ کرنے کی بجائے غصے سے بت پر ایک پتھر دے مارا اور وہ بیچارہ قوت خداداد کی تاب نہ لاسکا اور گر کر پاش پاش ہوگیا۔ تو باپ نے زور سے ایک تھپڑ دے مارا اور گھر آکر یہ واقعہ سنایا تو آپ کی والدہ ماجدہ سلمٰی اُمّ الخیر رضی اللہ عنہا نے کہا۔ ان کو ان کے حال پہ چھوڑ دو جب یہ میرے پیٹ میں تھے تو میں بت کو سجدہ کرنے لگتی تو یہ پیٹ میں اکڑ جاتے تو میں اس وجہ سے سجدہ نہ کرپاتی اور مجھے آواز آتی۔ يَا اَمَةَ اللّٰهِ بِالتَّحْقِيقِ. اَبْشِرِيْ بِالْوَلَدِ الْعَتِيقِ اِسْمُهٗ فِي السَّمَآءِ صِدِّيقٌ وَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَاحِبٌ وَرَفِيقٌ ط

وہ گلستان دین کا مہکتا ہوا گلاب جس کو دیا حضور نے صدیق کا خطاب

Marfat.com

وہ جس کی نیکیاں تھیں ستاروں سے بھی فزوں
وہ جس سے مصطفٰے کو تھی محبت بے حساب
ہم خواب آج بھی ہے رسولِ خدا کے ساتھ
ہر گام پر رہا نبوت کا ہم رکاب

○ اہلِ بیت اطہار عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَام کے سجدے:

☆ قرۃ العین رسول، زہرہ بتول، سیّدۃ النساء سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تعلیم و تربیت اور پرورش گہوارہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ہوئی۔ آپ کی ولادت باطہارت پر سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیّدۃ النساء فی الجنّۃ کی بشارت سے نوازا۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صورت و سیرت میں ہو بہو تنویر و تصویر تھیں۔

"نور چشم رحمۃٌ لِّلعالمین
آں امام اوّلین و آخرین
بانوے آں تاج دار ھَلۡ اَتٰی
مرتضٰی مشکل کشا شیرِ خدا
مادرانِ مرکز پر کار عشق
مادرانِ کاروان سالار عشق
اشک او بر چید جبرائیل از زمیں
ہمچو شبنم ریخت برعرشِ بریں
گریہ ہائے او زبالیں بے نیاز
گوہر افشاندے بداماں نماز
مزرع تسلیم را حاصل بتول
مادراں را اسوۂ کامل بتول
رشتۂ زنجیر حق را زنجیر ما است
پاسِ فرمانِ جناب مصطفٰے است
ورنہ گرد تر بتش گردیدے
سجدہ برخاکِ پاشید مے
"صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم"

○ آپ ساری ساری شب بیداری کرتیں اور نوافل ادا کرتیں۔ پہلی رکعت کے پہلے سجدہ میں سر رکھ کر اس جذبہ محبت اور استغرق اور انہماک سے تسبیح پڑھتیں کہ تہجد کی آذان ہو جاتی اور نہایت عجز و انکساری سے رَبِّ کریم کی بارگاہِ رحمت میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتیں کہ اے رَبِّ عظیم میرے لئے رات اتنی لمبی کر دے کہ تیری یہ بندی ایک اطمینان بخش سجدہ کر لے۔

بخدا من ندانم چوں نمازے گزارم
کہ تمام شد رکوعے کہ کدام شد سجودے

○ سیّد الشُّھداء کا سجدہ:

☆ دوسرے امام عالی مقام از آئمہ اہل بیت اطہار، سبط رسول، جگر گوشۂ بتول، گلے از گلستانِ رسول سیّد الشُّھداء سیّدنا امام ابو محمد الحسن المجتبٰے صلوٰۃ اللہ وسلامہٗ علیہ آپ المدینۃ المنورہ ۲ رمضان المبارک ۳ ہجری المقدسہ کو پیدا ہوئے آپ نہایت سخی اور بکثرت سجود کرنے والے مشہور تھے۔ شبیہ رسول تھے یعنی شکل و صورت میں سر تا سینہ مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تصویر تھے۔ آپ

Marfat.com

نے نام نامی اسم گرامی حسن رکھا اور فرمایا۔ میرا یہ بیٹا نوجوانانِ شہداء جنت کا سردار ہے۔ نیز فرمایا میرا یہ بیٹا مسلمانوں کے دو گرہوں میں صلح کرائے گا چنانچہ آپ نے اپنی خلافت راشدہ کے چھ ماہ بعد خلافت کے امور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو تفوض کر دیئے ۱۱ ربیع الاوّل ۵۰ھ ہجری المقدسہ کو بعمر شریف ۴۸ سال بیوی کے زہر ہلاہل دینے سے شہید ہو گئے آپ کے فضائل احادیث مبارکہ میں کثرت سے منقول ہیں۔ آپ حسن و جمال اور سیرت وصورت میں بے مثل بے مثال تھے۔ وصال کے بعد روضہ اطہر میں دفن کے لئے ام المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اجازت دے دی لیکن بنو امیہ آڑے آئے۔ تو سرکار باوقار صاحبِ جمال کو جنّت البقیع اپنی والدہ سیّدۃُ النساء کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

شگفتہ گلشن زہرہ کا ہر گل تر ہے — کسی میں رنگ علی کسی میں بُوئے رسول
''علیہ والہٖ الصّلوٰۃ والسّلام''

○ **سیّد الشہداء کا سجدہ:**

☆ تیسرے امام عالی مقام از آئمہ اہل بیت اطہار' نبیرۂ خاندان نبوت' سلالہ دودمانِ رسالت' ریحانِ چمنستاں جنت' گلے از گلستان ولایت' قرۃ العین' حسن مجتبےٰ' محبوب خدا و مصطفےٰ' گلدستہ باغ لافتیٰ' گل گلزارِ ھَل اَتٰی' آلِ نبی۔ اولادِ علی نُورِ چشم فاطمۃُ الزہرا سرکار باوقار نُور بار سیّدُ الشہداء شاہِ گلگون قبا' تاج دار کربلا شہزادہ کونین سیّدنا امام حسین علیہ والہ الصّلوٰۃ والسّلام آپ کی تعلیم و تربیت مادر شفیق سیّدہ کی گود میں ہوئی۔ آپ کی پیدائش پر سیّد العرب والعجم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کانوں میں آذان اور تکبیر پڑھی اور تحنیک ''گڑھتی'' میں اپنے لعاب دہن سے نوازا۔ سیّدُ الکونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز میں مشغول ہوتے تو جب سجدہ میں جاتے تو آپ پشت مبارک پر سوار ہو جاتے اس طرح گہوارہ نبوت میں عبادت نماز اور سجدہ کی تعلیم و تربیت پائی۔

○ **بروایت صحیحہ معتمدہ:**

☆ فرمایا حسنین کریمین میرے جنت کے دو پھول ہیں. ھُمَا رَیْحَانَتَایَ فِی الْجَنَّۃِ ط

○ حضور نے آپ کو کبھی چوما' کبھی سونگھا اور فرمایا۔ مجھے ان کے جسم اطہر کے پسینے سے جنت کی خوشبو آتی ہے کبھی اچھالا۔ کبھی گود میں لٹایا اور سلایا کبھی گود میں بٹھایا اور اپنی چادر مبارک میں چھپایا اور ہر اندازِ محبت سے پالا اور پوسا آپ ازراہ محبت فرمایا کرتے یہ میرے بیٹے ہیں۔ میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ یہ آل نبی اور اولادِ علی ہیں نیز فرمایا ان کی محبت میری محبت ہے۔

Marfat.com

سرتا بقدمِ تنِ سلطانِ زمن پھول لب پھول زبان پھول دہان پھول ذقن پھول
کیا بات رضا اس چمنستانِ رسالت کی ہے زہرا ہے کلی جس میں اور حسین و حسن پھول

☆ اہل بیت پاک کے فضائل صحاح ستہ کی کثیر التعداد احادیث مبارکہ میں موجود ہیں۔
فَلْیَقْرَأْ هُنَاكَ ط

خون جگر سے کر وضو عشق کی تب نماز ہو سجدہ میں جبکہ سر جھکے یار کا پایہ ناز ہو
سامنے روئے یار ہو سجدہ میں ہو سر نیاز یونہی حریم ناز میں آٹھوں پہر نماز ہو

○ نبی رحمت کے پیارے۔ امت مسلمہ کی آنکھ کے تارے پر صحرائے نینوا میں سرزمین کرب و بلا کے ابتلاء میں انتہائی مصائب پیش آئے۔ شقی القلب یزیدیوں نے اہل بیت نبوت کے گلِ تطہیر کو شہید کر دیا اور آپ کے جسم نازنین پر تلواروں اور تیروں کے بہتر زخم لگائے۔ آپ جہاد کرتے ہوئے گھوڑے سے اس انداز سے گرے کہ سر سجدہ میں تھا۔ کہ آپ کی رُوح پُرفتوح جسد اقدس کو چھوڑ کر سیدُ الشہدا کا تاج سر پر سجا کر جنت الفردوس کو سدھار گئی ؎

سجدے اوروں نے کئے جن پہ ان کو ناز ہے تو نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

بعد ازاں یزیدیوں نے سر اقدس کو بلند نیزے پر چڑھا کر جلوس نکالا اور از خود اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ سربلندی کا سہرا اسی سر کے لئے ہے جو اللہ جل شانہٗ کی راہ میں اپنا سر سجدے میں کٹاتے ہیں ؎

قبائے نور سے سج کر لہو سے باوضو ہو کر ؎ وہ پہنچے بارگاہِ حق میں کتنے سرخ رو ہو کر

بروایت صحیحہ:

○ فرمایا کہ جو شخص جس حالت میں انتقال کرتا ہے اسی حالت میں روز قیامت اٹھایا جائے گا۔ ثابت ہوا کہ سرکار امام عالی وقار جگر گوشہ رسول، نور چشم بتول، سیدُ الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہٗ روز قیامت خون آلودہ جسم اور لباس میں سجدہ کی حالت میں محشور ہوں گے ؎

نہ مسجد میں نہ بیت اللہ کی دیواروں کے سایہ میں نماز عشق ادا ہوتی ہے تلواروں کے سایہ میں

☆ علامہ اقبال نے اپنے مخصوص انداز محبت میں خراج عقیدت ان الفاظ میں پیش کیا ہے ؎

نقشِ اِلّا اللہ بر صحرا نوشت سطرِ عنوان نجاتِ ما نوشت
رمز قرآن از حسین آموختیم ز آتش او شعلہ اندو ختیم

○ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی هٰذَ النَّبِیِّ خَیْرِ الْبَشَرِ وَ عَلٰی اٰلِهِ الْاَطْهَرِ وَاَصْحَابِهِ النُّجُوْمِ الْغُرَرِ ط

Marfat.com

روضۃ الثالثہ

استعانت بالصّبر والصّلوٰۃ

جنّت المعلّٰی پ ۲

○ قال اللہ العلی العظیم (پ ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ○ اے ایمان والو! صبر اور نماز سے ''مجھ سے'' مدد چاہو اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے ہیں ان کو مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں تمہیں شعور نہیں۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ○ اور ہم تمہیں ضرور بضرور آزمائیں گے کسی نہ کسی شئی سے خوف اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں سے اور پھلوں کے نقصان سے اور اے حبیب بشارت دے دو صبر کرنے والوں کو۔

○ شان نزول: یہ آیات کریمہ صحابہ غزوہ بدر کے حق میں نازل ہوئیں۔ نزول خاص ہوتا ہے اور حکم عام یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو!

☆ وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ نماز اور صبر سے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو۔

☆ بروایت صحیحہ: مروی ہے کہ حضور ﷺ کو جب بھی کوئی مہم یا مشکل پیش آتی تو آپ نہایت صبر سے نماز پڑھتے۔ اور اللہ جلّ شانہٗ سے دُعا مانگتے تھے۔ غزوہ بدر میں صحابہ کرام نے کمال صبر و استقامت سے حضور ﷺ کی اقتداء میں پنجگانہ نمازیں پڑھیں اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ سے استعانت بالصّبر اور استقامت بالصّلوٰۃ چاہی تو وعدہ الٰہی کے مطابق ان پر فرشتوں کا نزول ہوا اور فتح سے ہمکنار ہو گئے۔ رب کریم نے ان کو دنیاوی زندگی کے بدلے ابدی اُخروی اور برزخی زندگی عنایت فرما دی۔ اور مغفرت کی بشارت سے نوازے گئے۔

☆ وَلَا تَقُوْلُوْا کے مبارک الفاظ میں فرمایا کہ کوئی علامہ بزعم خود فہامہ، مفتی وقت، قاضی ابن الوقت زبان طعن دراز نہ کرے کہ وہ مردہ ہیں۔ ان کی برزخی زندگی کو اپنے پر قیاس نہ کرے بَلْ اَحْیَآءٌ سے فرمایا بلکہ وہ زندہ ہیں۔ ان کی قبر کی زندگی کے سمجھنے کا تمہیں شعور نہیں۔ وَلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ فرما کر ہمارے عقلی شعور کی نفی فرما دی۔ اور ان کو زندہ جاوید کر دیا۔

Marfat.com

☆ فَذَهَبَ كَثِيْرٌ مِّنَ السَّلَفِ اِلٰى اَنَّهَا حَقِيْقَةُ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ ط سلف صالحین کی کثرت کا یہ مسلک ہے کہ شہداء کرام کی حیات مبارکہ روحانی اور جسمانی دونوں طرح کی مراد ہے۔روح المعانی نے اسی قول کو ترجیح دی ہے اور مفتی بہ بھی قول یہی ہے۔

○ انبیاء کرام اور صِدّیقین امّت جو شہادت کے بلند ترین درجہ پر فائز المرام ہیں ان کی حیات برزخی، حقیقت روح کی مانند ایک مخفی راز اور پوشیدہ اسرار ہے۔جس کا سمجھنا انسانی عقل اور ادراک سے وراءُالوراء ہے کہ ان کی حیاتِ مبارکہ کنز مکنون اور روح کی حقیقت سرِّ مکتُوم ہے۔جس کا حقیقی علم قلیل لوگوں کو دیا گیا ہے۔وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ حَيَاتِهٖ وَ رَسُوْلُهُ الْاَعْظَم ط

○ مومنین صالحین جو درجہ میں ان سے کم ہیں ان کے لئے فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً کا مژدہ نصِ قطعی سے ثابت ہے ان اولیاء کرام اہل رضا و تسلیم کو جان کے بدلے نئی جان اور اس دنیاوی زندگی کے عوض پاکیزہ زندگی عنایت فرماتا ہے۔ پ۱۴ سورۃ النحل آیت کریمہ ۹۷

کشتگانِ خنجر تسلیم را — ہر زمان از غیب جان دگر است

○ مشاہدات صحیحہ: دریائے دجلہ شہداء کرام حضرات عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ وغیرہ ڈ لک کی قبور کے بالکل قریب پہنچ گیا۔تو حکومت عراق نے ان کی قبور کو کھودا تاکہ دوسری جگہ دفن کیا جائے تو تیرہ سو سال گزر جانے کے بعد بھی ان کے جسم صحیح و سلامت، تروتازہ،شگفتہ اور شاداب مانند گلاب کھلے ہوئے تھے۔ان کے خون آلودہ جسم سے کستوری کی خوشبو کی مہک آرہی تھی۔اور ساری فضا خوشبو سے معطر ہوگئی۔مٹی نے اس کے جسم تو در کنار کفن کو بھی نہ کھایا اور نہ میلا کیا۔ان نفوس قدسیہ کو وہاں سے نکال کر "سُلَيْمَانُ مِنَّا الْاَهْلِ الْبَيْتِ ط" کی شان رکھنے والے جلیل القدر عظیم المرتبت صحابی حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مزار پُر انوار فیض بار کے قریب منتقل کر دیا گیا۔سبحان اللہ!ایسے ہزار ہا واقعات مشاہدات اسلام اور قرآن کی حقانیت اور صداقت کا بین ثبوت ہیں۔

○ قال اللہ العلی العظیم (پ۴ سورۃ آل عمران آیت کریمہ ۱۶۹ تا ۱۷۱)

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ○

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے ہیں۔ان کو ہرگز مردہ گمان نہ کرو وہ اپنے رب کے حضور زندہ ہیں انہیں جنت کی نعمتوں کا رزق دیا جاتا ہے۔

"ترجمہ عرفان القرآن"

Marfat.com

○ شان نزول:

☆ یہ آیت کریمہ شہداء اُحد کی شان میں نازل ہوئی۔ فرمایا بَلْ اَحْيَآءٌ ط مردہ کہنا تو درکناران کو مردہ کا گمان اور خیال بھی دل میں نہ لانا۔ کہ وہ مردہ ہیں فرمایا وہ اللہ کے ہاں زندہ ہیں وہ پاکیزہ رزق پاتے ہیں۔

○ حدیث مبارک: ترجمان القرآن فی الصحابہ سیّدنا عبداللہ بن سیّد عباس عم کریم رضی اللہ عنہما

☆ حضور سیّد الرسل مولائے کل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہارے بھائی غزوہ اُحد میں شہید ہوئے تو اللہ جل شانہٗ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے قالب عنایت فرمائے۔ وہ جنتوں کی سیر کرتے اور جنتی پھل کھاتے ہیں اور طلائی قندیلوں جو زیر عرش عظیم معلق ہیں۔ ان میں رہتے ہیں۔ فرمایا جب شہداء اُحد نے رب کریم سے یہ پاکیزہ زندگی پائی تو دل میں خیال کیا کہ کوئی ہمارے حال کی خبر ہمارے بھائیوں کو پہنچائے کہ ہم جنّت میں کس کس نعمت سے نوازے گئے ہیں۔ تاکہ وہ جہاد فی سبیل اللہ سے غافل نہ ہوں تو رب کریم نے فرمایا۔ میں انہیں تمہاری بشارت کی خبر پہنچاؤں گا تو یہ آیات کریمہ ۱۶۹ تا ۱۷۱ نازل ہوئیں۔

○ غزوۂ اُحد کے شہداء عم کریم سیّدنا امیر حمزہ بن عبدالمطلب کی قبر انور جبل اُحد کے دامن میں ہے۔ شدید بارش کی وجہ سے آپ کی قبر کھل گئی۔ اور آپ کا پاؤں مبارک ظاہر ہو گیا۔ صحابہ کبار نے پہچان لیا۔ بالکل صحیح وسلامت اور تروتازہ تھا۔ آپ کے جوار میں دیگر جلیل القدر صحابہ شہداء کی قبریں بھی ہیں۔ یہ مقام زیارت گاہ اہل ایمان ہے۔ اور دعاؤں کی قبولیت کا مرکز ہے۔ جبل اُحد کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جنتی پہاڑ فرمایا۔ نیز یہ بھی فرمایا۔ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰبَائِهِ الْكِرَامِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ط

☆ فتح خیبر کی واپسی پر مدینہ منورہ مقام مسجد شمس آپ کی نماز عصر قضا ہوگئی۔ یہاں معجزہ "شمس" کا ظہور ہوا اور آپ نے نماز عصر قضا فرمائی۔ اللہ جلّ شانہٗ نے فتح خیبر کے اجر میں سورج کو واپس لوٹا دیا والد مکرم کی نماز کے تذکرہ کے ساتھ ولد مکرم کے سجدہ کا تذکرہ قیامت تک ہوتا رہے گا۔

غزوہ احزاب میں مجاہدین دین کی نمازیں قضا ہوگئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اقتداء میں نمازیں قضا پڑھی گئیں۔ امت مسلمہ کو قضاء نماز کی ادائیگی کا سنّت مطہرہ سے راہ ہدایت دکھائی۔

○ متذکرہ بالا ہر دو آیات قرآنیہ میں عبارۃ النص سے ابتلاء وامتحان میں مجاہدین اسلام ثابت قدم رہے۔ اور اس ابتلاء میں وہ کامیاب وکامراں اور سرخرو ہوئے۔ خانوادہ نبوت کے قافلہ حسینی

Marfat.com

کو میدان جہاد سرزمین نینوا ''کرب وبلا'' میں بیک وقت پانچوں ابتلاؤں میں مبتلا کر کے آزمایا گیا۔ جس میں کامیاب اور سرخرو ہوئے۔ اور وہ پانچ گن کر بتا دیں

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ ط ہم ضرور بالضرور آزمائیں گے کسی ایک شی سے۔

نہ مسجد میں نہ بیت اللہ کی دیواروں کے سایہ میں نمازیں عشق ادا ہوتی ہیں تلواروں کے سایہ میں

۱۔ مِنَ الْخَوْفِ: خوف سے۔ ابن زیاد بدنہاد نے امام عالیمقام مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہما اور آپ نے دونوں نونہال شہزادوں کو شہر کوفہ میں شہید کر کے اتنا خوف وہراس پھیلایا کہ جامع مسجد کوفہ تک نمازیوں سے خالی ہوگئی۔ اور گلی وبازار سنسان ہوگئے۔ ادھر بے خوفی کا یہ عالم تھا۔ کہ لق ودق صحرا سرزمین کربلا میں اعلائے کلمۃ الحق کہتے ہوئے آذانیں گونج رہی تھیں اور تیمّم سے بصد شکر و امتنان بغیر خوف وخطر نمازیں باجماعت پڑھی جا رہی تھیں۔ جن کے دلوں میں خوفِ خدا کے سوا کسی ظالم جابر حاکم کا ذرّہ بھر خوف نہ تھا۔ اس میں امّت مسلمہ کے لئے درس پنہاں ہے کہ جسم اطہر پر ستر زخم تیروں تلواروں کے باوجود نماز ترک نہیں کی کہ نماز بہت بڑا قیمتی متاع حیات ہے۔ رب کریم سے استعانت بالصبر اور استعانت بالصلوٰۃ ''نماز'' اور ''دعا فی السجدہ'' سے اس شدید ترین معرکہ حق وباطل میں سجدہ میں سر کٹا کر سیّد الشہداء کا چمکتا دمکتا تاج پہن کر اسلام کے پرچم کو ہمیشہ کے لئے بلند سے بلند تر کر دیا۔

☆ خواجہ خواجگاں سلطان الہند السید محمّد معین الدین حسن سنجری اجمیری سرتاج چشت اہل بہشت رحمۃ اللہ علیہ کا ہدیہ عقیدت عَلَيْهِ وَ آلِهِ الصَّلوٰةُ وَالسَّلَام ط

شاہ است حسین پادشاہ است حسین
دین است حسین دین پناہ است حسین
سرداد نداد دستِ در دستِ یزید
حقا کہ بنا لَا اِلٰہ است حسین

○ جو عشق کے ساتھ زندہ نہیں اس پر میرا فتویٰ ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھ دو کہ وہ مردہ ہے۔

کسے کہ زندہ نیست بعشق
بروئے فتوائے ما کہ نمازش بکنید

۲۔ وَالْجُوْعِ: بھوک پیاس سے۔ قافلہ اہلبیتِ اطہار دعوت پر بلا کر کوفیوں نے کھانا تو درکنار پانی تک بند کر دیا تھا وضو تو درکنار پینے کے لئے پانی تک میسّر نہیں۔ نہایت صبر وشکر اور استقامت سے بھوک اور پیاس کے باوجود اس منزل ابتلاء کو اپنے قوتِ ایمانی سے عبور کیا۔ اور امام الصّابرین امّت کا خطاب پایا۔

Marfat.com

۳۔ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ: سارا اثاثہ اور مال لوٹ لیا گیا اور خیموں کو آگ لگا کر جلا دیا گیا۔
۴۔ وَالْاَنْفُسِ: جانوں کا نذرانہ۔ اس حسن اہتمام سے راہ حق میں پیش کیا۔ کہ اسلام کی خدمت کا حق ادا کر دیا خانوادہ رسول سے سوائے ایک ''نفس قدوسیہ'' بیمار کے کوئی زندہ نہ بچا۔ سب کو شہید کر دیا گیا۔
۵۔ وَالثَّمَرَاتِ ط پھلوں سے۔ تمثیلاً یہ اولاد پر بھی بولا جاتا ہے۔ قافلہ حسینی کے اعوان و انصار مسافر نوجوان شہزادہ علی اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی شہادت کا جامہ اوڑھ لیا۔ گلستان نبوی کے نونہال غنچہ علی اصغر رضی اللہ عنہ نے ننھے منھے پیاسے لبوں سے جام شہادت نوش فرما کر جنت الفردوس کو سدھار گئے۔

جو محبت میں مرے غنچہ دہن کے واسطے چادر گل چاہئے اس کے کفن کے واسطے

○ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ط صحابہ بدر کو یہ بشارت فتح کے بعد ملی۔ بفرمان رب کریم صحابہ بدر سب جنتی ہیں۔

☆ بروایت صحیحہ: خاندان نبوی کے چشم و چراغ شہزادگان نبوت جناب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے لئے کثیر التعداد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بوقت ولادت سید الشہداء فی الجنت کی بشارت دے دی تھی۔ اُمت مسلمہ میں سید الصابرین اور سید الساجدین کے لقب سے ملقب فرما دیا تھا۔

○ کقولہ العلی العظیم (پ ۲۳ سورۃ ص آیت کریمہ ۴۴)

☆ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ط نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗۤ ط اَوَّابٌ ○ ہم نے پایا ان کو صابر کتنا اچھا میرا بندہ ہے کہ مصیبت کے وقت مجھ سے رجوع کرنے والا ہے۔ اللہ رب العزت نے سیدنا ایوب نبی اللہ علیہ السلام کو ان کے ابتلاء بیماری میں صَابِرًا کے خطاب سے نوازا۔ اس غم واندوہ کے سمندر میں، نہ رب کا گلہ اور نہ کسی سے شکایت، زبان ذکر و شکر میں مشغول یہ صبر ہے اِنَّهٗ اَوَّابٌ ط کے متعلق جمہور مفسرین نے فرمایا۔ وہ کثرت سے نمازیں پڑھنے والے اور یہ بسبیحہ دعائیں مانگتے تھے۔ اور ہر منزل اور مقام میں اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے والے تھے۔

☆ سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا ط سے مروی ہے کہ فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک سے گوشت کا ایک ٹکڑا کاٹا گیا اور میری گود میں ڈال دیا گیا۔ فرماتی ہیں میں پریشان

Marfat.com

ہوگئی اور ڈر گئی۔ جب حضور ﷺ سے خواب کا تذکرہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا یہ تو نہایت مبارک خواب ہے۔ اور اس کی تعبیر یہ بیان فرمائی کہ سیّدۃ النساء کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا۔ وہ تیری گود میں پرورش پائے گا۔

☆ امّ المؤمنین سیّدۃ امِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ حضور ﷺ کو غمگین پایا تو اس غم اور حزن کی وجہ پوچھی تو ارشاد فرمایا۔ میرے پاس حضرت جبرائیل امین علیہ السلام حاضر ہوئے تو انہوں نے بتایا کہ آپ کا یہ بیٹا ''حسین'' سرزمین کربلا میں بھوکا پیاسا شہید کر دیا جائے گا اور انہوں نے مجھے مقتل کی مٹی بھی دی اور فرمایا یہ مٹی شیشی میں سنبھال کر رکھنا جب یہ مٹی خون آلودہ ہو جائے تو سمجھ لینا کہ میرا بیٹا شہید ہوگیا۔

○ حکمت جلیلہ: امّ المؤمنین سیّدہ امِ سلمہ رضی اللہ عنہا کو مٹی عطا فرمانے کی وجہ یہ تھی۔ کہ حضور ﷺ کو باعلام الٰہی علم تھا کہ واقعہ کربلا کے اس سانحہ کے وقت تک آپ زندہ رہیں گی۔ پھر ایسا ہی ہوا جیسے آپ نے بوقت ولادت پیشین گوئی خبر عن الغیب فرمائی تھی۔ آپ ۱۰ محرم الحرام بروز جمعۃ المبارک سے ۶۱ ہجری المقدسہ کو سجدہ کی حالت میں شہید کر دیئے گئے۔ آپ قبل از شہادت سیّد الانبیاء ﷺ نے سیّد الشہداء فی الجنّت کا خطاب عنایت فرما دیا تھا۔ اور آپ جنت میں تمام شہداء کرام کے سردار ہوئے۔

○ حدیث پاک:

☆ رسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے ''شہزادگان نبوّت، سبطِ رسول، حسنَین کریمَین رضی اللہ عنہما'' سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے عداوت کی اس نے میری عداوت کی وجہ سے ان سے عداوت کی۔ نیز فرمایا ان سے محبت میری محبت ہے اور میری محبت اللہ جل شانہٗ کی محبت ہے۔

☆ یہ روایات مشہورہ سے ہے کہ خلیفہ اوّل بلافصل سیّدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں مسجد النبوی شریف کے منبر منیف پر دوران خطبہ ''سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ'' کو گود میں اٹھایا۔ کسی کے استفسار کرنے پر فرمایا ''هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ'' میں ان کے ساتھ ایسا معاملہ کرتے رسول اللہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اور میں نے سنّت پر عمل کیا ہے۔

☆ خلیفہ ثانی سیّدنا عُمر الفاروق الاعظم رضی اللہ عنہ فتح ایران پر شہزادی شہر بانو سلام اللہ علیہا کا

Marfat.com

نکاح شہزادہ مدینہ منورہ، سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ نے کیا تھا جس نے خاندانِ سادات کی بنیاد رکھ دی اس سے بڑھ کر محبت کی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے۔ فافہم

☆ منبر خلیفہ الثالث سیّدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے ان کو آنکھوں پر بٹھایا یہ سب اہلبیت پاک سے محبت کے مظاہرے ہیں۔

○ تحفہ عظیمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے عطیہ خداوند قدوس ہے اور آلِ رسول کی محبت تحفہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ روز شمار اس کا ثمرہ اور جزا شفاعت اور جنت الفردوس ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ كَثِيْرًا كَثِيْرًا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوا تَسْلِيْمًا تَسْلِيْمًا

○ کقولہ العلی العظیم (پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۳۳)

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ○

بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ ''اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' کے اہلبیت! تم سے ہر قسم گناہ کا میل (اور شک اور نقص کی گرد تک) دور کر دے اور تمہیں ''کامل'' طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔ (ترجمہ عرفان القرآن)

○ تفسیر آیت کریمہ: اس آیت کریمہ میں اہلبیت اطہار کی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے کہ تمہیں ہر قسم کی نجاست حقیقی اور حکمی، نحوست ''رجس اور نجس'' الغرض ظاہری، باطنی، روحانی جسمانی، ذہنی، قلبی گناہوں کی آلودگی، گندگی اور پراگندگی، وہم شک اور ریب سے پاک فرمانا مقصود تھا۔ پاک فرما دیا۔

○ کقولہ العلی العظیم (پ۱۸ سورۃ النور آیت کریمہ ۲۶)

☆ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ یہ القاب سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق نصِ قطعی سے ثابت ہیں۔ آپ کے صدقہ میں دوسری ازواج مطہرات بھی ان اعزازات میں شریک ہیں۔ دوسرے مقام پر قرآن پاک کی نصِ قطعی سے بالوضاحت اَهْلَ الْبَيْتِ ط سے مراد منکوحہ بیوی (ازواج) ہیں۔

○ حدیث مبارکہ:

☆ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ ایک روز حضور تاجدار مدینہ، سرور

Marfat.com

سینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے حجرہ مطہرہ میں سفید چادر اوڑھے تشریف فرما تھے کہ سرکار عالی وقار حسن مجتبیٰ حجرہ مبارکہ میں آئے تو آپ نے ان کو گود میں بٹھا کر چادر میں چھپا لیا۔ پھر شہزادہ نبوت حسین حاضر حضور ہوئے تو آپ نے انہیں بھی گود میں بٹھا کر چادر میں چھپا لیا۔ پھر سیّدۃ النّساء جلوہ گر ہوئیں تو انہیں بھی اپنی چادر مبارک کے اندر لے لیا۔ آخر میں سیّدنا علی مرتضیٰ بھی جلوہ گر ہوئے تو انہیں بھی چادر مبارک کے سایہ میں لے لیا اور آپ نے دُعا کی: اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَآءِ اَھْلِ بَیْتِی فَطَھِّرْ تَطْھِیْرًا ○ اے اللہ تبارک وتعالیٰ یہ میرے اہلبیت ہیں ان کو پاک صاف کر دے۔

☆ فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر عرض کناں ہے اس متذکرہ بالا حدیث پاک کی روشنی میں پنجتن پاک کی اصطلاح مشہور اور مقبول ہوئی۔ لیکن اصطلاح کا یہ مفہوم نہیں۔ یہ پانچ تن ہی پاک ہیں۔ اس کے علاوہ نہیں۔ العیاذ باللہ العظیم۔ بلکہ حضور طاہر ومطہّر نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ پاک میں بصدق و یقین سے ایمان لانے والا پاک ہے۔ ازواج مطہّرات، امّہات المؤمنین پاک، اہل بیت اطہار پاک۔ صحابہ پاک تا آنکہ اولیاء پاک۔ غوث پاک ہیں اپنے اپنے مدارج اور مقام کے لحاظ سے پاک ہیں۔ لیکن اصطلاحاً پنجتن پاک خصوصیّت کے حامل اور امّہات المؤمنین ازواج مطہرات امتیازی شان طہارت سے ممتاز ہیں۔ کسی اہل محبت نے کیا عمدہ کہا ہے ؎

لِیْ خَمْسَۃٌ اُطْفِیْ بِھَا حَرَّالْوَبَاءِ الْحَاطِمَۃ
اَلْمُصْطَفٰے وَالْمُرْتَضٰے وَابْنَا ھُمَا وَ الْفَاطِمَۃ

○ بروایت صحیحہ: جامع شمائل ترمذی شریف کی روایت میں ہے:

☆ مولائے کائنات سیّد علی مرتضٰے کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا حسنَین کریمَین، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شکل وشمائل میں بہت مشابہ تھے۔ سرکار حسن مجتبےٰ سر تا بہ سینہ اور سیّدنا حسین تاج دار کربلا سینہ تا بہ قدم مشابہ تھے۔ دونوں بھائی شبیہہ رسول اور بارگاہ محمّدی کے ہیرے تھے۔

عَلَیْہِ وَ اَبْنَائِہِ الْکِرَام وَ اٰبَائِہِ الْعِظَام الصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ

○ امام الشاہ احمد رضا البریلوی علیہ الرحمت نے کیا عمدہ فرمایا ہے ؎

معدوم نہ تھا سایہ شاہ ثقلین ۔۔۔ اس نور کی جلوہ گاہ تھی ذات حسنین
تمثیل نے اس سایہ کے دو حصّے کئے ۔۔۔ آدھے سے حسن بنے آدھے سے حسین

علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام ط

Marfat.com

○ کقولہ العلی العظیم (پ ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیت کریمہ ۱۹ تا ۲۲)

○ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۙ○ اس نے دو سمندر جاری کیے جو باہم مل جاتے ہیں۔

○ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ○ ان دونوں کے درمیان آڑ ہے جو آپس میں "کا پانی" گڈ مڈ نہیں ہوتا۔

○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

○ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۚ○ نکلتے ہیں ان میں سے موتی اور ہیرے

☆ بَحْرَيْنِ سے مراد دو دریا۔ بحر فارس، بحر روم۔ جو آگے جا کر باہم مل جاتے ہیں۔ سمندر کے پانی کے درمیان "برزخ" قدرتی آڑ ہے جس سے شیرین پانی اور شور پانی علیحدہ علیحدہ رہتے ہیں۔ آپس میں گڈ مڈ نہیں ہوتے۔ وہاں سے سیپ، ہیرے اور جواہر نکلتے ہیں۔ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ ط وَ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ط ایک کا ذائقہ میٹھا اور لطیف اور دوسرے کا کھارا اور بھاری۔ اور وہ ایک دوسرے میں آپس میں ملتے نہیں۔ پ۱۹ سورۃ الفرقان آیت کریمہ ۵۳

☆ دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ مجمع البحرین کی تہہ سے لؤلؤ اور مرجان نکلتے ہیں۔ جو تم اپنی زیب وزینت اور آرائش، حسن وجمال اور زیبائی کے لئے استعمال کرتے ہو اور جسمانی قلبی قوت کے لئے اور بیماریوں میں شفا کے لئے بطور دوائی استعمال کرتے ہو۔

☆ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ط گویا کہ وہ حوریں جنتی مانند یاقوت اور مرجان ہیں۔ اللہ جل شانہ نے حوران جنتی کے حسن وجمال اور خوبصورتی کو یاقوت اور مرجان جیسے موتی اور ہیروں سے تشبیہ دی۔ ان کے چہرے نورانی مانند یاقوت کے سرخی مائل اور بدن مرجان کی مانند سفید اور صاف شفاف ہیں۔ طیب وطاہر ایسی کہ نہ کسی کی نگاہ ان پر پڑی اور نہ کسی نے ہاتھ سے ان کو مس کیا۔ شرم وحیا کی مجسمہ کہ شرم وحیا عورت کا زیور ہے۔ پ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیت کریمہ ۵۸

☆ ارباب طریقت صاحب کشف اسرار کہتے ہیں: بحرین سے مراد خوف ورجا۔ قبض وبسط۔ انس وہیبت۔ فنا وبقا کے دو چشمے مراد ہیں لؤلؤ سے مراد احوال قلبیہ صافیہ۔ اور مرجان سے مراد لطائف خمسہ قلبیہ جو ہیرے جواہر اور موتی کی مانند صاف شفاف چمکدار ہیں۔

زقعر بحر فنا گوہر بقایابی　　　دگر غوطہ خوری ایں گوہر کجایابی

☆ فنا کے سمندر کی گہرائی سے تو نے بقا کا گوہر پالیا۔ اگر اس بحر بیکراں میں غوطہ زنی نہ کرتا تو اس

Marfat.com

گوہر بقا کو کیسا پاتا۔ ارباب حقیقت نے اس آیت کریمہ کے مفہوم کو اشارۃ النص سے یہ بیان کیا ہے کہ بحرین سے مراد بحر نبوت اور نور ولایت کا دریا مراد ہے اور شبرؓ و شبیرؓ صدف نبوی کے دو ہیرے ہیں۔

○ کقولہ العلی العظیم (پ۱۸ سورۃ النور آیت کریمہ ۳۵) ، (پ۱ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۱۲۸)

☆ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ ط گویا کہ وہ موتی ہے چمکتا دمکتا روشن شجرہ مبارکہ سے گویا ایک درخشندہ ستارہ ہے اور یہ چراغ نبوت انبیاء کرام کے شجرہ نبوت سے ہے۔

○ اَلدُّرُّ یُنْبِتُ فِی الْبَحْرِ کَالشَّجَرَۃِ ط موتی سمندر میں بنتا ہے مانند شجرہ مبارکہ۔ یہ دو موتی مانند شجرہ مبارکہ خاندان نبوت مراد ہیں کہ سبط رسول یہ صدف ولایت کے دو چمکدار گہر اور شفاف روشن ہیرے ہیں اور مانند یاقوت اور مرجان کے لطیف اور نفیس جو اپنی چمک دمک میں درخشندہ اور رخشندہ، پاکیزگی اور نورانیت میں لاثانی یَقَالُ النَّارُ لَایُؤَثِّرُفِیْہِ کہا گیا کہ جلانے میں دیا سلائی اور آگ سے بے نیاز از خود انوار نبوت سے روشن اور منور ہیں۔ ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فانوس انوار الٰہی سے منور ہے۔ یہ سب نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار ہیں۔

☆ لؤلؤ، چمکتا دمکتا موتی مائل سبز رنگ، المرجان ہیرا سرخ رنگ۔ یہ تمثیل ہے خاندان نبوت کے دو نوری ستاروں کی۔ ایک موتی لؤلؤ شہزادہ حسن مجتبیٰ۔ دوسرا ہیرا شہزادہ حسین شاہ گلگون قبا۔ ایک دُرُّ اللّٰہِ المکنُون جن کی شہادت خفیہ کی بشارت برنگ سبزی مائل زہر ہلاہل سے ہوئی۔ اور دوسرا نگینہ سِرّ اللّٰہِ المخزُون جن کی شہادت عظمیٰ جلیلہ کی شہادت برنگ خون سرخ سے ہے۔ ہر دو شہزادگان نبوت، نور چشم بتول۔ ابن علی آل نبی کی شہادت عظمیٰ کی یہ پیشینگوئی قرآن پاک کے نص قطعی اشارۃ النص سے ثابت ہے۔ مفہوم یہ کہ گویا کہ یہ شہزادے لؤلؤ اور مرجان میں بحر نبوت و بحر ولایت کے دو در خشندہ موتی اور بحر ولایت کے صدف میں دو گہر جو اپنی چمک دمک طہارت اور شہادت درجات اور مقامات میں بے مثل و بے مثال ہیں۔ بفرمان الٰہی۔ صِبْغَۃَ اللّٰہِ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً ط اللہ کا رنگ اور کتنا حسین جمیل ہے یہ رنگ۔ یہ سب اللہ جل شانہٗ کے رنگ سے رنگین ہیں اور رنگ محمدی میں خلقاً، خُلقاً۔ سیرۃً، صورۃً رنگے ہوئے دو ہیرے ہیں ؎

مرتضیٰ شیر حق، اشجع الاشجعین ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام
اس بتول جگر پارہ مصطفیٰ حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام
پارہ ہائے صحف، غنچہ ہائے قدس اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

اس شہیدِ بلا، شاہِ گلگوں قبا بیکس دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام
سایہ مصطفےٰ، مایہ مرتضےٰ عزو ناز خلافت پہ لاکھوں سلام

○ **وارثانِ نبوت:**

☆ سابقین انبیاء کرام علیہم السلام کے وصال کے بعد ان کے دین کی تبلیغ انبیاء کرام کرتے تھے۔ وصال نبوی کے بعد نبوت اور رسالت کا سلسلہ لَانَبِیَّ بَعْدِی ؑ کے فرمان ذی شان کی سنہری مہر نبوت لگنے سے اختتام پذیر ہوا کہ حضور خاتم النّبیین ہیں۔ وارثان نبوت کے حقیقی مسند نشین خلافت اور امامت پر خمسہ خلفاء راشدین مہدیین جلوہ افروز رہے اور خلافت حقہ کا حق ادا کر دیا۔

☆ اصحابِ ثلٰثہ کی خلافت راشدہ خلافت حقہ کے بعد امارت اور ولایت کے حامل اوّلین امام الواصلین سیّدنا علی مرتضےٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہیں۔ بعد ازاں یہ عظیم القدر منصب حسنین کریمین کے سپرد ہوا اور ان کے بعد درجہ بدرجہ ولایت کا سلسلۃ الذہب آل اطہار میں آئمہ اثنا عشریہ کو ترتیب وار تفویض ہوا اور علوم نبوت اور ولایت کا وارث اور جانشین ٹھہرا۔ امت مسلمہ میں بارھویں امام برحق مرکز ولایت، مسند خلافت و امامت کو زینت بخشنے والے امام عالیمقام سیّدنا محمد المہدی آخر الزمان ہوں گے۔ جن کا نام محمدؐ" حضور کے نام پر محمد ﷺ اور ان کی والدہ کا نام حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ کے نام پر سیدہ آمنہ اور جن کے والد کا نام حضور ﷺ کے والد ماجد کے نام پر سیّدنا عبداللہ ہوگا۔ وہ شریعت طریقت دونوں کے امام ہوں گی۔ "علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام"

☆ فیضان نبوی کے بدرجہ کمال مظہر اتم اور دونوں خلافت اور امامت کے خاتم ہوں گے۔ فیضان نبوی کی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے چالیس سالہ دور حکومت، جملہ اولیاء اللہ غوث قطب ابدال اخیار اور ابرار آپ کی طرف رجوع کریں گے اور حصول فیض میں آپ کی نگاہ کے محتاج ہوں گے اور مرتبہ ولایت میں غوث اعظم کی مسند پر فائز المرام ہوں گے۔ اور نسبت نقشبندیہ مجددیہ کی تکمیل فرمائیں گے۔ اور فقہ حنفی کے قانون کا نفاذ ہوگا۔

☆ ولایت محمدی ﷺ کی وراثت کے امین ہونے کے باعث جلیل القدر عظیم المرتبت رسول سیّدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام آپ کی "امامت" کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے۔

☆ **بقیہ اسماء گرامی امام طریقت از ائمہ اہلبیت پاک:**

سیّدنا امام موسیٰ کاظم، سیّدنا امام علی رضا، سیّدنا امام محمد تقی، سیّدنا امام حسن عسکری بارھویں امام آخر الزمان امام منتظر سیّدنا امام محمد المہدی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم من الملک المنان ؑ

Marfat.com

روز حساب چوں بنی تیزیِ نارِ سقر را بگیر دامن آں اماماں اِثنا عشر را

○ تحقیق الفاظ سبط، اہلبیت، ذریّت، عترت اور لفظ آل اصطلاح شرع میں:

☆ سِبط بکسرہ س معنی نواسہ، پوتا اور سَبط بفتح زبر معنٰی کنبہ، خاندان۔ ذُریّت اور عترت میں عام خاص کی نسبت ہے۔ ذُرّیت ذرٌّ سے مشتق ہے۔ معنٰی ذرّہ۔ ریزہ۔ ٹکڑا مراد لخت جگر۔ یہ ذو معنٰی اور عام ہے حضور سیّد الانبیاء وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی لخت جگر سیّدۃ النساء کو فِلْذَۃُ کَبِدِ خَیْرِ الْاَنْبِیَاء ؕ فرمایا۔ یعنی افضل الانبیاء کے جگر کا ٹکڑا۔ عترت خاص ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اپنی صلبی اولاد، ذکور ہوں یا اناث اور آگے ان کی اولاد کو عترت کہا جاتا ہے۔

☆ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ ؕ پ سورہ الانعام آیت کریمہ ۸۴ رب العزت جلّت شانہٗ نے سیّدنا ابوالانبیاء ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی ذُریّت میں جہاں دیگر انبیاء کرام کے اسماء مبارکہ گنے گئے ہیں وہاں حضرت عیسٰی علیہ السلام کا بھی ذکر فرمایا۔ جب دوسرے مقام پر عیسَی بن مَرْیَم کو ماں کی نسبت سے ذُریت ابراہیمی میں شامل فرما دیا گیا۔ بعینہٖ سیّد الانبیاء کی نسل کو سیّدۃُ النّساء سے جاری کیا۔ اور آپ سیّدۃُ النّساء کی اولاد سیّد کہلائی۔ سیّدنا علی مرتضٰے کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کی دوسری بیویوں سے اولاد علوی کہلائی۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ فرمایا حسنین کریمین میرے بیٹے ہیں میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ ایک مقام "غزوہ اُحد" میں علی الاعلان فرمایا اَنَا النَّبِیُّ لَا کِذْبَ وَ اَنَا ابن عَبْدُ الْمُطَّلِبْ ؕ اس اعلان نسبت سے خاندان بنو ہاشم و بنو قریش اس اعزاز اور اکرام میں شریک ہیں۔ کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آباء و اجداد ہیں۔ ؎ صلّی اللّٰہ علیہٖ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم ؕ

ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام
ان کے مولٰی کے ان پر کروڑوں درود ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام
الغرض ان کے ہر مو پہ لاکھوں درود ان کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام
بے عتاب و عذاب و حساب و کتاب تا ابد اہلسنت پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت پہ دعوٰی نہیں شاہ کی ساری امّت پہ لاکھوں سلام

☆ لفظ اَبٌ وَ اِبْن دونوں مشترک ہیں۔ اَبٌ باپ۔ چچا اور دادا پر بولا جاتا ہے اور اِبْن

Marfat.com

بیٹا۔نواسہ اور پوتا پر بھی اصطلاح شرع میں صادق آتا ہے۔ولد اور والد مختص ہیں بیٹے اور باپ کے لئے۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ نور چشم نبوت نبیرہ خاندان نبوت سبطِ رسول ابو محمّد امام حسن مجتبےٰ حسن وجہہٗ الکریم ؓ سے کسی اموی نے از راہِ طنز کہا: اے حسن! تم ابن رسول کہلاتے ہو حالانکہ تم ابن علی ہو تو آپ نے فی البدیہہ جواب دیا۔ابن رسول تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن میں فرمایا ہے۔قرآن پاک پ۳ سورۃ آلِ عمران آیت ۶۱ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا نجران کے نصاریٰ کے مباہلہ میں سیّد الانبیاء کی گود میں حسین کریم تھے۔اور سیّدنا حسن مجتبےٰ کا ہاتھ میں ہاتھ پکڑے تھے۔آگے آگے سیّدۃُ النِساء اور پیچھے پیچھے سیّدُ الاولیاء تھے۔اس اَبْنَاءَ نَا سے ہم حسنین کریمین نِسَآءَ نَا سے امّی جان اور اَنْفُسَنَا سے ابا جان مراد ہیں۔یہ بات وہ سن کر جل بھن گیا۔اگر وہ محبّ اہل بیت ہوتا تو اس کا دل خوش اور رُوح سرور ہوتی۔ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام ؓ

○ لُغوی معنٰی:

☆ لفظِ آل معنی اولاد اور اصطلاح شرع میں کُلُّ تَقِیٍّ وَنَقِیٍّ فَھُوَ اٰلٌ ؓ ہر متقی مومن آل میں داخل ہے جو حسب نسب اور نسبت تامہ محبت قریبہ و بعیدہ سے متصف ہو۔لفظ آل اپنے شرعی معنٰی میں مندرجہ بالا جملہ اقسام کو شامل ہے۔

○ وراثت نبوی کے علمی وارث:

☆ آئمہ محدّثین،امام بخاری،امام مسلم وغیرذٰلک ؓ،علوم حدیث نبوی کے امام ہیں۔اور آئمہ مجتہدین،امام اعظم،امام شافعی وغیرذٰلک ؓ علوم شرعیہ فقہی کے جانشین اور امام ہیں۔جو مقبول بارگاہ سیّد الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔بعد ازاں دور حاضرہ کے علماء تبلیغ دین اسلام اور ترسیل وترویج امور شرعیہ میں وارث نبوی ہیں۔جو قال اللہ وقال الرسول میں ہمہ وقت اور ہمہ تن مصروفِ عمل ہیں۔یہ مقام وراثت نبوی علمی کا ادنیٰ وابتدائی درجہ ہے۔لیکن یہ مقام مسند علمی دنیائے جہان کے تخت وبخت اور تاج شاہی سے کہیں بڑھ کر افضل واعلیٰ برتر اور بہتر ہے۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ ؓ علماء،انبیاء کرام کے وارث علم ہیں۔اس حدیث پاک کی

Marfat.com

رُو سے وہ علماء مراد ہیں۔ جن کا ظاہر شریعت مطہرہ سے آراستہ اور باطن انوار طریقت اور فیض نبوت سے پیراستہ ہو اور وہ سنّت مطہرہ کا جسمانی، قلبی اور روحانی نمونہ دین ہوں۔

☆ نیز فرمایا عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ؎ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کرام کی مانند ہیں۔ یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ حرف ک تشبیہ کے لئے ہے۔ یعنی فقط تبلیغ دین اسلام، ترسیل دینِ متین میں ان کی مانند یا مثل ہیں۔ نہ کہ مقامات، درجات اور فضائل و کمالات میں۔ فافہم

☆ علاوہ ازیں علماء حاضرہ۔ آئمہ مساجد خلاف سنّت مبارکہ، تارک نماز کا اس وراثتِ نبوی میں کوئی حصّہ نہیں۔ یہ دین الٰہی کے سالوس ہیں۔ پنجگانہ نماز کی امامت کے مسائل کتب فقہ میں مرقوم ہیں۔ فَلْیَنْظُرْ ثَمَّہ ؎

○ آمدم برسر موضوع نماز:

☆ شہزادگان جناب شبّر و شبیر نے گہوارہ نبوی میں پرورش پائی چشمہ علم و حکمت کے مخزن بن گئے اور گود سیّدہ سے عبادت سجدہ اور دعا کی تربیت پائی اور اپنے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے قیام اللیل عبادت کا کامل مکمل نمونہ تھے۔ ہر شب و روز پنجگانہ نماز باجماعت مسجد نبوی شریف میں ادا کرتے اور روزانہ سو رکعت نماز نفل بلا ناغہ پڑھتے۔ اس شدید ترین معرکہ کرب و بلا میں اور جان گسل مصائب میں ضرب حیدر اور سجدہ شبیر طغریٰ امتیاز بن گیا۔ آپ نے جان گسل حالات میں مبتلا ہو کر بھی صبر و نماز اور دعا کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اس تشنہ لبی کے عالم میں آپ اور آپ کے اعوان و انصار اور احباب کی کوئی ایک نماز بھی قضا نہ ہوئی۔ اور نہ نماز میں کوتاہی ہوئی۔ آپ اس میدان کرب و بلا میں آذان ''اعلائے کلمۃ الحق'' کے ساتھ پنجگانہ نماز باجماعت ادا فرماتے رہے اور اللہ جلّ شانہٗ سے استعانت بالصبر اور استعانت بالصلوٰۃ سے رضا و تسلیم کا مرتبہ پا گئے۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شہزادگانِ بارگاہ نبوت سے محبت کا یہ عالم تھا۔ آپ اُن کو کبھی ہوا میں اچھالتے کبھی چومتے اور کبھی کبھی سونگھتے اور فرماتے مجھے ان کے پسینہ سے جنت الفردوس کی خوشبو آتی ہے۔

اے گل تبو خرسندم کہ بوئے محبوب داری ؎

Marfat.com

○ بروایت ثانیہ:

☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: سبطین کریمین جب جنت میں جائیں گے تو جنت خوشی سے جھولے گی

وہ حسن و حسین ابن علی جن کے ذکر سے کھلتی ہے دل کی کلی
جب چومتے ہوں گے ان کو پیار سے نبی اس پیار کا عالم کیا ہوگا
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

○ بروایت ثالثہ:

☆ حضور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب حسنین کریمین کو بوقت ولادت لعاب دہن سے تحنیک وگڑھتی دی اور اپنی زبان مبارک ان کے منہ میں دے کر چسوائی۔ اور کانوں میں آذان اور تکبیر پڑھی۔ اور دم کیا۔ آپ اکثر اوقات سیدنا حسن مجتبےٰ کا منہ چومتے اور سیدنا حسین شاہ گلگوں قبا کو گردن پر بوسہ سے نوازتے۔ اس میں اشارۃً، کنایۃً مخفی راز اور پوشیدہ حکمت یہ تھی کہ امام حسن مجتبےٰ زہر ہلاہل سے شہید ہوں گے اور امام حسین تاج دار کربلا گردن کے کٹنے سے شہادت عظمٰی کے درجہ پر فائز المرام ہوں گے۔

نہ حساب نہ شمار، درود ہوں ان پہ بیشمار ہزار در ہزار، ستر ہزار بار بار

"منقبت درشان حسنین کریمین، سعیدین شہیدین طیبین طاہرین ابو محمد الحسن وابی عبداللہ الحسین" علیہ وابناءہ الکریم واباءہ العظیم والصلوٰۃ والتسلیم"

آن گلوے و آں لباں بوسہ گاہ مصطفےٰ
ہے شہادت کی بشارت بزبان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سبز خلعت فاخرہ از زہر ہلاہل پوشیدہ
اے حسن! ابن علی، آل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سرخ جامہ مے پوشیدہ در زمین کربلا
اے حسین گلہائے چمن محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اے تشنگان کربلا خاک بر فرق فرات
ساقی حوض کوثر گلے از گلستان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اے کہ نور نبی، راحت جان فاطمہ
اے تو ابن علی جانان جان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اے ساجد بن ساجد در شبیہ و در وجیہہ
عکس ذات مرتضےٰ نقش جبین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہر دو ہیرے ایمان جنت اے شہیداں خدا
ملقب شد امام الصابرین بلسان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

یکے سر بسینہ، یکے سر تا بقدم
ماہ تاباں مہر درخشاں اے شبیہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بارک اللہ! اے شہید کربلا گلگوں قبا
اے ظل ذات کبریا عکس حسن محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اے رخت را آئینہ تطہیر غازہ آمدہ نور بہار لالہ زار نقش شان محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یکے لُو لُو رنگے، یکے رنگے مرجان جان صبغۃ اللہ کی رنگت، ظاہر شان محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حسن تنویر مرتضٰے، حسین تصویر محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیا لکھے حافظ ہیچاں شانِ آلِ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برِوایت ثانیہ:

○ حجۃ الوداع ۸ھ ہجری المقدسہ وقوف عرفات دوران خطبہ مبارک ایک صحابی اونٹ سے گر کر وصال فرما گئے اور حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کا منہ اور سر نہ ڈھانپو اور نہ اسے خوشبو لگاؤ یہ قیامت کے روز تلبیہ پڑھتا اٹھے گا۔

امام اعظم کا سجدہ:

○ امام الآئمہ، کاشف الغمہ، سراج الامۃ، ابوحنیفہ سیّدنا نُعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو خلیفہ ابوجعفر عباسی منصور نے شدت عداوت سے قید کر دیا اور سختیاں کرتا رہا۔ درحقیقت آپ نے ہشام بن عبدالملک اموی کے خلاف فتوی دیا تھا اور فرمایا امام زید بن زین العابدین رضی اللہ عنہ کا اُن کے خلاف خروج فرمانا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جہاد بدر کی مانند ہے۔ جس سے وہ آپے سے باہر ہو گیا۔

برِوایت ثانیہ:

○ وہ آپ کو قاضی القضاہ بنانا چاہتے تھے آپ کے انکار پر اس ظالم خلیفہ نے آپ کو کنویں کے اندر بند کر کے زہر دے دیا۔ جب آپ کی حالت خراب ہو گئی تو آپ نے نماز کی طرف رجوع کیا اور سجدہ کی حالت میں تسبیح سبحانَ ربِّیَ الاعلیٰ پڑھتے ہوئے روح مبارک عالم فانی سے عالم جاودانی کو پرواز کر گئی۔ اور شہید ہو گئے۔ خاک شہیدے بر گہائے لالہ مے پاشم ۔

کاش میری جبین شوق سجدہ سے سرفراز ہو سجدہ میں جب کہ سر جھکے یار کا پایہ ناز ہو

○ آپ کا مزار نور بار، فیض آثار، قبرستانِ خیزراں بغداد شریف میں مرجع عوام و خواص ہے۔ آپ کے فضائل و کمالات بے حد و حساب ہیں۔ آپ امام اعظم پر تو شانِ روفی امام بُوحنیفہ کوفی علیہ الرحمۃ کا فقہ حنفی کا مسلک تا قیام قیامت زندہ تابندہ اور درخشندہ رہے گا۔

امام یگانہ فرد زمانہ عارف کامل السیّد محمد بن سلیمان جزولی شاذلی علیہ الرحمۃ الرّحمان کا سجدہ:

○ شَوَارِقُ الْاَنْوَار فِی ذِکْرِ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَار ط المعروف "دلائل

Marfat.com

الخیرات'' کے مؤلف ہیں۔ نجیبُ الطرفین حسنی حسینی' سیّد ہیں۔ آپ کا مولد و مسکن سوس اقصیٰ ملک بربر افریقہ ہے۔ تحصیل علوم اسلامیہ کے بعد مسند ارشاد پر تفسیر و حدیث پڑھاتے رہے۔ پھر علم باطن کے لئے الشیخ محمد بن عبداللہ علیہ الرّحمۃ سے شہر ریف میں بیعت ہوئے نگاہِ مرشد سے فیض عظیم اور معرفت فخیم سے نوازے گئے۔ آپ سے بے شمار کرامات کریمہ اور خوارق عجیبہ کا ظہور ہوا۔

○ دلائل الخیرات کا وظیفہ درود شریف سات حزبوں میں ہے جو سات دنوں میں پڑھا جاتا ہے۔ کائنات عالم عرب و عجم' افریقہ تا امریکہ براعظم ایشیا سمرقند تا بخارا۔ ماوراء النہر ملک شام و یمن' مصر' قسطنطینہ' ترکی غرضیکہ ہر ملک وطن ممالک اسلامیہ عرب' حجاز مقدس' حرمین شریفین المکۃ المعظمۃ' المدینۃ المنورہ ملک شام واردن' بیت المقدس وغیرہ ذٰلِكَ میں پڑھا جاتا ہے۔ درود شریف کے انوار سے بحر و بر' فرش تا عرش شہر تا بیابان پُرنور اور بابرکت ہوگئے۔ جزاہُ اللّٰہ خَیْرَ الْجَزَاءِ فِی الدَّارَیْنِ خَیْرًا ط شہر آسفی کے بدبخت' شقی القلب حاکم نے بوجہ حسد و عناد آپ کو زہر دے دیا۔ چنانچہ زہر خوردنی سے بروز ایمان افروز پیر یکم ربیع الاول ۸۷۰ ہجری المقدسہ نماز فجر کی پہلی رکعت کے پہلے سجدہ میں آپ کی روح پُرفتوح قفسِ عنصری سے پرواز کر کے اعلیٰ علیین چلی گئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

بحمد اللہ ان کے در پہ نکلی جان سجدہ میں جو ڈوبا بھی تو بیڑا ساحل مقصود پر اپنا

○ آپ کا مزار پُرانوار اپنی تعمیر کردہ مسجد میں بنایا گیا۔ ستر سال کے بعد مراکش کے بادشاہ نے آپ کے جسد اقدس کو مقام سوس سے نکال کر قبرستان ریاض العروس واقع مراکش منتقل کیا۔ آپ کا جسم اطہر تروتازہ اور شگفتہ تھا۔ زمین کا اس پر ذرہ بھر اثر نہیں تھا۔ یہ درود شریف کے برکات ہیں۔ برخاک شہیدے برگہائے لالہ مے پاشم ۔

حسن گر ہو فتنہ خیز عشق رہے گا سجدہ ریز ہے یہی نسبت بہم ناز میں نیاز میں

☆ فقیر غفرلہ المولی القدیر کو آخر ماہ ذوالحجہ ۱۳۷۸ / ۱۹۵۷ ہجری المقدسہ حج بیت اللہ شریف کے بعد حاضری المدینۃ المنورہ میں الشیخ الدلائل حجۃ الخلف بقیۃ السلف حضرت محمد یوسف ہاشمی شاذلی علیہ الرحمۃ نے دلائل الخیرات کی اجازت اور سند سے نوازا۔ المدینۃ المنورہ زادہا اللہ تعظیما۔ پاکستان ہندوستان ریاست پٹیالہ میں کثیر التعداد حضرات کو دلائل الخیرات کے ورد کی اجازت اور سند دی۔ ربّ قدّوس درود شریف کے انوار و برکات سے دنیا و دین اور آخرت میں نوازے۔ یَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنًا ط

Marfat.com

دو جہاں فدا تیرے نام پرٗ ہے نُور افزا تیرا نام بھی
تیری ذات پر ہو درود بھیٗ تیرے نام پر ہو سلام بھی
مجھے اپنی تابشیں کر عطا کہ تو ہے میرا ماہ تمام بھی
میری بجھی بجھی ہے صبح بھیٗ مری بجھی بجھی ہے شام بھی
جہاں عشق بھی ہے سجود میں، جہاں حسن بھی ہے نیاز میں
میں اسی بارگاہِ ناز کا ہوں ایک ادنیٰ غلام بھی

اجرام فلکی چاند سورج اور ستارے کا سجدہ:

○ کقولہ العلی العظیم پ ۱۷ سورۃ الحج آیت کریمہ ۱۸ کا مفہوم: اللہ جلّ شانہٗ کی عظمت اور کبریائی کے سامنے ملک وملکوت میں ہر چیز معہ زمین وآسمانٗ شمس وقمرٗ آفتاب ومہتابٗ ستارے سیارے کہکشاں اور زمین کے دشت وجبلٗ حیواناتٗ جماداتٗ نباتات اختیاری وغیر اختیاری سب خاشع خاضع متواضع اور مطیع ہو کر اللہ کے حضور ساجد ہیں۔

سجدہ کا لغوی معنٰی:

○ اگر سجدہ کی نسبت غیر ذوی العقول کی طرف ہو تو لغوی معنٰی اَلسَّجْدَۃُ الْاِسْلَام وَاِنْقِیَادُ اِسْتِلَامُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ؎ فرمانبرداری تسلیم ورضا ورغبت سے اللہ تعالیٰ کے حضور سر تسلیم خم کرنا۔

بروایت صحیحہ:

○ فرمایا جب سورج طلوع کرتا ہے تو پہلے اپنے خالق ومالک کو سجدہ کرتا ہے اور غروب ہوتا ہے تو بھی سجدہ کرتا اور تسبیح پڑھتا ہے ؎

مصروف تسبیح تو ہر ذرہ خاک　　　مشغول بہ سجدہ تو عرش تا افلاک

○ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عرش عظیم پر چاند سجدہ کرتا اور تسبیح پڑھتا تھا تو میں اس چاند کے سجدے کی تسبیح اپنی ماں کے پیٹ میں سنا کرتا۔ (نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۱۵۸)

نباتات کا سجدہ:

○ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ (پ ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیت کریمہ ۶) تسلیم وتعمیل حکم میں تخلیقات عالم کی ہر شئی اپنے اپنے مقام اور حال کے مطابق سجدہ کرتی ہے ؎

السلام اے آنکہ از انگشتِ توشق القمر　　　السلام اے آنکہ حکمِ تو درسجود، شجر وقمر

Marfat.com

○ شجروہ جن کا تنا ہو اور نجم جن کا تنا نہ ہو مثلاً جڑی بوٹیاں ترکاریاں بیلیں وغیرہ سب اللہ رب العزت کے حضور سجدہ کناں اور سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں۔اور تکوینی لحاظ سے کائنات عالم کی ہر شی عرشی ہو یا فرشی خواہ شعور ادراک سے متصف یا محروم' ذوالعقول ہو یا غیر ذوالعقول ہو۔اگر تو شہودی نگاہ سے دیکھے تو کائناتِ عالم کا ہر ذرہ ذرہ اس کے سامنے سربسجود ہے۔

درنگرتا بہ بنی از عین شہود		جملہ ذرّات جہاں را در سجود

○ جہاد فی سبیل اللہ:

○ کقولہ العلی العظیم:		پ۱۰ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۲۴

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ؕ

فرمادو تمہارے باپ' تمہارے بیٹے' تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور تجارت جس کے خسارہ کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسندیدہ گھر یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ پیاری اور پسندیدہ ہیں تو انتظار کرو یہاں تک اللہ کا امر آجائے اور اللہ جلشانہٗ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

محمد ہے متاعِ عالم ایجاد سے پیارا "صلی اللہ علیہ وسلم"		پدر مادر، برادر، جان اولاد سے پیارا
محمد کی محبت دینِ حق کی شرط اول ہے "صلی اللہ علیہ وسلم"		اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

○ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری امت پر جہاد قیامت تک کے لئے فرض کر دیا گیا ہے۔جو شخص جہاد میں حصہ نہیں لیتا یا جہاد کا شوق اور ارادہ نہیں رکھتا وہ منافق ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے امر فَتَرَبَّصُوْا عذاب کا انتظار کرے۔

نَحْنُ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم		عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

☆ ہم نے محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کر لی ہے کہ جب تک ہماری زندگی باقی رہے۔

مٹ گیا ہے جب ذوقِ سجدہ و شوقِ جہاد		قاہر و غالب ہوئے ہیں اہل ایمان پر یہود

Marfat.com

زندگی جب تک نہیں رنگین ان کے رنگ سے — ہیں سبھی بے کار حج، روزہ و تسبیح و سجود
کر مسخر نفس امارہ و کفر کو جہاد سے — پھر جھکیں گے تیرے قدموں پر زمانے کے جنود
ہیں کہاں وہ خالد و طارق کے انداز جنون — ابن قاسم کی حمیّت کا شرر کیوں بے نمود
بے حیائی کا چلن ہے ہر کجا و ہر کہیں — دین میں جائز کہاں یہ رقص و نغمہ و سرور

○ جہاد دو قسم ہے جہاد اصغر، جہاد اکبر۔ اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ لِنَفْسِهٖ ؕ جِهَادُ بِالنَّفْس جہاد اکبر ہے۔ جہاد اصغر میدان جنگ میں شمشیر زن ہونا باطل کے ساتھ جہاد بالسیف ہے اور جہاد بالمال، جہاد بالقلم، اور جہاد باللسان یہ سب جہاد فی سبیل اللہ کے زمرہ میں آتے ہیں۔ فافہم

میدانِ کارزار:

○ ہر مسلمان کلمہ گو اس کارگاہ حیات میں اسلام کی فوج کا سپاہی ہے۔ ہر سپاہی کی اپنی اپنی ڈیوٹی ہوتی ہے جس سے وہ جہاد اصغر، جہاد اکبر میں حصہ لیتا ہے۔ پنجگانہ نماز جملہ ادیان سابقہ کی عبادات کا خلاصہ ہے۔ پنجگانہ نماز پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کے امر کی تعمیل میں تعجیل کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ ہے۔ فوج کے افسر سے لے کر مسجد کے امام تک سب اپنے اپنے محاذ پر محراب مسجد میں کام کرتے ہیں کوئی ملک کی سرحدوں کی دشمن سے حفاظت کرتا ہے اور کوئی قرآن پاک تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ کے اوامر اور نہی کے حدود کی حفاظت کرتا ہے۔ قرآنی احکامات کی رو سے سلطنت اور مملکت اسلامیہ کا مقصد اور اس کے استحکام کے لئے سب سے پہلا کام قیام صلوٰۃ۔ اداءِ زکوٰۃ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے جو کہ علماء کرام ائمہ مساجد اپنے اپنے حلقہ اور حدود میں سرانجام دے رہے ہیں۔

بروایت صحیحہ:

○ ایک غزوہ سے واپسی پر فرمایا رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ ؕ ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف لوٹتے ہیں یہ جہاد اکبر نفس امارہ اور شیطان لعین سے جہاد ہے۔ جہاد اصغر کے متعلق نصِ قطعی پ ۲ سورہ البقرۃ آیت کریمہ ۱۵۴) جو میدان کارزار میں فی سبیل اللہ قتل ہو جائیں ان کو مردہ نہ کہو بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ بلکہ وہ زندہ ہیں۔ (ایک مقام پ ۴ سورہ آلِ عمران آیت کریمہ ۱۶۹) میں فرمایا عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ؕ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں اور احادیث کثیرہ صحیحہ میں بھی جہاد بالسیف کے فضائل منقول ہیں ؎

نہ ستیزہ گاہ نئی نہ حریف پنجہ شکن نئے — وہی فطرت اسدُ اللّٰہی، وہی مرحبی وہی عنتری

○ فی زمانہ اَلْكُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ ؕ کی للکار پر جہاد بالسیف مجاہدین دین اسلام کا گھروں سے

Marfat.com

اور سجادہ نشینان حضرات پیرانِ عظام کا حجروں سے نکلنا فرضِ عین ہے۔ ''نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبیری'' کا وقت آن پہنچا ہے۔ جہاد بالسیف کے اعلان واجبُ الاذعان پر علماءِ وقت کا اپنی مساجد کے حجروں میں چھپے رہنے پر علامہ اقبال مرحوم مغفور نے اپنے مخصوص انداز میں عجیب پھبتی کسی ہے ؎

ہے ازل سے ان غریبوں کے مقدّر میں سجود
ان کی فطرت کا تقاضا ہے نماز بے قیام
یہ مصرعہ لکھ دیا کس شوخ نے محرابِ مسجد پر
یہ ناداں گر گئے سجدہ میں جب وقت قیام آیا

☆ سیّد التابعین، سہیلِ یمن، اویس قرن نے اپنی ضعیف العمری کے عالم میں جہاد بالسیف کیا۔ آپ نے سرکار عالی وقار علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ الکریم کی طرف سے باغیوں کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہادت کا جام نوش فرمایا ۔ "رضی اللّٰہ تعالٰی ورسولہ عنہ"

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن — خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

مسجد میں سجدہ اور جہاد فی سبیل اللہ:

○ دنیا میدانِ جہاد ہے یہ آرامگاہ نہیں آزمائش گاہ ہے۔ یہ رزمگاہ حق و باطل ہے۔ مومن ہر آن ہر لمحہ، ہر ساعت، ہر دن، ہر رات، میدانِ امتحان و ابتلاء میں ہے شیطان لعین اور نفس امّارہ جو منکر سجدہ اور انسان کا عدوِ مبین ہے۔ ظاہری باطنی دشمنِ دین و ایمان ہے۔ اس نے اپنے شیطانی تصرف سے وسوسہ کے ذریعہ ایمان والوں کو سجدہ کرنے اور صلوٰۃ و سلام پڑھنے سے روکنا ہوتا ہے۔ اور مومن اپنے رب کے حضور عہد و پیمان روزِ الست نبھانے کے لئے اس سے برسرِ پیکار ہوا۔ میدان جہاد اکبر میں اَلْوُضُوْءُ سَلَاحُ الْمُؤْمِنِ ؎ وضو قائم مقام زرہ ہتھیار ہے۔ امام مانند مبارز مقابلِ قتال مجاہد اور سپہ سالار اعظم ہے۔ نماز باجماعت میں صف بندی نمازی، فوج صف بستہ کی مثل لشکر جرار۔ گروہ شیاطین جنی و انسی غنیم، لئیم، دشمن ایمان و اسلام، مصلی جائے نماز، امام محراب و منبر مورچہ اور مسجد قلعہ فوج ''حصن حصین'' ہے۔ صحن و برآمدہ مسجد میدان جنگ۔ دوبدو حرب و ضرب تلوار، تلاوت قرآن آیات عظیمہ اور تعوذ تسمیہ کو سن کر بزدل شیطان دم دبا کر چھلانگیں مارتا بھاگ جاتا ہے۔ یہ مثل تیر و کمان، توپ و تفنگ نیزہ و بھالا اور تیر ہے۔ اور کلمات تعوذ قائم مقام طبل جنگ جس سے کفار و مشرکین شیطان رجیم و لعین کو شکست دینے اور بھگانے

کے مترادف۔ تکبیر نماز اللہ اکبر میدانِ جہاد اکبر کا نعرہ اور غلبہ اسلام کا نشان۔ سجدہ دشمن کے حملہ سے بچاؤ اور مورچہ بند ہونا۔ اور دامنِ ذُوالجلال والاکرام میں پناہ لینا کے قائم مقام ہے۔ اور سلام پھیرنا فضل ذُوالفضل العظیم سے فتح مبین اور سلامتی جان و ایمان کا نشان اور دعا فتح کا اعلان اور ربّ کریم کے شکر کا نشان اور حصولِ غنیمت کا ذریعہ اور عطیہ اور اپنے ربّ کی حمد کا بیان ہے۔ جہادِ اصغر کے میدان میں مجاہد غازی ہوتا ہے یا شہید اور نماز کے میدانِ جہاد اکبر میں نمازی غازی بھی ہوتا ہے اور شہید بھی اور ہر صورت اور انداز میں فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ کے دعویٰ کی دلیل جلیل اور شاہد جمیل بھی ہے۔

کشتگانِ خنجر تسلیم را　　ہر زمان از غیب جان دگر است

○ جہاد اکبر کرتے کرتے اگر وہ راہی ملک عدم ہو جائیں تو رب کریم ان کو اس زندگی کے بدلے پاکیزہ زندگی کی بشارت عنایت فرماتا ہے۔ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ط (پ۱۴ سورہ النحل آیت کریمہ ۹۷) جہاد اصغر کے میدانِ جنگ کے شہید کی مانند جہاد اکبر کرنے والے شہید اپنے اپنے برزخ میں زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔

بروایت صحیحہ:

○ شہید کو بوقتِ شہادت عالم نزع میں کانٹا چبھنے کے برابر تکلیف محسوس ہوتی ہے یا "بروایت ثانیہ"۔ بغیر وسیلہ ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام ربّ العزت اپنے دست قدرت سے اس شہید کی جان قبض فرماتا ہے اور جان کے بدلے جان دگر اور زندگی کے بدلے پاکیزہ زندگی برزخی عطا فرماتا ہے

در کوئے عاشقاں چناں جان مے دہند　　کآنجا را ملک الموت "علیہ السلام" نگنجد ہرگز

حدیث مبارک:

○ حضرت ربیعہ ابن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز وضو کرتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے نگاہِ رحمت سے دیکھا اور فرمایا۔ سَلْ مَا شِئْتَ اے ربیعہ جو چاہے مانگ عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ اَسْئَلُكَ مَرَافَقَكَ فِي الْجَنَّةِ ط عرض کیا میں آپ سے جنت میں آپ کی سنگت مانگتا ہوں فرمایا اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ ط کچھ اور بھی مانگ لو عرض کیا بس۔

سب کچھ خدا سے مانگ لیا تجھ کو مانگ کر　　اٹھتے نہیں اب ہاتھ میرے اس دعا کے بعد

Marfat.com

تبصرہ:

○ اہلِ دنیا سے ہوتا تو دولت ثروت اور شہرت مانگتا۔ علم والا ہوتا تو کوئی مقام مانگ لیتا کہ سرکار مجھے یہ منصب دیں وہ دے دیں۔ عاشق لوگ اپنے محبوب کے سوا گل و بلبل، حور و قصور کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اصل کو چھوڑ کر فرع برگ و بار نہیں چاہتے۔ عاشق صادق تھے۔ عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بس مجھے یہ آپ کی غلامی جو یہاں ہے وہاں عنایت ہو جائے اس کے سوا مجھے کچھ نہیں چاہیے ؎

ہوائے خلعتِ شاہی ندارم — بگردن حلقہ طوق غلامی

○ حضور! وہاں جنت میں بھی خدمت کے لئے کھڑا رہوں۔ جوڑے اٹھاتا پھروں۔ وضو کراتا رہوں۔ مصلّٰی بچھاتا رہوں حضور کی نگاہ میں رہوں۔ مجھے صحابیت فی الدنیا اور مرافقت فی الجنۃ کے سوا اور کچھ نہیں چاہیے۔ بس یہی کافی وافی ہیں ؎

مجھ سا کوئی گدا نہیں تجھ سا کوئی سخی نہیں — تجھ سے تجھی کو مانگ کر مانگ لی ساری کائنات

جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں — تیرے کرم سے بے نیاز کونسی شی ملی نہیں

○ فقیر سراپا تقصیر اسیرِ نفس شریر عرض کناں ہے۔ جنت ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے جس کی چھت عرش عظیم ہے بعض گدایانِ بارگاہ اگر تعجب کریں کہ ہم جیسے ہیچمدان پست بے مقدار ناچیز اور اتنی بلند عطا۔ کہ جنت سلعہ غالیہ متاع گراں بے بہا ہے۔ تو بتایا گیا کہ یہ انعام تمہارے اعمال، استحقاق اور لیاقت کی بناء پر نہیں بلکہ دینے والے کی رحمت اور عطا ہے۔ دیکھتے نہیں کہ یہ بھیک کتنے اونچے گھرانے کی ہے۔ کہ جن کی دیدہی جنت الفردوس سے بڑھ کر ہے۔ تو تعجب کیسا؟

میں خانہ زاد کہنہ ہوں صورت لکھی ہوئی — بندوں کنیزوں میں مرے مادر پدر کی ہے

لب وا ہیں آنکھیں بند پھیلی ہیں جھولیاں — کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے

اتنا عجب بلندی جنت کا کس لئے — دیکھا نہیں کہ بھیک یہ کس اونچے گھر کی ہے

حدیث پاک:

○ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ قَالَ عَلَيْكُمْ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ فَاِنَّهٗ لَا يَسْجُدُ لِلّٰهِ تَعَالٰى سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً۔ فرمایا اے ثوبان! کثرت سے سجدہ کیا کرو جب تو اللہ جل شانہ کو سجدہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے تیرے ہر سجدہ کے بدلے بلند

Marfat.com

مقام عطا کرے گا اور تیری خطائیں معاف فرمادے گا

کاش مری جبین شوق سجدوں سے سرفراز ہو یار کی خاکِ آستان تاجِ سر نیاز ہو

سجدہ کی قسمیں:

○ سجدہ عبادت' سجدہ تلاوت' سجدہ تحیّت' تعظیمی' سجدہ سہو' سجدہ شکر' سجدہ مناجات اور دعا۔ یہ سجدہ جات مندرجہ بالا اللہ جلّ شانہٗ کے ہی لائق ہیں۔ غیر اللہ کو سجدہ مطلقاً شرک اکبر' شرک جلی ہے جو بفرمان رب الرحمٰن۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ (پ ۵ سورۃ النّساء آیت کریمہ ۱۱۶) بے شک اللہ تعالیٰ شرک نہیں بخشے گا۔ مشرک مطلق کافر ہے۔

سجدہ تلاوت:

○ قرآن کریم فرمان عظیم کی آیات سجدہ پڑھنے یا سننے سے یہ سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔ نیت کر کے روقبلہ ہو کر سیدھا سجدے میں چلا جائے۔ تین بار تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھ کر بغیر سلام پھیرے کھڑا ہو جائے۔ یہ سجدہ تلاوت واجب ہے۔

بروایت صحیح بخاری:

○ مروی ہے کہ جب سورۃ النجم پ ۲۷ کا نزول ہوا تو حضور سیّد العرب العجم تاجدار حرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حرم کعبۃ اللہ کے صحن میں ایک مجمع عام کے سامنے تلاوت فرمائی تو آیت سجدہ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود بھی سجدہ تلاوت کیا اور تمام حاضرین مسلم' کافر جن وانس بھی سجدہ میں شامل ہو گئے۔ حضور معطی الجنت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ كَثْرَةَ السُّجُوْدِ ط کہ میری کثرت سجود سے مدد کیا کرو۔ ''رواہ صحیح البخاری''۔ ثابت ہوا کہ کثرت سجود بارگاہ خداوند قدّوس جنتُ الفردوس کی ضمانت اور بہت بڑی نعمت اور دولت ہے

ذوق سجدہ و طاعت پیشِ خدا خوش تر آید از صدہا دولت ترا

سجدہ سہو:

○ فرض نماز کی تاخیر یا واجب نماز کی ترک پر سجدہ سہو کیا جاتا ہے۔ ''بروایت صحیحہ'' فرمایا لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ط ہر سہو کے لئے دو سجدے ہیں اور اس کے بعد دونوں طرف سلام پھیر دے۔ سجدہ سہو کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ تشہد میں عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ تک پڑھ کر ایک طرف سلام پھیرے اور پھر دو سجدے کرے پھر تشہد بیٹھ کر سارا التحیات تا آخرہ پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

Marfat.com

مسئلہ فقہ حنفی:

○ سجدہ سہو مانند صدقہ فطر ہے۔ سجدہ سہو کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اور فطرانہ کی ادائیگی کے بغیر روزہ زمین وآسمان میں معلق رہتا ہے۔ فافہم

بروایت صحیحہ:

○ مدارج النبوۃ ج ا ص ۶۴۶ میں ہے کہ حضور سیّد الانبیاء ﷺ کو پانچ مرتبہ نمازوں میں سہو ہوا۔ ایک مقام پر حدیث ذُوالیدین رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ ایک دفعہ حضور رؤف رحیم نبی ﷺ نمازِ ظہر پڑھا رہے تھے۔ آپ نے دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا۔ صحابہ کبار بہت متعجب ہوئے۔ کہ آج دو رکعت کیوں؟ جماعت نماز میں گو سیّدنا ابو بکر الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر، عظیم المرتبت صحابہ بھی موجود تھے۔ مگر سب خاموش۔ کسی میں عرض کرنے کی بپاس ادب جرأت نہ ہوئی ایک صحابی حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل با ادب کھڑے ہو کر عرض کناں ہوئے۔ ءَ قُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ اَمْ نَسِیْتَ. یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ط کیا نماز "قصر" چھوٹی ہوگئی یا آپ بھول گئے ہیں۔ حضور نے جواباً ارشاد فرمایا۔ مَا قُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ وَلَا نَسِیْتُ وَلٰکِنْ اُنْسِیْتُ لِیُسَنَّ ط نماز کم ہوئی ہے اور نہ میں بھولا ہوں لیکن بھولایا گیا ہوں تاکہ میرا یہ فعل بھولنا تمہارے لئے سنت بن جائے۔ بعد ازاں آپ نے مزید دو رکعت ادا فرمائیں اور سجدہ سہو کیا۔ یاد رہے۔ نبی کے سہو، نسیان اور ذہول میں کثیر التعداد حکمتیں پوشیدہ ہیں فَتَدَبَّرْ اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ ط

حکمت بالغہ:

☆ حضور ﷺ نے فرمایا کہ حقیقت اور نفس الامر میں یہ سہو نہیں بلکہ حکمت رب جلیل ہے کہ اس نے مجھ سے ایسا کرایا ایک مقام میں فرمایا اُنْسٰی کَمَا تَنْسُوْنَ ط میں بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو۔ تمہارا بھولنا خطا کے زمرہ میں ہے اور میرا بھولنا عطا کے زمرہ میں۔ کہ میرا بھولنا حکمتِ الٰہیہ کے راز پر مبنی ہوتا ہے کہ ہر نبی معصوم عَنِ الْخَطا ہے۔ سہو اور نسیان درجہ امکان میں ہے اور خطا جس میں ارادہ نہ ہو اچانک سرزد ہو تو وہ خطا نہیں جیسا کہ سیدنا ابو البشر آدم صفی اللہ علیہ السلام کے متعلق رب غفور نے فرمایا:

وَلَقَدْ عَھِدْنَآ اِلٰٓی اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَہٗ عَزْمًا ○ بے شک ہم نے آدم سے عہد لیا تھا اس سے پہلے پس وہ بھول گئے اور ہم نے اس کا ارادہ نہ پایا۔

(پ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت کریمہ ۱۱۵)

☆ یہ خطا زمرہ نسیان میں ہے جس پر مواخذہ نہیں نہ کہ زمرہ عصیان میں۔ آپ کی طرف خطا

Marfat.com

کی نسبت کرنا فسق اور کفر ہے۔ ''خطائے بزرگاں گرفتن خطا است ط فتدبّر ط

☆ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ سہو میرے شعور اور قصد سے نہیں بلکہ اللہ جلّ شانہٗ کی مشیت اور ارادہ سے ہے کہ اس نے مجھے بھلایا ہے تاکہ میرے عملِ سہو کی صورت میں سجدہ سہو کی مشروعیت ظاہر ہو جائے۔ جبکہ تمہارے سہو میں خطا کا پہلو ہوتا ہے۔ اور میرے اس عمل سہو کی اتباع اور اقتداء سے تمہیں اجر و ثواب دوگنا ملتا ہے آپ کے سہو کی برکت نے امتِ مسلمہ کی خطا کو عطا سے بدل دیا۔ اور عصیان کو نسیان سے بدل دیا۔

☆ حضور ﷺ نے اس سہو کی صورت میں بھی سنت عنایت فرمادی کہ میرے بھولے بھالے بھولے ہوئے امّتی کو گناہ کی بجائے دہرا ثواب ملے ایک ثواب نماز پوری کرنے کا اور دوسرا ثواب سجدہ سہو کا۔ جو سنت ہے اس پر عمل کرنے کا۔ سبحان اللہ ''رحمت حق بہانہ مے جوید بہانے جوید''

☆ حضور ﷺ کو نماز میں محبوب حقیقی کا جلوہِ حسن بے نقاب آنکھوں کے سامنے ہو۔ مَازَاغَ الْبَصَرُ کے سرمہ والی آنکھ محولقاء یار ہو اور عبد اور معبود حقیقی میں سارے حجاب اٹھ گئے ہوں۔ اس عالمِ بیخودی اور حالتِ محویّت میں جلوہ یار کی حلاوت اور لذت یاد رہے گی یا رکعتوں کی گنتی۔ فَافْهَمْ اَيُّهَا الْمُصَلِّىْ ط

حاصل کلام:

○ بفرمان ذی شان ربّ الرحمٰن ط

وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ ط یاد کرتو اپنے رب کو جب تو بھول جائے۔

(پ ۱۵ سورہ الکہف آیت کریمہ ۲۴)

○ ارشاد فرمایا۔ کہ اے محبوب پاک صاحب لولاک علیکَ الصَّلٰوۃ والسلام جب تو اپنے رب کی نماز پڑھے تو میرے سوا ہر ایک شی کو کماحقّہ بھول جایا کرے اور تجھے ایسا انہماک اور استغراق ہو کہ میرے نوری جلووں میں غوطہ زن رہے کہ اپنا آپ بھی بھول جائے یہ نسیان کامل مکمل نماز میں نبی ہی کے شایانِ شان ہے دوسرا مفہوم مفسّرین کرام نے اس کا یہ مفہوم بیان کیا ہے۔ محبوب اگر اِنْ شَاءَ اللّٰه کہنا یاد نہ رہے تو جب یاد آئے کہہ لینا۔ تیسرا مفہوم اگر کسی نماز کو بھول جاؤ تو یاد آنے پر قضا کرلو۔ ''صحیحین مسلم و بخاری''

○ عارفین کاملین نے فرمایا کہ اپنے رب کو ایسا یاد کر کہ تو اپنے آپ کو بھول جائے کہ ذاکر کے ذکر کا کمال یہ ہے کہ ذاکر مذکور میں فنا ہو جائے۔ پس اَلْفقرُ فخری کے تاجدار نے فرمایا ہے اَلْفَقْرُ

Marfat.com

اِذَاتَمَّ فَھُوَ اللّٰہُ ط ایں است اَللّٰہُ بَاقِیْ مِنْ کُلِّ فَانِی۔ یہ مقام فنا فی اللہ ہے ؎

ذکر و ذاکر محو گردد باہتمام جملگی مذکور ماند والسلام

○ اَقُوْلُ بِاللّٰہِ التَّوفِیْقِ وَھُوَ الرَّفِیْقِ بِالتَّحْقِیْقِ ط بعض محجوب علماء نبی کے احوال کو اپنے قلبی احوال پر اور نبی کے نسیان کو اپنے نسیان پر قیاس کرتے ہیں۔ حالانکہ نبی کا نسیان مشاہدہ حق میں غرق ہو جانا۔ فنا ہو جانا ہے اور یہ نسیان لقا اور بقا ہے اور ہمارا نسیان محض عصیان ہے۔ نبی کا نسیان اُمت کے لئے عطا ہی عطا ہے اور ہمارا نسیان خطا ہی خطا ہے۔ چہ نسبت کاہ را با ذات عالیجاہ ط

○ مست بادۂ قیومی مولانا محمد جلال الدین رومی علیہ الرحمہ نے کیا عمدہ فرمایا ہے ؎

مولوی معدنِ راز نہفت رحمۃ اللہ علیہ چہ خوش بگفت
کارِ پاکاں راقیاس از خود مگیر گرچہ ماند در نوشتن شیر و شِیر
شیر آں باشد کہ مردم را خورد شِیر آں باشد کہ مردم او خورد
ایں خوردگردد پلیدی زیں جُدا آں خوردگردد ہمہ نورِ خدا
مصطفےٰ نُور جناب امرِ کن آفتاب برجِ علم مِن لدُن
معدنِ اسرارِ علّامُ الغیوب برزخ بحرین امکان و وجوب
شامہ از بُوئے او رشکِ جناں ہم معطر زو قبائے مہ و شاں
مہر تاباں علومِ لَمْ یَزل بحرِ مکنونات اسرار ازل
راز ہا برقلب شان مستور نیست لیک افشا کردنش دستور نیست
اے خدا اے مہربانِ مولائے من اے انیس خلوت شبہائے من
اللہ اللہ زیں طرف سہو و خطا اللہ اللہ زاں طرف لطف و عطا
اے خدا بہر جنابِ مصطفےٰ چار یار پاک آل با صفا
پندہا دادیم حاصل شد فراغ مَا عَلَیْنَا یَا اَخِیْ اِلَّا الْبَلَاغ

○ ایک روایت حدیث میں فرمایا:

اَھْلُ اللّٰہِ مِفْتَاحُ لِذِکْرِ اللّٰہِ ط اولیاء کرام ذکر اللہ کی کنجی ہیں۔

○ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں الشیخ عبداللہ انصاری قدس سرہٗ الباری ارقام فرماتے ہیں کہ یاد کر اپنے رب کو جب تو بھول جائے مقصد یہ کہ اس کے غیر کو بالکل بھول جائے تو ذکر حق میں اتنا محو ہو کہ تو اپنے آپ کو بھی بھول جائے۔ یہ مقام دوام ذکر کا ہے۔ جس میں شیفتگی اور وارفتگی پیدا

Marfat.com

ہوتی ہے۔ اور قطرہ کا بحرِ حقیقت میں موجزن اور غرق ہونا ہے یہ اہلِ عشق کی شریعت ہے۔ اس وقت دیوانہ اور مستانہ کا یہ حال ہوتا ہے۔

گہہ گریم، گہہ خندم، گہہ اُفتم، گہہ خیزم آموختہ ام ذکر مستی از دلبر مستانہ ام

○ ایک روایت حدیث پاک میں آیا ہے۔ وَاِذَا رَأَوْ ذُکِرَ اللّٰہ ط جس کے دیکھنے سے اللہ یاد آ جائے اور ایک اور روایت میں ہے۔ اللہ کا ذکر کثرت سے کرو کہ لوگ تجھے دیوانہ پروانہ اور مستانہ اور مجنون کہیں۔

طالب حق ذکرِ حق حق دارد مدام ذکر غیر حق حرام آمد حرام

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نماز میں سہو اور اس کی حکمتیں:

○ حضور صاحبُ القرآن عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فِیْ کُلِّ حِیْنٍ وَّ اٰن ط ایک مرتبہ مسجد نبوی میں فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ قرآن پاک کی ایک آیت کریمہ سہواً رہ گئی۔ جب نماز پوری ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَیْنَ اُبَیّ بِنْ کَعْبٍ ط اُبَیّ ابن کعب رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ ادباً دست بستہ ہو کر عرض گزار ہوئے۔ لبیک یا سیدی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم فرمایا قرآن عظیم فرقان کریم کی قرأت سے ایک آیت کریمہ رہ گئی لقمہ کیوں نہیں دیا۔ عرض کیا حضور متشابہ بتانے لگا تو دل میں فوراً خیال آیا کہ اے اُبَی! آپ نبی ہیں تم کون ہوتے لقمہ دینے والے پھر دوبارہ خیال آیا کہ بتاؤں تو میرے وجدانِ ایمان نے کہا اے اُبَی خاموش ہو جا۔ کیا معلوم جو آیت عظیمہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان دُرفشان سے رہ گئی ہے وہ ربّ العزت نے منسوخ ہی نہ کر دی ہو۔ یہ جواب سن کر حضور خاموش ہو گئے۔ اور سجدہ سہو نہیں کیا۔

○ فقیہ اعظم امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت علیہ الرحمۃ نے اس ایک سہو سے سینکڑوں فقہی مسائل انبساط کئے ہیں اور امتِ مسلمہ کی نماز کے آسان آسان مسائل سے راہبری کی ہے۔

فَمَنْ شَآءَ فَلْیَقْرَءْ وَکُتُبَ الْفِقْہِ ط (کنز الدقائق۔ قدوری ہدایہ وغیرہ ط)

○ اعرفُ النّاس فی الصحابہ امام المشاہدین سیّدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ جو معرفت کے افضل ترین اور بلند ترین مقام پر فائز المرام تھے۔ فرمایا کرتے کاش کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سہو ہوتا۔

○ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سہو ذہول اور نسیان کی حقیقت کو کون جانے۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی بِحَقِیْقَۃِ حَالِ رَسُوْلِہِ الْاَعْظَم ط

Marfat.com

سیّد القرآء فی الصحابہ حضرت اُبیّ ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ

○ آپ جلیل القدر صحابی اور عظیم المرتبت قاری القرآن تھے۔ آپ اُن سبعہ قرّاء میں شامل ہیں جنہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ سے مل کر قرآن پاک کو جمع کیا تھا۔ فرماتے ہیں۔ ایک روز حضور صاحبُ القرآن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فِی کُلِّ حِیْنٍ وَّاٰن ؁ مسجد بنی ظفر المدینۃ المنورہ میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے مجھے حکم دیا کہ مجھے قرآن پاک سناؤ۔ میں نے تلاوت شروع کی اور جب اس آیت کریمہ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا (پ۵ سورۃ النساء آیت کریمہ ۴۱) پر پہنچا تو اچانک میری نگاہ حضور کے چہرہ اقدس پر پڑی تو دیکھا کہ آپ کی مَازَاغَ الْبَصَرُ وَ مَاطَغٰی ؁ والی دو چشمان مبارکہ سے آنسو نوری موتیوں کی طرح رواں ہیں۔ یہ اظہار تشکر و امتنان کے آنسو تھے۔ اور زبان حال سے تحدیث نعمت کا اظہار تھا۔ ؁ پ۲۷ سورۃ النجم آیت کریمہ ۱۷

○ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا میرے پاس جبرائیل علیہ السلام ربّ جلیل کا پیغام لائے ہیں کہ اے محبوب! اپنے صحابی اُبی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے کہو کہ مجھے قرآن سنائے عرض کیا۔ یارسول اللہ علیک وسلم کیا رب کریم نے میرا نام لیا ہے فرمایا ہاں۔ اتنا سننا تھا کہ آپ پر خشیت طاری ہو گئی آنکھوں سے آنسو جھلک پڑے تو حضور نے قرآن پاک کی تلاوت کے بعد صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فِی کُلِّ وَقْتٍ وَّحِیْن ؁ نے کلمہ تحسین سے نوازتے ہوئے فرمایا بَارَكَ اللّٰهُ اَدَّيْتَ حَقَّ الْقُرْاٰنِ ؁ مبارک ہو تو نے حق قرآن ادا کر دیا۔

قاری القرآن سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہٗ:

○ آپ ان قراءِ سبعہ میں سے ہیں جنہوں نے جامع القرآن سیّدنا عثمان بن عفان ملقب بہ دربار رسالت ذوالنورین رضی اللہ عنہٗ سے مل کر قرآن کریم فرقان عظیم جمع کیا تھا۔ مروی ہے کہ ایک شب حضور صاحبُ القرآن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کی قرأت پاک توجہ سے سماعت فرمائی جو وہ اپنے ذوق سے خلوت میں لحن داوٗدی سے تلاوت کر رہے تھے۔ آپ نہایت خوش الحان اور خوش خواں صحابی تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سن کر ان کی تحسین فرمائی آپ کی مدح میں ارشاد فرمایا اَعْطَى اللّٰهُ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ ؁ اللہ رب العزت نے آل داود علیہ السلام کے لحنوں سے ایک لحن انہیں عنایت فرمایا ہے جب حضور نے ان کے قرآن پاک سننے کی انہیں خبر دی تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہٗ پر خشیت طاری ہو گئی اور آنکھوں کے آنسو امڈ آئے تو عرض کیا: یا رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر میں جانتا کہ آپ میری تلاوت سن رہے ہیں تو اور بھی زیادہ تحسین اور تزئین سے پڑھتا۔ کہ حضور کی خوشنودی اللہ جلّ شانہٗ کی خوشنودی ہے۔ اس عطیۂ خداوند قدوس میں پنجگانہ نماز کے ساتھ نفل شکرانہ پڑھا کرتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ط

سجدہ شکر:

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت مبارکہ تھی جب بھی کوئی مسرّت انگیز خبر یا نعمت ملتی تو فی الفور سجدہ شکر ادا کرتے اور دعا مانگتے۔

بروایت صحیحہ:

○ مسند میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ عشرہ مبشّرہ جلیل القدر صحابی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بشارت ملی کہ جو بھی آپ پر صلوۃ وسلام بھیجے گا۔ تو میں بھی اس پر صلوٰۃ وسلام بھیجوں گا۔ تو اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دیر تک سجدہ شکر کیا اور سجدہ میں ہی دعا مانگی۔

بروایت صحیحہ:

○ غزوہ بدر میں ابوجہل کے قتل پر بھی آپ نے سجدہ شکر ادا کیا اور فرمایا مَاتَ فِرْعَوْنَ هٰذِهِ الْاُمَّت ط اس امت کا فرعون مر گیا۔

سجدہ تعظیمی:

○ غیر اللہ نبی ہو یا ولی یا قبر پر ازراہِ تعظیم سجدہ کرنا سجدہ تعظیمی ہے۔ یہ سجدہ ہماری شریعت مطہّرہ میں مطلقاً حرام ہے۔ کسی کے سامنے رکوع کی حد تک جھکنا بھی منع ہے

جب سر بسجدہ ہوا کبھی تو زمین سے آنے لگی صدا | تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

○ افسوس فی زمانہ جہلاء نے اپنی بیہودہ اغراض نفسانی سے غیر اللہ کی قبروں پر سجدہ کو رواج دیا اور حکومت وقت کے سیاست دانوں اور عوام الناس نے حجر اسود ''کالا پتھر'' کے حرم کعبہ کو چھوڑ کر سفید گھر وائٹ ہاؤس کو اپنا قبلہ اور کعبہ بنالیا اور اپنے پاکیزہ اسلامی تہوار شعائر اللہ کو چھوڑ کر ہنود بے بہود کے کافرانہ تہواروں کو اپنالیا۔ العیاذ باللہ العظیم ط

یہ سجدہ تجھے کیا دے گا ہزار سجدوں سے نجات | تم نے تو وفا کا قبلہ ہی بدل دیا

○ قرآن کریم فرقانِ عظیم کی کثیر التعداد آیاتِ کریمہ اس کی شاہد عادل اور گواہ صادق ہیں کہ

Marfat.com

مشرک کی کسی صورت بخشش نہیں۔شرک خفی ''ریا'' ہو یا جلی۔شرک بالذات یا شرک فی الصفات اورشرک بالافعال ہو۔قرآن پاک کی شان اعجاز' معجزہ نما کلام میں قسم قسم کی مثالیں دے کر شرک سے منع کیا گیا ہے(پ ۱۷ سورۃ الحج آیت کریمہ ۳۰) ترجمہ: جس نے اللہ وحدہ سے شرک کیا۔ گویا کہ وہ آسمان کی بے اندازہ بلندی' اونچائی سے گرا دیا گیا۔آسمان کی فضا میں یا اسے پرندے اچک کر لقمہ بنالیں یا وہ زمین کی کسی گہری گھاٹی میں گر پڑے اور اس کی ہڈیاں چور چور اور گوشت قیمہ قیمہ' ریزہ ریزہ ہو جائے۔العیاذ باللہ العظیم ط

سجدہ مناجات' دعا:

○ سجدہ میں سر رکھ کر اللہ ربُ العزت کی بارگاہِ کریمی میں دعا کرنا یہ سجدہ مناجات اور دعا ہے جو سنّت ہے اور یہ ازراہِ دعا' قبولیّت کے قریب تر ہے۔کسی نے کیا عمدہ ترجمانی کرتے ہوئے کہا ہے ؎

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے — ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات
اک تیرے دروازے کو جب چھوڑا تو پھر — کیا بتاؤں کتنے دروازوں پہ رسوائی ہوئی

معانقہ کی آیات عظیمہ کریمہ:

○ جن آیات کریمہ پر بوقت نزولِ وحی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور صاحب القرآن ﷺ سے معانقہ کیا۔وہ قرآن پاک میں پندرہ مقام ہیں۔شریعت مطہرہ میں السلام علیکم کہنا ''مُسالمہ'' مصافحہ' معانقہ اور مشابکہ کرنا سنت ہے۔

پ۱	سورۃ البقرہ	آیت کریمہ ۹۶	پ۲۴	سورۃ المومن	آیت کریمہ ۶۹
پ۲	سورۃ البقرہ	آیت کریمہ ۱۵۱	پ۲۵	سورۃ الدخان	آیت کریمہ ۴۵
پ۳	سورۃ ال عمران	آیت کریمہ ۳۰	پ۲۶	سورۃ الفتح	آیت کریمہ ۲۹
پ۹	سورۃ الاعراف	آیت کریمہ ۱۶۳	پ۲۸	سورۃ الممتحنہ	آیت کریمہ ۳
پ۹	سورۃ الاعراف	آیت کریمہ ۱۷۲	پ۳۰	سورۃ الانشقاق	آیت کریمہ ۱۵
پ۱۸	سورۃ الفرقان	آیت کریمہ ۴	پ۳۰	سورۃ العلق	آیت کریمہ ۱ تا ۵
پ۲۰	سورۃ القصص	آیت کریمہ ۳۵	پ۳۰	سورۃ القدر	آیت کریمہ ۵
پ۲۲	سورۃ الاحزاب	آیت کریمہ ۶۱			

Marfat.com

○ امام الآئمہ از مجتہدین اربعہ "عالم مدینہ" سیدنا امام مالک بن انس رضی اللہ عنہما ؒ نماز فرض عروس المساجد مسجد النبوی شریف میں پڑھاتے اور نفلی عبادت اکثر اوقات المدینۃ المنورہ کی گلی و بازار پہاڑوں' میدانوں اور وادیوں میں ادا فرماتے کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا یہاں اس لئے سجدہ نماز کرتا ہوں کہ میرا سجدہ وہاں ہو جائے جہاں میرے آقا و مولی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدم مبارک پڑے ہیں اور قبول ہو جائے۔ سبحان اللہ! سو تجلی کا محل نقشِ کف پا تیرا ؎

کعبہ میں ہوں جبین پئے سجدہ ہے بے قرار　　شاید میرے نبی کا یہیں نقشِ پا بھی ہے

بمقامیکہ نشانِ کفِ پائے تو بودم　　سالہا سجدہ گاہِ صاحبِ نظراں خواہد شد

○ عاشق صادق حافظ مظہر الدین مشہور نعت گو نے مقام عشق میں کیا خوب کہا ہے۔ ؎

خوشا عابدے کہ خواند بہ حریم او نمازے　　خوشا ساجدے کہ ریزد بہ زمینِ او سجودے

زہوائے را نسیمے، دل غنچہ را کشورے　　برسان بہ او سلامے، برسان او درودے

دل ذرّہ ذرّہ داند ز کفِ پائے او نشانے　　اے جبین شوق آید، بہ دیارے او سجودے

"علیہ الرحمت"

سجدہ:

○ صبح روز ازل نور ظہور قدسی' سجدہ روز الست' سجدہ عالم ارواح' سجدہ عالم اجساد روزِ دنیا' سجدہ روز قیامت ثَبَتَ بِالسُّنَّۃ ہیں۔ قرآن پاک کے کل تیس پارے۔ ۱۱۴ سورتیں۔ سات منزلیں۔ ۱۴ سجدہ تلاوت ۱۵ معانقے ہیں۔ عقیدہ توحید پر ایمان کی نشانی سجدہ ہے ؎

منفعت ایک ہے اِس قوم کی نقصان بھی ایک　　ایک نبی سب کا، دین بھی ایمان بھی ایک

حرم پاک بھی اللہ بھی، قرآن بھی ایک　　کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

○ ہمارا اللہ ایک' رسول ایک' قرآن ایک اور قبلہ بھی ایک ہے۔ کاش کہ مسلمان عقیدہ توحید پر ایک ہوں اپنے رسول کی سنت پر قرآن کے حکم سے' ذات یکتا وحدہ لاشریک کے سامنے قبلہ رو ہو کر سجدہ ریز ہوں۔ اے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ۔ ہم سب مسلمانوں کو ایک اور نیک بنادے ؎

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے　　نیل کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغر

☆ عارف باللہ حضرت علی رامیتنی المعروف عزیزان "قدس سرّ اللہ الخفی الجلی" ؒ نے فرمایا۔ روزِ ازل روحوں سے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ (پ ۹ سورۃ یونس آیت کریمہ ۱۷۲) کا سوال ہوا تو "قَالُوْ بَلٰی" سے سب روحوں نے جواباً کہا:

○ اور سجدہ ریز ہوئیں مگر روزِ ابد جب حق جلّ شانہٗ لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْم (پ ۲۴ سورۃ

Marfat.com

المومن آیت کریمہ ۱۶) کہے گا۔ تو کوئی جواب نہ دے گا جبکہ ہر کوئی میدانِ محشر میں موجود ہے۔ فرمایا روزِ ازل تکلیف شرعیہ کی وضع کا دن تھا اور شرع میں گفت شنید سوال و جواب ہوتا ہے اور روزِ ابد تکلیف شرعیہ اٹھا دینے اور ابتداء عالمِ حقیقت کا دن ہے اور حقیقت میں گفتگو سوال و جواب نہیں ہوتا لہٰذا روزِ محشر حق سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے سوال کا جواب بھی خود دے گا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ط (پ ۲۴ سورۃ المومن آیت کریمہ ۱۶) یہ ہیبت اور جلال کا دن ہوگا رب کریم کا روزِ شمار صفتِ منتقم، جبّاری اور قہاری کا ظہور ہوگا لیکن اپنے محبوب پاک سیّد لولاک علیک الصلوٰۃ والسلام کو بوجہ سجدہ مقام محمود عطا ہوگا جہاں تمام اہل محشر آپ کی حمد بیان کریں اور آپ کے دامنِ رحمت ''لواء الحمد'' کے نیچے پناہ پائیں گے۔

بگیرم دامن آں سیّد لولاک در محشر — کہ محشر در نیا بد حُسن بے حجابش را
قدر گیرد، قضا گیرد، ازل گیرد، ابد گیرد — رکابش را عنانش را، عنانش را رکابش را

○ نماز میں كَاَنَّكَ تَرَاهُ کا مرتبہ شہود:

محمدؐ دیدہ یوسف شنیدہ — شنیدہ کے بود مانند دیدہ ''صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم''

○ قَالَ اللّٰه تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ الْفُرْقَانِ الْحَكِيْم ط

تفسیری خلاصہ (پ ۱۲ سورۃ یوسف آیات کریمہ ۲۱ تا ۳۰)

○ مقام مجاہدہ سے مقام مشاہدہ کے احوال:

○ متذکرہ بالا واقعہ فاجعہ کے بعد زلیخا شہزادی زوجہ قطمیر وزیر اعظم، عظیم سلطنت مملکت مصر پر ہر طرف سے زنانِ مصر کی انگلیاں اٹھنے لگیں الزام تراشی کے پتھر برسنے لگے کہ وہ اس عالم شیفتگی وارفتگی میں اس حد تک آگے چلی گئی کہ اپنی ننگ و ناموس کا خیال بھی نہ رکھا کہ وہ اپنے غلام پر ریجھ گئی اور اپنے لے پالک غلام کی محبت کی اسیر ہوگئی۔ اور اپنے عزّ و وقار کو داؤ پر لگا کر گمراہ ہو گئی۔ زلیخا نے سنا تو چاہا کہ اپنا عذر پیش کرے پھر خیال آیا کہ اس الزام پر اپنی برأت کی ہزار ہا دلیلیں بھی دے دوں تو وہ مطمئن نہ ہوں گی کہ علم میں دلیل اختلاف و انتشار کی مشعر ہے۔ مشاہدہ میں یقین ہے۔ کیوں نہ ان کو جمال یوسفی کا دیدار کرا دوں لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ کہ وہ اپنی آنکھوں سے معائنہ کر لیں۔ کہ خبر معائنہ کی مانند نہیں۔ تو زلیخا نے مصر کی چالیس چالیس عورتوں کو دعوت طعام دی اور وہ عمدہ رزق برق لباس پہن کر پوری زیب و زینت سے آئیں اور مجلس میں اپنی اپنی مسند پر بڑی آن بان اور شان و شوکت سے گاؤ تکیہ پر براجمان ہوگئیں۔

Marfat.com

دستر خوان بچھایا گیا۔ اس پر طرح طرح کے کھانے اور قسم قسم کے میوے چنے گئے پھلوں کو تراشنے اور روسٹ شدہ گوشت کو کاٹنے کے لئے تیز چھریاں رکھ دیں گئیں۔ دستر خواں بچھ گئے ۔تو زلیخا نے آپ کو مجلس میں بلایا۔ اور آپ نہایت متانت سنجیدگی اور شان بے نیازی سے جلوہ افروز محفل ہوئے ۔تو زنانِ مصر آپ کے حسن عالمتاب اور جمالِ نور افروز کو دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئیں اور آپ کی عظمتِ شان اور ہیبت سے دل ریجھ گئے ۔حسن و جمال سرکار نے ایسا وارفتہ کیا کہ سب کچھ بھول گئیں یہ عشق مجازی ہے

ہے زلیخا خوش کہ محوِ ماہِ کنعاں ہو گئیں ہوں رقیبوں سے ناخوش لیکن زنانِ مصر سے

☆ مومن نماز میں عالم مشاہدہ کی منزل کَاَنَّکَ تَرَاہُ میں ایسا محولقاء الٰہی اور تجلیات الٰہیہ میں گم ہو جاتا ہے اور ماسواء اللہ سب کچھ بھول جاتا ہے یہ عشق حقیقی کی مثال ہے۔

☆ انہوں نے عالم بے خودی میں بجائے پھلوں کے ہاتھ کی انگلیاں کاٹ لیں۔ خون فوارہ کی طرح بہنے لگا۔ درد و کلفت کا احساس ذرہ بھر نہ ہوا۔ بیساختہ زبان سے کہنے لگیں وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ط اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ (پ۱۲ سورۃ یوسف آیت کریمہ ۳۱) اللہ کی قسم یہ بشر نہیں یہ تو کوئی نوری فرشتہ ہے۔

☆ عظیم الشان سلطنت مصر کی عالیشان خاندانوں کی حسینہ جمیلہ مخدرات اور نفیس ترین قیمتی لباسوں میں ملبوس سونے اور چاندی کے زیورات سے آراستہ پیراستہ سامنے ہیں لیکن آپ نے ذرہ بھر توجہ اور نگاہ تک نہ کی۔ مِنَ اللّٰهِ الْعِصْمَةُ وَالْعِفَّةُ وَالْعَوْنُ ط اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے عصمت اور مدد ہے کہ انبیاء کرام کے نفوس قدسیہ اخلاقِ ذمیمہ اور افعالِ قبیحہ رذیلہ سے پاک اور اخلاقِ عظیمہ اور افعالِ صالحہ طیبہ طاہرہ سے مزین اور معصوم عن الخطا ہوتے ہیں۔

☆ مقصد یہ کہ جب تک سرکار عالی وقار کے حسن و جمال یوسف کو دیکھا نہ تھا۔ تو غلام غلام کہتی تھکتی نہ تھی اور صبح شام یہی رٹ غلام کی تھی اور زلیخا پر طعنہ زنی کے تیر و تبر برساتی تھیں اب اپنی نظروں سے دیکھا تو بے ساختہ ملک کریم' مافوق البشر کی گردان زبان پر تھی۔ لیکن پھر بھی پیکر حسن و جمال' مجسمہ عفت و عصمت کی حقیقت کو نہ جان سکیں۔ ورنہ زلیخا کی حمایت میں ترغیب گناہ کی دعوت نہ دیتیں۔ جس سے آپ نے پریشان ہو کر قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ ط اِنَّهٗ رَبِّیْ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ط

کہہ کر آپ اپنے کو اللہ جل شانہ کی پناہ میں دے دیا۔ اور اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ والیوں کے مکروفریب سے محفوظ و مامون ہو گئے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ ط

Marfat.com

آمدم برسرمقصد:

☆ حضورنُورٌ سراپا نُورٌ نُو رعلیٰ نُور سیّد یوم النشور صلّی اللہ علیہ وسلّم یقیناً لباس بشری میں بحکمت الٰہی جلوہ گر ہوئے اور آپ میں صفات بشری عَلٰی وَ جْہِ الْکَمَال تھے۔لیکن جوعلماء اپنے زعمِ علم ''حجاب اکبر'' سے بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ دیکھتے اور کہتے رہے۔ اور ان کی نظریں یہیں اٹک کر رہ گئیں۔ کفر کا رئیس ابوالحکم عمر بن ہشام آپ کو ہمیشہ بھتیجا دیکھتا رہا۔ جبکہ یہ کلمہ ان کی موافقت طبع کی بناء پر تھا۔ اور فرمانِ ذی شان قُلْ اِنَّمَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ ان کے لئے تھا۔ یہاں قُلْ سے مخاطب کافر ہیں مومن نہیں۔ اور جنہوں نے آپ کو عقیدت اور ایمان کی نظروں سے دیکھا۔ جانا اور پہچانا۔ ان کے لئے فرمانِ نبی ذی شان اَیُّکُمْ مِثْلِیْ ہے۔ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ ط اِنِّیْ لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ کے الفاظ مبارکہ کثیر التعداد احادیث صحیحہ میں وارد ہیں۔ فَتَفَکَّرْ ط

○ بروایت صحیحہ:

☆ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ کا فرمان عالی شان مَنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَلَہٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ ط بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے اجر آدھا ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ا ص ۲۶۶)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حاضر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوا تو میں نے آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلّم ط میں نے آپ کی حدیث مبارک ''متذکرہ بالا سُنی'' ہے کہ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ الْقَاعِدِ عَلٰی نِصْفِ الصَّلٰوۃِ الْقَائِمِ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے آدھی ہے۔ اور آپ اس وقت بیٹھ کر نماز ادا فرمارہے ہیں۔ فرمایا ہاں میرا ارشاد گرامی یہی ہے۔ لیکن لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ تم میں سے میرا ہمسر اور مثل کون ہے؟

بروایت صحیحہ:

☆ اِنِّیْ لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ ط حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وصال کا روزہ رکھا تو صحابہ کرام نے آپ کی اتباع میں روزہ رکھ لیا۔ چند روز گزر گئے نہ آپ نے سحری کی اور نہ افطاری۔ صحابہ کرام پر بتقاضائے بشریت ضعف طاری ہو گیا تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نگاہ رحمت سے دیکھا اور استفسار فرمایا تو صحابہ کبار نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلّم آپ کی سنت مطہرہ پر ہم نے روزہ رکھا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ تم میں سے میرا ثانی ہمسر کون ہے؟ اور محبوب اور محب کے درمیان راز کو منکشف فرماتے ہوئے فرمایا اِنِّیْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ ھُوَ

Marfat.com

یُطۡعِمُنِیۡ وَ یَسۡقِیۡنِیۡ ط میں تو اپنی راتیں اللہ جلّ شانہٗ کے ہاں گزارتا ہوں وہی مجھے کھلاتا اور وہی مجھے پلاتا ہے۔ تم دنیا کے کھانے کے محتاج ہو تَسَحَّرُوۡا وَ تَفۡطُرُوۡا تم سحری بھی کھاؤ اور افطاری بھی کھاؤ میں اللہ جلّ شانہٗ کے سوا کسی کا محتاج نہیں۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے یہ خصائص سے ہے کہ آپ اللہ کے ہاں اپنی قبر انور اور اطہر میں آذان اور اقامت کے معہ صحابہ کرام باجماعت نماز ادا فرماتے ہیں اور ازواج مطہرات حاضری دیتی ہیں۔ بحکم فرمانِ ذوالجلال والاکرام عِنۡدَ رَبِّہِمۡ یُرۡزَقُوۡنَ (پ۴ سورہ اٰلِ عمران آیت کریمہ ۱۶۹) قبر میں یہ رزق عنداللہ غلاموں کی شان ہے تو آقا کی کیا شان ہوگی۔ فافہم

☆ جنہوں نے عقیدت ومحبت کی نگاہ سے دیکھا جانا اور پہچانا انہوں نے بھی اس آئینہ حق میں اپنا آپ ہی دیکھا۔ میری ذات اور حقیقت کو اللہ جلّ شانہٗ کے سوا کوئی نہیں جان سکا ۔

محمد سرِّ قدرت ہے کوئی رمز اس کی کیا جانے ۔ شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
بے پردہ گر آئی بیرون، سوز دہمہ کون ومکان ۔ پوشیدہ رخ جو آمدی شور قیامت شد عیاں

☆ اور فرمایا: جس کا آئینہ ایمانی ''احوال وخیال'' سے جتنا صاف شفاف اور منور ہوگا اس کی رویت بھی اتنی ہی درست ہوگی۔ لیکن آپ کی ذات پاک اور صفات عالیہ کی حقیقت کو دیکھنا ناممکن ہے کہ کوئی کنہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کما حقہٗ پاسکے۔ آپ کو جیسے کہ آپ ہیں۔ کوئی اور نظر کہاں دیکھ سکتی ہے ہر شخص اپنی عقل کے مطابق ادراک کرتا ہے۔

ترا چنانکہ توئی ہر نظر کجا بیند ۔ بقدر دانش خود ہر کسے کند ادراک

☆ ایک روز غازی سلطان محمود غزنوی والیٔ سلطنت افغانستان اپنے پیرومرشد الشیخ ابوالحسن خرقانی قدس سرّہ السبحانی کی زیارت کو حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا میرے شیخ سیّد الطائفہ سرکار بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کا یہ مقام ہے کہ جس نے آپ کو دیکھا وہ جنتی ہوگیا تو سلطان کے دل میں خیال آیا۔ کہ ابوجہل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کئی بار دیکھا وہ بدبختی کے جال میں پھنسا رہا اور جنتی نہ ہوا آپ نے اس کے دل کے باطنی خیال کو جان لیا تو جواباً ارشاد فرمایا ابوجہل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا ہی نہیں اگر وہ دیکھ لیتا تو ازلی ابدی سعادت سے بہرہ مند ہوجاتا۔ اس نے حضور کو جب دیکھا بھتیجا دیکھا اور محمد بن عبداللہ جانا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک اُس کی نگاہ نہ پہنچی۔ یہاں دیکھنے سے مراد ایمان کی نگاہِ عقیدت اور نگاہِ بصیرت سے دیکھنا مراد ہے۔ بدلیل جلیل۔

Marfat.com

وَ تَرٰهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ (پ۹ سورہ الاعراف آیت کریمہ ۱۹۸) فرمایا آپ انہیں دیکھیں کہ وہ تیری طرف نظر کیئے ہوئے ہیں حالانکہ ان کو کچھ نظر نہیں آتا۔

☆ مطلب یہ کہ ان کی آنکھیں تمہیں دیکھ رہی ہیں لیکن وہ دل کے اندھے ہیں جو نظر بصیرت سے نہیں دیکھ پاتے۔ وہ نظرِ بصیرت سے محروم ہیں۔ "مثنوی مولانا روم مست بادہ قیوم رحمۃ اللہ علیہ"

○ شیخ محقق علی الاطلاق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ مدارج النبوۃ ج ا ص ۲۶۶ پر ارقام فرماتے ہیں۔

☆ بشری لباس کے اقتضا پر عوارض بشریت کے اثبات کے در پے ہونا اور ہمہ وقت بشریت کو موضوعِ سخن بنانا اور بحث و مباحثہ کرنا یقیناً آپ کی شان ارفع و اعلیٰ میں کمی اور آپ کی شان گھٹانا ہے جو انکار کے مترادف ہے اور یہ ایک مومن کی شان کے لائق نہیں۔

○ اہل عرفان سے کسی نے اس حدیث پاک "اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِىْ لَاَسْتَغْفِرَنَّ سَبْعِيْنَ مَرَّةً ط" کے متعلق پوچھا کہ اس کی حقیقت کیا ہے تو فرمایا اے سائل اگر تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی اور کے حجاب غینی کے متعلق پوچھا ہوتا تو اپنی علمی بساط کے مطابق کچھ عرض کرتا یہاں تو معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب انور کا ہے۔ یہاں کس کی بساط کہ سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احوال قلبی پر زبان کھولے۔ اس جگہ غین ایسے عین یعنی ذات کے ساتھ ہے جہاں غین دم نہیں مار سکتا۔ وہی بیان کرے جس کی عین میں غین کا نقطہ ہے۔ جواز خود غین "غلط" ہے۔ "بحوالہ مرج البحرین ص ۳۶"

○ علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ المصابیح میں شیخ الشیوخ السید جناب ابو عمر محمد شہاب الدین سہروردی قدس سرّہ الجلی والخفی سے نقل کرتے ہیں۔

○ اللہ جلّ شانہٗ کی حکمتِ بالغہ اور اس کے غیر متناہی فضل و کرم اور رحمت نے امت کی تعلیم و تربیت اور تکمیل ہدایت کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عنصر شریف اور وجود مسعود کی بقاء پر اقتضاء فرمایا اور قلب انور پر غین کا پردہ طاری فرما دیا تا کہ آپ کا قلب اطہر مقام روح وطن اصلی عالم قدس میں چلا نہ جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ ہر لمحہ اور ہر لحظہ مقام قرب میں ترقی پر ہے اور تجلیات حق کے رنگ میں آپ کے مشاہدات کی حد و نہایت نہیں اور نورانی تجلی پر اور نورانی تجلی کا اضافہ ہوتا ہے اور ایک مقامِ حال سے دوسرا مقام منکشف ہونے پر ایک نوری پردہ نظر آتا تو آپ اس پہلے مقام سے استغفار فرماتے بعض محققین صوفیائے عظام نے اپنی بساط کے مطابق

Marfat.com

اس کی تشریح فرمائی عَیْنُ الْاَنْوَارِ لَا عَیْنُ الْاَغْیَارِ ؎ یہ انوار کا پردہ تھا نہ کہ غیریت کا پردہ۔
فافہم وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ حَالِہٖ وَرَسُوْلُہُ الْاَعْظَم ؎

○ الغرض جس طرح القرآن العظیم کے معنٰی غیر متناہی ہیں اسی طرح صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فِیْ کُلِّ حِیْنٍ وَّاٰنٍ ؎ کے انوار آثار اور اخلاق کریمہ اور آپ کے مکارم اخلاق اور محاسن جمیلہ اور مدارج عظیمہ بے حد وحساب و بے غایت ہیں۔ جو ہر آن، ہر لحظہ، ہر لمحہ اور ہر ساعۃ دن اور رات تازہ بہ تازہ، نو بہ نو ترقی پر ہیں انہیں بجز خداوند قدوس کوئی جان نہیں سکتا۔ سبحان اللہ ؎

"او برتر از آنست کہ آید بخیال"

○ استغفار کا مفہوم:

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ○ لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ وَیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ وَیَھْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ○ وَّیَنْصُرَکَ اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًا ○ (پ۲۶ سورۃ الفتح آیت کریمہ ۱ تا ۳)

بے شک ہم نے تمہارے لئے واضح فتح فرمادی تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دے اور تمہیں سیدھی راہ دکھائے اور اللہ تمہاری زبردست مدد فرمائے۔

○ آیت مبینہ میں قابل توجہ لِیَغْفِرَلَکَ ہے لِ بکسرہ تخصیص کے معنٰی میں مستعمل ہوتو مفہوم آیت کریمہ یہ ہوگا تاکہ بخش دے تیرے اگلے پچھلے گناہ، یہ ترجمہ مراد اللہ کے مطابق نہیں کہ اس میں گناہ کی نسبت معاذ اللہ ثم معاذ اللہ حضور محبوب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف ہے۔ جبکہ عقیدہ اہل اسلام عصمت انبیاء مجروح ہوتا ہے۔ کہ انبیاء کرام معصوم عن الخطا ہیں۔ صحیح مفہوم یہ کہ لِ زیر کے ساتھ سببیہ اور تعلیلیہ ہے۔ علماء نحو کے نزدیک لَ زبر کے ساتھ تخصیص کے لئے ہے نہ کہ لِ کسرہ کے ساتھ۔ بے شک ہم نے تجھے فتح روشن دی تاکہ بخشے اللہ تیرے سبب سے تیرے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ۔ تفسیر "جلالین علی الکمالین ؎" نے بھی اس معنٰی کو بیان فرمایا اور یہی حق اور صواب معنٰی ہے اور علماء حق نے اسی معنٰی کو ترجیح دی ہے۔

○ کقولہٖ عزّ وجلّ:

وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ؎ (پ۳۰ سورۃ الضحٰی آیت کریمہ ۴)

بے شک پچھلی گھڑی تمہارے لئے پہلی گھڑی سے بہتر ہے۔

Marfat.com

○ یعنی آخرت دنیا سے بہتر ہے کہ وہاں آپ کے لئے تاج شفاعت کبریٰ۔ لواءُ الحمد، حوض کوثر اور مقام محمود ہے۔ تمہارے اگلے احوال گزشتہ احوال سے بہتر و برتر ہیں۔ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آپ کے روز بروز درجات اور مدارج بلند فرمائے گا۔ عزّت پر عزّت، عظمت پر عظمت اور منصب جلیلہ اور منصب عظیمہ عنایت فرمائے گا۔ اور آپ کے مراتب ہمیشہ ترقیوں پر رہیں گے۔ آپ کے لئے وسیلہ، فضیلہ، درجہ رفیعہ اور مقام محمود کا وعدۂ ربّ العزّت ہے۔ حضور طیبؐ و طاہر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایک حال سے دوسرے حال پر ترقی فرماتے تو پہلے حال اور مقام سے استغفار فرماتے۔ یہی حق اور صواب ہے ؎

جز خدا نشناخت کس قدر تو زانکہ کس خدا زہیچو تو نشناختہ؟

○ خدائے عزّ وجلّ کے سوا آپ کی قدر و منزلت اور مقام کو کوئی نہیں جان سکتا۔ جس طرح آپ کی مانند خدا تعالیٰ کو کوئی نہیں جان سکتا۔

○ قرآن کریم فرقانِ عظیم میں دو قوموں کا ذکر آتا ہے۔ جو سجدہ اور استغفار اور اپنی طبیعت سلیمہ سے عذاب سے مامون اور محفوظ ہوگئیں۔

ا۔ فرعون کے جادوگروں کا سجدہ:

وَ اُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ ○ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ رَبِّ مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ ○ (پ ۹ سورۃ الاعراف آیت کریمہ ۱۲۰ تا ۱۲۲)

اور جادوگر سجدے میں گر گئے بولے ہم ایمان لائے ربّ العلمین پر جو رب ہے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا۔

☆ جب سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے اپنا عصا مبارک پھینکا تو ایک عظیم لحیم شحیم اژدھا بن گیا اور تمام جادوگروں کی سحر کاریاں رسے اور کثیر التعداد سانپوں کو یکدم ایک لقمہ میں نگل گیا۔ اور جب آپ نے اپنا عصا مبارک ہاتھ میں لیا تو اپنی اصلی شکل پر عصا، لکڑی بن گیا جادوگر جو علم جادو کے ماہر تھے وہ سمجھ گئے کہ یہ جادو نہیں بلکہ قدرت الٰہی کی عظیم کاریگری ہے جو ان کے ہاتھ ظاہر ہوئی یہ بشری قدرت کا کرشمہ نہیں یہ ایک عظیم معجزہ ہے تو وہ فی الفور ستر ہزار جادوگر سجدے میں گر گئے اور کہا کہ ہم ایمان لائے ربّ العالمین پر جو سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اور ہارون نبی اللہ علیہ السلام کا رب ہے۔ اس مبارک نسبت سے رب کریم نے اپنے کمال فضل سے سجدہ کے ایک لمحہ میں ہی سارے ایمانی مرحلے طے کرا دیئے ؎

عشق کی ایک جست نے طے کر دیا قصہ تمام اس زمین و آسمان کو بے کراں سمجھا تھا میں

Marfat.com

○ نکتہ عجیبہ:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا سَجْدَۃَ الشُّھُوْدِ بِصَدْقَۃِ النَّبِیِّ الْمَشْھُوْدِ ط ھٰذَا ھُوَ الْمَقْصُوْدُ ط

☆ جادوگروں نے مقابلہ میں کہا پہلے آپ ڈالیں۔ قِیْلَ مُرَاعَاۃُ الْاَدْبِ مَعَہٗ ط حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے ادب کی وجہ سے انہوں نے ایسا کہا۔ تَاَدَّبُوْ مَعَ مُوْسٰی فَکَانَ ذٰلِکَ سَبَبُ الْاِیْمَانِ ط رب قدوس کو ان کی یہ اداءِ ادب ایسی پسند آئی جوان کے ایمان کا سبب بنی۔ انبیاء کرام کا ادب کلید سعادت ہے۔ محبوبانِ خداوند قدوس کی بے ادبی گستاخی علامت شقاوت اور بغاوت کی دلیل ہے۔ فافہم۔

ایک سجدہ خلوص سے حقیقت کھل گئی ساری سجدہ کیا تھا رحمت حق کا انعام تھا جاری

○ رب کریم نے اپنے کلام پاک میں فرمایا فَلَا وَ رَبِّکَ محبوب مجھے تیرے رب کی قسم سبحان اللہ ط یہ کتنی پیاری محبت بھری نسبت ہے۔ امام ربانی حضرت مجدّد الف ثانی قدّس سرّہ النورانی ط کا یہ مقولہ ''من عبادت خدا باین طور کردم کہ اُو ربِّ محمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ است'' یہاں نسبت تامہ کو بیان فرمایا گیا ہے جو اللہ رب العزت نے محبوب کے صدقہ سے اولیاء اللہ کو بھی عنایت فرمائی۔

۲۔ قوم یونس علیہ السلام:

○ کقولہٖ تعالیٰ:

فَلَوْ لَا کَانَتْ قَرْیَۃٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَھَآ اِیْمَانُھَآ اِلَّا قَوْمَ یُوْنُسَ ط	تو ہوئی ہوتی کوئی ایسی بستی کہ ایمان لاتی تو اس کا ایمان نفع دیتا ہاں مگر قوم یونس علیہ السلام ط

(پ ۱۱ سورۃ یونس آیت کریمہ ۹۸)

☆ قوم یونس علیہ السلام پر عذاب کے آثار ظاہر ہوئے تو قوم نے دیکھا کہ حضرت یونس نبی اللہ علیہ السلام شہر نینوا سے چلے گئے ہیں کہنے لگے جس قوم کا نبی قوم میں موجود نہ ہو تو عذاب آتا ہے تو انہوں نے صدق دل سے توبہ کی اور آہ وزاری کرتے ہوئے سجدہ میں گر گئے۔ تو رب کریم نے ان سے عذاب ٹال دیا۔ بخلاف فرعون کے اس پر عذاب آ گیا تھا اور وہ دریائے نیل میں غوطہ پر غوطہ کھانے لگا تو کہا اٰمَنْتُ بِہٖ ط میں ایمان لایا بنو اسرائیل کے رب پر۔ تو فرشتوں کو حکم ہوا دریا کی مٹی لے کر اس کے منہ پر مارو تا آنکہ غرق دریا ہو گیا۔ اور اس کی میت کو پانی نے قبول نہ کیا باہر پھینک دیا اور قیامت تک کے لوگوں کے لئے عبرت کا سامان بن گیا ؎

تو مپندار کہ در کارِ خداوند خطا است زانکہ او ہر چہ کند آن خیر است وصواب

Marfat.com

○ منکرینِ سجدہ:

☆ کقولہٖ تعالیٰ:

وَ اِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ط وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ○

اور دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف فرما ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے اور نعمتیں زیادہ کر دیں گے۔

(پ ا سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۵۸)

○ صحیح البخاری ومسلم کی حدیث مبارکہ : بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں اور زبان سے حِطَّةٌ کلمہ توبہ کہو تو انہوں نے دونوں حکموں کی مخالفت کی وہ سرینوں کے بل گھسیٹتے ہوئے پاؤں آگے کیے ہوئے داخل ہوئے اور زبان حِطَّةٌ کی بجائے حِنْطَةٌ گندم کا دانہ کہا ان کی حیلہ جوئی اور کج روی پر ربُّ العالمین نے ان پر عذاب نازل فرمایا: العِیَاذُ بِاللّٰه تَعَالٰی ط کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

کھڑے ہو کے اک صف میں سر کو جھکاؤ
کھلا در ہے توبہ کا سجدے میں جاؤ
سب اپنے گناہوں کی مانگو معافی
بس اک سجدہ کافی ہے باقی اضافی

○ قال اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ:

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ق اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ○

اور جب کہا جائے کہ سجدہ کرو رحمٰن کو تو وہ کہتے ہیں رحمٰن کون ہے؟ کیا ہم اس کو سجدہ کریں جس کو تم کہتے ہو اور وہ زیادہ نفرت کرنے لگے۔

(پ ۱۹ سورۃ الفرقان آیت کریمہ ۶۰) ''یہ آیت سجدہ ہے۔''

○ ''اَلرَّحْمٰنُ'' اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں ایک معروف مشہور اسم مبارک ہے لغت عرب میں اس کا معنی ہے بہت زیادہ رحم فرمانے والا لحاظ عرب میں یہ نام پوشیدہ نہ تھا لیکن یہ انکار سجدہ ان کو بوجہ عناد اسلام، بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام تھا۔ بجائے سجدہ کرنے کے ان کی دوری اور نفرت بڑھی۔

○ ایک مقام پر فرمایا:

اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا ○

رحمٰن کی شان اس سے پوچھو جسے رحمٰن کی خبر ہے۔

(پ ۱۹ سورۃ الفرقان آیت کریمہ ۵۹)

Marfat.com

☆ رحمٰن کی عظمت ابوبکر سے پوچھو ابوجہل سے نہیں۔ رحمان کی شان صدیق سے پوچھو کسی زندیق سے نہیں۔ کسی مومن عارف کامل سے پوچھو کافر سے نہیں۔ جس کی رحمت نے تمام کائنات عالم کو اپنے دامن میں سمیٹ رکھا ہے۔ رحمٰن ''کثرت الفاظ کثرتِ معنٰی'' پر دلالت کرتے ہیں یہ رحمٰن کی رحمت دنیا میں ہر ایک کے لئے ہے رحمٰن کا معنٰی ہے بے حد وحساب رحمت لطف وعنایت کرنے والا۔ ایمان، قرآن، عرفان جیسی عظیم الشان نعمتیں دینے والا۔ انعاماتِ نماز اور عطیات سجدہ سے نوازنے والا۔ اور اپنے محبوب پاک صاحبِ لولاک علیک الصلوٰۃ والسلام کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔ محبوب آپ صفت رحمت کے مظہر اتم رحمۃ'' للعالمین ہو۔ یہ کفار اور مشرکین شانِ رحمٰن کو کیا جانیں۔ نیز ارشاد فرمایا رَحۡمَتِیۡ وَ سِعَتۡ کُلَّ شَیۡءٍ میری رحمت ہر شی پر وسیع 'حاوی' ہے۔ علاوہ ازیں رَحۡمَتِیۡ سَبَقَتۡ عَلٰی غَضۡبِیۡ کا فرمان ذی شان میری رحمت میرے غضب صفت 'جبار قہار' پر غالب ہے دنیا میں صفت رحمٰن کی رحمت کافر مرتد اور منکر پر بھی ہے۔ جبکہ وہ اپنے اعمال اور اعتقاد کی بناء پر مستحق عتاب وعذاب ہیں۔ ان کو بھی صفت رحمٰن نے اپنی کمالِ شان رحمت سے اپنے دامن رحمت میں سمیٹا ہوا ہے جبکہ آخرت میں وہ محروم رحمت ہوں گے۔ مومن دنیا میں اس کی صفت رحمٰن کا پروردہ سربسجود اور آخرت میں صفت رحیم کی رحمت کا امیدوار ہے۔ ربُّ الرحمٰن نے نصِ قطعی میں عبادالرحمٰن کی شان میں فرمایا:

وَالَّذِيۡنَ يَبِيۡتُوۡنَ لِرَبِّهِمۡ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ؕ وہ اپنی راتیں رب کریم کی بارگاہ میں سجدے اور قیام میں گزارتے ہیں۔

(پ۱۹ سورۃ الفرقان آیت کریمہ ۶۴)

○ ایک مقام پر اللہ جلّ ذِکرہٗ وعزّ اسمہٗ نے فرمایا:

قُلِ ادۡعُوا اللّٰهَ اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدۡعُوۡا فَلَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى ۚ فرمایا میرے محبوب! اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو۔ جس نام سے پکارو یہ سب اسی کے نام مبارک ہیں۔

(پ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۱۱۰)

شانِ نزول:

○ ایک بار حضور سیّد الساجدین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حرم کعبہ میں سربسجود ہو کر یا اللہ یا رحمٰن کے تکرار سے ذکر کر رہے تھے۔ کہ کفر کے سردار ابوجہل نے سن لیا اور کہنے لگا۔ ہمیں ایک معبود اللہ کی دعوت دیتے ہیں۔ اور خود دو خداؤں کو پکارتے ہیں۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

○ ایک مقام پر فرمایا۔ میرے ہدایت یافتہ بندوں کی یہ شان ہے۔ جب ان پر قرآن مجید

Marfat.com

فرقان حمید کی آیات کریمہ کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ سن کر خشیت الہٰی سے ٹھوڑی کے بل سجدہ میں گر پڑے ہیں۔ خشیت الہٰی کا معنٰی ہے محبت الہٰی میں گریہ وزاری کرنا خوفِ الہٰی کا مطلب ہے اس کے عتاب اور عذاب سے رونا۔

اُمیّہ بن خلف کی سجدہ میں حیلہ سازی اور بہانہ بازی:

○ ایک مرتبہ صاحب قرآن نبی آخرزمان عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام فِیْ کُلِّ حِیْنٍ وَّاٰنٍ ط حرم شریف میں تشریف فرماتھے کہ سورۃ النجم کی آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی سب پر ایک کیفیت طاری ہوگئی۔ آپ نے آیت سجدہ پر سجدہ فرمایا کفار ومشرکین اتنے متاثر ہوئے تھے کہ وہ بھی سجدہ میں گر گئے۔ امیّہ بن خلف ناخلف بھی وہاں تھا اس کی خرمستی ملاحظہ ہو کہ اس نے ہاتھ سے زمین سے مٹی اٹھا کر ماتھے پر لگالی اور کہنے لگا میرے لئے بس اتنا کافی ہے یہ سجدہ کا منکر غزوہ بدر میں بہت بُری موت مارا گیا۔ سیدنا بلال بن رباح رضی اللہ عنہ جلیل القدر عظیم المرتبت صحابی نے اس کو جہنم رسید کیا۔ اور وہ فنافی النار والسقر ہوگیا۔

بنی ثقیف کے منکرین سجدہ:

○ حضور سید الساجدین والعابدین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی ثقیف کو دعوت اسلام دی اور نماز کا طریقہ بتایا اور سمجھایا تو وہ کہنے لگے۔ آپ ہمیں کوئی ایسی نماز بتائیں جس میں رکوع وسجدہ نہ ہو۔ ہم سرداروں اور رئیسوں اور امیروں کے لئے یوں جھکنا اور پھر زمین پر منہ کے بل گر پڑنا۔ ہمارے لئے بڑی ہتک آمیز بات ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لَا خَیْرَ فِیْ دِیْنٍ لَّیْسَ فِیْهِ رُکُوْعٌ وَّ سُجُوْدٌ ط اس دین میں کوئی خوبی نہیں جس میں نہ رکوع ہو اور نہ سجود۔

نضر بن حارث بدترین دشمن رسول کا انجام کار قتلِ رسوائی:

بروایت صحیحہ:

○ امام شعبی سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے جو زیادتیاں مکہ معظمہ میں مجھ پر کیں تم انہیں نہیں جانتے۔ فرمایا۔ ایک روز مقام ابراہیم حرم شریف میں سربسجود تھا تو یہ آیا۔ اس نے اپنا پاؤں میری گردن پر رکھا اور زور سے دبایا۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ میری آنکھیں ابل کر باہر نکل آئیں گی۔ نیز ایک بار کعبۃ اللہ کے صحن میں مجھ پر سجدہ کی حالت میں اس نے گندی اونٹ کی اوجھ پھینک دی۔ میری بیٹی نے اس کو ہٹایا اور میری گردن اور سر کو دھویا۔ یہ غزوہ بدر میں

Marfat.com

قیدی بنا تو واپسی پر مقام عرق الذبیجہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم سے حضرت عاصم بن ثابت بدری رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر کے فنا فی النار کر دیا۔ منکرین نبوت اور گستاخانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا انجام کتنا بھیانک عبرتناک حسرتناک اور اذیت ناک ہوتا ہے۔ الامان الحفیظ ؕ

ابولہب اور اس کی بیوی کا سجدہ سے روکنا اور راستہ میں کانٹے بچھانے کا انجام:

○ حضور پُرنور سیّد یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حرم محترم میں عبادت کے لئے سحری کو تشریف لے جاتے تو نماز سے روکتا اور سجدہ ریز ہوتے تو ابولہب آپ پر گندگی ''اونٹ کی گندی اوجھ'' پھینکتا اور اس کی بیوی امِ جمیل اروئی راہ میں کانٹے بچھا دیتی ان دونوں کا انجام نہایت گھناؤنا اور ڈراؤنا ہوا اور ان کا مال اور اولاد کچھ کام نہ آیا۔ اس کا نام عبدالعزیٰ تھا نہایت گورا چٹا ہونے کی بناء پر ابولہب کنیت تھی اس کے جسم پر العدسہ طاعون کا زہریلا آبلہ اُبھرا اور سارے جسم میں پھیل گیا پیپ اور کیڑے پڑ گئے اور جسم گل سڑ گیا۔ بدبو اتنی پھیلی کہ کوئی اس کے قریب نہیں پھٹکتا تھا۔ اسی حالت میں نامراد مر گیا اور اس کی لاش کئی روز تک ایسے پڑی رہی جس کے تعفن سے محلہ داروں کا سرا ہنڈ سے بُرا حال ہو گیا اس کی اولاد سے کوئی بھی قریب نہ آیا نوکروں نے گڑھا کھود کر اس میں پھینک دیا اور اس پر دور سے اتنے پتھر برسائے کہ وہ اس میں دب گیا اور فنا فی النار ہو گیا اور اس کی بیوی کانٹوں کا گٹھا سر پر اٹھا کر لا رہی تھی کہ ''پیچھے سرک گیا اور اس کی رسی اس کے گلے میں تختہ دار کا پھندا پھانسی بن گئی وہ بھی جہنم میں سدھار گئی۔ دونوں میاں بیوی ہاویہ جہنّم کے بھڑکتے شعلوں کا ایندھن بن گئے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِہٖ وَ غَضَبِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؕ

سجدہ:

○ عالمِ ازل تا عالمِ ابدٗ عالمِ ارواح تا عالمِ اجسادٗ عالمِ قبر تا عالمِ قیامت سجدہ اصل عبادت اور روح نماز ہے اللہ تعالیٰ اپنے کمال فضل و کرم سے ہر منزل اور ہر مقام پر سجدہ کی توفیق رفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔

قبر میں سجدے اور قانونِ قدرت:

○ اَلْوِلَایَۃُ لَا یَنْقَطِعُ بِالْمَوْتِ کَمَا اَنَّ النَّبُوَّۃَ لَا یَنْقَطِعُ بِالْمَوْتِ ؕ ولایت نہیں منقطع ہوتی موت سے، جس طرح نبوّت موت سے منقطع نہیں ہوتی۔ مومن قبر میں بھی نمازیں

Marfat.com

پڑھتے قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں متعدّد احادیث مبارکہ اور روایات صادقہ سے بطریق کشف صحیحہ اور مشاہدہ صریحہ سے ثابت ہے۔ ''بحوالہ انشراح الصدور بحال الموتی والقبور علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ ط''

○ حضرت ثابت بنانی علیہ الرحمۃ ایک مشہور بزرگ گزرے ہیں وہ دعا مانگا کرتے اے ربّ العالمین! اگر تو نے اپنے کرم سے قبر میں نماز پڑھنے کی کسی کو اجازت دی ہے تو مجھے بھی نماز کی توفیق عنایت فرما دینا۔ راوی کہتے ہیں۔ جب ان کا وصال ہوا تو تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ پڑھنے کے بعد جب قبر کی لحد میں اتارا گیا اور تختے سیدھے کیے گئے تو اچانک ایک تختہ سرک گیا۔ تو دیکھا کہ آپ سبز لباس میں ملبوس سفید جانماز پر قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں اور سجدے پر سجدے کر رہے ہیں۔ سبحان اللہ! کتنے وہ خوش قسمت لوگ ہیں۔ جن کو عالم ارواح روز الست اور عالم برزخ ''قبر'' میں سجدے نصیب ہوئے۔ اور کتنے وہ بدبخت لوگ ہوں گے جو روز حشر رب کریم کی حضوری میں بھی سجدہ نہ کر سکیں گے۔ الامان، الحفیظ ط۔

○ کارزار میدان محشر میں سجدہ کا حکم:

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ○ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ط وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ ○

(پ ۲۹ سورۃ القلم آیت کریمہ ۴۲ تا ۴۳)

جس دن ساق کھولی جائے گی اور دعوت دی جائے گی سجدہ کی تو وہ طاقت نہ رکھیں گے۔ نیچی نگاہیں، خواری، ذلت چڑھی ہوئی اور جب دنیا میں سجدہ کے لئے بلائے جاتے تھے اور وہ صحیح تندرست تھے۔

○ جمہور مفسّرین کرام کے نزدیک کشفِ ساق حروف مقطعات آیات متشابہات سے ہے اس کا مفہوم اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب ط اور اس میں کلام نہیں۔ کشف ساق شدت اور صعوبت کہ وہ وقت بہت سخت ہوگا۔ روز شمار سجدہ کا حکم ہوگا تو منکرین سجدہ کافر۔ تارکین سجدہ اور مسلمان بے نمازی، سجدہ نہ کر سکیں گے۔ کہ ان کی پشتیں تانبے کے تختے کی طرح تختہ ہو کر اکڑی کی اکڑی رہ جائیں گی۔ کیونکہ جب وہ دنیا میں تومند اور تندرست ہوتے تھے تو آذان کی دعوت حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پر نہ مسجد میں آتے اور نہ نماز پڑھتے اور نہ دعوت خداوند عالم کو قبول کرتے وہ آخرت میں سجدہ کرنے سے محروم رہ جائیں گے۔ سب کے سامنے ان کے چہرے نحوست زدہ اور ذلت اور خواری والے ہوں گے۔ اور شرمساری سے نیچی نگاہیں کئے ہوں گے اور وہ سیدھے جہنم کی طرف ہنکائے جائیں گے۔ اور مومن سجدہ میں اس کی تسبیح سے

Marfat.com

لطف اندوز ہو کر شاد کام ہوں گے۔ ؎ او فرشتہ است نداند جز سجود ط

○ اہلِ عرفان کا قول ہے کہ سجدہ کے لئے وہی سر جھکتے ہیں۔ جن کے دل خشیتِ الٰہی سے خستہ اور خوفِ الٰہی سے شکستہ ہوں۔ ان کے لئے نماز اور سجدہ آسان کر دیا گیا ہے ؎

اسے بچا بچا کے نہ رکھ تیرا آئینہ ہے وہ آئینہ جو شکستہ ہو تو خوب تر، ہے دکان آئینہ ساز میں

○ قرآن پاک: (پ۱۴ سورۃ النحل آیت کریمہ ۷۷)

وَ مَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

نہیں امر قیامت کا مگر ایک پلک جھپک آنکھ کی یا اس کے قریب ط بے شک اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔

○ حدیث پاک:

قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى اَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنْ صَلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِي الدَّيْنِ ط

فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مومن کے لئے تخفیف ہوگی دو رکعت نماز مکتوبہ کے برابر یہ دن ہو جائے گا یا اس سے کم۔

بروایت صحیحہ:

○ فرمایا مومن قبروں سے نکل کر ربِ احکم الحاکمین کی بارگاہ میں سجدہ کریں گے ابھی تسبیح سجدہ مکمل نہ کی ہوگی ملائکہ کرام کہیں گے اے سجدہ کرنے والو! اٹھو قیامت کا دن ختم ہو گیا ہے۔ داخل جنت ہو جاؤ۔ رب کریم قیامت کے پچاس ہزار سال کے دن کو مومن نمازی کے لئے دو رکعت نماز فرض یا ایک سجدہ کی تسبیح کے برابر کر دے گا۔ وَهُوَ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرٌ اور وہ اس بات پر قادر ہے دلیلِ جلیل نصِ قرآنی جیسے صحابہ کہف کے تین سو پینسٹھ سالوں کو ایک آدھ دن یا حضرت عزیر علیہ السلام کے سو سال کو ایک یا بعض دن میں سمیٹ دیا۔ بے شک وہ قادر ہے قدیر ہے۔ مالک ہے ملیک ہے اور مقتدر ہے۔ یہ سب اس کی شانِ قدرت کے ظہورات ہیں۔

نعت مبارک

خوشا والضحیٰ جبینت، خوشا زلف عنبر ینت صبحے کہ صبحے، شامے کہ شامے

سویت گردم اے قاصد خوش خرامے، بکوئے جیبم رساں یک پیامے

Marfat.com

کہ اے شاہِ خوباں، بگردوں مقامے | گذر کن گہے جانب ایں غلامے
یکے سینہ بریاں، یکے چاک داماں | سلامے بگویم بصد احترامے
ز روئے گلگوں نخے ہوئے شبگوں | یکے رشکِ صبحے یکے ہمچو شامے
بیا جانِ من! ساقی مے فروشے | کہ ز تشنگی جاں دہد تشنہ کامے
بکن التفاتے بہ فردوس مظہر | بگو مدحے کوئیت صبحے کہ شامے

مرزا مظہر جان جاناں دہلوی نقشبندی مجدّدی علیہ الرحمت

قطعہ نعت

خوشا چہرہ انور، خوشا زلف عنبر | چہ ذاتِ عالی، چہ عالی مقامے
وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ فرمودہ خدا است | چہ عالی مقالے، چہ عالی مقامے

(پ ۳۰ سورۃ العلق آیت کریمہ ۱۹)

"سجود"

دنیا کی زندگی میں رہا تو محروم رکوع و سجود | روزِ شمار پیش آئے گا تجھے وہی اے بے سجود
کینہ حسد عداوت اور مخالفت | بنا دیتی ہے اچھوں کو بے نور و بے سجود
روزِ حشر میں فیصلہ ہو گا جزا و سزا کا | بے بہبود بن گیا تو کہ تھا نا مسعود بے سجود
جیسے نماز نے سمیٹ لیا اپنے اندر کیف معراج | ایسے ہی سمٹ گیا طول روز قیام در یک سجود
منبر پر کیا خوب بآوازِ بلند فرمایا رسول پاک نے | کیا خوبی ہے اس دین میں نہیں جس میں رکوع و سجود
دعا ہے میری ہمیشہ سجدے میں رہوں تیرے حضور | اٹھوں میں روز حشر کو بھی در حالت سجود
مولیٰ تیری ہی ذات مالک و ملیک قادر و قدیر ہے | مولیٰ تیرا کرم وگرنہ کہاں ہم کہاں یہ سجود
یہ بزم سجود تیرے حضور سجائی میرے حضور نے | تیرا کرم تو نے بخش دیا اُمت کو یہ اکرام سجود
حافظ مبارک! گزرے جن کے شب و روز قیام و سجود میں | وہی محشر میں پائیں گے تیرے حضور انعام سجود

کیا بات کہوں حافظ یہ سب عنایت رسول ہے
وگرنہ کیا تیرا قیام اور کیا تیرا رکوع و سجود

○ کلام ما حاصل:

☆ کیا شان ہے ان نفوس قدسیہ کی جنہوں نے حضور سید الساجدین صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں رب قدوس کو سجدے کئے اور نمازیں پڑھتیں۔ وہی چہرے روز محشر رب کریم کے حضور سربسجود

کر سرخ رو ہوں گے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْھُمْ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ السَّاجِدِیْنَ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمُ ط

- ○ تمام کتب سماویہ الہامیہ کا جامع — قرآن
- ○ تمام ستر دینوں کا خلاصہ — دینِ اسلام
- ○ تمام عبادت کی جامع — نماز
- ○ نماز کا خلاصہ — سجدہ
- ○ تمام عبادات کا مقصد — تقویٰ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَمَرِ التَّمَامِ وَنُوْرِ الظَّلَامِ مَا اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ وَ اَقَامَ، بِعَدَدِ مَنْ سَجَدَ وَ صَامَ وَ جَلَسَ وَ قَامَ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ النُّجَبَاءِ الْبَرَرَةِ الْکِرَامِ

از

''محمد عنایت اللہ کان اللہ لہٗ''

Marfat.com

روضۃ الرّابعہ جنّت الماویٰ پ ا

پنجگانہ نماز اور شریعت مطہّرہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

عَلٰى حَبِيۡبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ كَذٰلِكَ ط

○ قَالَ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فی کتب مبین ○

فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ حِيۡنَ تُمۡسُوۡنَ وَ حِيۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ ○ وَلَهُ الۡحَمۡدُ فِى السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ عَشِيًّا وَّ حِيۡنَ تُظۡهِرُوۡنَ ○ (پ۲۱ سورۃ الروم آیت کریمہ ۱۷-۱۸)

تو پاکیزگی بیان کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو اور اسی کے لئے حمد ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور سہ پہر میں اور جب تم دوپہر کرو۔

○ ترجمان القرآن سیّدنا عبداللہ بن عباس مشہور جلیلُ القدر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط سے کسی نے پوچھا کہ قرآن مجید فرقانِ حمید میں پانچ نمازوں کا ذکر ہے تو آپ نے فرمایا ہاں اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ فَسَبِّحُوا سُبۡحَانَ اللّٰهُمَّ ط پاکیزگی بیان کرو۔ تسبیح سے مراد نماز ہے کہ سب یہاں نماز اور اوقاتِ نماز کا ذکر فی البدیہہ ہے۔ تُمۡسُوۡنَ سے نماز مغرب وعشاء تُصۡبِحُوۡنَ سے نماز صبح۔ عَشِيًّا سے نماز عصر اور تُظۡهِرُوۡنَ سے نماز ظہر مراد ہے۔

○ قَالَ اللہ العلی العظیم فی القرانِ المجید والفرقانِ الحمید ط

فَاصۡبِرۡ عَلٰى مَا يَقُوۡلُوۡنَ وَ سَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَ قَبۡلَ غُرُوۡبِهَا ۚ وَ مِنۡ اٰنَآءِ الَّيۡلِ وَ فَسَبِّحۡ وَ اَطۡرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرۡضٰى ○ (پ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت کریمہ ۱۳۰)

اے حبیب عالی وقار! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبر کیجئے ان کی باتوں پر اور پاکیزگی بیان کرو اپنے رب کی حمد کے ساتھ سورج کے طلوع ہونے سے قبل اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اور رات کے لمحوں میں اس کی تسبیح بیان کرو اور دن کے اطراف میں تاکہ تم راضی ہو۔

☆ قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ سے مراد نماز فجر قَبۡلَ غُرُوۡبِهَا سے نماز عصر اٰنَآءِ الَّيۡلِ سے نمازِ عشا اور اَطۡرَافَ النَّهَارِ سے نماز مغرب اور نماز ظہر ہے۔ تَرۡضٰى اللہ تعالیٰ کے اس فضل

Marfat.com

عظیم اور عطاءِ جزیل اور اس کے انعام و اکرام نماز سے آپ خوش ہوں اور مزید روز شمار مسند شفاعت کبریٰ عنایت کر کے تجھے راضی کروں گا۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم　　خدا چاہتا ہے رضاءِ محمد ﷺ
بہم عہد باندھے ہیں روزِ ازل سے　　رضاء خدا اور رضاءِ محمد ﷺ
خدا اس کو کس پیار سے دیکھتا ہے　　جو نظریں ہیں محوِ لقاءِ محمد ﷺ

○ قال اللہ الرحیم الودود فی القرآن الکریم والفرقان العظیم ؕ

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ○　　نماز قائم کرو سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور صبح کا قرآن ؕ بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

(پ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۷۸)

○ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ سے چار نمازوں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کا ذکر آ گیا اور قُرْاٰنَ الْفَجْرِ سے نماز فجر کا لہٰذا ان ہر سہ نصِ قطعی سے ثابت ہوا کہ قرآن کریم فرقانِ عظیم میں عبارۃ النص ۔ اشارۃ النص اقتضاء النص اور دلالۃ النص سے یقینی طور پر بالصراحت پانچ نمازوں اور ان کے اوقات کا بیان موجود ہے۔

○ قال اللہ العلی العظیم ؕ

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (پ۵ سورۃ النساء آیت کریمہ ۱۰۳)　　بے شک نماز مومنوں پر وقت مقرر میں فرض کی گئی ہے۔

○ امام قرطبی فرماتے ہیں: اَلْمَعْنٰى عِنْدَ اَهْلِ اللُّغَةِ مَفْرُوْضٌ مُوَقَّتَهٗ لِعَيْنِهٖ يُقَالُ وَقَّتَهٗ فَهُوَ مُوَقَّفٌ وَوَقَتَهٗ مُوَقَّةٌ ؕ فرمایا اہل لغت کے نزدیک نمازیں فرض کی گئیں ہیں اپنے اپنے وقت میں ان کا وقت نصِ قطعی اور احادیث نبوی سے مقرر اور متعین کر دیا گیا اور فرمایا کہ هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَ هٰذَا وَقْتُنَا ؕ سے وضاحت فرمائی اور پنجگانہ نمازوں کے اوقات بیان فرمائے لہٰذا ثابت ہوا کہ فرضیت نماز کا سبب حقیقی امرالٰہی ہے۔ اور سبب ظاہری نماز کے وقت کا ہونا ہے۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ مشہور فقیہ صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے اپنے غیر وقت میں کوئی دوسری نماز پڑھی ہو۔ مگر مغرب اور عشاء کی

Marfat.com

دونمازیں جن کو مزدلفہ میں جمع فرمایا یہ جمع کرنا بربنائے مناسک حج تھا نہ کہ بوجہ سفر اور غَيْرُ ذٰلِكَ ط
(مدارج النبوۃ ج اص ۷۰۰)

مسائل فقہ حنفی:

☆ دونمازیں ایک وقت میں پڑھنی جائز نہیں۔ مانند ظہرین ''ظہر اور عصر'' اور مغربین ''مغرب اور عشاء''

☆ نمازیں اپنے اپنے وقت میں پڑھے نہ وقت سے پہلے نہ وقت کے بعد۔ وقت سے پہلے نماز ادا نہ ہوگی اور وقت کے بعد نماز قضا ہوگی۔

حکمت کے موتی:

☆ دین اسلام سابقہ ستر دینوں کا خلاصہ ہے اور نماز تمام عباداتِ شرعیہ حج، روزہ اور زکوٰۃ کا نچوڑ ہے۔ کلمہ شہادت توحید و رسالت اور ایمان کا بیج ہے۔ اور نماز انبیاء کرام کی عبادات اور تسبیحات کا مجموعہ ہے۔ اور معرفت الٰہیہ کا سرچشمہ ہے۔

☆ فرمایا۔ اَلْفَرْقُ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْاِيْمَانِ اَلصَّلٰوةُ ط کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والی نماز ہے

☆ یہ پنجگانہ پانچ نمازیں۔ اُولوالعزم انبیاء کرام نے پڑھیں جو رب کریم نے اپنے محبوب پاک کی اُمت پر فرض فرمادی گئیں۔

○ نمازکے اوقات مفروضہ کے لحاظ سے مدارج اور مقامات:

☆ ہادیِ اولیاءِ زمان، پیشوائے علماءِ دوران عارف باللہ خواجہ علاؤالدین عطار قدس سرہٗ الغفار نقل کرتے ہیں کہ ایک روز ابر تھا۔ شہنشاہ ولایت سرکار نقشبند بخاری قدس سرہٗ الباری نے مجھ سے پوچھا۔ کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے؟ میں نے عرض کیا ابھی نہیں فرمایا آسمان کی طرف دیکھو تو میں نے عجیب کرشمہ دیکھا کہ تاحد نظر بیت المعمور کوئی حجاب نہ تھا۔ اور ملاءِ اعلیٰ کے ملائکہ نماز کی تیاری کے لئے وضو کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا تم تو یہ کہہ رہے تھے۔ کہ ابھی نماز کا وقت نہیں ہوا۔ تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ نماز ہمیشہ اول وقت میں پڑھو یہ رضاءِ الٰہی کے خزانہ کی کنجی ہے۔ (افضل المعارفین ص۹۹ بحوالہ نفحات القدس ج ا ص ۱۶۹)

☆ نماز اول وقت میں رضوان الٰہی کے خزانوں کی کنجی ہے۔

Marfat.com

☆ نماز وسط وقت میں رحمتِ الٰہی کے خزانوں کی کنجی ہے۔

☆ نماز آخر وقت میں غفرانِ الٰہی کے خزانوں کی کنجی ہے۔

○ بروایت صحیحہ:

○ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَه، نُوْرًا وَّ نَجَاةً وَ بُرْهَانًا ط جو پنجگانہ نماز کی حفاظت کرتا ہے روزِ شمار اس کے لئے پل صراط پر نور۔ بوقت حساب نجات اور داخلہ جنت کے لئے بُرہان ایمان ہوگی۔

○ پنجگانہ نماز کا اجر عظیم فضل کریم:

بفحوائے نصِ قطعی:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ایک نیکی کے بدلے میں دس نیکیاں

(پ ۸ سورۃ الانعام آیت کریمہ ۱۶۰)

○ شبِ معراج عرش عظیم پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں اور پانچ باقی رہ گئیں۔ حضور اصلُ الکل، خاتم الرّسل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دل میں خیال آیا کہ اگر یہ پچاس رہتیں تو میری امت کے اعمال زیادہ ہوتے۔ تو ربّ قدوس نے فرمایا اے میرے پیارے محبوب! صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ تعداد میں تو پانچ ہیں لیکن حقیقت میں پچاس ہی شمار کروں گا۔ کہ یہ قال میں نمازیں پانچ ہوں گی لیکن حال میں پچاس۔ حساب میں پانچ ہوں گی لیکن ثواب میں پچاس۔ تکلیف شرعی میں پانچ اور تشریف میں پچاس۔ شمار میں پانچ اور انجام میں پچاس۔ عمل میں پانچ اور فضل میں پچاس نمازوں کا ثواب عنایت کروں گا۔ اور مزید فضل سے بلند درجات اور اعلیٰ مقامات اور انعامات سے نوازوں گا۔

○ حدیث بخاری شریف:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَاتِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَّانَوٰی ط فرمایا اعمال کا دارومدار نیت پر موقوف جیسی نیت ویسی مراد۔

○ نماز ظاہراً اور باطناً بہ نیت صحیحہ اخلاص قرب اور رضا سے مندرجہ بالا فضائل کی حامل ہوگی۔

Marfat.com

''نماز''

اک گدا پڑھتا تھا صحرا میں نماز	وقت مغرب میں سنوائے نیک ذات
زن وہاں آئی چلی اے سعید	رکھا پا اس نے مصلا پر پلید
دیکھ یہ زاہد ہوا زن سے خفا	اور کہا زن سے کہ سن اے بے حیا
میں ادا کرتا تھا یاں پر فرض ربّ	تو نے پا رکھا کیوں اے بے ادب
سن کے یہ زاہد سے زن نے کھینچی آہ	یہ کیا کہتے ہو اے ہادیِ راہ
عشق کی نیت سے جاتی تھی چلی	تجھ کو دیکھا نہ مصلاّ اے تقی
عشق نے دل پہ کیا یہ اثر	تن بدن کی کچھ نہ تھی مجھ کو خبر
حیف صد حیف تجھ پہ اے گدا	تو نماز حق میں دیکھے جز خدا

○ قرآن پاک کے ارشادات کی رو سے نماز کے مقامات کا بیان:

☆ اقامت صلوٰۃ: وَاَقِیْمُو الصَّلٰوۃَ ط (پ۱ سورۃ البقرہ آیت ۴۳)

☆ حفاظت صلوٰۃ: حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ ط (پ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۳۸)

☆ باجماعت صلوٰۃ: وَارْکَعُوْا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ (پ۱ سورۃ البقرہ آیت ۴۳)

☆ **تقویٰ:** جملہ عبادات شرعیہ نماز، روزہ، حج زکوٰۃ کا ماحاصل تقویٰ ہے۔ تقویٰ سے مصدر تقی گناہوں سے بچنا۔ تقی خوفِ خدا۔ خوف صرف عذاب یا عتاب کا ہی نہیں ہوتا بلکہ محبوب حقیقی کی ناراضگی کا بھی خوف ہوتا ہے کہ کہیں بے ادبی، حکم عدولی نہ ہو جائے۔ یہ اہل محبت کا تقویٰ ہے۔ رب کائنات کے محبوب پاک سید لولاک علیک الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم، توقیر، اجلال اکرام، ادب ومحبت فرض عین ہے۔ خواہ تم نماز ہی کی حالت میں ہو۔

☆ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تقویٰ کا معیار ادب رسول، محبت رسول اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بنایا۔ جتنا کسی کے دل میں یہ جذبہ محبت وادب، احترام وتعظیم ہوگا اتنا ہی وہ تقویٰ کے بلند ترین مقام عزت پر ہوگا اور اگر کسی کا دل ادب، محبت رسول سے خالی ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے ریائی تقویٰ اور سرابی عمل کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔

○ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۃ الحجرات پ۲۶ میں آداب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سکھائے۔ ادب رسول، محبتِ رسول اور تعظیم وتوقیر رسول کی تعلیم دی کہ میرے پیارے رسول پاک علیک الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

سے تقدیم واقع نہ ہو نہ قول میں نہ فعل میں اور نہ عمل میں۔ گفتگو کرتے وقت ادب واحترام، تعظیم وتوقیر کا پورا پورا لحاظ رکھو۔ نرم کلامی، آہستہ لہجہ، دھیمی آواز اور محبت بھرا انداز اختیار کرو۔ نام لے کر اور آپس میں کی مانند نہ پکارو اور نہ بلاؤ۔ کلمات صفاتیہ سے یا رسولَ اللہ یا حبیبَ اللہ کے مبارک القاب سے مخاطب کرو۔

○ نیز فرمایا: لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَ زَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں کو ایمان کی محبت سے نوازا ادب اور محبت سے تمہارے دلوں کو زینت بخشی۔

○ نیز فرمایا: اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ط اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں کے تقویٰ کو پرکھ لیا اور امتحان لے کر جانچ لیا۔ اور سراہا۔ یہ وحی الٰہی کے پہلے مخاطب اٰمَنُوْا ہیں۔

☆ اور نگاہ رسول نے اپنی صفت يُزَكِّيْهِمْ سے صحابہ کرام کے دلوں کو تزکیہ قلب فرما کر تقویٰ کی انتہائی منزل تک پہنچا دیا۔ سیّدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ کو رب کریم نے اَتْقٰی ''سب سے بڑا متقی'' کے مبارک لقب سے نوازا۔ صحابہ کرام، اہلِ بیت اطہار کے ایمان، ادب و محبتِ رسول اور تقویٰ طہارت کو امتِ مسلمہ کے لئے معیار اور پیمانہ بنا دیا۔ یہی نفوس قدسیہ ان صفاتِ عالیہ سے اللہ جلشانہٗ کے ہاں سب سے زیادہ معزز، مکرّم ہیں۔

○ نیز فرمایا: فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ نِعْمَةً ط اللہ تعالیٰ کا ''صحابہ کرام'' پر یہ محض فضل ہے اور انعام۔ فضل کسی عمل کا محتاج نہیں ہوتا اور انعام، عمل صالح کا نتیجہ ہوتا ہے۔

○ نیز فرمایا: وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ط تم یقین کرلو کہ رسول اللہ ﷺ تم میں اب بھی موجود ہیں کہ آپ کی نبوت ورسالت ازل تا ابد کے لئے ہے۔

دعوتِ فکر: اس میں چلّا چلّا کر درود شریف پڑھنے والوں کے لئے دعوتِ فکر اور پیغام ہدایت ہے فافہم

○ حکمت جلیلہ: بالفرض والتقدیر اگر ایمان کے بعد عمل میں کمی رہ گئی تو یہ ثواب اور اجر کی کمی ہے۔ ایمان محفوظ رہے گا اور انجام کار نجات اور جنت ہے اور اگر ادب اور محبت رسول میں کمی رہ گئی یا اگر خدانخواستہ حضور والا کی شانِ اقدس میں ذرہ بھر بے ادبی یا گستاخی تقریراً تحریراً یا سہواً، نسیاناً اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ کی وعیدہ شدیدہ سے تمہارا سرا پا عمل سب تباہ ہو جائے گا اور تمہارا ریائی تقویٰ تمہارے ایمان کو نہ بچا سکے گا وہ بھی سلب ہو جائے گا۔ اور تم جہنم کا ایندھن بن جاؤ گے خواہ تم مفتی ہو یا قاضی محدّث ہو یا مفسّر۔

مغز قرآن، روحِ ایماں جانِ دیں ہست حبّ رحمۃٌ للعالمین

Marfat.com

نماز فجر

○ نماز فجر اوّل البشر سیّدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام نے ادا کی۔ جب آپ جنت سے پشت زمین پر تشریف فرما ہوئے تو اس وقت زمین میں تاریکی ہی تاریکی تھی۔ تو آپ کو گھبراہٹ ہوئی۔ جب صبح طلوع ہوئی اور روشنی سورج کا نور پھیلا۔ ''یا بروایت ثانیہ'' اڑھائی سو سال بعد سیدہ حوّاء علیہا السلام سے ملاقات ہوئی۔ بدیں وجہ اس کو میدان عرفات اور اس یوم کو یوم عرفہ کہتے ہیں۔ تو آپ نے دو رکعت نماز نفل شکرانہ ادا کئے۔ رب قدوس کو آپ کی یہ اداء نماز اور سجدہ ریزی اتنی پسند آئی کہ اپنے محبوب کی پیاری امت مسلمہ کو یہ دو رکعت نماز بطور فرض تحفہ عطا فرمادی۔

حکمت جلیلہ:

☆ دیدارِ الٰہی کرنے کا مجرب نسخہ اور وظیفہ صبح کی نماز ہے۔ دنیا میں صبح کا منظر ایک ایسا سہانا سماں ہے جو جنت الفردوس کے نورانی وقت کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ جنت میں نہ دن نہ رات نہ گرمی نہ سردی اور نہ سورج کی تپش۔ جنت میں مومن کو مطلع آسمان پر چودھویں کے چمکتے دمکتے چاند کی مانند خداوند قدّوس کی زیارت بالبصر ہوگی اَلْمَوْتُ جَسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ ط موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے۔ جنت میں دیدار الٰہی کے لئے موت لازمی الامر ہے۔ رات کا سونا اور نیند قائم مقام موت ہے ''اَلنَّوْمُ اُخْتُ الْمَوْتِ'' جو مومن میٹھی نیند سے صبح صادق کے دلآویز سہانے اور پیارے وقت میں اٹھ کر نماز فجر ادا کرتا ہے۔ اس کو قبر میں راحت اور حضور سراپا نور رنور علیٰ نور رسید یوم النشور ﷺ کی بقائی ہوش و حواس زیارت باسعادت ہوگی۔ اور ملائکہ نوری کہیں گے نَمْ کَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ ؏ سو جا جیسے دولہا کے ہاں دلہن میٹھی نیند سوتی ہے۔ نماز گلشن رضوان کا دروازہ ہے۔ جس سے مقصود حقیقی تک پہنچ جاتا ہے۔ اور نماز فجر اس کی بشارت دیتی ہے نیز صبح صادق کی ہوا اور فضا میں شفا رکھ دی گئی ہے۔ بحسب الحکم اذان سن کر نیند سے بیدار ہو کر نماز فجر کے لئے داخل مسجد ہوگا تو رحمت الٰہی اس کو اپنی گود میں لپیٹ لیتی ہے۔ ہر قسم کے امراض ظاہری باطنی سے راحت پاتا ہے۔ رب رحیم اس کے ایمان کی حفاظت فرماتا ہے اور منزل مقصود تک پہنچاتا ہے۔

یقین دانم دریں عالم لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا هُوَ، لَا مَوْجُوْدَ فِی الْکَوْنَیْنِ لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا هُوَ

Marfat.com

○ بروایت صحیحہ:

مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ لَيْسَ فِي وَجْهِهٖ نُوْرٌ ط
جس نے فجر کی نماز ترک کی اس کے چہرہ پر نور نہ ہوگا۔

☆ یہ مشاہدہ عینی ہے کہ نماز فجر نہ پڑھنے والوں کے چہرے صبح کو منحوس مرجھائے ہوئے اور سیاہی مائل ہوتے ہیں ان کا رنگ اگر چہ گورا ہی کیوں نہ ہو ان پر نحوست اور یبوست جمی ہوتی ہے۔

☆ قرآن مجید فرقان حمید میں ربّ العزت نے اپنے محبوب سیّد لولاک ﷺ کی عزت والی آل اور عظمت والے اصحاب کے چہروں کا ذکر محبت سے فرمایا ہے۔ کہ ان کے چہرے سجدہ ریزی سے تابندہ درخشندہ اور چمکدار ہیں اور ان کی پیشانیاں مہر و ماہ سے تابندہ تر منور باوجاہت اور پر رونق ہیں۔ یہ نماز فجر اور تہجد رب ذوالجلال والاکرام کی طرف سے بہت بڑا انعام ہے۔

○ بروایت صحیحہ:

مَنْ كَثُرَ صَلٰوتَهٗ بِاللَّيْلِ حَسُنَ وَجْهُهٗ بِالنَّهَارِ ط
جو رات کی تاریکی میں کثرت سے نماز ادا کرتا ہے دن کو ان کے چہرے حسین وجمیل اور پر رونق ہوتے ہیں۔

☆ فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے والا نمازی مجاہد بھی ہے اور غازی بھی قائم اللّیل بھی ہے صائم النّہار بھی ہے۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ نَوِّرُوْا الْفَجْرَ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ اَجْرًا ط
نماز فجر روشنی میں ادا کرو اس کا اجر بہت بڑا ہے۔

○ تنبیہہ:

☆ فجر کی نماز قضا کرنے والے کو فرشتے یَا فَاجِرُ کہہ کر پکارتے ہیں۔

(الفتح علامہ سفیری علیہ الرحمۃ ط)

○ صوفیانہ نکتہ:

☆ نماز فجر کی یہ دو رکعت قائم مقام جسم و روح ہے۔ اور مرتبہ جلال و جمال کی طرف لطیف اشارہ ہے۔ نماز فجر کی رکعتیں ۲ سنت موکدہ + ۲ فرض = ۴ رکعت ہیں۔

Marfat.com

فوائد وفضائل نمازِ فجر

☆ نمازفجر مومن کے لئے چہرہ کا نور ہے۔

☆ نمازفجر عاشقوں کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

☆ نمازفجر نمازی کے لئے چہرے کی تازگی وشگفتگی ہے۔

☆ نمازفجر جسم کی زندگی اور روح کی تابندگی ہے۔

☆ نمازفجر ویران دلوں کے لئے موسمِ بہار ہے۔

نمازظہر

○ نمازظہر ابوالانبیاء سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنے نورِ نظر لختِ جگر بیٹے سیّدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کی قربانی کی قبولیت پر پڑھی۔ جب ان کے فدیہ میں دُنبہ ذبح ہوا جو سیّدنا روح القدس جبرائیل علیہ السلام جنت سے لائے تھے اظہارِ شکر و رضا کے لئے آپ نے چار رکعت نفل نماز ادا کی۔ اور رب جلیل نے آپ کو اپنا خلیل بنالیا۔ اور امت مسلمہ کو یہ نمازظہر فرض تحفہ خلیلی عنایت فرمادی۔ جس شخص نے یہ نماز پابندی سے ادا کی وہ ملت ابراہیمی میں داخل ہوگیا۔

حکمت جمیلہ:

☆ جو شخص نمازظہر استقامت کے ساتھ پڑھتا رہا۔ رب کریم اپنے فضل عظیم سے روز جزا اور سزا یہ انعام عنایت فرمائے گا کہ گناہگارانِ امت کے بدلے میں یہود بے بہبود سے ایک ایک یہودی کو ان کا فدیہ بنا کر نارِ جہنم میں رسید کرے گا اور اس امتی کو نار سے نجات دے کر جنت میں داخل فرمادے گا۔

○ بروایت معتمدہ:

مَنْ صَلّٰهَا حَرَّمَ اللّٰهُ جَسَدَهٗ عَلَى النَّارِ ؕ جس نے بالاستقامت نماز ادا کی اس کے جسم پر اللہ تعالیٰ جہنم کی نار حرام فرمادیتا ہے۔

○ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے خلیل کو نارِ نمرود میں محفوظ و مامون فرمایا اور آگ کے دھکتے ہوئے انگاروں کو پھولوں کا تختہ بچھا دیا۔

Marfat.com

بنتی نہ باغ آتشِ نمرود کس لئے پیشانی خلیل میں آقا کا نور تھا

☆ نیز نمازی کو جب یہ نور نصیب ہو جاتا ہے تو اس نور کو نار نہیں جلا سکتی۔

سپرو آتشِ نمرود ہو کر خلیلِ جلیل نے یہ ثابت کر کے چھوڑا نار میں کب نور جلتا ہے

○ بروایت صحیحہ:

قَالَ نَصِيْبُ اُمَّتِيْ مِنْ نَّارِ جَهَنَّمَ كَنَصِيْبِ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ نَارِ نَمْرُوْدَ ؕ

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میری امت کے حصہ میں نار جہنم ایسی ہوگی جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حصہ میں نار نمرود۔

☆ نماز ظہر کی ادائیگی کرنے والے کے رزق حلال کا کفیل بذاتِ خود ربُّ العزت ہو جاتا ہے کہ یہ وقت ظہر تجارت میں مصروفیت اور منفعت کا ہے وہ اپنا رخ تجارت سے موڑ کر نماز کی طرف جاتا ہے تو رب کریم اس کو ایسی غنا عنایت فرما دیتا ہے جو ہفت اقلیم کی دولت بھی اس کی نظر میں حقیر اور بے مقدار ہو جاتی ہے دن اور سورج کی ٹکیہ "بوقت ظہر" کی حالت رکوع اور سجدہ میں جانے کی سی ہوتی ہے۔ سورج اسی حالت رکوع میں نباتات کو نمو اور پھلوں کو کثرت لذّت اور رنگینی دیتا ہے مومن جب نماز ظہر ادا کرتا ہے تو اس کی یہ حالت سورج کی حالت کے مشابہ ہوتی ہے تو رب کریم مومن کے رزق میں کثرت اور برکت سے حلاوت پیدا فرماتا ہے۔

☆ بفرمانِ ذی شان رب الرحمٰن جلّ شانہٗ جمعۃ المبارک کی نماز کو نماز ظہر کا قائم مقام اور نعم البدل کر دیا۔ اور نماز جمعۃ المبارک کے بعد رزق کو رب کریم نے فضل سے تعبیر فرمایا ہے۔

○ بروایت صحیحہ:

مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ فَلَيْسَ فِيْ رِزْقِهٖ بَرَكَةٌ ؕ

جو شخص نماز ظہر کا تارک ہوگا اس کے رزق میں برکت نہ ہوگی۔

○ تنبیہ نبیہ:

○ نماز ظہر قضا کرنے والے کو فرشتے یَا خَاسِرُ کہہ کر پکارتے ہیں۔

(الفتح علامہ سفیری علیہ الرحمۃ)

○ صوفیانہ نکتہ:

☆ نماز ظہر کی یہ چار رکعتیں چار مراتب قرب محبت و رضا اور اطاعت کی طرف لطیف اشارہ ہے۔

نماز ظہر کی رکعتیں: ۴ سنت مؤکدہ۔ ۴ فرض ۲ سنت مؤکدہ۔ ۲ نفل = ۱۲ رکعت

Marfat.com

فوائد کریمہ وفضائل عظیمہ نمازظہر

☆ نمازظہر میں رزق کی برکت کا راز مضمر ہے۔

☆ نمازظہر جسم وروح کے ذوق کی کنجی ہے۔

☆ نمازظہر نظافت ولطافت کی سرچشمہ ہے۔

☆ نمازظہر بندگی کی بہار کا عین شباب ہے۔

☆ نمازظہر جسم وجان کے لئے نفیس غذا ہے۔

نمازعصر

○ نمازعصر سیّدنا یونس بن متّیٰ نبی اللہ علیہ السلام نے پڑھی۔ جب کہ آپ نے مچھلی کے پیٹ میں بزمانہ ابتلاء آیت کریمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (پ۱۷ سورہ الانبیاء آیت کریمہ ۸۷) کی تسبیح پڑھی تو اللہ رب العزت کو آپ کی تسبیح اتنی پسند آئی آپ کو چار تاریکیوں ''ظلماتِ اربعہ'' زَلّۃ کی تاریکی، رات کی تاریکی، دریا کی تاریکی اور مچھلی کے پیٹ کی تاریکی سے نجات عنایت فرمادی۔ اور مشاہدہ الٰہیہ سے نوازے گئے۔ اور فرمایا:

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ○ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ○ (پ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت آیت کریمہ ۱۴۳۔۱۴۴)

اگر وہ مچھلی کے پیٹ میں آیت کریمہ کا ورد نہ کرتے تو روزِ قیامت دوسرے قبروں سے اٹھتے اور وہ مچھلی کے پیٹ سے نکلتے۔

☆ مچھلی کو یہ شرف ملا کہ چندروز قیام سے وہ قابل زیارت بن گئی اور روزِ سبت دریا کی مچھلیاں اس کی زیارت کرتیں۔ آپ نے یہ چار رکعت نماز بطور اظہار شکر ادا کیں رب قدوس کو آپ کی ادائے شکر اتنی پسند آئی کہ اپنے محبوب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب امت کو بطور یادگار نمازعصر فرض فرمادی۔

○ کقولہٖ تعالیٰ جلّ جلالہٗ وعزّ اسمہٗ ط

حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی ق وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ ○ (پ۲ سورہ البقرہ آیت کریمہ ۲۳۸)

حفاظت کرو تمام نمازوں کی اور نماز وسطیٰ کی۔ اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے نماز ادا کرو۔

☆ جمہور علماء حنیفہ صحابہ کرام کا مسلک یہ ہے اگرچہ تمام نمازیں ایک لحاظ سے صلوٰۃ وسطیٰ ہیں

Marfat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ کی مراد نماز عصر ہے۔

○ حکمت بالغہ:

☆ جو شخص نماز عصر کی حفاظت کرتا اور صحیح وقت میں ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو چار تاریکیوں۔ قلب کی تاریکی، قبر کی تاریکی، پل صراط کی تاریکی اور روز قیامت کی تاریکی کو نور سے بدل دیتا ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ نُوْرٌ نماز نور ہے۔ اور چار غموں سے غم دنیا، غم عقبیٰ، غم رزق، غم نزع سے نجات عنایت فرما دیتا ہے کہ نماز دَافِعُ الْغَمِّ وَالْھَمِّ وَالْاَلَمْ ہے۔

☆ دنیا میں خواہ رات ہو یا دن، صبح ہو یا شام مگر نزع اور قبر "عالم برزخ" میں غروب آفتاب کا وقت عصر نظر آتا ہے۔ جو شخص نماز عصر کی بحکم الٰہی حفاظت کرتا اور صحیح وقت میں ادا کرتا ہے تو رب کریم اس کو نزع کی گھبراہٹ اور بے چینی، قبر کی تاریکی، وحشت اور فشار قبر کو امن و سلامتی سے بدل دیتا ہے۔ اور اس کی قبر گلزار جنت کا نمونہ بن جاتی ہے۔ اور قَبْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ ط کی بشارت ہے۔

○ حدیث قدسی:

☆ عَبْدِیْ اِذَاذَکَرْتَنِیْ بَعْدَ الصُّبْحِ سَاعَۃً وَ بَعْدَالْعَصْرِ سَاعَۃً اَکْفِیْکَ مَا بَیْنَھُمَا ط فرمایا رب قدوس جل شانہٗ اے میرے بندے جب تو مجھے نماز صبح کے بعد اور نماز عصر کے بعد تھوڑی دیر یاد کرے گا تو میں تیرا ان دونوں وقتوں کے درمیان کا کفیل ہوں گا۔

○ حدیث پاک:

مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَلَیْسَ فِیْ جِسْمِہٖ قُوَّۃٌ ط جو شخص نماز عصر ترک کرتا ہے اس کے جسم میں ہمت، طاقت وقوت نہ ہوگی۔

☆ اس کا جسم تھکاوٹ سے چور اور مضمحل رہتا ہے۔ اور وہ رحمت سے دور ہو جاتا ہے۔ ضعف اور کمزوری سے اس کا جسم اور چہرہ بھیانک صورت اختیار کر لیتا ہے۔

تنبیہہ نبیہہ:

☆ جو شخص نماز عصر قضا کرتا ہے فرشتے اس کو یا عاصی سے یاد کرتے ہیں۔

(الفقیر علامہ سفیری الفتح علیہ الرحمۃ)

Marfat.com

○ صوفیانہ نکتہ:

☆ نمازعصر کی چار رکعتوں سے مراتب اربعہ ظاہری وباطنی انوار سے اسرار نماز کھلتے ہیں۔

نمازعصر کی رکعتیں: ۴ سنت غیر موکدہ ۴ فرض = ۸ رکعت

فوائد کریمہ وفضائل عظیمہ نمازِ عصر

☆ نمازعصر میں قوت ایمانی وہمت جسمانی کا راز مضمر ہے۔

☆ نمازعصر کی حفاظت، ضمانت الٰہی کی دستاویز ہے۔

☆ نمازعصر عالم برزخ میں روشنی کا مینار ہے۔

☆ نمازعصر دنیاوآخرت میں نور کا فوارہ ہے۔

☆ نمازعصر کی حفاظت ایمان کا قبالہ ہے۔

نمازمغرب

☆ نمازمغرب سیدنا داؤد خلیفہ اللہ علیہ السلام نے پڑھی۔ جبکہ آپ ابتلاء میں مبتلا ہوئے وہ یہ کہ انسانی شکل میں دوفرشتے مکان کی پچھلی طرف سے داخل ہوئے اور آپ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے جواب دیا تو وہ ہنستے ہوئے چلے گئے ان کے ہنسنے سے آپ کو محسوس ہوا کہ یہ تو میرا حال ہے۔ اور میرا امتحان ہے۔ تو آپ فی الفور استغفار کرتے ہوئے سجدہ میں گر گئے۔ رب کریم کو یہ انداز بہت پسند آیا اور آپ کو وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ (۲۳ سورۃ ص آیت نمبر ۲۵) کے اعلیٰ مدارج سے نوازا اور بادشاہت اور خلافت ارضی عطا فرمائی۔ اس منصب جلیلہ کے شکر میں آپ نے چار رکعت نمازمغرب کی نیت کی اور آپ نے بھول کر تیسری رکعت پر سلام پھیر دیا تو آپ نے پریشانی کے عالم میں دعا کی۔ رب کریم نے اپنے کمال فضل وکرم سے آپ کے سہو واضطراب کو قبول فرمایا۔ اور بطور تحفہ عظیمہ امت مصطفویہ پر نمازمغرب کی یہ تین رکعتیں ہی مشروع فرما دیں۔ "سبحان اللہ" انبیاء کرام علیہ السلام کا سہو بھی رب کریم کا کتنا محبوب ہے۔ یاد رہے کہ سہو، نسیان اور ذہول میں فرق: فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ ط

حکمت بازغہ:

☆ سورج کے غروب ہوتے ہی سارا جہاں اندھیرے کی لپیٹ میں آ جاتا ہے ایک اندھیرا اور لاکھ آفتیں۔ ساری دنیا سم قاتل اور زہر ہلاہل۔ تاریکی پھیلتے ہی موذی حشرات الارض شیاطین

Marfat.com

انسی و جنی بلاو وباء نکل آتے ہیں۔ نماز مغرب ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ ان بلاؤں سے محفوظ و مامون فرما دیتا ہے۔ غروب آفتاب انسان کی زندگی کے غروب ''موت'' سے مشابہہ ہے۔ اس نماز مغرب کی فضا سے مطلع آسمان کا سورج کیا غروب ہوا کہ اس بے نمازی کی قسمت اور تقدیر کا ستارہ بھی غروب ہوگیا۔ جس شخص نے نماز مغرب صحیح طور پر ادا کر لی تو یقیناً اس کی اس نماز سے تقدیر بنتی ہے۔ دعا سے تقدیر بدلتی ہے اور سجدہ سے الٹی تقدیر سیدھی ہو جاتی ہے۔ یہ اس نماز مغرب کی خصوصیت میں سے ہے۔

○ بروایت صحیحہ:

مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ لَيْسَ لَهٗ فِي اَوْلَادِهٖ ثَمْرَةٌ ط

جو شخص نماز مغرب نہ پڑھے اس کی اولاد پر نحوست کے اثرات ظاہر ہوں۔ وہ پھلے پھولے گی نہیں۔

☆ مغرب کی نماز کا وقت نہایت اہم اور بہت تھوڑا ہے اس نماز میں بہت احتیاط چاہیئے۔

تنبیہ نبیہ:

☆ جو شخص نماز مغرب قضا کرتا ہے تو فرشتے اس کو یا فاسق کہہ کر پکارتے ہیں۔

(الفتح علامہ سفیری علیہ الرحمۃ)

صوفیانہ نکتہ:

☆ صلوٰۃ المغرب مرتبہ احدیت کی جامعیت کی متضمن ہے جامع جمال وجلال اور کمال کی طرف اشارہ ہے۔

نماز مغرب کی رکعتیں: تین فرض۔ دو سنت مؤکدہ۔ دو نفل = ۷ رکعت

فوائد کریمہ وفضائل عظیمہ نماز مغرب

☆ نماز مغرب مومن کے ایمان کی شاہد ہے۔

☆ نماز مغرب توحید پر ثابت قدمی کی تدبیر ہے۔

☆ نماز مغرب مومن کے نور ایمان کی دلیل ہے۔

☆ نماز مغرب جانکنی کی کلفت سے بچاؤ کی تدبیر ہے۔

☆ نماز مغرب خاتمہ بالخیر کی دستاویز ہے۔

Marfat.com

نمازِ عشاء

☆ اُمّت مسلمہ کے خصائص میں سے یہ پانچ نمازیں بھی ہیں۔ گزشتہ اُمتوں میں دو نمازیں یا تین نمازیں تھیں۔ نمازِ عشاء نہ تھی۔ یہ نمازِ عشاء سب سے پہلے حضور نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے ادا فرمائی۔ حدیث پاک کی ایک روایت میں ہے حضور نبی کریم روف رحیم ﷺ نے فرمایا۔ نمازِ عشاء میں تاخیر کرو کہ تمہیں گزشتہ امتوں پر اس سے فضیلت دی گئی ہے۔ آذان اقامت تسمیہ آمین کہنا اور وضو کا غُرّ ''نور'' تا بانی میری امت کے خصائص سے ہے۔

☆ ان ہر دو روایات کو ترجیح پہلی روایت کو ہے کہ نمازِ عشاء کسی نبی پر فرض نہیں یہ میری امت کے خصائص میں شامل ہے۔ (مدارج النبوۃ ج اص ۲۷۱)

حکمتِ الٰہیہ:

○ نمازِ عشاء متواتر اور بالاستقامت پڑھنے والے کو انشراح صدر نصیب ہوتا ہے اور چہرہ منور اور قلب نور سے معمور ہو جاتا ہے۔ جس سے فہم و فراست اور علم و حکمت کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ نمازِ عشاء شدید تاریکی کی لپیٹ میں ہے۔ نمازِ عشاء پڑھنے والوں کو روزِ قیامت کی شدید ترین تاریکی میں رب کریم دو نور عنایت فرمائے گا نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ ایک نور اس کے سامنے دوڑے گا اور دوسرا نور دائیں جانب سہارا بنے گا۔ اور وہ مومن نماز کی برکت سے يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (پ ۲۸ سورۃ التحریم آیت کریمہ ۸) پڑھتا ہوا بڑے ناز و انداز اور امن و امان سے پل صراط سے گزر جائے گا سیدھا جنت الفردوس میں داخل ہو جائے گا۔

بروایت صحیحہ:

بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلُمٰتِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ اِنْعَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط

فرمایا خوشخبری سنا دو اپنی پیاری امت کو جو شخص تاریکی وقت میں عشاء کی نماز کے لئے مسجد میں جاتا ہے بطور انعام من جانب اللہ۔ اس کو روز قیامت نور ملے گا۔

○ وعید شدیدہ فرمایا جو عشاء کی نماز گھروں میں پڑھ لیتے ہیں۔ اور وہ مسجد میں باجماعت نہیں پڑھتے۔ چاہتا ہوں ان کے گھروں کو آگ لگا کر جلا دوں۔ العیاذ باللہ العظیم ط

Marfat.com

○ بروایت معتبرہ:

مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَلَيْسَ فِيْ نَوْمِهٖ رَاحَةٌ ط — جس نے عشاء کی نماز ترک کی اس کی نیند میں راحت نہیں ہوتی۔

☆ عشاء کی نماز نہ پڑھنے والے کی نیند سے سکون اور راحت کھینچ لی جاتی ہے اور وہ بے سکونی اور بے خوابی کا شکار ہو جاتا ہے اور فرمایا:

اَلنَّوْمُ رَاحَةُ الْبَدَنِ وَ زِيَادَةُ الْعَقْلِ ط — نیند بدن کے لئے راحت اور عقل کو زیادہ کرتی ہے۔

☆ نیند کو نماز پر قربان کرنا بہت بڑی قربانی ہے۔ نان کے بدلے نان۔ جان کے بدلے جان۔

نان دہی از حق نانت دہند — جان دہی از بہر حق جانت دہند

بروایت صحیحہ:

وَاللّٰهُ وِتْرٌ وَيُحِبُّ الْوِتْرَ ط — اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرمایا ہے

☆ نماز عشاء میں ایک وتر دو رکعت سے ملا کر پڑھنا واجب ہے۔

○ تنبیہ نبیہ:

☆ جو شخص عشاء کی نماز قضا کرتا ہے ملائکہ نوری اس کو یا مضیّع کہہ کر پکارتے ہیں۔

(الفتح علامہ سفیری علیہ الرحمۃ)

صوفیانہ نکتہ:

☆ جس نے پنجگانہ نماز کی حفاظت نہ کی اس کے لئے نہ نور ہے نہ بُرہان اور نہ شفاعت ہے نہ نجات اور نماز عشاء نہ پڑھنے والا عند اللہ و عند رسولہٖ مغضوب ہے۔

نمازِ عشاء کی رکعتیں:

۴ سنّت غیر مؤکدہ۔ ۴ فرض ۲ سنّت مؤکدہ ۲ نفل ۳ وتر ۲ نفل = ۱۷ رکعت

Marfat.com

فوائد کریمہ فضائل عظیمہ نمازِ عشاء

☆ نمازِ عشاء عبادت کا نور ہے۔

☆ نمازِ عشاء بے خوابی کا علاج ہے۔

☆ نمازِ عشاء بندگی اور تابندگی کی بہار ہے۔

☆ نمازِ عشاء حق سے خفیہ سرگوشی کا مژدہ ہے۔

☆ نمازِ عشاء مردہ دلوں کے لئے اکسیر ہے۔

حکمت بالغہ:

☆ اَقُوْلُ اَعَزَّ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ بِعِزَّةِ الدَّارَيْنِ ط اللہ جلّ شانہٗ نے پنجگانہ نمازوں میں دو، تین، چار فرض رکعتیں مقرر فرمائی ہیں فرشتوں کے پروں کی تعداد کی موافقت اور ہیئت میں کہ ملاء الاعلیٰ کے ملائکہ نوری کسی کے دو پر ہیں کسی کے تین اور کسی کے چار پر ہیں جن سے وہ عرش عظیم کے اردگرد اڑ کر تسبیح پڑھتے رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نمازی ان نوری پروں سے پرواز کر کے حریم قدس کی سیر کرے۔

"كَمَا صَرَّحَ عُلَمَاءُ الْاَعْلَامِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ حَالِهٖ وَرَسُوْلُهُ الْاَعْظَمُ ط"

بروایت صحیحہ:

○ جو پنجگانہ نماز کا صحیح طریقہ سے ادا کرتا ہے سستی نہیں کرتا۔ اس کے سر پر روز قیامت نور کا تاج سجایا جائے گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ دین و دنیا میں اس کے لئے کافی وافی اور شافی ہے: كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ط كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ط كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ط كَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ط كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ط کہ وہ ذات حق جلّ شانہٗ شہید، وکیل، حسیب، علیم اور ولی اور مددگار ہے۔

○ پ ۲۶ سورۃ الفتح آیت کریمہ ۲۸، پ ۵ سورۃ النساء آیت کریمہ ۱۳۲، پ ۲۲ سورۃ احزاب آیت کریمہ ۳۹، پ ۵ سورۃ النساء آیت کریمہ ۶، پ ۵ سورۃ النساء آیت کریمہ ۴۵۔

○ **حقیقت نماز اور نماز کا خلاصہ:**

☆ نماز کے اوّل ثناء کے الفاظ مبارکہ اوّل البشر سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام بوقت نفخ روح زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں۔ جو رب قدوس کے پسندیدہ ہیں۔ درود ابراہیمی اور اس

Marfat.com

کے بعد کی دعا ابوالانبیاء سیّدنا ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السلام کی دعا کے الفاظ بعینہٖ نماز میں رکھ دیئے۔ نماز کے اختتام پر ''سلام'' پانچ جلیل القدر عظیم المرتبت انبیاء کرام کا تبرک ہے۔ جو اللہ رب العزت کی طرف سے ان کو عنایت ہوا تھا۔

☆ تشہد التحیات میں شبِ اسراء کے دلہا' مقیم بارگاہ دَنَا فَتَدَلّٰی صلی اللہ علیہ وسلم کا حریم قدس میں ربّ العزّت سے بالمشافہ مکالمہ اور ہمکلامی کا شرف پانا بھی درج ہے سورۃُ الفاتحہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کا نماز کے لئے خصوصی انعام ہے جس نے نماز کو جمیع عبادات صوری ومعنوی کا جامع بنادیا۔

○ حاصل نماز:

☆ معبود حقیقی ذاتِ حق جل شانہٗ نے انبیاء کرام علیہم السلام کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے حمد و ثنا کے الفاظ اور ملائکہ نوری کی تسبیحات کا اجر وثواب اور نور نماز میں جمع کر دیا گیا۔ اور ہمارے حضور افضلُ الرسل مولائے کل ﷺ جامع جمیع صفات کمالیہ کو حریم قدس میں بلا کر افضل العبادات نماز کا تحفہ عنایت فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيْرًا وَصَلُّوْا عَلَيْهِ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؕ

○ بروایت صحیحہ:

○ جب سورۃُ الاعلیٰ پ ۳۰ کا نزول ہوا تو حضور ﷺ نے فرمایا اس آیت کریمہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ؕ کو سجدہ کی تسبیح بنالو اور پ۲۹ سورۃ الحاقہ آیت کریمہ ۵۲ کی آخری آیت مجیدہ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ؕ کو رکوع کی تسبیح بنالو۔

○ حدیث قدسی:

قَالَ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ اِلٰى سُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ بَيْنِىْ وَ بَيْنَ عَبْدِىْ نِصْفَيْنِ بِنِصْفَيْنِ وَ لِعَبْدِىْ مَا سَأَلَ ؕ

(تفسیر جلالین عربی علی الکمالین عربی)

فرمایا ربّ العزّت جل شانہٗ نے میں نے نماز میں سورۃ الفاتحہ کو اپنے اور اپنے بندہ کے درمیان نصف ونصف کر دیا ہے۔ اور میرا بندہ جو مانگتا ہے عنایت کرتا ہوں۔

○ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ لِاَنَّ مُسْتَحِقَّ الْحَمْدُ هُوَ اللّٰهُ تَعَالٰى ؕ قَالَ اللّٰهُ حَمِدَنِىْ فِىْ عَبْدِىْ ۔ جب میرا بندہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ یقیناً حمد کے لائق اللہ ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد کی وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور جب میرا بندہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتا ہے۔ اَلرَّحْمٰنِ الدُّنْيَا وَ رَحِيْمُ الْاٰخِرَةِ ؕ رب قدوس فرماتا ہے میرے بندے نے میری صفت وثنا

Marfat.com

کی اور جب نماز میں بندہ کہتا ہے۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ تو رب کائنات فرماتا ہے میرے بندے نے میری مالکیت اور کبریائی بیان کی وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ط

☆ تو رب کریم فرماتا ہے هٰذَا بَيْنِي وَ بَيْنَ عَبْدِي ط ثنا میری اور دعا میرے بندے کی۔ یہ ایک راز ہے۔

وَاِذْ قَالَ الْعَبْدُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ط ہدایت دوقسم ہے اراءُ الطریق ۲۔ ایصال الی المطلوب۔

☆ جب میرا بندہ کہتا ہے تو میں اس کے لئے ہدایت کے دونوں راستے کھول دیتا ہوں اور اسے صراط مستقیم پر چلاتا ہوں اِذْ قَالَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ جو انبیاء کرام صدیقین، شہداء اور صالحین کا راستہ ہے۔ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا یہ کتنے اچھے رفیق ہیں ان کی سنگت اور رفاقت عنایت فرما دیتا ہوں وَاِذْ قَالَ الْعَبْدُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ اَلْمَغْضُوْب سے مراد یہود بے بہبود ہیں جن پر غضب نازل ہوا وَلَا الضَّآلِّيْنَ سے مراد نصاریٰ گمراہ فریق۔ ان سے بچا لوں گا۔ اور ہدایت کلیہ عنایت فرما دوں گا۔

"وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا قف وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ط"

(پ ۸ سورۃ الاعراف آیت کریمہ ۴۳)

پنجگانہ نماز

نماز میں رکھا ہے خدائے پاک نے بندہ کا حق — کیا انعام ہے نصفا نصفی پاتے ہیں ہم نماز میں
اب ضرورت ہی نہیں طور پر جائیں ہم اے کلیم — کرتے ہیں روز گفتگو یار سے ہم نماز میں
صَلُّوا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ کا فرمان سن — اس نقل سے اصل کو پاتے ہیں ہم نماز میں
انبیاء و رسل کی تسبیحات کا گلدان ہے یہ نماز — رتبہ انوار معراج کا پاتے ہیں ہم نماز میں
یہ چشمہ نور نماز جاری رہے گا تا ابد — اس نور سے آنکھیں ٹھنڈی کرتے ہیں ہم نماز میں

حافظ شانِ الٰہی کا ارادہ ذرا تو دیکھ
رب کریم سے جو چاہیں پاتے ہیں ہم نماز میں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ عِبَادِكَ الْمُنْعَمِ عَلَيْهِمُ الْمُهْدِيِّيْنَ ط السَّاجِدِيْنَ لَكَ الْبَاكِيْنَ عِنْدَ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ ط صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ آمين ط

Marfat.com

روضۃ الرابعہ جنّت الماویٰ ب ۳

شریعت مُطہّرہ اور نماز

مُبَسمِلًا وَ حَامِدًا مُحَمِّدًا مُصَلِّیًا وَ مُسلِمًا وَمُحَمَّدًا "عَزَّوَجَلّ"

○ قال اللہ العلی العظیم فی القرآن الحکیم: (پ ۳ سورہ آل عمران آیت کریمہ ۳۱)

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

اے محبوب فرما دیجئے! اگر تم محبت کرتے ہو اللہ سے تو میری اتباع کرو۔ محبت کرے گا تم سے اللہ اور بخش دے گا تمہارے گناہ اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

شان نزول:

☆ مشہور مفسّر قرآن جلیل القدر صحابی سیّدنا عبد اللہ بن سیّدنا عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے یہود اور نصاریٰ دعوے کرتے کہ نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں وہ ہمیں روز قیامت عذاب نہیں دے گا اور جنت صرف ہمارے لئے ہے۔ تو رب قدوس نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ (بحوالہ جواہر التفسیر یہ تحفۃ الامیرؒ)

☆ ایمان کے چار درجے ہیں۔ مسلمان جو اسلام کے ظاہری احکام نماز روزہ کا پابند ہو۔ مومن جس کے دل میں ایمان سما جائے محبّ جس کے دل میں اللہ جلّ شانہٗ کی محبت سما جائے اور وہ اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ کی تصویر بن جائے۔ محبوب جس سے اللہ تعالیٰ محبت فرمائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ جلّ سلطانہٗ کے محبّ بھی ہیں اور محبوب بھی۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کی عظمت شان کا یہ عالم ہے۔ کہ یہود بے بہود نا مسعود جیسی مغضوب اور نصاریٰ جیسی گمراہ قوم بھی اتباع مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کرے تو اسے محبوب بنالیتا ہے۔ اور ان کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ کہ وہ غفور بھی ہے اور رحیم بھی ہے۔

☆ اطاعت کا معنی ہے حکم بجالانا اور اتباع از خود، پیروی کرنا اور اتباع سنّت مطہرہ کو کہتے ہیں اتباع وہی معتبر ہے جو عشقِ رسول کا نتیجہ ہو ورنہ محض فریب نفس ہے۔

اصل سنّت جز محبت ہیچ نیست

○ اتباع کامل: دین اسلام کے دو رکن ہیں اتباعِ رسول و تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

Marfat.com

☆ یہ دونوں عشق رسول کا ثمرہ ہیں جو کامل مومن کی نشانی ہے۔ بعدہ مرتبہ محبوبیت عنایت ہوتا ہے علامہ اقبال مرحوم نے فَاتَّبِعُوْنِی کے مفہوم کو کتنے احسن اور عمدہ انداز میں اپنے شعر میں بیان فرمایا ہے۔

کی محمد سے تو نے وفا تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○ حدیث پاک میں فرمایا:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ط

تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں بن سکتا جب تک وہ مجھ سے اپنے باپ بیٹے اورلوگوں سے زیادہ محبت نہ کرے۔

☆ محبت اتباع کا ثمرہ ہے کہ محبوب کی نقل اور شکل اختیار کرنے والا اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے۔ فَاتَّبِعُوْنِی سے مقصود اتباع عاشقانہ ہے اور نسبت نبوی سے فیض یاب ہونا مراد ہے۔

لَوْ کَانَ حُبًّا صَادِقًا لَاَطَعْتَہٗ
فَاِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْعٗ

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ اگر تو دعویٰ محبت میں سچا ہوتا تو ضرور فرمانبرداری کرتا کیونکہ محبت کرنے والا محبوب کا مطیع ہوتا ہے اگر اتباع نہیں تو وہ اپنے دعوے محبت میں جھوٹا ہے۔

مغزِ قرآن، روحِ ایمان، جانِ دیں
ہست حُبِّ رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ ایمان نہ علم کا نام ہے نہ عمل کا اگر کوئی مسلمان مطلقا جاہل اور بے عمل ہو۔ نہ نماز نہ روزہ نہ حج نہ زکوٰۃ وہ فاسق وفاجر ہے کافر نہیں۔ کہ اتباع میں کمی رہ گئی یعنی وہ عمل سے خارج ہو گیا لیکن کلمہ بچ گیا۔ وہ روز قیامت عتاب وعذاب کے بعد جنت میں جائے گا کہ ایمان تھا۔ اور اگر کوئی علامہ فہامہ عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کورا اور ادب مصطفےٰ سے نکل گیا۔ گستاخ و بے ادب ہو گیا تو وہ ایمان کے دائرہ سے نکل گیا۔ محروم ہو گیا۔ کہ ایمان عظمت مصطفےٰ کا نام ہے یہ جام جسے نصیب ہو

''ذوق ایں مے نشناسی تا نچشی''

○ خواجہ خوجگانِ امت بہار دین وملت فخر کبار واقف اسرار السید محمد المعروف بہاؤ الدین

شہنشاہ نقشبند بخاری قدس سرہٗ الباری نے فرمایا۔ دین ودنیا کی سعادت کا راز سنت مصطفےٰ علی

صاحبہا الصّلوٰۃ والسلام میں مضمر ہے۔ اتباعِ سنت میں بہار ہی بہار ہے اور نُور ہی نُور ہے۔ آپ شہنشاہِ ولایت کی ولادت باسعادت بخارا شریف کے مضافات قصرِ عارفاں ۷۱۸ ہجری المقدسہ میں ہوئی آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بانی مبانی ہیں۔ خواجہ بزرگوار علیہ الرحمۃ الغفار ؒ سے پہلے گزشتہ ادوار میں بڑے بڑے اولیاء ہوئے۔ مگر جو شہرت' شرف اور عظمت آپ کو ملی کسی اور کو نصیب نہ ہوئی۔ ماوراءُ النہر کے تشنہ لب آپ کی عنایت خاصہ کی نہر سے سیراب۔ ترکستانیوں کے دل آپ کے جذبہ محبت سے ترکنار۔ خطا اور کاشغر والوں کے مُشامِ جان آپ کے مشک نافہ ''نسبت'' سے معطّر۔ اہل خُتن آفتاب ہدایت سے منوّر۔ ساکنانِ عراق کی عروق جان رگیں۔ ''لطائف خمسہ'' آپ کے اخلاص کی نگاہ سے شیریں کام۔ اہلِ روم خاندانِ الغ بحکم فرمان ذی شان قرآن غُلِبَتِ الرُّوْم ؕ سے مغلوبِ محبت' سیستان تا بلتستان' ترکستان تا پاکستان۔ شہرت اور ناموری ایسی گویا نصف النہار کا چمکتا دمکتا سورج۔ کابل کشمیر آپ کے ارغوانی سے رشک کے باعث زعفراں زار۔ اہل مملکت ہند تا سندھ مانند طوطی شیریں مقال اور آپ جیسے تاج الرِّجال کی مدحت میں نغمہ سنج اور فیض یاب یہ ساری بہاریں انوار سنت کا پرتو ہیں۔

○ سیّدۃُ النسآءِ العالمین بتول الزّہراء سَلام اللہ علیہا کے مرقد انور ''جنّت البقیع غرقد'' پر حاضر ہو کر مراقبہ کیا اور ملتجی ہوئے کہ آپ سیّدہ کے وسیلہ جلیلہ اور واسطہ سے سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ فیض بار سے حکم ہوا اے بیٹے ہم نے تجھ کو وہ نسبت عنایت فرمائی جو میری اور میرے صحابہ کرام کی نسبت ہے۔ یہ نسبت رسولیہ پھر صدیقیہ کہلاتی بعدازاں آپ کی کرامت بابرکت سے اَللّٰہ کے نقش کی بناء پر نسبت نقشبندیہ کہلائی اَلْمَدْحُ مَانَقَشَ اِلٰی نَقَّاشِہٖ نقش کی مدح دراصل نقاش اللہ کی مدح ہے۔ اَللّٰھم ثَبِّتْنَا عَلٰی نِسْبَتِھِمْ وَارْزُقْنَا بِبَرَکَتِھِمْ نِسْبَۃً کَامِلَۃً ؕ

○ نسبت نقشبندیہ مجدّدیہ کی فضیلت:

☆ اس نسبتِ عالیہ کے اوّل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پُرنور' سراپا نور' نُور علیٰ نُور کا نام نامی اسم گرامی محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ وسط میں آپ کا نام نامی محمّد علیہ الرحمۃ المعروف بہاؤ الدین اور آخر میں قرب قیامت سرکار امام المہدی آخرالزمان کا اسم ہمایوں محمّد علیہ الرضوان ہے آپ اس مسلک پر ہوں گے اور اس نسبت نقشبندیہ مجدّدیہ کی تکمیل فرمائیں گے۔ اس طریقہ علیا کے اوّل میں آخر میں ظاہر میں باطن میں اسم محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انوار کا فیضان ہے اس اسم پاک سے نقشبندی مجددی فیض یافتہ ہیں اور سنّت نبوی کے نقشے ہیں۔ آپ رئیسُ الطریقت امیر شریعت سرکار خواجہ نقشبند چارہ ہر

Marfat.com

مستمند قدّ سنا اللہ سرّہ الاقدس فرمایا کرتے "مَا فضلیایئم" ہم محض فضلی ہیں۔ راہِ فضل سے مقصود تک پہنچے۔ آپ کے فیضاں کا یہ چشمہ اکنوں تا قیام قیامت ان شآء اللہ جاری و ساری رہے گا۔ فافہم جہاں اتباع نہیں بدعت ہے وہاں بگاڑ ہی بگاڑ ہے حضور آخر الزمان صاحب قرآن علیہ الصلوٰۃ والسلام فِی کلّ حینٍ وّانٍ ط قرآن پاک کی عین تفسیر اور تصویر ہیں وَکَانَ خُلقُهُ الْقُرْآن اس پر شاہد عادل ہے۔ اور امت کے لئے کامل مکمل نمونہ ہے۔

مصحفے را ورق ورق دیدم ہیچ سورت نہ مثلِ صورت اوست

○ بروایت صحیحہ:

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّۃِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ تَمَسَّکُوْا بِھَا وَ عَضُّوْا عَلَیْکُمْ بِالنَّوَاجِذِ وَ مُحْدَثَاتِکُمْ اُمُوْرُکُمْ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثٍ بِدْعَۃٌ وَ کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ ط

فرمایا تم پر لازم ہے پکڑو میری سنت کو اور میرے خلفاء راشدین مہدیین کی سنت کو اور اس سے تمسک کرو اور دانتوں سے مضبوطی سے تھام لو یاد رکھو ہر نئی چیز بدعت اور ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی کا انجام کار جہنم ہے۔

☆ علماءِ حاضرہ نے بدعت کی تقسیم حسنہ اور سیئہ سے کی ہے۔ اولیاء نقشبند فرماتے ہیں بدعت میں حسن اور نور نہیں اور جس بدعت کو حسنہ کہا گیا ہے۔ وہ ہمارے نزدیک مستحب میں شمار ہے اور لفظ بدعت سے اجتناب بھی کیا ہے یہ کمال تقویٰ ہے جس پر ولایت کا دارومدار ہے۔ بدعت عمل اور بدعت عقیدہ ہر دو مذموم ہیں۔ بدعت اصطلاح شرع شریف میں دینِ متین میں ایسی نئی چیز پیدا کرنا جس کی اصل قرآن پاک اور حدیث پاک میں نہ ہو۔ تَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْ سَیِّئَاتِھِمْ اِلٰی یَوْمِ الْحِسَابِ ط

ز سنّت در جنید افگندہ آشوب بہ جذبہ بایزیدش آستاں روب

○ شہنشاہ نقشبند فرماتے ہیں شریعت غرّا اور ملت بیضا میں عزیمت اور سنت دو قیمتی ہیرے ہیں بدعت اور رخصت سنگریزے۔ اس وقت تک کوئی شخص ولی نہیں بن سکتا۔ جب تک اتباع کے سات درجوں میں کامل نہ ہو اور مسلک اہل سنت و جماعت پر مستقیم نہ ہو۔ ولی ولی شریعت مطہرہ کا باغی اور سنت منورہ کا مخالف نہیں اور نہ بے نمازی ولی ہوتا ہے۔ بے نمازی وَلِیُّ الشَّیْطٰن ہے نہ کہ وَلِیُّ الرَّحْمٰن ط ایمان اعمال اور عقائد کا معیار اور کسوٹی صحابہ کرام

ہیں اور نجات کا راستہ اہلِ سنت و جماعت شَکَرَ اللّٰہُ سَعْیَھُمْ کی متابعت اور پیروی میں ہے اقوال وافعال میں بھی۔ اعمال واحوال میں بھی، حرکات وسکنات اور اصول وفروع میں بھی۔ کہ فرقہ ناجیہ صرف یہی ہے باقی سب فرقے زوال وہلاکت کے کنارے کھڑے ہیں۔ آج کسی کے علم میں یہ بات آئے یا نہ آئے لیکن کل قیامت کو ہر ایک جان لے گا مگر اس وقت کا جاننا بے سود ہوگا۔ (مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمۃ ط)

کارِ شیطان مے کند نامش ولی گر ایں ولی است ولعنت بر ولی

○ دین متین اور حبل مبین میں سنّتِ مطہرہ کا اجراء اور احیاءِ بدعت کا قلع قمع اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر ط اہل سنت و جماعت کا نکتہ نظر ہے۔ سنّت مطہرہ متاعِ عزیز اور متاع گراں مایہ، سرمایہ میراث نبوی ہے۔ دنیا دار العمل اور آخرت دارِ جزا یا سزا ہے۔ روز شمار ہر عمل اپنی اصلی شکل میں ظاہر ہوگا۔ درحقیقت نگاہِ باریک بین سے دیکھا جائے تو شرک خفی وجلی، جہنم کا اوڑھنا اور بدعت اسی ورسی اس کا بچھونا ہے یہ جہنم کے انگارے ہیں۔ سنّت اپنی قدامت کے لحاظ سے کتنی بھی چھوٹی نظر آئے۔ انجام کار نور ہی نور ہے اور بدعت اپنی جدیدیّت میں کتنی ہی بن سنور کر سامنے آئے آخر کار ظلمت ہی ظلمت ہے۔ بدعت میں حسن اور نور نہیں جیسے حرام میں شفا نہیں۔ جنہوں نے سنّت مقدّسہ سے وافر حصے پائے انہوں نے حلاوت ایمانی کا ذائقہ چکھ لیا۔ اس کے علاوہ سب خرطُ القتاد اور خرافات ہے۔ یہ حدیث پاک خُذْمَا صَفَا ط دَعْ مَا کَدَرَ کی تفسیر بے نظیر ہے۔ دنیا میں جیسا عمل ویسا فضل۔ رب قدیر کا میزان کَمَا تُدِیْنُ تُدَانُ ط

اک اک ادا ہے آپ کی آیاتِ بیّنات جس زاوئے سے دیکھئے قرآں ہیں مصطفٰے
اختر میرے لئے ہے نعت وظیفہ نجات میری عُروسِ فکر کے عنواں ہیں مصطفٰے

○ خواجہ خواجگاں سرتاج اولیآءِ نقشبنداں چارہ ہر مستمنداں سے کسی نے صوم وصلوٰۃ کے متعلق پوچھا تو ارشاد فرمایا ہمارا روزہ ماسواء کی نفی ہے اور ہماری نماز کَاَنَّکَ تَرَاہُ کی شانِ حضوری کی مظہر ہے۔ اور لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ ط اس پر دلیل جلیل۔ ظاہر شریعت مطہرہ سے آراستہ اور باطن انور طریقت سے پیراستہ ہمارا طریق ہے۔

تا روئے تو دیدہ ام اے منبعِ طراز نے کار کنم نہ روزہ دارم نے نماز
چوں باتو بودم مجاز من جملہ نماز ور بے تو بودم نمازِ من جملہ مجاز

☆ فرمایا: جب سے میں نے نماز میں تیرا جمال باکمال پایا ہے اب کوئی کام نہیں ہو سکتا نہ صوم

Marfat.com

رکھتا ہوں نہ صلوٰۃ۔ تیرا دیدار میری نماز ہے جب کہ تیرے دیدار کے بغیر میری نماز بھی مجاز کے سوا اور کچھ نہیں اس مجاز اور نماز میں حقیقت اور راز دیدار الٰہی ہے۔ اور اغیار، جمال یار اور اس کے راز و اسرار کے قابل نہیں ہوتے۔ فَهِمَ مَنْ فَهِمَ ؕ

تو اے حقیقتِ منتظر نظر آلباس مجاز میں
ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبین نیاز میں
نہ حسن میں رہیں شوخیاں نہ عشق میں وہ گرمیاں
نہ غزنوی میں وہ تڑپ رہی نہ خم ہے زلفِ ایاز میں

○ حدیث نبوی: علیٰ قائلہا الصلوٰۃ والسلام:

لِي مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِي فِيهِ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ ؕ

فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک خاص وقت میسر ہے جس میں کسی مقرب فرشتہ اور کسی نبی مرسل کی وہاں گنجائش نہیں۔

☆ مشائخ کرام نقشبندیہ مجددیہ نے اس حدیث کی یہ تصریح فرمائی ہے کہ یہ معیت دائمی اور استمراری تھی اس دوام استمرارِ وقت کے باوجود آپ کو ایک خاص الخاص اور نادر وقت بھی میسر تھا۔ جو حالتِ نماز میں ہوتا جس سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور قلب کی راحت پاتے ؎

در مقام لی مع اللہ از کمال اتصال — از خدا نبود جدا ہمچوں شعاع از آفتاب
ایں معیت مے نگنجد درمیاں — نے زماں دارد خبر نے مکاں

○ شان فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ: پس میری اتباع کرو اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا۔ سابقین انبیاء کرام علیہم السلام پر جو ایمان لائے وہ مسلمان بن گئے۔ حضور سید الانبیآء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد کامل مکمل اتباع سے اللہ جل شانہٗ کا فرمان ذی شان ہے کہ میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں۔ مرتبہ محبوبیت سے بڑھ کر کوئی اور مرتبہ نہیں۔ فرمایا

اِذَا الْحَبِيْبُ لَا يُخْتَارُ اِلَّا مَاهُوَ اَحَبُّ وَاَكْرَمُ عِنْدَهٗ ؕ

محبوب اپنے محبوب کے لئے محبوب ترین چیز پسند فرماتا ہے جو اس کے نزدیک سب سے مکرم اور معزز ہو۔

○ اللہ جل شانہٗ نے شانِ کلیم علیہ السلام میں ارشاد فرمایا:

وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ؕ

میں نے اپنی طرف سے تجھ پر محبت کا پرتو ڈالا۔

(پ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت کریمہ ۳۹)

Marfat.com

☆ اور اپنے محبوب پاک سیّد لولاک علیک الصّلوٰۃ والسلام کے بحرِ محبت کا ایک چھینٹا ان کے چہرہ پر چھڑکا۔ تو ان کا حال یہ تھا کہ جو بھی آپ کو دیکھ لیتا وہ آپ کی وجاہت اور ملاحت پر دل و جان سے محبت کرتا۔ اور فدا ہوتا تھا۔

☆ والیٔ مصر فرعون نجومیوں کی پیشن گوئی کے مطابق ہر نوزائیدہ لڑکا قتل کرادیتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت پاک پر اللہ تعالیٰ نے آپ کی والدہ ماجدہ کو حکم دیا کہ صندوق میں بند کر کے دریائے نیل میں بہادو۔ فرعون اور اس کی مومنہ بیوی اس وقت دریا کی سیر کر رہے تھے انہوں نے صندوق دیکھا۔ نکالنے کا حکم دیا۔ جب صندوق کھولا گیا۔ تو ایک نونہال بچہ کو دیکھا۔ تو دل گرفتہ ہو گیا۔ فرعون جیسا ظالم صفت انسان نجومیوں کی پیشن گوئیاں بھول گیا اور دل و جان سے محبت کرنے لگا۔ اس کی مومنہ زوجہ آسیہ بنت مزاحم سلام اللہ علیہا نے دیکھا۔ چوما سینہ سے لگا لیا۔ اور کہنے لگی ہم اس کو اپنا بیٹا بنالیں گے۔ (خلاصہ مفہوم القرآن الحکیم)

☆ حضرت امام ربانی محبوبِ صمدانی سرکار مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے یہاں ایک لطیف اور نفیس نکتہ بیان فرمایا ہے۔

وَقَالَ الْمُجَدِّدُ لِأَلْفِ الثَّانِیْ ؕ کَانَ مَبْدَأُ تَعَیُّنِ الْکَلِیْمِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْمَحَبَّۃُ الصِّرْفَۃُ وَ مَبْدَأُ تَعَیُّنِ الْحَبِیْبِ ﷺ اَلْمَحْبُوْبِیَّۃُ الصِّرْفَۃُ لِأَجْلِ ذٰلِکَ ؕ کَانَ کَلِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ رَأْسُ الْمُحِبِّیْنَ وَالْحَبِیْبُ رَأْسُ الْمَحْبُوْبِیْنَ ؕ

فرمایا حضرت کلیم مبدأ محبت محضہ ہیں اور ہمارے حبیب مکرّم کا مبدأ تعیین محبوبیت کاملہ ہے اس لئے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام عاشقوں اور محبوں کے سردار ہیں اور ہمارے رسول محمد مصطفےٰ ﷺ جملہ محبوبوں کے سردار ہیں۔

(خلاصہ تفسیر مظہری)

☆ بے شک جس کو اللہ تعالیٰ اپنے جمال لازوال، حسن بے مثال کی جلوہ گاہ بنادے اس کو اللہ تعالیٰ کے فرشتے اور انسان محبت کرتے اور فدا ہوتے ہیں

حمد محمود کہ در جملہ صُوَر شد بہ انوارِ محمّد جلوہ گر ﷺ
سیّد و سرور محمّد نُور جان مہتر و بہتر شفیع مجرماں ﷺ
مہترین و بہترین انبیاء جز محمّد نیست درارض و سما ﷺ
رازدارِ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا پردہ دارِ عالم باطن معًا

Marfat.com

حضرت اُمُّ الکتب عقلِ کل — شہسوارِ لامکاں ختمِ رُسل
لِیْ مَعَ اللہ شان خود فرمودہ — من ندانم بندہ یا حق توئی
در مقام لِیْ مَعَ اللہ سیر نیست — وحدت محض است غیر نیست
اے کمال زندگی جاودان — روح اعظم جانِ عالم جانِ جان
انبیاء و اولیاء تفصیلِ تو — از کمالِ حق شدہ تکمیلِ تو
از ہزاراں جبرائیل اندر بشر — بہرِ حق سوئے غریباں در نظر

(مثنوی بحرالعلوم مولانا روم علیہ الرحمۃ القیوم)

☆ نیز فرمایا: شریعت مطہرہ کے تین اجزاء ہیں علم، عمل اور اخلاص۔ اس سے رضاء الٰہی کا حصول ہے۔ یہ رضا دنیا' آخرت کی تمام سعادتوں سے بڑھ کر ہے۔ تصوف شریعت مطہرہ کے تیسرے جز اخلاص کو مکمل کرتا ہے۔ تصوف در حقیقت شریعت کا خادم ہے نہ کہ مخالف مثلاً زبان سے جھوٹ نہ بولنا شریعت ہے۔ اور دل سے جھوٹ کا خطرہ دور کرنا اور سچ کی عادت بلا تکلف اور بلا تصنع کے حاصل ہو جانا اخلاص ہے۔ اور دعویٰ محبت میں سچا اور جھوٹا ہونا شریعت پر استقامت اور عدم استقامت سے ہے۔ جب کہ سچا سکر اور مستی بے خودی کی حالت میں بھی بال برابر شرع کی مخالفت میں عمل نہیں کرتا۔ اور یہ تصوف ہے۔ ''مولانا روم مست بادہ قیوم'' مستی کی حالت کے وقت ہوش میں آ جاتے اور نماز پوری ادا فرماتے تھے۔ اور کہتے اے میرے محبوب دل جب تو مجھ پر راضی ہو جائے تو مجھے کائنات عالم کی ہر شئی مسکراتی ہوئی نظر آتی ہے ؎

اِذَا کُنْتَ عَنِّیْ یَا مِنَی الْقَلْبُ رَاضِیًا — اَریٰ کُلَّ مَنْ فِی الْکَوْنِ لِیْ یَتَبَسَّمُ

○ قدوۃ العاشقین' العارفِ المعظم فی النثر والنظم' مخدوم الانامی جناب مولانا عبدالرحمٰن جامی

قدس سرہٗ السامی نے خواجہ خواجگان کی منقبت میں فرمایا ؎

از خطِ آں سکہ نشد بہرہ مند — جز دل بے نقش شہ نقشبند

☆ فرمایا: خواجہ بزرگوار نے ابتدا تا انتہا اپنے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی بنیاد شریعت مطہرہ و سنت پر رکھی اور ہر حال اور قال میں عزیمت پر استقامت اور بدعت سے کلی اجتناب فرمایا جس میں صحابہ کرام کے آثار مبارکہ کی اقتداء ہے۔ اور آپ کا مقولہ اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ ط کرامت سے استقامت بلند تر اور بہتر ہے ؎

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دین حق کی شرط اول ہے — اسی میں ہو ذرا خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

Marfat.com

☆ نیز فرمایا کرتے ہم کریم کے چاہنے والے ہیں کرامت کے نہیں۔

☆ نیز فرمایا: کمالاتِ انوار نبوّت کا حصول محض عطیہ الٰہی ''وہبی'' ہے۔ کسب اور عمل کا اس دولت کے حصول میں کوئی حصہ نہیں بخلاف کمالاتِ ولایت کے کہ اس کے مبادی اور مقدمات کسبی ہیں ریاضت اور مجاہدہ سے حصول ممکن ہے۔ لیکن یہ مقامات ولایت بغیر نماز اور اتباعِ سنّت کے ناممکن ممتنع بلکہ محال ہیں۔

عطا کی جاتی ہے جن کو نگاہِ عرفانی ہے اُن کی عظمتوں کی داستان طولانی
خدا کے بندے نُور کی تحریر پڑھتے ہیں ہیں سجدہ ریز جن کے در پہ فغفوری وسلطانی

○ غوثِ اعظم محبوب سبحانی شاہ بغداد الشیخ المشائخ السیّد محمّد عبدالقادر بغداوی جیلانی قدس سرّہٗ النورانی ؒ کشف کے واقعہ پر انکشاف فرماتے ہیں۔

○ فرمایا: میں نے ایک دن اچانک عجیب دھواں کی گھٹا دیکھی تو اس سے آواز آئی۔ اے عبدالقادر! میں تجھ سے راضی ہوں۔ اب تجھے نمازیں معاف کرتا ہوں۔ تو آپ نے فی الفور حضور سیّد الانبیآء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف توجہ کی اور فرمایا نمازیں تو آپ کو بھی معاف نہ تھیں۔ میں نے اس پر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھا تو وہ دھواں سا یکدم غائب ہوگیا۔ تو کوئی اُس سے دوڑتا ہوا کہنے لگا۔ اے عبدالقادر میں نے کتنے اہلِ طریقت کو اس طریقہ سے گمراہ کیا ہے لیکن تیرے علم نے تجھے بچالیا تو اس پر جواباً فرمایا۔ اے لعین! میرے علم نے نہیں میرے رب کے فضل نے مجھے بچایا ہے۔

(بحوالہ معدنُ الانوار بہجۃ الاسرار سرکار السیّد محمد ابوالحسن نورالدین علی قدس سرّہٗ الجلی والخفی)

☆ لہٰذا آپ نے اپنی سیرت پاک سے بتادیا کہ ولایت کی اعلیٰ سے اعلیٰ منزل پر بھی نماز کسی صورت اور کسی حالت میں معاف نہیں۔ نماز ولایت کی پہلی سیڑھی ہے۔ اور آخری منزل بھی نماز ہے۔ بے نمازی وَلیُ الشیطن ہے وہ ولی الرحمٰن نہیں۔

○ شیخ الشیوخ خواجہ عالم سرکار السیّد محمّد شہاب الدین عُمر سہروردی شہنشاہِ سلسلہ عالیہ سہروردیہ قدّس سرّہٗ العالی نے عوارف المعارف میں فرمایا:

كُلُّ حَقِيْقَةٍ رَدَّتْهُ الشَّرِيْعَةُ فَهُوَ زِنْدِيْقٌ ؒ جس حقیقت کو شریعت رد کر دے وہ زندیقہ ہے۔

☆ شریعت مطہّرہ ہی اصل کار ہے۔ محک اور معیار ہے۔ طریقت میں جو کچھ منکشف ہوتا ہے

Marfat.com

شریعت مطہّرہ کی ہی اتباع کا صدقہ ہے۔ شرعی امور سے ذرّہ بھر بھی روگردانی، گمراہی کا پیش خیمہ ہے۔ عشق کے بغیر عمل سے پیدا ہونے والا تقویٰ ثمر بے ذائقہ ہے اس راہ محبت اور عشق میں شرطِ اوّلین نماز ہے۔ اس کے بغیر منزلِ مقصود تک رسائی ناممکن ہے۔

○ خواجہ خواجگاں عالم، جہد الانبیاء السیّد محمد معین الدین حسن سنجری اجمیری چشتی علیہ الرحمۃ نے ''فوائد السالکین'' میں ارقام فرمایا:

☆ شہنشاہ ولایت ہند، چشت اہلِ بہشت کا فرمان۔ تمام دینوں کا اصل دینِ اسلام ہے اور تمام عبادات کا سرّ نماز۔ جس سے نماز گم ہوگئی اس سے اس کا دین گم ہوگیا۔ آپ سے زندگی بھر سنت تو درکنار ایک لمحہ کے لئے بھی خلافِ مستحب فعل سرزد نہیں ہوا۔

اقول: امام الہمام قدوۃ المتاخرین، حجۃ المتقدمین، الشیخ شہاب الدین سیّد احمد مغربی قدس سرہ الجلی والخفی ؒ اپنی مشہور تصنیف لطیف ''فوائد الطریقت فی جمع بین الشریعت والطریقت'' اور شیخ محقق جناب عبد الحق محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ القوی کی کتاب تالیف مُنیف مجمع البحرین کا مطالعہ قارئین کرام کے لئے از حد ضروری ہے کہ انہوں نے صوفیائے متقدمین کرام کے مشکل معاملات اور نظریات کو عجیب انداز محبت سے منکشف فرمایا۔ اور ثابت کیا کہ شریعت اور طریقت یک جان ہیں۔

○ زبدۃ الاولیاء المحققین، وارث علوم انبیاء والمرسلین، قیومِ زمان خواجہ محمد معصوم نقشبندی مجددی

نبیرہ سرکار امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرّہ الرحمانی نے جواہر معصومیہ ص ۱۵ پر نقش فرمایا:

○ مخدوما! کمالات ولائت صورتِ شریعت کا نتیجہ ہیں اور کمالات نبوت حقیقت شریعت کا ثمرہ پس کمالات ولایت اور کمالات نبوت میں سے کوئی کمال بھی ایسا نہیں جو دائرہ شریعت سے باہر ہو اور شریعت سے مستغنی ہو ولایت صغریٰ، ولایتِ کبریٰ ایمان، ایقان کے بعد عبادات شرعیہ ''نماز'' اور اعتقاد صحیحہ پر منحصر ہے۔ فافہم

○ ملا محمد عبد الواحد لاہوری نقشبندی مجددی وہ خوش قسمت ہیں۔ جنہیں خواجہ خواجگان السید محمد رضی الدین فانی فی اللہ باقی باللہ نقشبندی دہلوی بَرَّدَ اللّٰہُ مُضْجَعَہٗ ؒ نے امام ربانی محبوب صمدانی سرکار مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرّہ النورانی کی خدمت میں تربیت کے لئے بھیجا تھا۔ آپ کثیر العبادت اور کثیر المراقبہ تھے۔ ایک روز آپ نے ذوق اور کیف میں اپنے پیر بھائی سے پوچھا۔ کیا جنت میں نماز ہوگی تو اس نے کہا جنت میں نماز نہیں ہوگی کہ جنت دارالجزاء ہے

Marfat.com

دار العمل نہیں۔ تو آپ نے آہ بھری اور رو پڑے کہ جہاں اس رب العزت کی عبادت نماز نہ ہو گی وہاں کی زندگی کیسی ہوگی

لِلّٰہِ الْحَمْدُ ہر آں چیز کہ خاطر خواہ اوست　　آخر آمد ز پسِ پردہ تقدیر پذیر

○ عالمِ عرفانی خواجہ محمّد صالح کلابی خلیفہ مجاز سرکار مجدّد الف ثانی قدّس سرّہٗ الرحمانی معمولات مجددّیہ میں تحریر کیا۔ ہم احوال طبعی کو شریعت مطہرہ کے تابع سمجھتے ہیں نہ کہ شریعت کو احوال کے تابع کہ شرعِ قطعی ہے جو وحی الٰہی سے ثابت ہے اور احوال ظنی۔ جو کشف اور الہام کے ذریعہ پیدا ہوتے ہیں۔ پس ظنی کو قطعی کے تابع ہونا چاہیئے نہ کہ قطعی کو ظنی کے تابع۔ انبیاء عظام علیہم السلام کے معارف کتاب و سنّت سے ہیں جو نصوص قطعیہ ہیں اور اولیآء کے معارف نصوص ظنّیہ ہیں ہماری شریعت مطہرہ میں امام مجتہد کے قول پر فتویٰ ہے نہ کہ ولی کے کشف پر۔

○ نیز فرمایا طبیعت کو شریعت کے ماتحت کرنا چاہیے نہ کہ شریعت کو طبیعت کے تو تب صَلُّوْا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ ؐ سے نماز شرعی ظاہری کے باطنی اسرار رموز اور انوار کھلتے ہیں۔

○ کاشف الحقائق، کنز الدقائق علامہ محمد بدر الدین سرہندی نقشبندی مجدّدی حضرات القدس ج ۲ ص ۶۶ میں رقم فرمایا احوال شریعت کے تابع ہیں شریعت احوال کے پرکھنے کی کسوٹی ہے۔ بڑا تعجب اور افسوس ہے کہ ناقص اور خام قسم کے درویش اپنے کشفِ ظنّیہ سے شریعت بیضاء کے انکار اور مخالفت کی جرأت کرتے ہیں حالانکہ بمطابق فرمانِ نبی الرحمٰن ؐ لَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا مَا وَسِعَہٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ ؐ اگر جلیل القدر پیغمبر حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام بھی حضور پاک سیّد لولاک علیک الصّلوٰۃ وَالسلام کا زمانہ پالیتے تو ان کے لئے بھی سوائے اس روشن شریعت کی پیروی کے اور کوئی چارہ کار نہ ہوتا تو پھر ایسے کور باطن درویش دلریش کی کیا حیثیت ہے۔ اور یہ جہلِ مرکب، کندہ ناتراش، اسمی ورسمی پیر فقیر اور نقلی درویش، زبان نیش، جو علم و عقل سے عاری اور شرک بدعت اور رسومات کے پجاری ہیں۔ کیا جانیں نہ انہوں نے شریعت مطہّرہ کے باغ سے پھول چنا اور نہ طریقت کے پھول کی خوشبو سونگھی اور نہ اہلِ علم کی مجلس میں بیٹھے اور نہ اہل بصیرت کے احوال کی خبر پائی

گلے از گلبن شریعت نچیدہ نہ بُوئے گل از طریقت شمیدہ
نہ در مجلس اہل علمش گزر، نہ از شیوہ اہلِ حلمش خبر

○ قطبُ الواصلین، غوث العارفین، السیّد محمّد عبد العزیز دباغ مغربی قدّس سرّہٗ الجلی والخفی ؒ ابریز شریف ج ۲ ص ۱۹۴ میں ارقام فرمایا۔

Marfat.com

☆ یہ تقریر آپ نے ایک سوال کے جواب میں کی کہ ولی بن جانے کے بعد ظاہراً نماز کی ضرورت نہیں رہتی۔ فرمایا ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ ولی نماز پڑھنا چھوڑ دے۔ آتشِ عشق کے دو کاویے ہروقت مومن کو داغتے رہتے ہیں۔ مشاہدہ ذاتِ محمدی ﷺ داغتا ہے دل کو اور حق تعالیٰ کا مشاہدہ داغتا ہے روح کو اور اس کو حکم دیتے ہیں نماز کا اور دیگر تمام احکاماتِ شرعیہ کا۔ یہ ناممکن ہے کہ ولی تارکِ نماز ہو۔ انتہٰی کلامہٗ

جو کرنی ہو جہانگیری محمد کی غلامی کر عرب کو تاج سر پر رکھ خداوند عجم ہو جا ﷺ

☆ اور فرمایا معبودِ مطلق مقصودِ حقیقی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذاتِ حق ہے۔ اور معیارِ مطلق، معیارِ حقیقی حضور محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اس مرکز اور معیار سے جب بھی اور جتنا بھی کوئی دور ہوگا وہ اسی قدر گمراہ ہوگا۔ جتنا اس مرکز، محور سے نسبت قرب پا گیا اتنا ہی وہ کامیاب، کامران ہوگیا ؂

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست گر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است

☆ نیز فرمایا: جاہل صوفیا ابنائے زمانہ نے جوہر ریزوں کو چھوڑ کر خزف ریزوں پر قناعت کر لی ہے۔ جو قابل افسوس ہی نہیں، قابل مذمت بھی ہے۔ شریعت منورہ کا باغی بے نمازی گندگی کو پاکیزگی، خرافات کو کرامات اور ظلمات کو تجلیات اور خود کو ولی مشہور کرتا ہے۔ صوفی بے علم مسخرہ شیطان ہے وہ جانتا ہی نہیں کہ وہ اُسے حکم ربُّ الرحمٰن صوم وصلوٰۃ اور صلوٰۃ والسلام سے روکتا ہے یہ بے نمازی بے ریش گدی نشین اپنے آپ کو مشائخ عظام کہلاتا ہے ؂

جانتا ہوں میں کہ مشرق کی اندھیری رات میں بے یدِ بیضا ہے ویران حرم کی آستین

☆ ان شیخوں میں سوائے عظام "ہڈی" کے کچھ نہیں "خوئے بدرا بہانہ بسیار" کے مصداق ہی نہیں بلکہ یہ "عذر گناہ بدتر از گناہ" کا شکار ہیں۔ ہدایت کی راہ گم کر بیٹھے ہیں اور یہ کاسہ لیس سجادے عجیب عجیب قسم کے لایعقل دلائل سے اپنی نماز جالی اور حقہ کے کش کا آوازہ بلند کرتے اور کہتے ہیں کہ ہم ہروقت نماز میں رہتے ہیں۔ العیاذ باللہ العظیم

عجب اک کرشمہ اس دور میں دیکھا کہ پہلو سے ید بیضا نکلتا تھا مگر کاسہ نکل آیا

○ علاوہ ازیں کہتے ہیں ہماری نماز حالی ہے قالی نہیں۔ "جو قالی ہیں وہ خالی ہیں" ہم روحانی نماز ادا کرتے ہیں۔ مقولہ مشہور ہے "ایجادِ بندہ، اگرچہ گندہ" یہ فاسق وفاجر بے دین بے نماز لوگ اسیر نفس شریر کے پیر، شریعت مطہرہ کے باغی صراحۃً ارتداد والحاد کے کفریات اور لغویات میں رسوا ہوگئے۔ تُف بر رُخ بیدینی ؂ "کیا کیجئے علاج اس مرض لاعلاج کا" یا اللہ!

Marfat.com

اک تیرے دروازے کو جب چھوڑا تو پھر کیا بتاؤں کتنے دروازوں پہ رسوائی ہوئی

○ فقیر غفرلہ المولی القدیر عرض کناں ہے۔ ایک درویش اپنی زبان نیش سے دلریش باتیں نماز کی مخالفت میں کر رہا تھا کہ ہم نماز حالی کے قائل ہیں نہ کہ قالی نماز کے جو قالی ہیں وہ خالی ہیں۔

اے مرغِ سحر عشق زپروانہ بیاموز کاں سوختہ راجاں شد آواز نیآئد
ایں مدّعیاں در طلبش بے خبر اند کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیآئد

☆ اس پر فرمایا کہ نماز کے انکار سے تو نے مقصدِ زندگی کو پائمال اور حقوق اللہ وحقوق العباد کو ضائع کر دیا۔ یہ دونوں حقوق اللہ وحقوق العباد ایک ہی شمع کی شعاعیں اور ایک ہی چشمہ کی موجیں ہیں اور نماز دونوں کا سرچشمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت وثنا کرنا بندہ پر فرض ہے ''نماز وثناء' تعوذ' تسمیہ قرآت قرآنِ پاک تسبیح وتہلیل اور تکبیر ذکر وفکر کی جامع ہے۔ جو تو نے نماز نہ پڑھ کر اس فرض کو ادا نہ کیا۔ نیز اس سے بڑھ کر احسان فراموشی اور کیا ہوگی کہ تو نے اپنے محسنِ اعظم رسولِ اکرم ﷺ کا حقِ احسان۔ حقِ نمک' حقِ غلامی ادا نہ کیا۔ نماز میں عظیم نعمت سلام اور درود شریف کا تارک ہو کر انعامِ خداوندی جواب سلام سے محروم ہو گیا۔ علاوہ ازیں اپنے اہل وعیال اور ماں باپ کے لئے دعا کے حقوق بھی تو نے ملیامیٹ کر دیئے اور نہ اپنے لئے دعا کر سکا جو تیرے نفس کا حق تھا اور جملہ مسلمانانِ عالم کے حقوق بھی تو نے پائمال کر دیئے۔ جس سے دنیا کے ثمرات اور آخرت کے اجرات سے تیرا دامن خالی رہ گیا۔ جس سے دنیا کی زندگی میں ندامت اور ذلت اور دارِ آخرت میں عتاب اور عذاب ''الامان الحفیظ'' یہ کتنا عبرت کا مقام ہے کہ مسلمان ہو اور بے نماز ''تف بر رُخِ بیدینی'' ایسے بداعمال بدحال اور بدمآل ''خوئے بدرا بہانہ بسیار'' میں گرفتار لوگ اور ان کے یہ خرافات قولِ شنیع اور گمراہی فضیح ہیں۔

تیری نسبت سے زندگی رشک ومہر د ماہ تھی تجھ سے کٹ کر در بدر بے آبرو ہوگئی

☆ عشق کو سینہ میں چھپانا اور اپنے دامن میں جلتے ہوئے آگ کے انگارے کو رکھنا آسان کام نہیں۔ ایک ہاتھ میں شریعت کا جام اور دوسرے ہاتھ میں عشق کے جام ان دونوں کو نبھانا کسی ہوس ناک کا کام نہیں۔ ان کا حال یہ کہ ''گاہ بنالد چو صنوبر، گاہ ببالد چوں رباب''۔

کارِ ہر ظرفے نباشد عشق پنہاں داشتن سہل کارے نیست اخگر در گریباں ساختن
درکفِ جام شریعت برکف سندان عشق ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن

Marfat.com

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک سیّد لولاک علیک الصلوٰۃ والسلام کو شکل و شمائل، گفتار و کردار، اقوال وافعال میں صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ط کے رنگ سے رنگین کر کے اور صفات الٰہیہ اور اخلاق الٰہیہ سے مزین کر کے مبعوث فرمایا۔ اللہ کا رنگ کیا ہے وہ رنگِ محمدی ﷺ ہے یہ رنگِ محمدی ﷺ حسن و جمال اور اپنی رنگینی اور رعنائی میں تمام رنگوں سے بڑھ کر اور خوب سے خوب تر ہے۔ اولیاءِ کاملین اسی رنگ ''صفات محمدی'' سیرت احمدی ﷺ سے رنگین ہوگئے اے ایمان والو! تم بھی صفاتِ الٰہیہ اور صفات محمدّیہ کے رنگ سے رنگین ہو جاؤ۔ مراد پا جاؤ گے۔ (پ ۱ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۳۸)

گرنداری از محمدؐ ﷺ رنگ و بُو
از زبان خود میالا نام اُو

○ اے ایمان والو! اگر تم سیرت وصورت میں محمد مصطفےٰ ﷺ کے رنگ و بو سے رنگین نہیں تو پھر اپنی ناپاک زبان سے یہ پاک نام نہ لو۔ اللہ جل شانہٗ نے ذات مصطفوی کو قیامت تک آنے والوں کے لئے مصدرِ ہدایت اور منبع فیض بنایا ہے۔ اور اپنے محبوب پاک سیدلولاک ﷺ کی رداءِ رحمت کو اتنا وسیع کر دیا ہے کہ تمام عالمین آپ کے زیر سایہ ہیں اور وہ فیضِ سنّت کی چھاؤں میں اپنے آپ کو رنگین بناتے ہیں اور تسکین پاتے ہیں۔

نورٌ نورم، نور نورمٌ نور نور
من چراغ و پنبہ و روغن نیم

سِرّ پا کم آمدہ در مشتِ خاک
من نیم مسعود یارا من نیم

○ میں نور ہوں۔ میں نور ہوں۔ میں نور ہوں نور۔ میں چراغ، روئی، تیل نہیں ہوں میں تیرا پاک سِرّ راز ہوں ایک مٹھی بھر خاک میں آیا ہوں۔ اولیاء اللہ اس مقام پر پہنچ گئے اور وہ نور اور نور علیٰ نور ہو گئے۔ انؒ کا جسم اللہ کی رنگن سے نور و نور ہو گیا۔ ان کے لئے قرب وبُعد کے فاصلے ختم ہو گئے۔ وہ آن واحد میں اپنی نمازیں مسجد الحرام، مسجد النبوی اور مسجد اقصیٰ میں جہاں چاہیں ادا کرتے ہیں۔ ان کے لئے ارضی ایں وآں، وقتی چنیں، وقتی چناں کے طویل فاصلے ایک لمحہ اور ایک ساعت میں سمٹ گئے

کوئی اندازہ کر سکتا ہے ان کے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

○ تاج الرجال، مجمع الافضال شہزادہ نبوّت، گلے از گلستان رسالت، تاج دار شان امامت زیب آرائے مسند خلافت چھٹے امام از آئمہ اہل بیت اطہار سرکار عالی وقار سیّدنا امام جعفر الصادق آلِ رسول نور چشم زہرہ بتول عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط

Marfat.com

☆ آپ علوم شریعت وطریقت میں اور حسباً نسباً مجمع البحرین ہیں۔ نسباً علوی اور نسبت کے لحاظ سے نگاہِ صدیقی کے فیض یافتہ اور پروردہ ہیں۔ اولیاء نقشبندیہ مجدّدیہ اور آئمہ احناف ''مسلک حنفیہ'' کے سرتاج۔ آپ کی نگاہ نے قال مصطفیٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ علم شریعت اور کتاب اللہ حدیث فقہ اخبار و آثار میں امام اعظم سیّدنا نعمان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو چن لیا۔ اور حالِ مصطفیٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ولایت طریقت کے لئے سیّدنا سلطان العارفین طیفور بایزید بسطامی قدس سرّہٗ السامی کا انتخاب فرمایا۔ حالانکہ یہ دونوں ہستیاں بہر پہلو پہلے ہی شریعت وطریقت میں کامل مکمل اور اکمل تھیں۔ سبحان اللہ! جن کی طینت کا خمیر انوار نبوّت سے ہو اور طبیعت کی ترکیب آثارِ رسالت سے ہو۔ جن کا ظاہر شریعت مطہّرہ سے مزّین اور باطن انوارِ طریقت سے منوّر ہو ان کا دین حقہ کی خدمت کے لئے ان دو کو چن لینا یہ آپ کی کمال کرامت ہے۔

☆ یہی اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ ط کی شان والے ہیں۔ جو قول وفعل، علم وعمل، فقہ وفقر میں شریعت اور طریقت کے جامع ہیں۔ جن کا فیض دار الفنا سے دار البقا کے بعد بھی منقطع نہیں ہوتا۔ واللہ ذو الفضل العظیم کا اپنے محبوب کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ پر فضل وکرم اور جود وعطا کا وہی اندازہ کرسکتا ہے۔ جس کو عرفانِ محمدی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اور نسبتِ احمدی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سے کچھ حصہ بخشا گیا ہو۔ یہ فضل وکرم، جود وعطا کا فیض تا قیام قیامت سینہ بہ سینہ جاری وساری رکھنا اولیاء کاملین کا طغرائے امتیاز ہے۔ فافہم

علم انوار است در سینہ رجال نے زراہِ دفتر و نے قیل و قال
علم ظاہر سفینہ در سفینہ آمدہ علم باطن سینہ بہ سینہ آمدہ

○ بروایت صحیحہ:

☆ سرکار باوقار خواجہ خواجگاں السیّد محمّد بہاؤالدین نقشبند بخاری قدس سرّہٗ الباری سے کسی نے عرض کیا فلاں ولی اللہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا اور نہ سوتا ہے ہمہ وقت مصروف عبادت مشغول ورد وظائف رہتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا اس نے مجاہدہ سے اپنے اندر صفاتِ ملائکہ پیدا کرلیں ہیں اور یہ کوئی کمال نہیں اور نہ ولایت۔ کمال ولایت یہ ہے کہ اپنے اندر صفات محمّدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پیدا کرے۔ اپنے آپ کو سنت پاک کے رنگ میں رنگے۔ تو صبغۃ اللہ کی صفات سے مزین ہو جو مقصودِ اصلی اور مطلوب حقیقی ہے۔

Marfat.com

''اصطلاحاتِ شریعت مُطہّرہ''

قرآن پاک وحدیث پاک کی روشنی میں فقہاء کرام کی نظر میں:

☆ فرض: جس فعل کا لزوم ثبوتاً دلالۃً قطعی ہو۔ انکار کفر اور ترک موجب عذاب ہو۔

☆ واجب: جس فعل کا لزوم ثبوتاً ظنی ہو انکار کفر نہ ہو اور ترک موجب عذاب ہو۔

☆ سنت مؤکدہ: جس عمل پر شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مواظبت فرمائی ہو ترک موجب عتاب ہو۔

☆ سُنّت: جس عمل پر ہمیشگی نہ کی ہو۔ ترک موجب عتاب ہو۔

☆ مستحب: عمل محبوب اور مستحسن کو کہتے ہیں۔

☆ مباح: جس کام کا کرنا نہ کرنا برابر ہو۔

☆ ندب: جس کام کا کرنا نہ کرنا برابر ہو۔

☆ حرام: نصِ قطعی سے منع کیا گیا انکار کفر اور کرنا موجب عذاب ہو۔

☆ مکروہ تحریمی: حرمت کے قریب کراہت شرعی کے ساتھ۔

☆ مکروہ تنزیہی: حلال کے قریب

☆ خلافِ اولیٰ: جس کا کرنا افضیلت سے ذرا کم

فرض کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ فرض کی تاخیر اور واجب کی ترک سے سجدہ سہو لازم ہوتا ہے۔ ترک سُنّت سے نماز ناقص ہوتی ہے۔

○ حکمت جلیلہ:

☆ حدیث اور سنّت میں فرق ہے حدیث صرف اقوال کا نام ہے اور جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل بھی فرمایا ہو وہ سنّت ہے۔ اور جس پر تاکید فرمائی ہو وہ سُنّت مؤکدہ ہے۔

Marfat.com

بروایت صحیح البخاری:

○ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ؏ نیت صحیحہ شرط ہے جملہ اعمال شرعیۃ کی۔ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ نیت خالص، مخلص، نہ جنت کا طمع نہ خوفِ جہنّم نہ فضائل پر نظر ہو نہ مسائل پر اور مقصودِ اعلیٰ صرف اور صرف رضاء الٰہی اور لقاء الٰہی ہو اور قرب الٰہی ہو۔

○ **خشوع و خضوع:**

☆ علماء اعلام کے نزدیک خشوع کا تعلق اعضا سے ہے۔ اور خضوع کا تعلق قلب سے۔ خشوع بصر سے اور خضوع بصیرت سے تعلق رکھتا ہے۔ قیام میں سر کو جھکانا اور نظر رکوع میں قدموں کے درمیان آنکھ کا خشوع اِدھر اُدھر سے نظر کو روکنا نظر کو سجدہ کی جگہ پر رکھنا۔ قیام میں تعظیم کے ساتھ ہاتھ باندھنا۔ اور قلب کو غیر خیال سے محفوظ رکھنا۔

☆ حضور پُرنور سیّد یوم النّشور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اِذَا تَجَلّٰی رَبَّہٗ شَیْئًا خَضَعَ لَہٗ ؏ جس خوش نصیب نمازی پر اللہ تبارک وتعالیٰ تجلّی حق سے جلوہ فرماتا ہے۔ اس کو خشوع و خضوع جیسی عظیم الشان نعمت سے نوازتا ہے جس سے عجز وانکساری آہ وزاری عنایت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت نماز میں عظیمُ الشان دولت ہے۔ آپؐ قَلْبًا خَاشِعًا سے دعا فرمایا کرتے۔

اَقْصَی الْغَایَاتِ الْخُشُوْعُ وَالْخُضُوْعُ ؏ ہے

جز خشوع و بندگی و اضطراب　　اندریں حضرت ندا رد اعتبار

اخلاص:

☆ بندہ اور مولیٰ کے درمیان راز ہے۔ فرشتہ کو پتہ نہیں چلتا کہ اسے لکھ سکے اور نہ شیطان کو خبر کہ اسے خراب کر سکے۔ اخلاص نماز میں مومن کی قلبی کیفیّت کا نام ہے۔

☆ امام الانام حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ مولی المَوالی مادام الایّام وَاللّیالی ؏ آپ خلیفہ وقت کے دار العلوم بغدادیہ کے صدر الصدور تھے۔ آپ کے چھوٹے بھائی ولی اکمل احمد غزالی علیہ الرحمۃ العالی آپ کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھتے تھے ایک دن امام الوقت نے اپنی والدہ ماجدہ قدس سرہٗ الساجدہ سے شکایت کی انہوں نے اپنے بیٹے کو بلا کر سمجھایا۔ مگر ایک رکعت کے بعد نماز توڑ کر علیحدہ ہو گئے اور لوگوں نے طرح طرح کی باتیں کیں۔ امام عالی وقار کو بہت رنج ہوا اور اپنی والدہ صاحبہ سے صورت حال عرض کی انہوں نے اپنے بیٹے کو بلایا اور سختی سے

Marfat.com

دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے اوّل تو تم ان کے پیچھے نماز ہی نہ پڑھتے اور اگر اقتداء کی تو نماز ختم کر دی عرض کیا اماں جان جب تک امام صاحب نماز میں مشغول رہے ان کے پیچھے رہا اور جب یہ نماز کے مسائل اور اپنے وسائل کی سوچ میں لگ گئے تو میں نے نماز توڑ دی والدہ صاحبہ نے سن کر ارشاد فرمایا تم دونوں نالائق ہو وہ مسائل میں کھو گیا اور تو اس کے پیچھے ہولیا رجوع الی اللہ نہ تو ہوا اور نہ وہ تو نماز اللہ تعالیٰ کی پڑھتا تھا یا اس کے دل کی۔

اے درت کعبہ اربابِ نجات قِبْلَتِیْ وَجْهَكَ فِیْ كُلِّ صَلَاتٍ
میاں عاشق و معشوق رمزیست کراماً کاتبین راہم خبر نیست

☆ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ الْاِخْلَاصُ فِی الْاَعْمَالِ ؎ محبوب ترین اعمال سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خلوص ہے۔ اقصی الغایات خلوص کا تعلق قلب سے ہے۔ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ اَصَابِعُهَا الرَّحْمٰنُ كَيْفَ يَصْرِفُهَا ؎ مومن کا دل رحمٰن کے دست اقدس کی انگلیوں میں ہوتا ہے جیسا چاہے پھیر دے کہ "بروایت صحیحہ" اِنَّ الْعَبْدَ اِذْ اَقَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاِنَّمَا هُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ الرَّحْمٰنُ ؎ بے شک بندہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو رب رحمٰن کے سامنے ہوتا ہے

ہر آں کس کہ در نماز نبیند جمالِ دوست فتویٰ ہمی دہم کہ نمازش قضا کند

☆ رُوح کا اخلاص یہ کہ نمازی بحرِ محبت الٰہی میں غرق ہو جائے یہ مقام فنافی اللہ ہے

بخدا من ندانم چوں نماز مے گذارم کہ تمام شد رکوعے کہ کدام شد امامے

○ سرکار عالی وقار جناب شرف الدین المعروف بوعلی قلندر پانی پتی قدس سرہٗ الجلی والخفی ؎

☆ آپ ہمہ وقت عالم تحیر میں رہتے تھے۔ لیکن جب نماز کا وقت ہوتا تو ہوش میں آجاتے اور شریعتِ مطہرہ کے پورے آداب فرائض تا مستحبات سے نماز ادا فرماتے پھر آپ پر سکر طاری ہو جاتا۔ زندگی بھر آپ نے کبھی نہ نماز ترک کی اور نہ قضا کی۔ آپ کے فرمودات

نے رکوعے نے سجودے نے قعودے نے قیام بردرِ یار نماز گزاریم عجب
دلم با من ہمے گوید منم شہباز لاہوتی بسیر عالم قدسی پریدن آرزو دارم
دریں وحشت سرائے من چرا باشد چرا باشد منم در گلبن وحدت چمیدن آرزو دارم

☆ فقیر حقیر سراپا تقصیر اسیر نفس شریر غفرلہ المولی العزیز عرض کناں ہے۔

من ہیچم و کم از ہیچ ہم بسیارے از ہیچ و کم از ہیچ نیاید کارے
کہ ہر چہ از اسرارِ حقیقت گویم زانم بہ بود بہرہ بجز گفتارے

Marfat.com

خصائص مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَلَیۡہِ اَفۡضَلُ التَّحِیَّۃِ اَطۡیَبُ الثَّنَآءِ

○ حضور سیّد الابرار، نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو رب کریم نے امور شرعیہ و امور تکونیہ میں تصرفات کرنے کا اختیار عنایت فرمایا ہے۔ جس میں اہل محبت کے لئے چند نوادرات اور واقعاتِ اعزاز اً و اکراماً کا تذکرہ جمیلہ کرتا ہوں۔ فافہم

امور شرعیہ: ''قدرت ہے آپ سے عیاں اس لم یزال کی''

☆ شاہ مرداں شیر یزداں علیہ الرحمۃ والرضوان کو سیّدۃ النسآء کی حیاتِ طیبہ میں دوسرا نکاح حرام قرار دے دیا جب کہ نصِ قطعی پ۴ سورۃ النسآء آیت کریمہ ۳ سے چار نکاح کی اجازت مرحمت فرمائی گئی ہے۔ ''بروایت صحیحہ'' جب ابو جہل کی بیٹی مسلمان ہو کر المدینۃ المنورہ ہجرت کر کے پہنچی تو سرکار علی مرتضےٰ نے نکاح کا ارادہ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا رسولِ خدا کی بیٹی اور دشمن رسول کی بیٹی ایک گھر میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ دوسرا نکاح باطل فرما دیا۔ ''صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم''

☆ حضرت ابو خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو اپنے اختیار خاص سے اکیلے کی گواہی شرعی دو مردانِ حق آگاہ کی گواہی کے برابر کر دی حالانکہ شریعت مطہرہ میں دو گواہ کا حکم قطعی موجود ہے۔

(پ۳ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۲۸۲)

☆ عظیم المرتبت صحابی حضرت ابو رقانہ رضی اللہ عنہ کو تین مغلظہ طلاقوں کے بعد اُن کی بیوی کو بغیر حلالہ پھیر دی۔

(زرقانی شریف ج ۵ ص ۳۲۸)

☆ ایک صحابی کو روزہ توڑنے کا کفارہ شرعیہ معاف فرما دیا بلکہ اپنی کریمانہ شان اور فیاضانہ اختیار سے ایک ٹوکرا کھجور بھی مرحمت فرمایا۔ ''بروایت صحیحہ'': ایک صحابی نے روزہ توڑا۔ بارگاہِ بیکس پناہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہو گیا اور سارا ماجرا گوش گزار کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بفرمان الٰہی کفارہ ادا کر غلام آزاد کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں خود آپ کا غلام ہوں میرے پاس غلام کہاں؟ فرمایا ساٹھ روزے مع اس ایک روزہ کے پے در پے رکھو عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیک وسلم ؐ میں ایک روزہ نہ رکھ سکا اکٹھ روزے کیسے رکھوں گا۔ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے عرض گزار ہوا یا حبیب اللہ صلی اللہ علیک وسلم ؐ میں بذات خود ایک غریب مسکین آدمی ہوں۔ ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ کسی صحابی نے اپنے باغ کا پہلا پھل ایک ٹوکرا کھجور بارگاہ رحمۃ للعلمین

Marfat.com

ﷺ میں بطور نذرانہ پیش کیا تو آپ نے اسے فرمایا جا جا کر محلہ میں تقسیم کر دے تیرا کفارہ ادا ہو جائے گا۔ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرے محلہ میں مجھ سے زیادہ کوئی غریب اور ہے ہی نہیں فرمایا جا جا کر اپنے گھر والوں کو کھلا دے کفارہ ہو جائے گا۔ (صحیح البخاری)

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذی شان گیا ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا

☆ جلیل القدر صحابی حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ کو سونا پہننا جائز فرما دیا۔ حالانکہ شریعت مطہرہ میں مرد کے لئے سونا پہننا حرام ہے۔

☆ یہ شب ہجرت حضور ﷺ کو ابو جہل کے انعام کے لالچ میں گرفتار کرنے کے لئے نکلا۔ اور آپ کو پا لیا۔ تو حضور ﷺ نے اسے دیکھتے ہی اپنے اشارہ ابرو سے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قارون کی مانند زمین میں معہ گھوڑا دھنس گیا۔ آہ وزاری کرنے لگا۔ آپ نے باغی سراقہ کو اس نگلنے والی زمین کو اپنی زبان کُن فَکان سے اگلنے کا حکم نافذ فرما دیا۔ یہ ایک دو بار ہوا تو پھر آپ نے شانِ رؤف رحیم ﷺ نے اس کو بشارت سے نوازا اے سراقہ! وہ کیسا عالم ہو گا جب تجھے شاہِ ایران کسریٰ کے سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ یہ پیشن گوئی سن کر دم بخود ہو کر دامن اسلام سے وابستہ ہو گیا اور خدمت بجالایا یہ پیشگوئی ''خَبَرٌ عَنِ الْغَیْبِ'' عہد معدلت فاروقی میں فتح ایران پر پوری ہوئی۔ اور سراقہ کو فاروق اعظم نے اپنے ہاتھوں سے کنگن پہنائے اور مبارک باد دی ے

حکم نافذ ہے تیرا خامہ تیرا سیف تیری دم میں جو چاہو کرو دور ہے شاہا تیرا

○ اُمورِ تکونیہ:

جو اہل ایمان اہل عرفان کے لئے قلبی فرحت کا باعث ہوں گے۔ هُوَ هٰذَا۔

☆ جلیل القدر عظیم المرتبت صحابی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کفار اور مشرکین کے صلاح و مشورہ سے آگ کے آلاؤ میں ڈالا جانے لگا تو مختار دو عالم ﷺ نے آپ پر نگاہ رحمت فرماتے ہوئے آتشکدہ کو مخاطب کر کے اشارۃً فرمایا یَانَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰی یَاسِرٍ تو وہ آتشکدہ اپنا دم خم سب بھول گیا۔ ان دھکتے انگاروں کی کیا مجال وہ آپ کو جلا سکے۔ مختار کل ﷺ نے ان کو گل کدہ جنت میں بٹھا دیا۔ کیوں نہ ہو کہ کائنات عالم میں فردوس نشینی کی یہ بہاریں آپ کی نگاہ کرم اور دم قدم سے ہیں ے

میں گدائے مصطفےٰ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو مجھے دیکھ کر جہنم کو بھی آ گیا پسینہ

☆ مظہر شان کامل کی شان جلالت ملاحظہ ہو کہ ایک سوار کو دور سے دیکھ کر فرمایا کُنْ اَبَا ذَرٍّ تو وہ

Marfat.com

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ہو گیا اور نوعیہ ہی تبدل فرما دیا۔

☆ عظیم المرتبت محدّث صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی زنبیل کو چشمہ فراواں رزق بنا دیا۔ عرصہ دراز ۱۲ سال تک وہ اس توشہ دان سے کھاتے رہے۔ شہادت عثمانی پر باغیوں کی افراتفری میں وہ گم ہو گیا۔ سبحان اللہ کس قدر قبضہ ہے کون و مکان میں سرکار کا فرمایا کرتے مجھے دو غم ہیں ایک سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا اور دوسرا میرے توشہ دان کے گمنے کا۔

☆ حکم ابن العاص سربراہِ معاندین دین اور مخالفین اسلام، عظمت شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر تھا۔ آپ کے اعزاز اختیار اور اقتدار کو ملاحظہ کرتا اور آفتاب نبوت کے نور کی ضیا پاشیوں کو دیکھتا تو مانند چمگادڑ اسے کچھ سجھائی نہ دیتا اور زخمی ناگ کی طرح پھنکارتا پھرتا اور شکلیں بناتا بمصداق ''ہزاروں تیر لگتے ہیں مخالف کے سینہ پر'' ایک دفعہ سیّد الرّسل مولائے کل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ وہ خطاب لاجواب پر اپنا چہرہ بگاڑتا اور نقلیں اتارتا تھا۔ تو قادر مطلق جلّ سلطانہٗ کے نائب اکبر، مظہر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلال چمکا اور فرمایا کُنْ کَذٰلِکَ ط اسے کیا معلوم کہ کارکنانِ قضا وقدر، ملک کونین کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قادر مطلق جلّ سلطانہٗ کے نائب اکبر، مظہر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارے کے منتظر تھے کہ کب اشارہ ہوتا ہے تو اسی وقت اس کا منہ ایسا ٹیڑھا ہو گیا۔ جیسا اشارہ کیا تھا فَلَمْ یَزَلْ یَخْتَلِجُ حَتّٰی مَاتَ ط مرتے دم تک وہ حسن کا مجسمہ لقوہ زدہ سیہ رو بدشکل ہو کر راہی ملک عدم ہو کر واصل جہنم ہو گیا۔ (الخصائص الکبریٰ)

منظور ہیں ابرو کے اشارے سے دعائیں کیوں تیر کماندار نبوت کا خطا ہو

○ ضروری نوٹ: اے کہ بر تخت سیادت زازل جاداری ط

○ اصل العالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری اور بعثت مقدسہ کی علت غائیہ تشریعی امور کے نفاذ کے لئے ہے۔ کثیر التعداد احادیث مبارکہ میں ایسے واقعات اور تصریحات موجود ہیں جب کہ میرا موضوع کتاب ہذا نماز ہے۔ اس ایک واقعہ کی بنا پر مندرجہ بالا واقعات تحریر کئے ہیں۔ فافہم

برِوایت صحیحہ:

☆ حضور سیّد ابرار احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی کا اس شرط پر قبول اسلام فرمایا کہ وہ دو نمازیں عشاء اور فجر نہیں پڑھے گا۔ جبکہ قرآن عظیم فرقان حکیم میں پانچ نمازوں کا صریح اور بدیع حکم بطور فرض آیا ہے (زرقانی شریف ج ۵ ص ۳۳۸)

Marfat.com

لیلۃ التعریس کی قضا نماز کا تذکرہ جمیلہ:۔

○ حدیث مبارک:

☆ حضور اصل الکل سیّد الرسل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ذی شان "تَنَامُ عَیۡنِیۡ وَلَا یَنَامُ قَلۡبِیۡ ط"

☆ سراج السالکین، شمس العارفین منبع الانوار والاسرار سیّدی اجمل، مرشدی اکمل السید نور الحسن شاہ بخاری نقشبندی مجددی گہوارہ ولایت بمقام حضرت کیلیا نوالہ شریف اپنی مشہور تصنیف لطیف تالیف منیف "تفسیر القرآن بالقرآن" الانسان فی القرآن ص ۱۹۹ میں لیلۃ التعریس کی نماز کا تذکرہ جمیلہ اپنے مخصوص اندازِ محبت میں بیان فرماتے ہیں۔ جو آپ کے علم لدنی کی بیّن دلیل ہے ۔

تو عالمِ بعلمِ لدُن آمدہ　　　تو واقف بہ اسرار کن آمدہ

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ۷ ہجری المقدسہ کو ایک رات مکہ معظّمہ کی راہ مقام تعریس میں شب بسری فرمائی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ نمازِ فجر کے لئے جگائے لیکن وہ پہرہ دیتے دیتے سو گئے اور جب بیدار ہوئے تو سورج طلوع ہو چکا تھا۔ آپ نے اس جگہ سے جلدی جلدی کوچ کرنے کا حکم دیا۔ کہ اس جگہ پر شیطان کا تسلّط اور تصرّف ہے۔ آگے چل کر ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا وضو فرمایا آذان اور اقامت سے نماز قضا ادا فرمائی اور ارشاد فرمایا سو جانے کے بعد ایک تمہارا نماز بھول جائے پس بیدار ہو تو نماز قضا کر لے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نیند کی حالت میں ہماری روحیں قبض کیں اور پھر لوٹا دیں آپ نے حضرت ابو بکر الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ کی طرف التفات کر کے فرمایا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس شیطان آیا۔ اور اس کو تھپکایا جیسے بچہ تھپکا کر سلایا جاتا ہے۔ یہاں تک وہ سو گئے پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خبر کی تصدیق کی۔ اور حضرت ابو بکر صدیق الاکبر رضی اللہ عنہ نے بھی تصدیق رسالت کرتے ہوئے اَشۡھَدُ اَنَّکَ لَرَسُوۡلُ اللّٰہِ ط پڑھا۔

☆ اس حدیث پاک پر تبصرہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ دیکھئے یہ حدیث پاک نفی علم کے لئے پیش کی جاتی ہے حالانکہ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اس حالت "نیند" میں بھی سب حالات سے باخبر تھے۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر شیطان کے تصرف سے ایسا علم رکھتے تھے کہ گویا آپ دیکھ رہے ہیں۔ اسی اطلاع پر حضرت ابو بکر الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ نے آپ کی تصدیق

Marfat.com

رسالت کو دہرایا۔ بایں ہمہ آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ نماز قضا فرمائی۔ وہ اس لئے حکم ظاہر شریعت مطہرہ کے مطابق ہے حال پر نہیں۔ صاحب حال کو حسبِ استعداد خواہ مخواہ تقلید حاصل ہوتی ہے۔ لیکن جو صاحبِ حال نہ ہو اس کے لئے حال کی تقلید حرام ہے۔ اگر آپ نماز ادا نہ کرتے تو صاحب حال کے لئے حجت ہو جاتی اور سنت بن جاتی اور جہلاء کے لئے دلیل جو آج اس بات کے مدعی ہیں کہ ہم ہر وقت نماز ہی میں رہا کرتے ہیں۔ ظاہری نماز کی کوئی ضرورت نہیں۔

○ ازالہ وہم:

☆ متذکرہ بالا حدیث پاک کی رُو سے کہ حضور ﷺ کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔ کہ نیند دل کی غفلت کی بناء پر ناقص وضو ہے۔ جبکہ آپ کا قلب انور نیند میں بھی مشاہدہ جمال الٰہی میں بیدار اور وحی الٰہی کے انتظار میں ہوشیار رہتا ہے۔ تو پھر وضو کیسے ٹوٹے اور نماز کیسے قضا ہو؟ ایسی صورت حال میں حضور ﷺ کی نہ نماز قضا ہوئی اور نہ ہو سکتی تھی۔ یقیناً آپ نے نماز پڑھی ہے۔ حضور ﷺ اپنے احوال اور اپنی امت کے احوال سے محافظت یعنی غافل نہ ہونے کی خبر دیتے ہیں۔ کہ غفلت منصبِ نبوت کے شایانِ شان نہیں۔ بعض محجوب علماء "اَلْعِلْمُ حِجَابُ الْاَکْبَر" میں گرفتار کے لئے علم حجاب اور سدِ راہ بنا ان کے لئے غلطی کا مبنیٰ یہ بنا کہ انہوں نے انبیاء کرام اور اولیاء عظام کے حال کو اپنے حال کی مانند جانا اور حقیقت کو سمجھ نہ سکے۔ فافہم

☆ شیخ محقق مدارج النبوۃ ج اص ۲۳۴ میں ایک سوال: حضور نے آفتاب کے طلوع ہو جانے کو کیوں نہ جان لیا جس سے نماز فجر قضا ہو گئی کے جواب میں لکھتے ہیں کہ طلوع وغروب کا جاننا آنکھوں کا کام ہے اور جب آنکھ نیند میں تھی تو نہ جانا گیا اور دل میں وحی الٰہی اس حکمت کی بنا پر نہ کی گئی کہ نماز قضا ہونے کی صورت میں قضا نماز کی مشروعیت ظاہر ہو جائے۔ تاکہ امتِ مسلمہ کو آسانی ہو۔ غزوۂ خندق میں حضور ﷺ کی تین نمازیں ظہر، عصر اور مغرب قضا ہو گئیں تو آپ نے سنت اللہ کے تحت بعد نماز عشاء معہ صحابہ کرام تینوں نمازیں قضا بالاداء فرمائیں تو اُمت مسلمہ کے لئے سنّت کی راہ دکھائی۔ یہ سب "فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْا عَنِ الْحِکْمَۃِ" سے حکمت الٰہی کے مظاہرے ہیں۔ اگر یہ واقعہ پیش نہ آتا۔ تو عوام الناس کے لئے نیند کی حالت میں نماز کا وقت گزر جانے کی صورت میں سخت مشکل کا سامنا ہوتا۔ فافہم

Marfat.com

مجذوب اولیاءِ کرام اور نماز:

☆ اہل سلوک صاحب حال اولیاء کرام سے جو سیر الی اللہ سے بقائی ہوش وحواس واپس آ جائیں وہ اصحاب تلوین کہلاتے ہیں۔ وہ صاحب ارشاد ہیں۔ اور جو ہوش میں واپس نہ آئیں وہ اصحابِ تکوین ہوتے ہیں۔ ان میں بعض وہ حضرات مثلاً سرمد شہید ایاز عباسی لعل شہباز قلندر اور بوعلی قلندر علیہم الرحمۃ جو تجلّی ربانی میں رہ کر حالت سکر اور جذب سے مجذوب ہو گئے یا کسی مجذوب کی دفعۃً نگاہ کا شکار ہو گئے تو بے قرار ہو کر مست اور مدہوش ہو گئے۔ لیکن وہ اپنے احوال اور امور دہی میں ہوشیار ہوتے ہیں۔ اولیاء مجذوب روزِ ازل عہد اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کی ندا سن کر اور جواباً بَلٰی کہہ کر رب قدوس کے مشاہدہ جمال لایزال سے مست ہو گئے۔ اور عالم ارواح سے عالم اجساد میں اسی حالتِ مست الست سے آئے اور اسی حالت مستی مدہوشی میں چلے گئے۔ ان سے تکلیف شرعیہ ''نماز روزہ وغیرہ'' اٹھالی جاتی ہے۔ اور بعض ان میں نغمہ سرمدی ''آذان کی آواز سن کر ہوش میں آ جاتے ہیں اور باقاعدہ پورے آداب فرائض اور سنن سے نماز پڑھتے ہیں۔ اور پھر واپس مدہوشی میں چلے جاتے ہیں

مپندار آنکہ مہرت از دل عاشق رود ہرگز چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد

○ اَقُوْلُ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَھُوَ الرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی بِالتَّحْقِیْقِ ؎ یہ لکیر کا فقیر عرض کرتا ہے کہ قال بے چارہ حال کیا جانے۔ نہ علمی بساط نہ قلبی احوال۔ تاہم ایک واقعہ تذکرہ غوثیہ سے نقل کرتا ہوں۔

○ ارشاد فرمایا: ایک روز نماز فجر کے لئے مسجد گئے دیکھا کہ ایک شخص قبلہ رو گہری نیند سو رہا ہے۔ خیال کیا کہ شاید نماز پڑھ کر سویا ہوگا۔ جب نماز ظہر کو گئے تب بھی وہ اسی کروٹ خراٹے لے رہا تھا۔ پھر عصر اور مغرب کے اوقاتِ نماز میں بھی وہی کیفیت دیکھی جب وقت نماز مغرب تنگ ہونے لگا تو اس کو جگایا اور فرمایا کہ نماز قضا ہو رہی ہے۔ وہ شخص جاگا اور وضو کیا۔ اول نماز فجر کی نیت کی تو دیکھتے ہیں کہ ٹھیک صبح کا وقت اور نور کا تڑکا ہے پھر اس نے نماز ظہر کی نیت باندھی تو وقتِ نماز ظہر معلوم ہونے لگا اور جب اس نے نماز عصر پڑھی تو وقت عصر موجود تھا۔ اور مغرب کی نیت کی تو نماز مغرب کا وقت غروب آفتاب تھا۔ دعا کے بعد اس نے کہا۔ نماز کے لئے تو تم نے مجھے جگا دیا۔ لیکن میرا حال نہ جان سکے۔ ایسی حالت میں ہم ہر وقت نماز میں رہتے ہیں۔ فرمایا بپاسِ شریعت شریف اس نے نمازیں پڑھ لیں۔ ایسے لوگ ابن الوقت نہیں بلکہ ابوالوقت قطب

Marfat.com

مدار ہوتے ہیں وہ نماز میں دیدار الٰہی کے سوا کچھ نہ دیکھتے۔

نَے قعودے نَے سجودے نے قیام بردرِ یار نماز گذاریم عجبے
تو در نماز گر نہ بیند جمالِ یار فتوی ہمے دہم کہ نمازش قضا کند

○ متذکرہ بالا موضوع کے مطابق بقیۃ السلف حجۃ الخلف سرکار فیض بار کیلانی قدس سرہٗ النورانی نے اپنے مرشد کامل حضرت اعلیٰ شیر ربانی میاں شیر محمد نقشبندی مجددی شرقپوری علیہ الرحمۃ کا ایک واقعہ نقل فرمایا ہے۔ وَھُوَ ھٰذَا۔ (الانسان فی القرآن ص۱۹۹)

○ فرمایا: ایک دفعہ ہم حضرت اعلیٰ قدس سرہٗ کے ہمراہ سفر میں تھے اثناء سفر آپ گاڑی پر استراحت فرما رہے تھے۔ جب نماز کا وقت آیا تو ہم نے نماز ادا کر لی اور آپ کو مطلع کرنے کی کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ جب نماز کا وقت تنگ ہونے لگا تو ہم نے قدرے بلند آواز سے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط کہا آپ اٹھ بیٹھے اور فرمایا نماز تو ہم پڑھ چکے ہیں لیکن ظاہراً ادا کرنا بھی ضروری ہے چنانچہ آپ نے وضو کر کے نماز ادا کی۔

○ تبصرہ:

○ ہم اس کیفیتِ حالی کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکتے۔ تاوقتیکہ صاحبِ حال نہ ہو جائیں البتہ یہ ضروری ہے کہ جب اُمت کے متاخرین اولیاء کاملین میں سے ایک صاحبِ حال کی یہ کیفیت ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی شان ہے "تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ ط" "میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا" کی کیفیاتِ عالیہ کا کیا عالم ہوگا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ بِالصَّوَابِ ط

○ سرتاجِ اولیاء نقشبند بخاری قدس سرہٗ الباری ط کی ایک رباعی پر جناب عارف باللہ حضرت یعقوب بن عثمان چرخی علیہ الرحمۃ تبصرہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ رباعی مبنی بر مجاز نہیں بلکہ اس میں حقیقت کو عیاں فرمایا گیا ہے ؎

تا رُوے تو دیدہ ام اے شمع طراز نے کار کنم نہ روزہ دارم نہ نماز
ورے تو بوم نمازِ من جملہ مجاز چو باتو بوم مجاز من جملہ نماز

☆ فرمایا: اس کا مفہوم یہ نہیں کہ مقصود تک پہنچنے کے بعد نماز ساقط ہو جاتی ہے بلکہ واصل باللہ اپنی نماز، روزہ اور عبادت کو خداوند قدوس جل شانہٗ کی بارگاہ کے لائق نہیں سمجھتے وگرنہ شریعت مطہرہ کے حکمِ نماز سے کسی ایک کو بھی مفر نہیں۔ فافہم اِنتہٰی کلامہٗ ط

Marfat.com

○ عارف باللہ شاہ بلخ جناب ابراہیم بن منصور ادھم علیہ الرحمۃ کی تخت شاہی پر نماز:

☆ آپ ملک بلخ کے تاجدار شب بیدار عبادت گزار صاحب جاہ وحشم بادشاہ تھے۔ ایک روز آپ کے دل میں خیال آیا کہ تخت وتاج اور بادشاہی، فقر میں حجاب نہیں ہوتی۔ اگر بادشاہی کے ساتھ فقیری بھی ہو تو کیا ہرج ہے؟ شانِ قدرت! ایک شب شاہی محل میں اپنے تخت شاہی پر نماز تہجد پڑھ رہے تھے کہ محل پر کسی کے چلنے کی آہٹ آئی۔ آواز دی کون؟ عرض کیا۔ میں ساربان ہوں میرا اونٹ گم گیا ہے اس کو تلاش کر رہا ہوں فرمایا بیوقوف! اونٹ کا شاہی محل پر کیا کام؟ جواب آیا کہ اے عقلمند! تخت شاہی پر فقیری کہاں ؎

بایں ذکرِ خدا دریں دنیائے دون ایں خیال است ومحال است وجنون

☆ یہ بات سن کر دل پر اثر کر گئی۔ تخت وتاج چھوڑ کر جنگل کی راہ لی۔ اور آپ مشہور اولیاء متقدمین سے ہوئے ہیں اور آپ روحانی دنیا کے عظیم المرتبت شہنشاہ تھے۔

☆ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں کے خیال تک کی حفاظت فرماتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اولیاء اللہ گناہ اور غفلت سے محفوظ اور مامون ہوتے ہیں۔ اور ایک وقت ایسا آجاتا ہے۔ کہ خبیث کو ان طیب لوگوں سے الگ کر دیا جاتا ہے۔ بمطابق فرمان قرآن ذی شان!

مَاكَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ (پ۴ سورہ آل عمران آیت کریمہ ۱۷۹)

اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ مومنوں کو چھوڑ دے اس حال پر جس وقت پر تم اس وقت ہو یہاں تک کہ وہ ناپاک کو پاک سے الگ نہ کر دے۔

○ تبصرہ: آپ کے دل میں تخت وشاہی کی تمنا اور خواہش باقی تھی تو یہ خیال ان کے دل سے نکال دیا گیا تاکہ وہ باعثِ حجاب نہ بن جائے۔ اور ان کو راہ سلوک میں نقصان نہ ہو۔ درحقیقت مولائے کریم کا منشا یہ ہے کہ میرے بندہ کے دل میں میری محبت کے سوا اور کچھ نہ ہو۔ اسی کو قلب سلیم فرمایا گیا ہے۔ تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کو تقویٰ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی اب تو آجا اب تو خلوت ہوگئی

☆ شاہی خاندان سے خواجہ محمد معشوق علیہ الرحمۃ جب تخت نشین ہوئے تو درد پیدا ہوا اور عشق الٰہی نے آن گھیرا۔ تو تاج وتخت کو چھوڑ کر جنگل کی راہ لی تو اچانک دل بند ہو گیا۔ اور آسمان کی طرف منہ کر کے عرض کی کہ اے مولیٰ کریم تیری محبت میں تیری راہ میں سب کچھ چھوڑا۔ اب میرا حال ایسا کیوں؟ ہاتف غیب سے آواز آئی۔ واپس چل تخت شاہی پر بیٹھ۔ تجھ سے کام لینا ہے ؎

Marfat.com

قسمت کیا قسّام نے روزِ ازل میں — جو شخص جس چیز کے قابل نظر آیا
بُلبل کو دیا رونا، اور پروانے کو جلنا — غم ہم کو دیا جو سب سے مشکل نظر آیا

☆ یہاں غم سے مرادِ غمِ دنیانہیں بلکہ غم عقبےٰ اور غم عشق ہے۔

○ بعینہٖ ایسا واقعہ مغل بادشاہ محمّد اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ کا ہے ملکی حالات کو دیکھ کر بادشاہی سے دل اچاٹ ہو گیا۔ اور کہا کہ ایسی بادشاہی کا کیا فائدہ؟ حکم ہوا تیرے لئے تخت خالی کیا ہے۔ واپس چل کر بادشاہی میں فقیری کر۔

○ حقیقتِ حال: سلطان الاولیاء کے دل میں شاہی کی تمنا تھی تو ان کے دل سے اِس خیال اور خواہش کو نکال دیا۔ اور دل اپنی یاد کے لئے خالی کر دیا۔ خواجہ سیّد محمّد معشوق اور مغل شہزادہ کا دل اس خیال سے پاک تھا۔ لہٰذا ان کو واپس تخت شاہی پر بٹھا دیا

عقل زبون را کَے رسد چون و چرا در کارِ تو — فرمان دہ مطلق توئی ہر کہ داری آن کنی

○ مشاہیر اسلام: مسلمان بادشاہوں کی نماز کا تذکرہ جمیلہ:

☆ شہنشاہ ہند ظہیر الدین بابرؒ مغلیہ خاندان کی سلطنت کا بانی۔ کا بیٹا اکلوتا بیمار ہو گیا۔ شاہی اطباءؒ زبدۃ الحکماء نے توجہ سے علاج کیا۔ لیکن ''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی'' آخر کار علماء وقت سے مشورہ کیا۔ انہوں نے صدقہ دینے کا حکم دیا کہ صدقہ رد بلا اور باعثِ شفاء ہے۔ بادشاہ نے بہت صدقات دیئے۔ لیکن شفا ندارد! آخر کار اولیاء کاملین کی طرف دعا کے لئے رجوع کیا۔ انہوں نے اپنی جان سے عزیز تر چیز کا صدقہ دینے اور نماز قضاء حاجت پڑھنے کا فرمایا۔ بابر نے کوہ نور ہیرا جو اس کی سلطنت سے بھی عزیز تر تھا صدقہ کر دیا۔ اور مصلّی بچھا کر بڑے خشوع وخضوع سے دو رکعت نماز نفل قضائے حاجت پڑھی اور دُعا کی کہ اے شافی مطلق، شان ھوالشافی کے مالک، میں اپنی جان کا صدقہ اپنے اکلوتے بیٹے کی جان بخشی کے لئے پیش کرتا ہوں۔ قدرت کی شان! دعا قبول ہوئی۔ اُدھر ہمایوں شفا پانے لگا اور اِدھر بابر بیمار ہو گیا۔ تا آنکہ مغلیہ خاندان کی سلطنت کا تاج دار اور بانی راہی ملک عدم ہو گیا۔ اس خاندان چغتائی نے ساڑھے تین سو سال برصغیر ہند پر حکومت کی اور اسلام کے جھنڈے کو بلند کیا۔ نمازوں کے لئے مساجد کی تعمیر اور جہاد کے لئے قلعہ بنانا ان کا شغف تھا۔

○ مغلیہ خاندان کی عظیم سلطنت ہند کا درویش صفت بادشاہ کی نماز اور جنگل کا بادشاہ شیر کا تذکرہ جلیلہ:

☆ شہنشاہ ہند ابو المظفر محی الدین محمّد اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرّحمۃ والکرم ؒ نہایت پاکبازؒ

Marfat.com

دیندار، سخی عادل بادشاہ تھا۔ اس کا ظاہر جسم شریعت مطہرہ سے آراستہ اور قلب باطن انوار سنّت سے پیراستہ تھا۔ انہوں نے اپنی زندگی میں سب سے اہم کام یہ کیا۔ علماء حق کو جمع کر کے ''فتاویٰ عالمگیری'' مرتب کیا اور اس کو اپنی سلطنت خداداد کا قانون بنا کر نافذ کر دیا۔

☆ اس نے سریر آرائے مسند تخت و تاج پر سرفراز ہو کر فقیری میں شہنشاہی اور شہنشاہی میں فقیری کی۔ آپ ہمیشہ تختِ شاہی تخت طاؤس پر رسولُ اللہ ﷺ کی سنّت کے مطابق مصلّی بچھاتے اور نماز تہجد ادا کرتے اور ورد وظیفہ کے لئے ہمہ وقت تسبیح ''آلہ ذکر'' ہاتھ میں رکھتے۔ ایک لمحہ بھی خداوند قدّوس کی یاد سے غافل نہ ہوتے۔

☆ علامہ اقبال مرحوم نے ''رموز خودی'' میں آپ کی ایک نماز کا تذکرہ محبت آمیز ان الفاظ میں کیا ہے ؎

شاہ عالمگیر گردوں آستاں   اعتماد دودمان گورگاں
پایۂ اسلامیاں برتر ازد   احترام شرع دین پیغمبر ازد
حق گزید از ہند عالمگیر را   آں فقیرے صاحب شمشیر را
روزے آں زبیندہ تاج و سریر   آں سپہ دار و شہنشاہ فقیر
صبح گاہی شدبہ سیر بیشہ   با پرستارے وفا اندیشہ
میر خوش از کیفیت بادِ سحر   طائران نغمہ سنج بر ہر شجر
شاہ رمز آگاہ شد محو نماز   خیمہ برزد درحقیقت از نماز
شیر بر آمد پدیداز طرف دشت   از شورش اورا فلک لرزد گشت
بوئے انساں دارش از انسان خبر   پنجہ عالمگیر را زد بر کمر
دستِ شاہ نادیدہ خنجر بہ کشد   شرزہ شیرے را محکم ازہم دوید
دل بخود راہے نداد اندیشہ را   شیر قالین کرد شیر بیشہ را
باز سوئے حق رسید آن ناصبور   بر معراجش نماز با حضور
عشق را آتش زن اندیشہ را   روبہ حق باش شیر بیشہ را
خوفِ حق عنواں ایمان است وبس   خوف غیر از شرک پنہاں است وبس

☆ آپ اپنی خداداد عظیم سلطنت کا اہتمام وانصرام کرنے کے باوجود پنجگانہ نماز باجماعت مسجد میں ادا فرماتے اور اس عالم ضعیفی اور پیری میں بھی ساری زندگی تکبیر اولی تکبیر تحریمہ قضا نہیں کی

Marfat.com

"خدا رحمت کند ایں عاشقاں پاک طینت را"

○ **شہنشاہ ہند کی تاج پوشی کا جشن:**

☆ برصغیر کی وسیع تر مغلیہ سلطنت کے فرمانروا درویش صفت بادشاہ ابوالمظفر محمد اورنگ زیب عالمگیر شہنشاہ ہند علیہ الرحمۃ کا جشن تاج پوشی منایا گیا۔ سلطنت خداداد کے تمام شہروں قصبوں کو جھنڈیوں اور جھنڈوں سے مزین کر کے دلہن کی طرح سجایا گیا۔ چراغوں قمقموں فانوسوں سے روشن کیا گیا۔ اور شاہی لنگر جاری کر دیا۔ اراکین سلطنت امیر' سفیر' اور روزیر اور معززین شہر غرضیکہ رعایا کا ہر عوام و خواص بڑی سج دھج اور آدابِ شاہی کے ساتھ شریک محفل ہوا۔ بادشاہ سلامت کو ہزاروں توپوں کے گولوں سے سلامی دی۔ خادمان خاص کے جلو میں۔ تلواروں کے سایہ میں بڑے کرّ و فر، عزّ و وقار' شان و شوکت اور شاہی جاہ و جلال سے تخت طاؤس پر جلوہ افروز ہوئے۔

○ مجلس کی اختتامی تقریب قرآن عظیم' فرقان حکیم کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ قاری قرآن نے اپنے مخصوص لہجہ اور لحن داؤدی میں نہایت جوش و خروش' جذبہ محبت و ادب اور عقیدت سے تلاوت کی۔ تمام اہل محفل پر سکوت طاری ہو گیا۔ اور تعظیماً و احتراماً سر جھک گئے۔ اور سب پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ قرآنی آیات کریمہ کے انوار سے محفل پُر نور ہو گئی اور سامعین کے چہرے خوشی و مسرت سے تمتما اُٹھے اور دل طمانیت سے سرشار ہو گئے۔ محفل کو چار چاند لگ گئے۔ اور جب اس آیت عظیمہ کریمہ مجیدہ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ؕ کو پڑھا تو منظر دیدنی تھا کہ شہنشاہ عالم پناہ کا جلال الٰہی' خشیت الٰہی سے یہ حال تھا۔ زار و قطار روتے روتے ہچکی بندھ گئی اور جسم پر کپکپی طاری ہو گئی۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ گئیں "پ۲۴ سورۃ المومن آیت کریمہ ۱۶"

"قرأت تو دگرگوں کرد تقدیر عمر را"

والا سماں بندھ گیا۔ آپ نے تاج شاہی اتارا اور تخت شاہی سے اترے۔ نہایت عجز و انکساری آہ و زاری' خشوع اور خضوع سے سر زمین پر سجدہ میں رکھ دیا۔ اور عرض کیا۔ اے احکم الحاکمین! دنیا و آخرت میں تیری ہی بادشاہی ہے تو ہی واحد احد اور قہار شہنشاہ دو عالم ہے۔ تو ہی مالک و مختار ہے اور میں تیرے در کا ایک ادنیٰ درماندہ بندہ فقیر گداگر ہوں۔ تمام حاضرین کے سامنے ایک عجیب و غریب منظر تھا۔ اور سب اللہ جل شانہٗ کے حضور سربسجود تھے۔

○ ایک حدیث میں فرمایا۔ روز قیامت عادل مسلمان بادشاہ میرے ساتھ "دو انگلیوں

Marfat.com

کو ملا کر اشارہ فرمایا'' اس طرح ہوگا۔

○ نیز ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کافر کی حکومت ہوسکتی ہے لیکن ظالم کی حکومت کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔

○ عارف باللہ اولیاءِ متقدّمین جناب ذُوالنُّون مصری قدّس اللہ اسرارہ الاقدس ؎

☆ فرماتے ہیں۔ میں ایک دن دریا کے کنارے وضو کر رہا تھا۔ دیکھا کہ ایک بچھو جنگل سے نکلا اور دریا کے کنارے اِدھر اُدھر بے تابی سے بھاگنے لگا۔ اچانک دریا سے ایک کچھوا نمودار ہوا۔ بچھو اس کی پُشت پر سوار ہوگیا۔ وہ اُسے دریا کے دوسرے کنارے پار لے گیا۔ میں بھی اس کے پیچھے پیچھے چلا۔ خُدا کی قدرت! اِدھر جنگل میں ایک سانپ کو اس نے دیکھا۔ دونوں آپس میں گتھم گتھا ہوگئے۔ اس لڑائی میں بچھو نے سانپ کے سر پر ایک ایسا زبردست ڈنگ مارا وہ وہیں تڑپ تڑپ کر مرگیا۔ اور بچھو غائب ہوگیا۔

☆ فرماتے ہیں۔ اچانک میری نظر ایک درخت کے سایہ کے نیچے سوئے ہوئے ایک آدمی پر پڑی جب قریب گیا تو دیکھا۔ وہ شراب کے نشہ میں مدہوش غفلت کی گہری نیند سو رہا تھا۔ اس کے منہ سے شراب کی بدبُو آرہی تھی۔ العیاذ باللہ العظیم ؎

☆ تعجب ہوا یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے اور اس میں راز کیا ہے؟ ہاتفِ غیب سے آواز آئی۔ اے ذوالنون! متحیّر اور متفکّر نہ ہو۔

○ اگر ہماری حفاظت اور رحمت صرف متّقی، پارسا اور نیک لوگوں کے لئے ہی ہوتی۔ تو بدکاروں گناہگاروں اور غفلت سے جنگل میں مدہوش سوئے ہوئے کی حفاظت کون کرتا؟

○ اگر ہماری شانِ عفو کا سیلاب رواں قسمت کے ماروں' سیہ کاروں کی گناہ کی میل کچیل نہ دھوئے تو اور کون دھوئے گا؟

○ اگر ہمارے فضل و کرم کا گھٹا باندھ کر برسنے والا بادل' جنگل کے ان تشنہ لبوں اور پیاسوں کی سیرابی نہ کرے تو انہیں سیراب اور کون کرے گا؟

○ اگر ہماری رحمت اور عنایت کے دریا کی طلاطم خیز موجیں ,نفسانی خواہشات میں غرق لوگوں کو توبہ وانابت کے ساحل تک نہ لے جائیں۔ تو ان گناہ میں ڈوبتے ہوئے میرے بندوں کو توبہ کی منزل مراد تک کون پہنچائے گا؟

○ آپ اس الہامی کیفیات سے اتنے خوش ہوئے کہ اس کا طواف کرتے اور زبان سے یہ

Marfat.com

شعر پڑھتے ہے

اے خفتہ کہ دوست نگہبان جان تست — تومست و غافل کرمش پاسباں تست
خوابت چگونہ آید از شوق آں کریم — کش رحمت وعنایت بیش ازگمان تست

☆ جب وہ بیدار ہوا تو مجھے دیکھ کر نہایت شرمندہ اور پریشان ہوگیا۔ کہنے لگا۔ اے گروہ اولیاء کے سردار اور عاشقاں الٰہی کے تاج دار آپ اس گناہگار کے ہاں کیسے تشریف لے آئے۔ تو آپ نے اس کو سارا ماجرا سنایا۔ تو اس نے ایک نعرہ مستانہ مارا اور بیہوش ہوکر گر پڑا۔ جب ذرا سنبھلا تو بہ استغفار کرتا۔ چیختا چلاّ تا آہ وزاری کرتا جنگل میں غائب ہوگیا۔ سنا گیا کہ وہ زمرہ اولیاء اللہ میں شامل کرلیا گیا ہے۔

○ دعائے فقیر:

☆ اے واللہ ذُوالفضل العظیم! ہم پر فضل فرما۔ ہم گمراہانِ دشت گمراہی کو شہرستان ہدایت میں پہنچا۔ اور ہم تشنگانِ سُراب غفلت کو بھی بحرِ توحید سے ایک گھونٹ آب حیات کا عنایت فرما۔ ہم پر فضل فرما۔ تیرے فضل عظیم نے بتکدہ میں ساری زندگی کے بت پرست کو ایک بار تیرا نام جپنے سے تو نے ان کو قرب کے اعلیٰ علیین میں پہنچا دیا۔ اور کبھی ایسا بھی ہوا کہ تیرے عدل نے ستر ہزار سالہ عابد ساجد ''ابلیس'' کو ایک سجدہ کے نہ کرنے سے بُعد کے اسفل السافلین کے گڑھے میں گرا کر مردود بارگاہ کر دیا۔ اے ارحم الرّاحمین! ہم پر رحم فرما۔ کرم فرما۔ فضل فرما۔ آمین۔

☆ فرمان ذی شان نبی الرحمٰن جل شانہٗ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

○ فرمایا۔ شریعت میرے اقوال۔ طریقت میرے افعال۔ حقیقت میرے احوال اور معرفت میرے راز ہیں۔ نماز دونوں جسم اور روح۔ الفاظ اور معنیٰ۔ شرع اور ورع کا مجموعہ ہے۔ نماز اپنی ظاہری اور باطنی آداب کے لحاظ سے شریعت اور طریقت کا مجمع البحرین ہے۔ اور نماز دین محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی جمیع عبادات شرعیہ کا خلاصہ ہے۔

سنو دو ہی لفظوں میں مجھ سے یہ راز — شریعت وضو ہے طریقت نماز
شریعت اقوالِ محفل مصطفےٰ — طریقت معراج دل مصطفےٰ
شریعت میں قیل و مقالِ رسول — طریقت میں حسن و جمال رسول
شریعت ہے نام سنت مصطفےٰ — طریقت ہے نام احوالِ مصطفےٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

شریعت مُطہّرہ اور طریقت کا مفہوم اولیاء اللہ کی نگاہ میں

☆ شریعتِ مُطہّرہ اصل ہے اور اُس سے بہتا ہوا چشمہ — طریقت
☆ شریعت مُطہّرہ صراط مستقیم ہے اور اُس پر قیام — طریقت
☆ شریعت مُطہّرہ ظاہر ہے اور اُس کا باطن — طریقت
☆ شریعت مُطہّرہ الفاظ ہے اور اُس کا معنیٰ — طریقت
☆ شریعت مُطہّرہ مسائل ہیں اور اُس کے فضائل — طریقت
☆ شریعت مُطہّرہ جسم ہے اور اُس کی روح — طریقت
☆ شریعت مُطہّرہ اصل ہے اور اُس پر عمل — طریقت
☆ شریعت مُطہّرہ جڑ ہے اور اُس کی شاخیں — طریقت
☆ شریعت مُطہّرہ شجر ہے اور اس کا ثمر — طریقت
☆ شریعت مُطہّرہ درحقیقت سنت مصطفےٰ کا نام ہے ؎

علم طریقت ہمچو مسکہ علم شریعت ہمچو شیر — کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ دُعَاءَ ةَ الْاَنَامِ وَعَلٰى اَصْحَابِهٖ هُدَاةَ
الْاِسْلَامِ مَتٰى بَقِيَتِ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامِ

"حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی نوری"

Marfat.com

روضۃ الخامسہ جنّت عدن ب ا

تحفۂ معراج نماز

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ط

○ قال اللہ العلی العظیم فی القرآنِ الکریم والفرقان العظیم ط

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ط اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ○

(پ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۱)

پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندہ کو رات کے تھوڑے سے حصہ میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک وہ جس کے اردگرد کو ہم نے برکت دی تا کہ ہم دکھائیں ان کو اپنی قدرت کی نشانیاں بیشک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

نمازمعراج کا تحفہ عظیمہ ہے:

☆ معجزہ معراج بعد نماز عشاء شب نورافروز ۲۷ رجب المرّجب ۱۲ نبوی قبل از ہجرت بعمر شریف ۵۳ سال صحن کعبۃ اللہ المکہ المعظمہ میں ظہور پذیر ہوا۔ عرش عظیم پر منزل قرب ''اَوۡ اَدۡنٰی'' مقام لامکان میں دیدار الٰہی کے شرف سے مشرف ہوئے۔ جو مقصود سفر وسیلہ ظفر تھا اور اس مقام ''اَوۡ اَدۡنٰی'' پر بارگاہِ رحمت کی حضوری میں بالمشافہ اور بالمشاہدہ نماز کا عظیم الشان تحفہ عنائیت ہوا۔ معجزہ معراج تمام معجزات نبوی سے افضل واعلیٰ ہے اور تحفہ معراج ''نماز'' تمام عبادات کی جامع ہے۔ سُبۡحَانَ کے مبارک لفظ سے اس سفر مبارک کی افتتاحی تقریب سعید فرمائی۔ اس سارے سفر معراج میں شان سُبحان کی جلوہ گری ہے۔

☆ بِعَبۡدِہٖ اپنے خاص الخاص بندہ کو۔ معراج کی تکمیل تین شانوں سے ہوئی۔ تمام کمالات محمّدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان تین شانوں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور ہر کمال مصطفوی کا سرچشمہ یہی تین شاخیں ہیں۔

☆ قالب ''جسم'' کی معراج شان بشری سے صورت بشری میں۔

☆ روح۔ کی معراج شانِ مَلکی ''نوری'' سے صورت مَلکی میں۔

☆ قلب کی معراج شانِ محمّدیت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے صورت حقی میں۔

Marfat.com

☆ مقصود یہ کہ ان تینوں جسم، روح اور قلب کو معراج ہوئی۔ جس پر لفظ عَبْدِہٖ دلیلِ جلیل ہے کہ یہ معراج جسمانی بحالت بیداری تھی قبل ازیں آپ کو تینتیس ۳۳ معراجیں منامی اور روحانی ہوئیں تا کہ قلب انور عالم ملکوت کے مشاہدہ پر قوی اور تیار ہو جائے۔ جس طرح نزول وحی الٰہی سے چھ ماہ قبل وحی منامی ''سچے خواب'' آیا کرتے تا کہ قلب میں وحی کے تحمل کی استعداد پیدا ہو۔

☆ حضور نور مجسم شفیع معظم محمد مصطفیٰ ﷺ بشر بھی ہیں بدلیل جلیل قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ؕ (پ۱۶ سورۃ الکہف آیت کریم ۱۱۰) اور نور بھی ہیں بفرمانِ قرآن قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ؕ (پ۶ سورۃ المائدہ ۱۵) عالم بشریت میں ظہور بشری کا غلبہ تھا۔ جس پر سارے لوازمات عالم اسباب کے مرتب ہوتے مثلاً کھانا پینا سونا وغیرہ اور عالم انوار میں ظہور نور کا غلبہ تھا۔ خلاصہ کلام یہ کہ آپ کے نورانی اوصاف بشریت کے لحاظ سے معجزہ تھے۔ اور بشری اوصاف نورانیت کے لحاظ سے معجزہ۔ آقائے نامدار مدنی تاجدار ﷺ کی بشریت اور نورانیت کی جامع ہونے کی حیثیت سے سراپا معجزہ ہیں۔ آپ کی بشریت اور نور آپس میں عین ہیں متغائر نہیں۔ حقیقت کے لحاظ سے حضور نور ہیں۔ عالم مجاز میں لباس بشری سے مبعوث ہوئے۔ حضور ﷺ کا حاضر ناظر ہونا آپ کی نورانیت کی جہت سے ہے اور آنا جانا، کھانا پینا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا وغیرہ بشریت مقدسہ کی جہت سے ہے لَا خِفَاءَ فِیْہِ ؕ

تیری ذات کی حقیقت جب بھی کسی نے پوچھی
قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ میرے لبوں پہ آیا

''پ۶ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۵''

○ **عقیدۂ حق:**

☆ اس مبارک معجزہ معراج جسمانی کو معراج روحانی یا معراج کشفی، معراج منامی یا معراج معنوی کہنے والوں کی تمام عقلی تاویلات مطلقاً باطل ہیں۔ جن پر تبصرہ کرنا لاحاصل اور ان کی تاویلیں اس قابل ہی نہیں کہ ان کا تذکرہ کیا جائے اور نہ وہ راہ محبت کے راہی ہیں کہ ان سے بحث و مباحثہ کیا جائے۔

○ **شقِ صدر اور شقِ قلب اور اس کی حکمتیں:**

☆ شقِ صدر کئی بار ہوا۔ (۱) بچپن میں سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں۔ (۲) جوانی میں۔

Marfat.com

(۴) قبل از بعثت بوقت معراج مبارک۔ شب معراج سینہ مبارک کے شق کیے جانے میں بیشمار حکمتیں مضمر ہیں۔

○ شق صدر۔ انشراح صدر کو مستلزم ہے۔ بدلیل جلیل اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ط

(پ۳۰ الانشرح آیت کریمہ ۱)

☆ عقیدہ حیات بعد الممات حق ہے۔ روح حیات کا مستقر قلب انسانی ہے اگر دل کو چیر کر سینہ سے باہر نکالا جائے تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ آپ کا قلب انور سینہ انور کو چیر کر باہر نکالا گیا اور پھر اُسے شگاف دیا گیا۔ اور آب زمزم سے دھو کر ایک نورانی جنتی طشت جو ایمان نور وحکمت سے لبریز تھا۔ اُسے آپ کے قلب میں انڈیل دیا گیا۔ جس سے علم وعرفان کے چشمے پھوٹ نکلے۔ اور سینہ کا وہ شگاف آپ کے جسم اطہر پر سوئی کی سیون کی طرح ظاہراً نظر آتا تھا۔ كَانَ فِيْهِ الطَّشْتُ الَّتِيْ يَغْسِلُ فِهَا قُلُوْبَ الْاَنْبِيَآءِ ط تابوت سکینہ کا یہ وہ سونے کا طشت ہے جس میں سابقین انبیاء کرام کے قلوب کو رکھ کر دھویا گیا۔ سونے کا طشت عرف وعادت کے لحاظ سے ایک قسم کی تکریم تھی۔ ارباب معانی نے سونے اور قلب نبوی کی مناسبت یہ بیان کی ہے کہ سونا جنت کے ظروف سے ہے اور معدنیات ارضی سے اعلیٰ جوہر ہے۔ نہ اسے مٹی کھاتی ہے اور نہ سونے کو زنگ لگتا ہے وہ ہمیشہ صاف شفاف اور چمکتا دمکتا رہتا ہے۔ اسی طرح قلب نبوی مصطفیٰ مُزکیّ ہے جو وحی الٰہی کا مستقر ہے اس کو سفلیات کی خاک نہیں کھا سکتی اور نہ کدورت کونیہ کا زنگ لگتا ہے۔ اور نہ عالم کونیہ کا گرد وغبار پڑتا ہے۔ یہ آئینہ حق نما ہمیشہ مجلّیٰ اور مصفّیٰ رہتا ہے۔ یہ تمثیل حضور سیّد العرب والعجم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عقیدۂ حیات النبی کے حق میں انتہائی عظمت اور رفعت شان کا موجب ہے۔

☆ عقیدہ حیاتُ النّبی اور عقیدہ ختم نبوت دونوں ایک ہیں۔ ایک کا ثبوت دوسرے کا اثبات ہے اور ایک کے انکار سے دوسرے کا انکار لازم آتا ہے۔

☆ قلب اطہر کا آب زمزم سے دھویا جانا کسی آلائش یا علائق جسمانیہ کی وجہ سے نہ تھا۔ العیاذ باللّٰہ آپ کی ذات گرامی طیّب وطاہر ہے یا آب زمزم کو شرف بخشنا مقصود تھا کہ یہ وہ شرف ہے جو جنت کے کوثر اور تسنیم کے پانی کو حاصل نہیں۔ بلکہ حدوث وامکان کے میل سے حضور کی باطنی صفائی مقصود تھی۔ اور یہ اسباب عادیہ سے ہے۔ ممکن ہے کہ یہ معنوی اجسام کے قبیل سے ہو۔

Marfat.com

○ قلب اطہر سے انوار۔ بارش کے پانی کی پھوہار کی طرح نکلتے ہیں۔ جو قلوب مؤمنین اور قلوب اولیاء کاملین پر فوارہ کی طرح برستے ہیں۔

(۱) قمر کو قلب اطہر سے یک گونہ نسبت ہے۔ چاند اور قلب اطہر دونوں اللہ تعالیٰ کے اسم پاک نور کے مظہر ہیں۔ (۲) چاند سورج سے نور حاصل کر کے رات کی تاریکی کو دور کرتا ہے۔ قلب اطہر ذاتِ الٰہی سے نور کا استفادہ کر کے مومنین کے قلب کو منور کرتا ہے۔ (۳) جس طرح معجزہ شق القمر ہوا اسی طرح قلب انور کو بھی شگاف ہوا۔ چاند چوتھے آسمان پر بلند ہے اور قلب انور از خود مقام رفعت پر فائز المرام ہے۔ (۴) چاند کھیتوں باغوں کو سرسبز کرتا اور پھلوں کو رنگینی دیتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قلبی توجہ سوختہ دلوں کو سرسبز کرتی ہے۔

کھیلتے تھے چاند سے بچپن میں حضور اس لئے　　آپ سراپا نور تھے اور وہ کھلونا نور کا

○ قلب انور سے وہ خون کا لوتھڑا نکال دیا گیا۔ جس پر شیطان تصرف کرتا ہے۔ ''بروایت'' ھٰذَا حَظُّ مِنَ الشَّیْطٰنِ ؕ جس سے آپ کی ذات پاک شیطانی اثر سے محفوظ اور مامون ہوگئی۔ ''بروایت صحیحہ'' فرمایا ہر شخص کے ساتھ شیطان ہے۔ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کے ساتھ بھی فرمایا ہاں۔ لیکن میرا شیطان مسلمان ہوگیا ہے۔

○ قلب اطہر کے شق میں ایک یہ خصوصی راز تھا کہ عالم سمٰوٰت کا نظارہ اور خصوصاً دیدار الٰہی کا مشاہدہ کرنے کی قوت قدسیہ بالفعل حاصل ہو جائے۔ تاکہ کمال طہارت اور نظافت سے عالم ملکوت میں پہنچنے میں مستعد ہوں۔ اسی قیاس پر وضو ہے کہ نماز سے پہلے پاکیزگی ہو۔ تاکہ نماز معراج کا نمونہ ہو۔

○ عالم غیب وشہادت کی وسعتیں آپ کے قلب اطہر میں سما گئیں اور علوم لدنیہ، حکمت الٰہیہ معارف ربانیہ حقائق رحمانیہ اور دقائق آیات الٰہیہ سینہ پاک میں جلوہ نما ہوگئے۔

○ ''حدیث قدسی'' فرمایا لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ فِیْ قَلْبِ عَبْدِی الْمُؤْمِنِ ؕ حدیث قدسی میں فرمایا میں نہ آسمانوں میں سما تا ہوں اور نہ زمینوں میں لیکن اپنے بندہ مومن کے قلب میں سما جاتا ہوں۔

○ یہاں قلب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تذکرہ ہے۔ آپ کے قلب انور کی کیفیات کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی جانتا ہے اور کون ہے جو کچھ کہے یا لکھے۔

قلم ایں جا شکست و سر بسجدہ گرفت

Marfat.com

وَاللّٰہ تعَالٰی اَعلمُ وَرَسولُہ الاَعظَم بِحقیقۃِ قَلبہٖ ؁

وَصَلَّی اللّٰہ عَلٰی نُور کزوشدنُورہاپیدا زمین ازحب اوساکن فلک درعشق اوشیدا

زسینہ اش جامی اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَکَ برخوان زسیراَش چہ مے خوانی کہ سُبحَانَ الَّذِی اَسرٰی

محمدؐ احمدؐ ومحمودؐ وے راخالقش بستود ازوشد جود ہر موجوداز وشد دیدہ ہابینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مولانا جامی قدس سرہٗ السامی ؁

○ سفراسرٰی:

☆ مسجد حرام تا مسجد اقصٰی، بیتُ اللہ تا بیتُ المُقدّس اور مقام نماز: یہ سفر عالم اسباب اور عالم شہادہ کا ہے جس کا جسمانیت سے تعلق ہے۔ فرش پر یہ شان بشریت کی معراج ہے۔ جس کو حق سُبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے کلام معجز نما میں اسراء کے نام سے موسوم فرمایا ہے۔

○ ''لَیلاً'' حضور شب اسراء کے دولہا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبۃ اللہ کے صحن مقام حطیم سیّدہ اُمِّ ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کے گھر آرام فرما تھے۔ کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام بحکم ربِّ جلیل حاضر خدمت ہوئے۔ قدومِ میمنت کو چوما آنکھوں سے لگایا اور تلووں کو اپنے رخساروں سے مس کیا۔ جبرئیل کے رخساروں میں عنبر اور مشک کی ٹھنڈک کی تاثیر سے آپ بیدار ہوئے اور اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلیکَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ'' سے سلام عرض کر کے اللہ ربّ العزت کا پیغام دیا اِنَّ اللّٰہَ یُشۡتَاقُ اِلَیۡکَ ؁ بیشک اللہ تعالیٰ عرش پر آپ کا مشتاق ہے۔ آپ نے وضو فرمایا بروایت ''غسل'' فرمایا اور دو رکعت نماز نفل ادا کیے۔ اور براق پر سوار ہوئے سیّد الملائکہ نے نہایت ادب واحترام، تعظیم وتکریم سے رکاب تھامی۔ ستر ہزار ملائکہ نوری کے جلو میں عازم سفر مبارک ہوئے۔

○ حضور عُروس مملکۃ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب میری سواری سرزمین حجاز مقدس سنگ وکلاخ وادی اور نخلستان کھجور میں پہنچی تو جبرائیل امین علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں اتریئے دو رکعت نماز نفل ادا کیجئے یہ آپ کی ہجرت گاہ آخری آرامگاہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعت نماز نفل ادا فرمائے۔ اللہ اکبر سفرِ معراج میں نماز کی جلوہ گری منزل بہ منزل اظہر من الشمس ہے۔

○ سیّد العرب والعجم تاج دارِ حرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا براق جہاں جہاں سے گزرتا ملائکہ نوری صف بستہ، دست بستہ صلوٰۃ وسلام کی صدائیں بلند کرتے۔ اس مبارک سفر میں انبیاء کرام کے مسکن، مدفن اور دیگر کئی ایک مناظر کا معائنہ فرمایا۔

Marfat.com

حکمت جلیلہ:

☆ حضور جان جہان' روح ایمان' مظہر کُنْ فَکَانَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام کائنات کی روح ہیں۔روح نہ ہوتو بدن بے حس وحرکت اور ساکت ہوجاتا ہے بدیں وجہ جب آپ معراج پر عالم بالاتشریف لے گئے تو اس عالم سے روح نکل گئی اور ساری کائنات ساکت اور جامد ہوگئی۔اور جب واپس تشریف فرما ہوئے تو روح بدن میں آگئی۔ ہر چیز اپنے اپنے مدار میں کام کرنے لگی۔وضو کا پانی چلنے لگا۔بستر گرم اور کنڈا دروازے کا ہلنے لگا

ہے انہیں کے دم قدم سے باغ عالم کی بہار

○ اِدھر کے حساب سے یہ وقت اٹھارہ سال پر محیط اور اُدھر کے لحاظ سے ایک لمحہ تھا۔ وَاللّٰہ اَعْلَم بِحَقِیْقَۃِ حَالِہٖ وَرَسُوْلُہ الاکرم

پلٹ آئے نبی معراج کی شب اتنے عرصہ میں   بستر گرم رہا زنجیر ہلتی رہی پانی چلتا رہا

○ ایک مقام پر فرمایا میری سواری کشیب احمر وادی مقدس طور سینا سے گزری رَأَیْتُ مُوْسٰی قَائِمًا یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ (الحدیث) میں نے دیکھا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اپنے قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔بروایت ثانیہ فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام اونٹنی پر سوار سرخ وسفید روپشمینہ کا جبہ اوڑھے تلبیہ کہتے ہوئے حج کو جا رہے ہیں۔جس نے ان کو دیکھنا ہو وہ میرے عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔روایت ثالثہ میں حضرت یونس نبی اللہ علیہ السلام کا ذکر بھی ملتا ہے۔

○ ''بروایت'' جدّ کریم ابوالانبیاء سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے متعلق فرمایا کہ میں نے انہیں اپنی قبر میں نماز پڑھتے ملاحظہ فرمایا ہے۔نیز بیت المعمور میں بھی نماز پڑھتے ملاحظہ فرمایا۔

○ حضور سیّدالانبیآء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد اقصیٰ میں باب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے داخل ہوئے تو آپ نے دو رکعت نماز نفل تحیۃ المسجد پڑھے پھر جملہ انبیاء عظام نے آگے بڑھ کر اھلا وسہلا ومرحبا سے استقبال کیا۔حضرت جبرائیل روح القدس علیہ السلام نے آذان پڑھی اور اقامت کہی۔کمالات بشریت کے ہر فضل وکمال سے نوازے ہوئے اور حسن باکمال اور جمال بے مثال سے مزین جملہ انبیآء کرام نے حضور کی شریعت کے مطابق آپ کی اقتداء میں مؤدبانہ ہاتھ باندھ کر صف بستہ کھڑے ہوکر نماز پڑھی

Marfat.com

سارے نبیوں نے پڑھی ان کی امامت میں نماز
کس قدر مسجد اقصیٰ ہے حسین آج کی شب
تحفہ اللہ سے لائے ہیں نمازوں کا پاک نبی
خطبہ خواں ہیں سب افلاک نشین آج کی شب
اس قدر رفعتیں پا کر اللہ سے اے عابد
پھر بھی سجدے میں ہیں حضرت آج کی شب

○ میثاق اول انبیاء کرام علیہم السلام

☆ قرآن عظیم فرقان حکیم (پ۳ سورۃ آل عمران آیت کریمہ ۸۱)

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ○

اور یاد کرو اے محبوب! جب لیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام سے پختہ وعدہ کہ جب میں تمہیں دوں کتاب ''آسمانی صحیفہ'' اور حکمت پھر تشریف لائے تمہارے پاس میرا رسول جو تصدیق کرنے والا ہو ان کتابوں کا جو تمہارے پاس ہیں۔ تو تم ضرور بالضرور ان پر ایمان لانا اور ضرور بالضرور ان کی مدد کرنا۔ کیا تم نے اقرار کر لیا اور اٹھا لیا تم نے اس پر میرا عہد میثاق ''بھاری بوجھ'' سب نے یک زبان ہو کر اقرار کیا اور فرمایا پس تم سب آپس میں ایک دوسرے پر گواہ رہنا اور میں بھی تم پر گواہ ہوں۔

○ عارف باللہ محقق جلیل القدر مفسر علامہ سیّد محمود الالوسی علیہ الرحمۃ نے مشہور مستند اپنی تفسیر روح المعانی میں اس آیت کریمہ کے تحت ارقام فرمایا:

وَمِنْ هٰهُنَا ذَهَبَ الْعَارِفُوْنَ اِلٰى اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَالنَّبِىُّ الْمُطْلَقُ وَالرَّسُوْلُ الْحَقِيْقِىُّ وَّالْمَشْرِعُ الْاِسْتِقْلَالِىُّ وَاَنَّهٗ مَنْ سِوَاهُ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِىْ حُكْمِ التَّبْعِيَّةِ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

اس مقام پر عارفین کاملین نے فرمایا کہ نبی مطلق اور مستقل شریعت لانے والے حضور احمد مجتبےٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور جملہ انبیاء کرام علیہ السلام آپ کے تابع ہیں۔

Marfat.com

○ عالم بالا صبح روز ازل میثاق اول انبیآء کرام علیہم السلام کا انعقاد جس میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی صدر نشینی اور حضور کی ذات والا صفات شمع محفل اور شریک محفل جملہ انبیآء کرام جس میں عظمت شان محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور مقصود تھا سے ''عہد و پیمان لیا گیا۔ جس پر اللہ جل شانہٗ'' اپنی شہادت کی تصدیقی مہر ثبت فرمادی اور وفاء عہد کے لئے انہوں نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔

○ بعد از نماز ہر نبی نے آپ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات صوری و معنوی، شان ظاہری و باطنی کا خطبہ پڑھا۔ آخر میں آپ حضور خطیب الانبیآء علیہ التحیۃ والثناء نے اپنے ربّ اعلیٰ کی حمد اور ثنا بیان کی اور تسبیح و تہلیل تکبیر و تحمید اور اپنی عظمت شان کا خطبہ ارشاد فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَرْسَلَنِیْ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا لِّلنَّاسِ دَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَّاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ فِیْهِ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّجَعَلَ اُمَّتِیْ وَسَطًا وَّهُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ وَشَرَحَ اللّٰهُ لِیْ صَدْرِیْ وَ وَضَعَ عَلٰی وِزْرِیْ وَرَفَعَ لِیْ ذِكْرِیْ وَجَعَلَنِیْ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا لِسِلْسِلَةِ النُّبُوَّةِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط

○ بروایت صحیحہ:

☆ جملہ انبیاء کرام ایک لاکھ چوبیس ہزار کی معیت میں ملائکہ نوری نے بھی آپ کی امامت میں نماز پڑھی۔ کہ نبوت اور رسالت کے بعد منصب خلافت اور امامت بلند تر مقام ہے۔ تمام انبیاء کرام کا نماز پڑھنا قبل از عروج اور بعد از معراج دونوں طرح ثابت ہے

بفور صدا سماں یہ بندھا یہ سدرہ اٹھا وہ عرش جھکا
صفوف سمانے سجدہ کیا ہوئی جو اذان تمہارے لئے
ظہور نہاں، قیام جہاں، رکوع مہاں، سجود شہاں
نیازیں یہاں نمازیں وہاں یہ کس لئے ہاں تمہارے لئے

○ یہ صورت بشری میں شان بشری کی معراج تھی جس کو کلام اللہ نے اسراء کے نام سے موسوم فرمایا ہے۔

○ اَلَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ ط مسجد اقصیٰ وہ ہے جس کے ماحول، اردگرد چار چوفیرے کو برکت دی کہ وہ وحی کی جائے نزول۔ ستر ہزار انبیاء کرام کا قبلہ اور عبادت گاہ اور ان کی جائے

Marfat.com

قیام مسکن اور مرقد مبارکہ ہیں۔ نیز کثرت انہار واشجار سرسبز وشاداب پھل دار اور قابل زیارت مقام ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام القبلتین اور امام الانبیاء ہیں۔

○ معراج۔ مسجد اقصیٰ تا سدرۃ المنتہیٰ 'بیتُ المقدس تا بیتُ المعمور''فرش تا عرش عظیم''اور مقام نماز:

☆ یہ فضا ملاء الاعلیٰ جس کا عالم انوار اور حقائق مجرّدہ قدسیہ سے ربط ہے۔ یہ عرش عظیم پر صورت ملکی سے شان رُوحی کی معراج ہے۔''عرش عظیم'' عالم الغیب اور عالم الشہادہ کا برزخ ہے۔ عرش عظیم تجلیات حسن حقیقی کی بلند ترین اور برتر جلوہ گاہ ہے۔ یہی وہ مقام سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ جہاں سیدُ الملائکہ جبرائیل امین علیہ السلام وحی لے کر آتے تھے۔''بالفاظ حدیث نبوی ط ثُمَّ عُرِجَ بِیْ'' ط پھر بیت المقدس سے براق پر سوار ہو کر عروج فرمایا۔ آسمانوں میں قدرتِ کاملہ کے عجائب وغرائب اور نشانیوں کو ملاحظہ فرماتے اور حقائق اور دقائق جانتے' رب کریم کی تسبیح پڑھتے۔ انبیاء کرام بیت المقدس میں نماز پڑھنے کے بعد آسمانوں پر استقبال اور زیارت کے لئے حاضر ہو گئے پہلے آسمان پر شاہکار قدرت اوّل البشر سیّدنا آدم علیہ السلام دوسرے آسمان پر سیّدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام تیسرے آسمان پر سیّدنا یوسف علیہ السلام چوتھے آسمان پر سیّدنا ادریس علیہ السلام پانچویں آسمان پر سیّدنا ہارون علیہ السلام چھٹے آسمان پر سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام ساتویں آسمان پر سیّدنا ابوالانبیاء ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے استقبال کیا۔

ملک کونین کے انبیآء تاج دار تاج داروں کا آقا ہمارا نبی
انبیآء سے کروں عرض کیوں مالکو! کیا وہ ہے تمہارا ہمارا نبی

○ بروایتِ صحیحہ:

☆ اَنَّ اللّٰہَ زَوّٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَأَیْتُ مَشَارِقَھَا وَمَغَارِبَھَا ط اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا میں نے ساری دنیا کو دیکھ لیا اور جو کچھ اس میں ہونے والا ہے سب کچھ پہچان لیا۔ جیسے ہاتھ کی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ حتیٰ کہ اپنی ذات پاک کو دیکھا دیا تا کہ آپ کا وصف شاہد محقق ہو۔

در نظرش بودش مقامات العباد زیں سبب نامش شاہد نہاد

ترجمہ: بندوں کے مقامات آپ کی نگاہ میں تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام نامی اسم

Marfat.com

گرامی شاہد رکھا ہے۔ براق پر سوار سات آسمانوں اور ملک وملکوت کی سیر فرمائی۔ جنت کے طبقات اور دوزخ کے درکات کو ملاحظہ فرمایا اور آیات قدرت الٰہی کا نظارہ فرمایا۔ اس راہ سفر آسمانی میں ہر نبی اور رسول نے اپنے اپنے مقام کے لحاظ سے استقبال اور استفادہ کیا۔ ملائکہ مقربین نے صف بصف دست بستہ تعظیما کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام کے پھول نچھاور کئے۔ ان نوری ملائکہ کے جلو میں آپ بیت المعمور میں جلوہ گر ہوئے۔ سیّد الملائکہ جبرائیل علیہ السلام نے آذان پڑھی اور اقامت کے بعد جملہ انبیاء کرام اور ملائکہ نے دوسری بار آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کا شرف پایا۔ حسب معمول ابتداءِ معراج نماز بیت اللہ شریف میں اکیلے ثانیاً بیت المقدس میں باجماعت ثالثاً بیت المعمور میں باجماعت نماز ادا فرمائی۔

○ لِنُرِيَهُ مِنْ اٰيٰتِنَا ط تا کہ ہم آپ کو اپنی قدرت کاملہ کی عجیب' غریب ہزار ہا نشانیاں دکھائیں۔ بروایت صحیحہ: فرمایا میں نے جنت کو رحمت الٰہی کا مظہر اور دوزخ کو حق تعالیٰ کے عذاب وغضب کا۔ جنت کھلی ہوئی اور جہنم سب بند۔ ''بروایت'' حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو جنت کی سیر کرتے دیکھا۔ پوچھا تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز تحیۃ الوضو کی وجہ سے یہ مرتبہ ملا۔ ''بروایت'' سیّدنا عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو شب معراج آسمانوں پر دیکھا تو پوچھا تو انہوں نے عرض کیا یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز تہجد کی برکت سے یہ انعام ملا۔

○ حوض کوثر کا منبع بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کا نظارہ کیا آسمان اول تا سدرۃ المنتہیٰ تمام بشر، ملائکہ نوری (ملکی روحانی نورانی) سب پیچھے رہ گئے (تفسیر روح البیان)

زفرف تیرا فرفر گیا اوپر سے بھی اوپر گیا ۔۔۔ پر وہ جو سدرہ پہ رہ گیا تو عرش پر بے پر گیا

☆ جب سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے جو انوار ربانی کی تجلی گاہ اور پیغام گاہ ہے۔ آپ نے وہی جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا هَلْ لَكَ حَاجَةٌ ط کیا تیری کوئی حاجت ہے کہ میں رب العزت کی بارگاہ میں جا رہا ہوں عرض کیا میری یہ تمنا ہے کہ جب روز محشر آپ کی اُمت پل صراط سے گزرے تو میں اپنے نوری پر بچھا دوں تا کہ وہ آسانی سے گزر جائے آپ نے منظور فرمالیا

پل سے گزارو کہ راہ گذر کو خبر نہ ہو ۔۔۔ جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو
فریاد اُمتی جو کرے حال زار میں ۔۔۔ ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو

○ حکمت بالغہ:

☆ حضور سیّد الارض والسمآء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدیں وجہ فرمایا کہ جدِ کریم ابو الانبیاء سیدنا ابراہیم خلیل

اللہ علیہ السلام کو نمرود جب آگ میں ڈالنے لگا تو جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے عرض کیا هَلْ لَكَ حَاجَةٌ ط قَالَ اَمَّا اِلَيْكَ فَلَا ط قَالَ فَاسْئَلْ قَالَ حَسْبِیْ مِنْ سُؤَالِیْ وَعِلْمُهٗ بِحَالِیْ ط کا جو مکالمہ ہوا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے جدامجد کے احسان کا بدلہ چکا دیا۔ اس مقام سدرۃ المنتہیٰ پر جبرائیل علیہ السلام آگے جانے سے رک گئے۔ عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَوْ دَنَوْتُ اَنْمِلَةً لَاحْتَرَقْتُ بَالِیْ ط اگر انگلی کے پورے کے برابر بھی آگے جاؤں تو میرے پروبال جل جائیں ؎

اگر یکسر موئے برتر پرم فروغ تجلی بسوزد پرم

شیخ سعدی علیہ الرحمت

○ حکمت بالغہ:

☆ حضور سیاح لامکان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرش عظیم پر پہنچے تو خیال آیا کہ ادب کا تقاضا ہے یہاں اپنا جوڑا اتار دوں۔ جبکہ رب قدوس نے جناب موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو کوہ طور پر حکم فرمایا تھا۔ اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ط (پ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت کریمہ ۱۲) میں تیرا رب ہوں اپنا جوڑا اتارو یہ وادی مقدس طور ہے تاکہ اس وادی مقدس کی خاک پاک تیرے پاؤں کے تلووں کو مس کرے اور وہ بابرکت ہو جائیں۔ تو رب قدوس نے فرمایا اے محبوب پاک صاحب لَوْلَاكَ عَلَيْكَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام جوڑے سمیت آ تاکہ تیرے نعلین پاک کو عرش عظیم بوسے دے کر برکت حاصل کرے اور عظمت پائے۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ قارون نے کوہ طور جو تجلی الٰہی سے جل کر خاکستر ہو گیا تھا۔ وہ سرمہ اپنی آنکھوں میں لگایا تو زمین کے پوشیدہ خزانے نظر آ گئے اور وہ مال دار بن گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاک نعلین پا کا سرمہ جس نے اپنی آنکھوں میں لگایا تو اس پر دو جہان روشن ہو گئے سب حجابات عینی وغینی دور ہو گئے اور وہ تجلیات الٰہیہ میں گم ہو کر مراد پا گیا ؎

جس جگہ سرکار نے نعلین اتارے ہوں گے ذرّے اس خاک کے تابندہ ستارے ہوں گے

○ بروایت صحیحہ:

☆ ایک یہودی کی آنکھیں آشوب چشم کی وجہ سے اندھی ہو گئیں۔ اُس کے صاحب ایمان بیٹے نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین پا کی خاک بطور سرمہ دی۔ جس سے اس کی آنکھوں میں نور اور دل میں

Marfat.com

ایمان آ گیا۔

○ قرآن عظیم فرقان حکیم (پ۲۷ سورۃ النجم آیت کریمہ ۵ تا ۹)

عَلَّمَهٗ شَدِیۡدُ الۡقُوٰی ۙ○ ذُوۡ مِرَّةٍ ؕ فَاسۡتَوٰی ۙ○ وَهُوَ بِالۡاُفُقِ الۡاَعۡلٰی ؕ○ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۙ○ فَكَانَ قَابَ قَوۡسَیۡنِ اَوۡ اَدۡنٰی ○

ان متذکرہ بالا پانچ آیات کریمہ میں ھو ضمیر ''مستتر'' واحد غائب کا مرجع اللہ جل شانہٗ ہے نہ کہ جبرائیل علیہ السلام ۔جس پر سورۃ ہذا کی نو آیات عظیمہ شاہد عادل ہیں۔ فافہم

سرِ ما اَوحیٰ نگنجد در ضمیر جبرائیل   کشف اسرارِ لدنی کے کند ام الکتب

○ عارف باللہ علامہ السیّد محمود آلوسی علیہ الرحمۃ تفسیر روح المعانی میں رقم طراز ہیں:

○ وَاَنَا اَقُوۡلُ بِرُؤۡیَتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ رَبَّهٗ سُبۡحَانَهٗ وَتَعَالٰی وَیَدُنُوۡهُ عَلٰی وَجۡهِ اللَّائِقِ ؕ میں کہتا ہوں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام اپنے رب کریم کے دیدار سے مشرف ہوئے اور آپ کو وہ قرب الٰہی عنایت ہوا جیسا کہ اس کی شان کبریائی کے لائق ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ ؕ حضور شب اسریٰ کے دولہا، صاحب لَوۡلَاكَ لَمَا، مُتَمَكِّن بمقام دَنَا فَتَدَلّٰی عَلَیۡهِ اَفۡضَلُ التَّحِیَّةِ وَالثَّنَاءِ کے حضرت جبرائیل علیہ السلام خادم خاص اور وزیر اعظم علی العرش ہیں۔ روح القدس، روح اللہ، روح الامین کے لقب سے ملقب ہیں۔ سید الرسول ملائکہ ہیں رسول کریم حامل وحی الٰہی۔ ناموس اکبر۔ محرم راز نبوت ہیں۔

○ **بروایت صحیحہ:**

☆ حضور سیّد الرسل مولی الکل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دو بار اس کی اپنی اصلی شکل ملکی میں دیکھا۔ ایک بار فرش پر جبل نور غار حرا میں اور دوسری بار عرش پر افق مبین سدرۃ المنتہیٰ پر جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افق اعلیٰ پر جلوہ افروز تھے۔ هٰذَا هُوَ الۡحَقُّ وَالۡحَقَّ اَقُوۡلُ وَلَوۡ كَرِهَ الۡجَهُوۡلُ ؕ

○ **اعراج: سدرۃ المنتہیٰ تا فکان قاب قوسین او ادنیٰ ؕ اور مقام نماز:**

☆ حضور شہنشاہ ہر دوسرا محبوب کبریا علیہ افضل التحیۃ والطیب الثناء ؕ کا معراج بارگاہ حق جل شانہٗ مقام اَوۡ اَدۡنٰی پر اپنی حقیقت محمدیہ اور صورت حقی کے ساتھ یہ سفر ہوا۔ حسن ذات حق اور جمال صفت حق کا مظہر ہے۔ نائب اکبر خلیفہ اعظم مظہر اتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ معراج اعراج کہلائی۔

Marfat.com

○ یہ صورت حقّی کی معراج: اس منزل اور مقام کے احوال واقعات اللہ تعالیٰ جانے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ ہاں جتنا آپ نے بتایا۔ اور ہر صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے اپنے ظرف اور لیاقت کے مطابق جانا پہچانا اور مشاہدہ کیا اور بیان کیا۔ مہمان ذی شان خلوت کدہ سرائے اُدْنُ مِنَّا، متمکن مقام دَنَا فَتَدَلّٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زمان ومکان کی قیود سے بلند وبالا ہوکر رفرف سے فوق العرش پہنچے۔ لاکھوں نوری حجابات کو طے کرتے حریم قدس میں پہنچے۔ تو مقام دَنَا فَتَدَلّٰی پر منادی نے لحن صدیقی میں ندا دی قِفْ یَامُحَمَّدُ فَاِنَّ رَبَّكَ یُصَلِّیْ عَلَیْكَ ط اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ٹھہریئے کہ آپ کا رب نماز پڑھتا ہے۔ آپ پر متفکر ہوئے کہ رب کریم نماز پڑھنے سے پاک ہے تو حکم ہوا اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ (پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۵۶) بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آپ پر درود پڑھتے ہیں۔ اور لحن صدیقی کی یہ حکمت تھی کہ اس کنج عزلت میں بتقاضائے بشرّیت جو آپ پر ہیبت طاری ہوئی وہ یارِ وفا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ کی آواز سے دور ہو۔ پھر محبوب حقیقی نے ایک ہزار بار اُدْنُ مِنِّیْ یَا حَبِیْبِیْ ط میرے قریب آؤ اے محبوب فرمایا پھر آگے بڑھے۔ حیا سے جھجکتے اور ادب سے رکتے۔ حسن الوہیت کی بلند ترین اور برتر جلوہ گاہ عرش عظیم سے اوپر مقام لامکان پر شاہد مستور ازلی نے چہرہ سے نقاب کا پردہ ہٹایا۔ اور دیدار الٰہی سے نوازا۔ اس خلوت کدہ میں راز ونیاز سے پیام وسلام سے نوازے گئے۔ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ط (پ۲۷ سورۃ النجم آیت کریمہ ۱۰) وحی فرمائی اپنے بندہ کی طرف جو وحی بلاواسطہ فرمائی۔ جس کی لطافت نظافت اور نزاکت، فرحت اور حلاوت کے الفاظ متحمل نہیں ہوسکتے۔ ''نہ زبان را بیان نہ قلم را امکان'' علم وفہم اس وحی لفظ مَا کے بیان سے قاصر اور عاجز ہے فافہم (مرأت الصفائی معجزات المصطفیٰ)

نہ روح امین، نہ عرش بریں، نہ لوح مبین، کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں، ازل کے نہاں تمہارے لئے
یہ طور کیا سپہر تو کجا، کہ عرش علا بھی دور رہا
جنت سے وراء وصال ملا یہ رفعت شان تمہارے لئے
عطائے ارب، جلائے کرب، فیوض عجب، بغیر طلب
یہ رحمت رب، ہے کس کے سبب، برب جہاں تمہارے لئے
وہ کنزِ نہاں یہ نور افشاں وہ کُن سے عیاں یہ بزم فکاں
یہ ہرتن وجان یہ باغِ جناں یہ سارا سماں تمہارے لئے

Marfat.com

○ آمدم بر سر موضوعِ کتابِ نماز:

☆ جب اس خلوت کدہ ناز لامکان پر پہنچے تو محبّ حقیقی نے محبوب سے فرمایا میرے لئے کیا تحفہ لائے عرض کیا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوتُ وَالطَّیِّبَاتُ ط تو رب قدوس نے سلام سے نوازتے ہوئے ارشاد فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط اور آپ نے سلام کا انعام اور اس کی برکت کو اپنی امت تک پہنچایا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط اور پھر محبوب و محبّ کے درمیان شہادتیں کا مکالمہ ہوا عرض کیا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط محبّ برحق نے فرمایا وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط اور پھر درود شریف پڑھا گیا۔ جو نماز پنجگانہ کا جز بنا۔ محبّ اور محبوب کا یہ مکالمہ اور معراج کا رنگ تحفہ نماز میں رکھ دیا تا کہ امت نماز سے معراج کا سماں اور نقشہ کا مشاہدہ کرے۔ پھر ربّ قدوس نے اپنے محبوب پاک سیّد لولاكَ عَلَیْكَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تحفے تحائف ''(۱) پچاس نماز (۲) چھ ماہ کے روزے (۳) خواتیم سورۃ البقرۃ (۴) اور سورۃ الفاتحہ'' بلا واسطہ وحی جبرائیل بالمشاہدہ بالمشافہ عنائیت فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ حَمْدًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَاٰلِہٖ کَثِیْرًا کَثِیْرًا ط

○ شَاهِدًا:

☆ گواہ آنکھوں سے دیکھنا۔ شاہکارِ خداوند قدوس اوّل البشر سیّدنا آدم صفی اللہ علیہ سے پوچھا گیا۔ آپ نے ذات حق کو دیکھا فرمایا نہیں۔ جد الانبیآء سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا آپ نے دیکھا۔ فرمایا نہیں۔ سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام سے پوچھا جس سے ہمکلام ہوتے ہو۔ دیکھا فرمایا دیکھا نہیں۔ تمنا کی تھی۔ سیّدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام سے پوچھا رب کے قرب چوتھے آسمان پر قیام پذیر ہو دیکھا۔ فرمایا نہیں انتظار ہے۔ صفت شاہد سے مسمّٰی سیّدنا احمد مجتبےٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ہاں میں نے دیکھا اور کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں گواہی دیتا ہوں۔ گواہی آنکھوں دیکھے کی ہوتی ہے ورنہ خبر۔ یہ خبر نہیں شہادت ہے اور امت مسلمہ آپ کی شہادت پر شہادت دے رہی ہے۔

○ یہ مقام لامکان درحقیقت عالم آخرت سے ہے جو کچھ عالم آخرت اور جنت میں دیکھنا اور پانا ہوگا وہ یہاں آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دیکھ لیا اور پا لیا

از دیدہ بسے فرق بود تا بشنیدہ

Marfat.com

○ حکمت بالغہ:

☆ اس خلوت کدہ پر محبوب حقیقی نے اپنے پاک محبوب سیّد لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا: یَا مُحَمَّدُ اَنَا وَاَنْتَ وَمَاسِوَاكَ خَلَقْتُ لِاَجْلِكَ ؕ محبوب حقیقی نے اپنے محبوب پر سب کچھ نچھاور کر دیا اور محبوب نے عرض کیا یَااللّٰهُ اَنْتَ وَاَنَا وَمَاسِوَاكَ تَرَكْتُ ؕ اے میرے مالک حقیقی یہاں تُو اور میں ہوں۔ میں نے تیری ذات سبحان کے لئے سب کو ترک کیا۔ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ؕ (پ۲۷ سورۃ النجم آیت کریمہ ۹) دو قوسوں کا فاصلہ یا اس سے بھی قریب تر کا فاصلہ تھا۔

☆ عرب کے دستور کے مطابق جب دو سردار عہد باندھتے تو کمانیں ملا کر معاہدہ کرتے ہیں یہاں دو ذاتوں نے عہد باندھا۔ محبوب تیری عزت میری عزت۔ تیری محبت میری محبت۔ تیرا دشمن میرا دشمن۔ جو تیرا وہ میرا۔ جو تیرا نہیں وہ میرا نہیں۔ عزّ و جل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؕ

☆ حضور نُور، نُور علی نُور سیّد یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج یہ تھی کہ بے حجاب جمال خدا دیکھا اور ہماری معراج حضور تک پہنچنا ہے کہ ہم کو حضور کا قرب اتنا حاصل ہو جائے کہ ہم اس دنیا میں بحالتِ بیداری آپ کا جمال مبارک اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ تیرے چہرہ انور کو دیکھنے کے لئے دوسری آنکھ چاہئے کہ یہ آنکھ جو میں رکھتا ہوں تیرے جمال کے نظارے کے لائق نہیں۔ یعنی مجھے وہ آنکھ عطا کر جو تیرے جمال جہاں آرا کو دیکھ سکے اور ہماری معراج بنے۔

کہ ایں چشمے کہ من دارم جمالت را نہ شائد ٭ برائے دیدن روئے تو چشمے دیگرے باید

○ عَبْدِہٖ:

☆ اپنے خاص الخاص بندے کو۔ روح مع الجسد کو عبد کہا جاتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آیت معراج میں نہ اپنا نام لیا اور نہ اپنے حبیب پاک کا۔ اپنی ذات وحدہ کو اَلَّذِیْ اور اپنے رسول پاک کو عَبْدَہٗ سے تعبیر فرمایا۔ اس ابہام کے اندر کتنے بلیغ اشارے اور راز مضمر ہیں۔ جو لفظ شان سُبْحَانَ سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ وَهُوَ هٰذَا ؕ

☆ اَلَّذِیْ سب ہیں مگر کامل اَلَّذِیْ واجب الوجود صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اسی طرح عَبْدَہٗ سب ہیں مگر عبد کامل صرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

☆ اَلَّذِیْ اور عَبْدِہٖ کا تمام ممکنات اور موجودات کو محیط ہونا اس امر کی طرف کا مُشعر ہے۔ کہ تمام عالم اَلَّذِیْ وَعَبْدِہٖ کے حسن و جمال کا آئینہ دار ہے۔ جس طرح ہر تعین میں وجود حقیقی کامل

Marfat.com

اَلَّذِیْ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کا جلوہ ہے ایسے ہی مخلوق میں حقیقت نور، کامل عبد رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ کا ظہور ہے۔ جلّ شانہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم۔

☆ اَلَّذِیْ اور عَبْدِہٖ دونوں میں ابہام ہے۔ یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح حسن ذاتِ حق، کائنات عالم سے ابہام میں ہے اسی طرح ذات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن و جمال بھی نگاہ عالم سے مستور، مبہم اور پوشیدہ ہے۔ بفرمانِ ذی شان لَمْ یَعْرِفْنِیْ حَقِیْقَۃً غَیْرُ رَبِّیْ ؎ شاہد عادل ہے کہ فرمایا کہ میری حقیقت کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا اور نہ پہچانتا ہے۔

☆ اَسْرٰی. معراج اور اعراج کے سفر وسیلہ ظفر میں عبدِ مقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا جو قرب بجسدہٖ نصیب ہوا اور مقام قاب قوسین اَوْ اَدْنیٰ کی جو نزدیکی آپ کو حاصل ہوئی وہ اولین و آخرین میں سے آج تک نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ ہوگی۔

☆ عَبْد کی ہٗ کی طرف نسبت اپنے اندر ایک خاص راز رکھتی ہے۔ جو اَلَّذِیْ کے پردے میں چھپا ہے اس کی حقیقت کو کوئی نہیں جانتا اور جو بِعَبْدِہٖ کے پردے میں ہے اس کی حقیقت کو کوئی نہیں جانتا کہ جس طرح اَلَّذِیْ کی حقیقت مستور ہے اسی طرح بِعَبْدِہٖ کی حقیقت مستور ہے۔ جو حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ؎

عبد دیگر عبدہٗ چیزے دگر ما سراپا انتظار او منتظر
مقامش عَبْدُہٗ آمد و لیکن جہاں شوق را پروردہ است
مدّعا پیدانہ گردد زیں دوبیت تانہ بینی از مقام مارمیت
عَبْدُہٗ ازفہم توبالا تراست زانکہ اوہم آدم وہم جوہر است
عَبْدُہٗ صورت گرتقدیر ہا اندر او ویرانہا تعمیر ہا
عَبْدُہٗ دہراست دہر از عَبْدُہٗ است ہمہ رنگیم او بے رنگ و بو است
کس ز سرّ عَبْدُہٗ آگاہ نیست عبدہ جز سرّ الا اللّٰہ نیست
لَا اِلٰہَ تیغ و دمِ او عَبْدُہٗ فاش تر خواہی بگوہ عَبْدُہٗ

○ عبد اور چیز ہے اور عبدہٗ اور۔ عبد وہ جو ہٗ کے دیدار کا کوہ طور پر جا کر انتظار کرے اور عبدہٗ وہ جس کا حریم ناز میں ہٗ انتظار کرے۔ عبد کی ابتداء بھی ہے اور انتہا بھی۔ ہٗ کی نہ ابتداء نہ انتہا۔ مگر عبدہٗ کا مقام ان دونوں کے بین بین واسطہ۔ کنکریاں پھینکنے میں ہاتھ عبد کا تھا اور فعل ہٗ کا۔ شق القمر معجزہ میں اشارہ انگشت عبد کا تھا اور چاند کا شق ہو کر قدم بوسی کرنا فعل ہٗ کا۔ بصورت اوّل

Marfat.com

اجزاءِ فرشی تھا۔ اور صورت ثانی میں اجزاءِ اجرام عرشی پر۔ ''قلم ایں جارسیدو سر بشکست

طور اور معراج کے قصے سے ہوتا ہے عیاں
اپنا جانا اور ہے ان کا بلانا اور ہے

○ حکمت جلیلہ:

☆ قرآن عظیم فرقان حکیم کی اس عظیم الشان آیت معراج میں اس حقیقت کی طرف لفظاً و معنیً اشارہ ملتا ہے کہ حضور شہنشاہ کشورِ رسالت، تاج دار اقلیم نبوت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود اس قرب اور فضائل و کمالات، مدارج اور معجزات کے جو حبیب پاک سیّد لولاک علیک الصلوٰۃ والسلام کو حاصل ہیں۔ وہ عبد ہی ہیں معبود نہیں بدلیل جلیل وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط کہ یہ مقام عبدیت تمام مقامات قرب سے اعلیٰ ترین مقام ہے۔ فافہم

○ وَرَسُوْلُهٗ ط عقل اول جبرائیل علیہ السلام کی کیا بساط کہ مقام عبدہٗ اور آپ کی رسالت کی انتہا کو پا سکے جہاں نبی مرسل اور ملک مقرب کا تخیل بھی اس مقام تک جانے سے قاصر ہے ۔

ہزاروں جبرائیل الجھے ہوئے ہیں نشانِ منزل میں
خدا جانے کس قدر اونچا ہے آستانہ محمّد کا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''

○ شان محبوبی:

☆ محبّ حقیقی ذات حق وحدہٗ کا تمام تخلیقات عالم اور جملہ انبیاء و مرسلین میں محبوب اصالۃً ایک ہی ہے۔ باقی سب آپ کے طفیلی اور ظلّ ہیں۔ اس مرتبہ عالیہ کو کوئی کیا سمجھے اور کوئی کیا جانے اور کیا پہچانے اور کوئی کیا لکھے ۔

حسن این قصہ عشق است در دفتر نمے گنجد
قلم شکن، سیاہی ریز، کاغذ سوز، دم دوکش

مسئلہ فضیلت:

☆ شب قدر، شب برات سے افضل ہے اور شب معراج شب قدر سے افضل ہے۔

○ ازالہ وہم:

☆ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ط (پ ۱۶ سورہ کہف آیت کریمہ ۱۱۰)۔ لَارَیْبَ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفت بشری سے متصف ہیں۔ جس کا مطلقاً انکار غلط سرتاپا غلط ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ بشر بشر کی رٹ لگائے رکھنا مناسب ہے یا نہیں۔ اولاً بشر کہنے میں تعظیم ہے یا تنقیص ثانیاً۔ ادب و احترام ہے یا سوء ادب۔ نیت والمراد کیا ہے؟ پہلی صورت میں بشر کہنا اور اظہار کرنا جائز ہوگا کہ لفظ بشر مفہوماً اور مصداقاً متضمن بکمال ہے کہ جس کو رب قدوس جل شانہٗ نے اپنے دست قدرت سے بنایا۔

Marfat.com

○ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ط (پ۲۳ سورہ ص آیت کریمہ ۷۵)۔ بصورت دیگر میں ناجائز اور حد سے بڑھ کر گستاخی اور مانند کفار ومشرکین سے مشابہت ''العیاذُ باللہ العظیم'' بے ادب بے نصیب باادب بانصیب، غور طلب بات یہ کہ مِثْلُكُمْ (پ۱۶ سورہ کہف آیت کریمہ ۱۱۰) کی مماثلت اور مثلیّت کس چیز میں ہے۔ رُوح پُرفتوح یا جسم اطہر کے کسی اجزاء واعضاء میں مراتب اور درجات علیا میں وہبی یا کسبی کمالات علمی وعملی میں۔ فضائل وخصائل یا شکل وشمائل میں۔ اللہ اکبر ط جسم عنصری تک میں مماثلت اور مثلیّت تو درکنار ذرّہ بھر مناسبت بھی نہیں چہ جائیکہ کوئی مثلیّت بالکلیہ ثابت کرے۔ ہاں یقیناً مماثلت ایک چیز میں بدرجہ اتم اور مثلیت بالوضاحت اور بالصراحت نص قطعی۔ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (پ۱۶ سورۃ کہف آیت کریمہ ۱۱) سے ثابت ہے کہ تمہارا اور ان کا معبود حقیقی ''خدا'' ایک ہے۔ ظاہر ہے کہ آپ بشر ہیں مگر عالم علوی سے لاکھ درجہ اشرف، احسن اور انفس۔ آپ انسان ہیں مگر نوری ملائکہ سے ہزار درجہ الطف وانور۔ آپ نور بلکہ نور علیٰ نور ﷺ ہیں۔ ''چہ نسبت کاہ را بہ ذات عالی جاہ''

○ کقولہ العلی العظیم (پ۱۳ سورہ ابراہیم آیت کریمہ ۱۱)

☆ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ط

☆ اور ان سے اُن کے رسولوں نے فرمایا کہ ہم ''نفس بشریّت'' میں تمہاری ہی طرح انسان ہیں۔ ''لیکن'' اس میں فرق پر بھی غور ہو'' کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے احسان فرماتا ہے۔'' پھر برابری کیسی؟ (تفسیر عرفان القرآن)

تشریح: اللہ تعالیٰ کے رسولوں نے کفار اور مشرکین کے اس مقولہ '' بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ '' پر فرمایا کہ کب انکار کرتے ہیں کہ ہم بشر نہیں۔ فرشتے ہیں ہم بھی تمہاری طرح بشر ہیں اس بات پر غور رہو کہ جو فضائل وکمالات اور جو قوتیں، استعدادیں اور عنائتیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں مرحمت فرمائی ہیں ان سے تم یکسر بے بہرہ اور جاہل ہو۔

○ فرمایا وَمَا نَحْنُ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ بَلْ نَحْنُ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ فِي الصُّوْرَةِ اَوْ فِي الدُّخُوْلِ تَحْتَ الْجِنْسِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ بِالْفَضَائِلِ وَالْكَمَالَاتِ وَالْاِسْتِعْدَادِ الَّتِيْ يَدُوْرُ عَلَيْهَا فَلَكُ الْاِصْطِفٰى لِلرِّسَالَةِ ''تفسیر روح المعانی بذا المقام'' حقیقت بین نگاہ سے دیکھو تو معلوم ہوگا کہ کفار ومشرکین اور ان کی ذریت انبیاء کرام علیہم السلام

Marfat.com

کے ظاہری بشریت سے دھوکا کھا گئی۔ ان کی عقلیں اور نظریں شانِ نبوت کو پہچاننے سے قاصر اور عاجز رہیں۔ عارف رومی علیہ الرحمۃ نے کیا عمدہ فرمایا ہے

گفت اینک ما بشر ایشاں بشر — ما و ایشاں بستہ خوابیم و خور
ایں ندا نستند ایشاں از عمیٰ — ہست فرق درمیانے بے انتہا
ہر دو یک گل خورد و زنبور و نحل — زاں یکے شد نیش ازاں دیگر عسل
ہر دو گوں آہو گیاہ خوردند و آب — زیں یکے سرگین شدوزاں مشک ناب
ایں خورد گردد پلید زیں جدا — واں خورد گردد ہماں نور خدا

ترجمہ: (۱) کفار نے کہا ہم بھی انسان ہیں اور انبیاء کرام بھی انسان ہیں ہم بھی سوتے ہیں وہ بھی سوتے ہیں۔ ہم بھی کھاتے ہیں وہ بھی کھاتے ہیں۔ (۲) ان عقل کے اندھوں نے یہ نہ جانا کہ ان کے درمیاں اور انبیاء کرام کے درمیان بہت فرق ہے۔ (۳) ویسے تو زنبور اور شہد کی مکھی ایک پھول سے خوراک حاصل کرتی ہیں لیکن بھڑ سے ڈنگ اور یہاں شہد بنتا ہے۔ (۴) دونوں قسم کے ہرن ایک ہی طرح کا گھاس چرتے ہیں اور ایک ہی گھاٹ کا پانی پیتے ہیں لیکن ایک سے گوبر لید اور دوسرے سے خالص پاک کستوری بنتی ہے۔ (۵) کافر کھاتا ہے تو اس سے نجاست اور پلیدی نکلتی ہے اور نبی کھاتا ہے تو اس سے نور بنتا ہے۔ چہ نسبت خاک رابعالم پاک ؎

○ نمازوں میں تخفیف اور ترمیم:

حکمت جلیلہ:

○ اللہ جل شانہٗ کو علم تھا کہ آخر میں پانچ نمازیں ہی فرض کی جائیں گی تو پھر پہلے پچاس نمازیں فرض کرنے میں کیا حکمت پوشیدہ تھی۔ فرمایا اس میں اپنے بندوں اور اپنے محبوب کے امتیوں کو یہ بتانا مقصود تھا۔ کہ یہ سارا فضل و کرم، لطف وعنایت محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ میں تم پر ہوا۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ جلیلہ درمیان میں نہ ہوتا تو تمہارے کندھوں پر یہ پچاس نمازوں کا بارِ گراں ڈال دیا جاتا اور تم طاقت نہ رکھتے۔

○ جب حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے عرض کرنے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ ربّ العزّت جل شانہٗ کی بارگاہ کریمی میں حاضر ہو کر تخفیف نمازوں کی التجا کی تو ایک بار ہی پینتالیس نمازیں کیوں معاف نہ فرما دیں گئیں۔ محبوب بار بار بلکہ نو بار کیوں گئے؟ اس میں کیا حکمت تھی۔ فرمایا

Marfat.com

اس راز کو اہل محبت ہی جان سکتے ہیں۔ وہ یہ کہ اللہ جلّ شانہٗ کو یہ ادا بہت پسند ہے کہ میرا حبیب بار بار آئے اور مانگتا جائے اور میں بار بار بلکہ ہر بار عنایت کرتا جاؤں۔ محبوب بار بار دامن پھیلاتا جائے اور میں بار بار آپ کا دامن بھرتا جاؤں۔ محبوب کے بار بار مانگنے اور محبّ حقیقی کے بار بار دامن خالی نہ لوٹانے میں جو لطف و سرور ہے۔ وہ محبّ جانے یا محبوب ؎

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ كَثِيْرًا كَثِيْرًا صَلُّوا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْ كَثِيْرًا كَثِيْرًا

حکمت عظیمہ:

☆ فرمایا: میری امت کے لئے شفیق ترین نبی حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام ہیں۔ جب حضور واپس تشریف لائے تو چھٹے آسمان پر آپ کو کھڑے پایا۔ عرض کیا۔ اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ! کیا تحائف لائے فرمایا پچاس نمازیں روزانہ اور چھ ماہ کے روزے اور سورۃ البقرہ کی آخری آیات کریمہ ؎ تو انہوں نے تخفیف نمازوں کے لئے واپس جانے کی التجا کی تو حضور ﷺ ان کے کہنے پر بارگاہِ خداوند قدوس گئے اور بار بار گئے ہر بار پانچ نمازوں کی تخفیف سے واپس تشریف فرما ہوئے۔ نو بار کی باریابی اور دیدار الٰہی سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے رہے تو باقی پانچ نمازیں رہ گئیں۔ انہوں نے پھر عرض کیا لیکن آپ ﷺ نے فرمایا مجھے حیا آتی ہے اور مجھے اپنی امت پر اعتماد ہے کہ وہ یہ پانچ نمازیں پڑھے گی۔ اس حدیث مبارکہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ انبیآءِ کرام علیہم السلام بعد از وصال بھی مدد فرماتے ہیں۔ جبھی پچاس ۵۰ نمازوں سے پینتالیس ۴۵ نمازیں معاف ہو گئیں اور بقیہ پانچ نمازیں رہ گئیں۔

حکمت کریمہ:

☆ محبّ حقیقی جلّت شانہٗ کو علم تھا کہ محبوب کو اپنی امت سے شدید محبت ہے اس لئے امت کے بوجھ کو وسیلہ بنایا۔ اور نمازیں از خود زیادہ دے دیں۔ جناب کلیم اللہ علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر راہ میں کھڑا کر دیا۔ کہ محبوب بار بار پلٹ کر میری بارگاہ کریمی میں حاضر ہوں اور بلا مثال و بلا تشبیہ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰی ؎ آنکھوں کی شان کہ دیدار الٰہی کرتی رہیں۔ اور اپنے کاسہ محبت و انوار الٰہیہ سے ٹھنڈا کرتی رہیں۔

○ حکمت عظیمہ:

☆ اہل معرفت نے اس کی تعبیر و تفسیر میں یہ حکمت بیان فرمائی ہے کہ جب سرکار موسیٰ کلیم اللہ

Marfat.com

علیہ السلام نے اپنے زمانہ نبوّت میں کوہ طور پر وادی مقدس طور سینا پر ہمکلامی کا شرف پایا تو عشق اور محبت سے از خود رفتہ ہو کر نو بار عرض کیا رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ ط اے رب! مجھے اپنا جلوہ ذات دکھا تاکہ نظر کروں تو جواب آیا لَنْ تَرٰنِیْ تم نہیں دیکھ سکو گے۔ کہ یہ نعمت عظمٰی، دیدار الٰہی میرے محبوب کا حصہ ہے۔ اور جب اللہ جلّ شانہٗ نے جلوہ ''سوئی کے ناکہ کا کروڑواں حصہ'' فرمایا تو آپ بیہوش ہو گئے اور جب ہوش آیا تو کلمہ سُبْحَانَ سے توبہ کرتے اٹھ کھڑے ہوئے اس نوری جلوہ کی تاب نہ لا سکے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ذات حق کا روبرو تبسم فرماتے ہوئے دیدار کیا

ے

موسیٰ زہوش رفت بیک پرتو صفات   تو عین ذات مے نگری در تبسمی

''پ ۹ سورۃ اعراف آیت کریمہ ۱۴۳''

○ حکمت بالغہ:

☆ راہ محبت کا یہ طریقہ اور قاعدہ ہے کہ نبی کی دعا و التجا کبھی رد نہیں ہوتی ہاں کسی حکمت کے تحت مؤخر ہو سکتی ہے کہ تمہارا سوال رَبِّ اَرِنِیْ قبل از وقت تھا۔ کہ حصول سوال میں اصل الاصول قاعدہ ''وقت'' ہے جو قبل از وقت مانگے وہ محروم رہتا ہے

ے

سَحَابُ الْخَیْرِ لَہٗ مَطْرًا   فَاِذَا جَاءَ الْاٰیَانُ یُحْیِ

○ حکمت جلیلہ:

☆ اب اس سوال کے جواب دینے کا مثبت اور صحیح وقت آن پہنچا ہے۔ راہ محبوب میں آپ کو کھڑا کر دیا کہ میرا محبوب میری زیارت اور دیدار سے انوار اور تجلّیات اپنی نگاہوں میں بھر کر واپس جلوہ افروز ہو رہے ہیں۔ تم ان کی زیارت بار بار کرتے جاؤ اور میرے آئینہ حق نما سے حسن کے جلوؤں سے سیراب ہوتے جاؤ۔ میں اپنے محبوب کو بار بار نوازتا جاؤں گا۔ اور تمہارے نو بار کے سوال کا جواب پورا کرتا جاؤں گا۔ تجلّی ذاتِ جلال بھی دیکھتے جاؤ اور تجلّی صفات کا معائنہ بھی کرتے جاؤ۔ اور اس آئینہ حق نما ''چہرۂ مصطفیٰ'' سے زیارت کر کے مرادوں کا دامن بصر اور بصیرت سے بھرتے جاؤ۔ صفات کے پردہ میں ذات کا دیدار کرتے جاؤ۔ تو حضرت کلیم نے اس آئینہ حق نما سے جمال حق کا دیدار کیا

ے

جہناں اکھیں میرا دلبر ڈٹھا اوہ اکھیں تک لیاں   توں ملیوں تے ساجن ملیا ہن آساں لگ پیاں

○ حکمت ساطعہ:

☆ جملہ انبیاء کرام صفات الٰہیہ کے مظہر تھے۔ سرکار کلیم اللہ کو رَبِّ اَرِنِیْ کے جواب میں لَنْ

Marfat.com

تَرَانِیْ فرمایا گیا۔ کہ ہم تو دیکھا دیں گے لیکن تم تجلّی ذات حق کے متحمل نہ ہوسکو گے کہ صفات کے مظہر نے ذات کا سوال کیا۔ بالفرض والتقدیر اگر دنیا میں دیدار الٰہی محال ہوتا تو ایک الوالعزم رسول یہ سوال نہ کرتے۔ صفات الٰہیہ کے مظہر سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بھی رَبِّ اَرِنِیْ کا سوال کیا تو فی الفور جواب سے نوازے گئے کہ صفات الٰہیہ کا سوال تھا اور مشاہدہ کرا دیا۔

☆ محولہ بالا حدیث پاک کی رو سے حضور علیہ الصلوٰۃ وسلام اگر موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر پھر دسویں بار واپس تشریف لے جاتے تو کیا ان پانچ نمازوں میں بھی تخفیف ممکن تھی۔ مگر حضور دانائے سُبل فخرِ رُسل مولائے کُل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرضی الٰہی پا چکے تھے۔ اس لئے واپس نہیں گئے ''مرضیِ مولیٰ از ہمہ اولیٰ'' تو غیب سے آواز آئی محبوب تیری رضا وتسلیم سے تیری پیاری امت کو پچاس نمازوں کا ثواب ہی مرحمت فرماؤں گا اور تیری وجہ سے میں نے اس تحفہ نماز میں معراج کی جملہ کیفیات اور انوار وتجلیات سے پُر کر دیا ہے اور اس نماز کو تیری امت کے لئے معراج بھی بنا دیا ہے۔

خلاصۂ کلام اور نتیجہ تمنّائے کلیم:

☆ رب کریم نے فرمایا: اے کلیم اللہ علیہ السلام تم نے کوہ طور پر رَبِّ اَرِنِیْ کا بار بار سوال کیا تھا۔ جب تجلّی حق کا جلوہ پہاڑ پر پڑا تو تم بیہوش ہو گئے کچھ نہ دیکھ سکے۔ چونکہ تیرا سوال نو بار کا سوال، تسلیم ومحبت اور عشق کا تقاضا کرتا ہے کہ میں اپنے محبوب کو آئینہ حق نما بنا کر بھیج رہا ہوں۔ تم چھٹے آسمان پر کھڑا ہو جانا۔ نمازوں کے بہانہ سے بار بار تخفیف کا عرض کرنا۔ تو اس آئینہ حق نما سے نو بار ذاتی تجلّی کا مشاہدہ کرتے جانا۔ تم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بھی کرنا اور ہمکلامی کے شرف سے مشرف بھی ہوتے جانا اور ہمکلامی محبوب سے لطف اندوز بھی ہونا۔ اس آئینہ حق نما سے میرے ذاتی صفاتی جلوؤں سے اپنا دامن مراد بھرتے جانا کہ میں نے چہرہ مصطفوی کو اپنے جمال الٰہی کا آئینہ بنا دیا ہے ؎

برنتابی جلوہ اش عکس جمالش را بیاب چوں بہ احمد گم شدی دیدار احد دشوار نیست ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''

○ اللہ جلّ شانہٗ نے حضرت ابو بکر کو ''الصدیق الاکبر'' کا لقب عنایت فرمانا:

☆ حضور سیاح لامکان، باعث تخلیق کُن فکان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب معراج شریف سے واپس تشریف فرما ہوئے تو واقعہ معراج بیان فرمایا۔ کفار ومشرکین نے سن کر از راہ تمسخر اور مذاق انکار کر دیا۔ راس الکفر عمر بن ہشام المعروف ابوجہل کو اعتراض کا موقعہ ہاتھ آ گیا۔ وہ فوراً سیدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ یعنی کفر ایمان کے در پر گیا۔ اور کہا ایک شخص کہتا ہے

Marfat.com

کہ میں راتوں رات المکۃ المعظمہ سے بیت المقدس اور وہاں سے آسمانوں اور جنتوں کی سیر کر کے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا کون کہتا ہے؟ کہا تیرے صاحب ﷺ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے رسول ﷺ نے فرمایا ہے تو سچ اور حق ہے۔ میں تو اس سے زیادہ تعجب خیز اور عقل سے بعید واقعات کی تصدیق کرتا ہوں۔ تو رب کریم نے اپنے کمال فضل و کرم سے آپ کو الصدیق کا لقب عنائت فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيْرًا ط

☆ صدیق کا لغوی معنیٰ سچا ہے اور اصطلاحِ شرعی میں معنیٰ زبان اور دل دونوں کا سچا۔ جملہ صحابہ کرام کو رب کریم نے اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ط صدیق کے لقب سے نوازا ہے اور آپ صدیق اکبر ہیں۔ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ وَّحِيْنٍ ط

○ قریش مکہ معظّمہ نے تکذیب اور تمسخر کرتے ہوئے حضور محبوب علام الغیوب داناۓ خفایا وغیوب ﷺ سے بیت المقدس کے متعلق سوالات پوچھے۔ مسجد اقصیٰ کی ہیئت، نوعیت اور کیفیت در و دیوار کو بیان کریں۔ تو رب قدوس نے اپنی قدرت کاملہ سے بیت المقدس آپ کے روبرو سامنے کر دیا "بروایت ثانیہ" اللہ رب العزت نے کعبۃ اللہ سے بیت المقدس تک سارے حجاب دور فرما دیئے۔ آپ کفار و مشرکین کے سوالات کے جوابات دیکھ دیکھ کر دیتے گئے جس سے منکرین مبہوت الحواس ہو کر رہ گئے۔

○ بفرمان ذی شان رب الرحمٰن ط (پ ۲۳ سورہ یٰس آیت کریمہ ۵۸)

☆ سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ط سلام فرمایا ہوا رب رحیم کا۔

بروایت صحیحہ:

☆ فرمایا جب جنتی جنت الفردوس میں اپنے مقام اور مدارج پر رب رحیم کی رحمتوں میں مشغول اور عطا کردہ نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے تو ندا آئے گی "سَلٰمٌ" تمہارے رب رحیم کی طرف سے سلام ہو۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ۔ جب اللہ جلّ شانہٗ، اپنے سلام دل نواز اور نور افروز سے نوازے گا تو ان کی مسرتوں اور خوشیوں کی انتہا نہ ہوگی۔ اور حکم ہوگا یہ یوم المزید ہے کچھ اور مانگ لو؟ تو اہل جنت عرض کریں گے اے رب کریم! ہمیں اپنا چہرہ کریم دکھا کہ ہم تیرا دیدار کریں۔ پھر اچانک ایک نور چمکے گا تو ہر ایک جنتی کو دیدار الٰہی بے حجاب اور بے نقاب ہوگا۔ وہ اَللّٰهَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ کو ایسا دیکھیں گے جیسا مطلع آسمان پر چودھویں کا چاند۔ تو وہ حسن حقیقی کے جلووں میں گم ہو کر دیدار جمال سے سرفراز ہوں گے۔ یہ جلوہ بے جہت بے کیف بے شبہ سے

Marfat.com

بے محاذات جنت میں ہوگا۔

يَرَاهُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِغَيْرِ كَيْفٍ وَ اِدْرَاكٌ وَّضَرْبٌ مِّنْ مِّثَالٍ

(قصیدہ امالی عربی)

دعائے فقیر اَعَزَّ اللّٰہ بِحُرْمَةِ اِسْمِكَ الْعَزِيْزِ ؕ:

☆ اے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ تو ہم سے غیرت کے پردے برقعے اور بشریت کے حجاب دور فرما۔ تشنگان دید کو بحر توحید سے معرفت کے آب حیات کا ایک گھونٹ عنائت فرما۔ اور دیدار کی ایک جھلک دکھا۔ یہ عزّت وصال' عظمت دیدار دنیا میں بالمکاشفہ' بالمشاہدہ ایمان وایقان کے ساتھ قلبی بصیرت سے اور آخرت میں عرفان وایقان کے ساتھ باچشم سر عطا ہوگی۔

بحرمۃ سَيِّدِنَا مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ"

تا بکے چشمک زنی اے حسنِ قدرت بے نیاز اک دم میں پھونک دے یا حسن سے بھر دے مجھے

☆ قول فیصل:

☆ حضور متمکن مقام دَنَا فَتَدَلّٰى' مُقِيْم بَارگاہِ اَوْ اَدْنٰى سَيِّدِنَا لَوْلَاكَ لَمَا عَلَيْهِ اَفْضَلُ التَّحِيَّةِ وَالثَّنَآءِ کو شب معراج دیدار الٰہی بچشم سر بالبصر ہوا۔ یہی حق ہے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص سے ہے۔ اور یہ مقام دار آخرت کی مانند ہے۔ دارُالدنیا میں بچشم سر بالبصر دیدار الٰہی کسی اور کے لئے محال اور ممتنع ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ اور کامل اتباع کی برکت سے اولیاء امت کے لئے خواب میں یا بالمکاشفہ یا قلبی بصیرت سے دیدار الٰہی ثابت ہے۔ چوتھے امام از ائمہ اربعہ مجتہدین کرام امام اجل احمد بن حنبل اور شیخ المشائخ ابوالحسن شیخ سری بن مفلس سقطی علیہما الرحمۃ اجلّہ اولیاء امت سے تھے جن کو یہ سعادت دیدار الٰہی بالمشاہدہ نصیب تھا۔ ان سب کے سردار امام المشاہدین سیدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔

اتصالے بے تکیف بے قیاس ہست رب الناس رابا جان ناس

☆ مشہور ہے کہ ایک روز جناب شیخ المشائخ سری سقطی علیہ الرحمۃ سے کسی نے پوچھا کہ ولی ایسا ہے جس کا مرتبہ اپنے مرشد کے رتبہ سے بلند ہو۔ فرمایا ہاں۔ میرے جنید کا۔ "الشیخ ابوالقاسم جنید بن محمد بغدادی علیہ الرحمۃ"۔ سلسلہ عالیہ جنیدیہ کے بانی۔ سید الطائفۃ الاولیآء، طاؤس العلماء کے مبارک القابات سے ملقب شریعت وطریقت کے امام الآئمہ، مجمع البحرین علوم

Marfat.com

ظاہری و باطنی بزمانہ خیر القرون میں تبع تابعین سے تھے۔ اس سے بڑھ کر کیا سعادت ہو گی کہ حضور قدوۃُ السالکین، زبدۃُ العارفین، سند الکاملین حجۃُ الواصلین والمشاہدین جناب ابو الحسن السیّد علی المعروف داتا گنج بخش لاہوری ''پاکستان'' آپ کے سلسلہ عالیہ جنیدیہ سے ہیں۔

☆ فرماتے ہیں جب آپ تعلیم اسلامیہ تفسیر و حدیث اور فقہ سے فارغ التحصیل ہوئے تو لوگوں نے آپ کو درس و تدریس کے لئے وعظ کرنے کا عرض کیا کہ تمہارے وعظ سے ہمیں فائدہ ہو گا۔ تو آپ نے عذر پیش کر دیا۔ تا آنکہ آپ کے پیر و مرشد جناب شیخ المشائخ سرّی سقطی قدس سرّہ الجلی والخفی ؒ نے بھی فرمایا جنید وعظ کیا کرو کہ تمہارے وعظ سے امّت مستفیض ہو۔ عرض کیا جناب مجھے آپ کی زندگی میں مسند ارشاد پر بیٹھ کر وعظ کرنے سے حیا آتی ہے۔ شانِ قدرت! اسی شب حضور سیّد الرّسل مولائے کُل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آپ کو زیارت بصد سعادت ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنید! وعظ کیا کرو؟ دوسرے روز علی الصبح خوشی خوشی اپنے مرشد کامل جناب سرّی سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کے مرشد نے دیکھتے ہی فرمایا اب بھی وعظ نہ کرو گے کیا خیال ہے؟ نیز مرشد کامل نے مزید انکشاف فرماتے ہوئے فرمایا جنید! رات کو مجھے اللہ تعالیٰ کی خواب میں زیارت ہوئی ہے۔ تو تمہارا مسئلہ پیش کیا تو باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے سرّی سقطی! میں نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ جنید سے فرمائیں کہ وہ وعظ کیا کرے لہٰذا تمہیں اب رسول کریم نے خواب میں آ کر اللہ ربُّ العزت کا حکم سنایا ہے۔

☆ سرکار فیض بار جنید علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں مجھے ان واقعات عالیہ سے پتہ چلا کہ میرے مرشد کا بہت بلند مقام ہے۔ کہ وہ میرے قلبی احوال تک کو بخوبی جانتے ہیں۔ اور میں ان کے احوال سے بے خبر ہوں۔ اور میرا یہ واہمہ دور ہو گیا کہ میں اپنے مرشد سے افضل ہوں۔ یہ الفاظ انہوں نے میری محبت میں اور خوشی کے لئے فرمائے تھے

برائے دیدن روئے تو چشمے دیگرے دارم   کہ ایں چشمے کہ من دارم جمالت را نمے شاید

○ مکالمہ سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اور علماء امت امام غزالی قدس سرہُ العالی چھٹے آسمان پر:

☆ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے چھٹے آسمان پر دوران ملاقات عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل ؕ آپ کی حدیث پاک ہے۔ فرمایا ہاں۔ عرض کیا مجھے کوئی اپنا امتی اس شان کا دکھائیں تو حضور پُر نُور نُور علیٰ نُور سیّد یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Marfat.com

عالم ارواح سے امام غزالی قدس سرہٗ العالی کی روح کو اشارہ فرمایا تو وہ روح مجسم ہو کر حاضر خدمت ہوگئی۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام ان سے ہمکلام ہوئے تو پوچھا مَا اِسْمُكَ تیرا نام کیا ہے عرض کیا محمد بن محمد بن محمد الغزالی۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے امام غزالی! میں نے فقط تیرا نام پوچھا ہے نہ کہ خاندان کا؟ تو آپ نے نہایت ادب سے عرض کیا۔ اے اللہ تعالیٰ کے پیارے کلیم اللہ علیہ السلام! رب کریم نے کوہ طور وادی سینا پر آپ سے پوچھا تھا وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى (پ۱۶ سورہ طٰہٰ آیت کریمہ ۱۷) تو آپ نے بہت طویل جواب دیا حالانکہ جواب تو قَالَ هِيَ عَصَايَ میں آ گیا تھا۔ تو حضور ﷺ نے غزالی سے فرمایا کہ یہ بارگاہ انبیاء ہے تَاَدَّبْ تَاَدَّبْ' ادب کر ادب۔ تو آپ نے ازراہ شفقت ایک طمانچہ ان کی پشت پر مارا۔ جب آپ پیدا ہوئے تو وہ طمانچہ کا نشان آپ کی پشت پر بطور مہر تھا۔

○ بروایت حضور نور ﷺ حضرات موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے سامنے فخر فرمایا۔ کہ کیا تمہاری امت میں کوئی میرے امام غزالی ''قدس سرہٗ العالی'' جیسا ہے۔

○ اوّل البشر سیّدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام اور امام محمد بن حسن شیبانی علیہ الرحمۃ کا مکالمہ:

☆ فرماتے ہیں مجھے پہلے آسمان پر حضور ﷺ کی طلبی پر حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا اِنِّىْ اَنْظُرُ عَلٰى وَجْهِكَ نُوْرَ الْقُرْاٰنِ ؂ اے امام محمد بن حسن شیبانی! میں تیری پیشانی پر قرآن کا نور دیکھتا ہوں۔ مجھے قرآن پاک سناؤ۔ تو میں نے قرآن پاک سے آپ کی تخلیق اور خلافت والا رکوع پڑھا۔ اور جب اس آیت کریمہ وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى پر پہنچا تو یہ آیت کریمہ عمداً چھوڑ کر آگے بڑھ گیا۔ اس پر آپ نے فرمایا تم نے ایک آیت شریفہ چھوڑ دی۔ (پ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت کریمہ ۱۲۱)

☆ میں نے عرض کیا ہاں اے سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام! کہ آپ کے اس حال کو آپ کے سامنے بیان کرتے مجھے شرم آئی۔ اور میں بوجہ حیا آپ کی حاضری میں یہ آیت کریمہ نہ پڑھ سکا۔ یہی ادب کا تقاضا تھا جو کچھ میں نے کیا اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے پیاروں کو جیسا چاہے فرمائے میں کون ہوں؟ میرے اس جواب پر حضور ﷺ خوش ہوئے آپ نے مجھے مرحبا فرمایا اور سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام نے ازراہ محبت مجھے اپنے سینہ سے لگا لیا۔ اور تاج عزت سے اپنے ...

Marfat.com

سجانے والے اور سینہ میں عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا کے علوم کے خزانے رکھنے والے نبی نے میرے سینہ کو علم ظاہری و باطنی کا خزینہ اور انوار فیض کا گنجینہ بنا دیا۔ یہ میرے جملہ علوم آپ کی نگاہ کا صدقہ ہیں۔ (پ ا سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۳۱)

(سیرت امام محمد علیہ الرحمت ص ۱۷)

☆ عارف باللہ الشیخ المشائخ سیّدی ابوالحسن شاذلی قدس سرہ العالی کی شان میں علامہ اصفہانی نے محاضرات میں ارقام فرمایا ہے آپ مقبول اور مشہور اولیاء وقت سے ہیں۔ آپ کی عظمت شان کے لئے اتنا ہی کافی ہے آپ درود تاج کے مؤلف ہیں۔ جو اقصائے عالم اسلام میں معروف مشہور اور مقبول ہے جس کے القاب اور الفاظ روح کو تازگی اور قلب کو فرحت بخشتے ہیں۔ آپ حضور ﷺ کے ہمہ وقت کے حضوری تھے آپ پنجگانہ نماز حضور ﷺ کی اقتداء میں فرماتے۔ مشہور وظیفہ اہل ایمان حزب البحر کے مصنف ہیں۔ فرماتے ہیں یہ وظیفہ میں نے لفظ بلفظ حضور ﷺ کی زبان اقدس سے سن کر مرتب کیا ہے۔

☆ عارف باللہ عالی منزلت سلالہ خاندان فاروقی نبیرہ دودمان مجددی جناب الشیخ ابوالرضا محمدؒ قدس سرہ الامجد ؒ نے اپنے مکتوبات قدسیہ، میں سرکار والا تبار حضرت مسلک الافقر والکبریت الاحمر الشیخ الاکبر جناب محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ الجلی والخفی ؒ کی شان میں تحریر فرمایا۔ حضور ﷺ عربی ہیں۔ آپ کے وارث شیخ اکبر ابن عربی ہیں۔ آپ کو وارث رسول اس لئے کہا گیا ہے کہ آپ خاتم الولایۃ المحمدیہ ﷺ ہیں اور حضور ﷺ کی اس صفت خاصہ خاتمیہ کے مظہر اتم ہیں۔ فرمایا کرتے اگر میں چاہوں تو فصوص الحکم کو برسر منبر بیان کروں اور ان کے مسائل کو آیات قرانیہ اور احادیث نبویہ سے واضح کروں کہ کسی کو شبہ کی گنجائش نہ رہے۔ آپ ان کا نام محبت اور ادب سے لیتے اور اظہار عقیدت کرتے تھے۔ (انفاس العارفین)۔

☆ آپ کے جد امجد ''دادا جان'' مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے اپنے مکتوبات شریف ج ۳ میں بعض مسائل میں اختلاف کے باوجود مقبول اولیاء کرام میں شمار کیا ہے۔ جب کہ الشیخ الاکبر کے معارف ایک قطرہ ہیں اور مجدد الف ثانی کے معارف علمیہ بحر محیط ہیں۔ جو ہمارے علم وفہم اور عقل کے حد حصر اور عدد و شمار سے وراء الوراء ہیں۔ چہ نسبت کاہ را بہ آسمان عالی جاہ: آپ کی کتابیں فتوحات مکیہ اور فصوص الحکم مشہور ہیں۔

Marfat.com

روضۃ الخامسہ

رویت باری تعالیٰ

جنت عدن ب۲

☆ امام الواصلین ابوالحسن حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہٗ الکریم سے مروی ہے

سُئِلَ رَأیتَ رَبّکَ؟ قَالَ مَاکُنتُ اَعبُدُ رَبًّالَم اَرَہُ فَقَالَ السَّائِلُ کَیفَ رَأَیتَہٗ فَقَالَ لَم تَرَہُ العُیُوْنَ لِمُشَاھِدَۃِ العِیَانِ وَلٰکِن رَأَیتَہٗ القُلُوبَ بِحَقَائِقِ الاِیقَانِ ؕ

(ھٰکذا اکثیرالروایات فی کتب الاحادیث ؕ)

سرکار فیض بار عالی وقار حضرت علی مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہٗ الکریم سے کسی نے پوچھا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ فرمایا میں نے کبھی بغیر دیکھے رب کی عبادت نہیں کی۔ سائل نے پوچھا کیسے دیکھا فرمایا ان آنکھوں سے نہیں بلکہ دل کے عین الیقین سے دیکھا۔

☆ جلیل القدر، عظیم المرتبت صحابی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضور تلمیذ الرحمٰن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی زبان درفشان حق ترجمان سے خود فرمایا کہ میں نے اپنے بزرگ اور برتر پروردگار کو بڑی حسین اور پیاری صورت میں دیکھا۔

☆ ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک روز صبح کی نماز کا وقت تھا حضور اپنے معمول کے مطابق تشریف نہ لائے۔ قریب تھا کہ سورج طلوع ہو جاتا۔ پھر آپ تیزی سے تشریف لائے۔ تکبیر ہوئی جماعت کرائی۔ سلام کے بعد خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ دیر سے آنے کی وجہ بتاتا ہوں۔ اور فرمایا میرا رب بڑی پیاری صورت میں جلوہ گر ہوا۔ اور میں نے اپنے رب کو احسن صورت میں دیکھا۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ قَالَ لَم یَزَل رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی زِیَارَۃِ العِلمِ حَتّٰی تَوَفَّہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ؕ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ اپنی زندگی میں یہ دعا بفرمان الٰہی قُل رَبِّ زِدنِی عِلمًا ؕ اے میرے رب میرا علم زیادہ فرما۔ سے دُعا کیا کرتے۔ (پ۱۶ سورۂ طٰہٰ آیت نمبر۱۱۴)

☆ فرمایا جب حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے علم کی زیادتی کا سوال کیا تو انہیں ابوالعباس خضر علیہ السلام عالم علم لدنی کے سپرد کر دیا گیا تاکہ علم باطن ان پر منکشف ہو۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بذاتہٖ اپنی شان رحمانی سے تعلیم دی اور کسی دوسرے کے سپرد نہیں کیا۔ جس پر حضور سیاح لامکان، سیدانس وجان، مکین دل وجان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اَدَّبَنِی رَبِّی اَحسَنَ تَادِیبِی ؕ فرمایا میرے رب نے مجھے احسن ادب سکھایا

بہ تعلیم وادب او راچہ حاجت — کہ اوخود زآغاز آمد مؤدّب

○ جب رب کریم اپنے عبد کریم کا خود مؤدّب معلّم اور مربی ہے تو پھر تلمیذ رشید صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسن ادب، احسن تعلیم وتربیت کا کون اندازہ کرسکتا ہے۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ (پ۲۷ سورہ الرحمٰن آیت کریمہ ۱) رحمٰن نے قرآن کی تعلیم دی اور اس تعلیم کے بعد عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ (پ۵ سورۃُ النِّسَاء آیت کریمہ ۱۱۳) کی سند فضیلت عنایت فرمائی۔ اس حسن ادب کے نتیجہ میں ارشاد فرمایا رَأَيْتُ رَبِّيْ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ ط میں نے اپنے رب کو احسن صورت ''صفت'' میں دیکھا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ط ؎

''او برتر از آنست کہ آید بخیال''

○ اقتباس (معارج النبوۃ ج ۲ صفحہ ۴۸۱) رب کریم نے شب معراج اپنی خاص عنایات بیغایئت سے مخفی علوم۔ حِکم الٰہیہ' معارف ربانیہ' حقائق رحمانیہ' دقائق اسماء وصفات الٰہیہ سے ایسا نوازا کہ آپ کا سینہ فیض گنجینہ علوم علیا کا خزینہ اور معرفت کا مدینہ بن گیا۔ علم وحکمت' خیر کثیر' معرفت' موعظمت' ہدایت' ولایت اور نبوت کے لئے سینہ کو کشادہ کردیا۔ انشراح صدر فرمادیا۔ اور مزید انعامات اور الطاف سے نوازا اور یہ تمام بشارات، اشارات، اخبار وآثار کرامات وکمالات اور معجزات سب فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى (پ۲۷ سورہ النجم آیت کریمہ ۱۰) کے لفظ مَا میں داخل ہیں جبکہ وحی الٰہی کے اس مَا کے ابہام کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کیا کچھ عنائت فرمایا کیونکہ لفظ مَا مبہم کا صیغہ ہے جو ہر کثرت اور عظمت کو شامل ہے۔ یا لفظ مَا محبوب اور محبّ کے درمیان ایک رمز اور ایک راز ہے اللہ علاّم الغیوب اور محبوب رسول دانائے راز خفایا وغیوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علاوہ کوئی اوران رموز کا احاطہ کرنے والا نہیں مگر اتنا جتنا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بتایا یا اظہار فرمایا یا جتنا آپ کی روحانیت قلبی سے اکمل اولیاء کاملین کے باطنوں پر القا ہوا اور وہ کامل اتباع کی استعداد سے کچھ ان امور مبہمہ مخفیہ سے نوازے گئے۔

☆ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَ اَتَمّ بِحَقِيْقَةِ اَسْرَارِهٖ وَرَسُوْلِهِ الْاَعْظَمِ بِعَطَائِهٖ ط

○ امام علامہ علاؤالدین بن محمد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور تفسیر خازن میں ارقام فرماتے ہیں

☆ شب معراج مقام عرش عظیم کے افق اعلیٰ پر رب کریم نے پوچھا یَا مُحَمَّدُ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلٰئِكَةُ بِالْمَلَاءِ الْاَعْلٰى ط اے محبوب کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاء الاعلیٰ کے فرشتے کس مسئلہ پر گفتگو اور بحث کررہے ہیں۔ عرض کیا بارِ الٰہا! تو ہی بہتر جانتا ہے فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى كَتِفَيَّ ط رب

Marfat.com

کریم نے میرے کندھے پر اپنا دست قدرت رکھا فَوَجَدْتُّ بَرْدَہٗ فِی ثُدَیَّ ؎ پس میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں پائی جس سے میرا سینہ کھل گیا اور قلب انور منور ہو گیا۔ جس سے میں نے بفضل الٰہی سب کچھ جان لیا۔ فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ وَّعَرِفْتُ ؎ اس ٹھنڈک کے اثر سے اولین وآخرین کے مغیبات مجھ پر منکشف ہو گئے اور ہر شئی کو میں نے تجلی ربانی سے مشاہدہ کر لیا اور پہچان لیا۔ کائنات عالم کی کوئی شئی مجھ پر باعلام الٰہی خفی نہ رہی۔

○ محدّث اعظم ملّا علی قاری علیہ رحمت الباری اپنی مشہور کتاب مستطاب ''المرقاۃ شرح المشکوٰۃ'' میں اس حدیث مبارکہ کا مفہوم بیان فرماتے ہوئے علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ شارح صحیح البخاری کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں۔

☆ کہ تمام کائنات جو آسمانوں میں تھی بلکہ ان کے اوپر بھی جو کچھ تھا اور جو کائنات زمینوں میں تھی بلکہ ان کے نیچے بھی تھا وہ میں نے جان لیا۔ اللہ تعالیٰ نے سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو تو مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؎ کی بادشاہی دکھائی گئی اور اسے آپ پر منکشف کیا تھا اور ہمارے حضور سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ رب العزت نے غیب کے دروازے کھول دیئے۔

☆ علامہ راغب اصفہانی فرماتے ہیں اَلْغَیْبُ مَالَایَقَعُ تَحْتَ الْحَوَاسِ وَلَا تَقْضِیْہِ بِدَایَۃَ الْعَقْلِ ؎ ''المفردات'' یعنی وہ علم جو حواس خمسہ کی رسائی سے بالاتر ہو۔ جو قوت عقل سے بھی حاصل نہ کیا جا سکے اسے غیب کہتے ہیں۔

○ فیصلہ کن امر: قاضی ثناء اللہ پانی پتی نقشبندی علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں۔ وَغَیْرَہٗ تَعَالٰی لَایَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا بِاَعْلَامِہٖ وَبِتَعْلِیْمِہٖ ؎ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔ مگر اس کے جتلائے بتلانے اور سکھانے سے۔ (ضیاء القرآن ج ۳ ص ۴۶۱)

○ پھر حکم ربانی ہوا هَلْ تَدْرِیْ بِمَا یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی ؎ اے محبوب کیا آپ کو معلوم ہے کہ فرشتے کیا کہتے ہیں؟ تو میں نے لبیک کہتے ہوئے عرض کیا۔ کہ وَالْمُنْجِیَاتُ وَالدَّرَجَاتُ وَالْمُهْلِکَاتُ وَالْکَفَّارَاتُ ؎ میں گفتگو کر رہے ہیں۔ حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا صَدَقَ عَبْدِیْ ؎ میرے بندے نے صحیح کہا۔ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے ملائکہ رسل جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام سے فرمایا اے میرے مقرب فرشتو! تم نے حلال المشکلات کو پالیا۔ اپنے مشکل مسائل لاینحل کو حل کرنے والے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی اپنی مشکلات حل کرا لو۔ حکم ہوا اے ملاء الاعلیٰ کے ملائکہ! تم چالیس ہزار سال سے جن مسائل کے حل کے لئے

Marfat.com

عرش علا پر بحث ومباحثہ کر رہے ہو۔ وہ اپنے مشکل اور لاینحل مسائل میرے پیارے رسول کریم سلطان بارگاہ دَنَا فَتَدَلّٰی اور محبوب سرائے اُدْنُ مِنَّا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوکر پوچھ لو جن کا تمہیں آج تک جواب نہیں آیا۔ (مدارج النبوۃ)

○ اقتباسات مدارجُ النّبوّۃ: الشیخ عبدالحق محدّث دہلوی علیہ الرحمت"

☆ سب سے پہلے حامل وحی سیّد الملئکہ حضرت روح القدس جبرائیل امین علیہ السلام حاضر بارگاہ دانائے خفایا وغیوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئے تو عرض کی مَا الْمُنْجِیَّاتُ منجیات کیا ہیں؟ فرمایا خَشِیَّۃُ اللّٰہِ فِی السِّرِ وَالْعَلَانِیَۃِ ط وَالْقَصْدُ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنَاءِ ط وَالْعَدْلُ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا ط خوف خدا پوشیدہ اور ظاہراً رکھنا۔ فقیری اور تونگری میں میانہ روی۔ ناراضگی اور خوشی میں انصاف کرنا۔ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا صدقت یا محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے محبوب نے سچ فرمایا۔

☆ پھر رزق پہنچانے کا حامل رسول فرشتہ حضرت میکائیل علیہ السلام حاضر بارگاہ عالم علم اولین وآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئے اور پوچھا مَاالدَّرَجَاتُ ط درجات کیا ہیں۔ فرمایا اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَاجْھَارُو السَّلَامِ وَالصَّلٰوۃُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ یَنَامُ ط کھانا کھلانا۔ سلام کرنا' رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ حق جل شانہٗ نے فرمایا صَدَقْتَ عَبْدِیْ میرے بندہ نے سچ فرمایا۔

☆ پھر روح قبض کرنے والا رسول فرشتہ حضرت عزرائیل علیہ السلام حاضر محبوب علامُ الغیوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئے پوچھا مَاالْمُھْلِکَاتُ ط مہلکات کیا ہیں "ہلاک کرنے والی چیزیں" فرمایا شُحٌّ مُّطَاعٌ، ھَوًی مُّتَّبِعٌ، اَعْجَابُ الْمُرْءِ بِنَفْسِہٖ ط فرمایا بخل کی پیروی کرنا۔ نفسانی خواہش کے پیچھے لگنا۔ اور خود کو نیک سمجھنا (خود پسندی)۔ حق عزّ اسمہٗ نے فرمایا صَدَقَ نَبِیٌّ ط میرے پیارے نبی نے صحیح فرمایا۔

☆ پھر صور پھونکنے والا رسول فرشتہ حضرت اسرافیل علیہ السلام درگاہ شہنشاہ کشور رسالت' مہر سپہر نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش ہوئے اور عرض کیا مَاالْکَفَّارَاتُ ط کفارات کیا ہیں۔ فرمایا اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْبَرْدَاتِ ط مَشْیَ الْاَقْدَامِ فِی الْمَسَاجِدِ ط اِنْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ ط فرمایا سردیوں میں وضو صحیح کرنا۔ مسجد کی طرف چل کر جانا۔ نماز پڑھنے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ کُلِّ ذٰلِکَ مُجِیْبٌ صَحِیْحٌ ط

Marfat.com

تاجدار اقلیم علم صلّی اللہ علیہ وسلّم ؕ

☆ میرے پیارے محبوب ﷺ نے سب کو صحیح صحیح جواب دیئے اور فرمایا اے محبوب پاک سیّد لولاک ﷺ تو نے میرا پیغام عرش تک پہنچایا میں بطور انعام تیرا چرچا فرش سے عرش تک کروں گا۔ تو نے میری عبادت خلوت میں کی۔ روز قیامت اپنی امت کی شفاعت جلوت میں کرنا۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۸۱)

اَلسّلام اے واقف علم لدُن — اَلسّلام اے رازدارِ امر کن
اَلسّلام اے پیشوائے جبرائیل — اَلسّلام اے جانِ موسیٰ و خلیل

''علیہم السلام''

○ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ؕ (پ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۱) بے شک وہی سننے والا دیکھنے والا ہے۔ اِنَّهٗ میں ضمیرہٗ راجع اَلَّذِیْ ہو تو معنیٰ یہ ہوگا کہ وہ اللہ تعالیٰ آپ کا سمیع بھی تھا اور بصیر بھی تھا اور اگرہٗ کی ضمیر عبدہٗ کی طرف راجع ہو تو معنیٰ ہوا عَبْدِہٖ اللہ کا سمیع اور بصیر تھا۔ چونکہ ضمیرہٗ کا مرجع دونوں اَلَّذِیْ وَعَبْدِہٖ ہو سکتے ہیں در حقیقت اس میں یہ اشارہ ہے کہ اَلَّذِیْ عَبْدِہٖ کا سمیع بصیر تھا اور عَبْدِہٖ اَلَّذِیْ کا سمیع بصیر تھا۔ اللہ کا فرمودہ کلام مصطفیٰ نے سنا اور مصطفیٰ کے معروضات کو خدا نے سنا۔ اللہ نے مصطفیٰ کو دیکھا اور مصطفیٰ نے خدا کو دیکھا یہ دونوں احتمال اپنے اندر بڑی حقیقت رکھتے ہیں جو دیدار الٰہی اور لقاء الٰہی پر قطعی دلیل جلیل ہے اللہ رب العزت نے حضور کو صفت سمیع اور بصیر دونوں سے موصوف فرمایا۔

○ شب معراج حضور نے اپنے رب کا کلام سنا اور ذات حق کا جمال بیمثال دیکھا۔ ان کی بات سننے اور انہیں دیکھنے والا رب کے سوا کوئی نہ تھا۔ اس معنیٰ میں حضور صاحب لَوْلَاكَ لَمَا، مہمان بارگاہ دَنَا فَتَدَلّٰی ﷺ اپنے رب کے سمیع بصیر تھے اور رب کریم جل شانہٗ حضور کا سمیع بصیر تھا۔ عبد حق نے معبودِ حقیقی کو دیکھا اور دیکھنے کا حق ادا کر دیا۔ جس پر رب ذوالجلال والاکرام کی شہادت نصِ قطعی میں موجود ہے۔

○ متذکرہ بالا آیت کریمہ مجیدہ عظیمہ میں چونکہ ضمیر هُوَ کا مرجع اَلَّذِیْ وہ ذات معبود حقیقی اور عبدہٖ دونوں ہو سکتے ہیں۔ یہ در حقیقت اس لطیف اور نفیس نکتہ کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اَلَّذِیْ، عَبْدِہٖ کا سمیع بصیر تھا اور عَبْدِہٖ، اَلَّذِیْ کا سمیع بصیر تھا عَبْدِہٖ نے شان الوہیت احدیت کی

Marfat.com

شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے گواہی دی اور الَّذِیْ نے وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سے گواہی دی۔ نماز میں تشہد قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخری کی تکمیل شہادتین پر ہوئی اور اس مقام تشہد میں نماز کو مومن کے لئے معراج بنادیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ط

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَثِيْرًا كَثِيْرًا ط

○ بروایت صحیحہ:

☆ قَلْبٌ وَكِيْعٌ فِيْهِ اُذُنَانِ سَمِيْعَتَانِ وَعَيْنَانِ بَصِيْرَتَانِ ط حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قلب مبارک نہایت قوی تھا جس میں دو آنکھیں بصیر اور دو کان سمیع ہیں۔ ان آنکھوں سے خالق کو دیکھتے ہیں اور مخلوق کو بھی دیکھتے۔ فرش پر بھی نگاہ تھی اور عرش پر بھی۔ ظاہر کو بھی دیکھتے باطن کو بھی دیکھتے رات میں بھی دیکھتے دن کو دیکھتے اور ان کانوں سے امت کی معروضات کو دور و نزدیک سے سنتے اور خالق کے ارشادات کو بھی سنتے ہیں۔

○ کقولہ سبحانہٗ وتعالیٰ ط

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی ط (پ ۲۷ سورۃ النجم آیت کریمہ ۹) پر ذات حق کا عینی مشاہدہ ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلوہ حسن محبوب کے بہت قریب دیدار حق کے جام نوش فرمائے وَمَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰی اپنی نگاہیں نہ تو محبّ کے دیدار میں جھکیں اور نہ حد سے آگے بڑھیں۔ یعنی محبوب دیکھتا رہا اور محبّ حقیقی انوار و تجلّیات لٹاتا رہا۔ اور تصدیقی مہر۔ بفرمانِ ذی شان وَمَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی (پ ۲۷ سورہ النجم آیت کریمہ ۱۱) اور نہ تکذیب کی دل نے جو دیکھا۔ ایسا نہیں ہوا اور ہرگز ایسا نہیں ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس انتہائی قرب میں حریم ناز کی صفاتی تجلیات اور ذاتی انوار کا مشاہدہ کرتے کرتے لحہ بھر کے لئے بھی اِدھر اُدھر نگاہیں متوجہ ہوئی ہوں یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح بیہوش ہوئے ہوں۔ بالفاظ دیگر میرے محبوب پاک سیّد لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں انوار و تجلیات کی چمک دمک سے خیرہ ہوکر چندھائی نہیں اور نہ حد سے متجاوز ہوئیں بلکہ جی بھر کر دیکھا اور خوب دیکھا۔ آیت کریمہ لَاتُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ز وَهُوَيُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ط (پ ۷ سورہ الانعام آیت کریمہ ۱۰۳) میں ادراک اور احاطہ کی نفی ہے رؤیت کی نہیں۔ فافہم

Marfat.com

○ بدلیل جلیل وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی ؕ سے ظاہر و باہر ہے کہ لقاءِ الٰہی دو بار ہوا اور حدیث موسیٰ علیہ السلام سے نو بار ثابت ہے۔ اتنی قربت "مَقَامَ اَوْاَدْنٰی" میں حضور نے ادب کے تقاضے بھی قائم رکھے اور جذبۂ عشق کی چارہ گری بھی کرتے ہیں۔ اور دیکھنے کا حق ادا کر دیا۔ اللہ رب العزت نے اپنے حبیب کو یہ رتبہ عنایت فرمایا جس میں حضور کی رضا اللہ کی رضا اور حضور کا دیدار حق کی دید ہے۔ (پ۲۷ سورۃ النجم آیت کریمہ ۱۲)

نازم بچشم خود کہ جمال تو دیدہ ام — رفتم بپائے خود کہ کوئت رسیدہ ام
ہردم ہزار بوسہ زنم دست خویش را — کو دامنت گرفتہ بسوئت کشیدہ ام

○ متذکرہ بالا آیات کریمہ سے صورت بشری میں فرشی معراج اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی تک تفصیلاً مذکور ہوا ہے اور عرشی معراج کا ذکر لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ میں اجمالاً تذکرہ ہوا اور عرش عظیم سے اوپر اعراج، قرب حق اور دیدار حق کا ثبوت اِنَّہٗ ھُوَالسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ؕ میں بالوضاحت اور بالصراحت موجود ہے۔

○ معجزۂ معراج تمام معجزات نبویہ سے افضل و اعلیٰ ہے اور تمام فضائل و کمالات اور درجات کا حامل معجزہ ہے۔ اور نماز جمیع عبادات شرعیہ کا خلاصہ اور جامع جمیع کمالات انوار و تجلیات ہے۔ اور قرآن پاک، صاحب القرآن "صلی اللہ علیہ وسلم کل حینٍ وَّ اٰنٍ" کا دائمی زندہ تابندہ اور درخشندہ معجزہ ہے جس میں کئی ایک معجزات پوشیدہ ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پاک میں نور فرمایا گیا ہے۔ اور بشری لباس میں ملبوس ہو کر مبعوث ہوئے۔ عالم بشریت میں ظہور بشریت کا غلبہ ہوتا اور عالم انوار میں ظہور نورانیت کا۔ مقصود یہ کہ۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نورانی اوصاف، بشریت کے اعتبار سے معجزہ ہیں۔ اور بشری اوصاف نورانیت کے لحاظ سے معجزہ ہیں۔ آقائے نامدار مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک بشریت اور نورانیت کی جامع ہونے کی وجہ سے سرتاپا مِنْ کُلِّ الوُجُوْہ معجزہ ہیں کہ شب اسراء کے دلہا متمکن دَنَا فَتَدَلّٰی علیہ افضل والتحیۃ والثناء کی ذات پاک میں شان سبحان کی جلوہ گری ہے۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ قَالَ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلٰثٌ اَلطِّیْبُ وَالنِّسَآءُ وَجُعِلَ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ ؕ (نسائی شریف ج ۲ ص ۸۳) فرمایا مجھے تمہاری دنیا سے تین چیزوں کی محبت دی گئی

Marfat.com

ہے۔ خوشبو، عورت اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے مِنْ دُنْیَاکُمْ کے الفاظ مبارک سے معلوم ہوا کہ حضور نُور، سراپا نُور، نُور علیٰ نُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حقیقت کے اعتبار سے اس مادی دنیا سے نہیں بلکہ عالمِ علوی اللہ کے نور سے ہیں۔ اور یہ دنیا آپ کے نور سے تخلیق ہوئی ہے۔ جب آپ کا وجود باجود عالم ممکنات "کُنْ فَیَکُوْن" سے نہیں بلکہ اس دنیا سے برتر اور بلند تر ہے تو لازماً آپ نور ہونے کی بنا پر لطیف سے لطیف تر ہیں۔ اور نور ہونے کی بناء پر آپ کا سایہ نہ ہوگا۔ حضور عالمِ خاک اور افلاک سے برتر ہیں۔ اسی لئے آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑا

بود برتر از انجم و افلاک　　زاں نیفتاد سایہ اش برخاک

○ بروایت صحیحہ:

☆ جامع القرآن سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کا سایہ زمین پر پڑنے نہ دیا تاکہ کوئی اس پر قدم نہ رکھ دے اور بے ادبی نہ ہو جائے۔ (تفسیر مدارک)

قَالُوْ جَمِیْعًا لِظِلِّهٖ وَالنَّاسُ　　مِنْ عَجَبٍ وَکَمْ عَجَبٌ هٰذَا

ترجمہ: یہ بات کتنی تعجب کی ہے اور کس قدر اور کتنی تعجب خیز ہے کہ سایہ نہ ہونے کے باوجود سب لوگ آپ کے سایہ میں پناہ لیتے اور آرام پاتے ہیں۔ قَالُوْ "قیلولہ" کے معنی میں ہے دوپہر کو سایہ میں آرام کرنا۔

○ حکمت بلیغہ:

☆ حدیث مبارکہ کے الفاظ مبارکہ حُبِّبَ صیغہ مجہول فرمایا تاکہ آپ کی ذات مقدسہ سے کمالات ثلثہ کا ظہور ہو۔ فرمایا یہ تین چیزیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے لئے محبوب بنادیں گئیں ہیں۔ درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت تامہ کاملہ تو صرف ذات حق جل شانہٗ سے ہے۔ باقی محبتیں مصلحۃً وحکمۃً آپ پر وارد اور مسلط کر دی گئیں ہیں۔ کہ "اَلطِّیبُ" خوشبو، روائح طیبہ مشہود روحی ذاتی کا مرتبہ ہے بدلیل جلیل اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ نَفَسَ الرَّحْمٰنِ مِنْ هٰهُنَا اس جگہ مَیں اللہ تعالیٰ کی خوشبو پاتا ہوں یہ ملکی کمالات کا مظاہرہ ہے کہ جملہ ملکی کمالات آپ میں موجود ہیں۔ "اَلنِّسَآءُ" عورت کا وجود مشہود ممکنات کا مرتبہ ہے یہ بشری کمالات سے ہے کہ خالق کائنات کی صفت تخلیق کا سب سے زیادہ قریبی سبب عورت ہے۔ "اَلصَّلٰوةُ" نماز حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رویت الٰہی "مشاہدہ" ذات کو معراج قرار دیا۔ جیسے حدیث جبرائیلی میں درجہ احسان

Marfat.com

اَنْ تَعْبُدُ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ ط میں مشاہدہ ذات حق ''گویا کہ تو نماز میں اسے دیکھ رہا ہے'' کی اس منزل میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھ دی گئی ہے۔ اور میرے دل کی راحت اسی میں ہے کہ نماز مجھے دنیا وَ مَافِيهِمَا میں سب سے زیادہ محبوب' مرغوب اور مطلوب ہے۔ یہ سفر معراج میں کمالات شان حقی کا مظاہرہ ہے کہ حضور ﷺ تینوں شانیں کمالات بشری۔ صفات ملکی اور انوارات حقی کے جامع ہیں۔ تجلیات اسماء و صفات ربانی لاتعداد ہیں۔ اور حضور ﷺ کے مراتب اور مشاہدات بھی بیشمار ہیں۔ جن میں تین کا تذکرہ اس مقام پر کیا گیا۔ نماز ان جملہ مراتب و مشاہدات کا باب اول ہے۔ اور نماز مشاہدات الٰہیہ ذات حق جلّ شانہٗ سے حضور والا صفات کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک، دل کی راحت بنادی گئی۔ حضور ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا انعام اور اعزاز ہے۔ اور حضور ﷺ نے اپنی کمال شان رحمت سے امت کو بھی ان مشاہدات الٰہیہ سے وافر حصے عنائیت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا اَلصَّلوٰةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ ط ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ''

○ ترجمان القرآن:

☆ سیدنا ابن سیدنا عبداللہ بن سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ ایک بار خالق اکبر نے ناموس اکبر کو حضور ﷺ کی حضوری میں حاضر ہو کر ان صفات عالیہ سے سلام عرض کرنے کا حکم دیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلُ، اَلسَّلَامُ عليكَ يَا آخِرُ' اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ظَاهِرُ' اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○ تو آپ نے نگاہ محبت سے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا اور فرمایا اے روح الامین! یہ صفات تو میرے رب کریم کی ہیں۔ فرمایا ہاں یارسول اللہ ﷺ۔ اللہ رب العزت نے آپ کو اپنی ان صفات عالیہ سے متصف فرمایا ہے۔ حضور کا رب اول۔ جس کا اوّل نہیں آخر جس کا آخر نہیں۔ ظاہر ایسا پتہ پتہ اس کی تسبیح میں مگن اور باطن کہ کوئی اس کا اتہ پتہ نہیں۔ اور اس کی عطا سے حضور اول، آخر ظاہر باطن ہوئے اور وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ کی ضمیر هُوَ کے مصداق بنے۔ بعطاء الٰہی ہر شی کے جاننے والے۔ حضور ﷺ اول بایں معنٰی سب سے اول آپ کے نور کی تخلیق ہوئی۔ اور آخر بایں طور کہ سب نبیوں کے آخر میں خاتم النبیین بن کر مبعوث ہوئے اور ظاہر میں اللہ رب العزت کی ذات و صفات کے مظہر اتم اور باطن یہاں تک کہ اللہ جلّ شانہٗ کے سوا آپ کی حقیقت کو کوئی نہیں جانتا۔ حضور ﷺ اول میں بےمثل آخر میں بے غایت

Marfat.com

ظاہر میں لامع اور باطن میں جامع ہیں۔ غایۃُ الباب یہ کہ حضور ﷺ کی معراج یہ کہ شب معراج دیدار الٰہی سے سرفراز ہوئے۔ اور اگر کوئی نمازی طہارت قلبی اور اخلاص نیت کو اس درجہ تک قوی کرے کہ نماز کے تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ سے سلام عرض کرے اور اپنی بصیرت قلبی اور نور ایمانی سے جمال محمدی ﷺ کو دیکھ لے تو یہ ہماری معراج ہے کہ حضور کا دیدار، دیدار حق ہے ؎

وہ دانائے سُبل ختم الرُّسل مولائے کل جس نے غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اوّل، وہی آخر وہی قرآن وہی فرقان وہی یٰسین وہی طٰہٰ

☆ ”لِلّٰہِ دُرٌّ وَلَنِعْمَ مَاقَالَ وَمَنْ قَالَ ط“

(بحوالہ دُرّۃ الغواص عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ الرحمانی)

○ تبصرہ بر حدیث پاک مذکورہ بالا:

☆ فرمایا کہ نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک، آرام، سرور اور خنکی رکھ دی گئی ہے۔ حضور ﷺ ”اَرِحْنَا یَا بِلَالُ“ فرما کر نماز میں راحت مسرّت اور فرحت پاتے۔ جو ذوق و شوق اور مشہود اور اشتیاق حالت نماز میں حاصل ہوتا وہ کسی اور عبادت یا کسی اور وقت میں میسر نہ آتا۔ قُرَّۃُ عَیْنِیْ میں فرحت سرور سکون آرام مقصود حقیقی اور انکشافات غیبُ الغیب سے کنایۃ ہے قُرَّۃ قَرَّ سے مشتق ہے جس کا معنی قرار، ثبات اور ٹھنڈک ہے۔ نظارہ محبوب کی دید سے دل کو قرار اور ثبات روح کو راحت اور فرحت۔ آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے۔

○ القرآن الحکیم (پ ۱۶ سورہ مریم آیت کریمہ ۲۶) کے الفاظ مبارک قَرِّیْ عَیْنًا ط میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سیّدہ مریم علیہا السلام کے فرزند ارجمند، لخت جگر، نور چشم ”سیّدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام“ کی زیارت کو آنکھوں کی ٹھنڈک فرمایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔لغت عرب میں اپنے فرزند کو قرۃ العین کہا جاتا ہے۔

☆ الحدیث المبارکہ کی رو سے مومن آذان میں نام نامی اسم گرامی ”سیّدنا محمد ﷺ“ سن کر اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگاتا اور قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ پڑھتا ہے۔ اور ٹھنڈک پاتا ہے۔

☆ حدیث پاک میں الفاظ ہمایوں ”فِی الصَّلٰوۃِ“ فرمایا نہ کہ مطلق الصلوٰۃ۔ اس میں یہ راز مضمر ہے کہ آنکھوں کی ٹھنڈک اور نور دل کا چین اور آرام مقام مشاہدہ میں جو کَاَنَّكَ تَرَاہُ میں

Marfat.com

مضمر ہے۔ اور وہ نماز میں حاصل ہوتا ہے۔ صَلٰوۃ ''نماز'' از قبیل اشیاء دنیا سے نہیں بظاہر اس کا ظاہر دنیا سے ہے۔ اور باطن دار آخرت سے ہے۔ اس کا ظاہر فرش پر ہے اور باطن عرش عظیم پر جو مقصود حقیقی دار آخرت میں پانا تھا وہ دنیا میں نماز سے حاصل ہو گیا۔ جسم اور روح دونوں کی نماز مراد ہے۔

یقین دانم دریں عالم لَامَقْصُوْدَ اِلَّاھُوْ لَامَطْلُوْبَ فِی الْکَوْنَیْنِ لَامَعْبُوْدَ اِلَّاھُوْ

حکمت بالغہ:

○ اَلصَّلٰوۃ کا معنی نماز ہے۔ اور صَلٰوۃ کا معنی درود شریف بھی نص قطعی سے ثابت ہے۔ اہل ایمان دونوں نماز اور درود شریف سے قرار، ثبات اور راحت فرحت اور آنکھوں کی ٹھنڈک پاتے ہیں۔

○ الشیخ العارف سراج العلماء زبدۃ الفضلاء علامہ محمد اسمٰعیل حقی آفندی علیہ الرحمۃ ط نے اپنی مشہور مستند تفسیر روح البیان میں ارقام فرمایا:

☆ میں ایک فاضل اجل عالم بے بدل کی مجلس میں تھا۔ جس میں ایک شقی القلب ازلی اور محروم القسمت ابدی نے نہایت گستاخانہ انداز میں کہا کہ ہوائے نفس سے کسی کو چھٹکارا نہیں۔ خواہ وہ (اشارہ حضور نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کی طرف) ہوں کیونکہ آپ کا ارشاد گرامی ہے حُبِّبَ اِلَیَّ اُخرہٖ ط میں نے اس لعین مہین سے کہا کہ آپ نے اَحْبَبْتُ نہیں فرمایا کہ میں محبوب رکھتا ہوں بلکہ صیغہ مجہول حُبِّبَ فرمایا ہے کہ میرے لئے رب کریم نے یہ تین چیزیں طیب' نساء' اور نماز محبوب و مرغوب بنادیں ہیں۔ ہوائے نفس تو تب ہوتی جب آپ ﷺ اَحْبَبْتُ صیغہ واحد متکلم فرماتے۔ اس گستاخ دریدہ دہن کا منہ میں نے بند تو کر دیا۔ لیکن اس کی بدکلامی اور گستاخی سے سخت پشیمان اور پریشان ہوا کہ اپنے آپ کو امتی کہلانے والا شخص اپنے عظیم المرتبت نبی کے بارے میں ایسا کہہ سکتا ہے۔ میں اسی حالت اضطراب میں سو گیا۔ شان قدرت! میری قسمت کا ستارہ طلوع ہو گیا کہ مجھے خواب میں حبیب مکرم رسول محتشم ﷺ کی زیارت باطہارت کا شرف بخشا گیا۔ سونے کی حالت میں میری قسمت جاگ اٹھی اور آپ نے مخاطب ہو کر فرمایا لَاتَغْمَ فَقَدْ کَفَیْنَاکَ ط غم نہ کر ہم نے اس کا کام تمام کر دیا اور وہ ملحد بے دین مقتول و مخذول ہو گیا جیسا خواب میں فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ اس گستاخ کو رات سوتے میں کسی شخص نے نہایت

Marfat.com

بری طرح قتل کر دیا تھا ؎ ''تیغ اعجاز رسول اللہ سر باغی بُرید''

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

○ چمگادڑ یہ چاہتی ہے کہ آپ کے بدر کامل کے نور کو کم کر دیا جائے وہ اندھی جانتی نہیں کہ آپ حضور کا نور ابدالآباد تک منور روشن اور درخشاں رہے گا۔ جو بد بخت کم ظرف آپ کی ذات پاک پر زبان طعن دراز کرتا ہے وہ اگر علم اور عقل میں بوعلی سینا کی مانند بھی ہو تو وہ بلاشبہ مطلقاً کافر ہے اور وہ اپنے قبیلہ کا سردار ابوالحکم ہوتے ہوئے بھی ابوجہل ہے۔

شب پرّہ مے طلبد بدر تمامت نقصان
اونداند کہ ابد نور تو ظاہر شد
ہر کہ از روئے جدل برتو سخن میراند
بمثل شد اگرش بوعلی کافر باشد
نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

○ میدان محبت اور ادب میں ملائکہ کا ابتلاء اور نماز:

☆ شب معراج انبیاء کرام اور ملائکہ مقرّبین کا آسمانوں پر صف بستہ ادب سے استقبال اور سلام کرنا احادیث کثیرہ متعدّدہ اور اخبار صحیحہ سے ثابت ہے۔ ''بروایت'' ایک فرشتہ جس کی قیادت میں ستر ہزار فرشتے تھے۔ اس کو خیال آیا۔ اللہ جلّ شانہٗ کے محبوب رسول کریم ﷺ کی آمد پر شکریہ کے نفل ادا کرلوں۔ جب وہ سجدہ ریز ہوا۔ اس وقت آپ حضور ﷺ کی سواری براق آناً فاناً ایک لمحہ میں گزر گئی اور وہ تعظیم بجانہ لا سکا۔ اور نہ صلوٰۃ وسلام کے نوری خوبصورت خوشنما پھول نچھاور کر سکا۔ سجدہ میں تسبیح پڑھتا رہا۔

☆ ایک روز سیّدالملائکہ علیہ السلامُ صاحبُ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ رحمت میں المدینۃُ المنورہ حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ آسمان پر ایک مقرّب فرشتہ تھا جس کے اردگرد جلو میں ہزارہا ملائکہ صف بستہ حاضر خدمت کھڑے رہتے تھے اب میں نے اسے کوہ قاف میں پر شکستہ اور آہ وزاری کرتے دیکھا ہے۔ اس نے مجھے دیکھ کر جناب کی بارگاہ رحمت میں سفارش کی التجا کی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا تیرا جرم کیا ہے۔ کہا حسب معمول تخت پر شکرانہ کے نفل ادا کر رہا تھا ؎

ذکر حق میں محو ہو کر لے رہا تھا رب کا نام
بہر تعظیم محمد ﷺ رہ گیا مجھ سے قیام
بس یہی لغزش ہوئی میرے لئے وجہ وبال
آگیا اپنی جلالیت میں رب ذُوالجلال
حکم فرمایا نکل جا او فرشتے پُر غرور
کیوں نہ کی تعظیم جب سامنے آیا میرا نُور

Marfat.com

یہ عبادت رات دن کی مجھ کو نامنظور ہے
دور ہے مجھ سے جو میرے مصطفیٰ سے دور ہے

(جامع المعجزات فی سیر خیر البریات)

○ نبی رحمت شفیع امت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جبرائیل امین علیہ السلام اس فرشتے سے جا کر کہہ دو کہ وہ تعظیماً کھڑا ہو کر ادب سے ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لے تو رب غفور معاف فرما دے گا۔ حسب الحکم اس نے ایسا ہی کیا تو اللہ جل شانہٗ نے اسے درود شریف کی برکت سے پھر وہی مقام عنایت فرما دیا۔ ''نگاہِ یارسول اللہ نگاہے''

سلامے یا رسولَ اللہ سلامے　　فرستادم بدرگاہت پیامے
خدارا سوئے مشتاقاں نگاہے　　پیاپے گر نباشد گاہے گاہے

○ تنبیہ:

☆ جو شخص اپنے استاد کی بے ادبی کرے وہ علم کی برکت سے محروم ہو جاتا ہے۔ جو اولیاء کرام پر زبان طعن کھولے اس پر عرفان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جو صحابہ کرام اہلبیت عظام اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخانہ انداز اختیار کرے وہ مردود ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے خواہ کتنا مفسر محدث کیوں نہ ہو۔

○ تنبیہ:

○ سفر اسراء کا منکر مطلقاً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور کافر ہے کہ صریح نص قطعی کا منکر ہے۔

○ سفر اعراج کا منکر مبتدع، فاسق اور مخذول ہے کہ احادیث متواترہ کثیرہ سے ثابت ہے۔

○ سفر معراج کا منکر جاہل محروم القسمت ہے کہ یہ آثار صریحہ اور اخبار صحیحہ سے ثابت ہے۔

☆ سُبْحَانَ۔ ربّ کریم جل شانہٗ نے اپنے کلام معجز نما میں آیت معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ابتداء لفظ سُبْحَانَ سے فرمائی جس میں انگنت حکمتیں اور ہزار ہا راز مضمر ہیں۔ لفظ سُبْحَانَ میں عظمت کبریاء جلّ سلطانہٗ کی شان کا بیان ہے۔ سُبْحَانَ کا لغوی معنی پاک ہے اور اصطلاح شرع میں معنی اَلْمُزَيَّنُ بِكُلِّ زَيْنٍ ط صفات ثبوتیہ سے مزین یعنی مجمع جمیع صفات کمالیہ ازلیہ ابدیہ اَلْمُنَزَّهُ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ وَّشَيْنٍ ط ہر عیب اور نقص سے پاک۔ شریعت مطہرہ کے لحاظ سے یہ کلمہ تنزیہہ کہلاتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفات تخلیقی نہیں توقیفی ہیں۔ مفہوم یہ کہ حق

Marfat.com

جلّ شانہٗ کی ذات معہ صفات عالیہ مرتبہ تنزیہہ میں ہیں۔ اللہ عزّ وجلّ متعال اور پاک ہے تشبیہ سے سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ؕ (پ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۴۳) ذات سُبْحَان کی شان لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ؕ ہے کوئی شئی اس کی مثل نہیں کہ مثال دی جائے۔ وہ ہمارے وہم وخیال اور عقل سے برتر۔ بلند تر اور وراء الوراء ہے۔ "پ۲۵ سورۃ شوریٰ آیت کریمہ ۱۱"

☆ سُبْحَانَهٗ مَا اَعْظَمَ شَانَهٗ وَلَا يُحَدُّ وَلَا يُتَصَوَّرُ تَعَالٰى عَنِ الْجِنْسِ وَالْجِهَاتِ ؕ

بیرون از وہم و خیال وقیل من　　خاک بر فرق من تمثیل من

○ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ؕ یہ مرتبہ شہود میں تشبیہ بھی ہے اور تنزیہہ بھی کہ هُوَ ضمیر واحد کا مرجع تنزیہہ بھی ہے اور تشبیہ بھی یعنی هُوَ کا مرجع اَلَّذِيْ بھی ہے عَبْدِهٖ بھی کہ فرمانِ عالی شان وَجَعَلْنَاهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ؕ انسان کو ہم نے سمیع بھی بنایا اور بصیر بھی۔ اور جب ذات سُبْحَان نے پہلی تجلی فرمائی تو عالم تمثیل میں "نہ عالم خیال نہ عالم مثال" تشبیہ ظاہر فرمائی وہ تجلی اول وہ ذات محمد ﷺ کے نور کا وجود باسعود، وجود باجود تھا۔ اور شب اسراء دونوں ذاتیں تنزیہہ وتشبیہہ "محبّ اور محبوب" مقام دَنَا فَتَدَلّٰى پر ایک دوسرے کی سمیع بھی تھیں اور بصیر بھی۔ "تو عین ذات مے نگری در تبسمی" یہ ساری عظمتیں شانین معجزات اور کمالات صوری ومعنوی حضور کو ذات سُبْحَان نے ودیعت فرمائی ہیں۔ اور ذات سُبْحَان نے آپ کو اپنی ذات اور صفات کا مظہر اتم۔ اجراء امر الٰہی میں نائب اکبر اور خلیفہ اعظم بنا کر مبعوث فرمایا۔

○ سُبْحَانَ:

☆ نماز کا افتتاحیہ اور ابتدائیہ کلمہ سُبْحَان ہے اَللّٰهُمَّ کے لفظ نے نمازی کو مقام غیبوبت سے مقام حضوری تک پہنچادیا۔ سفر معراج کے سفر وسیلہ ظفر میں بھی ربّ قدوس نے بذاتہ کلمہ سُبْحَان سے ابتداء فرمائی۔ اور امتی کے نبی ﷺ کو مقام فرش سے مقام دَنَا فَتَدَلّٰى کے مقام حضوری میں بذاتہ لے گیا۔ نماز کے درمیان میں کلام اللہ کا عنوان اور دیباچہ کلمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے اپنے اُمّ الکتب اور اساس القرآن کی ابتداء اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سے کی۔ حمد نام نامی اسم سامی محمد ﷺ کا مادہ ہے اَلْحَمْدُ پر الف ل جنس کے لئے ہے۔ یعنی تمام حمدیں اللہ ربّ العٰلمین کے لئے ہیں یا الف لام تملیک کے لئے ہے۔ یعنی اللہ محمد کا اور محمد اللہ کا ہے" جلّ شانہٗ ﷺ" اس اسم مبارک کو اللہ جلّ شانہٗ نے دین وایمان اور عبادات شرعیہ کا مرکز اور امور شرعیہ اور امور

Marfat.com

کونیہ کا منبع بنایا اور ''اَللّٰہُ اَکْبَر''، کلمہ تکبیر نماز کے ہر رکن کی ابتدا اسی سے فرمائی گئی ''بروایت صحیحہ'' کَانَ یُکَبِّرُ فِی کُلِّ خِفْضٍ وَّرَفْعٍ ؕ حضور ﷺ نماز کے ہر رکن میں سر جھکاتے یا سجدہ کرتے یا رکوع کرتے تو تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَر بلند آواز سے پڑھتے۔''بروایت ترمذی'' یَرَی الرَّفْعَ اِلَّا عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ ؕ حضور ﷺ نے تکبیر تحریمہ' افتتاح نماز کے سوا کہیں رفع یدین نہیں کیا۔ کلمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کامل مکمل دعا بھی اور حمد بھی ہے اور ذکر بھی۔ یہ تینوں کلمات مبارکہ سُبْحَانَ اللّٰہَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، اَللّٰہُ اَکْبَر مومن کے ایمان کی بہار ہے۔ نماز میں تینوں کلمات تسبیحات کا ذکر جن سے مومن نمازی کے جسم اور روح دونوں کی بہار ہے۔ کائنات عالم کی تسبیح کا محور یہ تینوں کلمات ہیں اور ان کو نماز میں رکھ کر مومن کے لئے معراج بنا دیا۔ اول بھی سُبْحَانَ آخر بھی سُبْحَانَ اور درمیان میں بھی لفظ سُبْحَان کی جلوہ گری ہے۔

○ نماز کا مقام:

☆ سفر اسراء کی ہر منزل اور ہر مقام فرشی' مسجد الحرام تا مسجد اقصیٰ، بیت اللہ تا بیت المقدس اور ہر مقام عرشی' عرش عظیم تا سدرۃ المنتہیٰ اور مقام دَنَا فَتَدَلّٰی ،صفت سُبْحَان کا رنگ اور نور نمایاں نظر آتا ہے۔ اور نماز کا ظہور اظہر من الشمس ہے۔ نماز میں معراج کا سب سماں اور سامان موجود ہے۔ مثلاً نماز کے قیام میں سفر اسراء کی ابتدائی سیر اور نظائر مضمر ہیں۔ نماز کے رکوع اور سجود میں اعراج کی روح پرور آسمانی ''جنت'' کی جھلکیاں ہیں۔ نماز کا تشہد قائم مقام معراج کہ روح کی پرواز بارگاہ سبحانی میں بطور حضوری اور حاضری اور تسبیحات ''تحیات۔ طیبات اور صلوٰت'' کے تحائف اور بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں سلام کے نذرانے ہدیے اور نورانی تحفے ہیں۔ قرآن پاک کی تلاوت سے بلاواسطہ ہمکلامی کا شرف اور قلبی بصیرت سے لقاء الٰہی کے انوار وتجلیات کا حصول اور وصول ہے۔ حتیٰ کہ نماز میں رب کریم نے معراج کی سیر وسیاحت سیر الی اللہ، سیر باللہ کے انوار لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیَاتِنَا ؕ کو سمیٹ کر نماز میں رکھ دیا ہے اور محبوب کو عرش پر بلا کر یہ تحفہ عنائیت فرمایا یہ سب صفت سُبْحَان کے جلوے ہیں۔

○ حدیث مبارکہ:

☆ شب اسراء کے دولہا، مقیم مقام او ادنیٰ سید الارض والسماء علیہ افضل الصلوۃ واطیب السلام والتحیۃ ؕ نے فرمایا:

☆ لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ ؕ میر االلہ جل شانہ

Marfat.com

کے ساتھ وقت ہے جس میں نہ فرشتہ مقرب کی وہاں تک رسائی ہے اور نہ نبی مرسل کی۔ اس حدیث پاک میں وقت سے مراد تجلی برقی نہیں بلکہ جناب رسالتماب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے لئے بالصواب تجلی ذاتی دائمی بے پردہ ہے۔ یہ آپ کی خصوصیات سے ہے۔ لفظ وَقْتٌ میں دوام اور استمرار ہے۔ اور اس حدیث شریف کی رو سے اس نادر وقت کا وقوع اور تحقق اداء نماز میں ہوتا ہے بناء بریں فرمایا قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ ط یہاں غور طلب امر لفظ فِی الصَّلٰوۃ" میں لفظ فِی ہے۔

☆ هَنِیْئًا لِلْاَرْبَابِ مِنْ کَاسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ ط مبارک ہیں وہ صاحب جن کو سخی کے پیالہ سے تلچھٹ کا قطرہ نصیب ہوا۔ اور حضور صاحب التاج والمعراج علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل آپ کے بعض اُلش خواروں کو اس خوان نعمت سے ایک گھونٹ ملا۔ آپ کے امتی بھی اس نعمت عظمٰی اور دولت کبریٰ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ ط کی بشارت سے نوازے گئے ؎

این معیّت ے نگنجد درمیان   نے زمان دارد خبر نے مکان

○ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ رفعت اور مقام معیت کا تذکرہ جمیلہ:

قرآن مجید فرقان کی آیات محکمات:

☆ قرآن حکیم فرمان عظیم سے بالوضاحت اور بالصراحت، نصِ قطعی آیاتِ محکمات اور آیات بیّنات سے یہ ثابت ہے کہ رب کریم نے اپنے محبوب پاک تاج دار لولاک علیک الصلوٰۃ والسلام کو رفعتِ ذکر عطا فرما کر اپنے ذکر کے ساتھ محبوب کے ذکر کو رکھا۔ اور محبوب کے ذکر کو اپنا ذکر فرمایا:

☆ اطاعت میں: اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (پ۵ سورۃ النساء آیت کریمہ ۵۹)

☆ قضا میں: اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗٓ اَمْرًا (پ ۲۱ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۳۶)

☆ غنا میں: وَ مَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰھُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ ط (پ۱۰ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۷۴)

☆ ارادہ ومشیت میں: وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ (پ۳۰ سورۃ تکویر آیت کریمہ ۲۹)

☆ تعظیم وتوقیر میں: لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ (پ۲۶ سورۃ الحجرات آیت کریمہ ۱تا۵)

☆ ادب ومحبت میں: اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ (پ۱۰ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۲۴)

☆ مقام رضا وعطا میں: وَ لَوْ اَنَّھُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ (پ۱۰ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۵۹)

☆ عطاءِ فضل میں: سَیُؤْتِیْنَا اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَرَسُوْلُہٗٓ (پ۱۰ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۵۹)

Marfat.com

○ قرآن مجید فرقان حمید کی آیات متشابہات:

☆ قرآنی سورتوں کے اوّل حروف مقطعات مثلاً الٓمّٓ حٰمٓ ن وغیرذٰلک یہ آیات متشابہات ہیں۔ جمہور مفسرین صحابہ کرام فرماتے ہیں۔ اَللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ بِمُرَادِہٖ ط اس کا مرادی معنی اللہ اور رسول کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ یہ محبّ اور محبوب کے درمیان راز ہیں۔ صحابہ کرام کے اس مقولہ کا مصدق خود کلام الٰہی کی آیات متشابہات ہیں۔ فافہم ایُّہا العلماء ط

○ بروایت صحیحہ:

☆ حضور سیّد الرسل، مولائے کل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۹ ھ ہجری المقدسہ میدانِ عرفات۔ بروز جمعۃ المبارک خطبہ حجۃ الوداع جبل رحمت کی بلند وبالا چوٹی پر قصویٰ نامی مبارک اونٹنی پر سوار ہو کر ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام سے استفسار فرمایا اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا ط آج کونسا دن ہے۔ سب نے یک زبان ہو کر عرض کیا۔

☆ اَللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ ط اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول، پھر ثانیاً پوچھا اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا ط یہ کونسا شہر ہے عرض کیا گیا اَللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ ط صحابہ کرام جانتے بوجھتے تھے کہ یہ دن جمعۃ المبارک ہے اور یہ شہر مکہ مکرمہ ہے تو پھر ان کا متفقہ علیہ ط یہ کہنا اَللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ ط بطور محض عقیدت نہ تھا بلکہ ان کا مقولہ مقبولہ مبنی برحقیقت تھا اور یہ اُن کا ایمان تھا۔ ھٰذَا ھُوَ الْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ وَلَوْ کَرِہَ الْجَھُوْلُ ط

○ بروایت صحیحہ:

☆ صاحب الکوثر نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک بار صحابہ سے پوچھا کہ کوثر کیا ہے۔ عرض کیا اَللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ تو فرمایا۔ جنت میں ایک نہر ہے۔ رب قدوس نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ محبوب تیری امت کے لئے اس کو میدان محشر میں منتقل کر دوں گا۔ (رواہ مسلم عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

○ بروایت صحیحہ:

☆ حضور محبوب علّام الغیوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک بار صحابہ کرام سے پوچھا کہ مفلس کون ہے؟ عرض کیا گیا۔ اَللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ ط پھر استفسار فرمایا۔ تو عرض کیا کہ ہمارے علم میں مفلس وہ ہوتا ہے۔ جس کے پاس نہ درہم ہوں نہ دینار تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ مفلس وہ ہے۔ روز قیامت جس کے پاس نمازیں بھی ہوں گی اور روزے بھی اور نیکیوں کے انبار بھی ہوں گے۔ لیکن

Marfat.com

دنیا میں اس نے کسی کا حق مارا ہوگا۔ یا عیب لگایا ہوگا۔ یا غیبت کی ہوگی۔ تو رب قدوس بوقت حساب کتاب اس کے بدلے میں اس کی نمازیں اور نیکیاں اس کو دے دے گا اور جب اس کے پاس نیکیاں ختم ہوجائیں گی پھر اس کے گناہ اس پر لاد دیئے جائیں گے۔ اور وہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ العیاذ باللہ العظیم ؕ

○ اَللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ ؕ یہ مقولہ مقبولہ صحابہ کرام کا ہے۔ جن کو محبوب کریم ﷺ نے اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ کی تصویر اور تنویر بنایا جن کی عبادتیں، شب بیداریاں آہ وزاریاں، نمازیں اور خدمت گاریاں دین متین محض اس لئے تھیں کہ ہمارا محبوب حقیقی راضی ہوجائے۔ رب کریم نے ان کو بطور جزاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کا تمغہ عنایت فرمایا۔ یہ مقولہ اہلسنت وجماعت کا شعار اور عقیدہ اور امتیازی نشان ہے ؎

اِذَا کُنْتَ یَامِنِّیْ الْقَلْبُ رَاضِیًا ۔۔۔ اَرٰی کُلَّ مَنْ فِی الْکَوْنِ یَتَبَسَّمُ

☆ اے میرے محبوب حقیقی اگر تو مجھ سے راضی ہوجائے تو میں دیکھوں گا کہ کونین کی ہر شی تبسم کناں خوش خوش نظر آتی ہے۔

○ تنبیہ

☆ بعض علماء حاضرہ اپنے زعمی علم کا شکار بایں ہمہ جبہ دستار برسر منبر ومحراب اس مقولہ مقبول اَللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ ؕ میں نام نامی گرامی وَرَسُوْلُہٗ کو اللہ جلّ شانہٗ کے نام اقدس سے جدا کرنا توحید سمجھتے ہیں۔ کاشکہ ان کو حضور ﷺ سے رابطہ قلبی، تعلقِ خاطر محبت وادب اور نسبت رسول سے کچھ ہی حصہ نصیب ہوتا تو صحابہ کرام کے الفاظ مبارکہ کا مفہوم محجوبین پر منکشف ہوتا اور العِلْمُ حِجَابُ الْاَکْبَر ؕ سے باہر آتے ایسا علم ناتمام اور فہم نارسا رکھنے والوں پر واضح ہوتا کہ نسبت نبوی کیا عظیم المرتبت چیز ہے ؎

مگسل از پیغمبر ایام خویش ۔۔۔ تکیہ کم کن برفن و برکام خویش
گرچہ شیرے چوں روی راہ بے دلیل ۔۔۔ ہیچو روباہ در ضلالی و ذلیل

ترجمہ: تو اپنا رابطہ رسول اللہ سے اپنی زندگی میں مت توڑ اور اپنے علم وعمل اور اپنے زور بازو پر بھروسہ نہ کر۔ اگرچہ تو شیر ہی کیوں نہ ہو۔ اگر تو اس راہ پر حضور کے بغیر چلے گا تو لومڑی کی طرح بھٹکتا پھرے گا اور ذلیل وخوار ہوگا۔ کسی نے ان کا خوب نقشہ کھینچا ہے۔

Marfat.com

نے کوئی ان میں ظلِّ الٰہی نے کوئی عزت ماب — منبروں پر تاجراں دعوت ام الکتب
نے کوئی عالم پناہ ہے نے کوئی والا جناب — سینہ بریاں روح مردہ دل تیرہ چہرہ کباب

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات وصفات کی قسموں کے جلو میں مقام معیت کا تذکرہ عظیمہ:

○ قرآن مجید فرقان حمید (۳۰ سورۃ الضحیٰ آیت کریمہ ۱تا۱۱)

وَالضُّحٰی ۝ وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ۝

قسم ہے چاشت کی اور قسم ہے شب تار کی جب وہ چھا جائے۔نہیں چھوڑا تیرے رب نے تجھے اور نہ ناراض ہوا۔

○ شانِ نزول:

☆ ابتداء بعثت سے وحی کا نزول مسلسل جاری تھا کہ کچھ روز کے لئے یہ سلسلہ وحی رک گیا۔ حضور کی طبع نازک پر یہ بہت گراں گزرا کہ وہ کان جو وحی الٰہی کی حلاوت اور لذت سے فرحت یاب اور سرشار تھے۔انقطاع وحی سے بیتاب ہوگئے۔ نیز کفار ومشرکین نے طعنہ زنی کی کہ حضور کو اللہ تعالیٰ نے چھوڑ دیا ہے اور ناراض ہوگیا ہے۔ اس سورت والضحیٰ پر وحی الٰہی کا سلسلہ پھر شروع ہوگیا۔ اللہ العزت نے قسمیں اٹھا اٹھا کر محبوب کو تسلی دی۔ محبوب! تجھے تیرے رب نے نہ چھوڑا ہے اور نہ علیحدہ ہوا ہے اور نہ ناراض ہوا ہے۔ محبوب تیرا ذکر میرے ذکر کے ساتھ ہمیشہ ہوتا رہے گا۔ جبکہ اس انقطاعِ وحی میں کثیر التعداد حکمتیں مضمر ہیں۔

○ عبارۃُ النص، اقتضاءُ النص، دلالۃُ النص اور اشارۃُ النص کے تحت علماء ربانی کی توجیہات:

○ فاضلِ اجل سراج العلماء علامہ محمد اسمٰعیل حقی علیہ الرحمۃ نے اپنی مشہور ومعروف تفسیر روح البیان میں تحریر کیا۔

☆ وَالضُّحٰی سے مراد دن ہے اور اشارہ ہے نور جمال مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اور وَالَّیۡلِ سے مراد شب تار ہے۔ اور کنایہ ہے کالے کالے سیاہ گیسوئے عنبرین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ مرادی معنی اور مفہوم یہ کہ اے میرے پیارے محبوب! مجھے نور جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی تیرے نوری نوری مکھڑے کی قسم اور مجھے گیسوئے عنبرین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی تیرے زلف دوتا سیاہ کی قسم۔ یعنی اے والضحیٰ جبینت اور وَالَّیۡل اے گیسوے عنبرینت والے میرے محبوب تیری قسم! نہیں چھوڑا تیرے رب نے اور نہ علیحدہ ہوا اور نہ ناراض ہوا اور نہ کبھی علیحدہ ہوگا اور نہ ناراض ہوگا۔

Marfat.com

لفظ مَا، وَدَّ، قلٰی ہے فرمانِ خدا   آن مصطفیٰ، مقام مصطفیٰ، شان مصطفیٰ

○ فاضل جلیل نجم الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ:

تفسیر عزیزی سے اس آیت کریمہ کے تحت صاحب ذوق وشوق اور اہل عشق کے لئے محبت آمیز چیدہ چیدہ اقتباس قدرے تشریح کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔

☆ وَالضُّحٰی ط سے مراد حضور کی ولادت باسعادت کا مبارک دن، کی قسم۔ اس مبارک دن میں اہل محبت عید میلاد النبی کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور ادب ومحبت، تعظیم وتوقیر سے مجلسیں منعقد کرتے نعتیں پڑھتے اور خوشیاں مناتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں۔

☆ وَالَّیْلِ ط سے شب معراج مراد ہے۔ جس میں حضور کو دیدارِ الٰہی بالمشافہ ہوا۔ اور امت کو عظیم الشان ''دیدار الٰہی کا آئینہ'' تحفہ نماز عنایت ہوا۔

○ وَالضُّحٰی ط سے مراد حضور کا روئے انور، کی قسم۔ اس روئے انور کا رخ جدھر ہو گیا اس نے کعبۃ اللہ کو اہل ایمان کا قبلہ بنا دیا۔ اور تمام اہل ایمان کا رخ ادھر پھر گیا۔ جدھر حضور نے اپنا رخ موڑا۔ یہ وجہہ شریف اہل ایمان اہل عرفان کا مواجہ بن گیا۔

○ وَالَّیْلِ ط سے زلف عنبریں جب سجدہ میں چہرہ انور پر بکھریں کی قسم۔ جن کی ٹھنڈی اور پیاری پیاری چھاؤں میں اہل ایمان سکون پاتے۔ یا گھٹا باندھ کر چھا جانے والے کالے کالے بادلوں کی مانند جس سے موسلا دھار بارش کے قطرات برستے ہیں۔ یعنی انوار چہرہ نبوت سے پھوٹ پھوٹ کر نکلتے اور اہل ایمان کی کھیتی پر برستے ہیں جس سے مومن کے قلب کی زمین زندہ وتابندہ ہوتی ہے اور عرفان کے پھول کھلتے ہیں اور حقیقت کا پھل پاتے ہیں۔

☆ وَالضُّحٰی ط سے مراد نور علم کی قسم جس کے سبب سے حضور نے عالم الغیب والشہادہ کے مخفی راز اور توحید کے اسرار بے نقاب کئے اور مضمر حکمتیں منکشف فرمائیں۔

☆ وَالَّیْلِ سے حضور کا عفو وکرم کی قسم جس نے امت کی خطاؤں اور عیبوں کو اپنی کالی کملی میں یا اپنی کالی زلفوں کے سایہ میں چھپالیا۔ کسی نے کیا عمدہ نقشہ کھینچا ہے سبحان اللہ

تہِ عرش جب حضور نے سر سجدہ میں آلایا   بکھر کر کے زلفوں نے یوں رنگ الایا
یہ کہہ کر خدا نے اپنے محبوب کو اٹھایا   میرے پیارے تیرے گیسو کیا مانگتے ہیں
کہا مصطفیٰ نے کہ یا الٰہی   یہ کہتی ہے میرے گیسوؤں کی سیاہی
سیہ بخت امت کی کر دے رہائی   یہ اور اس کے سوا کیا مانگتے ہیں

Marfat.com

☆ وَالضُّحٰی ط دن کی قسم سے مراد حضور کی ظاہری زندگی جوامت پر روز روشن کی طرح واضح اور ظاہر ہے اس میں کسی قسم کا ذرہ بھر اخفا نہیں جو اظہر من الشمس اور ازہر من الامس ہے۔

☆ وَالَّیْلِ سے شب تاریک کی قسم سے مراد حضور کے احوال باطنی جن پر علام الغیوب کے سوا کوئی مطلع نہیں۔

○ جمہور مفسرین کرام نے ایک توجیہ یہ بیان فرمائی ہے۔

☆ وَالضُّحٰی ط قسم ہے چاشت کے وقت کی۔ جب اللہ جل شانہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام سے کوہ طور وادی سینا میں کلام فرمایا۔ چاشت کی نماز سُنت ہے۔

☆ اور وَالَّیْلِ سے مراد شب معراج ہے۔ جس میں اللہ رب العزت نے اپنے محبوب پاک سیّد لولاک علیک الصلوٰۃ والسلام کو پنجگانہ نماز کا عظیم الشان تحفہ نماز عنایت فرمایا۔

○ حکمت الٰہیہ:

☆ حضور ﷺ کی ذات ستودہ صفات باعث تخلیق کن فکاں ہے۔ امرِ الٰہی کُنْ سے جو معرض وجود میں لایا گیا وہ آپ کے نور کی جھلک سے لایا گیا ؎

معنی لفظ خدائے مدعا امرِ کُن — شورش عشق ازل ہمزلف محبوبی بدوش

باعثِ ایجاد عالم سیّد ہر دوسرا — شد شکن پیرائے او صد شانہ ہمچو والضحٰی

○ حکمت الٰہیہ:

☆ سورۃ الضحٰی میں حضور ﷺ کی صورت کا بیان بھی ہے اور سیرت کا بھی۔ غور طلب بات یہ کہ یَتِیْمًا کے بعد فَاٰوٰی۔ ضَالًّا کے بعد فَھَدٰی اور عَائِلًا کے بعد فَاَغْنٰی ہے۔ تفسیر مظہری کے مطالعہ سے بلند تر مقامات کے انوار، واسرار کھلیں گے فَھِمَ مَنْ فَھِمَ ط

○ حضور ﷺ کی ذات اور صفات کا قسموں کے جلو میں نسبت کا تذکرہ جلیلہ:

☆ کقولہ العلی العظیم: (پ ۵ سورۃ النسآ آیت کریمہ ۶۵)

○ فَلَا وَرَبِّکَ ط محبوب مجھے تیرے رب کی قسم۔

☆ سبحان اللہ! رب کریم نے اپنا تعارف محبوب کی نسبت سے کرایا یہ کتنی پیاری پیاری۔ میٹھی میٹھی دل کو لبھانے اور بھانے والی نسبت ہے۔ ایک مقام پر فرمایا۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ ط محبوب تیرا رب عزت والا اور پاک ہے وہ عزتوں کا خالق ہے۔ مالک ہے ملیک ہے قادر ہے

Marfat.com

مقتدر ہے وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ہے یہ کلمہ تنزیہہ سبحان کتنا عظمت شان کا حامل ہے اور مومن کے ایمان کی جان ہے۔

○ قرآنی آیات کریمہ رب کی نسبت مختلف انداز سے بیان فرمائی گئی ہے۔ رَبُّ الْعٰلَمِيْن. رَبُّ الْمَشْرِقِ وَرَبُّ الْمَغْرِب، رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗئِكُمْ. رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. رَبِّ الْفَلَقِ. رَبِّ النَّاس وَغَيْرُ ذٰلِكَ ط

○ احادیث مبارکہ صحیحہ میں رب کی نسبت سے رَبُّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ. رَبُّ الْمَشْعَرِ الْحَرَام، رَبُّ الْبَيْتِ الْحَرَام. سُبْحَانَ اللّٰهِ! فَلَا وَرَبِّكَ کی اس قسمیہ نسبت کی لذت، حلاوت اور شرینی چاشنی کو وہی جانے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت تامہ رکھتا ہو۔ فافہم

○ امام ربانی محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرّہٗ النورانی نے مکتوبات قدسیہ میں رقم طراز ہیں۔ اِس نسبت کو بڑے انداز محبت وادب سے بیان فرمایا۔ رب قدوس کی بارگاہ لم یزل میں عرض کناں ہیں ''من عبادت خدا باین طور کردم کہ او رب محمدؐ است۔'' صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترجمہ: میں خدا کی عبادت محض اس واسطے کرتا ہوں کہ تو محمدؐ کا رب ہے جلّشانہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم ط

نماز عبادت ہے خدا کی اور ادا ہے مصطفیٰ کی
نماز حکم ہے خدا کا اور سنت ہے مصطفیٰ کی

○ **مقامات نسبت:**

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر	اللہ جل شانہٗ کا ذکر ہے۔
۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان	اللہ جل شانہٗ پر ایمان ہے۔
۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر	اللہ جل شانہٗ کا منکر ہے۔
۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت	اللہ جل شانہٗ کی اطاعت ہے۔
۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی	اللہ جل شانہٗ کی نافرمانی ہے۔
۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب	اللہ جل شانہٗ کا ادب ہے۔
۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی	اللہ جل شانہٗ کی بے ادبی ہے۔
۸۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب	اللہ جل شانہٗ کا قرب ہے۔
۹۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن	اللہ جل شانہٗ کا دشمن کا ہے۔

Marfat.com

۱۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایذا	اللہ جل شانہٗ کی ایذا ہے۔
۱۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہاتھ	اللہ جل شانہٗ کا ہاتھ ہے۔
۱۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا در	اللہ جل شانہٗ کا در ہے۔
۱۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معرفت	اللہ جل شانہٗ، کی معرفت ہے۔
۱۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم توقیر	اللہ جل شانہٗ، کی تعظیم وتوقیر ہے۔
۱۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توہین اور گستاخی	اللہ جل شانہٗ کی توہین اور گستاخی ہے۔
۱۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا انکار	اللہ جل شانہٗ کا انکار ہے۔
۱۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضا	اللہ جل شانہٗ کی رضا ہے۔
۱۸۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ناراضگی	اللہ جل شانہٗ کی ناراضگی ہے۔
۱۹۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عداوت	اللہ جل شانہٗ کی عداوت ہے۔
۲۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان	اللہ جل شانہٗ کا فرمان ہے۔
۲۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت	اللہ جل شانہٗ کی عزت ہے۔
۲۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دوری	اللہ جل شانہٗ سے دوری ہے۔
۲۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت	اللہ جل شانہٗ کی محبت ہے۔

○ یہ تیئس مقاماتِ نسبت بمطابق تیئس سالہ دورِ نبوت کے مطابق تحریر کئے ہیں۔ رب کریم اپنے کمال فضل وکرم سے ہمیں بھی اس نسبت اور محبت سے وافر حصے عنایت فرمائے۔

لَا فَرْقَ بَیْنَ مُحَبَّۃِ اللّٰہِ وَ مُحَبَّۃِ رَسُوْلِہٖ

لَا فَرْقَ بَیْنَ اَطَاعَۃِ اللّٰہِ وَاَطَاعَۃِ رَسُوْلِہٖ

لَا فَرْقَ بَیْنَ اَدَبِ اللّٰہِ وَ اَدَبِ رَسُوْلِہٖ

لَا فَرْقَ بَیْنَ رَضَاءِ اللّٰہِ وَ رَضَاءِ رَسُوْلِہٖ

لَا فَرْقَ بَیْنَ اِیْذَاءِ اللّٰہِ وَ اِیْذَاءِ رَسُوْلِہٖ

ثَبَّتَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَلٰی مَحَبَّۃِ الرَّسُوْلِ
الَّتِیْ عَیْنُ مَحَبَّۃِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ تَعَالٰی ط

Marfat.com

○ حضور ﷺ پر عطایاتِ خداوند قدس کا تذکرہ کریمہ:

○ کقولہ العلی العظیم (پ۳۰ سورۃ الکوثر آیت کریمہ ا تا ۳)

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ ؕ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الۡاَبۡتَرُ ○

بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمایا پس تم اپنے رب کی نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ بیشک تیرا بدگو ہی ابتر ہے۔

○ شانِ نزول:

☆ حضور ﷺ کے فرزندار جمند نور چشم نبوت' لختِ جگر رسالت' حضرت سیّدنا قاسم رضی اللہ عنہ کے وصال پاک پر عاص بن وائل السہمی بدبخت نے حضور کو ابتر "مقطوع النسل" کہا۔ جس سے آپ کے دل نازک کو رنج پہنچا تو رب کریم نے آپ کی تسلی اور بشارت کے لئے یہ سورت کوثر نازل فرمائی۔ یہ سورۃ الکوثر قرآنی سورتوں میں سب سے چھوٹی ہے۔ لیکن عظمتِ شان میں بڑی ہے۔

جمہور مفسرین کرام کا "الکوثر" کے مفہوم کا بیان:

☆ الکوثر، مصدر کثرت۔ کسی چیز کا اتنا کثیر ہونا کہ اندازہ نہ لگایا جا سکے۔ بے حد و بے حساب۔ الکوثر صیغہ مبالغہ معنی، الکثیر کثرۃ مفرط۔ یہاں مضاف محذوف ہے۔ مرادی معنی اَلۡخَیۡرِ الۡکَثِیۡرِ مِنَّ النُّبُوَّۃِ وَالۡقُرۡاٰنِ وَالشَّفَاعَۃِ وَانۡحُوۡھَا ط

○ ا۔ الخیر الکثیر ۔۲۔ علم وحکمت ۔۳۔ بے حد و بے حساب نعمتیں دینی و دینوی۔ ۴۔ انگنت محامد و محاسن ظاہری و باطنی حسنِ سیرت، حُسنِ صورت اور کثیر التعداد فضائل و کمالات اور معجزات۔ ۵۔ حوضِ کوثر جنت الفردوس کی نہر۔ اور چشمہ سلسبیل۔ محض پانی کی نہر مراد نہیں بلکہ ہر فضل و کمالات کی لامحدود نہریں دریا۔ چشمے۔ ۶۔ النّبوۃ۔ نبوت کے انوار و تجلیات اور فیوض و برکات۔ انبیاء سابقین بھی جن انوار سے منور اور امت مسلمہ بھی مستفیض اور روشن ضمیر ہے۔ ۷۔ قرآن عظیم فرقان حکیم۔ تمام ازلی ابدی علوم و معارف اور انوار کا آئینہ اور حکمتوں کا خزینہ اور رشد و ہدایت اور رحمت کا گنجینہ ہے۔ ۸۔ دین اسلام جو تمام ادیان سابقہ کا خلاصہ اور مجموعہ اور مصدق ہے۔ ۹۔ رفعت ذکر، مقام معیت اور درجہ نسبت ۱۰۔ شان مرتبہ رضا۔ ۱۱۔ وسیلہ جلیلہ۔ رفیعہ اور درجہ مقام محمود ۔۱۲۔ حوضِ مورود۔ ۱۳۔ مقامِ محبوبیّت۔ تاج شفاعت کبریٰ۔ ۱۵۔

Marfat.com

کثرت تعداد امت صحابہ کرام کی تعداد بمطابق تعداد انبیا کرام۔ ۱۶۔ کثرت ذکر۔ توصیف وتعریف ''نعت مبارک ۱۷۔ نصرتِ الٰہیہ وفتوحات ملکیہ کثیرہ۔ ۱۸۔ فتوحات مکیہ قلبیہ۔ فتوحات مدنیہ روحانیہ۔ ۱۹۔ کثیر التعداد مدارج علیا۔ ۲۰۔ روز شمار کی عنایات بیغایات۔ ۲۱۔ بے پایاں انعامات واحسانات اور عطیات۔ ۲۲۔ مکارم اخلاق کی بہتات۔ ۲۳۔ کثرتِ آل پاک ؎

نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی راسخن پایاں　　ز تشنہ مستسقی میرد و دریا ہمچنان باقی

○ اَقُوْلُ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْقِ وَھُوَ الرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی بِالتَّحْقِیْقُ ؎ یہ تیس ۲۳ الکوثر کے مرادات حضور صاحب الکوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیس ۲۳ سالہ دور نبوت کی نسبت عددی کی بناء پر تحریر کیئے ہیں۔ وگرنہ آپ پر عنایات الٰہیہ اور عطیات ربانیہ لاتعد ولاتحصیٰ ہیں یہ چند چیدہ چیدہ اہل محبت اور اہل ذوق وعرفان کے لئے بطور نمونہ مشتے از خروارے نقل کیے ہیں ؎

''کجا حدیست وصفت راہنوز آغاز مے بینم''

○ بروایت صحیحہ: اَللّٰہُ مُعْطِیْ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ ؎ بے شک اللہ تعالیٰ عطا فرمانے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ معطی مطلق نے اپنے محبوب سیّدنا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مندرجہ بالا عطیات عطا فرما کر مالک ومختار بنایا۔ اور اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ ؎ سے ظاہر ہے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ہر عطا کردہ دینی۔ دینوی نعمت کے آپ تقسیم فرمانے والے ہیں۔ جس کو چاہیں۔ جتنا چاہیں جس وقت چاہیں جس طرح چاہیں عطا فرمادیں اور جس جس کو ملا ہے یا ملے گا آپ کے دستِ عطا سے ملے گا ؎

دل کی ہر دھڑکن عنایت ہر نفس ان کا کرم　　ایک دو ہوں تو گناؤں میں احسان رسول

○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ پس نماز پڑھو اور قربانی دو۔

☆ اونٹ کی قربانی کو نحر کہتے ہیں۔ یہاں نماز شکر نماز عید البقر مراد ہے جیسے ماہ رمضان المبارک کے جملہ انعامات کا شکر نماز عید الفطر ہے۔ عبادات شرعیہ کا خلاصہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جملہ عطا کردہ فضیلتوں کے جامع ہیں۔ حضور نے ساری زندگی عبادت الٰہی۔ نماز قیام رکوع سجود اور شکر گزاری میں خشوع خضوع میں گزار دی۔ کسی نے عرض کیا حضور آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں تو حضور ذات عبد منیب، حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا۔ کیا میں اپنے رب کریم کا جس نے مجھے اتنے انعامات عطا فرمائے شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

○ ''اَلْکَوْثَر'' کے مفہومات کثیرہ کے معارضہ اور معاوضہ میں نماز شکر ادا کرنے اور قربانی دینے کا حکم دیا۔ کہ نماز شکران جملہ عطیہ جات کا عوض ہے۔ نماز ایک عظیم الشان خزانہ ہے جس

Marfat.com

کے اندر دیدارِ الٰہی جیسی نعمت عظمیٰ اور دولت کبریٰ پوشیدہ ہے۔

○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ امت مسلمہ اللہ جلّ شانہٗ، کے ان عطایات ربانیہ اور عنایات رحمانیہ اور احسانات عظیمہ پر سجدہ ریز ہوکر شکر گزار ہے کہ جس نے اپنے کمال کرم وفضل سے ہمیں ہمہ صفت موصوف نبی مرحمت فرمایا۔ اور حمد وثنا کے نغمے اور صلوٰۃ وسلام اور نعتوں کے ترانے گنگناتی ہے ؎

زلاف حمد ونعت اولیٰ است برخاک ادب خفتن ۔۔۔ سجودے میتواں کردن، درودے میتواں گفتن

○ سیّدنا سلیمان بن داؤد نبی اللہ علیہما السلام کو تمام روئے زمین کی سلطنت عطا فرما کر حکم دیا فَامْنُنْ اَوْاَمْسِكْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ؕ (پ۲۳ سورۃ ص آیت کریمہ ۲۹) پس احسان کرو بلا امتیاز یا روک لو۔ تو آپ نے یہ سلطنت خداداد اپنے تک محدود رکھی اور آگے کسی کو نہ دی ؎

بخشندہ با مہر و سخا ملک سلیمان ۔۔۔ شاہانِ جہاں اند گدایانِ محمد ﷺ

یک جان چہ کند سعدی مسکین کہ دو صد جان ۔۔۔ سازیم فدائے سگِ دربانِ محمد ﷺ

○ رب کریم نے حضور معطی النعمۃ وموتی الرحمۃ ﷺ کو الکوثر'' عطا فرما کر ارشاد فرمایا محبوب ہم نے آپ کو بہت کچھ عنایت فرمایا۔ ان عطا کردہ خزانوں کو تقسیم فرماتے جانا۔ یہ خزانے کبھی ختم نہ ہوں گے۔ روزِ ازل تا روز ابد جاری وساری رہیں گے۔

○ شمائل ترمذی شریف کی ایک روایت میں آیا ہے:

☆ ایک مرتبہ بحرین سے کثیر التعداد مال آیا۔ حضور نے مسجد نبوی شریف میں چٹائی بچھا کر اس پر ڈھیر کر دیا۔ نماز فجر تا نماز مغرب اپنے دستِ کرم دستِ عطا سے تقسیم فرماتے رہے۔ ایک انصاری صحابی آپ کی شان جود وکرم اور بخشش وسخا کو دیکھ کر پکار اٹھا اور عرض کیا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْفِقْ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا ؕ اے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول! بے دریغ عطا فرماتے جایئے عرش عظیم کا مالک آپ پر قلت نہیں کرے گا یہ سن کر حضور کا چہرہ خوشی اور مسرت سے جگمگا اٹھا اور پھول کی طرح شگفتہ ہوگیا۔ اور جواباً ارشاد فرمایا کہ ''مرہمیں امر خداوند قدوس فرمودہ است'' میرے پروردگار نے مجھے یہی حکم دیا ہے۔ اور آپ اللہ جلّ شانہٗ کی حمد وثنا کرتے ہوئے نماز شکر میں مشغول ہوگئے۔ (تفسیر عزیزی)

○ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ؕ بیشک تیرا بدگو ہی ابتر ہے۔

نَزَلَتْ هٰذَا السُّوْرَةُ الْكَوْثَرُ تَسْلِيَةً وَّتَعْظِيْمًا لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ سورۃ الکوثر رب کریم نے محبوب کو تسلی دینے کے لئے تعظیماً وتکریماً نازل فرمائی ہے۔

Marfat.com

محبوب! تجھے طعنہ دے کر دل شکنی کرنے والا ہی ''ابتر'' مقطوع النسل ہے

مٹ گئے مٹتے ہیں، مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

○ **محبّ اور محبوب کے درمیان نسبت اور تعلق کے لحاظ سے معاہدہ:**

☆ اگر کسی نے اللہ تعالیٰ کی شان پر اعتراض کیا۔ تو حضور نے جواب دیا۔ اور اگر کسی نے حضور کی شان میں گستاخی کی تو جواب اللہ تعالیٰ نے دیا اس کے اعمال ضائع ہو گئے اور ایمان سلب ہو گیا۔ اگر کسی نے حدود اللہ کو توڑا تو حضور نے اس کو سزا دی۔ اور اپنی ذات کے لئے کسی سے انتقام نہیں لیا۔

○ فرمایا: محبوب تیری نسل میں تیری بیٹی سیّدۃ النساء فاطمۃُ الزہرہ رضی اللہ عنہا سے جاری کروں گا۔ جب دوسروں کی نسل اُن کی اولاد نرینہ سے چلتی ہے۔ یہ منصب نسبت حضور ﷺ کے لئے خاص ہے۔ یہ خاندان سادات کرام ہے۔ نسبی عظمتیں جیسی شانیں ''الکوثر'' کے مفہوم میں شامل ہیں۔

○ **نماز میں مقام مشاہدہ ذاتِ الٰہی:**

☆ کقولہ العلی الغفور ط (پ ۲۷ سورۃ الطور آیت کریمہ ۴۸۔۴۹)

وَاصۡبِرۡ لِحُكۡمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعۡيُنِنَا وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ حِيۡنَ تَقُوۡمُ ○ وَمِنَ الَّيۡلِ فَسَبِّحۡهُ وَاِدۡبَارَ النُّجُوۡمِ ○	اور اے محبوب صبر کرو اپنے رب کے حکم سے۔ بیشک تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے اور تسبیح پڑھو اپنے رب کی حمد کی جب قیام کرو اور رات کے وقت جب ستارے ڈوب رہے ہوں۔

وَاصۡبِرۡ صبر کرو اپنے رب کے حکم سے۔ کفار و مشرکین کی تلخ کلامی، عذاب طلبی اور گستاخی دل آزاری پر۔

فَاِنَّكَ بِاَعۡيُنِنَا۔ بیشک اے محبوب مکرم! تو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ یعنی میری نگاہیں ہر وقت تیرے چہرہ کے جمال باکمال کو دیکھ رہی ہیں۔ سبحان اللہ! یہ کتنا کیف آور، فرحت بخش، وروح پرور خطاب ہے کہ تم میری چشم کرم کے سامنے ہو۔ ہم نے تجھے کبھی اپنی نگاہ لطف وعنایت سے اوجھل نہیں کیا۔ الحمد للہ!

فَاِنَّكَ کے کَ خطاب ضمیر واحد مخاطب میں جو تعلق خاطر ہے وہ کتنا گہرا، عظیم اور وجد آفرین

Marfat.com

ہے۔کوئی نسبت والا جانے۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ سے نماز کی تکبیر تحریمہ، تکبیر اولیٰ میں ثنا پڑھنا مراد ہے۔ جو اول البشر حضرت آدم علیہ السلام نے روح کے جسم میں داخل ہوتے پڑھی۔

حِيْنَ تَقُوْمُ سے مراد جب نماز میں قیام کرو تو اپنے رب کریم کی حمد کے ساتھ تسبیح پڑھو۔ یہ مقامِ تسمیع ہے۔

وَاِدْ بَارَ النُّجُوْم سے مراد سورج کے طلوع ہوتے وقت جبکہ آسمان کے ستاروں کی روشنی ماند پڑنے لگتی ہے۔ اور رات بھر ستارے نور افشانی کر کے واپس پیٹھ پھیر کر ڈوبنے لگتے ہیں۔ یہ سہانا پُر فضا۔ پُر سکون وقت نماز فجر کا ہے۔ مراد یہ کہ اس وقت اللہ جل شانہٗ کے ذکر کے لئے نماز پڑھیں۔

☆ جمہور مفسرین کرام نے اس آیت کریمہ سے اشارۃ النص سے پانچ نمازوں کا ثبوت بیان کیا ہے۔

○ حکمت عظیمہ شان کریمہ اور نماز:

☆ متذکرہ بالا آیت کریمہ میں لفظ مبارک بِاَعْيُنِنَا غور طلب ہے: کہ ان الفاظ میں کتنی محبت لذت اور حلاوت ہے۔ محبوب تو میری آنکھوں کے سامنے ہے اور محبوب نماز کی حالت میں كَاَنَّكَ تَرَاهُ کی شان سے عینی مشاہدہ فرماتے۔ جو بفرمان ذی شان قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ ط سے ظاہر اور واضح ہے۔ اور امّت مسلمہ کو صَلُّوا كَمَارَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ ط کی دعوت دی کہ مشاہدہ محمّدی کے بغیر مشاہدہ خداوندی ناممکن ممتنع اور محال ہے فافہم۔

○ تمنائے فقیر:

برقعہ ز عارض برفگن تا عالمے پیدا شود
بعضے زرو، خلقے زمو، جمعے زلب من از دہن
یک جلوہ شمع رخت افتادہ، در صحن چمن
یکجا صبا، یکجا خزاں، یکجا گل و یکجا سمن

Marfat.com

''قصیدۂ معراجیہ''

اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد مائتہ سابقہ شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ ؒ

☆ وہ سرور کشور رسالت جو عرش پہ جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے سامان عرب کے مہمان کے لئے تھے

☆ غبار بن کر نثار جاؤں کہاں اب اس رہگزر کو پاؤں
ہمارے دل، حوروں کی آنکھیں، فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے

☆ خدا ہی دے صبر جان پر غم دکھاؤں کیوں کر تجھے وہ عالم
جب ان کو جھرمٹ میں لے کے قدسی جناں کا دولہا بنا رہے تھے

☆ اتار کر ان کے رخ کا صدقہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے

☆ وہی تو اب تک جھلک رہا ہے وہی تو جو بن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے

☆ بچا جو ان کے تلوؤں کا دھوون بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنہوں نے دولہا کی پائی اترن وہ پھول گلزار نور کے تھے

☆ یہ سن کے بیخود پکار اٹھا نثار جاؤں کہاں ہیں آقا
پھر ان کے تلوؤں کا پاؤں بوسہ یہ میری آنکھوں کے دن پھرے تھے

☆ نماز اقصےٰ میں تھا یہی سر عیاں ہوں معنی اول آخر
دست بستہ ہیں سب پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

Marfat.com

☆ تھکے تھے روح الامین کے بازو چھٹا وہ دامن کہاں وہ پہلو
رکاب چھوٹی، امید ٹوٹی، نگاہ حسرت کے ولولے تھے

☆ بڑھ اے محمد ﷺ قریں ہو احمد ﷺ قریب آ سرور ممجد
نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی کیا سماں تھا کیا مزے تھے

☆ تبارک اللہ! شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو جوشِ لَنْ تَرَانِیْ کہیں تقاضے وصال کے تھے

☆ یہی سماں تھا کہ پیک رحمت خبر یہ لایا کہ چلئے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں وہ جو کلیم پر بند راستے تھے

☆ اٹھے جو قصر دَنَا کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے ارے تھے

☆ وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن
اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے اُسی سے اُس کی طرف گئے تھے

☆ ادھر سے تھیں نذر شہ نمازیں ادھر سے انعام خسروی میں
سلام و رحمت کے ہار گندھ کر گلوئے پرنور میں پڑے تھے

''حدائق بخشش''

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَمَرِ التَّمَامِ وَبَدْرِ الْاِسْلَامِ حِیْنَ مَا اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ قَعَدَ وَّاَقَامَ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی وَصَامَ وَسَجَدَ وَقَامَ وَقَعَدَ وَجَلَسَ وَّاَقَامَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ الْبَرَرَۃِ الْکِرَامِ ط

Marfat.com

روضۃ السادسہ
جنت اِرم ب ا

نماز تہجد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِئِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمٖ
مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

○ قَالَ اللّٰہ تبارکَ وتعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید ؕ (پ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت مجیدہ ۷۹)

وَ مِنَ الَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○
رات کے کچھ حصہ میں نماز پڑھو یہ خاص تمہارے لئے ہے قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب مقام محمود عنایت فرمائے گا۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ کَانَتْ صَلٰوۃَ التَّھَجُّدِ فَرْضًا لَّہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَامُ ؕ نماز تہجد صرف آپ پر فرض ہے۔ یہ انفرادی نماز ہے لہٰذا اس نماز سحری ''تہجد'' کی نہ آذان ہے نہ تکبیر اور نہ جماعت یہ خاص حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نماز ہے۔

○ بروایت ''معتمدہ'':

☆ اِنَّمَا التَّھَجُّدُ بَعْدَ رَقْدَۃٍ ؕ نماز عشاء پڑھ کر سونا ''نیند کرنا'' لازمی شرط ہے۔ تہجد ہجود سے ہے ہجود کا معنی ترک نیند۔ مانند تاثّم کے ترک گناہ یہاں استیقظ کے معنی میں مستعمل ہوگا۔ نیند کے بعد بیداری مراد ہے۔ نماز تہجد کا اجر عظیم آپ کے لئے رب کریم نے روز محشر مقام محمود کا وعدہ فرمایا۔ مقامِ محمود مقامِ شفاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ روز حشر مقام محمود پر اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے دست قدرت سے شفاعت کبریٰ کا تاج پہنائے گا۔ جہاں اولین اور آخرین انبیاء کرام اور اُمتی سب آپ کی حمدیں بیان کریں گے۔ ان کی زبانوں پر حمد ونعت اور صلوٰۃ وسلام کے نغمے پھوٹیں گے۔

شَفَاعَتِیْ حَقٌّ مَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ مِنْ اَھْلِھَا ؕ
میری شفاعت حق ہے جو عقیدہ نہیں رکھتا اس کے لئے کوئی حصہ شفاعت کا نہ ہوگا

اے فروغ تست روشن دین ودنیا ہر دوجا
بر تو باد ز صلوٰۃ اے بدر الدجیٰ

○ نماز تہجد بوقت سحری پڑھی جاتی ہے۔ کم از کم ۲ رکعت اور زیادہ سے زیادہ ۱۲ رکعت ہے۔ یہ آیت کریمہ سورہ بنی اسرائیل مکّی ہے۔ لہٰذا اس آیت مجیدہ کی رو سے نماز تہجد مکہ معظمہ میں فرض ہوئی۔

Marfat.com

از بہار لطف تو سر سبز باغ کائنات وز نسیم فیض تو شاداب روضُ الصّفا

○ حضرت عبداللہ بن مسعود جلیلُ القدر فقیہ صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضور نبی آخر الزمان راحت دل وجان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل ازیں ساری ساری رات قیام اللیل عبادت میں گزار دیتے۔ مہینوں غار حرا کی خلوتوں میں اور کبھی مسجد النبوی شریف کی جلوتوں میں اپنے محبوب حقیقی کی یاد میں مستغرق رہ کر شب بیداری فرماتے حتیٰ کہ آپ کے پاؤں مبارک جن پر تمام کائنات عالم کا تقدس وتقویٰ قربان ہو' متورم ہو جاتے۔

☆ فرماتے ہیں ایک شب میں بھی آپ کے ساتھ نفلی عبادت میں شریک ہوا۔ آپ نے اس نماز میں اتنا بڑا اور طویل قیام فرمایا کہ میں تھک گیا۔ پہلی رکعت میں سورۃ البقرہ شروع کی تو میں نے گمان کیا اس کے اختتام پر آپ رکوع کریں گے۔ لیکن آپ نے سورۃ النسآء شروع کر دی تا آنکہ آپ نے اس کے بعد سورۃُ اٰلِ عمران شروع کی۔ چونکہ میں سخت تھک چکا تھا۔ حَتّٰی هَمَمْتُ بِاَمْرِ السُّوْءِ ط یہاں تک میں نے ایک بُرے کام کا ارادہ کر لیا۔ راوی نے اس مقام پر ان سے دریافت کیا۔ کہ وہ بُرا ارادہ کیا تھا۔ تو آپ نے جواب دیا کہ میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اکیلا قیام کی حالت میں چھوڑ کر بیٹھ جاؤں یا چلا جاؤں۔ (صحیح بخاری ومسلم شریف)

○ علامہ بدرالدین عینی شارح صحیحُ البخاری علیہ الرّحمۃُ الباری اور دیگر شارحین کرام علامہ احمد قسطلانی قدس سرّہٗ العالی نے عُمدۃ القاری میں یہ توضیح فرمائی وَهٰذَا السُّوْءُ مِنْ جِهَةِ تَرْكِ الْاَدَبِ ط وہ بُرا کام ترک ادب تھا۔ کہ میں بیٹھ جاؤں جبکہ سیّد الرسل مولائے کُل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوں وہ اس نفلی عبادت میں حضور کے ادب واحترام۔ تعظیم وتوقیر اور اجلال کی وجہ سے نہ بیٹھے جبکہ وہ سخت تھک چکے تھے۔ اور انہوں نے اپنے بیٹھنے کو بُری بات قرار دیا۔ کیونکہ اس مقام پر بیٹھنا سُوءِ ادب ہے فافہم۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم نماز کی حالت میں یا بغیر نماز کے واجب اور فرض عین ہے۔ جس پر کثیر روایات احادیث شاہد ہیں۔

☆ علماء کرام واولیاء عظام علیہم الرحمۃ مِنَ الملکِ المنعام فرماتے ہیں۔ کُلَّمَا کَانَ مِنَ الْاَدَبِ وَالْاِجْلَالِ کَانَ حَسَنًا ط یہ سب مدارج اور مقامات ادب' مندوب' مستحب' مرغوب' مطلوب اور محبوب ہیں۔ یہ اللہ جلّ شانہٗ کا فضل جلیل ہے۔

شوق تیرا اگر نہ ہو مری نماز کا امام میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب

Marfat.com

○ آخر کار جناب باری تعالیٰ عزّ اسمہٗ کی طرف سے وحی کا نزول ہوا۔ اوقات عبادت میں تخفیف فرمائی تا کہ جان پاک کو راحت پہنچے۔ اور امّتِ ضعیفہ پر جو آپ کے مسنون طریقہ کے عاشق ہیں ان پر بار نہ ہو۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔ ایک شب آدھی رات کے وقت میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بستر خالی دیکھا تو متجسس نگاہوں سے اندھیرے میں آپ کو تلاش کرنے لگی۔ آخر کار گوشہ میں مجھے ایک چیز محسوس ہوئی میرے ہاتھ اچانک بے خبری سے آپ کے قدم اقدس سے چھو گئے۔ میں نے محسوس کیا کہ آپ سجدہ کی حالت میں ہیں۔ فرماتی ہیں سجدہ اتنا طویل اور انہماک سے تھا کہ مجھے گمان گزرنے لگا کہ آپ کی روح مبارک قفس عنصری سے پرواز تو نہیں کر گئی۔ میں قریب ہوئی تو آپ کی آواز آنے لگی کہ اے اللہ رب العزت میرا جسم، میری روح اور میرا ذہن سب تیرے حضور سجدہ ریز ہے۔ زُبان اقدس پر یہ الفاظ دعائیہ جاری تھے۔ اور چشمان مبارک سے اشکوں کی جھڑیاں لگیں تھی۔ میں نے عرض کیا آپ اتنی مشقت کیوں کرتے ہیں جبکہ آپ مغفور ہیں۔ ارشاد فرمایا اے میری امت کی ماں! اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا تو کیا اس کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔ (الحدیث المبارکہ)

○ کقولہ العلی العظیم (پ ۲۹ سورۃ المزمل آیت کریمہ ۱ تا ۴)

یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ○ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ○ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ○

اے کملی اوڑھنے والے! رات کو نماز کے لئے قیام کیجئے مگر تھوڑا نصف شب یا کم کر لیا کریں یا زیادہ اس پر اور قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں۔

☆ یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ سے خطاب محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہے۔ قبل ازیں سال ہا سال حضور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غار حرا جبل نور میں تشریف لے جاتے اور ذکر الٰہی میں سارا وقت گزارا کرتے۔ غار حرا کی خلوتوں اور اس غار مبارک کی کنج عزلت میں ذکر الٰہی اور مشاہدہ انوار و تجلیات میں مستغرق رہتے اور اس عالم محویت میں خوشی اور اطمینان نصیب ہوتا۔ اور سجدہ ریز ہو کر دعائے نیم شبی سے محو و مشغول رہتے۔

Marfat.com

شانِ نزول:

○ ایک دن آپ حضور ﷺ جبل نور غار حرا میں مصروف عبادت تھے۔ تو جبرائیل امین علیہ السلام آئے اور کہا اِقْرَاْ آپ پڑھیئے۔ حضور نے فرمایا مَااَنَا قَارِیٌٔ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو سینہ سے لگا کر زور سے بھینچا۔ اور کہا اِقْرَاْ آپ نے وہی جواب دیا جبرائیل روح القدس علیہ السلام نے دوسری بار سینہ سے لگا کر خوب زور سے بھینچا اور تیسری بار کہا اِقْرَاْ حضور نے پھر وہی جواب دیا تو پھر جبرائیل علیہ السلام نے سینہ سے لگایا اور کہا اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِی خَلَقَ تا عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ○ (پ۳۰ سورۃ العلق آیت کریمہ ۱ تا ۵) تو حضور انور ﷺ نے پانچ آیتیں تلاوت فرمائیں۔ اس ناگہاں واقعہ سے آپ پر ہیبت اور خوف طاری ہوگیا۔ گھر تشریف لائے تو جسم اطہر کانپ رہا تھا۔ آپ نے سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے فرمایا زَمِّلُوْنِی زَمِّلُوْنِی مجھے کالی کملی اوڑھاؤ مجھے چادر اوڑھاؤ۔ مخدومہ کائنات نے تسلی آمیز کلمات سے تسلی دی اور اپنے چچازاد جناب ورقہ ابن نوفل رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئیں۔ جو تورات اور انجیل کے عالم اور ضعیف العمر تھے۔ سارا واقعہ ان کے گوش گزار کیا تو جناب ورقہ نے کہا آپ پر وہی ناموس اکبر وحی لانے والا فرشتہ اترا ہے۔ جو سابقین انبیاء کرام پر وحی لے کر آیا کرتا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نزول وحی کے وقت ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی۔ سخت سردیوں کے دنوں میں آپ کی پیشانی انور سے پسینے کے قطرات ٹپکتے تھے۔ جب کالی کملی میں لپٹ گئے تو جبرائیل امین علیہ السلام وحی لے کر فوراً حاضر خدمت ہوئے تو یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ کے خطاب سے وحی کا آغاز کیا۔ اے کالی کملی میں لپٹے ہوئے میرے پیارے نبی۔ رات کو نماز کے لئے قیام کیجئے مگر تھوڑا یعنی نصف شب یا کم کرلیا کریں یا اس سے بھی ذرا تھوڑا یا زیادہ۔ اور حسب معمول قرآن کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کیجئے۔ اس وقت قرآن کریم کی تلاوت بڑی کیف آور اور سکون بخش ہوتی ہے۔ نہ شور وشغب اور نہ کسی کام کا خیال انسان بڑی سکون اور اطمینان سے مزے لے لے کر تلاوت کرتا ہے اور لطف اندوز ہوتا ہے۔ یہ وقت ذکر الٰہی اور عبادت کے لئے موزوں تر ہے۔ اور تلاوت میں تاثیر درجہ کمال پر ہوتی ہے۔ الغرض عبادت کے اوقات کار میں اللہ جلّ شانہٗ نے آپ کو اختیار دے دیا۔

Marfat.com

○ بروایت صحیحہ:

☆ تلاوت کلام پاک نے عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی تقدیر بدل کر رکھ دی جبکہ وہ گھر سے زہر آلودہ تلوار تیز کر کے اور گلے میں حمائل کیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے کی نیت سے نکلے۔ کسی نے راہ میں بتایا کہ تیری بہن سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور بہنوئی عشرہ مبشرہ صحابی جناب سعید بن زید رضی اللہ عنہ ایمان لا کر سوجان سے قربان ہو رہے ہیں۔ غضبناک ہو کر ان کے گھر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا اندر سے کلام پاک کی تلاوت کی آواز آئی۔ اندر گئے بہن کا سر پھوڑا۔ زخمی کیا خون کا فوارہ بہہ نکلا۔ کچھ سنبھلے تو کہا بہن مجھے بھی قرآن سناؤ۔ فرمایا تم پہلے غسل کرو پاک ہو جاؤ۔ انہوں نے قرآن مجید فرقان حمید کی سورۃ طٰہٰ کی پہلی آیات عظیمہ تلاوت کیں جس سے دل پسیج گیا۔ آنسو بہہ نکلے پتھر دل موم ہو گیا۔ سرکار عُمر رضی اللہ عنہ کی تقدیر تلاوت سے بدل گئی۔

○ اُدھر حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا میں اللہ رب العزت سے عُمر رضی اللہ عنہ مانگ رہے ہیں۔ تیر دعا عین اپنے نشانہ مُدّعا پر لگا۔ دارارقم بارگاہ رسالت میں حاضر حضور ہوئے تلوار آپ کے قدموں میں رکھ دی۔ کلمہ شہادت پڑھ کر سر تسلیم خم کر کے۔ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ حق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو رب سے مانگ کر لیا۔ جملہ صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرید تھے اور آپ مراد تھے۔

نے دانی کہ سوز قرأت تو   دگر گوں کرد تقدیر عمر را رضی اللہ عنہ

○ اہل محبت کا یہ دستور ہے۔ جب کسی سے لطف ومحبت کا اظہار کرنا ہو تو جس حالت میں محبوب ہو اسی سے اسم مشتق کر کے خطاب کیا جاتا ہے۔ سرکار مولائے کائنات علی مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہٗ الکریم کو ابُوتراب اور حضرت عبدالغفار کو ابُو ہریرہ کے خطاب اور کنیت سے یاد فرمایا۔ تو وہ اسی خطاب سے مشہور ہو گئے اصلی نام چھپ گیا اور ساری زندگی اسی کنیت کو حرز جان بنایا کہ یہ محبوب کا عطیہ ہے۔

○ یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ اے کالی کملی اوڑھنے والے میرے پیارے نبی۔

○ عارف کامل حضرت یعقوب بن عثمان چرخی نقشبندی علیہ الرحمت نے یہ معنی بیان فرمائے اے رسالت کی خلعت فاخرہ زیب تن فرمانے والے! اُٹھیئے حسب عادت کریمہ رات کی تاریکیوں میں نماز پڑھیئے۔

○ کقولہٖ سُبحانہٗ وتعالیٰ (پ ۱۶ سورہ طٰہٰ آیت کریمہ ۱ تا ۴)

Marfat.com

○ طٰہٰ حروف مقطعات سے ہے۔ جو اللہ اور اس کے محبوب کے درمیان راز ہیں۔ جس کو اللہ اور اس کے محبوب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ تاہم اہل سلوک نے کچھ اشارے فرمائے ہیں۔ طٰہٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء حسنٰی سے ہے۔ ط سے مراد طیّب وطاہرؐ سے مراد ہدایت کے۔ بطور رمز اور اشارہ کے ارشاد ہوئے۔

☆ علامہ نیشاپوری علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر میں ایک اور نکتہ کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حساب جمل اور ابجد سے ط کا عدد نو اور ہ کا عدد پانچ ہے۔ جن کا مجموعہ ۱۴ ہے۔ یعنی اے کائنات عالم کے چودھویں کے چاند! علامہ آلوسی نے اس توجیہ کا ذکر کیا۔ فکانّہٗ قِیْلَ یَابَدْرَ السَّمَآءِ عَالِمَ الْاِمْکَانِ ؕ اے عالم امکان کے آسمان کے ماہ تمام۔ اے ملک وجود کے چودھویں کے چمکتے دمکتے چاند۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؕ

☆ سیّدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور کو مدینہ منورہ کا چاند فرمایا کرتیں۔

☆ یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ○ (پ ۲۹ سورہ المدثر آیت کریمہ ۱) جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس وقت حضور سفید چادر اوڑھے تھے تو اسی سے خطاب فرمایا۔ اے سفید چادر اوڑھے ہوئے میرے پیارے حبیب! اہل معرفت نے یہ معنیٰ اخذ کیے۔ اے انسانی شکل میں حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھپانے والے یا لوگوں کی نظروں اور نگاہوں میں اپنے آپ کو مستور رکھنے والے کہ تیری حقیقت کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا یا اے رداءِ نبوت اور چادر رسالت میں لپٹے ہوئے میرے رسول! محبت کا یہ نرالا دستور ہے۔ جس ادا کو محبوب اپنائے محبّ اسی کا نقشہ کھینچتا ہے۔ بعدہٗ فرائض نبوت اور رسالت کا حکم دیا۔ اے لباس نبوّت سے آراستہ اور محبوبیت کے خلعت فاخرہ سے پیراستہ! اے سفید چادر رحمت اوڑھ کر اپنی امت کو اس میں چھپانے والے میرے پیارے! یا کالی کملی اوڑھ کرامت کی پردہ پوشی کرنے والے محبوب! یا مسند نبوت کو اپنے حسن بے مثال اور جمال باکمال سے زینت دینے والے میرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ سب اخذ کردہ معانی ہر ایک کے اپنے اپنے تعلق اور نسبت اور ربط مصطفوی کو ظاہر کرتے ہیں جو بیان ہوئے اللہ اکبر! ان مقامات اور خطابات میں کتنی اپنائیت حلاوت اور شرینی ہے۔ وہی جانے جو نسبت رکھتا ہو ؎

القاب کیسے کیسے حق نے کیے عطا — اپنے رسول پاک کو قرآن میں جا بجا
یٰسین کہیں پکارا تو طٰہٰ کہیں کہا — حٰم، نٓ، والشمس اور والضحیٰ

Marfat.com

پھر میرا کیا مقدر کہ تعریف آپ کی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکر نبی کروں

○ تہجد نبوت کا وثار ولایت کا شعار اور امت کے لئے ردا "سنّت" ہے۔

ہر آنکہ دروقت صبح او بیدار نیست ادمحبت راچہ داند لائق گفتار نیست

○ تہجد اُمت کے لئے سنّت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔ تہجّد بین النوم کے نوافل کو کہتے ہیں۔ پہلا نوم نمازِ عشاء کے بعد فرض ہے اور دوسرا نوم سنت جو تہجد کے بعد قبل از نماز فجر ہے صَلٰوۃُ اللَّیلِ تہجد بھی ہے اور غیر تہجد بھی۔ لیکن نماز تہجد کے نوافل غیر تہجد نوافل سے افضل اور بہتر ہیں۔

○ رب کریم نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نماز تہجد تحفہ کے طور پر عنایت فرمائی یہ تحفہ محبوب کی شان کے لائق ہے اس میں رات کی تاریکی میں محبوب اور محبّ کے درمیان گفت وشنید، راز و نیاز، حکمت و اسرار کی باتیں ہوتی ہیں۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ خلیفہ راشد سوم سیّدنا عثمان بن عفّان ذُوالنورین رضی اللہ عنہٗ کو حضور شب اسراء کے دولہا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شب معراج آسمانوں میں دیکھا تو پوچھا آپ یہاں کیسے؟ اور یہ سعادت کس وجہ سے پائی عرض کیا یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز تہجد کی برکت سے یہ سعادت اور عظمت عنائت ہوئی ہے۔

○ اولیاء متقدمین عارف کامل جناب شفیق بلخی علیہ الرحمۃ سے مروی ہے۔ کہ قبر کی روشنی نماز تہجد سے اور چہروں کی وجاہت مسنون ڈاڑھی سے اور دلوں کا نور درود شریف سے ہے۔ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی رضا نماز میں ہے۔ نماز فرشتوں کو محبوب اور انبیآء کرام کی سنت ہے۔ سید الانبیآء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے۔

○ مسجد النبوی شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تہجد میں تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو صحابہ کرام ایک ایک کر کے پیچھے شامل ہوتے جاتے اور آپ کے ساتھ تہجد ادا کرتے۔ صحابہ کرام کی یہ نماز بطور تطوّع اور اتباع سنّت تھی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بوقت سحری گاہ بگاہ صحابہ کرام کے گھروں میں تفحص حال کے لئے دورہ فرمایا کرتے اور انہیں اپنے اپنے گھروں میں معبود حقیقی کی عبادت میں پاتے اور ان کے حجروں سے تلاوت قرآن مجید فرقان حمید اور ذکر الٰہی کی دلنواز آوازیں آتیں اور آپ انہیں نماز تہجد پڑھتے ملاحظہ فرماتے اور نگاہ میں رکھ کر نوازتے۔ یہ نماز تہجد عشق

Marfat.com

والوں کی نماز ہے۔

چھیڑ کے ساز لا الٰہ دھوم مچا گئے حضور سارا جہاں تھا محو خواب آ کر جگا گئے حضور

○ سیدنا ابن سیدنا عبداللہ بن عباس عمِ کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز ذرا تاخیر سے پڑھائی۔دعا کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا اے میرے صحابہ کرام! آج نماز میں تاخیر کی وجہ یہ تھی کہ میں نماز تہجد کے لئے بیدار ہوا وضو کر کے نفل ادا کئے تو اللہ رب العزت نے مجھ پر نیند طاری فرما دی۔اس عالم اونگھ میں فَاِذَآ اَنَا رَأَیْتُ رَبِّیْ فِیْٓ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ ط پھر میں نے اپنے رب کی بہترین صورت میں زیارت کی۔یعنی میں نے نماز تہجد کی برکت سے اپنے رب کریم کو حسن لازوال و جمال بے مثال اور جلووں کی تابانیوں کے ساتھ جیسا کہ اس کی شان کے لائق تھا بہترین صورت میں دیکھا۔نماز تہجد جلوہ یار کی تمہید ہے۔

○ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عہد معدلت خلافت میں رات کو گشت کے لئے نکلے دیکھا کہ ایک گھر میں چراغ جل رہا ہے ایک عفیفہ نماز تہجد کے بعد عجیب انداز محبت اور عشق سے یہ اشعار پڑھ رہی ہے

عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃُ الْاَبْرَارِ صَلّٰی عَلَیْہِ الطَّیِّبُوْنَ الْاَخْیَارِ

قَدْ کُنْتُ قَوَّامًا بَکَّاءَ بِالْاَسْحَارِ یَا لَیْتَ شِعْرِیْ وَالْمَنَایَا طَوَارِ

هَلْ تَجْمَعُنِیْ وَحَبِیْبِیْ الدَّارِ

ترجمہ: محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نیک لوگوں کا سلام ہو۔یقیناً آپ راتوں کو اللہ کی یاد میں کثیر قیام نماز اور سحری کے وقت آنسو بہانے والے تھے۔ہائے افسوس۔اسباب موت یقینی ہیں۔کاش مجھے معلوم ہو جائے کہ روز قیامت مجھے آقا کا قرب نصیب ہو سکے گا؟ یہ اشعار سن کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد آ گئی زار و قطار روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔تو دروازے پر دستک دی۔خاتون نے پوچھا۔کون آپ نے کہا عمر! خاتون نے پوچھا رات کے ان لمحوں میں عمر کا کیا کام؟ فرمایا تجھے اللہ تعالیٰ جزاء خیر دے دروازہ کھول۔اس نے دروازہ کھولا اور اندر گئے۔اور فرمایا جو شعر پڑھ رہی تھی۔مجھے سنا اس نے دوبارہ اشعار پڑھے تو آپ کہنے لگے۔اس مبارک اور مسعود قرب حبیب میں مجھے بھی شریک کر اور کہہ ہم دونوں کو آخرت میں حضور کا قرب نصیب ہو اے معاف فرمانے والے! عمر کو معاف فرما۔اس واقعہ کے بعد یاد محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کئی روز تک بیمار رہے۔اَلْعِشْقُ نَارٌ یَحْرِقُ مَاسِوَاءَ الْمَحْبُوْبِ ط عشق وہ آگ ہے جو

Marfat.com

محبوب کے سوا سب کچھ جلا دیتی ہے۔ نماز تہجد عاشقوں کی نماز ہے۔

○ کقولہ العلی العظیم فی القرآن الکریم والفرقان العظیم ط (پ۲۹ سورۃ المزمل آیت کریمہ ۲۰)

اِنَّ رَبَّکَ یَعۡلَمُ اَنَّکَ تَقُوۡمُ اَدۡنٰی مِنۡ ثُلُثَیِ الَّیۡلِ وَنِصۡفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِیۡنَ مَعَکَ ط

بے شک محبوب تیرا رب خوب جانتا ہے جب تم اکیلے نماز میں قیام کرتے ہو۔ کبھی دو تہائی رات کے قریب اور کبھی نصف شب اور کبھی تہائی رات اور ایک جماعت ''صحابہ'' آپ کے ساتھ قیام کرتی ہے۔

○ صحابہ کرام رِضۡوَانُ اللّٰہِ مِنَ الۡمَلِکِ الۡمَنَّان ط اپنے آقا مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نصف شب کو عبادت الٰہی ذکر وفکر میں مشغول دیکھتے تو ان کے دلوں میں جذبہ اتباع پیدا ہوتا۔ اور وہ بھی اپنے رسول اور ہادی کے ساتھ عبادت میں آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے۔ ان کے اس وفور شوق اور عشق سے عبادت میں کھڑا ہونے کا تذکرہ کتنے حسین وجمیل وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِیۡنَ مَعَکَ ط کے الفاظ میں بیان فرمایا یہاں تک آپ کے پاؤں سوج گئے اور چہروں کی رنگت زرد پڑ گئی۔ تو رب کریم نے اپنے کمال فضل وکرم سے اوقات میں تخفیف فرمادی۔ لیکن عشق ومحبت میں شدت آتی گئی۔ تو ان پر اس کی عنائت بغایئت سے حجاب کے نورانی پردے اٹھتے گئے۔ جس سے وہ حریم قرب میں رسائی پا کر سجدہ ریزی اور جبہ سائی کا شرف پاتے اور ان کی جبینیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سجدہ ریزی کے لئے وقف ہو گئیں۔

☆ فقیر سراپا تقصیر اسیر نفس شریر عرض کرتا ہے۔ اس طائفہ میں اُمت مصطفوی کے قیامت تک آنے والے تہجد گزار شامل ہیں۔

اسی کشمکش میں گذری میری زندگی کی راتیں
کبھی سوز و ساز رومی کبھی پیچ وتاب رازی

○ یہ ''صحابہ کرام'' ''جو اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ'' (پ۲ سورہ بقرہ آیت کریمہ ۱۶۵) کی تصویر اور تنویر تھے۔ یہاں شدت محبت سے مراد عشق حقیقی ہے۔ عشق نے ان کے دلوں کو اپنی گرفت میں لے لیا

نالہ از بہر رہائی نکند مرغ اسیر
خورد افسوس بر نالے کہ گرفتار نہ بود

○ قیدی پرندہ رہائی کے لئے نالہ نہیں کرتا اس کا رونا دھونا پھڑ پھڑانا اس لئے ہے کہ اس سے پہلے گرفتار کیوں نہ ہو سکا۔ عاشق شب و روز آہیں بھرتے اور شدت جذبات سے آنسو بہاتے ہیں۔ دعائے نیم شبی اور گریہ سحرگاہی کی ایک آہ ہزار ہا بہشتی نعمتوں سے قیمتی تر ہے۔ ہجر کی گھڑیاں

Marfat.com

میں جب عاشق دردناک نالہ جگر سے کھینچتا ہے تو جگر پارہ پارہ ہو جاتا ہے اور سینہ داغ داغ ہو جاتا ہے۔ تو وصل محبوب کی گھڑی قریب تر ہو جاتی ہے۔ اور کہتا ہے تیرے عشق نے میرے دل میں بے شمار سوراخ کر دیئے ہیں۔ اور ہر سوراخ میں بھڑ کی طرح عشق گھر بنا کر ڈنگ مار رہا ہے ؎

عشق چوں زنبور در ہر خانہ رخنہ ساختہ　　رخنہ ہائے بے عدد ہجر تو در دل ساختہ

○ جناب غوث اعظم محبوب سبحانی سرکار باوقار السیّد محمّد عبدالقادر جیلانی بغدادی قدس سرہٗ النورانی کا فرمودہ:

چو چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد　　گر در دل رود ہوس ملک سنجرم

آنگہ کہ یافتم خبر از ملک نیم شب　　من ملک نیم روز بجونے خریدم

ترجمہ: مثل شاہ رخ چتر کے میرا نصیبہ سیاہ ہو۔ اگر میرے دل میں ملک سنجری کی ہوس ہو۔ اس وقت جب کہ میں ملک نیم شبی ''بوقت سحری مراد تہجد'' میں خبر پاؤں۔ تو میں ملک نیم روز کی سلطنت کو ایک جو کے بدلے نہ خریدوں۔

○ سُبْحَانَ اللّٰہ! یہ کمال استغنا' یہ شان بے نیازی' غلامان مصطفیٰ علیہ اجمل الصلوٰۃ واطیب الثناءِ ط کا ہی حصہ ہے۔ جمال یار نے جن کے دلوں میں گھر کر لیا ہے اور آنکھوں کو سیراب کر دیا ہے ؎

تخت سکندری پر وہ تھوکتے نہیں ہیں　　بستر لگا ہوا ہے جن کا تیری گلی میں

○ خواجہ کاشف الحقائق والدّقائق جناب بدرالدین سرہندی اپنی تصنیف لطیف ''حضرات القدس'' میں ارقام فرماتے ہیں۔

ایک دن تلاوت قرآن پاک (پ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۷۹) ''نماز تہجد'' کی آیت کریمہ تلاوت کی۔

وَ مِنَ الَّیْلِ فَتَہَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ ق صلے عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا○

اور آپ رات کے کچھ حصہ میں نماز تہجد پڑھا کریں جو آپ پر زائد عبادت ہے عنقریب آپ کو آپ کا رب مقام محمود عطا فرمائے گا۔

○ تو خیال آیا کہ ''مقام محمود'' جو مقام شفاعت ہے'' اس کی برکات حاصل کرنے کے لئے تہجد ضروری ہے۔ اور یہ بات امام ربانی سرکار فیض بار مجدّد الف ثانی علیہ رحمۃ الرّبانی سے دریافت کرنی چاہیئے۔ اس ارادہ سے میں حضرت کی خدمت اقدس میں پہنچا۔ آپ اس وقت وضو فرما رہے

Marfat.com

تھے۔ جونہی مجھے دیکھا تو فرمایا نماز تہجد پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا۔ اکثر نماز تہجد پڑھ لیتا ہوں تو آپ نے میرے دل کا راز معلوم کرنے کے بعد فرمایا۔ مقام محمود کی برکتیں حاصل کرنے کے لئے نماز تہجد ضروری ہے۔ آپ کی کرامت بدیع اور کشف صریح دیکھ کر قدموں میں گر گیا۔ اور عرض کیا یہی بات معلوم کرنے کے لئے حاضر ہوا تھا۔ میرے بتائے اور بیان کئے بغیر آپ نے میرے قلبی راز کو بیان فرمادیا اور فرمایا محبوب حق کی رضا جوئی اور محبت اور دیدار الٰہی کی طلب کا راز اسی نماز میں مضمر ہے۔ جو محض اس کے فضل سے عنایت ہوتا ہے۔ اور فرمایا کبھی اس فرمان الٰہی یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ (پ ۶ سورۃ المائدہ آیت کریمہ ۵۴) پر غور کیا۔ پہلے وہ ذات سبحان محبت فرماتا ہے اور دلوں کو اپنی محبت کے لئے انتخاب فرماتا ہے پھر وہ اس سے محبت کرتے ہیں۔ بِیَدِہِ التَّوْفِیْقُ وَھُوَ الرَّفِیْقُ بِالتَّحْقِیْقِ ط

○ صلوٰۃ اللّیل:

☆ جو لوگ شب معراج، شب برات، شب قدر اور شب عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں ساری رات بیدار رہ کر گریہ زاری کرتے اور نماز پڑھتے ہیں۔ اس کو صلوٰۃ اللّیل کہتے ہیں۔ صلوٰۃ اللّیل کی ایک قسم نماز تہجد ہے۔ اس نماز تہجد میں بعد از نماز عشاء سونا شرط ہے ورنہ نماز تہجد نہ ہوگی۔ نفل تہجد افضل ہیں۔ نفل صلوٰۃ اللّیل سے اور رات کے نوافل افضل ہیں دن کے نوافل سے۔ "واللہ اعلم ورسولہ بالصواب ط"

☆ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف دلآویز و دل نشین انداز میں اپنی اُمت کو سحری کے وقت اٹھ کر نماز تہجد ادا کرنے کی ہدایت فرمائی۔ اس کے اجر عظیم اور اجر غیر ممنون کی طرف توجہ دلائی۔ اُمت مصطفویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر عمل پیرا ہو کر نماز تہجد کو اپنے اوپر لازم کر لیا اور ولایت میں بلند سے بلند تر درجات پر فائز المرام ہو گئے

زمستانی ہوا میں تھی گرچہ شمشیر کی تیزی ۔۔۔ نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آداب سحر خیزی

☆ طاؤس العلماء ابوالقاسم سرکار فیض بار سید الطائفہ جناب جنید بن محمد البغدادی

قدس سرہ العالی سلسلہ عالیہ جنیدیہ کے بانی مشائخ عظام کے سردار شریعت اور طریقت کے امام الائمہ تھے اپنے ماموں جناب ابوالحسن سری سقطی بن مفلس سقطی کے مرید اور خلیفہ اعظم قائم اللّیل اور صائم الدھر بزمانہ خیر القرون میں تبع تابعین سے تھے۔ آپ کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ رب کریم کے دربار رحمت میں کیا معاملہ پیش آیا۔ فرمایا حقائق و دقائق اور معارف وانکشافات کے بیان کی ساری عبادتیں بے کار گئیں اور اشارات وکنایات

Marfat.com

اور واردات قلبی سب فنا ہو گئے۔ہم جو بوقت سحری دو رکعت نماز تہجد پڑھ لیتے تھے۔ان کے سوا کسی شی نے ہم کو نفع نہ دیا۔رات کی تاریکی میں جو کام آنسوؤں اور درود شریف نے کیا وہ سامنے آیا اور مغفرت ہوگئی۔یہ واقعہ کشف صحیح اور الہام صریح سے ثابت ہے ؎

عطار ہو رومی ہو رازی ہو کہ غزالی ہو　　کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

☆ عارف باللہ امام تقی الدین مصری علیہ الرحمۃ سے منقول ہے کہ وہ علم تجوید و قرآت کے استاد تھے ایک روز نماز تہجد میں قرآن مجید (پ۱۹ سورۃ النمل آیت کریمہ ۲۰) کی خوش الحانی سے قرآت کر رہے تھے اور وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَآ اَرَى الْهُدْ هُدَ ؕ بار بار تلاوت کرتے تو ایک پرندہ غائب سے اُتر کر ان کے سر مبارک پر آ بیٹھا۔جب تک شیخ القرآن والتجوید نے قرأت ختم نہ کی وہ پرندہ قرآن مجید کو سن کر محظوظ ہوتا رہا۔فرماتے ہیں غور سے دیکھا تو وہ ہُد ہُد پرندہ تھا۔جو اس ہد ہد کی نسل سے تھا جو شہنشاہ سلیمان نبی اللہ علیہ السلام کے لئے ملکہ سبا کی خبر لایا تھا۔

☆ مشہور اولیاء زمانہ سائیں توکل شاہ نقشبندی مجددی ''انبالوی'' علیہ الرّحمۃ ماہ رمضان المبارک میں نماز تراویح میں قرآن پاک سن رہے تھے کہ اچانک آپ نے لقمہ دیا اور آیت کریمہ بتائی۔نمازی متعجب ہوئے کہ آپ اُمّی ہیں اور یہ لقمہ کیسا؟ استفسار کرنے پر فرمایا۔جب حافظ قرآن تیزی سے قرآن پڑھ رہا تھا اس وقت لوح محفوظ سے قرآن پاک کا نور حافظ صاحب پر وارد ہو رہا تھا۔یہ جلدی سے آگے بڑھ گئے اور وہ قرآن پاک کے نور کا فیض اور آیت کریمہ میرے دل پر آ گرا کہ اس وقت میں قرآن پاک کا فیض لے رہا تھا۔تو میں نے لقمہ دے دیا۔حقیقت کعبہ حقیقت قرآن حقیقت نماز سب حقیقۃُ الحقائق اللہ جل شانہٗ کے انوار ہیں۔

○ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ یہ آٹھ رکعت نماز تہجد بمتابعتِ سنّت سنیّہ مُصطفویّہ عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةِ ؕ عنایت فرمائے۔

بِجَاهِ حَبِيْبِكَ الْمُكَرَّمُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ الْكِرَامِ وَاَصْحَابِهِ الْعِظَامِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ؕ

○ اسلام میں نماز کی ابتدائی شکل:

☆ اوائل اسلام میں نماز صرف قیام اور قعدہ کا نام تھا۔جب (پ۱۷ سورۃ الحج آیت کریمہ ۷۷) کا نزول ہوا۔يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ؕ ترجمہ: کہ اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور عبادت کرو

Marfat.com

اپنے پروردگار کی اور اچھے کام کرو تا کہ فلاح پاؤ۔ تو نماز میں رکوع اور سجدہ شروع ہوا۔ اسلام کے قبل عہد میں نماز بغیر رکوع اور سجود کے تھی اور نماز میں اور عبادت الٰہی میں اخلاص لوجہ اللہ کا حکم دیا گیا۔ قبل از عہد اسلام اور نماز کی فرضیت سے قبل نماز پڑھتے وقت سلام کا جواب وعلیکم السلام دیا جاتا تھا۔ اور نمازی آپس میں باہم ضروری بات بھی کرلیا کرتے تھے۔ ماتھے سے مٹی جھاڑ لیتے اور سجدہ کی جگہ سے کنکریاں ہاتھ سے ہٹا لیتے۔ اور سجدہ کرتے وقت ادھر ادھر نظروں سے دیکھ لیتے۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ شہزادگان نبوّت نونہالان اہلبیتِ اطہار سجدہ کی حالت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر سوار ہوجاتے اور آپ ان کی رعایت اور خاطر سے سجدہ کو طویل فرما دیا کرتے۔ اور شہزادگان نبوّت آپ کی ٹانگوں سے آگے پیچھے گزر جاتے۔ آپ ان کو نماز کی حالت میں گود میں بٹھا لیتے اور سجدہ کرتے وقت پاس رکھ دیتے۔ ''بروایت'' سیّدہ زینب کی بیٹی سیّدہ امامہ رضی اللہ عنہا کو حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام کی حالت میں گود میں اٹھا لیتے۔ اور سجدہ کے وقت پاس بٹھا لیتے۔ کثیر روایات سے ایسے حالات اور واقعات اوائل اسلام میں ثابت ہیں۔ بعدہٗ منسوخ ہوگئے۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ ایک بار باہر سے اپنے گھر حجرہ مبارکہ میں آئی اور دروازہ کھٹکھٹایا تو حضور اندر نماز پڑھ رہے تھے تو حالت نماز میں اٹھ کر دروازے کا کنڈا کھول دیا اور پھر نماز میں مصروف ہوگئے۔ عَلٰی هٰذَا الْقِیَاسِ ط

○ بروایت معتبرہ:

☆ حضرت معاذ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ حبشہ کی ہجرت کے بعد المدینۃ المنورہ پہنچے تو فرماتے ہیں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی اور ایک صاحب کو چھینک آئی تو نماز میں میں نے یَرْحَمُكَ اللّٰه کہا اور ادھر ادھر دیکھا تو دوسروں نے مجھے تیز نگاہ سے دیکھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ نے نہ مجھے ڈانٹا اور نہ کچھ کہا صرف اتنا فرمایا لَا صَلٰوةَ لِمُلْتَفِتٍ ط ادھر ادھر التفات کرنے والے کی نماز نہیں ''بروایت حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ'' (صحیح البخاری) اور فرمایا نماز تسبیح تہلیل تکبیر اور توجہ الی اللہ اور سکون قلبی کا نام ہے جو نماز میں بالاتفاق مطلوب اور مقصود ہے۔

Marfat.com

○ الشیخ کمال الدین ابن ہمام علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں حضور ﷺ ابتداء زمانہ اسلام میں رفع یدین بھی کیا کرتے بعدازاں یہ بھی منسوخ ہوگیا۔ بعینہٖ تشہد میں رفع سبابہ انگلی شہادت اٹھانا متروک ہوا اور خلاف سنت ٹھہرا۔ (علیہ الفتویٰ عندالاحناف' مدارج النبوۃ)

○ بفرمانِ ذی شان وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (پ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۲۳۸) جب نازل ہوئی تو ان سب پر خط تنسیخ پھر گیا۔ وحی الٰہی سے وہ سب منسوخ فرمادیئے گئے۔ قُوْمُوْا میں قیام نماز رکوع سجود جلسہ قعدہ سب شامل ہیں۔ توجہ اِلی اللہ اور سکون قلبی کی طرف اشارہ ہے اور قٰنِتِيْنَ کے الفاظ مبارکہ میں خشوع وخضوع اور اخلاص' آنکھوں کا اِدھر اُدھر نہ پھیرنا۔ نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھنا۔ خوف الٰہی سے گریہ زاری کرنا یا طاری کرنا۔ خاموش رہنا۔ فرائض واجبات اور سنن مبارکہ کی رعایت ملحوظ رکھنا یہ سب آداب قنوت میں داخل ہیں۔

○ نماز شب معراج المکۃ المعظمہ میں فرض ہوئی۔ مختلف ادوار اور حالات سے گزرتی المدینۃ المنورہ میں اپنی اصلی شکل میں تکمیل پا گئی۔ جس پر احناف اہلسنّت وجماعت عمل پیرا یہ ہیں۔

○ ابتدا عہد رسالت نماز فجر اور مغرب دو وقت کی نماز فرض تھی۔ ہجرت سے ڈیڑھ سال پہلے مکہ معظمہ معراج شریف میں پانچ ۵ نمازیں فرض ہوئیں یعنی کل گیارہ رکعت ہجرت کے بعد المدینۃ المنورہ چھ ۶ رکعت اور زیادہ کردی گئیں اور فرض رکعت کی موجودہ تعداد سترہ ۱۷ ہوگئیں۔ فجر ۲ ظہر ۴ عصر ۴ مغرب ۳ عشاء ۴ کا پڑھنا احادیث کثیرہ سے واضح ہے۔ اور نماز تراویح عہد نبوی سے شروع ہوکر عہد فاروقی میں مکمل ہوئی جو بیس ۲۰ رکعت ہیں۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ حَالِهٖ وَرَسُوْلُهُ الْاَعْظَمُ ط

○ قال اللہ العلی العظیم فی القرآن المجید والفرقان الحمید ط (پ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۸۳)

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ط تاکہ تم متقی بن جاؤ

○ کائنات عالم کی تخلیق کا مقصود عبادت اور معرفت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر عبادت قولی اور فعلی "صوم وصلوٰۃ حج اور زکوٰۃ کا مدعا تقویٰ طہارت قرار دیا ہے۔ درحقیقت اصل تقویٰ مومن کی معراج اور دین اسلام کا نچوڑ ہے۔ تقویٰ "تقی" ہر گناہ سے بچنے والا۔ تقی خدا سے ڈرنے والا متقی ہے۔ سات سمندر کے پانی جہنم کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کو نہیں بجھا سکتے مگر مومن کی آنکھ سے خوف خدا سے بہنے والا ایک آنسو کا قطرہ ساتوں جہنم کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ یہ اس ذات حق کی شان کریمی ہے ؎

قطرے جو تھے مری عرق انفعال کے   موتی سمجھ کے شان کریمی نے چن لئے

Marfat.com

○ بفرمان ذی شان ربّ الرحمٰن کُلٌّ قَدْعَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيحَهٗ ط (پ۱۸ سورۃ النور آیت کریمہ ۴۱) ہر کسی نے جان لیا اپنی نماز کو اور اپنی تسبیح کو۔ کائنات عالم کی ہر شی امر ربی کے کُنْ سے ظہور پذیر ہوئی۔ انسان ملائکہ جمادات نباتات حیوانات ذرہ تا آفتاب' قطرہ تا سمندر' تحت الثریٰ تا فوق العرش کی ہر شیٔ اس ذات حق کی نماز اور تسبیح پڑھتی ہے۔ بدلیل جلیل کقولہ تعالیٰ ط وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّاتَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا (پ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۴۴) ہر شیٔ اس کی تسبیح پڑھتی ہے لیکن تم اس کی تسبیح کو نہیں سمجھ سکتے۔

"پ۲۹ سورۃ الملک آیت کریمہ ۱۹"

○ **پرندوں کی نماز:**

☆ اڑنے والے جانوروں کی نماز انتقالات ہے فضا آسمان میں تیرنا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ نیچے سے اوپر منتقل ہونا ہے اور رب کریم وَمَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ط رحمٰن کی رحمت پرندوں کو فضا ہوا میں روکے رکھتی ہے۔ مانند قیام رکوع سجود کے حالت عبادت میں رہتے اور چہچہا چہچہا کر پروں کو پھیلا پھیلا کر حمد وثنا کرتے اور تسبیح پڑھتے اور نغمے گاتے ہیں۔ رب کریم کا فرمانِ قرآن: قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ط فرمایا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر شیٔ کو خلقت عطا کی اور پھر اسی کی حیثیت کے مطابق ہدایت دی۔ (پ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت مجیدہ ۵۰) "بروایت صحیح مسلم" فرمایا میں اس پتھر کو جانتا ہوں جو میری بعثت سے قبل مجھے سلام کیا کرتا۔ صد حیف۔ انسان احسن التقویم اور تمام مخلوقات سے افضل ہو کر اپنے خالق و مالک حقیقی کی یاد اور نماز سے کیوں غافل ہے فَالْوَيْلُ كُلُّ الْوَيْلِ ط انسان بمقتضاء عدل روز قیامت وہی پائے گا جو اس نے دنیا میں عمل کیا۔ وہ ذات حق اپنے فضل و کرم سے جس کو جو چاہے عطا فرمادے انسان کو چاہئے عمل بھی کرے اور فضل بھی مانگے۔ یہی اصل تقویٰ ہے۔

○ زندگی کے طویل اور عریض سفر میں دشوار گذار گھاٹیاں عمیق اور خوفناک وادیاں۔ لیل ونہار کی دشواریاں اور شب وروز کے مشکل ترین لاینحل مسائل اور مصائب کا خوفناک سمندر عبور کرنا انسانی عقل اور علمی بساط سے نکلنا ناممکن ہے جب تک توفیق ایزدی سے صبر اور نماز شامل حال نہ ہو۔

وَمَا تَوْفِيْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ط

(پ۸ سورۃ الاعراف آیت کریمہ ۴۳)

Marfat.com

نفلی نمازیں

وَلَا تَزَوَّدتُّ قَبلَ المَوتِ نَافِلَۃً وَلَم اُصَلِّ سِویٰ فَرضٍ وَّلَم اَصُم

(نورالوردہ شرح قصیدہ البردہ)

○ نماز کی حقیقت حدیث جبرائیلی:

☆ یہ حدیث ام السنۃ ہے مانند سورۃ الفاتحہ کہ وہ اُمّ القرآن ہے۔ ''صحیح البخاری'' عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ بَینَھُمَا نَحنُ عِندَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ سَلَّمَ ذَاتَ یَومٍ اِذَا طَلَعَ عَلَینَا

رَجُلٌ شَدِیدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ وَشَدِیدُ سَوَادِالشَّعرِ لَایُریٰ عَلَیہِ اَثَرُالسَّفَرِ وَلَایَعرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَاَسنَدَ رُکبَتَیہِ اِلٰی رُکبَتَیہِ وَوَضَعَ کَفَّہٗ عَلٰی فَخِذَیہِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیکَ وَسَلَّمَ اَخبِرنِی اِلٰی آخرالحدیث ط فرمایا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس اقدس میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص حاضر حضور ہوا۔ سفید براق لباس تھا اور کالی سیاہ داڑھی کے بال اس کے چہرہ مہرہ سے دور سفر کے کوئی آثار نظر نہیں آتے تھے۔ اور ہم میں سے اسے کوئی پہچانتا بھی نہ تھا۔ آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو زانوؤں سے اپنے دونوں زانو ساتھ ملا کر بیٹھ گیا اور حصول برکت کے لئے اپنے دونوں ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھٹنوں پر رکھ دیئے اور کہنے لگا۔ یا محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بتایئے کہ اسلام کیا ہے؟ فرمایا اسلام کلمہ شہادت نماز روزہ حج اور زکوٰۃ ہے عرض کیا ایمان کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کو ماننا اور اس کے رسول ملائکہ اور یوم آخرت پر ایمان لانا۔ اور پھر عرض کیا احسان کیا ہے؟ فرمایا اَن تَعبُدَاللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ وَاِن لَّم تَکُن فَاِنَّہٗ یَرَاکَ ط تو عبادت ''نماز'' اس طرح پڑھ کہ تو اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اگر یہ نہیں تو یہ خیال کر کہ تجھے اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے اور پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کب آئے گی فرمایا مَاالمَسئُولُ عَنھَا بِاَعلَمَ مِنَ السَّائِلِ ط کیا مسئول سائل سے زیادہ جانتا ہے؟ فافہم ط

○ تبصرہ:

☆ بعض محجوب علماء اہل قال اس اسرار کو نہ پاسکے۔ جنہوں نے اس جواب بے مثال کو نفی علم

Marfat.com

قیامت پر معمول کیا۔ العِیَاذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْم ؎ سبحان اللہ یہ کتنا عظیم المرتبت ایمان افروز اور علم انداز جواب ہے یہ لطیف اور نفیس راز دارانہ جواب سن کر محرم رازِ نبوّت مطمئن ہوگیا۔ یہ اسرار وارثانِ علم نبوت۔ اہلِ تصوف اور اہلِ حال کا حصہ ہیں۔ اس میں ہزار ہا مسائل شرعیہ حکمتیں رموزٗ اسرار اور انوار مضمر ہیں فافہم ؎

☆ فاروق اعظم نے عرض کیا یہ اجنبی کون تھا جو سوال بھی خود کرتا ہے اور جواب کی تصدیق بھی خود کرتا ہے۔ فرمایا یہ سیّد الملائکہ جبرائیل امین تھے جو تمہارے لئے دین اسلام کے مسائل پوچھنے آئے۔

○ حقیقت الحقائق صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اسلام ایمان اور نماز کی حقیقت کو ظاہر فرما دیا۔ اہل تصوف اہل حال کے نزدیک پہلا مقام مشاہدہ ربانی ہے کہ فرش زمین پر نمازی عرش بریں پر مشاہدہ جمال الٰہی میں گم ہے اور دوسرا مقام مراقبہ کا ہے کہ رجوع الی اللہ سے سیراب ہوتا ہے۔ وَاللّٰہ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہُ الْکَرَم بِاَعْلَامِہٖ وَرَسُوْلُ الْمَلٰئِکَۃِ بِاَسْرَارِہٖ وَرُمُوْزِہٖ ؎

○ حدیث قُدسی:

☆ قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ ؎ مَاتَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا ن افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ مَایَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُبِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَارِجْلُہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِہٖ فَاِذَا سَاَلَتَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنْ اِسْتَعَاذَنِیْ اُعِیْذُہٗ بِہٖ ؎

(مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ رواہ البخاری باب ذکر اللہ عزوجل)

○ اصطلاح شرع میں حدیث قدسی ''قول خدا بزبان مصطفٰی کو کہتے ہیں۔

ترجمہ: فرمایا جس نے میرے ولی سے عداوت کی۔ میرا اس سے اعلان جنگ ہے۔ اور جن چیزوں سے میرا بندہ مجھ سے قرب چاہتا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ محبوب چیز میرے نزدیک فرائض ہیں۔ بعد ازاں میرا بندہ نوافل سے میرا قرب محبت چاہتا ہے۔ تو میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں۔ تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو ضرور دیتا ہوں اور اگر وہ

Marfat.com

مجھ سے پناہ مانگتا یا کسی بری چیز سے بچنا چاہتا ہے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔

☆ آئمۃ محدّثین کرام کے نزدیک: اس حدیث قدسی کا یہ مفہوم ہے کہ صفات بشریہ سے نکلنا اور صفات حقّہ سے متصف ہونا ہے

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود گرچہ از حُلقوم عبداللہ بود

☆ اہل سلوک کے نزدیک فَنَافِی اللّٰہ سے بقاباللہ کا مقام مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات سمع۔ بصر اور قدرت کے انوار بندہ کے سمع بصر اور قدرت میں ظاہر ہونے لگتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کا مظہر بن جاتا ہے۔ وہ نور الہٰ سے سنتا۔ دیکھتا اور پکڑتا اور چلتا ہے۔ اولیآء اللہ کے یہ مقام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نگاہ فیض سے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات اللہ تبارک وتعالیٰ سے ہیں کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اسماء اور صفات کے مظہر اتم، نائب اکبر اور خلیفہ اعظم ہیں۔ حضور میں جو نور ہے۔ وہ اللہ کا نور ہے۔ حضور میں جو قدرت ہے وہ اللہ کی قدرت ہے اور ان درجات اور مقامات کے وصول اور حصول کے لئے ذریعہ نماز کو بنایا گیا۔ نماز جامع جمیع کمالات ہے۔ نماز کے بغیر مقامات ولایت کا حصول ناممکن محال بلکہ ممتنع ہے۔

☆ حضور پُرنور، سیّد یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینۃ المنورہ میں سحری کے وقت وضو فرماتے ہوئے بنی کنانہ کے ایک شخص کے استغاثہ کی آواز مسافت بعیدہ سے سن لی اور نُصرت سے جواب مرحمت فرمایا۔ یہ معنیٰ ہیں بِیْ یُسْمِعُ کے۔

☆ حضور نور سیّد یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوٰۃ الکسوف میں جنت جو سات آسمانوں کے اوپر ہے کو ملاحظہ فرمایا اور ہاتھ مبارک اونچا کر کے انگور کے لٹکتے ہوئے خوشے کو توڑنے کا ارادہ بھی کر لیا اور پھر ارادہ بدل دیا کہ میرے امتی جنت میں آ کر رب کریم کی یہ نعمت کھائیں گے اور شکر ادا کریں گے۔ یہ مفہوم ہے بِیْ یُبْصِرُ کا۔

☆ حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ کو یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ (پ ۲۶ سورۃ الفتح آیت کریمہ ۱۰) سے اپنا ہاتھ فرمایا اور غزوۂ احد میں کنکریاں پھینکنے اور مارنے کے فعل کو اپنا فعل فرمایا وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (پ ۹ سورۃ الانفال ۱۷) یہ مطلب ہے بِیْ یَبْطِشُ کا۔

☆ حضور نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب اسرآء کے دلہا متمکن مقام دَنَا فَتَدَلّٰی نے سالوں اور لاکھوں میلوں کا فاصلہ ایک لحہ میں شب معراج کو طے کیا یہ مقصد ہے وَبِیْ یَمْشِیْ کا۔

○ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہُ الْاَعْظَمُ بِحَقِیْقَۃِ حَالِہٖ ط

Marfat.com

○ لہٰذا عقیدہ اہل سنت و جماعت کے مطابق مسئلہ علم غیب۔ حاضر ناظر، مختار کل شفاعت اور قدرت یہ سب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نور کے ظہورات ہیں۔ جو حضور ﷺ سے ظاہر ہوئے۔ اور اولیاء کرام سے ان کا ظہور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع کے انوار سے ہوا۔ مسافت بعیدہ سے درود شریف کی فرشی یا عرشی یا قلبی یا لسانی آواز اللہ تعالیٰ آپ تک پہنچا دیتا ہے۔ بذریعہ بِیْ یَسْمَعُ بذریعہ کشف، وحی منامی۔ فرشتہ یا ہوا وغیرہ جیسے کہ سیدنا سلیمان نبی اللہ علیہ السلام نے ادنیٰ سے ادنیٰ مخلوق چیونٹی ''منذرہ'' کی آواز تین میل کے فاصلے سے سن لی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان تک یہ آواز باریک سے باریک تر بذریعہ ہوا پہنچا دی اور اللہ جلّ شانہٗ اس پر قادر ہے کہ وہ حضور پر نور سراپا نور نورٌ علیٰ نور سیّد یوم النشور ﷺ کی اکیلی ذات پاک میں یہ جملہ صفات جمع فرما دیں۔ وَاللّٰہُ یَھْدِیْ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَاِلَیْہِ مُنِیْبُ ؕ (تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ص ۲۱۸)

○ متذکرہ بالا حدیث قدسی میں ربّ العزّت جلّت شانہٗ نے فرائض کو اوّلیت کا درجہ مرحمت فرمایا نماز فرائض کی تکمیل اور تعمیل کے بعد درجہ نوافل ہے۔ فرائض کی ادائیگی کے بغیر نوافل نماز نامنظور نامقبول ہے۔ نفل کی حقیقت اس کے چھپا کر پڑھنے میں ہے۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ فرمایا اِنِ اشْتَغَلَ بِالسُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ دُوْنَ الْفَرَائِضِ لَمْ یُقْبَلْ ؕ فرمایا سنن اور نماز نوافل میں مشغول رہنا اور فرائض سے کوتاہی کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ عبادت نفلی قبول نہیں۔ نماز پنجگانہ ادا نہ کرنا وظیفہ اور چلّوں میں نوافل پڑھتے رہنا۔ شریعت مطہرہ میں اس کا کوئی مقام نہیں مثلاً زکوٰۃ کا حبہ ''دانا'' نہ دینا اس پر عتاب اور عذاب ہے اور ہزاروں روپے صدقہ کرتے رہنا کوئی درجہ نہیں رکھتا۔ اس حدیث قدسی سے ثابت ہوا نوافل نماز کا یہ درجہ فرض نماز پنجگانہ کی ادائیگی کے بعد ہے کہ فرض اور واجب کے ادا نہ کرنے سے قرآن پاک اور حدیث پاک میں عتاب اور عذاب کی وعیدیں درج ہیں۔

○ بفرمانِ الٰہی اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا ؕ (پ ۵ ۔۔۔ آیت کریمہ ۱۰۳) بے شک نماز مومن پر اپنے وقت مقررہ پر فرض ہے۔

○ پنجگانہ فرض نماز کا قریبی سبب امر الٰہی ہے۔ اِمْتِثَالُ لِاَمْرِ اللّٰہِ ؕ مومن فرض نماز ادا کرتا ہے۔ دوسرا سبب وقت۔ وقت آنے پر نماز فرض ہوتی ہے۔ مثلاً نماز فجر اپنے وقت پر ادا کی جاتی

Marfat.com

ہے نہ قبل از وقت اور نہ بعد از وقت مگر قضا نماز نیز جمع بین ''الصلوتین'' مغرب اور عشاء کی نمازیں مقام مزدلفہ میں اکٹھی پڑھیں یہ بر بنائے مناسک حج تھیں نہ بوجہ سفر۔لہذا دو نمازوں کا ایک وقت ادا کرنا صحیح نہیں وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ط

○ اوقات پنجگانہ نماز:

نماز فجر	صبح صادق تا طلوع آفتاب
نماز ظہر	سورج کے ڈھلنے کے بعد
نماز عصر	سورج کے ڈوبنے سے دو تہائی پہلے
نماز مغرب	سورج کے غروب ہونے پر
نماز عشاء	دو تہائی سورج کے غروب ہونے کے بعد سے صبح صادق تک

○ ضروری نوٹ: صحیح اوقات پنجگانہ نماز کا نقشہ اوقات نماز ملاحظہ کریں جو علماء وقت نے ایک سال کا مکمل نظام اوقات صلوٰۃ مکتوبہ کا لکھ دیا ہے۔

○ ارکان اسلام: ارکان اسلام پانچ ہیں۔کلمہ شہادت،نماز،روزہ،حج،زکوٰۃ۔

حج: اگر کوئی مسلمان اپنی زندگی میں حج نہ کر سکے تو اس کے لئے حج بدل ہے اور اگر مناسکِ حج میں کوئی رکن رہ گیا تو اس کے لئے دَم ہے جس سے حج کی تکمیل ہو جائے گی۔

روزہ: اگر کسی عذر شرعی سے نہ رکھ سکے تو اس کے لئے فدیہ ہے یا روزہ ٹوٹ جائے تو کفارہ ادا کرنے سے فرضیت ساقط ہو جائے گی۔ورنہ قضا کرے۔

زکوٰۃ: اگر کوئی زکوٰۃ ادا نہ کر سکے تو آخر میں حساب کر کے زکوٰۃ ادا کر دے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

نماز: ان ارکان میں نماز ایک ایسا فرض عین ہے جو کسی مسلمان کو کسی صورت معاف نہیں نہ اس کا کوئی فدیہ ہے نہ عذر نہ کفارہ اور نہ بدل یہ فرض مسلمان خود ادا کرے تو ادا ہوگا۔نماز اپنے اوقات کار میں پڑھی جائے گی نہ آگے اور نہ پیچھے نہ قبل وقت نہ بعد وقت۔

هٰذَا مِنْ عِنْدِیْ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَرَسُوْلُہٗ الْاَعْظَم ط

محمد عنایت اللہ

Marfat.com

روضۃ السادسہ جنت ارم ۲

نماز جمعۃ المبارک

○ قال اللہ الرحیم الودود فی القرآن القدیم والفرقان العظیم (پ ۲۸ سورۃ الجمعۃ آیت کریمہ ۹):

یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَانُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوالْبَیْعَ ط ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

اے ایمان والو! جب اذان ہو جمعۃ المبارک کی تو دوڑ کر جاؤ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف اور چھوڑ دو تجارت یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے

☆ حضور پُر نُور نُور علیٰ نُور سیّد یوم النّشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نماز جمعۃ المبارک مکّہ معظّمہ میں فرض ہوئی۔ اور سب سے پہلا جمعۃ المبارک وادی بنی سالم بن عوف رضی اللہ عنہ میں پڑھایا۔ جبکہ آپ مقام قبا سے عازم المدینۃ المنورہ ہوئے تو راہ میں جمعۃ المبارک کی نماز کا وقت ہوگیا آپ نے مسجد جمعہ ''مسجد قبا کے قریب'' میں خطبہ پڑھا اور دو رکعت فرض نماز پڑھائی۔ خطبہ میں حمد وثنا درود شریف اور تقویٰ کی وصیت کا ذکر فرمایا۔

☆ امام ربانی سرکار فیض بار حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی خطبہ جمعۃ المبارک کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شان رحمت کا ذکر خلفاء راشدین کے اسماء گرامی اور اہلبیت اطہار کے نام مبارک یہ سب ذکرِ الٰہی میں داخل ہیں۔ یہ نماز جمعۃ المبارک قائم مقام نماز ظہر ہے اور یہ نماز ظہر کا خلیفہ نماز واجب ہے۔ جمعۃ المبارک بروز نور افروز میں ایک قبولیت کی ساعت ہے۔ جو جنّت کی ساعت کے مشابہ ہے۔ جنّت میں اللہ ربّ العزّت اپنے وجہ کریم کا دیدار کرائے گا۔ جسے جنتی اپنے چشم سر سے دیکھیں گے۔ جمال نور ذات کا دیدار بالبصر ہوگا وہ ساعت اس جمعہ المبارک میں پوشیدہ کردی گئی ہے۔ مانند لیلۃ القدر کے تاکہ اس کی تلاش میں مزید مرتبہ اور ثواب پائیں۔ یہ تمام مقاصد ومطالب کی منتہیٰ نعمت ہے اس سے بالاتر کوئی نعمت نہیں۔ جمعۃ المبارک کے فضائل احادیث مبارکہ میں بکثرت وارد ہیں۔ فَمَنْ شَآءَ فَلْیَقْرَاْ کُتُبَ الْاَحَادِیْثِ ط

☆ جمعۃ المبارک کی دعا بغیر کسی حجاب کے بارگاہ مجیب الدعوات پہنچتی ہے۔

☆ جمعۃ المبارک کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا المدینۃ المنورہ میں داخلہ ہوا۔

Marfat.com

☆ جمعۃُ المبارک کو اوّل البشر آدم صفی اللہ علیہ السلام کی تخلیق ہوئی۔

☆ جمعۃُ المبارک کو قیامت قائم ہوگی۔

☆ جمعۃُ المبارک کو جنّت میں اُمّت مُسلمہ کا سب سے پہلے داخلہ ہوگا۔

☆ جمعۃُ المبارک اُمّت مسلمہ کے لئے مخصوص عبادت کا دن ٹھہرایا گیا۔

☆ جمعۃُ المبارک مومن کے لئے عید کا دن ہے۔

☆ جمعۃُ المبارک کو جنت سنواری جاتی ہے۔

☆ جمعۃُ المبارک تمام دنوں سے افضل ہے۔

☆ جمعۃُ المبارک کو درود شریف پڑھنے والوں کے لئے تمام حجاب اٹھا دیئے جاتے ہیں۔

○ علامہ امام شمس الدین بن محمّد امام سخاوی علیہ الرّحمۃ الباری نے ''القول البدیع فی الصلوٰۃ علیٰ النبیّ الشفیع ؎'' میں یہ حدیث تحریر کی ہے۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ قَالَ اِنَّ اَكْثَرُا الصَّلٰوةِ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ تَشْهَدُالْمَلٰئِكَةُ ؎ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُّصَلِّيْ عَلَيَّ اِلَّا بَلَغَنِيْ صَوْتُهٗ مِنْ حَيْثُ كَانَ ؎ قَالَ بَعْدَوَفَاتِيْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاكُلُوْا اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءَ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُّرْزَقُ ؎

(بحوالہ جلاء الافہام فی الصلوٰۃ والسلام علامہ ابن قیم ص ۷۳)

○ فرمایا مجھ پر جمعۃُ المبارک کو کثرت سے درود شریف پڑھا کرو کیونکہ یہ یوم مشہود ہے اس دن ملائکہ آسمانی وزمینی گواہ ہوتے ہیں اور جو کوئی مجھ پر اس روز درود شریف پڑھے میں اس کا درود شریف بنفسِ نفیس اپنے سمع مبارک سے سنتا ہوں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ کیا وصال کے بعد بھی؟ فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ وہ نبی کے جسم کو کھائیں پس ہر نبی زندہ ہوتا اور رزق دیا جاتا ہے۔ یعنی وصال کے بعد بھی میں اپنے سمع مبارک سے درود شریف سنتا ہوں۔

○ خیر التّابعین جناب سعید بن مُسیّب رضی اللہ عنہ آپ قریشی مخزومی مدنی تھے۔ جلیل القدر فقیہ صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے علم فقہ کا وافر حصہ پایا۔ باعظمت اولیآء اور آشنائے رموز تصوف وحقیقت تھے آپ نے ساری زندگی جوارِ رسول، ہمسائیگی محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

میں گزاری۔ آپ نے پچاس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔ آپ قائم اللّیل اور صائم الدّہر تابعی تھے۔ فرماتے ہیں واقعہ حرّہ یزید پلید علیه اللّعنة اِلٰی یَوْمِ المزید ؒ کے زمانہ بعہد زمانؔ شقاوت نشان میں ہوا۔ ان دنوں دار السلام المدنیۃ المنورہ میں شدید آندھی اور کالے بادلوں کی گھٹاؤں سے ہر طرف تاریکی چھا گئی۔ دن رات کی تمیز ختم ہوگئی۔ اوقات نماز کا پتہ نہیں چلتا تھا فرماتے ہیں۔ اس حادثہ فاجعہ کا خوف وہراس اتنا تھا کہ میں روضہ رسول میں پناہ گزیں ہوگیا۔ آٹھ شبانہ روز میں روضہ اطہر سے عُمر الفاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی آواز سے آذان سنتا اور اقامت ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ پڑھتے۔ اور میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدار میں دیگر صحابہ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرتا تھا۔ یہ تھا اَلْاَنْبِیَآءُ حَیٌّ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ کا مشاہدہ حق ؒ (تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ص ۲۸۲)

○ تنبیہ:

☆ یہودیوں کے لئے عبادت کا دن السبت ہفتہ تھا اور اس دن ان کی آزمائش ہوئی اور نافرمانی سے وہ قوم مغضوب ہوئی۔ نصرانیوں کے لئے عبادت اور امتحان کا دن اتوار تھا اس دن وہ نافرمانی سے گمراہ ہوگئے۔

○ مسلمانوں کے لئے عبادت اور امتحان کا دن جمعۃ المبارک ہے۔ اس دن ان کو ''اذان تا نماز'' تجارت بند کرنے کا حکم دیا اور اشارۃ النص سے چھٹی تعطیل کا دن مقرر فرمایا۔ آگے فرمایا جب نماز پوری کرلو تو وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ کا فضل طلب کرو۔ عبارۃ النص سے روزی کمانا مراد ہے۔ اہلسنّت کے نزدیک فضل اللہ سے مراد صلوٰۃ وسلام ہے جو دنیا کے تمام رزقوں سے بڑھ کر رزق کریم اور دنیا کی تمام نعمتوں سے بڑھ کر نعمت عظمیٰ ہے۔ فافہم

○ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس امتحان میں کامیاب فرمائے۔ ''ایں دعا از من و جملہ احباب آمین باد''

☆ نماز جمعۃ المبارک کی رکعتیں ۴ سنت مؤکدہ ۲ رکعت فرض ۴ سنت مؤکدہ ۲ سنت مؤکدہ ۲ نفل کل ۱۴ رکعت ہیں۔ آداب کے لحاظ سے خطبہ جمعۃ المبارک قائم مقام نماز ہے

جمعہ کے دن کی مومنو عید مبارک ہو — قیامت کو ہے بناتی عید یہ ایسی نماز ہے
سارے فضائل کو دامن میں سمیٹ کر — انڈیل دیتی ہے سر پہ یہ جمعہ کی نماز ہے

Marfat.com

صلوٰۃ التراویح

○ رمضان المبارک کے مبارک اور مقدّس مہینہ میں نمازِ عشاء کے بعد تراویح کی نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔اس کا ترک کسی صورت جائز نہیں۔اور وتر تراویح کے بعد باجماعت پڑھے جائیں۔

بروایت صحیحہ:

○ حضور سیّد الانبیآء علیہ افضل التحیۃ والثناء ؑ نے رمضان المبارک کے مہینہ میں دو دن نماز تراویح ادا فرمائی۔ پھر تیسرے دن اس اندیشہ سے کہ کہیں امت پر یہ نماز تراویح فرض نہ ہو جائے۔آپ نے ترک فرمادی۔

○ بزمانہ،عہد خلافت صدیقی میں تراویح کی نماز انفرادی یا اجتماعی طور پر نہیں پڑھی گئی اور عہد معدلت فاروقی میں ایک روز فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں دیکھا کہ لوگ علیحدہ علیحدہ نماز تراویح پڑھ رہے ہیں۔تو آپ نے سب کو اکٹھا کر کے جلیل القدر قاری قرآن صحابی حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑا کر دیا۔تیسرے روز آپ نے صحابہ کرام پر نظر کی تو آپ نے خوشی کے عالم میں فرمایا نِعْمَ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ ؕ یہ کتنی اچھی بدعت ہے۔

○ امت مسلمہ ماہ رمضان المبارک میں تا قیام قیامت بیس رکعت نماز تراویح میں قرآن پاک کا ختم کرتی رہے گی۔سبحانَ اللہ! قرآن عظیم فرقان حکیم ۲۷ رمضان المبارک لیلۃ القدر کو نازل ہوا اس کا سالانہ جشن مبارک ۲۷ رمضان المبارک کو نماز تراویح کے ختم پر منایا جاتا ہے۔رمضان اور قرآن کا روزِ اوّل تا روزِ ابد کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ روز قیامت بوقت حساب وکتاب مومن کے ایک طرف قرآن ہوگا اور دوسری طرف رمضان اور یہ دونوں مومن روزدار کی شفاعت کریں گے۔رمضان المبارک،قرآن اور حافظ قرآن کی شان میں کثیر التعداد احادیث مبارکہ کتب احادیث میں موجود ہیں۔

فَلْیَنْظُرْ کُتُبَ الْاَحَادِیْثِ ثَمَّۃَ ؕ

○ مسئلہ:

☆ لفظ بدعت حسنہ سے مراد سنت اور مستحب ہے۔

☆ اَلْمَعْرُوْفُ کَالْمَشْرُوْطِ کے تحت اجرت پر قرآن مجید نماز تراویح میں سنانا ناجائز ہے۔

Marfat.com

☆ صحابہ کرام چار رکعت نماز تراویح کے بعد کچھ دیر بیٹھ کر یہ دعاء تراویح پڑھتے۔

تسبیح تراویح:

☆ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ، سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظْمَۃِ وَالْجَبْرُوْتِ وَسُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ ''سہ ۳ بار'' سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَاوَرَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ۳ بار

''نماز تحیۃ الوضو''

○ **بروایت متواترہ:**

مَامِنْ مُسْلِمٍ یَتَوَضَّوُ فِیْ اَحْسَنِ الْوُضُوْءِ ثُمَّ یَقُوْمُ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ مُقْبِلًا بِقَلْبِہٖ وَجْھِہٖ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ

جس مومن نے وضو کیا وضو احسن، پھر اس نے دو رکعت نماز تحیۃ الوضو توجہ سے پڑھی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس کے لئے جنت واجب فرمادی۔

○ **حدیث مبارکہ:**

☆ قَالَ یَابِلَالُ سَبَقْتَنِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ فَمَاوَطِئْتُ مَوْضِعًا اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَکَ قَالَ مَااَحْدَثْتُ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّأْتُ صَلَّیْتُ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے بلال! بہشت میں کیسے مجھ سے سبقت کی میں جہاں قدم رنجہ ہوا۔ تیری جوتیوں کی آواز سنی۔ عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ کے فرمان ذی شان پر میں نے جب بھی وضو کیا تو دوگانہ تحیۃ الوضو نفل پڑھے۔ تو سالار قافلہ عشق حضرت بلال بن رباح حبشی رضی اللہ عنہ سے فرمایا یہ انہی کی برکت سے ہے کہ تم جنت الفردوس میں میرے آگے آگے اور مجھ سے پہلے سیر کرتے ہو۔

☆ تازہ وضو کرنے پر دو رکعت نماز نفل تحیۃ الوضو پڑھنا سنت ہے اس کے ظاہری اور باطنی فضائل بکثرت احادیث متواترہ سے ثابت ہیں۔

وضو کیا کیا کہ رحمت کا در کھلا   جنت کی سیر کرائی یہ ایسی نماز ہے

○ باطنی فضیلت یہ کہ حضور سید الرسل مولائے کل ﷺ کے غلاموں کی یہ شان ہے کہ بیک وقت ایک آن واحد میں دو جگہ موجود ہونا ثابت ہے۔ کہ شب معراج حضرت بلال رضی اللہ عنہ شہر المکۃ المعظمہ میں تھے اور جنت میں بھی۔ تو آقا و مولیٰ ﷺ کی شان کا کیا عالم ہوگا۔ عالم دنیا میں

Marfat.com

حضور ﷺ کے نور نبوت کی ہر مومن کے قلب میں جلوہ گری ہے۔ کہ حضور ﷺ کے قلب انور سے نور کی شعاعیں ہر ایک مومن کے قلب پر پڑتی ہیں جس سے اس کا ایمان اور دین سلامت اور قائم ہے اور عالم برزخ میں آپ کی شان عظمت کا کون اندازہ کرسکتا ہے۔ حضور نُور پُرنُور، نورِعلیٰ نور، سیّد یوم النشور ﷺ ایک آن واحد میں کروڑ ہا مسلمانوں کی قبروں میں بجسدہٖ تشریف فرما ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ط اور عالم قیامت میں تو وہ دن آپ کی عظمت شان کے ظہور کا دن ہوگا ؎

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

''نماز تحیۃ المسجد''

○ بروایت صحیحہ:

☆ ''بخاری و مسلم'' اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ ط

○ مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں قدم رکھے اور پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ط مسجد سے نکلتے وقت کی یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ ذُنُوْبِیْ ط بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھنا تحیۃ المسجد کہلاتا ہے۔ اور یہ نماز مستحب ہے۔ یہ مسجد میں اللہ تعالیٰ کا مہمان بن کر آنے کا شکریہ ہے۔ کہ رب کریم نے ہمیں اپنے گھر مسجد میں حاضر ہونے کی سعادت عنایت فرمائی۔ حضور شب اسراء کے دولہا ﷺ شب معراج جب مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے تو آپ نے دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھی۔

یہ مسجد کا شکریہ ہے یہ ایسی نماز ہے
رب کا وہ مہمان بناتی یہ ایسی نماز ہے

حدیث پاک:

☆ مسجد الرسول کے باب السّلام کے بائیں جانب خوشخط خط ثلث میں یہ تحریر ہے نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَافِ ط مسجد میں اعتکاف کی نیت ہو اور نماز تحیۃ الوضو یا تحیۃ المسجد یا تحیۃ الشکر تو ساٹھ گنا زیادہ ثواب ہوتا ہے۔

Marfat.com

''نفل نماز اشراق''

○ بروایت صحیحہ:

☆ حضور سیّد الرسل مولائے کل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحن حرم پاک مقام حطیم شریف میں دو رکعت نماز نفل پڑھے اور فرمایا ھٰذَا صَلٰوۃُ الْاِشْرَاقِ ط یہ نماز اشراق ہے جو سنت ہے۔ اولیاء کرام نے اس نماز پر مواظبت فرمائی۔ بروایت صحیح البخاری، حضرت عتبان بن مالک صحابی بدری انصاری رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار اقدس میں عرض کی وَدِدْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَّکَ تَاْتِیْنِیْ فَتُصَلِّیْ فِیْ بَیْتِیْ فَاَتَّخِذُہٗ مُصَلًّی ط اے اللہ کے مبارک رسول! آپ میرے گھر جلوہ افروز ہو کر نماز ادا فرمائیں تو میں اس جگہ کو جائے نماز بناؤں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شرف قبولیت بخشتے ہوئے ان کے گھر معہ صحابہ تشریف لے گئے اپنے قدوم میمنت سے ان کے گھر کو نوازا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمرکاب نبوی تھے آفتاب بلند ہو چکا تھا۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے بتانے پر جائے مخصوص میں نماز نفلی اشراق ادا فرمائی۔

☆ حضرت علامہ امام شہاب الدین ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ الربانی فتح الباری شرح صحیح البخاری میں اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں جہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز ادا فرمائی ہو یا قدم اقدس لگے ہوں وہ جگہ اس قابل ہے کہ اس سے برکت حاصل کی جائے اور وہ مقام مبارک تبرک ہے۔ مومن آثار مبارکہ ''تبرکات'' سے برکت راحت اور شفا پاتے ہیں۔

''بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ ط''

''نفل نماز چاشت''

○ نماز چاشت سنت ہے درجہ استحباب میں اولیٰ اور افضل ہے۔ سورج کے بلند ہونے پر زوال سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ ''بروایت صحیحہ'' فرمایا مَنْ حَافَظَ عَلٰی شُفْعَةِ الضُّحٰی غُفِرَلَہٗ ذُنُوْبُہٗ ط اِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِالْبَحْرِ ط جس نے پابندی سے نماز چاشت پڑھی اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے پانی کی جھاگ کے برابر ہوں۔

فضیلت چاشت:

○ انسانی جسم میں ۳۶۰ جوڑ ہیں ہر جوڑ کے لئے ایک تسبیح ہے جو اس کا صدقہ ہے فرمایا

Marfat.com

سُبْحَانَ اللّٰہ صدقہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ صدقہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ صدقہ ہے۔ان سب اعضا انسانی کی طرف یہ دو رکعت نماز چاشت بطور صدقہ کفایت کرتی ہے۔ (صلوٰۃ الضحیٰ الکبریٰ)

☆ نماز چاشت ۲ تا ۱۲ رکعت ہے۔اس نماز کو کُبریٰ بھی کہا جاتا ہے۔یہ ایسی نفلی نماز ہے جس پر انبیاء کرام نے مواظبت فرمائی۔اس نماز چاشت ''صلوٰۃ الضحیٰ'' میں رزق کی برکت رکھ دی گئی ہے۔

نفل نماز اوّابین

قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّہٗ کَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا (پ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۲۵) بیشک وہ رجوع کرنے والوں کے لئے بخشنے والا ہے۔

☆ بعد نماز مغرب یہ نفلی نماز اوّابین کہلاتی ہے۔اللہ جلّ شانہٗ کی طرف رجوع کرنے کے لئے یہ اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔نماز مغرب کے بعد تین سلاموں سے یہ چھ رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔اولیاء کاملین نے اس نماز اوابین پر استقامت فرمائی ہے۔

برِوایت صحیحہ:

مَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ رُفِعَتْ فِیْ عِلِّیِّیْنَ ط جو شخص نماز مغرب کے بعد یہ دو رکعت پڑھے۔ بعد از موت اس کی روح کو اعلیٰ علّیین میں اٹھایا جائے گا۔ (مدارج النبوۃ ص۱۴۷)

''نماز عیدالفطر''

○ عید کی یہ دو رکعت نماز واجب ہے۔حضور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ۲ھ ہجری المقدسہ شہر المدینۃ المنورہ کے باہر عیدگاہ میں پہلی نماز عیدالفطر پڑھائی۔مسجد عیدگاہ، عروس المساجد مسجد نبوی شریف کے باہر جانب مغرب واقعہ ہے۔نہ آذان نہ اقامت اور نہ اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کی صدا بلند فرمائی۔پہلی رکعت میں ثنا کے بعد تین تکبیریں رفع یدین کے ساتھ اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد تین تکبیرات رکوع سے پہلے رفع یدین کے ساتھ چوتھی تکبیر اللہ اکبر رکوع کی تکبیر ہے۔رکوع، سجود، جلسہ، قعدہ کے بعد سلام۔بعدہ منبر شریف پر خطبہ جس میں اللہ جلّ شانہٗ کی حمد و ثنا اور تکبیرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف اور تقویٰ کی وصیت کے ساتھ ختم فرمایا۔بعد ازاں مسلمانانِ عالم کے لئے دعا۔

Marfat.com

عید الفطر کی سنّتیں:

○ عید الفطر میں میٹھی چیز کھا کر عید گاہ میں نماز کے لئے جانا۔

○ تکبیرات اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط بلند آواز سے پڑھنا۔

○ راہ میں کسی قسم کی دنیاوی سیاسی باتیں نہ کرنا۔

○ غسل کر کے خوشبو لگانا اور نیا صاف ستھرا لباس زیب تن کرنا۔

○ یہ عید گاہ میں بلند آواز تکبیرات بلند آواز سے پڑھتے ایک راہ سے جانا اور واپسی پر دوسرے راہ سے گھر آنا۔

فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَایَخْلُوْا عَنِ الْحِکْمَۃِ حضور ﷺ کی سنت حکمتوں سے خالی نہیں ہوتی۔

○ مقامات مختلفہ، اماکن متعددہ اور مواقع متفرقہ میں تکبیرات کہنا کہ وہ روز شمار گواہ ہوں گے۔

○ عظمت خداوند قدوس اور شان اسلام کا ظہور ہو۔

○ دونوں راستوں کی مخلوق آپ کی زیارت اور سلام سے فیض یاب ہو۔

○ آپ کے قدم میمنت کی برکت ان کے شامل حال ہو۔

○ دونوں جانب کی راہیں طیب وطاہر اور خوشبو جانفزا سے معطر ہوں۔

○ جمال جہاں آرا کے مشاہدہ اور زیارت سے ان کو فرحت اور سرور عنایت ہو۔

○ امت مسلمہ کے لئے ایسا عمل محبت اور اخوت کی علامت ہے۔

○ عید الفطر نعمت عظمٰی ہے جس کا شکر خطبہ کے حمد وثنا میں ہے۔

○ عید کی خوشیوں میں اور انعامات خداوندی میں سب کو شامل فرمایا۔

○ ہر دو راہ کو اپنی نگاہ رحمت سے نوازنا مقصود تھا۔

○ اسلامی تہوار میں شان وشوکت اسلام اور عظمت خداوندی کا ظہور مضمر ہے۔

○ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنے محبوب پاک کی ہر ادا محبوب ہے

تیری اک اک ادا پہ میں فدا تیری ہر ادا نے مزہ دیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیری مثل نہیں خدا کی قسم

Marfat.com

○ بروایت صحیحہ:

☆ سیّدنا ابن سیدنا عبداللہ بن عُمر الفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دوران سفر ایک خاص مقام پر اپنی اونٹنی کو گول دائرہ میں گھما کر چکر دیا اور پھر آگے سیدھا نکل گئے کسی نے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا ھٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؀ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایسا کرتے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے مجھے وجہ معلوم نہیں۔ یہ سب محبوب پاک سیّد لَوْ لَاکَ عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی محبت کے مظاہرے ہیں۔ آپ کی عادت کریمہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منبر منیف' محراب شریف یا جہاں آپ نے نماز ادا فرمائی یا قیام فرمایا۔ اس جگہ پر آپ اپنا ہاتھ پھیر کر حصول برکت کے لئے اپنے چہرہ انور پر ملتے۔ یہ متبرک مقام اُمّتی کے لئے تبرک ہیں۔ صحابہ کرام آپ کے ایک ایک آثار۔ آبار۔ درو دیوار سے برکت حاصل کرتے تھے۔

محمدؐ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

محمدؐ ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا پدر مادر برادر جان اور اولاد سے پیار
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو کرنی ہو جہانگیری محمدؐ کی غلامی کر عرب کا تاج سر پر رکھ خداوند عجم ہو جا
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نمازعید الاضحیٰ

○ نماز عید الاضحیٰ پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو نماز عید الفطر کا ہے۔ یہ دو رکعت نماز عید الضحیٰ واجب ہے۔ البتہ اتنا سا فرق ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عید الاضحیٰ بغیر کچھ کھائے پیئے نماز پڑھاتے اور نماز کی ادائیگی کے بعد سب سے پہلے قربانی ''جو سنّت ابراہیمی ہے۔'' کرتے اور اس کا گوشت تناول فرماتے۔ اور عید ہذا میں جلدی اور عید الفطر میں ذرا تاخیر فرماتے اور خطبہ مبارکہ میں ربّ جلیل کی حمد و ثنا۔ تسبیح و تہلیل اور تکبیرات بار بار پڑھتے اور خطبہ میں قربانی کے مسائل بھی بیان فرماتے۔ اور درود ابراہیمی سے اپنے خطبہ کو زینت دیتے بعدہ مسلمانان عالم کے لئے دعا پر اختتام ہوتا۔

Marfat.com

نمازِ خسوف ''چاند گرہن''

○ بروایت صحیحہ:

فَاِذَا کَانَ کَذٰلِکَ صَلُّوْ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ ط

جب تم ایسا ''چاند گرہن'' دیکھو تو نماز پڑھو کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی آیات سے دو نشانیاں ہیں۔

○ یہ دو رکعت نماز خسوف سنّت ہے۔ شان قدرت الٰہی جب چاند گرہن ہوا تو اس وقت جگر گوشہ رسول، سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ نے وصال فرمایا جو اُم المومنین سیّدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے ذوالحجہ ۶ ہجری المقدسہ کو پیدا ہوئے اور ۸ ہجری المقدسہ بعمر شریف ۱۷ ماہ ایام رضاعت میں ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گود میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

''طَابَ اللّٰہُ ثَرَاہُ جَعَلَ الْجَنَّۃَ مَثْوَاہُ''

☆ فقیر پُرتقصیر کو الحمدللہ مرقد منورہ کی زیارت ہوئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے نور چشم کے لئے بشارت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ رب کریم نے عالم برزخ میں ایام رضاعت تک جنت کی حوروں کو دودھ پلانے کے لئے مقرر فرمایا سبحان اللہ کیا شان ہے۔ ابن رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی۔

ایک روایت معتبرہ:

○ حدیث میں اپنے لختِ جگر، نور چشم کی فضیلت میں یہ بھی ارشاد فرمایا اگر یہ میرا بیٹا زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ چونکہ میں نبوت کا دروازہ بند کر کے اور خاتم النبیین کا تاج پہن کر مبعوث ہوا ہوں۔ لہٰذا لَانَبِیَّ بَعْدِیْ کا فرمان پورا ہونے کے لئے میرے فرزند کا وصال ہوا۔ یہ حکمت الٰہیہ سے ہے۔

○ سیّدہ اُم المومنین ماریہ قبطیہ والدہ ماجدہ حضرت ابراہیم بن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مقوقس شاہ مصر نے بارگاہ نبوی میں بطور تحفہ بھیجا تھا۔ جسے آپ نے شرف زوجیت سے نوازا۔ جنت البقیع کے قریب اُم مشربہ میں آپ کو ٹھہرایا۔ شہزادہ نبوت کی ولادت اور وفات یہیں پر ہوئی۔ اُم المومنین کی نسبت اُم اور مشربہ کا معنی بستان باغ ہے یہاں ام مشربہ کے نام سے مسجد معروف و مشہور ہے دوسرا تحفہ شاہ مصر کی اپنی بہن سیرین تھیں جسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نعت خواں دربار رسالت جلیل القدر صحابی مؤید بتائید جبرائیل حضرت حسان ابن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے حبالہ نکاح میں دی۔ جس سے آپ کا ایک فرزند ابن سیرین تولد ہوا۔ جو سیّدنا یوسف نبی اللہ علیہ السلام کے علوم علم

Marfat.com

خواب وتعبیر کے وارث ہوئے۔تیسرا تحفہ یعفور نامی گھوڑا جو حضور ﷺ کے وصال پر جدائی کی تاب نہ لاتے ہوئے کنواں میں گر کر مر گیا۔چوتھا تحفہ دُلدُل تھا۔جو خال رسول سیّدنا امیر معاویہ بن سیّدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس رہا آپ نے کبھی بھی اس پر ادباً واحتراماً سواری نہیں کی

بہر زمینے کہ نسیمے ز زُلفِ اوزدہ است ہنوز از دم آں بُوئے عشق مے آید

نمازکسوف ''سورج گرہن''

☆ سورج گرہن پر دو رکعت نماز نفل ادا کرنا سنّت ہے۔حضور ﷺ کے زمانہ خَیرُ القُرُون میں صرف ایک دفعہ سورج گرہن ہوا آپ نے نماز کے بعد لمبی دعا مانگی۔ان ہر دو نمازوں نماز خسوف اور نماز کسوف میں نہ آذان نہ اقامت اور نہ خطبہ بلکہ تسبیح وثنا اور دعا فقط۔

بروایت صحیحہ:

○ فرمایا اگر سورج گرہن کی ایسی صورت پیش آئے تو فَادْعُوا اللّٰہَ وَکَبِّرُوْ وَصَلُّوْوَ تَصَدَّقُوْ ط دعا کرو تکبیرات کہو نماز پڑھو اور صدقہ دو۔نیز فرمایا قَال رَأَیْتُ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ فِی عَرْضِ ھٰذِہِ الْحَائِطِ ط میں نے اس دیوار کے پیچھے جنت اور دوزخ کو ملاحظہ فرمایا۔اللہ تعالیٰ نے مجھ پر منکشف فرمایا۔اور کوئی پردہ اور حجاب حائل نہ رہا۔ایک روایت میں آیا ہے فرمایا میں نے ہاتھ اٹھائے اور چاہا کہ جنت میں انگور کے لٹکے ہوئے خوشے توڑ لاؤں لیکن پھر خیال آیا۔میرے اُمّتی یہاں آکر کھائیں۔

نماز استسقٰی

○ حضور نبی رحمت شفیع اُمت ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں پانچ بار نماز استسقٰی پڑھی اور دعا فرمائی ۶ھ ہجری المقدسہ کا واقعہ ہے کہ ایک بار مسجد غُمامہ المدینۃ المنورہ خطبہ جمعۃ المبارک کے دوران ایک اعرابی آیا۔اور کھڑے ہوکر فریاد کی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ھَلَکَ الْمَالَ وَجَاعَ الْعِیَالَ فَادْعُ لَنَا ط مال تباہ ہوگیا اہل وعیال بھوک سے بلکنے لگے ہمارے لئے بارش کی دعا فرمایئے۔محبوب رب کریم نے بارگاہ کریمی میں دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو مطلع آسمان مطلقاً صاف تھا اور بادلوں کا دور دور تک نام ونشان نہ تھا اور شدید ترین گرمی تھی اور سورج اپنی پوری تابانی سے چمک رہا تھا۔دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔اور عرض کیا اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْعًا طَبِقًا عَاجِلًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ ط اے بار الٰہ! ہم کو بارش سے سیراب فرما

Marfat.com

موسلا دھار برستے ہوئے مینہ سے اپنی مرضی کے مطابق جو نفع رساں ہو اور ضرر دینے والی نہ ہو۔ ابھی دعا ختم نہ ہوئی تھی حاضرین کرام فرماتے ہیں کہ چہرہ مبارک پانی سے تر تھا اور داڑھی مبارک سے بارش کے پانی کے قطرات نوری شبنم کی مانند ٹپک رہے تھے اور شہر کی گلیوں میں پانی ندیوں نالوں کی طرح بہنے لگا تھا ؎

اجابت کا جوڑا عنایت کا سہرا — دلہن بن کے نکلی دعائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا — بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○ خدا کی قدرت:

☆ دوسرے جمعۃ المبارک تک مسلسل لگاتار موسلا دھار بارش ہوتی رہی۔ اسی اعرابی نے پھر آکر فریاد کی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هَدِمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ لَنَا ؕ حضور مکان کی دیواریں گر گئیں اور مال ومتاع بہہ گیا دعا فرما دیں۔ تو آپ نے بنی آدم کی زود رنجی پر از راہ شفقت تبسم فرمایا اور آسمان کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے عرض کیا اَللّٰھُمَّ لَا عَلَیْنَا بَلْ حَوَالَیْنَا ؕ اے اللہ ہم پر نہ بلکہ اردگرد پر برسا۔ شان الٰہی کا مظاہرہ۔ حاضرین کرام ناظرین عظام نے دیکھا۔ جس طرف انگشت شہادت سے اشارہ فرماتے ادھر سے بادل پھٹتا اور ہٹتا جاتا۔ یہاں تک کہ مدینہ منورہ شہر کے اوپر ایک قطرہ بارش کا نہ گرا اور اردگرد چھما چھم بارش برستی رہی ٹیلے نہا دھو کر جل تھل ہو گئے تھے ؎

جن کو سوئے آسمان پھیلا کے جل تھل ہو گئے — صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے
جوش طوفان، بحر بے پایاں، ہوا نا سازگار — نوح کے مولی کرم کر دو تو بیڑا پار ہے
تیرے ہی دامن پہ پڑتی ہے ہر عاصی کی نگاہ — اک جان بے خطا پر دو جہاں کا بار ہے
گورے گورے پاؤں چمکا دو خدا کے واسطے — نور کا تڑکا ہو پیارے گور کی شب تار ہے

○ مروی ہے کہ مقام حدیبیہ میں پانی نہ تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو فرما رہے تھے کہ صحابہ کرام آپ کے اردگرد کھڑے ہو گئے تو آپ نے ان کو نگاہ رحمت سے دیکھ کر فرمایا کیوں حاضر باندھے کھڑے ہو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی نہیں کہ وضو کریں یا پئیں تو آپ نے ایک پیالہ میں پانی منگایا تو اس میں اپنا دست مبارک رکھ کر نکالا تو انگشتہائے مبارکہ سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے اور پانی انگلیوں سے ابلنے اور جوش مارنے لگا۔ (صحیح بخاری)

پنجہ مہر عرب ہے جس میں چشمے بہہ گئے چشمہ خورشید میں تو نام کو بھی نم نہیں
ہوں مسلمان گرچہ ناقص ہی سہی اے کاملو! ماہیت پانی کی آخر نم میں یم سے کم نہیں

○ حاضرین صحابہ کرام فرماتے ہیں۔ کہ ہم سب نے پیا اور پیاس بجھائی وضو کیا اونٹوں کو پلایا اور مشکیزے بھر لئے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جلیل القدر راوی صحابی سے کسی نے پوچھا کہ تم کتنے آدمی تھے فرمایا ہم تین سو ۳۰۰ تھے اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو پانی سب کو کفایت کرتا ہے

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر ندیاں پنج آب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ
صدقے اس انعام کے قربان اس اکرام کے ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ

○ بروایت ثانیہ:

☆ یہود بے بہود صحابہ کرام کی پانی کی ایسی حالت دیکھ کر کہنے لگے یہ کیسے نبی ہیں کہ پانی بھی میسر نہیں ہمارے پیغمبر حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے تیہ کے میدان اور لق ودق صحرا میں پتھر پر اپنا عصا مبارک مار کر بارہ چشمے بہادیئے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی حماقت زدہ بات سن کر مسکرائے۔ ایک پانی کا پیالہ منگایا اس میں اپنا ہاتھ مبارک ڈبو کر نکالا تو آپ کی پانچوں انگلیوں سے فوارہ کی طرح پانی جوش مار کر بہنے لگا یہ عظیم الشان غیر فطری معجزہ دیکھ کر یہود نا سعود مبہوت ہو کر رہ گئے۔ پتھر سے چشمے بہانے سے انگلیوں سے چشمے بہانا برتر اور فائق معجزہ ہے۔

○ قصیدۃ النبویہ الشریفہ میں فرمایا گیا ہے

یَامَنْ تَفَجَّرَتِ الْاَنْھَارُ نَابِعَۃً مِنْ اَصَابِعِہٖ فَرَوَی الْجَیْشُ بِالْمَدَدِ

اے وہ ذات کریم کہ آپ کی مبارک دو انگلیوں سے پانی کی لہریں ابل پڑیں جن سے سارا لشکر سیراب ہو گیا۔

اِنِّیْ اِذَا سَامَنِیْ ضَیْمٌ یُرَوِّعُنِیْ اَقُوْلُ یَاسَیِّدَ السَّادَاتِ یَاسَنَدِیْ

اگر مجھ پر اچانک مصیبت ٹوٹ پڑے تو میں عرض کرتا ہوں اے سید السادات آپ ہی میری جان کی خلاصی کا سہارا ہیں۔

○ آئمۃ طریقت شیخ المشائخ ابو حلیم جناب حبیب بن اسلم راعی علیہ الرحمۃ متقدمین اولیاءِ کرام بزمانہ تبع تابعین بلند مرتبت صاحب کرامت ولی ہوئے ہیں۔ ایک شخص جنگل میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اپنا لکڑی کا پیالہ ایک پتھر کے نیچے رکھا اور اس پر اپنا پنجہ مبارک

Marfat.com

مارا تو اس سے دو چشمے جاری ہو گئے ایک دودھ کا اور دوسرا شہد کا آپ نے اس کو نوش کرنے کا حکم دیا۔ اس نے سبحان اللہ کہہ کر عرض کیا۔ آپ نے یہ مرتبہ کس طرح پایا۔ فرمایا میں نے یہ مقام سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں پایا۔ اور فرمایا اے فرزند ارجمند! حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی قوم نافرمان تھی پھر بھی آپ نے ان کے لئے پتھر سے پانی نکالا اور چشمے بہا دیئے جب کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانبردار ہوں تو پھر مجھے یہ پتھر شہد اور دودھ کیوں نہ دے۔ (کشف المحجوب ص ۱۰۱)

○ ایک بار عہد معدلت فاروقی میں بارش نہ ہوئی تو قحط سالی کا خطرہ پڑ گیا تو آپ عم النبی الکریم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو لے کر پہاڑ پر چلے گئے اور آپ کے وسیلہ جلیلہ سے دعا کی وَنَحْنُ الْاٰنَ نَتَوَسَّلُ بِعَمِّ نَبِیِّكَ ط اے رب کریم! ہم تیرے نبی کے مکرم چچا کو وسیلہ لائے ہیں۔ ہم سے قحط سالی دور فرما اور بارش نازل فرما۔ آپ دعا کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ تو فی الفور بادل امڈ آئے اور موسلا دھار ایسی بارش برسی کہ آپ پانی سے نہاتے گھر واپس آئے۔ جنگل منگل ہو گیا اور مردہ زمین زندہ ہو گئی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۶۱)

شکر فیض تو چمن چوں کند اے ابر بہار ‌‌ ‌ اگر خار وگر گل ہمہ پروردہ تست

☆ فقیر سراپا تقصیر عرض کرتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عم کریم سے وسیلہ درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سے وسیلہ پکڑنا ہے فافہم

○ ابن ابی شیبہ سند صحیح سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں قحط پڑ گیا ایک اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضر ہوا اور عرض کی۔ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْتَسْقِ لِاُمَّتِكَ فَاِنَّهُمْ قَدْهَلَكُوْا ط یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے لئے بارش کی دعا فرمائیں کہ وہ ہلاک ہو رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں اس سے فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خوشخبری دے دو کہ بارش ہوگی۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد از وصال توسل کے جواز کی دلیل جلیل ہے۔

○ علامہ ابن جوزی محدث علیہ الرحمۃ نے روایت کی ہے کہ ایک بار المدینۃ المنورہ میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط پڑا۔ لوگ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور بارش نہ ہونے کی شکایت کی۔ تو آپ ام المومنین نے فرمایا قبر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جاؤ اور اس سے آسمان کی طرف ایک دریچہ کھول دو تاکہ آسمان اور قبر انور کے درمیان کوئی حائل اور آڑ نہ رہے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا جیسا کہ آپ ام المومنین نے فرمایا تھا۔ فی

Marfat.com

الفور موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ شیخ محقق، "جذبُ القلُوبِ اِلٰی دِیَارِ المَحبُوبِ" میں فرماتے ہیں۔ آپ کا یہ امر بابت کشادگی دریچہ میں ایک خاص رمز ہے۔ فافہم

○ علامہ امام تاج الدین سبکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ جب اعمال صالحہ کا وسیلہ احادیث مبارکہ سے ثابت ہے جو عمل و فعل انسان ہے جس میں قصور اور نقصان دونوں کا احتمال ہے۔ تو حضور والا صفات کی ذات بابرکات سیّد السادات ﷺ کا وسیلہ بطریق اولیٰ مستحب اور محبوب اور مستحسن کیوں نہ ہو؟

"نماز قصر اور نماز سفر"

○ قرآن پاک (پ ۵ سورۃ النسآء آیت کریمہ ۱۰۱)

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ○

اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو۔

○ وطن اصلی سے ۶۵ کلومیٹر مدت سفر ۳ تا ۱۵ روز تک شرعی سفر ہے تو اس سفر میں فرض نماز ظہر، عصر اور عشاء کے چار فرض کی بجائے دو فرض پڑھے۔ باقی نماز کے سنّت وتر اور نفل اپنی تعداد کے لحاظ سے پورا کرے نہ کہ چھوڑ دے یہ صرف فرائض میں رعائیت دی گئی ہے۔ اگر کسی نے حالت سفر میں نماز قصر نہ پڑھی تو وہ ناشکرا گنہگار ہے۔ یہ رعائیت اللہ جل شانہٗ کی طرف سے صدقہ ہے۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ حضور ﷺ نے فرمایا جو کوئی سفر میں جائے تو دو رکعت نماز نفل سفر گھر پر پڑھ کر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے واپس گھر آنے تک خود کفیل اور محافظ ہوتا ہے۔ اور فرمایا اس کا اپنے اہل و عیال کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں جو وہ اپنے گھر والوں کے لئے چھوڑے جا رہا ہے۔ وہ تحفہ دو رکعت نفل سفر ہے۔

نماز خوف

○ قال اللہ عزوجل فی القرآن الکریم والفرقان العظیم ط (پ ۵ سورۃ النسآء آیت کریمہ ۱۰۲)

وَاِذَا كُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ ط

اے محبوب جب تم ان میں تشریف فرما ہو تو پھر نماز میں ان کی امامت کرو۔

Marfat.com

○ بروایت صحیحہ:

☆ مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ یہ نماز زمانہ نبوت کے ساتھ خاص ہے اس کی شرعی حیثیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے کی بناء پر ہے۔ اشارۃُ النّص سے یہی مفہوم استنباط ہوتا ہے۔ نماز خوف کا حکم غزوہ خندق کے بعد غزوہ ذات الرِقاع میں نازل ہوا۔ بصورت دیگر اگر میدان کارزار اس حدتک گرم ہو کہ نماز پڑھنا کسی صورت میں بھی ممکن نہ ہو تو قضا کرے جیسا کہ غزوہ خندق میں واقع ہوا۔ فرمایا:

اَللّٰھُمَّ حَبَسُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃَ الْعَصْرِ ط مَلَاءَ اللّٰہُ بُیُوْتَھُمْ وَقُبُوْرَھُم نَاراً ط

اے اللہ ان کافروں نے ہمیں میدان جہاد میں نماز عصر پڑھنے نہ دی اے اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھردے۔

☆ غزوہ اُحد کے میدان جہاد میں میں کیسی سختی اور مصیبت اٹھائی دندان مبارک شہید اور زخمی ہوئے چہرہ انور لہولہان ہوا مگر اس وقت کافروں کے لئے ایسی دعا نہ کی۔ بلکہ ان کے لئے فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَھُمْ فَاِنَّھُمْ لَایَعْرِفُوْنَ ط

○ بروایت صحیحہ:

☆ طائف بستی میں تبلیغ اسلام کے لئے تشریف لے گئے تو اہل طائف نے پتھروں سے لہولہان کردیا۔ جبرائیل امین علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے تو عرض کیا اگر حکم فرمائیں تو میں اہل طائف کو دو پہاڑوں کے درمیان رکھ کر تباہ کردوں۔ تو آپ نے فرمایا اے جبرائیل علیہ السلام میں نبیِّ رحمت بن کر آیا ہوں زحمت بن کر نہیں آیا اور دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ اِھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَایَعْلَمُوْنَ ط اے اللہ ان کو ہدایت دے کہ یہ نہیں جانتے میں نبی ہوں۔ جس سے ساری بستی طائف ایمان لے آئی۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ غزوہ احد میں اپنی ذات کا معاملہ تھا۔ درگذر فرمایا اور غزوہ خندق میں نماز عصر کے قضا ہونے پر حق تعالیٰ اور حق دین کا معاملہ تھا کہ اس لئے ایسی دعا فرمائی۔

بروایت صحیحہ:

☆ ایک مقام پر نبی رحمت شفیع امت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا کی اے اللہ! اگر میری زبان سے بتقاضاء بشریت بددعا نکلے تو قبول نہ فرمانا۔

Marfat.com

نماز استخارہ

○ بروایت صحیحہ:

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز دعائے استخارہ اس طرح سکھاتے جیسے قرآن پاک کی آیات کریمہ پڑھاتے تھے اگر انسان اپنی زندگی کے کسی مشکل مسئلہ میں متردد ہو اور کوئی حل ظاہر نہ ہو اور اس کیفیت سے دوچار ہو

ارادے باندھتا ہوں پھر توڑ دیتا ہوں　　کہیں ایسا نہ ہو جائے کہیں ایسا نہ ہو جائے

○ تو دو رکعت نماز نفل استخارہ پڑھے اور دعا پڑھ کر سو جائے۔ دعا کے اول آخر درود شریف پڑھے۔

دعاء استخارہ:

○ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ بِفَضْلِكَ الْعَظِیْمِ ط فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ط اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ ط وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْهُ لِیَ الْخَیْرَ یَاوَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ ط وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَجْمَعِیْنَ ط اٰمِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

نماز نفل شب برات

○ قال اللہ عزوجل فی القرآن المجید والفرقان الحمید (پ ۲۵ سورۃ الدخان کی آیت کریمہ ۱ تا ۶)

حٰمٓ ○ وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ○ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ ○ فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ ○ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ط اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ○ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○

حٰمٓ! قسم ہے روشن کتاب کی۔ بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں نازل کیا۔ بیشک ہم ڈر سنانے والے ہیں۔ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔ ہمارے پاس کے حکم سے۔ بیشک ہم بھیجنے والے ہیں تمہارے رب کی طرف سے رحمت بیشک وہ سنتا جانتا ہے۔

Marfat.com

○ لَيْلَةٍ مُبٰرَكَةٍ ط سے مراد پندرھویں رات شعبان المعظم ہے۔اس لیلۃ مبارکہ کو قرآن مجید فرقان حمید بتمامہٖ لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اتارا گیا۔اور پھر وہاں سے ستائیسویں ۲۷ رمضان المبارک لیلۃ القدر کو حضور ﷺ پر بعرصہ تئیس ۲۳ سال آیت بہ آیت،سورۃ بہ سورہ نازل ہوتا رہا۔اس شب برات کو اللہ کے امر۔ارزاق۔احکام اور اجال ''موت وحیات'' لکھے جاتے ہیں۔اور احکام فرشتوں کو جو مدبّرات الامر ہیں ان کے سپرد کردیئے جاتے ہیں اور سال بھر کی تقدیریں لکھی جاتی ہیں۔

تو اپنی سرگذشت اپنے قلم سے لکھ خالی رکھی ہے خامہ حق نے تیری جبین

○ حدیث پاک:

☆ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پندرہ شعبان المعظم کی رات کو بیدار رہ کر نوافل ادا کرو۔اور دن کو روزہ رکھو۔یعنی قائم اللیل وصائم النہار کا حکم نافذ فرمایا کہ شب کو اللہ تعالیٰ اپنی شان کے لائق آسمان دنیا میں نزول جلال فرماتا ہے۔اور اعلان فرمایا هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ اَغْفِرَلَهٗ ط هَلْ مِنْ مُّسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقُهٗ ط هَلْ مِنْ مُّبْتَلِيَ فَعَافِيْهِ كَذَا وَكَذَا ط ہے کوئی مجھ سے مغفرت چاہنے والا اس کو بخش دوں۔ہے کوئی رزق مانگنے والا اس کو رزق عطا کروں۔ہے کوئی مصیبت زدہ اس کو عافیت دوں۔علیٰ ہذا۔یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ (ابن ماجہ والبیہقی۔روح المعانی)

○ بروایت صحیحہ:

☆ اس شب برات کو قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی بخشش فرماتا ہے۔اس رات بندہ کو چاہئے کہ شب بیداری کرے نفل نماز تسبیح۔قرآن پاک کی تلاوت اور درود شریف بکثرت پڑھے۔رب کریم اپنے انوار و تجلیات سے نوازتا اور نور وصال سے شادکام کرتا ہے۔یہ رات قرآن پاک اور حدیث پاک کی رو سے عبادت اور شب بیداری کی رات ہے جس میں رب کریم کی رحمتیں برستیں ہیں۔

بروایت معتمدہ:

○ صبح کو فرشتے آسمان پر واپس جاتے ہیں رب غفور پوچھتا ہے اے فرشتو! میرے بندوں کو کیسا پایا۔فرشتے عرض کرتے مولاے کریم تیرے بندے کوئی ذکر میں تھا اور کوئی نفل عبادت میں مصروف اور کوئی قرآن پاک کی تلاوت میں مشغول تھا رب غفور فرمائے کا يَامَلٰئِكَتِي اِشْهَدُوْا

Marfat.com

قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ ط اے فرشتو! گواہ رہو میں نے ان سب کو بخش دیا تو ملائکہ کہیں گے اے مولائے کریم بعض لوگ مجلس اور محفل ذکر میں چوری وغیرہ کی نیت سے آئے ہوئے تھے حکم ہوگا اے فرشتو! میں نے بدوں کو نیکوں کے صدقہ بخش دیا۔

"بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم"

نماز نفل شب قدر

○ قال اللہ الودود الرحیم فی القرآن الحکیم والفرقان العظیم ط (پ۳۰ سورۃ القدر آیت کریمہ ۱ تا ۵)

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ○ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ط ○ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ط ○ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ○ سَلٰمٌ قف هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ○

بیشک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا شب قدر میں اور آپ جانتے شب قدر کو۔ کیا ہے شب قدر؟ بہتر ہے ہزار مہینوں سے اترتے ہیں فرشتے اور روح "القدس" اس میں اپنے رب کے حکم سے ہر امر خیر کے لئے سلام کرتے ہیں طلوع فجر تک۔

○ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ط اس شب کو قدر والی فرمایا گیا ہے کہ اس رات کو قرآن مجید کا نزول ہوا۔ اس رات کی بہت فضلتیں احادیث کثیرہ سے ثابت ہیں۔

شان نزول:

○ پہلی امتوں میں ایک شخص تمام شب عبادت میں مصروف اور دن کو جہاد میں مشغول ہو جاتا۔ اس نے اپنی زندگی کے تریاسی ۸۳ سال چار ماہ "ایک ہزار دن" اسی طرح قائم اللیل وصائم النہار سے گزارے تو حضور سید الرسل مولائے کل صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی امت کا خیال آیا تو رب کریم نے رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی امت کو یہ لیلۃ القدر کا شرف عنائیت فرمایا کہ جس میں ایک رات کی عبادت ہزار مہینہ کی عبادت سے افضل ہے۔ مشہور مقولہ ہے ہر شب شب قدر است اگر تو بدانی ط

○ بروایت صحیحہ:

☆ فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ طاق راتوں (۲۱۔۲۳۔۲۵۔۲۷۔۲۹) میں تلاش کرو۔

○ حضرت عبداللہ بن سیدنا عمّ کریم عباس رضی اللہ عنہما نے اشارۃ النص سے لیلۃ القدر کو ستائیسویں شب کا تعین فرمایا۔ کہ لیلۃ القدر کے لفظ نو ہیں اور اس سورۃ مبارک میں تین مرتبہ لیلۃ القدر کا لفظ

Marfat.com

آیا ہے تقویم کے لحاظ ۹x۳=۲۷ لیلۃ القدر کی شب فرمائی۔

بروایت صحیحہ:

○ فرمایا اس رات کو جو دعا مانگی جاتی ہے قبول ہوتی ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر لیلۃ القدر کو پالوں تو کیا دعا مانگو فرمایا اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا یَاغَفُوْرُ یَاغَفُوْرُ یَا غُفُوْرُ ط

بروایت صحیحہ:

○ اس لیلۃ القدر آسمان سے نوری فرشتے مع روح القدس جبرائیل علیہ السلام اترتے ہیں۔ مومنوں کو السّلام علیکم ''سلام'' سے نوازتے ہیں اور اہل عرفان کو سلام کے ساتھ مصافحہ اور معانقہ بھی کرتے ہیں۔ سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

○ فجر کے طلوع ہونے تک اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی برستی رہتی ہے۔

کُلُّ اللَّیَالِیْ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ اِنْ دَنَتْ کَمَا کُلُّ اَیَّامِ اللِّقَاءِ یَوْمَ جُمُعِہٖ

اگر محبوب کا قرب میسر ہو تو ہر شب لیلۃ القدر ہے اور اگر اس کی لقا نصیب ہو کہ ہر دن جمعہ عید کا دن ہے۔ کتنا صاحب نصیب ہے وہ مسلمان جو اس شب کو شب بیداری سے اپنے رب کریم کی یاد کرے۔ اس رات نوافل پڑھے۔ قرآن پاک کی تلاوت کرے جن سے عجیب حلاوت عنایت ہوگی اور کثرت دعا کرے۔ خاص کر امت مسلمہ کی ہدایت کی دعا مانگے۔

صلوٰۃ التسبیح

○ **بروایت صحیحہ:**

☆ حضور پرنور نور علیٰ نور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے مکرم چچا سیدنا ابن سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا۔ اے میرے مکرم و معزز چچا! کیا میں تجھے ایک ایسا تحفہ نہ عنایت کروں جس سے اگر سمندر کی جاگ کے برابر بھی گناہ ہوں تو رب غفور بخش دے اور اگر ریت کے ذروں کے برابر قرضہ ہو تو ادا ہو جائے۔ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاں۔ تو آپ نے صلوٰۃ التسبیح کا تحفہ عنایت فرمایا۔ اس نماز میں تین سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھا جاتا ہے نیز فرمایا اگر ممکن ہو تو ہر جمعۃ المبارک پڑھا کرو یا ایک ماہ میں ایک بار یا ایک سال میں ایک بار یا عمر بھر میں ایک بار پڑھو۔

Marfat.com

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا طریقہ:

☆ میں نیت کرتا ہوں اس نماز کی۔ پڑھنی خاص واسطے اللہ تعالیٰ کے۔ چار رکعت نماز تسبیح منہ طرف خانہ کعبہ کے اللہ اکبر۔ تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ ناف کے اوپر باندھ لیں۔

پہلی رکعت: ثناء کے بعد تیسرا نصف کلمہ مبارکہ پندرہ ۱۵ بار پڑھیں پھر تعوذ۔ تسمیہ سورۃ الفاتحہ پھر سورۃ الاخلاص کے بعد دس ۱۰ بار رکوع میں تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھنے کے بعد دس بار پھر کھڑے ہو کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَالَكَ الْحَمْد ط کے بعد دس ۱۰ بار پھر سجدہ میں تسبیح سجدہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنے کے بعد دس ۱۰ بار پھر قعدہ میں بیٹھ کر دس ۱۰ بار اور پھر دوسرے سجدہ میں تسبیح کے بعد دس ۱۰ بار۔ اطمینان اور سکون سے پڑھے۔

دوسری رکعت: میں ثناء اور تعوذ نہیں پڑھنا۔ دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے ہی پندرہ بار پڑھیں پھر آگے تسمیہ وغیرہ پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت مکمل کر کے قعدہ اولیٰ تشہد درود شریف اور دعا پوری یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَاب ط تک پڑھیں۔ سلام پھیرنے سے قبل کھڑے ہو جائیں۔

تیسری رکعت: پہلی رکعت کی طرح ثنا۔ تعوذ پڑھ کر کلمہ مبارکہ پندرہ بار پڑھیں پھر تسمیہ سورہ الفاتحہ اور قل شریف کے بعد پہلی رکعت کی مانند پڑھیں۔

چوتھی رکعت: میں دوسری رکعت کی طرح ثنا اور تعوذ نہیں پڑھنا دوسری رکعت کی طرح پڑھ کر نماز مکمل کریں اور سلام پھیر دیں۔

مسئلہ فقہ حنفی:

○ فتاویٰ سراجیہ علامہ سراج الدین اوس بن عثمان علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف میں فتویٰ دیا کہ نفل نماز با جماعت ادا کرنا مکروہ ہے بخلاف صلوٰۃ التسبیح کے اور عورت کی امامت ناجائز ہے۔

مسئلہ: ہاتھ باندھے انگلیوں کو معمولی سا دبا دبا کر شمار کریں۔ تسبیح ہاتھ میں لے کر شمار کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

Marfat.com

نماز قضاء حاجات

○ بروایت صحیحہ:

☆ حضور سیّد الرسل مولائے کُل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِشَیْءٍ اِذَا نَزَلَ بِاَحَدٍ مِّنْکُمْ کَرْبٌ وَّبَلَاءٌ فَدَعَا بِهٖ فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ قِیْلَ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ وَسَلَّمْ ط

کیا میں تجھے ایک ایسی چیز کی خبر نہ دوں کہ جب تمہیں کوئی غم اور الم لاحق ہو تو تم اس مجیب الدّعوات محلّل المشکلات کی بارگاہ میں التجا کرو تو رب کریم تمہاری مشکل آسان فرمادے۔

پہلی رکعت میں سورت پڑھنے کے بعد آیت کریمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (پ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت کریمہ ۸۷) ۱۰۰ بار پڑھے

○ یہ تسبیح حضرت ذوالنون سیّدنا یونس نبی اللہ علیہ السلام نے اپنے دورِ ابتلاء میں مچھلی کے پیٹ میں پڑھی۔ جب وہ مصیبت میں گرفتار اور ابتلاء میں مبتلا ہوئے تو رب کریم نے ان کو نجات عنایت فرما کر فرمایا فَلَوْلَا اَنَّهٗ کَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ (پ ۲۳ سورۃ الصفّت ۱۴۳) اگر وہ مچھلی کے پیٹ میں یہ تسبیح نہ پڑھتے تو قیامت کے روز مچھلی کے پیٹ سے اٹھائے جاتے۔

○ جب یہ آیت کریمہ وحی الٰہی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم بھی پڑھیں تو ارشاد فرمایا تمہارے لئے ہی تو رب غفور نے فرمایا ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ○ (پ ۱۷ سورۃ الانبیاء ۸۸) پس ہم نے ان کی دعا کو قبول فرمایا اور غم سے نجات دی اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیتے ہیں۔ اور مچھلی نے دریا کے کنارے پر اُن کو اگل دیا۔

○ بَعْدَهٗ اس ذات حق۔ مسبّب الاسباب نے غیب سے اپنے نبی مکرم کے لئے انتظام فرمادیئے۔ ہرنی کو الہام فرمایا جا میرے پیارے نبی کو صبح شام دودھ پلایا کر۔ آپ کے نحیف اور کمزور جسم کے لئے کدو کی بیل اگائی جس نے اپنے پتوں سے ڈھانپا اور مچھروں اور مکھیوں سے حفاظت کی۔ اور دھوپ کی تمازت سے بچنے کے لئے سایہ کیا۔ ادھر لاکھوں کی تعداد میں قوم نے عذاب کے آثار دیکھ کر سربسجود ہو کر توبہ کی اور ایمان لے آئے اس ذات حق ہادی مطلق نے ان

Marfat.com

کے لئے رحمت کے در کھول دیئے اور عذاب اٹھادیا یہ سب آیت کریمہ کے برکات ہیں۔ بزرگان دین متین نے اس کو اسم اعظم فرمایا ہے جس میں نگینہ لفظ سُبْحَانَ ہے۔ ورنہ قبل ازیں آپ کی قوم کے سوا اور کوئی قوم عذاب سے نہ بچ سکی۔

○ ادھر بظاہر سیّدنا یونس نبی اللہ علیہ السلام ابتلاء کی سخت گرفت میں تھے۔ اور بَاطِنًا رَبِّ قُدُّوس نے ان کو اپنے انوار و تجلیات الٰہیّہ کے جھرمٹ میں لے کر اس خلوت کدہ ظلمت در ظلمت اور ظلمت در ظلمت کی تنہائی میں معراج مشاہدہ حق کرایا جارہا ہے۔ ''سبحان اللہ'' بظاہر صورۃً اور لفظاً خطا نظر آتی ہے باطناً عطا ہے مقولہ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ ط حق ہے۔

○ جب مچھلی نے آپ کو نگلا تو اس کو الہام ہوا کہ اے مچھلی یہ لقمہ تیری خوراک نہیں یہ میری امانت ہے تو مچھلی سمندر کی گہرائی میں ایک طرف جا کر بیٹھ کر ذکر الٰہی اور حمد الٰہی میں مشغول ہوگئی۔ ''بروایت صحیحہ'' آپ مچھلی کے پیٹ میں ۳ تین دن یا ۴۰ چالیس دن رہے۔

○ مچھلی کو اس خدمت کے صلہ میں یہ سعادت ملی کہ وہ روز قیامت جنت میں جائے گی کہ اس کا پیٹ ایک عظیم المرتبت رسول کا مسکن اور مکان بنا۔

○ کیا شان اور عظمت ہے سیدنا یونس نبی اللہ علیہ السلام کے نبی سیّدنا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل التحیّۃ واَطیب الثناء کی کہ آپ ﷺ کی والدہ ماجد طیبہ طاہرہ مخدومہ انبیآءِ سیّدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کے بطن مبارک میں نو ماہ ٹھہرے سیدہ کے جنّتی ہونے کا منکر ازلی ابدی شقی القلب جہنمی ہے۔

☆ محرّر السطور غفرلہ المولیٰ الغفور دعا گو ہے کہ رب کریم حضور رؤف رحیم ﷺ کے والدین کریمین کا صدقہ میرے والدین کی قبور کو رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ ط بنائے۔

يَرْحَمُ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ اٰمِيْنًا ط

حدیث مبارکہ:

○ دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ اِذَا دَعَا رَبَّهٗ وَهُوَفِي بَطْنِ حُوْتٍ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ اِلَّا اسْتَجَابَ ط حضرت یونس نبی اللہ علیہ السلام کی وہ دعا جو آپ نے مچھلی کے پیٹ میں پڑھی اس سے اگر کوئی مسلمان دعا مانگے تو قبول ہو۔ (صحیح ترمذی شریف)

○ دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد رَبِّ اَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ

Marfat.com

الرّٰحِمِیْنَ (پ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت کریمہ ۸۳) ۱۰۰ بار پڑھے۔

☆ سیّدنا ایوب نبی اللہ علیہ السلام کو رب کریم نے حسن صورت کے ساتھ کثرت مال اور کثرت اولاد سے نوازا۔ دورِ ابتلاء میں سب تباہ اور فنا ہو گئے تو آپ نے ربّ غفور کی بارگاہ میں سربسجود ہو کر شکر ادا کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اسی نے دیا اور اسی نے لیا۔ بعد ازاں آپ بیمار ہو گئے سارا جسم آبلوں سے زخمی ہو گیا اور کیڑے پڑ گئے۔ یہ حالت بیماری سالہا سال رہی سب چھوڑ گئے۔ ایک آپ کی زوجہ محترمہ سیّدہ رحمت سلام اللہ علیہا جو سیّدنا یوسف نبی اللہ علیہ السلام کی اولاد سے تھیں۔ وہ آپ کی خدمت کرتی رہیں تا آنکہ آپ کی زبان دُرفشان سے یہ کلمات طیّبات از خود جاری ہو گئے۔ "اے میرے رب مجھے تکلیف پہنچی اور تو رحم والوں سے سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔ رب کریم نے آپ کی دعا کو سن لیا اور قبول فرمایا۔ تو جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور زمین پر اپنا پر مارا۔ قدرت الٰہی سے ایک چشمہ پھوٹ نکلا جس سے آپ نے غسل کیا اور پانی پیا تو رب کریم نے اپنے کمال فضل و کرم بمطابق "لِقَاءُ الْخَلِیْلِ شِفَاءُ الْعَلِیْلِ ط" ظاہری باطنی شفا ہو گئی اور آپ کا حسن و جمال دوبالا ہو گیا۔

بروایت صحیحہ:

○ قدرت کاملہ سے رب الرحیم نے آپ کی تمام فوت شدہ اولاد کو زندہ فرمادیا اور سید بی بی رحمت علیہ الرحمت کو دوبارہ جوانی عنایت فرمادی جس سے مزید اولاد پیدا ہوئی۔ اور رب کریم ان کی اس ابتلاء میں کامیابی پر اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ ط اِنَّهٗ اَوَّابٌ ط (پ۲۳ سورۃ ص آیت کریمہ ۴۴) کی سند مرحمت فرمائی۔ ہم نے ان کو صابر پایا کتنا اچھا میرا بندہ ہے وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع فرمانے والا ہے۔

بروایت صحیحہ:

○ بعد ازاں حالت صحت میں اکثر گریہ زاری طاری رہتی اور آہ و زاری کرتے۔ کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا دورانِ بیماری رب کریم آسمان دنیا میں نزول جلال فرماتے تو تیمارداری کرتے اور ہمکلامی کے شرف سے مشرف فرماتے۔ کہ ایوب تیرا حال کیا ہے اس کی حلاوت اور لذت سے کیفیت معراج ہوتا۔ شفا کے بعد وہ حالت نہیں رہی ؎

خوش طبیب است بیا تا بیمار شوم
گر قدم رنجہ کند باز پرسیدن ما
باز دارد سر پرسیدن بیمار غمش

Marfat.com

برِوایت صحیحہ:

○ صحن حرم محترم میں نونہال سیّدنا اسمٰعیل علیہ السّلام سے بوجہ شدت پیاس ایڑیاں رگڑنے سے ایک چشمہ زمزم پھوٹا اور آب زمزم نے آپ کے قدم چومے اور دھوئے جس سے وہ شرف پا گیا۔ لیکن اللہ ربّ العزت نے اپنے محبوب پاک مالِک لولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بغیر محنت ومشقت کے کوثر عطا فرمایا۔ اعلیٰ حضرت بریلوی احمد رضا علیہ الرحمت نے کیا عمدہ موازنہ کیا ہے ؎

اس میں زم زم ہے کہ تھم تھم اس میں کم کم ہے کہ بیش
کثرت کوثر میں زم زم کی طرح کم کم نہیں
اِن کو بے مانگے ملے اُن کو رگڑ کر ایڑیاں
صاحبِ کوثر کے ہمسر صاحبِ زم زم نہیں

مسئلہ اسئلہ:

○ حضور نور سید یوم النّشور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی انگلیوں سے بطور معجزہ جو پانی نکلا وہ حرم محترم کے آب زمزم جنت کے آب سلسبیل اور آب کوثر سے۔ اور سیدہ مریم علیہا السلام کے چشمہ اور سیّدنا ایوب نبی اللہ علیہ السلام کے چشمہ شافی سے افضل واعلیٰ ہے۔

○ تیسری رکعت میں سورت پڑھنے کے بعد وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ؕ (۲۴ سورۃ المومن آیت کریمہ ۴۴) ۱۰۰ بار پڑھے۔

☆ تفویض کا معنیٰ ہے اپنے جملہ امور کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے سپرد کر دینا۔ اس عالم دنیا، عالم اسباب میں انسان سبب کا محتاج ہے۔ یہ دو قسم ہے ایک وہ جو ہم اپنی تدبیر سے سبب مہیا کرتے ہیں یہ سبب قابل اعتماد نہیں ہوتے ٹوٹ جاتے ہیں دوسرا یہ کہ اللہ ربّ العزّت پر توکل محض کرتے ہوئے وہ ذات مسبّب الاسباب اپنے بندہ کے لئے کوئی سبب پیدا فرمائے لیکن نظر سبب پر نہ ہو بلکہ مسبّب الاسباب پر ہو یہ توکل اور تفویض کی برتر اور بلند منزل ہے۔ یہ خواص اولیاء کرام اور انبیآء کرام کا منصب ہے۔ توکل اور تفویض دونوں ایک ہیں۔

خدایا سپردم بتو بالیقین ہمہ کار دنیا ہمہ کار دیں
الٰہی تو دانی حساب کم وبیش را سپردم بتو مایۂ خویش را

○ چوتھی رکعت میں سورہ پڑھنے کے بعد حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (پ ۴ سورۃ آل عمران آیت کریمہ ۱۷۳) ۱۰۰ بار پڑھے

Marfat.com

○ اس تسبیح کے کلمات طیّبات حضور سیّد الانبیآء علیٰ نبیّنا وعلیہم الصّلوٰۃ والسّلام نے پڑھے جبکہ کفارِ مکّہ نے غزوہ احد کے بعد دھمکی دی تو کفار ایسے مرعوب ہوئے کہ سامنا نہ کر سکے۔ واپس بے نیل بے مرام لوٹ گئے قرآن مجید فرقان حمید نے ان کلمات مبارکہ کا اجر یہ بیان فرمایا۔ نِعۡمَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ کی زیادتی اور فضل پر فضل اور رضاء الٰہی کا حصول، دنیا وآخرت کے مشکل ہر مقام پر سرخ روئی اور رضا الٰہی نصیب ہوتی ہے۔ یہ نماز قضائے حاجت کامیابی کی چابی ہے۔ پھر سلام کے بعد سر سجدہ میں رکھ کر حضرت نوح نجی اللہ علیہ السلام کی یہ دعا "رَبِّ" اَنِّیۡ مَغۡلُوۡبٌ فَانۡتَصِرۡ ط (پ ۲۷ سورۃ القمر آیت کریمہ ۱۰) ۱۰۰ بار پڑھے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ہر شر دور اور ہر خیر نصیب ہو۔

غزل دیوان حافظ علیہ الرحمت

سرّ است در حقوق محبت برائے ما — عشاق از ودیدہ کشد ابتلائے ما
ما آدم از بہشت بے ایں کشیدہ ایم — تاقدرتم بہ بیند اندر سرائے ما
مانوح راز طوفان سرگشتہ کردہ ایم — موسیٰ زغیب یافتہ قوت عصائے ما
انگشتری سلیمان بادیودادہ ایم — یعقوب خود نگاہ کند درقضائے ما
دندان مصطفیٰ رااے دوست شکنیم — ایوب صابر آمدہ ازکرم ہائے ما
ماپروریم دشمن وماے کشیم دوست — کس رامجال نیست بچوں وچرائے ما
گہہ چاشنی زیر بحلق حسن کنیم — گہ تیغ برحسین کشند کربلائے ما
ہنگامہ راچہ کاربود در بلائے غم — آں رسد کہ خالص بود آشنائے ما
فرعون رانداد یم اے دوست درد سر — زیرانکہ اونداشت سرّ درد ہائے ما

حافظ ہمیشہ نالہ کند دربلائے ما
باشد کہ خود علاج کند درد ہائے ما

نماز جنازہ

عَجِّلُوۡا بِالصَّلٰوۃِ قَبۡلَ الۡمَوۡتِ عَجِّلُوا بِالتَّوۡبَۃِ قَبۡلَ الۡفَوۡتِ

فرمایا: نماز "پنجگانہ" پڑھ قبل اس کے کہ تیری نماز "جنازہ" پڑھی جائے اور توبہ کر قبل اس کے کہ تجھے موت آجائے۔ لغت کے لحاظ سے موت اور فوت کے معنی میں عنداصطلاح شرع فرق ہے۔ دنیا سے کٹ جانے کا نام موت ہے۔ اور یاد الٰہی سے کٹنے کا نام فوت ہے۔ اہل اللہ موت

Marfat.com

سے نہیں ڈرتے کہ وہ پہلے ہی اپنی دنیاوی زندگی میں ''انقطاعِ کلی'' سے کٹ چکے ہوتے ہیں۔اوروہ مُوْتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوا کی تصویر ہوتے ہیں۔اوروہ فوت سے ڈرتے ہیں۔کہ ہمارا تعلق باللہ نہ ٹوٹ جائے۔نماز جنازہ مومن کا فرض کفایہ ہے۔

○ نماز جنازہ میں رکن اعظم قیام ہے۔نہ رکوع نہ سجود۔نہ اذان نہ اقامت چار تکبیر بغیر رفع یدین بشرطیکہ جنازہ سامنے امام ہو۔نیت کرتا ہوں میں اس نماز کی پڑھنی خاص واسطے اللہ تبارک وتعالیٰ چار تکبیر نماز جنازہ فرض کفایہ ثنا واسطے اللہ تعالیٰ اور درود شریف واسطے نبی کریم ﷺ دعا واسطے اس حاضر میت کے پیچھے اس امام صاحب کے منہ طرف خانہ کعبہ اللہ اکبر ؕ

○ پہلی تکبیر میں ثنا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُ كَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ؕ

○ دوسری تکبیر میں درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْد

○ تیسری تکبیر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثٰنَا اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا عَلَى الْاِسْلَامِ وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاِيْمَانِ ؕ

○ چوتھی تکبیر سلام دونوں طرف پھیرنا اور دعا مانگنا۔

زندگی انسان کی مانند مرغ خوش نما شاخ پہ بیٹھا چہچہایا اور پھر اڑ گیا
آتے ہوئے اذان ہوئی جاتے ہوئے نماز اتنے قلیل وقت میں آئے اور چلے گئے

بروایت صحیحہ:

○ اوّل البشر سیّدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام کی نماز جنازہ فرشتوں نے چار تکبیرات سے پڑھی۔فرمایا هٰذَا سُنَّتُكُمْ يَابَنِيْ اٰدَمَ ؕ

بروایت صحیحہ:

○ امیر المومنین سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو المدینۃ المنورہ شہر مقدس میں بلوائیوں باغیوں نے شہید کر دیا تو تین دن تک دفن نہ ہونے دیا تو اچانک ہاتف غیب سے آواز آئی اُدْفِنُوْهُ لَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَلّٰى عَلَيْهِ ؕ دفن کر دو ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو کہ اللہ جل شانہٗ نے ان کی نماز جنازہ پڑھ دی ہے۔ (حضرات القدس ج ۱ ص ۷۸)

Marfat.com

○ راویان صدق مقال کے مشاہدہ صحیحہ اور کشف صریحہ سے یہ ثابت ہے کہ آپ کی امت میں ایسی مبارک اور پاک ہستیاں بھی گزری ہیں۔ جن کی نماز جنازہ میں حضور نبی رحمت شفیع امت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنفس نفیس معہ صحابہ کبار شرکت فرمائی ہے۔ اور بعض ایسے نفوس قدسیہ جن کے عالم نزع میں جلوہ گری فرما کر زیارت با کرامت سے نوازا۔ حَبَّذَا يَا مَنْ فَازَ بِالسَّعَادَةِ ط

بروایت صحیحہ:

○ عم نبی کریم سید الشہداء سیدنا ابن سیدنا امیر حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہما ط کا جنازہ جبل احد کی گھاٹی میں ''جہاں آپ شہید ہوئے'' ستر ۷۰ تکبیرات سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھایا ''بروایت ثانیہ'' غزوہ احد کے ستر ۷۰ شہداء کرام کا جنازہ علیحدہ علیحدہ پڑھا گیا اور ہر جنازہ کے ساتھ عم النبی کا جنازہ رکھا گیا۔ اس روایت سے آپ کا جنازہ ستر ۷۰ بار پڑھا گیا۔

☆ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ بِالصَّوَاب ط

○ جب نجاشی اصحمہ شاہ حبش رضی اللہ عنہ افریقہ نے ماہ ''رجب المرجب'' انتقال فرمایا تو حضور دانائے خفایا و غیوب۔ محبوب عالم علم علام الغیوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام کو المدینۃ المنورہ میں خبر دی اور نماز جنازہ پڑھائی۔ صحابہ کرام فرماتے ہیں۔ فَصَلَّيْنَا خَلْفَهٗ وَنَحْنُ لَا يُرٰى اِلَّا اَنَّ الْجَنَازَةَ قُدَّامَنَا ط ہم نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی ہم نے آپ کے سامنے جنازہ نہ دیکھا۔ ''بروایت'' كَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَرِيْرِ النَّجَاشِيِّ حَتّٰى اَرَاهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِ ط المدینۃ المنورہ تا ملک حبش سب حجاب اٹھا دیئے گئے اور جنازہ حاضر حضور اور سامنے تھا۔

○ جلیل القدر صحابی حضرت معاویہ بن معاویہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہر مدینہ المنورہ میں انتقال میں فرمایا اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام تبوک میں شریک جہاد تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو خبر دی اور پوچھا کیا آپ نماز جنازہ پڑھیں گے۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا ہاں۔ تو جبرائیل علیہ السلام نے اپنے پر مبارک مار کر درمیان کے سب ٹیلے پہاڑ شجر وغیرہ تمام حجاب اٹھا دیئے فاصلے بُعد کے مٹ گئے تو آپ نے نماز جنازہ حاضر میت پڑھائی غائبانہ نماز جنازہ نہ تھی۔ فافہم

○ فضیلت سورۃ الاخلاص:

☆ حضور شمس النبوت والرسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پیارے اس صحابی کی نماز جنازہ مقام تبوک

Marfat.com

میں پڑھائی۔فرشتوں کی کثیر التعداد صفیں آپ کے پیچھے تھیں ہر صف میں ستر ستر ہزار فرشتے تھے۔اُن فرشتوں کی قیادت جبرائیل امین علیہ السلام کر رہے تھے۔حضور سلطان زمین وزمان شہنشاہ کون ومکاں علیہ الصلوٰۃ والسلام مَاتَعَاقَبَ الْمَلَوَانِ وَمَا وَرَاءَ الْقَمَرَانِ ط نے جبرائیل امین علیہ السلام سے پوچھا یہ شرف یعنی حضور کا جنازہ دوسرے ملک پڑھانا اور یہ مرتبہ کہ فرشتوں کا کثیر التعداد جنازہ میں آسمان سے اتر کر شرکت کرنا" یہ عظمت اور یہ مرتبہ ان کو کس عمل کی بدولت ملا۔تو روح القدس نے کہا کہ یہ سورۃ اخلاص سے محبت رکھتا تھا۔

○ مشاہیر اسلام سلطان شمس الدین التمش دہلی کا مسلمان بادشاہ گزرا ہے۔آپ کے زمانہ میں مشہور بزرگ چشت اہل بہشت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ نے وصیت کی تھی کہ میرا جنازہ وہ شخص پڑھائے۔جس نے اپنی پنجگانہ نماز میں "صلوٰۃ وسطیٰ" نماز عصر کی سنتیں بھی قضا نہ کیں ہوں۔یا بقول دیگر جس کی اپنی پنجگانہ نماز فرض نماز باجماعت میں تکبیر تحریمہ، تکبیر اولیٰ" بھی فوت نہ ہوئی ہو۔آپ کی وصیت کے مطابق نماز جنازہ پڑھانے کے لئے کوئی شخص آگے نہ بڑھا۔تو سلطان یہ کہتا ہوا مصلیٰ کی جانب آگے بڑھا اور نماز جنازہ پڑھائی کہ آج خواجہ نے میرا بھانڈا پھوڑ دیا ہے اور میرا یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کا راز ظاہر کر دیا۔تاریخ اسلام ہند"

○ راویانِ صدق مقال، اور حاکیاں طوطی مقال نقل کرتے ہیں کہ قرآن عظیم فرقان کریم سارے کا سارا افضل، اعلیٰ اور اکرم ہے کہ رب کریم کا کلام ہے۔آیات بیّنات کی واضح فضیلت کے باوجود ایک آیت کریمہ دوسری آیت مجیدہ سے فضیلت رکھتی ہے۔مثلاً جن آیات عظیمہ میں اللہ ربّ العزّت کی ذات وصفات کا ذکر ہے۔وہ سارے قرآن پاک میں افضل ترین آیات ہیں بہ نسبت دوسری آیات کے مثلاً سورۃُ الاخلاص سورۃُ اللّہب سے افضل ہے کہ اس سورۃ الاخلاص میں ذکر بھی بہتر ہے اور مذکور بھی بہتر و برتر ہے مگر سورۃُ اللّہب میں ذکر تو بہتر ہے کہ رب کریم کا کلام ہے مگر جس کا ذکر ہوا وہ ابتر ہے۔اور سورۃُ الاخلاص کے بعد وہ آیات بہتر ہیں جن میں ذکر حبیب ہو وہ آیات اوّلیت، اَولویت کی حامل ہیں "علیٰ ہذا القیاس" انبیاءِ کرام علیہم السلام کے ذکر والی آیات بیّنات ان سے افضل ہیں۔جن میں ذکر صالحین اور جنت کا ذکر ہے۔یہ ایک دوسری سے افضل واعلیٰ ہیں۔اور درجہ وثواب میں برتر ہیں۔مانند جملہ انبیاءِ کرام کے کہ نفس نبوت میں سب برابر ہیں لیکن فضیلت کے لحاظ سے ایک دوسرے سے بالا۔برتر اور افضل واعلیٰ ہیں۔اور ہمارے حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے افضل واعلیٰ اور برتر ہیں۔

Marfat.com

○ بروایت صحیحہ:

☆ ایک بار حضور شمسُ والنبوت وقمر الرِّ سالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحابہ کرام ''ہدایت کے ستاروں'' کے درمیان جلوہ افروز تھے جیسے چودھویں کا چاند نوری ستاروں کے ہالہ میں۔ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے۔ تھوڑی دیر کے بعد سُلَیْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ کی شان والے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی آتے دکھائی دیئے۔ سب نے اُن کی طرف دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے روح الامین! تم ان کو جانتے ہو۔ تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ان کو کون نہیں جانتا۔ ملائکہ آسمان پر جب بھی مجلس کرتے ہیں۔ تو ان کا ذکر خیر ضرور ہوتا ہے۔ فرمایا یہ مرتبہ ان کو سورۃُ الاخلاص سے محبت اور اس کے ورد کرنے سے عنایت ہوا ہے۔ اور یہ دعا اس طرح مانگتے ہیں۔ یَا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ یَا اللّٰہُ الصَّمَدُ وَ یَا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَیَالَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○ یہ مقام مستجابُ الدعوات ہے۔ اور نماز کی ہر رکعت میں کئی کئی بار یہ سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے ہیں اور کثرت سے نوافل ادا کرتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورۃ الاخلاص کے ورد کی وجہ سے فرمایا حُبُّكَ اِیَّاھَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّۃَ ط سورۃ اخلاص کی محبت کی بناء پر اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں داخل فرمائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ ط

مسئلہ: احناف کے نزدیک مفتیٰ بہ یہ کہ غائبانہ نماز جنازہ ناجائز اور منع ہے۔

نفل نمازِ شکر

○ قال اللہ العلی العظیم فی القرآن المجید والفرقان الحمید (پ ۱۳ سورہ ابراہیم آیت نمبر ۷)

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ ○

اگر تم نے شکر کیا تو نعمتوں میں زیادتی کروں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو یاد رکھنا میرا عذاب بہت سخت ہے۔

○ اہل ایمان کے لئے لازم ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر شکر ادا کرے زبان سے کلمہ الحمد للہ کہنا بھی شکر ہے اور یہ کلمہ کامل مکمل ذکر بھی ہے اور دعا بھی۔ نعمت ملنے پر دو رکعت نماز ادا کرنا سنت ہے اور دعا مانگے۔ کسی نعمت کے ملنے پر اہل اللہ کی نگاہ فوراً معطی ذات حق پر پڑتی ہے اور اہل دنیا نعمت پا کر اس میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ یہ ناشکری کے مترادف ہے۔ ذکر کرنے سے ذکر ملتا ہے اور شکر سے نعمت میں زیادتی ہوتی ہے اور صبر سے اللہ تعالیٰ کی معیت

Marfat.com

نصیب ہوتی ہے۔ کقولہ عزّوجلّ۔ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ؕ (پ۲۲ سورۃ سبا آیت کریمہ ۱۳) اے معزز داؤد علیہ السلام شکر ادا کرو کہ شکر گزار میرے بندے بہت تھوڑے ہیں۔ صبر اور شکر اور نماز مومن کے لئے اللہ جلّ شانہٗ کی عنایت کردہ یہ عظیم الشان نعمتیں ہیں۔

○ نماز شکر انبیاء کرام علیہم السلام کی سنّت ہے خصوصاً حضور سیّد الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نعمت یا بشارت ملتی تو آپ نماز شکر ادا کرتے اور سر سجدہ میں رکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے اور دعا مانگتے۔

مسئلہ: نفل نماز شکر اور نماز صبر اور نفل نماز تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد کی دو رکعت نماز میں سب کی اکٹھی نیت کر لی جائے تو جائز ہے اور نفلی نماز اشراق، نماز چاشت اپنے اپنے اوقات میں علیحدہ علیحدہ نیّت سے پڑھے۔ (عند العلماء الاحناف)

☆ فقیر محبُّ الفقرآء والعلما' راجی رحمت ربّ العُلیٰ ؕ نے نفلی نمازوں کے فضائل اپنی علمی بساط اور کم مائیگی سے تحریر کئے ہیں۔ اگر کوئی لفظی یا شرعی غلطی ہو تو مطلع کریں۔ تاکہ اصلاح کر لی جائے۔ مخطی اور مصلح کو رب کریم اجر عظیم عنایت فرمائے گا۔ اللہ جلّ شانہٗ کے لاکھ لاکھ درود اور کروڑ کروڑ سلام ہوں اس ذات عالی وقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جنہوں نے اپنی اُمّت کو علمی اور عملی دعوت سے نوازا۔ اللہ ربّ العزّت اس تحفہ کو اپنے محبوب پاک شاہ لولاک علیکَ الصلوٰۃُ والسَّلام ؕ کے وسیلہ جلیلہ سے قبولیت عطا فرمائے۔

"شاہاں را چہ عجب گر بنوازند گدارا"

از

حافظ محمد عنایت اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْاَنَامِ وَبَدْرِالتَّمَامِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْعِظَامِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْبَرَرَۃِ الْکِرَامِ مَادَامَ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ وَّاَقَامَ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی وَصَامَ وَقَعَدَ وَ قَامَ بِعَوْنِ اللّٰہِ الْمَلِکِ الْمُنْعَامِ

Marfat.com

خلفاء راشدین مہدیّین کی نمازیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ جَلَّ شَانَهٗ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○ امام المشاہدین سیدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ خلیفہ الرّسول کی نماز

☆ آپ نے حضور سید الرسل مولی الکل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز کے فرض ہونے سے لے کر تمام کی تمام نمازیں آپ کی اقتداء میں پڑھیں۔ اور مکی زندگی میں اظہار نبوت کے بعد تیرہ سال نماز تہجد کے وضو کی خدمت سرانجام دی اور بفرمان رب الرحمٰن وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ ط آپ اولوالفضل اور صاحب وسعت کے خطاب سے نوازے گئے۔ اور فرمان نبوی سے افضل البشر بعد الانبیاء کا تاج عطا ہوا ۔ بحوالہ پ ۱۸ سورۃ النور آیت کریمہ ۲۲

بود چنداں کرامت و فضلش اولو الفضل خواند ذوالفضلش

○ حضور پُرنور سراپا نور نور علیٰ نور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے پیچھے ۱۷ سترہ نمازیں پڑھیں یہ اعزاز اور کسی صحابی کے حصہ میں نہیں آیا سوائے عشرہ مبشر صحابی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف قرشی رضی اللہ عنہ کے کہ انہوں نے صحابہ کرام کے اصرار پر دوران غزوہ تبوک ظہر کی نماز پڑھائی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوتھی رکعت میں تشریف لائے ان کو پتہ نہ چلا ورنہ پیچھے ہٹ جاتے۔ چوتھی رکعت کی کیفیات سے انہوں نے محسوس کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ نے نماز پوری مکمل کی۔ کسی نے خوب ترجمانی کی ہے

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

○ پہلی قسم:

☆ آپ نماز پڑھا رہے ہیں تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے۔ تو آپ از خود پیچھے ہٹ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امامت کرائی۔ اور آپ مقتدی بن گئے۔ یہ انداز نماز کی حالت میں تعظیم وتوقیر، ادب ومحبت کا بلند ترین مقام ہے۔

○ بروایت صحیح البخاری:

☆ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المدینۃ المنورہ مشہور قبیلہ عمر بن عوف میں صلح کرانے تشریف لے گئے ہوئے تھے کہ نماز ظہر کا وقت ہوگیا۔ تو صحابہ کرام کے اصرار پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے نماز پڑھانی شروع کی۔ خداوند قدوس کی قدرت! کہ آپ تشریف لے آئے۔ صحابہ کرام نے تصفیق ''ہاتھ پر ہاتھ مارنا'' بعدہٗ آپ کے ارشاد گرامی کے مطابق لفظ سبحان اللہ بلند آواز سے پکارنا تاکہ امام سن لے اور جان لے''۔ تو حضور ﷺ کے اشارہ کرنے کے باوجود آپ پیچھے ہٹ گئے اور مقتدیوں کی صف میں کھڑے ہو کر بقیہ ''نماز حضور ﷺ کی اقتداء میں ادا کی''

''ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں''

☆ بعد از نماز فرمایا کہ ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو زیب نہیں دیتا کہ رسول اللہ ﷺ سے آگے بڑھے۔ اور حضور میری پشت کے پیچھے ہوں مقصد یہ کہ نماز میں کعبہ تو میرے سامنے آگے ہو اور کعبہ کا کعبہ ﷺ میرے پیچھے۔ یہ مجھے گوارا نہیں۔ یہ اَلْاَدَبُ فَوْقَ الْاَمْرِ ؕ کا مقام ہے ؎

یوں ادا کرتے ہیں عشاق محبت کی نماز سجدہ کعبہ میں ہو اور دھیان مدینے میں رہے

○ دوسری قسم:

☆ جس کو صحیح البخاری اور صحیح مسلم شریف نے نقل کیا ہے۔ جب حضور تشریف فرما ہوئے اس وقت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امامت کے مصلیٰ پر کھڑے نماز پڑھا رہے ہیں تو آپ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بائیں جانب مصلیٰ پر کھڑے ہو گئے تو صورت یہ تھی بالفاظ بخاری شریف یَقْتَدِیْ اَبُوْبَکْرٍ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ یَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوۃِ اَبِیْ بَکْرٍ ؕ حضور امام ہیں اور صدیق اکبر مقتدی اور صدیق اکبر امام ہیں تو دوسرے سب پیچھے کھڑے مقتدی تھے۔ یہ صورت اپنے اندر ایک عجیب کیفیت اور حکمت پوشیدہ رکھتی ہے۔ اس حالت میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مکبر کہنا روا نہیں بلکہ آپ امام ہیں۔

''سر تو سوئے حرم جھکا دل سوئے مصطفیٰ''

جَزَاہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی عَنْ جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ ؕ یَا اَبِیْ بَکْرٍ مَا اَوْفَاکَ وَ اَسْعَدَکَ ؕ

○ تیسری قسم:

☆ جب حضور ﷺ جلوہ افروز ہوئے تو اسوقت آپ نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ پیچھے آنے لگے تو حضور ﷺ نے روک دیا تو آپ نے نماز مکمل پڑھائی اور حضور ﷺ نے آپ کی امامت اور اقتدار میں نماز پڑھی۔ یہ اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ ؕ کا مظاہرہ ہے۔

Marfat.com

○ بروایت متواترہ:

☆ حضور اقدس و اطہر ﷺ کی مرض الوصال میں جب بیماری شدت اختیار کر گئی تو آپ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اپنے والد ماجد کو کہو کہ وہ نماز پڑھائیں انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے والد ماجد اتنے رقیق القلب ہیں کہ وہ آپ کو مصلیٰ پر دیکھے بغیر نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ حضور ﷺ نے قدرے جلال سے فرمایا کہ تم حضرت یوسف نبی اللہ علیہ السلام والی عورتیں ہو۔ تا آنکہ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے آذان پڑھی اور حضرت ثَانِیَ اثْنَیْنِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جائے نماز پر کھڑے ہوئے اور تکبیر تحریمہ کہی گئی۔ جس کی آواز حضور ﷺ نے سنی اور آپ نے پوچھا کہ جماعت کھڑی ہوگئی؟ عرض کیا گیا ہاں آپ کے حکم سے جلیل القدر صحابی حضرت قثم اور عمِ کریم حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ کو تھام کر آہستہ آہستہ مسجد نبوی میں لائے۔ اس وقت حضور ﷺ پر نقاہت کا عالم طاری تھا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ کی جلوہ آرائی کو محسوس کر کے پیچھے ہٹنے لگے تو آپ نے اشارہ سے روک دیا۔ تا آنکہ حضور نے پہلوئے صدیق میں بیٹھ کر ان کی اقتداء میں نماز فجر ادا فرمائی۔ یہ حضور کی زندگی مبارک کی آخری نماز تھی اور حضور ﷺ نے اشارۃً کنایۃً اپنے عمل سے علیٰ روس الشہادۃ "حکماً" آپ کے منصب امامت اور خلافت حقہ پر مہر ثبت فرمادی۔ اور آپ نے امامت اور خلافت کا حق ادا کر دیا۔ آپ نے اپنے دور خلافت دو سال چار ماہ دس دن میں مسجد النبوی شریف میں بذاتہٖ نمازیں پڑھائیں۔ ایک نماز کا بھی ناغہ نہیں فرمایا۔

○ المدینۃ المنورہ بروز نور افروز ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ ہجری المقدسہ المسجد النبوی میں حضرت ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ فجر کی نماز حضور ﷺ کے حکم سے پڑھا رہے تھے تقریباً تینتیس ہزار صحابہ کرام کا جم غفیر تھا۔ اچانک حجرہ نبوی کا پردہ اٹھا اور حضور پُر نور سراپا نور، نُورٌ علیٰ نور سید یوم النشور ﷺ کا روئے مبارک ظاہر ہوا اور ساری مسجد بقعہ نور بن گئی۔ شمع رسالت کے پروانوں کے جذب وعشق کی انتہا نہ رہی۔ تو یکدم سب کی مشتاق نظریں سجدہ کی حالت میں حضور انور کے چہرہ پر جم کر رہ گئیں۔ اس وقت مشتاقان زیارت ایک عجیب قسم کی ہیجانی کیفیت کے عالم میں گم ہوگئے کہ کہ سر سجدہ میں ہے اور نگاہیں مصطفیٰ کریم ﷺ کے چہرہ انور پر مرتکز ہیں۔ اس منظر کا کسی محب نے کیا عمدہ نقشہ کھینچا ہے

Marfat.com

ہر سر کے مقدر میں کہاں یہ دولت سجدہ　　اور ہر سجدہ کی قسمت میں کہاں رُوئے محمد ﷺ

○ صحابہ کرام کے دل محبوبِ انس وجان شہنشاہ کون ومکاں ﷺ کی شدید علالت سے مرجھائے ہوئے تھے۔روئے انور کی ایک جھلک دیکھ کر مسرور ہوگئے اور چہرے خوشی سے تمتما اٹھے اور جگمگانے لگے۔گلاب کے پھول کی مانند تروتازہ اور شگفتہ۔کسے کیا خبر تھی کہ یہ آخری جلوہ کی تابانی ہے۔اسی روزِ سعید بوقت چاشت اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی فرماتے ہوئے واصل باللہ ہوگئے۔آپ کی زبان مبارک پر آخری الفاظ اَلصَّلٰوۃُ وَالصَّلٰوۃ تھے۔

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَاتُحِبُّ وَتَرْضَاہُ ؕ

در منزلے کہ جاناں روزے رسید باشد　　باخاک آستانش داریم مرحبائے

☆ کاش کہ ہمارا نصیبہ بھی جاگے کہ میرا محبوب جس دن گھر آئے تو میں اس خاک کدہ کے در ودیوار کو مبارک مبارک کہوں۔

درمنزلے خم آبروئے تو چوں یاد آید　　حالتے وقت کہ محراب بفریاد آمد

☆ مجھے حالت نماز میں جب آپ کے چہرہ مبارک کا خیال آتا ہے تو میری عجیب حالت ہوجاتی ہے کہ مسجد کے محراب کے خم کو دیکھ کر آپ کے آبرو مبارک کا خم یاد آجاتا ہے۔یہ کیف سرور لذت فرحت اور حلاوت نماز اور سجدہ کا نصیبہ اور حصہ ہے۔فافہم

○ امام ابوعبداللہ محمد بن احمد انصاری القرطبی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر ''جامع لاحکام القرآن'' میں تحریر فرمایا۔

○ جب خلیفۃ الرسول بلافصل سیدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو وصیت کے مطابق نماز جنازہ کے بعد جسد اقدس کو روضہ اطہر' مرقدِ انور کے سامنے رکھ دیا گیا۔حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر بارگاہ رسالت ﷺ میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد عرض کیا۔یا رسول اللہ ﷺ آپ کا یارِ غار' یار وفا' راز دار نبوت حاضر ہے۔حکم ہو کہاں دفن کریں؟ اتنا عرض کرنا تھا۔کہ حجرہ مطہرہ کا کنڈا اور دروازہ ازخود کھل گیا اور آواز آئی اَوْصِلُو الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْب ؕ یار کو یار کے پاس پہنچا دو اِنَّ الْحَبِیْبَ یُشْتَاقُ اِلَی الْحَبِیْبِ ؕ کہ حبیب اپنے حبیب کا مشتاق اور منتظر ہے۔صحابہ کبار نے صدیق رضی اللہ عنہ کو مجسم صدق کے پہلوئے اقدس میں بروز سہ شنبہ ۲۲ جمادی الآخر ۱۳ھ ہجری المقدسہ کو دفن کر دیا یوں یار وفا یار قبر بھی بن گیا۔ رضی اللہ تعالی ورسولہ عنہ ؕ

Marfat.com

○ مولائے کائنات سیدنا علی مرتضےٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ؒ فرماتے ہیں۔ جَزَاءُ كَ اللّٰهُ عَنَّا وَعَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ يَاسَيِّدِنَا اَبِیْ بَكْرٍ مَا اَوْفَاكَ وَمَا اَسْعَدَكَ ؒ کہتے ہوئے آپ کے جسد اقدس کو لحد میں اتارنے لگے تو ایک عجیب منظر دیکھا کہ اچانک لحد کھل گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بنفس نفیس تشریف فرما ہیں اور فرما رہے ہیں۔ اے علی مرتضٰی! میرے انیس جلیس کا سر میری گود میں رکھ دو۔ (تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ؒ)

○ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو غزوہ خیبر کے موقعہ پر ۷ ھ ہجری المقدسہ زینب بنت مشکم یہودیہ نے کھانے میں جو زہر ہلاہل دیا تھا اس کا تین سال بعد اثر ظاہر ہوا فرماتے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ زہر کے اثر سے انتڑیاں اور جگر کٹ رہا ہے۔ جس سے حضور کی شہادت بشکل وصال ہوئی۔ سفر ہجرت غار ثور میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سانپ نے کاٹ لیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لعاب دہن لگانے سے شفا ہوگئی لیکن تیرہ ۱۳ سال بعد وہ زہر لوٹ آیا جس سے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی شہادت بصورت وصال ہوئی۔ سبحان اللہ دائمی معیت کی بناء پر مقام مطابقت کی کتنی عظیم الشان دلیل جلیل ہے

یعنی وہ افضلُ الخلق بعدَ الرّسل ثانیِ اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

اَصدقُ الصادقین سیّدُ المتقین چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

○ امام المجاہدین امیر المؤمنین سیّدنا ابو حفصہ عُمر الفاروق الاعظم رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم کی نماز:

○ آپ مزینِ المنبر والمحراب عُمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ۲۶ ذوالحجہ ۲۳ ھ ہجری المقدسہ بروز بدھ نماز فجر پڑھانے کیلئے عروس المساجد مسجد النبوی شریف میں حاضر ہوئے۔ صفیں درست ہیں اور امامت نماز کے فرائض ادا کرنے کے لئے مصلّی پر کھڑے ہوئے اقامت کے بعد آپ نے تکبیر تحریمہ اَللّٰهُ اَكْبَر کہہ کر ہاتھ بارگاہِ صمدیت میں باندھے ہی تھے کہ اگلی صف سے ایک مجوسی فیروز نامی ابولولو ایرانی غلام تیزی سے نکلا اور امام المتقین پر پے در پے دو دو باری تلوار سے وار کئے۔ آپ شدید زخمی ہوکر گر پڑے۔ زخموں سے خون کا فوارہ بہنے لگا۔ مسجد خون سے تربتر ہوگئی۔ صحابہ کرام اس کو پکڑنے کے لئے آگے بڑھے۔ تو اس ملعون نے دائیں بائیں تیزی سے خنجر چلانا شروع کردیا۔ جس سے بارہ صحابہ کبار نمازی زخمی ہوگئے جن سے نو صحابی زخموں کی تاب نہ لاکر شہید ہوگئے۔ کسی نے اس پر چادر پھینک کر قابو کرنا چاہا تو آناً فاناً اس نے خودکشی کرلی۔ وہ اپنے ہی ہاتھوں فَنَا فِی النَّارِ ہوگیا۔ امیر المومنین کو ذرا ہوش آیا تو پوچھا نماز پڑھ لی تو عرض کیا ہاں۔ نماز

Marfat.com

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف قرشی جلیل القدر صحابہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم نے پڑھادی تھی۔ آپ نے اس بے وفا دنیا سے اپنی آنکھیں بند کرلیں اور آپ کی روح پر فتوح قفس عنصری سے پرواز کر کے اعلیٰ علیین کے اعلیٰ مقام پر چلی گئی۔ اور شہید محراب مسجد النبوی ہونے کا شرف پایا۔ آپ نے اپنے چند سالہ عہد ہمایوں میں پنجگانہ نماز مسجد نبوی شریف میں خود پڑھائی۔ کعبۃ اللہ میں سب سے پہلے علی الاعلان نماز آپ کے ایمان لانے پر پڑھی گئی تھی۔ مدینہ منور میں رمضان المبارک کے مہینہ میں نماز تراویح پڑھنے کا آپ نے اہتمام فرمایا۔ جس سے تاقیام قیامت قرآن پاک کے نور سے مسجدیں پُر رونق آباد اور اہلِ ایمان کے دل پُر نور ہوتے رہیں گے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ذی شان ہے کہ میرا عُمر ،مسجد کے منبر اور محراب کی زینت ہے۔ رضی اللہ عنہ ط

○ مروی ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی شہادت کی خبر سن کر فرمایا۔ میں نے حجرہ مبارکہ میں تیسری قبر کی جگہ اپنے لئے رکھی تھی لیکن عمر الفاروق رضی اللہ عنہ کی خدمات اسلامیہ کی وجہ سے ایثار کرتی ہوں اور اپنی جگہ ان کو عنایت کرتی ہوں ے

بنتِ صدیق آرام جان نبی	اس حریم برأت پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سورۂ نُور جن کی گواہ	ان کی پُر نُور صورت پہ لاکھوں سلام

☆ ۲۶ ذوالحجہ نماز فجر میں زخمی ہوئے اور یکم محرم الحرام ۱۴ھ ہجری المقدسہ بروز چہار شنبہ بعمر ۶۳ سال روضہ اطہر پہلوئے صدیق میں دفن ہوئے ے

سعدین کا قرآن ہے پہلوئے ماہ میں	جھرمٹ کئے ہیں تارے تجلی قمر کی ہے
ستر ۷۰ ہزار صبح ہیں ستر ۷۰ ہزار شام	یوں بندگی زلف ورخ آٹھوں پہر کی ہے

○ سعدین دوستارے ''زہرہ اور مشتری'' قِران بکسرہ قاف ان کا ایک درجہ اور دقیقہ پر فلک میں جمع ہونا۔ یعنی روضہ اطہر سبز گنبد میں دونوں کا ایک مقام پر دفن ہونا یہاں سعدین دوستارے شیخین کریمین وزیرین جلیلین ''صدیق وفاروق مراد ہیں۔ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ط ماہ اور قمر سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

☆ ''بروایت صحیحہ'' ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ کا چاند فرمایا کرتیں۔ آپ کو بطحا کا چاند بھی کہا گیا۔ نوری ستارے ستر ہزار فرشتے جو مزار پُر انوار قبر اقدس پر صبح شام حاضر ہو کر درود شریف نچھاور کرتے رہتے تھے۔ ستر ۷۰ ہزار صبح آتے اور عصر تک رہتے اور پھر عصر کو بدل دیئے جاتے پھر ان کی جگہ دوسرا گروہ ۷۰ ہزار کا بیت المعمور کا طواف کر کے حاضر ہوتا

Marfat.com

اور صبح تک رہتے درود شریف پڑھتے طواف کرتے اور اپنے نوری پروں کو سبز گنبد سے حصولِ برکت کے لئے مس کرتے اور خوش ہوتے ہیں۔ تا آنکہ صبح کو یہ گروہ چلا جاتا۔ یونہی قیامت تک یہ بدلی کا سلسلہ چلتا رہے گا۔ ملائکہ کرام زائرین کی تعداد اتنی ہے کہ جو ستر ۷۰ ہزار کا ٹولہ ایک بار حاضری دے گیا پھر اس ٹولہ کی قیامت تک باری نہیں آئے گی اگر یہ بدلی نہ ہوتی تو کروڑوں محروم رہ جاتے ''اللہ اکبر''۔ ہم عاصیوں سے یہ معاملہ ہے ہر سال آنے جانے وہاں رہنے کی اجازت ہے۔

معصوموں کو ہے عمر بھر میں ایک بار بار عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے
چھائے ملائکہ میں لگاتار ہے درود بدلے ہیں پہرے بدلی میں بارشِ عُرر کی ہے

نوٹ: فاروق کا مفہوم ہے حق اور باطل میں تمیز کرنے والے۔

وہ عُمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
فارق حق و باطل امامُ الہدیٰ تیغ مسلول شدّت پہ لاکھوں سلام

○ امامُ المصدقین امیر المؤمنین سیدنا ابوعُمر عثمان ابن عفان المعروف ذوالنورین رضی اللہ عنہ

خلیفہ راشد سوم کی نماز:

☆ آپ عشرہ مبشرہ صحابہ کبار سے ہیں۔ کئی بار حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کو جنت کی بشارت سے نوازا۔ بیر رومہ کی خریدنے پر اور غزوہ تبوک ''غزوہ عسرہ'' پر ایک ہزار اونٹ بمعہ ساز وسامان کے پیش کرنے پر جنت کی خوشخبری سے نوازے گئے بایں الفاظ مبارک اگر اس کے بعد عثمان کوئی بھی نیکی کا کام نہ کریں تب بھی جنت ان پر واجب ہوگئی۔ باوجود ان بشارات کے مسجد النبوی شریف میں بکثرت نوافل پڑھتے۔ کسی محرم راز نے عرض کیا تو آپ نے فرمایا تو گیا اس بشارت نعمت عظمیٰ کا شکر ادا نہ کروں۔ سُبحانَ اللّٰہ ط

○ آخری دور خلافت میں عراقی باغیوں اور شامی خارجیوں نے المدینۃ المنورہ میں شورش برپا کردی اور آپ کے مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ سرکار مولائے کائنات علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اپنے دونوں نورِ چشم لختِ جگر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو آپ کی حفاظت کے لئے متعین فرمایا لیکن باغیوں نے مکان کی پچھلی جگہ سے اندر داخل ہوکر خنجر مار کر شہید کردیا۔ بوقت شہادت قرآن پاک کی تلاوت فرما رہے تھے اور روزہ سے تھے اور شرف ہمکلامی خدا سے مشرف تھے۔ جسم اطہر سے خون کا پہلا چھینٹا کلام پاک کی آیت کریمہ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ ج (پ ا سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۳۷) پڑا جو آپ کی شہادت عظمیٰ پر کافی وافی شافی دلیل ہے۔ وہ قرآن پاک کا نسخہ آج تک سلطنت ترکیہ کے

Marfat.com

عجائب خانہ میں موجود ہے۔ ـــ ''برخاک شہیدے برگ ہائے لالہ مے پاشم''

☆ قُدوہ السالکین زُبدۃ العارفین، سندالکاملین، حجۃ الواصلین، ابوالحسن سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ نے اپنی مقبول اور مشہور تصنیف لطیف ''کشف المحجوب'' میں بڑے انداز محبت سے تبصرہ فرمایا ہے ـــ

☆ فرماتے ہیں اس دور ابتلا میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ قائم مقام ابوالانبیاء سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام تھے اور حسنین کریمین قائم مقام جبرائیل علیہ السلام اور فرقہ زندیقہ باغیہ خارجیہ مانند نمرود اور اس کی ''چخہ'' آگ کے تھے۔ جب خلیل جلیل کو منجنیق میں ڈال کر آگ میں پھینکا جانے لگا تو جبرائیل امین علیہ السلام آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا هَلْ لَّكَ حَاجَةٌ میرے لائق کوئی حاجت فرمایا اَمَّا اِلَيْكَ فَلَا ط تیری طرف میری ضرورت کوئی نہیں۔ عرض کیا فَاسْئَلِ اللّٰهَ۔ اللہ تعالیٰ سے عرض دعا کرو۔ فرمایا اے جبرائیل علیہ السلام حَسْبِیْ مِنْ سُوَالِیْ وَعِلْمُهٗ بِحَالِیْ ط جس مقام اور منزل پر اس وقت میں ہوں میری اس کیفیت حالی کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اللہ جل شانہٗ میرے حال کو مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ اس مقام حالی پر دعا کی بھی حاجت نہیں۔ اتنا کہنا تھا کہ رب قدوس نے بلا واسطہ وحی حکم دیا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ ط (پ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت کریمہ ۶۹) اے آگ ٹھنڈی ہو جا میرے پیارے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے لئے اور سلامتی والی ـــ

سپردِ آتشِ نمرود ہو کر ایک انسان نے ـــ یہ ثابت کر کے چھوڑا نار میں کب نور جلتا ہے

○ بروایت صحیحہ:

☆ جلیل القدر صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک دستر خوان تھا جب وہ میلہ ہو جاتا تو آپ اس کو جلتے تنور میں ڈال دیتے۔ آگ میل کچیل کھا جاتی۔ اور دستر خواں صحیح و سلامت رہتا۔ کسی نے آپ سے وجہ پوچھی تو فرمایا ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دستر خوان پر کھانا تناول فرمایا تھا اور اپنے دست مبارک پونچھے تھے۔ جب سے میں اس دستر خوان کو صاف کرنے کے لئے جلتے تنور میں ڈال دیتا ہوں۔ جس چیز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ مس ہو جائے اس کو دنیا کی آگ تو درکنار بحمد اللہ جہنم کی آگ بھی نہ جلا سکے گی۔

Marfat.com

○ بروایت صحیحہ:

☆ ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے تنوری میں روٹیاں لگائیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف لے آئے آپ نے بھی ایک روٹی تنوری میں اپنے دست مبارک سے لگادی۔ سب روٹیاں پک گئیں۔ لیکن آپ کی لگائی ہوئی روٹی نہ پکی۔ تو آپ نے ہماری ام المومنین سے فرمایا۔ اے عائشہ! یہ روٹی قیامت تک نہ پکے گی کہ جس چیز سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ مبارک لگ جائے اس پر دنیا کی آگ تو در کنار جہنم کی آگ بھی اثر انداز نہ ہوگی اور نہ جلا سکے گی۔

☆ بعینہٖ ایسا واقعہ سیّد محمد بہاؤالدین نقشبندی بخاری علیہ رحمۃ الباری کا بھی کرامۃ معتبر کتابوں میں منقول ہے۔

○ امام ربّانی قیوم زبانی محبوب صمدانی سرکار مجدّد الف ثانی شیخ المشائخ جناب احمد علیہ الرحمۃ سرہندی نقشبندی فرماتے ہیں

☆ ''وجہ تسمیۃ لقب ذوالنورین'' شرعی یہ بدیہی امر ہے کہ حضور نور سراپا نور نور علیٰ نور سیّد یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہزادیاں سیّدہ رقیہ طیبہ' سیّدہ ام کلثوم یکے بعد دیگرے آپ کے حبالہ نکاح میں آئیں۔ بدیں وجہ دونوروں والے کہلائے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ؎

ارشاد فرمایا: اَحْسَنُ شَیْءٍ یَرَی الْاِنْسَانُ رَقِیَّۃُ وَبَعْلُھَا عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ ؎

یعنی عثمان صاحب قمیص ھدیٰ — حلّہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام

درّ منشور قرآن کی سلک بہی — زوج دونور عفت پہ لاکھوں سلام

○ نیز فرمایا اہل طریقت کے نزدیک الشیخین الکریمین اور وزیرین جلیلین سیدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ دونوں انوار نبوت اور انوار محمدی کے پروردہ تھے۔ اور حضرت امیر سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ انوار ولایت محمدی علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والسلام کے حامل تھے۔ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ باعتبار برزخیت انوار نبوت اور انوار ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مستفیض ہونے کی بناء پر ذوالنورین کے لقب سے ملقب ہیں۔ آپ کا طریقت میں سلسلہ عالیہ عثمانیہ معروف ومشہور ہے۔ اور خلافت عثمانیہ جس کا صدر مقام ترکیہ قسطنطنیہ تھا عرصہ دراز تک اسلامی دنیا پر حکمران رہے۔ آپ کا مزار پُر انوار اور آخری آرام گاہ جنت البقیع المدینۃ المنورہ بجانب شمال مشرقی کونہ میں زیارت گاہ قدسیاں ہے۔ آپ خوبصورت ترین انسان ہمشکل سیدنا ابراہیم

Marfat.com

علیہ السلام تھے۔آپ اپنی زندگی میں مدینہ طیبہ سے سوائے حج بیت اللہ کے باہر نہیں گئے اور اپنے بارہ سالہ دور خلافت میں مسجد نبوی شریف میں پنجگانہ نمازیں خود پڑھاتے رہے۔

○ نماز جنازہ:

☆ آپ کی نماز جنازہ تحفہ ہذا ص ۴۱۲ پر ملاحظہ ہو۔

نُور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا — ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نُور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نُور کا — تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نُور کا
میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نُور کا — نُور دن دونا تیرا دے ڈال صدقہ نُور کا

○ امام الواصلین امیر المؤمنین سرکار فیض بار سیّدنا ابوالحسن علی مرتضےٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہٗ الکریم خلیفہ چہارم کی نماز:

☆ سرکار مولائے کائنات' اسد اللہ الغالب کے فضائل وکمالات اور کرامات قرآن پاک کی آیات بیّنات کثیر التعداد اور احادیث مبارکہ اور روایات متواترہ سے ثابت ہیں۔آپ کی ۱۳ رجب المرجّب بروز نور افروز جمعۃ المبارک کو کعبۃ اللہ میں ولادت ہوئی۔آپ چوتھے خلیفہ راشد تھے تقریباً پانچ سال خلافت کے امور سرانجام دیئے۔۱۷ رمضان المبارک ۴۰ھ ہجری المقدسہ جامع مسجد کوفہ نماز فجر کے لئے داخل ہوئے۔تو اچانک ایک اشقی الناس ازلی ابدی بدبخت عبدالرحمٰن بن ملجم خارجی ملعون نے آپ کو خنجر مار کر شہید کر دیا۔آپ کی آخری آرامگاہ نجف اشرف بمقام غزنین (عراق) میں ہے۔

کسے را میسر نہ شد ایں سعادت — بکعبہ ولادت بمسجد شہادت

بروایت صحیحہ متواترہ سرکار فیض بار کی ایک نماز کا تذکرہ:

☆ فتح غزوہ خیبر کی واپسی ۷ ہجری المقدسہ پر حضور سید الرُّسل مولائے کل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسجد شمس وادی صہباء حوائی قباء شریف میں نماز عصر ادا فرمائی اور فاتح خیبر کے زانوے اقدس کو تکیہ بنا کر آرام فرما ہوئے۔جبکہ انہوں نے ابھی نماز ادا نہیں کی تھی کہ دیکھتے ہی دیکھتے سورج اپنی منزلیں طے کرتا ہوا غروب ہونے لگا۔آپ کی کیفیت حالی اور واردات قلبی کو کون جان سکتا ہے۔جبکہ حضور حالت وحی میں تھے اور ان کی گود میں استراحت فرماتے تھے۔کہ کائنات عالم میں اولیآء کاملین کے فیض رسان امام الواصلین کو نماز عصر قضا ہوتے نظر آرہی ہے اور نماز عصر بھی وہ

Marfat.com

نمازِ عصر جس کی حفاظت کا رب قدوس جلّ شانہٗ نے حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی (پ۲ سورہ البقرہ آیت کریمہ ۲۳۸) سے حکم نافذ فرمایا ہے سبحان تیری قدرت۔ کیفیات قلبی ایک طرف حکم خداوندی دوسری طرف اور راحت قلب و جان، جان جاناں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی استراحت ایک طرف۔ ذوق وشوق نماز ایک طرف اور عشق و محبت اور ادب کی کشمکش دوسری طرف، ایک طرف نماز بصد ناز اور دوسری طرف میٹھی میٹھی نیند محبوب کردگار۔ ایک طرف ذوق نماز کا تقاضا تھا۔ کہ اٹھو نماز ادا کرو کہ سورج غروب ہورہا ہے۔ اور نماز ہاتھ سے نکلی جارہی ہے۔ اور دوسری طرف جذبہ عشق اور کیف ادب، محبت رسالت کہ بار بار کعبۂ حقیقت اور قبلہ مقصود کی نیند مبارک یاد آتی ہے۔ ہزاروں سالوں کی عبادت اس کیف پر قربان۔ مفتی دل عشق نے فتویٰ دیا کہ آج اپنی نماز نیند پر قربان کردو ؎

نمازیں گر قضا ہوں تب ادا ہوں نگاہوں کی قضائیں کب ادا ہوں

○ امام الاولیاء کا امتحان تھا۔ اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبْ ؎ کی مثال قائم کرکے آپ امر ہوگئے۔

☆ تاآنکہ نبوت کی گود میں تربیت پانے والے ''منبع ولایت'' علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی نماز قضا ہوگئی کہ سورج غروب ہوگیا۔ مفتی علم و عقل نے سارے جسم میں ہیجان کی کیفیت پیدا کردی۔ اور جذبہ ہیجان کی بدن میں لہریں دوڑنے لگیں تو بتقاضاءِ بشریت آپ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو ٹپک پڑے اور وَالضُّحٰی والے نوری مکھڑے پر جاگرے تو آپ اپنی نیند مبارک سے اس وقت بیدار ہوئے۔ جبکہ آپ اپنے امتحان کی منزلیں طے کرکے یہ ثابت کرچکے تھے ؎

مولیٰ علی نے واردی تیری نیند پر نماز اور وہ بھی عصر جو سب سے اعلیٰ خطر کی ہے
مغز قرآن، روح ایمان جان دین رضی اللہ عنہ ہست حُب رحمۃٌ لِّلعٰلَمِین

○ سرکار مدینہ سرور سینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محبت بھری نگاہ سے دیکھا اور پوچھا کیا بات ہے۔ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز قضا ہوگئی تو نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارگاہ مجیب الدعوات میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ اے احکم الحاکمین! اے ارحم الراحمین میرا علی رضی اللہ عنہ تیری اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں مشغول تھا'' بروایت ثانیہ ثابتہ'' آپ حضور شمس النبوت والرّسالت علیک الصلوٰۃ والسلام نے شمس السماء کی طرف انگلی سے اشارہ کیا تو وہ اپنے نبی کی انگلی کے اشارے سے انہیں قدموں اپنی منزل عصر پر واپس لوٹ آیا۔ تو آپ نے بصد حمد و شکر نمازِ عصر قضا کی۔

Marfat.com

○ مقام مصطفیٰ کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم ط

☆ کقولہ العلی العظیم ط (پ۳۰ سورۃ الانشراح آیت کریمہ۴)

وَرَفَعْنَالَكَ ذِكْرَكَ ط اور ہم نے تیرے لئے تیرے ذکر کو بلند کیا۔

ذکرِ حق جو ان سے جدا چاہو نجدیو — واللہ ذکرِ حق نہیں کنجی سقر کی ہے

۱۔ بروایت صحیحہ:

○ مرتبہ اول میں ارشاد فرمایا۔ وَاِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِیَ ط اور جب میں ذکر کیا جاؤں تو میرے ذکر کے ساتھ تیرا ذکر بھی ہوگا۔ اللہ رب العزت نے آپ کے ذکر کو اپنے ذاکر کی معیت عنایت فرمائی۔ جو دائمی ہے لہٰذا مومن اپنے ایمان کے کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت میں۔ مؤذن آذان میں۔ خطیب اپنے خطبہ جمعۃ المبارک اور خطبہ عیدین سعیدین میں۔ ذاکر اپنی مجلسِ ذکر میں اور واعظین محراب و منبر پر میرے ذکر کے ساتھ محبوب تیرا ذکر کرتے رہیں گے۔ اور نمازی میری خاص عبادت نماز میں مقام تشہد میں ذکر خدا کے ساتھ ذکر مصطفیٰ کرتا رہے گا۔ اور فرمایا محبوب میں نے عرش عظیم لوح محفوظ پر اپنے نام اَللّٰه کے ساتھ تیرا نام مُحَمَّد لکھ دیا ہے عَزَّ اِسْمُهٗ وَجَلَّ ذِكْرُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط هٰكَذَا يَنْبَغِىْ اَنْ يُفْهِمَ الْمَقَامَ ط وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْاِنْعَامِ ط یہ عطیہ خدا اور رضاء مصطفیٰ کا مقام خاص ہے۔

۲۔ بروایت صحیحہ:

○ مرتبہ ثانیہ میں فرمایا وَجَعَلْتُ ذِكْرَكَ ذِكْرِىْ ط میں نے تیرے ذکر کو اپنا ذکر کیا۔ درود شریف ''صلوٰۃ والسلام'' کا ورد وظیفہ اور آپ کے فضائل' شمائل' خصائل کا تذکرہ اور آپ کے اقوال' افعال' اعمال اور احوال کا بیان اور آپ کے کمالات و معجزات بصورت نثر وعظ ہوں یا بصورت نظم نعت یہ سب تیرے ذکر، میرے ذکر ہیں۔

۳۔ بروایت صحیحہ:

○ مرتبہ ثالثہ میں فرمایا۔ جَعَلْتُكَ مِنْ ذِكْرِىْ ط میں نے تجھے اپنا ذکر کیا۔ یعنی اسم بھی ذکر جسم بھی ذکر، اسم بھی ذکر مسمّٰی بھی ذکر، آپ کی ذات بھی ذکر اور صفات کو بھی ذکر کر دیا۔ مقام ذکر میں ذکر اسم ذات اللہ اور ذکر نفی اثبات کے بعد مقام عظمت اور رفعت اور معیت میں یہ ذکر کا بلند ترین اور اعلیٰ درجہ ہے۔ کعبۃ اللہ کی زیارت اور مصحف پاک کی تلاوت اور نماز کو بھی ذکر فرمایا گیا

Marfat.com

ہے۔اور یہ ذکر مندرجہ بالا ذکرِ زیارت سے فروتر اور ادنیٰ مقام کے حامل ہیں۔ ثابت ہوا سرکار فیض بار علی کی نگاہیں اپنے نبی کے چہرہ وجہ اللہ پر ایسے انہماک اور استغراق سے مرتکز تھیں کہ زیارت سے نگاہوں میں ذکر اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار وتجلیات کے جلوؤں کا ایک جہاں سمایا ہوا تھا اور نماز کا خیال تک نہ رہا اور سب کچھ بھول گئے اور اپنی گود کو حضور کا سرہانہ بنانے اور نیند سے نہ جگانے کے اس فعل ''خدمت رسول'' کو حدیث پاک میں اطاعت اللہ واطاعت رسول سے تعبیر فرمایا۔اور حضور کی نیند کو اپنی نماز سے افضل جانا اور حضور کی نیند پر اپنی نماز قربان کردی۔ یہ اَلْاَدَبُ فَوْقَ الْاَمْرِ ؎ کی شان کا عظیم المرتبت رفیع الدرجت مظاہر تھا۔

۴۔ بروایت صحیحہ:

○ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک نام اسماء النبی الکریم میں ذِکْرُ اللّٰہ ہے۔اسماء صفاتیہ میں سبحان اللہ یہ کتنی پیاری پیاری نسبت ہے۔ذکر اللہ، نُور اللہ، رسولُ اللہ، نعمتُ اللہ۔بیتُ اللہ' کلام اللہ یہ سب القابات' انعامات اور عنایات عطیہ خداوند قدوس ہیں ؎

ذکر حق جوان کے سوا چاہو منکرو — یہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے

○ حکمت جلیلہ:

☆ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو بارگاہ خداوندی میں سجدہ کرتا اور تسبیح پڑھتا ہے۔اور جب غروب ہوتا ہے تو سجدہ کرتا ہے۔جب حضور شمس النبوۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اشارہ ہوا تو اس وقت سورج سجدہ میں تھا۔تو سورج نے بارگاہ رب العزت میں زبان حال سے عرض کیا کہ مولیٰ کریم کیا حکم ہے؟ ادھر تیرا سجدہ ہے ادھر میرے رسول کا اشارہ۔حکم ہوا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کہ انہوں نے میرے محبوب کریم کی نیند پر نماز قربان کردی تُو میرے محبوب پر سجدہ فدا کردے تو سورج واپس وقت عصر پر لوٹ آیا۔تو آپ نے نماز عصر ادا فرمائی اور سورج حالت سجدہ میں جا کر غروب ہو گیا۔

☆ اللہ اکبر۔حضور نُور سراپا نور' نُور علیٰ نُور' سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے معجزہ عظیمہ سے ان کو ایسی نماز پڑھائی اُس کے تذکرے رہتی دنیا تک مجھ جیسے ہیچمدان اپنے قلم سے رقم اور اپنی زبان سے محراب ومنبر پر بیان کرتے رہیں گے ؎

مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعین — ساقی شیر وشربت پہ لاکھوں سلام
شیر شمشیرزن شاہ خیبر شکن — پرتو دست قدرت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

○ پانچویں خلیفہ راشد امیر المومنین سیدنا ابو محمد الحسن مجتبےٰ رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ کی شان میں کثیر احادیث شاہد ہیں۔ آپ کا نام نامی اسم گرامی ''حسن'' جبرائیل علیہ السلام ریشمی رومال میں کندہ عرش سے لے کر آئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واضح لاریب ارشاد گرامی ہے۔ میرے یہ دونوں بیٹے جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ شہزادہ نبوت سیّدنا حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سر تا سینہ اور شہزادہ گلگون قبا امام حسین رضی اللہ عنہ سینہ تا پا شبیہہ رسول تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور ان سے محبت فرما جو ان سے محبت کرتے ہیں۔ چھ ماہ مسند خلافت کو زینت دی۔ آخری عمر شقی القلب بیوی کے زہر دینے سے آپ شہید ہو کر سیّد الشہدآء کے مرتبہ پر فائز المرام ہو گئے۔

○ بروایت معتمدہ:

☆ ایک مرتبہ سبطِ رسول سیدنا امام حسن مجتبےٰ حَسّن وجھہٗ الکریم سے کسی اُموی نے کہا اے حسن! آپ کو ابن رسول کہا جاتا ہے حالانکہ آپ ابن علی ہو تو آپ نے فی الفور برجستہ جواب دیا کہ ابن رسول تو ہمیں قرآن پاک میں رب کریم نے فرمایا ہے۔ اور آیت مباہلہ سورہ اٰل عمران آیت کریمہ ۶۱ تلاوت فرمائی اور وہ مبہوت ہو کر رہ گیا۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؂

(بحر العلوم حضرت اعلیٰ السید مہر علی شاہ گولڑہ شریف علیہ الرحمۃ)

○ بروایت صحیحہ:

☆ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھامے رکھا تو روز قیامت کامیاب اور سرخ رو ہو جاؤ گے ایک قرآن مجید فرقان حمید اور دوسری میرے اہلِ بیت اطہار ؂ بروایت ثانیہ ایک قرآن عظیم فرقان حکیم اور دوسری میری سنت۔

پارہ ہائے صحف غنچہ ہائے قدس — اہل بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام
حسن مجتبےٰ سیّد الاسخیاء — راکب دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام
اس شہید بلا شاہِ گلگوں قبا — بیکس دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام
دُرِّ دُرجِ نجف مہر بُرجِ شرف — رنگ رومی شہادت پہ لاکھوں سلام

○ اہل سنّت والجماعت کا مسلک: صحابہ کرام کا ادب اور اہل بیت اطہار سے محبت ہے۔ آج کا دور پُرفتن اور ابتلا د آزمائش کا دور دورہ ہے۔ مدح صحابہ کرام کے ضمن میں قدح اہلبیت

Marfat.com

پاک اور مدح اہلبیت اطہار میں قدح صحابہ کرام گمراہ بددینوں کا شیوہ ہے العیاذُ باللّٰہِ العظیم ط سبحان اللہ کسی نے کیا عمدہ کہا ہے۔

صدیق عکس حسن کمال محمدؐ است ﷺ — فاروق ظل جاہ وجلال محمدؐ است ﷺ
عثمان ضیاء شمع جمال محمدؐ است ﷺ — حیدر بہار باغ آلِ محمدؐ است ﷺ
اسلام ما اطاعت خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم — ایمان ما محبت آلِ محمدؐ است ﷺ

آئمہ مجتہدین کرام علیہم الرحمۃ والرضوان من الملکِ المنعام الی یوم القیام ط کی نمازیں

○ امام اعظم از آئمہ اربعہ علماء مجتہدین سے فقیہ اعظم ہیں اور سراج الامۃ کے لقب سے ملقب ہیں۔ سات سے زائد صحابہ کرام کی زیارت کی اوران کی صحبت علمی سے استفادہ کیا۔ امام اعظم کی ہستی اٰیاتٌ مِّنْ اٰیٰتِ اللّٰہ ہے اور ہمارے حضور ﷺ کے معجزات سے بمنزلہ ایک معجزہ ہے۔ آپ کا حنفی مسلک کمالات نبوت سے مناسب رکھتا ہے۔

○ حضور محبوب علام الغیوب دانائے خفایا وغیوب ﷺ کی علم غیب کی خبریں ''پشین گوئیاں''

☆ متعدد روایات احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ قرب قیامت اولوالعزم رسول حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام آسمان سے جامع مسجد دمشق ''ملک شام'' کے مینارہ پر بحیثیت اُمتی نزول فرمائیں گے۔ امام محمد المہدی موعود آخرالزمان علیہ رحمۃ الرحمان کو دوران طواف کعبۃ اللہ المعظمہ میں حجر اسود کے قریب لوگ پہچان لیں گے۔ جبکہ ان کی عمر شریف اس وقت چالیس سال ہوگی اور کثیر التعداد لوگ ان کے دست حق پرست پر بیعت کریں گے۔ ان دونوں کی ملاقات فلسطین یروشلم بیت المقدس مسجد اقصیٰ میں ہوگی۔ اس وقت نماز کی تکبیر بھی جاری ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی امامت کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے۔ دونوں مل کر جہاد سے حکومت اسلامیہ قائم کریں گے۔ اور خلافت علیٰ منہاج النبوت کا دور دورہ ہوگا اور چالیس سال تمام روئے زمین پر فقہ حنفی کے مطابق احکام کا نفاذ کریں گے اور نسبت نقشبندیہ مجددیہ کی تکمیل فرمائیں گے اور خلافت راشدہ علیٰ منہاج النبوت کا دور دورہ ہوگا۔ اور دنیا کے ہر خطہ میں پرچم اسلام لہرائے گا اور توحید و رسالت کے ڈنکے بجیں گے۔

○ مُغل شہزادہ داراشکوہ اپنی مشہور و معروف تصنیف سفینۃ الاولیآء میں ارقام فرماتے ہیں۔

☆ حضور پرنور نور علیٰ نور رسید یوم النشور ﷺ نے حضرت انس بن مالک مشہور محدث صحابی رضی اللہ عنہ کے دہن میں اپنا لعاب مبارک اس وصیت کے ساتھ منتقل فرمادیا کہ وہ اسے امام ابوحنیفہ

Marfat.com

تک پہنچا دینا۔ وہ لعاب مبارک ان کے منہ میں بصورت آبلہ تالو میں محفوظ رہا۔ انہوں نے عالم طفولیت میں امام اعظم کے منہ میں پہنچا دیا۔ جبکہ آپ کے والد ماجد حضرت ثابت رضی اللہ عنہ ان کو لے کر مدینہ منورہ حاضر ہوئے تھے۔

○ آپ نے پچاس سال تک عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا فرمائی۔ آپ فَنَا فِي الرَّسُوْل کی منزل پر فائز المرام تھے۔ آپ کے عشق اور علم اور عبادت کے متعلق کچھ لکھنا سورج کے سامنے چراغ روشن کرنے کے مترادف ہے۔ تاہم حصول برکت اور وصول سعادت کے لئے چند حروف بطور تبرک تحریر کر رہا ہوں تاکہ مغفرت کا سبب بنے ؎

چہ نسبت ذرہ را باعین خورشید چہ دعویٰ خاک را بہ عالم پاک

○ ایک دفعہ حج بیت اللہ زادشرفہ العظیم کے شرف سے مشرف ہونے کے بعد کعبۃ اللہ میں نفل پڑھنے کی اجازت طلب کی۔ تو آپ نے ایک رات کعبۃ اللہ شریف کے اندر گذاری کہ دو رکعت نماز نفل کی نیت باندھی ایک رکعت میں ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر پورا قرآن پاک [1] ختم کیا۔ اور دوسری رکعت میں دوسری ٹانگ پر کھڑے ہو کر قرآن کریم دوسرا ختم کیا اور پھر سیدُ الرُّسل مولائے کُل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت میں سنّت مطہّرہ پر عمل کرتے ہوئے سر سجدہ میں رکھ کر یوں عرض کیا مَاعَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ ؕ

وَمَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ ؕ میں نے تیری عبادت نہ کی جس طرح حق عبادت تھا۔ اور میں نے تجھے نہ پہچانا جیسا پہچاننے کا حق تھا۔ تو گوشۂ کعبۃ اللہ سے ندا آئی تو نے پہچانا اور خوب پہچانا اور میں نے تجھے بخش دیا اور اس کو بھی جو تیری تقلید ''مسلک حنفی'' پر ہوگا۔ مفتیٰ بہ اور مختار مذہب اجلہ آئمہ کبار و اعاظم علماء نامدار کا یہی حنفی مسلک ہے۔

---

[1] باب مدینۃ العلم سرکار مولائے کائنات علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم گھوڑے پر سوار ہونے کے لئے اپنا دایاں پاؤں ایک رکاب میں رکھتے اور دوسرا پاؤں مبارک رکاب پر رکھنے سے پہلے قرآن پاک ختم کر لیتے ''ذكره القاري في المرقات'' نیز کعبۃ اللہ کے ملتزم باب کعبۃ اللہ تک طواف میں پورا قرآن مجید پڑھ لیتے۔ ذكره المحقق في اشعة اللّمعات ؕ برہان الدین ابن ابی شریف قدس سرہ اللطیف روزانہ پندرہ قرآن مجید پڑھ لیتے۔ ذَكَرَهٗ في نَغمات الانس ؕ هٰكَذاإِلٰى مَالَا نِهَايَة ؕ علامہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہٗ الاقدس کی تصنیف لطیف ''حدیقہ ندیہ'' میں تحریر منیف سے لکھا۔ لَايَسْتَبْعَدُ هذا على اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ الَّذِىْ غَلَبَتْ رُوْحَانِيَّتُهم عَلٰى اَجْسَامِيَتِهِمْ فِي لِسَانِ وَلِيٍ، كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْهُوَاَقْرَبُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

Marfat.com

اَعِدْذِکْرَ نُعْمَانٍ لَّنَا اِنَّ ذِکْرَہٗ هُوَ الْمِسْکُ مَاکَرَّرْتَ یَتَضَوَّعُ

☆ نعمان کا ذکر بار بار کرو بیشک ان کا ذکر مشک کی مانند ہے جتنا اسے کھساؤ گے زیادہ خوشبو دے گا۔

بروایت صحیحہ:

☆ آپ نے ۹۹ بار ربّ العزّت جلّ شانہٗ کو دیکھا۔اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زیارت باطہارت سے کئی بار نوازا۔اور کئی اجلہ علماء کرام کو آپ کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور مسائل پوچھے۔

○ امام اعظم کا مقام داتا گنج بخش کی نظر میں:

☆ قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین سند الکاملین مظہر علوم الجلی والخفی السید علی مخدوم ہجویری المعروف داتا گنج بخش لاہوری لا زالت تجلیات برکاتہٗ کی تصنیف لطیف تالیف منیف "کشف المحجوب" ص ۱۷ میں خواب مبارک جو عظمت سیدنا امام اعظم نعمان بن ثابت، المعروف امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہٗ تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار کے ۲۹۰ پر ملاحظہ ہو جو نہایت روح پرور، ایمان فروز تبصرہ پر مشتمل ہے۔

○ عالم جلیل امام مجتہد از آئمہ اربعہ سیدنا ابوعبداللہ محمد بن ادریس ہاشمی شافعی قدس اللہ اسرارہ الاقدس کی نماز:

☆ مسلک شافعی کی مناسبت کمالات ولایت سے ہے۔آپ کے پیروکار علماء کرام معہ اپنی اپنی تصنیفات مقدسہ کے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقبول ہیں۔محبت اور ادب میں درجہ کمال پر ہیں۔آپ کی رمضان المبارک کے ماہ مبارک میں عبادت کا یہ عالم تھا۔نماز تراویح میں دس قرآن پاک ختم کرتے اور سو رکعت نماز نفل روزانہ ادا فرمایا کرتے۔اہل بیت اطہار سے آپ کی محبت اور ادب اظہر من الشمس وازہر من الامس تھی جو دین اسلام کے عقیدہ کی اصل بنیاد ہے۔

○ فقیہ امت حافظ الحدیث تیسرے امام از اربعہ آئمہ مجتہدین سیدنا امام مالک بن انس بن مالک مدنی علیہ الرحمۃ کی نماز:

☆ فقہ مالکی کے مقلدین صوبہ حجاز شام اور مصر میں بکثرت ہیں۔آپ کو محبوب پاک سیدلولاک علیک الصلوٰۃ والسلام سے بیحد عشق تھا۔بناء بریں آپ کا المدینۃ المنورہ شہر سے محبت وادب کا یہ عالم تھا۔کہ ساری عمر صرف ایک بار فریضہ حج بیت اللہ شریف ادا کرنے المکۃ المکرمہ گئے علاوہ

Marfat.com

ازیں کسی صورت شہر محبوب سے باہر نہیں نکلے کہ مبادا انہیں اس سرزمین مقدس کے باہر موت نہ آجائے۔ ؎ ''خوش ترآں شہرے کہ دروے دلبراست''

○ اور محبوب پاک' صاحب لولاک علیک الصلوٰۃ والسلام کی بھی نظر عنایت آپ پر اس قدر تھی کہ کبھی بھی آپ نے مشاہدہ جمال جہاں آراء ''زیارت'' سے انہیں محروم نہیں رکھا۔ اور خود بیان فرماتے ہیں۔ مَابِتُّ لَيْلَةً اِلَّا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؎ مجھ پر کوئی رات ایسی نہیں گزری جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مجھے مشرف نہ فرمایا گیا ہو۔ آپ ہمیشہ اپنی مشہور اور مقبول کتاب مستطاب ''صحیفہ نبوی''''موطا امام مالک'' کا درس حدیث دیا کرتے۔ اور پنجگانہ نماز مسجد النبوی شریف میں پڑھاتے اور شب کو نفلی عبادت مدینہ طیبہ کی گلیوں اور آثار نبوی پہاڑوں' ٹیلوں میں پڑھا کرتے کہ میرا سجدہ وہاں ہو جہاں نقش قدم مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لگا ہو۔ المدینۃ المنورہ ۱۵۱ھ ہجری المقدسہ بعمر شریف ۹۴ سال نماز پڑھنے کی حالت سجدہ میں آپ کی روح پاک قفس عنصری سے پرواز کر کے جنت الفردوس جا پہنچی۔ آپ کا مزار پُر انور جنت البقیع میں زیارت گاہ امت ہے۔ اللہ اللہ۔ عشق اور محبت وادب والوں کے مقام ہماری عقل و بینش تقریر و تحریر سے وراءُ الوراء ہیں۔ فافہم

تیرا آستان ہے کمال تر تیری راہگذر بھی تو خوب ہے
میرے سجدے جو تھے تڑپ رہے تیرے نقش پا پہ مچل گئے

○ بطل جلیل فاضل نبیل امام مجتہد از اربعہ آئمۃ کرام سیدنا احمد بن حنبل طابَ اللّٰهُ ثَرَاهُ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ ؎ کی نماز:

☆ آپ کے پیروکار حنبلی کہلاتے ہیں آپ کے مقام کی تفہیم کے لئے اتنا جاننا ہی کافی ہے کہ آپ کے مقلدین کرام میں سرکار غوث اعظم جیلانی شاہ بغدار علیہ الرحمت ہیں۔ آپ کا مسلک حنبلی محبت ادب اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جامع ہے۔ آپ کی عبادت کا حساب کرنا انسانی عقل وفہم سے بلند تر ہے۔ آپ ہمہ وقت مصروف عبادت رہتے روزانہ تین سو رکعت نماز نفل ادا کرتے جب ظالم خلیفہ بنوامیہ، مامون، منصور، معتصم نے مسئلہ خلق قرآن کے اختلاف پر آپ پر تشدد کیا اور کوڑے مارے۔ ''بقول امام شافعی علیہ الرحمۃ ؎''

☆ اگر وہ کوڑے ہاتھی کو مارے جاتے تو وہ بھی چنگھاڑ اٹھتا۔ لیکن آپ نے صبر جمیل کیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہٗ کی اولاد ہونے کی وجہ سے معاف کر دیا۔ اس عالم ضعف اور حالت بیماری

Marfat.com

میں بھی آپ روزانہ ''نماز فرض پنجگانہ با جماعت'' کے علاوہ سو رکعت نماز نفل ادا فرمایا کرتے ۔

شافعی مالک واحمد وامام حنیف — چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام
کاملان طریقت پہ کامل درود — حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام

''علیہم الرحمۃ والرضوان''

○ تبصرہ:

☆ ابتداء اسلام تاہنوز علماء کرام، اولیاء عظام متقدّمین تامتاخرین سب کے سب کسی نہ کسی امام مجتہد از آئمۃ اربعہ پیروکار اور مقلد ہوئے ہیں۔ غیر مقلد اور غیر اہلسنّت وجماعت سے کوئی ولی صاحب مقام ہوا ہے نہ ہوگا۔ امام ربانی سرکار مجدّد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی نقشبندی اور ابو الفضل السید علی الہجویری المعروف داتا گنج بخش لاہوری حنفی امام اعظم کے مقلد تھے۔ حضرت ابو الحسن شاذلی علیہ الرحمت سرکار امام محمد بن ادریس شافعی ہاشمی علیہ الرحمۃ کے مقلد تھے۔ علامہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ مالکی تھے۔ اور امام الآئمۃ عالم دار الہجرۃ المدینۃ المنورہ سیدنا امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ کے زیر تقلید تھے اور سرکار غوث اعظم جناب الشیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ الرحمانی عالم جلیل فاضل نبیل امام احمد بن حنبل قدس سرّہ الاجل کے پیروکار تھے۔

☆ علماء کرام، اولیاء عظام کے مرید ہوتے ہیں اور اولیآء کرام، علماء عظام کے شاگرد ہیں۔ ظاہر شریعت اور باطن طریقت میں دونوں ایک ہیں۔

☆ شریعت مطہرہ میں فتویٰ مجتہد کے قول پر ہے نہ کہ ولی کے کشف پر۔

○ اَقُوْلُ الْفَقِیْرُ غُفِرَلَہُ الْمَوْلَی الْقَدِیْر ط اولوالعزم رسول حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے اپنی امت کے لئے پتھر پر عصا مار کر اپنے معجزہ سے بارہ چشمے بہادیئے جو بارہ قبائل کی زندگی کے ساتھ ہی خشک ہوگئے۔ ہمارے حضور سید الانبیآء والرّسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مومن کے قلب پر اپنی نگاہ کی ضرب سے معجزۂ چار چشمے ظاہری اور چار چشمے باطنی جاری فرمادیئے۔ ظاہری چشمے شریعت مطہرہ حنفی شافعی مالکی اور حنبلی اور چار چشمے باطنی طریقت نقشبندی قادری چشتی سہروردی جن سے امت مسلمہ تاقیامت روحانی جسمانی فیض سے سیراب ہوتی رہے گی سبحان اللہ دین اسلام میں چار کے عدد کا کیا مقام ہے ۔

چار رسل فرشتے چار، چار کتب اور دین چار — سلسلے دونوں چار چار لطف عجب ہے چار میں
آب وباد خاک، آگ ان ہی چار کی کائنات — چار کا سارا ماجرہ ختم ہے چار یار میں

Marfat.com

نکتہ جمیلہ:

○ ظاہری اعمال اسلام پر عمل کرنا شریعت ہے اور ظاہری اعمال نماز روزہ حج زکوٰۃ کے جو احوال قلب و روح پر پیدا ہوتے ہیں وہ طریقت کہلاتے ہیں۔ شریعت و طریقت دونوں ایک ہیں۔ لَافَرْقَ فِیْہِ ط

○ بروایت صحیحہ:

☆ اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ ط میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔ فروعی مسائل فقہی میں آپس کے اختلاف کو رحمت فرمایا نہ کہ مخالفت کو۔ کہ اختلاف سے ہدایت کی راہیں کھلتی ہیں اور مسائل میں وسعت پیدا ہوتی ہے اور عمل میں آسانی ہوتی ہے جب کہ مخالفت میں عداوت اور دشمنی اور فرقہ بندی جو شریعت اسلامیہ میں ممنوع ہے۔ قیامت تک اجتہاد کا دروازہ کھلا رکھا گیا ہے کہ گردش لیل و نہار سے جدید قسم کے مسائل پیدا ہوتے ہیں مثلاً الاوڈ سپیکر پر نماز۔ روزہ کی حالت میں ٹیکہ۔ ہوائی جہاز کا سفر وغیرہ نماز با جماعت۔ آئمہ احناف کے نزدیک فرض نہیں واجب ہے۔ مسلک حنبلی میں نماز با جماعت فرض ہے۔ اگر جماعت سے نماز ادا نہ کی تو نماز نہ ہوگی۔ بعض کے نزدیک نماز با جماعت فرض کفایہ ہے۔ بعض کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے۔

بروایت صحیحہ:

○ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو مسلمان عشاء کی نماز مسجد میں با جماعت ادا نہیں کرتے چاہتا ہوں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ فقہی مسائل میں وضو حضرت امام شافعی علیہ الرحمت کے نزدیک ایک ایک بال یا بن بال کا مسح فرض ہے۔ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک چوتھائی سر کا مسح فرض ہے اور امام مالک علیہ الرحمۃ کے نزدیک کل سر کا مسح فرض ہے۔ تو عمل کل سر کے مسح پر ہوتا کہ ہر ایک امام کے نزدیک وہ فرض بحکم خداوند قدوس صحیح ہو۔ علیٰ ہذا القیاس کثیر التعداد فروعی مسائل ہیں لیکن اصول اور عقیدہ میں سب ایک ہیں۔ کوئی فرق نہیں۔

علم دین فقہ است و تفسیر و حدیث ہر کہ خواند غیر ازیں گردد خبیث

○ حدیث پاک اور فقہی مسئلہ کا مقام:

☆ قَالَ لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمُ الظُّھْرَ اِلَّا فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ ط غزوہ احد کے بعد جب مجاہدین اسلام صحابہ کرام واپس مدینہ طیبہ پہنچے ہی تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنا سر مبارک گرد و غبار

Marfat.com

سے دھو ہی رہے تھے کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام حاضر حضور ہوئے کہ اللہ جل شانہٗ کا حکم ہے کہ آپ فی الفور بنو قریظہ پر پہنچو اس وقت نماز ظہر کی تیاری تھی اور وقت تنگ تھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیار ہو کر باہر نکلے تو آگے صحابہ کرام مجاہدین اسلام کو صف بستہ آپ کے انتظار میں پایا۔ تو آپ کے استفسار پر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں جبرائیل علیہ السلام گھروں میں دستک دے کر بتا گئے تھے تو ہم تیار ہو کر راہ میں آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ اعلانِ جہاد کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم فرمایا تم میں کوئی بھی نماز ظہر نہ پڑھے مگر بنو قریظہ میں۔ اس ارشاد میں صحابہ کرام میں اختلاف ہوا۔ ایک جماعت نے وقت نکل جانے کے خوف سے نماز ظہر راستہ میں ادا کر لی۔ انہوں نے اس خیال سے کہ حضور کا ارشاد گرامی جلدی پر برانگیختہ کرنے کے لئے تھا۔ یہ مقصود نہیں تھا کہ نماز قضا کر کے وہاں بنو قریظہ میں جا کر پڑھیں تو انہوں نے نص سے اجتہاد کر کے یہ استنباط کیا کہ بنی قریظہ کا حصر اضافی ہے حقیقی نہیں کہ چاہے نماز قضا ہو جائے مگر وہاں جا کر پڑھنا یہ مقصود نہ تھا۔ دوسرے گروہ نے راستہ میں نماز نہیں پڑھی وہاں بنو قریظہ میں پہنچے۔ تو نماز عصر کا وقت تھا اور نماز ظہر قضا کی۔ انہوں نے اپنے اجتہاد سے یہ استدلال کیا کہ اِلَّا فِی بَنِیْ قُرَیْظَۃَ ؕ کا ارشاد حصر مطلق ہے تو انہوں نے نماز ظہر راہ میں نہ پڑھی۔

○ حضور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ نے کسی فریق کی تنکیر نہیں فرمائی۔ کہ دونوں فریق مجتہد ہیں اور اپنے اپنے عمل اور فعل میں ماجور اور مُصیب اور ہدایت پر ہیں کہ مجتہد مُصیب کو دوہرا اجر ملتا ہے اور مخطی معفو عنہٗ ہے اس کو اکہرا ثواب ملتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم من الملکِ المنان ؕ کی شان میں فرمایا فَاَیُّمَا اَخَذْتُمْ اِہْتَدَیْتُمْ ؕ میرے کسی صحابی کا دامن پکڑ لو ہدایت پا جاؤ گے۔ کسی فریق کے لئے خطا اور تقصیر کی نسبت نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک اپنے اپنے اجتہاد میں بر سر صواب ہے۔ از انجملہ صحابہ کرام کا اختلاف رائے در بارہ اسیران غزوہ بدر اسی قبیل سے ہے۔ (پ ۱۰ سورۃ الانفال آیت نمبر ۶۸) اور صحابہ کرام کے آپس کے اختلافات علمی اور شاجرات اسی رحمت سے ہیں سیدنا المؤمنین مولیٰ علی اور سیدنا امیر معاویہ کے اختلافات زمرہ اجتہاد سے ہیں۔ جن میں آپ درجہ حق ''مصیب'' پر تھے اور حضرت امیر معاویہ مرتبہ اجتہاد میں مخطی کہ جس پر اکہرا ثواب ملتا ہے نہ کہ عذاب معاذ اللہ ؕ

☆ ''رضوان اللّٰہ تعالٰی علیہم من الملکِ المنّان ؕ''

○ اِختلاف اُمّتی رَحمَۃ ؕ رکن اسلام امام از اربعہ آئمہ مجتہدین جناب محمد بن ادریس

Marfat.com

ہاشمی شافعی قدس سرّہٗ العالی فرماتے ہیں۔ میں امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی قبر سے برکت حاصل کرتا ہوں اور جب مجھے کوئی حاجت پیش آتی ہے تو ان کی قبرانور کے پاس جا کر نماز نفل پڑھتا ہوں۔ تو ربّ قدوس میری حاجت روائی فرما دیتا ہے اور ادب کا یہ عالم تھا ایک بار نماز فرض فجر آپ کی قبر کے پاس پڑھی۔ جس میں آپ نے دعاء قنوت کو ترک کیا اور بسم اللہ شریف بھی بلند آواز سے نہ پڑھی اور نہ رفع یدین کیا آپ کا جو شافعی مسلک فقہی تھا۔ کسی نے پوچھا کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا صاحب قبر کے ادب کی وجہ سے۔ سبحان اللہ کیا مقام ہے علماء امّت و اولیآء ملّت کا۔ اسلام نے اجتہاد شرعی کا دروازہ تا قیام قیامت کھلا رکھا ہے۔ مگر اپنی شرائط کے ساتھ۔ فی زمانہ ہر کہ مہ دعویٰ اجتہاد کرتا پھرتا ہے۔ کہاں علماء ربانی اور کہاں پروفیسر کالجیٹ اور جسٹس کچہریاں۔ چہ نسبت خاک را بہ ذات عالیجاہ ؎

ہرآں کہتر کہ بابہتر ستیزد چناں افتد کہ ہرگز برنہ خیزد

○ محدّثین کرام علیہ الرحمۃ وَالرِّضْوَانُ فِی کُلِّ حِیْنٍ وَّ اٰنٍ کی نمازیں:

☆ ناصر الحدیث النبوّیہ ناشر المواریث المحمدّیہ امیر المؤمنین فی الحدیث المبارکہ امام المحدّثین سیّدنا محمد بن اسمٰعیل البخاری الجعفی قدس سرہٗ الخفی والجلی ؎ آپ صغر سنی میں نابینا ہو گئے۔ مشہور اطباء زبدۃ الحکماء سے علاج کرایا لیکن آفاقہ نہ ہوا۔ آخر کار آپ کی عابدہ ساجدہ والدہ قدس سرّہا الماجدہ نے نماز حاجت پڑھ کر دعا کی۔ تو رب کریم نے کرم فرما دیا کہ خواب میں سیدنا ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السلام کی زیارت باکرامت سے نوازی گئیں۔ تو آپ نے ان کے بیٹے کے چہرہ پر اپنا دست شفا پھیرا تو جب بیدار ہوئے تو آنکھوں میں نور تھا اور آپ نابینا سے بینا ہو گئے۔ سبحانَ اللہ کیا شان ہے امام بخاری کی مہد میں خلیل اللہ نے نوازا اور لحد میں حبیبُ اللہ نے نوازا۔

○ علاّمہ ابن حجر عسقلانی قدس سرّہ النورانی لکھتے ہیں امام بخاری کی اس قدر مدح وثنا کی گئی ہے کہ قلم اور قرطاس ختم ہو سکتے ہیں لیکن ان کے محامد ومحاسن فضائل کمالات علمی وعملی کا بیان ختم نہیں ہو سکتا۔ کہ آپ علم حدیث کے وہ بحر ناپیدا کنار ہیں جو اپنا ساحل نہیں رکھتا آپ کی ذات ستودہ صفات اور تصنیفات خصوصاً صحیح البخاری کو ربّ قدوس نے دوام بخشا۔ آپ کو پانچ لاکھ سے زائد احادیث مبارکہ سند معہ متن حفظ تھیں۔ جن سے بڑی احتیاط سے انتخاب کر کے صحیح البخاری مرتب کی۔

Marfat.com

○ مشہور محدّث ابوزید مروزی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

☆ میں ہمیشہ حرم شریف مکہ معظّمہ میں درس حدیث مبارکہ دیا کرتا۔ ایک روز دوراں درس حدیث پاک مجھے اونگھ آ گئی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باطہارت سے مشرف ہوا تو آپ نے مجھے فرمایا۔ اے ابوزید! چرا کتاب مرا درس نے گوئی؟ گفتم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب شما کیست؟ فرمایا کتاب من صحیح البخاری ط اللہ اکبر امام بخاری اپنے بخت فرخندہ پر جتنا ناز کریں اتنا کم ہے۔ امت مسلمہ جتنا اس انعام خداوند قدوس پر شکر ادا کرے اتنا تھوڑا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيْرًا ط

هٰؤُلَاءِ سَادَاتِیْ فَجِئْنِیْ بِمِثْلِهِمْ اِذَا جَمَعْتَنَا يَا جَرِيْرُ الْجَامِع

○ تالیف صحیح بخاری اور نماز کا اہتمام:

☆ آپ نے زندگی بھر احادیث مبارکہ کی خدمت سے شغف رکھا۔ علم حدیث پاک کی تدوین اور تدریس پر مجاہدہ کا یہ عالم تھا۔ کہ المکۃ المعظمہ میں بخاری شریف مرتب کرتے وقت ہر حدیث پاک پر سب سے پہلے آب زمزم سے غسل اور وضو کرتے اور مقام ابراہیم پر نفل ادا کر کے نماز استخوارہ پڑھتے اور کعبۃ اللہ کا طواف کرنے کے بعد ایک ایک حدیث پاک پر غور وخوض کر کے مسودہ تیار کرتے۔ بعد ازاں المدینۃ المنورہ حبیب کبریاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور روضہ اقدس پر حاضر ہوئے اور مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ ط ریاض الجنۃ میں نوافل ادا کرنے کے بعد درود شریف میں مصروف ہو جاتے اور مراقبہ کرتے تیسری بار مشاہدہ میں ایک ایک حدیث پاک کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت لیتے اور مبیضہ تیار کرتے۔ یوں المدینۃ العلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوار میں بیٹھ کر چاند مدینہ کی چاندنی میں بسیار محنت شاقہ سے اٹھارہ سال کے طویل عرصہ میں تکمیل بخاری شریف فرمائی۔ اس کا نام "الجامع الصحیح مُسند المُختصر مِنْ اُمورِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ط رکھا لیکن امت مسلمہ میں صحیح البخاری کے نام سے مشہور ہوا۔ اور اس نے اَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ صَحِيْحُ الْبُخَارِیْ ط کا مرتبہ پایا۔ بیشک یہ کتاب مستطاب صحیح البخاری اس لقب کے لائق اور امام بخاری مؤلف اور مرتب اس شان اور مرتبہ کے لائق ہیں کہ انہیں امیر المؤمنین فی الحدیث المبارکہ اور سید المحدثین کرام کے لقب سے یاد کیا جائے۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ط

"قیاس کن ز گلستان من بہار مرا"

Marfat.com

○ عظمت شان:

جناب ابوبکر خطیب بغدادی اپنی مشہور اور مستند کتاب تاریخ بغدادی میں نقل کرتے ہیں۔

○ امام عبدالواحد ولد آدم طرابلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مجھے ایک شب مبارکہ کو حضور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باطہارت ہوئی آپ صحابہ کبار کے ساتھ کسی کا انتظار کر رہے تھے۔ میں نے سلام کیا اور عرض کیا کہ حضور کس کا انتظار ہے؟ ارشاد فرمایا اِنّی اَنْتَظِرُ مُحَمَّدَ ابْنِ اِسْمٰعِیلَ الْبُخَارِی ؎ میں محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ الباری کا انتظار کر رہا ہوں۔ آگے لکھتے ہیں چند روز کے بعد پتہ چلا کہ امام بخاری نے عین اسی وقت دارِ فانی سے دار بقا کی طرف رخت سفر باندھا جس وقت اپنے غلاموں کو نہ بھولنے والا آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کا منتظر تھا۔ اس شان کریمی کے نثار اور اس ادائے بندہ نوازی پہ قربان ؎

ہر جا تو بگذری و برداری پے ۔۔۔ گل روید و لالہ روید اندر تہ دلے

○ وصال مبارک:

☆ آپ سینتیس ۳۷ سال بعد اپنے وطن مالوف بخارا تشریف لائے تو آپ کا فقید المثال عظیم الشان استقبال ہوا۔ بعض بداطوار' بدنہاد درباری مولوی اور بدطینت بدبخت والیٔ بخارا کی سازشوں سے آپ کو جلاوطن ہونا پڑا ایک شب مقام خرتنگ میں نماز تہجد ادا کرنے کے بعد نہایت عجز وانکساری اور اضطراب میں دعا مانگی۔ اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ قَدْضَاقَتْ عَلَیَّ الْاَرْضَ بِمَا رَحُبَتْ فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْكَ ؎ اے میرے رب! تیری زمین باوجود کشادگی کے مجھ پر تنگ ہوگئی ہے اب مجھے اپنے پاس بلالے۔ چنانچہ آپ بیمار ہوگئے۔ ضعف اور نقاہت سے آپ کے جسم مبارک سے خوشبودار پسینہ ٹپکنے لگا۔ جس سے فضا اور ہوا مشک کی خوشبو سے مہک اٹھی۔ ابھی پسینہ خشک بھی نہ ہونے پایا تھا کہ آپ کی روح پُرفتوح جسد خاکی سے پرواز کر کے جنت الفردوس میں پہنچ گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ؎ علی الصبح بروز نور افروز یکم شوالُ المعظم یوم عید الفطر کو ۲۶۵ ہجری المقدسہ بعمر شریف ۶۲ سال علم وفضل کا یہ چمکتا دمکتا اور روشن سورج ماوراالنہر کی مبارک سرزمین بخارا میں غروب ہوگیا۔ اور لاکھوں علمی ایمانی اور عرفانی چراغ روشن کر دیئے ؎

الٰہی روح ایشاں شاداب بادا ۔۔۔ بہ چشم دشمنان خار بادا

Marfat.com

○ انجام بد دشمنان دین متین:

☆ عظیم محدّث حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ نے ھدی الساوی شرح صحیح البخاری میں ارقام فرمایا۔

○ خلافت بنو عباسیہ کا سرغنہ اور نائب بد بخت خالد بن احمد ذہلی جلد ہی مخزول ہو کر اپنے انجام بد کو پہنچا۔ اسے گرفتار کر کے گدھے پر بٹھایا گیا اور کوچہ کوچہ پھرایا اور قید کر دیا گیا۔ جہاں وہ نہایت ذلت اور بصد رسوائی سے بھوکا پیاسا چیختا چلاّ تا علیہ ماعلیہ ہو گیا اور اس کے حواری مانند ''حواری یزید پلید'' ایک ماہ کے اندر مختلف بلاؤں میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گئے ؎

حُب درویشاں کلید جنت است — دشمن ایشاں سزائے لعنت است

○ امیر المومنین فی الحدیث جناب محمد بن اسمٰعیل بخاری طَابَ اللّٰہُ مَثْوَاہُ وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَاْوَاہُ ؁ کا جب جنازہ اٹھا۔ تو آسمان سے پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ آئے انہوں نے جنازہ پر سایہ کر دیا۔ سبحان اللہ! مزار پرنور کے برکات بیشمار ہیں جن میں ایک یہ کہ آپ کی قبر انور کی مٹی سے مشک کی خوشبو مہکتی ہے اور زائرین بطور تبرک لے جاتے ہیں۔

○ دنیائے عالم کے ہر خطہ اور قطعہ میں ہر مکتب فکر کے علماء کرام بلا اختلاف اور ہر دار العلوم اسلامیہ میں اس کتاب مستطاب صحیفہ نبویہ ''صحیح البخاری'' کے درس حدیث پاک سے محفلیں سجتی ہیں۔ اور تا قیامت امت مسلمہ کے قلوب انوار حدیث پاک سے منور ہوتے رہیں گے ؎

خامہ بشکستیم ولب بستیم از تعریف دوست — کیں نہ در تحریر ما گنجد نہ در تقریر ما

○ محدّثین کرام کے نزدیک نماز کا مقام:

☆ آئمہ محدثین کرام اپنی سند روایت اور اصول حدیث پاک میں جہاں راوی کے صدق وکذب کو دیکھتے کہ وہ متہم بالکذب تو نہیں۔ وہاں اس کی نماز کو بھی دیکھتے کہ یہ پنجگانہ نماز فرض باجماعت صحیح وقت میں واجبات سنن اور مستحبات کے ساتھ ادا کرتا ہے تو اس سے روایت حدیث کرتے وگرنہ مسترد کر دیتے۔

○ حضور باعث کون و مکان، مکین لامکان نبی الوقت ﷺ کا فرمان ذیشان لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ اللہ تعالیٰ کی معیت میں میرے لئے وقت ہے آپ کے نائبین متبعین آپ کی اتباع سے ابوالوقت ہوتے ہیں۔ وقت کی تلوار کا قبضہ ان کی گرفت میں ہوتا ہے جس سے وہ زمان میں بھی بِاِذْنِہٖ تصرف کرتے ہیں اور مکان میں بھی۔ جب زمان پر تصرف کرتے ہیں تو ہزار سال ایک لمحہ

Marfat.com

میں سمٹ جاتا ہے۔اور جب مکان پر تصرف کرتے ہیں تو مکان کے بُعد کی طنابیں کھچ جاتی ہیں قرب اور بُعد کے فاصلے سمٹ جاتے ہیں۔جس سے وہ آن واحد میں مشرقین اور مغربین کی سیر کرلیتے ہیں۔یہ اولیآء وقت کہلاتے ہیں ابن الوقت نہیں ہوتے

بل مکان ولامکان در حکم او ہمچو در حکم بہشتی چار سو

○ مقامات اولیاء کاملین:

☆ اِنَّہٗ قَالَ اَلبُدَلآءُ بِالشَّامِ وَالنُّجَباءُ بِمِصرَ اَلمَصَاحِبُ بِالعِرَاقِ وَالنُّقَبآءِ بِخُراسَانِ وَالاَوْتَاد بِسَائِرِ الاَرْضِ وَالْخِضرُ عَلَیْہِ السَّلام سَیِّدُھُمْ ط اولیآء کاملین ابدال ملکِ شام۔نجباء ملک مصر۔اخیار ابرار ملک عراق۔نقباء ملک خراسان اور اوتاد تمام روئے زمین میں ہیں۔اور سیدنا ابوالعباس خضر علیہ السلام الیٰ یومِ القیام ط اولیاء منیب کے سردار ہیں۔جن کو بارگاہ کریمی سے یہ خلعت عنایت ہوئی وہ تین سو اولیاء اللہ ہیں۔جن کے ہاتھوں میں تمام روئے زمین کے اوپر باطنی انتظامی امور سپرد ہیں۔جن میں ۷۰ ستر نجباء، چالیس ۴۰ اوتاد، ۱۰ دس نقباء، ۷ سات عرفا، ۳ تین مختار اور ان میں ایک غوث ہوتا ہے۔ابدال ایک آن واحد میں مختلف مقامات پر حاضر ہوجاتے ہیں ان کے لئے قرب وبُعد، زمان ومکان کے فاصلے ختم ہوجاتے ہیں۔اگر وہ نماز فجر کعبۃ اللہ میں ادا کرتے تو ظہر بیت المقدس میں اور جب وہ نماز پڑھتے ہیں تو ان کی روح بھی نماز پڑھتی ہے۔رکوع کے ساتھ رکوع اور سجدہ کے ساتھ سجدہ کرتی اور تسبیح پڑھتی ہے۔ اللہ ربّ العزّت اپنے اسماء حسنیٰ سے کسی نہ کسی اسم کا سرّ عطا فرماتا ہے جس سے وہ ہوا میں اڑتے پانی پر چلتے ہیں۔رب کریم ان اولیآء کرام کے دم قدم کی برکت سے بارش نازل فرمایا اور سبزیاں اگاتا پھل پیدا کرتا اور رزق عنایت فرماتا ہے۔ اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَ رَسُوْلُہٗ ط

روایت صحیحہ:

☆ قَالَ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ وَمَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَایَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ ط جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا اور جس نے اللہ کو پہچان لیا اس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔''بروایت'' طَالَ لِسَانَہٗ ط وَکَلَّ لِسَانُہٗ کے الفاظ بھی مرقوم ہیں۔

بروایت صحیحہ:

☆ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ ط علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ایک روایت حدیث میں فرمایا گیا

Marfat.com

ہے۔ نَحْنُ مَعْشَرَ الْاَنْبِیَآءِ لَا نَرِثُ وَلَانُوْرِثُ لَادِرْهَمًا وَّلَا دِيْنَارًا ؕ فرمایا ہم انبیاء نہ درہم اور نہ دینار کے وارث ہوتے ہیں اور نہ ہمارا کوئی وارث۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی وراثت علمی ''قرآن وسنت'' ہے۔

○ فقیر غفرلہٗ المولی القدیر نے علماء کرام' اولیاء عظام کی عباداتِ نماز کے متعلق چند واقعات ''مشتے نمونہ از خروارے'' بیان کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی صحیح نماز پڑھنے کی توفیق عنایت فرمائے اور دنیا میں مظفر ومنصور اور آخرت میں مثاب وماجور فرمائے۔

آمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ بِحُرْمَةِ سَيِّدِالْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ ؕ

تارک نماز

○ قرآن پاک اور حدیث پاک کی رو سے عتاب وعذاب کی وعیدیں

رہ گئی رسم آذاں روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب کردار غازی نہ رہے

یوں تو سیّد بھی ہو مرزا بھی اور افغان بھی
بتاؤ تو ذرا تم ہو مسلمان بھی

○ قرآن مجید فرقان حمید اور کثیر التعداد احادیث مبارکہ میں بے نماز کے لئے عتاب وعذاب کی شدید ترین وعیدیں وارد ہیں جو آیات محکمات' آیات بیّنات میں بالصراحت اور بالوضاحت موجود ہیں تارک نماز کی دو جہتیں ہیں۔

① ترک نماز بوجہ انکار منکر، یہ دائرہ اسلام سے خارج ہے لاریب یہ مطلقاً کافر ہے اور فقہاء کرام کی اس جزی کے ساتھ کہ مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ ؕ جو شخص اس کے کافر اور عذاب دائمی ہونے میں شک کرے۔ وہ بھی کافر ہے کہ نصوص قطعیہ اور احادیث متواترہ کا انکار ہے۔

② بوجہ کاہلی اس کے بھی تہدیدین اور تعزیریں مندرج ہیں یہ شخص فاسق مُعلن اور فاجر مرتکب گناہ کبیرہ ہے۔ اس کی گواہی شریعت اسلامیہ میں مردود اور نامنظور ہے اور روز قیامت مشیت الٰہی کے تحت بقدر گناہ جہنم کی سزا ہوگی بعد ازاں جنت میں جائے گا۔

حدیث پاک:

☆ قَالَ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ ؕ فرمایا جس شخص نے جان بوجھ کر نماز ترک

Marfat.com

کی وہ کافر ہوا۔ جمہور صحابہ کرام رضوانَ اللہ تعالیٰ مِن الملکِ المُنعام ؕ نے اس حدیث پاک کی تشریح میں فرمایا۔ بصورت انکار ترک صلوٰۃ کرے وہ مطلقاً کافر ہے اور ترک نماز بصورت سستی یا کاہلی کرے تو اس نے کافرانہ کام کیا۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ اَلْفَرْقُ بَیْنَ الْمُسْلِمِ وَالْکَافِرِ صَلٰوۃٌ اَوْ کَمَاقَالَ السَّجْدَۃُ ؕ

مسلمان اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی نماز ہے یا فرمایا کہ سجدہ ہے ؎

کیجئے سچے دل سے گر اک سجدہ جس پر قربان ہو ہزار جان

ستر دینوں کا خلاصہ ہے نماز اور سجدہ ہے نماز کی جان

○ کقولہ تعالیٰ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ۙ (پ۱۶ سورہ مریم آیت کریمہ ۵۹) ترجمہ: ایسے جانشین بنے وہ ناخلف جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور پیروی کی نفسانی خواہش کی۔ پس وہ دوزخ غیّ میں ڈال دیئے جائیں۔ وہ خلفاء سلف صالحین اولیاء کاملین جن کے دل دن کو جلال خداوندی سے لرزاں وترساں رہتے اور ان کی آنکھیں خوف خدا سے اشک افشاں رہتیں۔ اور رات کو جمالِ الٰہی کی دید کے لئے شوق وذوق سے ماہی بے آب کی طرح تڑپتے۔ اُن کی زندگی کا ہر دن اور رات شریعت مطہرہ پر گزرتا تھا۔ ان خلف الرشید کے ناخلف خلیفے اولادیں اور سجادہ نشین جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور شہوات نفسانی ونسوانی میں گم ہو گئے ان ناخلف اولادوں کو دیکھ کر دل تڑپ اٹھتا ہے اور آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں۔ دنیا میں یہ رسوائی اور آخرت میں جہنم کی غیّ وادی ٹھکانہ ہوگی۔ یاد رہے لغت عربی میں خَلَفٌ زبر لام سے مقام مدح خلفاءِ راشدین اور سکون لام سے خَلْفٌ مقام ذم ناخلف نالائق معنی ہوگا ؎

میراث میں آئی ہے انہیں مسندِ ارشاد زاغوں کے تصرّف میں ہیں عقابوں کے نشیمن

○ غَیًّا لغت میں گمراہی کو کہتے ہیں۔ اتنا گہرا گڑھا گمراہی کا جس سے نکلنا محال ہو جس میں دنیا کی خرابی اور آخرت کی بربادی دونوں شامل ہیں۔ بعض مفسّرین کرام کے قول کے مطابق غیّ جہنم کا ایک گڑھا ہے جس میں جہنمیوں کا بہنے والا خون اور پیپ بھرا ہوگا۔ مرنے کے بعد اس کا ٹھکانہ ہوگا اَلعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ غَضَبِ الْجَبَّارِ وَعَذَابِ الْقَهَّارِ ؕ

Marfat.com

بروایت صحیحہ:

☆ فرمایا: جہنم کے شعلے بے نمازی کو میدان حشر میں اس طرح اُچک لیں گے جس طرح مرغ دانہ چگتا ہے نہ حساب نہ کتاب نہ میزان سیدھا جہنم نے لقمہ بنا کر نگل لیا۔ ''بروایت ثانیہ'' بے نمازی کی قبر کو آگ کے انگاروں سے بھر دیا جائے گا اور اس سے شعلے نکلیں گے۔ اور زکوٰۃ نہ ادا کرنے والوں کی دولت کے سانپ اور بچھو بنا کر ان پر مسلط کر دیئے جائیں گے قبر کا بچھو دنیا کے بختی اونٹ کے جسامت کے برابر ہوگا۔

○ دوسرے مقام پر رب قدوس نے فرمایا۔ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ ط پس ویل ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں کو سستی سے بھلا بیٹھے ہیں۔ (پ۳۰ سورۃ الماعون آیت کریمہ ۴۔۵) آیہ کریمہ میں عَنْ صَلٰوتِهِمْ فرمایا فِيْ صَلٰوتِهِمْ نہیں فرمایا۔ ورنہ شاید کوئی نمازی اس سے محفوظ نہ رہتا۔ العِيَاذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ط وَيْلٌ جہنم کی ایک گھاٹی کا نام ہے جس سے دوسرے جہنم کی وادیاں پناہ مانگتی ہیں۔ فرق یہ ہے کہ وَيْلٌ میں نماز تو موجود ہے لیکن کاہلی سستی سے اور غَیّ میں سرے سے نماز ہی مفقود ہے اور یہ علامت کفر اور نفاق کی ہے۔ نفاق میں ریا ظاہر ہے کہ ریاء کو شرک خفی سے تعبیر کیا گیا۔ یہ منافق بظاہر مسلمان اور اندر سے منکر ہیں۔ ایک مقام پر منافق شرعی اور تارک نماز مسلمان کو جہنم کا عذاب حُقُبًا بھی آیا ہے۔ حُقُبًا اسی ۸۰ سال کا ہوتا ہے۔ الامان، الحفیظ ط

○ ابوجہل کافر کا نماز اور سجدہ سے روکنا اور خرمستیاں کرنا:

☆ حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کعبۃ اللہ میں رأس الکفر ابوجہل عُمر بن ہشام عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامِ ط نماز سے روکتا اور ابابانہ غرور سے مغرور اور جاہلانہ ہرزہ سرائی سے چورا یعنی باتیں بناتا اور کہتا اگر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کعبۃ اللہ میں نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے دیکھ لوں تو ''معاذ اللہ'' سر کچل دوں گا ایک بار اسی ارادہ فاسد سے آیا جبکہ آپ نماز میں مصروف اور مشغول تھے۔ تو الٹے پاؤں ہانپتا ہوا سر باختہ کانپتا بھاگا۔ چہرہ کا رنگ اڑا ہوا جسم پر کپکپی ایسی کہ اس پر رعشہ طاری ہو۔ لوگوں نے پوچھا یہ تیرا کیا حال ہے۔ کہنے لگا میرے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان ایک گہری آگ کی خندق تھی میں اس میں گرتے گرتے بچا۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ حضرت عبداللہ بن عُمر جلیل القدر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں عرض کرتے

Marfat.com

ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ میں اپنے گمشدہ اونٹ کی تلاش کرتا کرتا مقام بدر پہنچ گیا کہ اچانک ایک ہیبت ناک اور ڈراؤنا منظر دیکھا۔شدت خوف سے مجھ پر عجیب حالت طاری ہوگئی۔میرا خوف کسی صورت زائل نہیں ہوتا کہ زمین بدر کے اندر سے ایک کالا سیاہ آدمی نکلا اس کے پیچھے پیچھے ایک اور شخص جس کے ہاتھ میں ایک کوڑا تھا۔جب وہ کوڑا دوڑ کر اس شخص کو مارتا تو وہ کوڑا اتنی شدت کا لگتا کہ وہ آدمی کوڑا کھا کر زمین کے اندر دھنس جاتا۔اور وہ کوڑا مارنے والا بھی اس کے پیچھے پیچھے زمین کے اندر چلا جاتا۔یہ تسلسل جاری تھا کہ میں یہ منظر دیکھ کر گھبرا گیا اور بغیر تلاش کئے اونٹ کے واپس چلا آیا۔

○ حضور دانائے خفایا وغیوب، محرم راز نہانی ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! وہ اگلا شخص ابوجہل تھا اور اس کے پیچھے پیچھے کوڑے مارنے والا فرشتہ جہنم تھا۔جو اللہ تعالیٰ نے قبر میں اس کو عذاب دینے کے لئے مسلط کر رکھا تھا ''الامان الحفیظ''۔یہ رأس الکفر ابوجہل غزوہ بدر میں نہایت ذلت کی موت مقتول ہوا۔اس کے قتل پر حضور ﷺ نے فرمایا مَاتَ فِرْعَوْنُ هٰذَا الْاُمَّتِ ؕ اس امت کا فرعون مرگیا۔نیز فرمایا میری امت کا یہ فرعون موسیٰ علیہ السلام کے فرعون سے سخت تھا۔

○ **حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضور ﷺ کی بزمانہ بچپن مماثلت:**

☆ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے فرعون کے دریائے نیل میں غرق ہونے پر سجدہ شکر ادا کیا۔اور حضور ﷺ نے مقام بدر میں ابوجہل کے مقتول ہونے پر رب کریم کی بارگاہ میں سجدۂ شکر ادا کیا۔کہ دین اسلام کی تبلیغ اور ترویج میں سب سے بڑی رکاوٹ دور ہوگئی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ ؕ

☆ حضور نورٌ سراپا نور ﷺ ایک روز ایام طفولیت میں پہاڑوں کی گھاٹیوں میں چلے گئے۔آپ کے جدِ امجد حضرت عبدُ المطلب رضی اللہ عنہ نے بہت تلاش کیا۔لیکن آپ نہ ملے۔بے چینی حد سے بڑھ گئی تو آپ نے کعبۃ اللہ کا غلاف تھام کر دعا مانگی آپ اس وقت پہاڑ کی ایک وادی میں تشریف فرما تھے کہ اونگھ آ گئی۔اچانک ابوجہل اونٹنی پر سوار ادھر آ نکلا اور آپ کو دیکھ کر تعجب کرنے لگا۔اونٹنی سے اتر کر آپ کے پاس آیا۔گود میں اٹھایا۔اونٹنی پر سوار ہو کر آپ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور اونٹنی کو اٹھانا چاہا تو اونٹنی اٹھنے کا نام ہی نہ لیتی۔ہزار جتن کئے اونٹنی نے جنبش تک نہ کی۔تو حیران اور ششدر رہ گیا۔شان قدرت! اونٹنی کو اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے قوت گویائی عنایت فرمائی اس نے بزمان فصیح کہا یَا اَحْمَقُ هُوَ الْاِمَامُ كَيْفَ يَكُوْنُ خَلْفَهُ الْمُقْتَدِیْ ط اے احمق آپ کائنات عالم کے امام ہیں مقتدی کے پیچھے چہ معنی دارد؟ پھر اس نے آپ کو اپنے آگے بٹھایا۔ تو اونٹنی اپنی قسمت پر نازاں فرحاں اٹھی اور ایک لمحہ میں المکۃ المعظمہ جدامجد کے پاس پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ کی شان قدرت جس طرح حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو فرعون کے ذریعہ ان کی والدہ ماجدہ تک پہنچایا اسی طرح رب کریم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو امت کے فرعون ابوجہل کے ذریعہ آپ کے جدامجد تک پہنچایا۔

○ کقولہ العلی العظیم وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ قف لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ط لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ط (پ۱۴ سورۃ الحجر آیت کریمہ ۴۴)

☆ جہنم کے سات دروازے ہیں۔ (۱) جہنم بھڑکتی ہوئی آگ کا گڑھا۔ (۲) الحطمہ توڑ پھوڑ چکنا چور کر دینے والی آگ، (۳) ہاویہ گہری کھائی گھاٹی۔ (۴) سقر شدید ترین جسم کو جھلسا دینے والی، (۵) لظیٰ بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں کی لپیٹ، (۶) سعیر دہکتے ہوئے انگاروں کی سرخ آگ اور کبھی کالی۔ (۷) زمہریر یخ بستہ ٹھنڈی برف کی طرح۔

○ المکۃ المعظمہ کے تیرہ سالہ دور نبوت میں کفار و مشرکین ابوجہل ابولہب وغیرہ مانعین نماز وسجدہ رہے اور المدینۃ المنورہ کی دس سالہ زندگی میں قوم نا سعود یہود بے بہبود کی سازشوں اور منافقین کی گستاخانہ حیلہ سازیوں کے باوجود نور اسلام کی روشنی پھیلتی گئی اور یہ سب انجام کار ہاویہ جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔ المدینۃ المنورہ میں رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی ابن سلول کا گستاخانہ اور توہین آمیز رویہ اور انجام کار ہاویہ جہنم ط

○ غزوہ مریسیع کی واپسی پر رأس المنافقین نے کہا۔ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ط (پ ۲۸ سورۃ المنافقون آیت کریمہ ۸) اگر ہم مدینہ منورہ واپس لوٹ کر گئے تو ہم عزت والے ان ذلیلوں کو شہر سے نکال دیں گے۔ اس کے جواب میں اللہ رب العزت نے اپنے محبوب پاک سید لولاک علیک الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں عزت افزائی کے لئے جواباً ارشاد فرمایا وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ط عزت تو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول اور ان کے ماننے والے مومنوں کے لئے ہے۔ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط مگر منافقون نہیں جانتے کہ عزتوں کا مالک حقیقی مومنین کا رب ہے فی زمانہ کے منافق لوگ بھی

Marfat.com

ان منافقوں کی طرح توہین کرتے پائے جاتے ہیں "العیاذُ باللّٰہ العظیم"

ستیزہ کار رہا ہے ازل تا امروز　　　نورِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

○ علامہ السیّد ابوالفضل محمود البغدادی الآلوسی علیہ الرحمۃ اپنی شہرہ آفاق تصنیف "روح البیان" ج ۵ ص ۴۹۰ میں تحت آیت مجیدہ عَبَسَ وَتَوَلّٰی لکھتے ہیں۔

☆ عہد معدلت فاروقی مدینۃ منورہ میں ایک مسجد کا امام نماز میں ہمیشہ یہ سورت پاک پڑھا کرتا تو آپ امام المجاہدین وغیظ المنافقین مزّین المنبر وَالمحراب سیدنا عمر بن الخطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ و بجاہہٖ علینا کو خبر ہوئی تو آپ نے اسے بلا کر سختی سے استفسار فرمایا کہ تیرے اس طرز عمل سے بغض عناد اور نفاق کی بو آتی ہے تو آپ نے اس کا سر قلم کرادیا کہ تو منافق ہے۔ چونکہ وہ حضور نُور سراپا نُور نور علیٰ نُور رسید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مرتبہ عالیہ کی تنقیص کے ارادہ فاسدہ سے قرآن پاک کی یہ سورۃ پاک کی قرأت کرتا بدیں وجہ کہ آپ نے اسے نورِ فراست سے پہچان لیا کہ وہ مرتد تھا اور مرتد واجب القتل ہے۔

از بیرون چوں گور کافر پُر حلل　　　اندرون قہر خدائے عزّ وجلّ

از بیرون طعنہ زنی بربا یزید　　　وز درونت ننگ دارد یزید

○ بروایت صحیحہ ثانیہ:

☆ ایک امام مغرب کی نماز میں سورۃ اللّھب علی بالالتزام تلاوت کرتا۔ آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے اسے مسند امامت سے معزول کردیا کہ اس کے قلب اور زبان کے طرز عمل سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین اور اہانت کی بو آتی ہے۔

○ محرّر السطور غفرلہ المولیٰ الغفور نے خود اپنے زمانہ میں دیکھا کہ ایک خطیب محکمہ اوقاف جس کا چہرہ روشن لیکن اندروں چنگیز سے تاریک تر تھا۔ وہ اپنے خطبہ جمعۃ المبارک میں یزید علیہ ما علیہ کی حمایت اور اہلبیت اطہار سبطِ پیغمبر، کی شان میں "معاذ اللہ" گستاخانہ کلمات کہتا۔ جب محکمہ نے گرفت کی اسے معزول کردیا تو وہ نہایت عاجز اور مسکین بن گیا۔ اور معافیاں مانگتا پھرتا تھا۔

اہلکاراں بوقت معزولی　　　شبلی وقت و بایزید شوند

بازچوں مے رسند بر سرکار　　　شمر جوشن و یزید شوند

○ مشہور محدّث ابو اللیث سمرقندی فرماتے ہیں۔ گستاخ اور مُرتد مطلقاً کافر ہے اور واجب القتل ہے آخرت میں دائمی عذاب کا مستوجب ہے۔

Marfat.com

○ بروایت صحیحہ:

☆ ایک صحابی انصاری مسجد قبا شریف میں نماز کی امامت کے فرائض سرانجام دیتے تھے کہ وہ اپنی نماز مغرب میں ہمیشہ دونوں رکعتوں میں سورۃ الاخلاص ہی پڑھتے حضور ﷺ کو کسی نے اطلاع دی تو آپ نے استفسار فرمایا کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو۔ جبکہ سارا قرآن پاک موجود ہے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے اس سورت سے بہت محبت ہے کہ اس میں میرے رب کریم کی صفات ہیں۔ تو حضور شاہ مدینہ سرور سینہ ﷺ نے خوش ہو کر فرمایا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کا پیارا دیکھنا ہے وہ اس کو دیکھ لے یا ''بروایت ثانیہ'' جس نے جنتی کو دیکھنا ہے وہ اس کو دیکھ لے فطوبیٰ وبشریٰ لھم ط (مشکوٰۃ المصابیح باب فضائل القرآن)

○ علامہ ابن حجر مکی قدس سرہٗ الملکی نے اپنی کتاب ''الزواجر'' میں تارک نماز کے متعلق ارقام فرمایا ہے۔

○ اگر ترک نماز کا سبب حکومت اور سلطنت ہو تو روز شمار اس کا حشر ونشر فرعون کے ساتھ ہوگا۔ اور اگر ترک نماز کا سبب کاروبار وزارت اور سفارت اور ملازمت ہو تو اس کا حساب وکتاب شدّاد ہامان اور قارون کے ساتھ ہوگا اور اگر ترک نماز کا سبب کاروبار تجارت ہو تو اس کا حشر ونشر عاص بن وائل سہمی، ولید بن مغیرہ اور اُمیہ بن خلف کے ساتھ جو کفر میں شدید المحال اور رأس الکفر ابوجہل کے ساتھ ہوگا علیٰ ہذا القیاس زکوٰۃ نہ ادا کرنے والے کا حشر ونشر ثعلبہ منافق کے ساتھ ہوگا اور حج بیت اللہ شریف نہ کرنے والا بفرمان نبی الرحمٰن یہود ونصاریٰ کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

○ مال ودولت دنیا تین قسم ہے:

☆ دولت عثمانی۔ سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا ط کی دولت دین اسلام کے لئے وقف تھی۔ جس سے آپ نے آخرالزمان رسول محمد مصطفی ﷺ سے بنی مقام پر جنت کی بشارت پائی۔

☆ دولت فرعونی وہامانی۔ فرعون اور اس کے وزیر اعظم ہامان کی دولت تعمیرات بلا زہ کوٹھیاں بنگلے میں خرچ ہوئی۔ فرعون اپنی حکومت اور دولت کے نشہ میں اپنی رعایا پر ظلم کرتا۔ اس پر عذاب الٰہی نازل ہوا۔ خدائی کا دعویٰ کرنے والے کو پانی کا ایک غوطہ لے

Marfat.com

ڈوبا۔اور غرق ہوگیا۔

☆ دولت قارونی اور نمرودی۔ قارون کی دولت جو زمین کا لقمہ بنی یعنی فی زمانہ بینک بیلنس۔جس کی بدولت قارون معہ اپنی دولت زمین کا لقمہ بن گیا۔اور رب جلیل جلّ شانہ کی گرفت میں آیا ہوا نمرود جیسا ہمہ گیر بادشاہ ایک لنگڑے لولے مچھر کی مار برداشت نہ کر سکا اور سر پر جوتے کھاتا مرگیا۔روز قیامت جہنم کی آگ کا ایندھن بن گیا۔اور دولت ان کے کچھ کام نہ آسکی۔بلکہ دولت عذاب الٰہی کا سبب بن گئی۔

○ قرآن مجید فرقان حمید (پ ۲۰ سورۃ القصص آیت کریمہ ۷۷) تلاوت کریں اور قارون کے حالات کا مطالعہ کریں۔

○ گروہ منافقین سے ایک منافق ثعلبہ بن ابی بلتعہ حاطب :

○ ثعلبہ بن ابی بلتعہ علیہ ماعلیہ ابتدائی ایام میں مسجد النبوی شریف میں ہمہ وقت اور ہمہ تن مصروف نماز رہتا۔کثرت عبادت سے لوگ اسے ''حمامۃ المسجد'' مسجد کی کبوتری کہتے۔لمبے لمبے سجدوں کی وجہ سے اس کے ماتھے پر گٹے کا داغ پڑ گیا اور ماتھا اونٹ کے گھٹنے کی مانند نشان زدہ ہوگیا۔وہ فجر نماز کے بعد بہت جلد گھر چلا جاتا۔سلام پھیرنے کے بعد نہ تو ذکر خدا کرتا اور نہ ذکر مصطفیٰ ''درود شریف'' نہ پڑھتا اور نہ صحیح اطمینان سے دعا مانگتا۔ایک روز حضور رؤف رحیم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ تم بہت جلد گھر چلے جاتے ہو۔عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں نہایت غریب اور تنگدست ہوں میرے پاس صرف ایک کپڑا چادر کا ہے جس سے میں نماز پڑھ کر گھر چلا جاتا ہوں اور پھر میری بیوی اس چادر سے نماز پڑھتی ہے۔حضور میرے لئے دعا کروتا کہ میں مالدار ہو جاؤں اور اسلام کے سب حقوق ادا کروں گا۔حضور دانائے خفایا وغیوب' محبوب علام الغیوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وَيْحَكَ يَا ثَعْلَبَه ط اے ثعلبہ تمہیں خرابی ہو تھوڑا مال جس کا تو شکر ادا کر سکے وہ بہتر ہے اس مال سے جس کا تو حق ادا نہ کر سکے۔لیکن وہ دعا کے لئے اصرار کرتا رہا۔تا آنکہ حضور معطی النعمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی تو رب کریم نے اس کی بکریوں میں برکت عطا فرمادی وہ اتنی بڑھیں کہ گلی محلّہ میں گنجائش نہ رہی۔محلّہ داروں کی شکایت پر وہ بکریاں لے کر باہر چلا گیا۔اور مسجد نبوی شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں باجماعت جیسی عظیم الشان نعمت اور بے بہا دولت سے محروم ہوگیا۔اب گاہ بگاہ نماز جمعۃ المبارک میں حاضر ہوتا تا آنکہ کچھ مدت کے بعد بارگاہ رحمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس انور سے محروم ہوگیا۔

Marfat.com

○ حضور پرُنور سیّد یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زکوٰۃ کی وصولی کے لئے اپنے عاملین کو اس کے پاس بھیجا تو اس نے حیل وحجت اور حیلہ بہانہ سے ٹال دیا۔ کہ یہ تو ٹیکس ہے۔ جب آپ حضور نے اس کی لایعنی باتوں کو سنا تو آپ ناراض ہوگئے۔ کچھ روز بعد چند بکریاں مریل لے کر آیا تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے مال کو قبول نہ فرمایا۔ مدّت دراز کے بعد عہد خلافت صدیقی میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا جس کی زکوٰۃ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول نہیں فرمایا۔ میں اس کی زکوٰۃ قبول نہیں کروں گا۔ پھر وہ اسی زکوٰۃ کو لے کر امام المجاہدین وغیظ المنافقین سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حضور حاضر ہوا تو آپ نے بھی اس کے مال کو رد کردیا اور فرمایا جس کی زکوٰۃ خلیفہ الرسول نے قبول نہیں فرمائی میں امیر المومنین کون ہوں کہ تیری زکوٰۃ قبول کرلوں۔ تا آنکہ عہد معدلت عثمانی میں مرتد ہوکر فنافی النار ہوگیا۔ خس کم جہاں پاک"

(پ۱۰ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۷۵) تفسیر مدارک۔

○ جس کی قدرت نے روز ازل سے سیاہ اوڑھنی تیار کی ہو۔ اُسے زمزم اور کوثر کے پانی سے سفید نہیں کیا جاسکتا۔ اور نہ زنگی "سیاہ فام" حمام کے غسل سے گورا، سفید ہوسکتا ہے ؎

گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ	بآب زمزم وکوثر سفید نتواں کرد

(دیوان حافظ)

○ اے مسلمان! بندہ بن بندہ! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر دلیر اور جری نہ ہوجانا۔ وہ ذات حق بے نیاز ہے۔ وہ تجھے مسجد سے اٹھا کر مندر میں بٹھادے اور تیری جگہ کسی بت پرست کو ایمان کی دولت دے کر مسجد میں لا بٹھائے۔ ؎

زاہد ایمن مشو کہ ازبازی غیرت زنہار	کہ راہ زصومعہ تادیر مغاں اینمہ نیست

○ قال اللہ عزوجل فی القرآن العظیم والفرقان الکریم (پ۹ سورۃ الانفال آیت کریمہ ۳۵)

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ط	کعبہ معظمہ میں ان کی نماز نہیں تھی مگر سیٹیاں اور تالیاں بجانا۔

○ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں جلیل القدر صحابی ترجمان القرآن سیدنا ابن سیدنا عبداللہ بن عم کریم عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قریش ننگے ہوکر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے۔ یہ قبیح فعل ان کا یا تو اعتقاد باطلہ سے تھا یا تالی بجانا اور سیٹیاں مارنا عبادت سمجھتے تھے۔ یا شرارت کی وجہ سے شوروغل کرتے تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز میں خلل ہو۔ خانہ کعبہ کا

Marfat.com

مادرزاد ننگا ہو کر طواف کرنا العیاذ باللہ تعجب خیز امر یہ کہ قریش خاندان کے کفار اور مشرکین اس قبیح عمل اور بے حیا فعل کو عبادت شمار کرتے یَا لِلْعَجَبَاط

دست فطرت نے کیا ہے جن گریبانوں کو چاک
مرد کی منطق کی سوزن سے نہیں ہوتے رفو

☆ کسی نے جواباً کیا عمدہ کہا ہے

وہ پرانے چاک جن کو عقل سی سکتی نہیں
عشق سیتا ہے انہیں بے سوزن و تار رفو

○ دور حاضر کے مسلمانوں کا مقصد حیات۔ پجارو۔ پلازا۔ بینک بیلنس، موبائل اور کلاشنکوف کلچر ہے۔ اپنی چند روزہ مستعار زندگی کے قیمتی اوقات اور لمحات کو ٹی وی کے کیبل اور بے ہنگم نغمہ سرائی میں ضائع کر رہا ہے۔ حیا سوز غزل سرائی عریاں و نیم عریاں اخلاق باختہ لباس میں ملبوس ہو کر ڈانس، بے ڈھنگی اچھل کود "ناچ" شور و غل سے تسکین چاہتا۔ اور مانند کفار اس کو عبادت سمجھتا اور اسے اپنی سوسائٹی گردانتا ہے۔ دور شراب کے جام آپس میں ٹکرا کر غم دوران غلط کرنا چاہتا ہے۔ یہ وہ گمراہی کا عمیق گڑھا ہے جس سے نکلنا از حد مشکل ہے۔

"ہے بہت مشکل کہ تیرا چاک دامن ہو رفو۔" "اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُط"

کن کن کی لیں خبر جبکہ اپنی ہی نہیں خبر
دامن کو رفو کریں کہ گریباں رفو کریں

○ راقم الحروف غُفِرَ لَہُ المولیٰ الغفورط عرض کرتا ہے کہ دور حاضرہ میں زندگی کے لاینحل مسائل مصائب بن گئے ہیں اور مسلمان کی رگ جان پنجہ یہود بے بہبود اور ہنود بے سود میں دے دی گئی ہے۔ ان کے اشارہ ابرو پر چلنا مقصد زندگی سمجھتا ہے۔ ان کے مشرکانہ تہوار مناتا اور اپنے پاکیزہ شرعی تہوار بھلا بیٹھا ہے

شور تھا ہو گئے دنیا سے مسلمان نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
تم مسلمان ہو جسے دیکھ کے شرمائیں یہود

○ دور جاہلیت کا بے معنیٰ شور و شغب اور لایعنی اور مہمل گانے اور لہو و لعب کا یہ ناچ کود فی زمانہ قریہ بہ قریہ شہر بہ شہر خانہ بہ خانہ ہو بہو الحاد اور کفر کی نقالی اور قیامت کی نشانی فَالْوَیْلُ کُلَّ الْوَیْلِ ط بمطابق شتر بے مہار بے نماز مادر پدر آزاد سیکولر کا پرچار شریعت اسلامیہ کے عامل کو شدت پسند اور مجاہد دین متین کو دہشت گرد کا نام دیتا ہے۔ "العیاذ باللہ العظیم

○ "نہد نام عکس زنگی کافور" ان زخموں کا کیا علاج؟ افسوس صد افسوس

مصحفی ہم تو یہ سمجھے تھے کہ ہوگا کوئی زخم
تیرے دل میں بہت کام رفو کا نکلا

Marfat.com

○ کجا نغمہ سرائی اور ذہنی عیاشی اور کجا نماز کا وقار اور سکون۔ ''چہ نسبت خاک را با عالم پاک''

زندگی آمد برائے بندگی　　زندگی بے بندگی شرمندگی
زندگی بابندگی تابندگی　　زندگی بے بندگی گندگی

○ حقیقت الامر۔ کلام الٰہی کا فرمان وَ اِنَّھَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ○ (پ ا سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۴۵) بیشک نماز بہت گراں ہے مگر خاشعین عاجز بیکس۔ غریب پر بھاری نہیں۔ خاشعین کا مفہوم جمہور مفسرین نے یہ کیا ہے کہ وہ مومن جن کے دل محبتِ الٰہی سے خستہ اور خشیت الٰہی سے شکستہ ہیں۔ اور وہ روز شمار اپنے رب سے ملنے پر یقین رکھتے ہیں۔ فاسق، فاجر مسلمان امراء مانند کفار لذتِ گناہ سے چور نشہ دولت میں مخمور اور مسحور رہنے والوں پر نماز بہت ہی بھاری ہے۔ فافہم۔

○ ایک روایت حدیث میں آیا ہے۔ فرمایا بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا فَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا طُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ ط اسلام کی ابتدا غریبوں میں ہوئی۔ آخر کار اسلام عنقریب لوٹ کر غریبوں کی پناہ لے گا۔ مبارک ہے ان غرباء کے لئے ۔

جا کے ہوتے ہیں مساجد میں صف آرا تو غریب　　زحمت روزہ کی کرتے ہیں گوارہ تو غریب
امرا نشۂ دولت سے ہیں غافل ہم سے　　زندہ ہے ملت بیضاء غرباء کے دم سے

○ فقیر غفرلہ المولی الغفور عرض کناں ہے ۔

سونے والے رب کو سجدہ کر کے سو　　کیا خبر اٹھے نہ اٹھے صبح کو
اِغْتَنِمْ فِي الْفَرَاغِ فَضْلَ رُكُوْعٍ　　فَعَلٰى اَنْ تَكُوْنَ مَوْتُكَ بَغْتَةً
كَمْ صَحِيْحٍ رَاَيْتُ مِنْ غَيْرِ سَقِيْمٍ　　ذَهَبَتْ نَفْسُهُ الصَّحِيْحَةُ فَلْتَةً

○ اے مومن فراغت میں نماز رکوع و سجود کو غنیمت جان کیا معلوم کہ کس وقت موت آ جائے ہم نے کتنے صحیح تندرست لوگ دیکھے ہیں جن کو اچانک موت نے آ دبوچا ۔

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلسَّدَادِ وَمِنْهُ الْهِدَايَةُ وَالرَّشَادُ ط اِنَّهٗ مَلِكٌ كَرِيْمٌ جَوَادٌ ○
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْاَبْرَارِ ○

Marfat.com

روضۃ السابعہ جنت دار الخلد ب ۱

نماز کے فوائد شریفہ اور فضائل عظیمہ

"قرآن پاک اور حدیث پاک کی روشنی میں ط"

عَجِّلُوا بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْفَوْتِ عَجِّلُوْا بِالتَّوْبَةِ قَبْلَ الْمَوْتِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْجَمِيْلِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ الشَّفِيْعِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ بِاُلُوْفِ تَبْجِيْلٍ ط

○ قال اللہ العلی الودود فی القرآن الکریم والفرقان العظیم (پ ۱ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۴۳)

☆ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ط نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

☆ نماز کے فوائد نا مقصور اور فضائل عظیمہ لامحصور ہیں اور اس کے مقاصد نہایت ارفع و اعلیٰ اور لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى ہیں۔ انسانی علم و عقل سے وَرَآءُ الْوَرَآء اور ان کا اجر و ثواب درجہ بدرجہ اور مقام رضا، قرب اور لقاءِ الٰہی ہے۔ دنیا میں تمام عبادت خداوند قدوس سے نماز کو اوّلیت حاصل ہے اور روز شمار حساب و کتاب میں سب سے پہلے نماز کی پرسش ہوگی ۔

روز محشر کہ جان گداز بود ، اوّلین پرسش نماز بود

○ قرآن عظیم، فرقان کریم میں بالصّراحت اور بالوضاحت نماز کا امر مجموعۃً تقریباً سات سو بار وارد ہوا ہے اللہ احکم الحاکمین نے آیات بیّنات اور محکمات میں واضح طور پر اور آیات متشابہات میں کنایۃً واشارۃً حکم نماز صادر فرمایا۔ حضور سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درخشندہ اور رخشندہ مہر و ماہ صحابہ کرام اور اہلبیت اطہار "رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى اِتِّبَاعَهٗ وَمَحَبَّتَهٗ" نے اللہ تعالیٰ کے اس امر پر عمل پیرا ہو کر امّت مسلمہ کے لئے راہ ہدایت دکھائی کہ نماز نور چشم اہل بصیرت ہے ۔

عابداں را اندر نماز عارفاں اندر نیاز عاشقاں درسوز وساز از شوق وصل یار

○ جلیل القدر عظیم المرتبت اوّل المفسر قرآن فی الصحابہ کرام سیّدنا ابن سیّدنا عبداللہ بن عمّ کریم عباس رضی اللہ عنہما کی نماز:

☆ آپ کی تعلیم و تربیت گہوارہ نبوت میں ہوئی اور حضور کی نگاہ فیض سے نوازے ہوئے اور دعائے اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْقُرْاٰنَ سے علم تفسیر کے رموز و کنایات وصول اور حصول کئے ہوئے

Marfat.com

تھے۔کم عمری میں ہی خلیفہ اوّل بلا فصل نے آپ کو نماز سکھائی۔

بروایت صحیحہ:

○ آپ کو آخری عمر شریف میں آشوب چشم کی بیماری نے آن گھیرا۔حکیموں معالجوں نے شافی علاج کے لئے چند روز نماز چھوڑنے کا مشورہ دیا۔کہ سجدہ کی حالت میں آنکھوں پر بوجھ پڑتا ہے۔جس سے مرض کی شدت میں اضافہ ہوجاتا ہے۔آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بقائی ہوش وحواس سنا ہے کہ جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی۔وہ روز شمار اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب کا شکار ہوگا۔مجھ سے یہ قہر وغضب برداشت نہیں ہوسکتا۔

☆ لہٰذا آپ نے اپنی آنکھوں کا علاج نہ کرایا نتیجہ ظاہر ہے۔آپ نابینا ہوگئے۔تو آپ نے عروس المساجد مسجد النبوی شریف میں نماز کے لئے ملازم رکھ لیا۔قدرت الٰہی!ایک روز عین نماز کے وقت وہ ملازم غیر حاضر تھا۔تو پھر نماز کے لئے قلبی ہیجان شدت اختیار کر گیا۔تو اٹھ کھڑے ہوئے اور آسمان کی طرف منہ کر کے بارگاہ ذُوالجلال والاکرام میں عرض کیا اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ ط اے رب کریم!پہلے آنکھوں کی بیماری اور علاج مانع نماز تھا۔وہ مانع میں نے توڑ دیا اور نماز میں نے نہ چھوڑی اب یہ نابینا ہونا مجھے نماز سے روک رہا ہے۔آسمان کی طرف شہادت کی انگلی کے اشارہ سے اتنا عرض کرنا تھا کہ ربّ کریم کے فضل وکرم سے یکدم آنکھوں میں نور آگیا۔اور آپ نابینا سے بینا ہوگئے۔ ''مسند بزاز الترغیب والترہیب امام منذری علیہ الرحمۃ''

آنکھوں کا نور دل کا سرور ہے یہ نماز اندھیر تھا جہاں میں نہ ہوتی اگر نماز
نُورِ نظر ہے یہ نماز نُورِ قلب ہے یہ نماز شانِ قدوس کی تجلیوں کا مظہر ہے یہ نماز

○ خواجہ محمد باقر لاہوری عباسی خلیفہ مجاز سرکار فیض بار حضرت عروۃ الوثقیٰ ثانی خواجہ محمد معصوم قدس سرّہٗ العلوم ط نے اپنی تصنیف لطیف اور کتاب مستطاب صحیفہ لطیفہ ''کنز الہدایات فی کشف البدایات والنہایات'' میں ارقام فرمایا حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی یوم النشور متواصل الحزن دائم الفکر تھے۔محبوب حقیقی کی رویت عالم آخرت پر موقوف ہے یہ دنیا محل دیدار الٰہی نہیں لہٰذا آپ کو دیدار الٰہی کی شدید حسرت اور آرزو باعث حزن وملال تھی۔جب یہ پریشانی انتہائی درجہ پر پہنچتی تو آپ فرمایا کرتے اَرِحْنَا یَا بِلَالُ ط اے بلال!مجھے راحت پہنچاؤ آذان دو تاکہ نماز میں جمال محبوب حقیقی سے دل بیقرار کو قرار آئے اور جان حزین کو راحت ملے بنا بریں فرمایا

جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوة ط میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے کہ نماز میں آخرت کا سا معاملہ ہے جبکہ لِی مَعَ اللهِ وَقْتٌ کی کیفیت اور یہ دولت آپ کو ہمہ وقت میسر تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ ط

چشمِ حقیقت آشنا دیکھے جو حسن کی کتاب
دفتر صد حدیث راز ہر ورق مجاز ہو

○ عارف باللہ ولی اکمل خواجہ مولانا یعقوب چرخی نقشبندی قدّس سرّہٗ الجلی والخفی ط نے اپنے ملفوظاتِ گرامی میں ارقام فرمایا:

☆ بندہ کا صلوٰۃ وصوم سے مقصود قربِ الٰہی ہے۔ صیام سے رب بندہ کے قریب ہوتا ہے بدلیل جلیل فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط (پ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۸۶) اور صلوٰۃ میں بندہ رب کے قریب ہوتا ہے۔ دیدار کا وافر حصہ نماز میں حاصل ہوتا ہے اگرچہ دیدارِ حق یہاں میسر نہ آسکا کیونکہ اس عالمتاب میں اس کی تاب نہیں۔ اگر نماز کے لئے یہ ارشاد نہ ہوتا تو مقصود کا چہرہ کون کھولتا اور طالب کو مطلوب تک کون پہنچاتا۔ غم گساروں کو لذت بخشنے والی اور بیماروں کو راحت بخشنے والی چیز نماز ہے۔ اَرِحْنِیْ یَا بِلَال ط اس ماجرہ کا راز ہے اور قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ میں اس آرزو اور تمنا کی طرف اشارہ ہے۔ اذواق۔ مواجید۔ علوم ومعرفت، احوالِ مقامات اور انوار تکونیات اور تمکینات اور تجلیات متکیفہ وغیر متکفیہ از ظہورات جو نماز کے علاوہ میں ہوں اور حقیقت نماز سے آگاہی کے بغیر حاصل ہوں وہ سب ظلال[۴] اور اَمثال ہیں۔ بلکہ وہم وخیال سے پیدا ہوئے ہیں۔ جو مصلّی ''نمازی'' حقیقت نماز سے آگاہ ہو وہ ادائے نماز کے وقت گویا اس عالم سے نکل کر عالم آخرت میں پہنچتا ہے۔ اس لئے آخرت کی دولت سے پورا پورا حصہ لیتا ہے۔ مومن کے لئے آئینہ دیدار الٰہی نماز ہے۔ یہی مفہوم ہے اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ کا۔ آقائے کونین، مغیث المَلوین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت کو یہ دولت اتباع کاملہ سے مخصوص ہے۔ اولیاء اُمت اسی مقصود کی تلاش میں ہجر کے لمحات عبادت میں گزارتے اور سحری کو آہیں بھرتے ہیں ؎

لسانے از تو مے خواہم روزے محشرے
تا بیان کنم پیش تو حالِ شب درازرا

○ فرمایا: مقامِ افسوس ہے کہ فی زمانا جاہل صوفیا اور نابلد گدی نشیناں کی ایک جماعت نماز سے آگاہی نہ رکھنے کی وجہ سے نغمہ وسماع سے وجد وتواجد ''رقص'' میں اپنے مطلوب کو ڈھونڈتی ہے حالانکہ یہ صریح اور بدیع امر ہے کہ حرام میں نور اور سکون نہیں ہے۔ مزامیر غنا شیطان کا نغمہ نافرمانوں کا شغل اور زنا کا منتر ہے ؎

Marfat.com

چہ نسبت است برندی صلاح وتقوی را سماع وعظ کجا، نغمۂ رباب کجا

○ اگر نماز کی حقیقت سے ایک شمہ بھی ان پر منکشف ہو جاتا تو ہر گز نغمہ اور سماع کا دم نہ مارتے اور اسے اختیار نہ کرتے۔ نماز جیسی دولت کبریٰ اور نعمت عظمیٰ کو ہاتھ سے نہ جانے دیتے انہوں نے نماز کو ضائع کر دیا۔ اور شہوات نسوانی اور اغراض نفسانی میں کھو گئے۔ کاش کہ وہ نماز اور نغمہ میں فرق کو سمجھتے۔ ''چوں ندیدہ حقیقت رہ افسانہ رزند'' والا معاملہ ہے

بے حیائی کا چلن ہے ہر کجا و ہر کہیں دین میں جائز کہاں یہ رقص و نغمہ و سرود

○ نیز فرمایا اے برادر! جس قدر نماز اور نغمہ میں فرق ہے اسی قدر فرق نماز کے مخصوصہ کمالات اور نغمہ کے احوال میں ہے۔ اعمال پر قلبی احوال کا دارومدار ہے

رباب و نغمہ و جملہ مزامیر بشد ممنوع از آیات تفاسیر

○ اعمال صالحہ کے لئے نیت خالص مخلص درکار ہے۔ دل خیالات فاسدہ اور ریائی کا گڑھ ہوگا تو ایسی نماز اور سجدہ کا کیا فائدہ؟ نماز خود پکارے گی تو ''مراخراب کردی بسجدہ ریائی''

میں جو سر بسجدہ ہوا کبھی تو زمین سے آنے لگی صدا تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

○ لہٰذا ثابت ہوا کہ اسلامی شریعت مطہرہ میں امیر ہو یا غریب، عزیز ہو یا ذلیل، آجر ہو یا اجیر، سفر ہو یا حضر، آرام ہو یا آلام۔ کہولت ہو یا شباب بشرطیکہ عاقل بالغ اور مسلمان ہو ہر حالت موسم گرما ہو یا سرما حالت بیماری ہو یا صحت نماز کا ترک قرآن وسنت سے ثابت نہیں۔ فافہم

ایں نمازت تاج شاہی مے دہد بل ترا از خود رہائی مے دہد

قدر ہستی محوکن تو در نماز تا بجوئی پیش حق راز و نیاز

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ۔النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ هُمْ نُجُوْمُ الْهُدَاةِ الْاِسْلَامِ بِعَدَدِمَنْ سَجَدَوَ صَامَ وَقَعَدَ وَقَامَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامِ

''محمد عنایت اللہ کان اللہ لہٗ''

① نماز اسرار الٰہیہ سے ہے:

☆ نماز بندہ اور معبود حقیقی کے درمیان ایک راز ہے۔ رب العزت نے اس راز کو اپنے محبوب پاک سَیِّدِ لَوْلَاکَ عَلَیْكَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے اسم پاک سے ظاہر فرمایا۔ اس نماز کا ظاہری ''ارکان'' اسم پاک کے ظاہری لفظی رسم الخط کے مطابق بنایا۔ اسم اعظم اللہ جل شانہٗ اور اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسم الخط کا عین نقش ہے یہ اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسم جلالیہ اللہ کا مدلول ہے۔ نماز کی شکل

وصورت اور ہیئت کذائی اس اسم مبارک کے مطابق رکھی گئی ہے۔ ظاہری رُکن نماز قیام، رکوع قعود، قعدہ اور سجدہ کو اسم ہمایوں محمد، احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ کی شکل میں متشکّل کر کے نماز کو اپنا راز دار بنایا۔ نماز محبوب اور محبّ کی باریک رمزوں میں سے ایک نہایت پوشیدہ رمز ہے۔ "فَتَدَبَّر"

اسم چوں بخواندی مسمّٰی راجو   بے مسمّٰی اسم کے باشد نکو

☆ اسم مسمّٰی کا عنوان ہوتا ہے اور ظاہر باطن کا آئینہ ہوتا ہے۔ انسان کامل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا مظہر اتم، خلیفہ اعظم اور نائب اکبر بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے انوار و تجلّیات کو ان حروف کی شکل وصورت اور ہیئت میں ظاہر فرمایا اور نماز کو کاشف انوار الٰہیہ اور اسرارِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راز کا مظہر بنایا۔

بر محمّد کے رسانم صد سلام   آن شفیع اُمّتاں یوم القیام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

نماز ساجد کا سجود ہے، عابد کا معبود ہے، طالب کا مطلوب ہے شاہد کا مشہود ہے، محبّ کا محبوب سے ایک مخفی راز ہے۔ جو رحمت سے بھرپور، نُور سے معمور اور محبت سے مخمور ہے۔ نماز ناز اور نیاز میں ایک راز ہے۔ تو بشکل اسم احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارگاہ معبود حقیقی پہنچ جا۔ اللہ ربّ العزّت نے حقیقت نماز سے انوار اور اسرار کا پردہ سرکا دیا۔ دامن تمنّا کو ثمر مراد سے بھر دیا اور جلوہِ حق کا نظارہ کرا دیا۔ بندہ جتنا اتباع میں ڈھلے گا اتنے ہی اس پر نماز کے اسرار اس نام پاک کی برکت سے کھلیں گے

اللہ اللہ چہ شیریں است ایں نام   شیر و شکر مے کند جانم تمام

⑵ نماز تحفہ معراج عرشی ہے:

☆ نماز تحفہ معراج ہے۔ اللہ ربّ العزّت نے اپنے محبوب پاک سیّد لولاک علیک الصَّلوٰۃُ وعلیکَ السَّلام کو شب معراج عرش عظیم پر دَنَا فَتَدَلّٰی کے مقام لامکان پر بلا کر تنہائی میں یہ خاص الخاص تحفہ نماز عنایت فرمایا۔ جبکہ جملہ احکام شریعت مطہّرہ روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ فرش پر فرض ہوئے۔ اس نماز میں خداوندِ قدّوس کے دربار لَمْ یَزَلِیّہ میں حاضری کے معراج کا سا نقشہ ہے۔ پہلا درجہ اسراء نماز میں سیر الی اللہ، سیر باللہ ہوتی ہے۔ دوسرا درجہ معراج۔ نماز میں عروج روح پاتا ہے تیسرا درجہ اعراج قرب ذات حق اور ہمکلامی کا شرف یہ تحفہ عرشی اَلصَّلوٰۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ ؕ کا نمونہ ہے۔

محبّ نے اپنے حبیب کو عرش پر بلا کر   سب سے چھپا کر دیا یہ تحفہ نماز

⑶ نماز ایمان کی جان ہے:

☆ کقولہ تعالیٰ ؕ (پ۲ سورہ البقرہ آیت کریمہ ۱۴۳) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ بے شک

Marfat.com

اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرے گا۔ اس آیت عظیمہ کریمہ میں ایمان سے مراد نماز ہے۔ اس کا شان نزول یہ ہے کہ صحابہ کرام نے حاضر بارگاہ رسالت ہو کر عرض کیا۔ تحویل قبلہ سے پہلے جو مومن انتقال کر گئے ہیں۔ ان کی نمازوں کا کیا حال ہے؟ تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

○ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہجرت مدینہ منورہ فرمانے کے سترہ ۱۷ ماہ بعد مسجد قبلتین میں تحویل قبلہ کا حکم ہوا۔ اور فرمایا اَلصَّلٰوۃُ مِنَ الْاِیْمَانِ ط بِمَنْزِلَۃِ رَأْسُ مِنَ الْجَسَدِ ط ہے۔ نیز ارشاد فرمایا اَلصَّلٰوۃُ خَیْرُ مَوْضُوْعٍ ط بہترین عمل جو بندوں کے لئے مقرر فرمایا وہ نماز ہے جو ایمان کی جان ہے۔

مسلمانو! نماز ایمان ہے کہ جانِ ایمان ہے ۔۔۔ دنیا و عقبیٰ میں ترے ایمان کی شاہد ہے نماز

④ نماز دین کا ستون ہے:

بروایت صحیحہ:

☆ فرمایا اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ ط نماز دین کا ستون ہے ستون عمارت کو قائم دائم رکھتا ہے۔ فرمایا مَنْ اَقَامَھَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنِ ط جس نے نماز کو قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا مَنْ ھَدَمَ فَقَدْ ھَدَمَ الدِّیْن ط جس نے دین کے اس ستون کو گرایا اس نے دین کو گرایا۔ مراد یہ ہے اقامت نماز سے اقامت دین اور انہدام نماز سے انہدام دین ہے۔ دنیا میں نماز دین کا مکان۔ رحمت کا سائبان اور روز شمار عتاب و عذاب سے نجات کا سامان ہے ؎

پڑھتے ہیں خوف حق سے جو باچشم تر نماز ۔۔۔ اُن کے لئے بُجھائے گی نار سقر نماز

⑤ نماز رضائے الٰہی کا ذریعہ ہے:

☆ بفرمان عالی شان رب الرحمٰن (پ ۶ سورۃ المائدہ آیت کریمہ ۳) اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور پوری کر دیں اپنی نعمتیں، میں راضی ہوں تمہارے لئے دین اسلام پر۔ رب کریم کی رضاء دین اسلام میں ہے۔ اور دین اسلام کا اہم رکن اور دین اسلام کے مکان کا اہم ستون نماز ہے۔ مال و دولت، کاروبار، ملازمت میں ہمہ تن مصروف رہنا اور نماز سے غفلت کرنا ناراضگی خدا و ناراضگی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذریعہ ہے۔ ترک نماز میں کثیر احادیث مبارکہ سے تہدید اکید اور وعید شدید ثابت ہیں۔ اور قیام نماز میں رب کریم کی رضا کا راز مضمر ہے۔

☆ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّبِسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیًّا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ط

Marfat.com

رب کی رضا چاہتے ہو تو پڑھو مومنو نماز　　دین و ایمان کی دولت کی محافظ ہے نماز

⑥ نماز جامع جمیع عبادات ہے:

☆ نماز مالی، جانی، بدنی اور قلبی روحی عبادات کا مجموعہ ہے۔ اور جمیع مخلوقات جن وانس، نباتات حیوانات جمادات کی عبادت کی جامع ہے۔ مثلاً نماز میں قیام نباتات کی مانند۔ سجدہ حشرات الارض اور رکوع حیوانات کی عبادت ہے۔ قبلہ رو ہونا قائم مقام حج وعمرہ۔ نماز میں کھانا پینا کا ترک مثل روزہ اور نماز کی تیاری اور لباس میں مال صرف کرنا قائم مقام زکوٰۃ اور صدقات۔ نماز کی تسبیحات توحید ورسالت پر ثابت قدمی کی دلیل جلیل اور قیام۔ رکوع۔ سجدہ قعدہ اور قعود، اور جلسہ ملائکہ کے قعود اور سجود کی مانند اور جملہ مخلوقات عالم کی تسبیح تہلیل تحمید اور تکبیر کا خلاصہ اور لُبِّ لُباب نماز کی تسبیحات میں بند ہے۔ جبکہ شریعت مطہرہ پر عمل کی تکمیل قیام نماز پر منحصر ہے

حمد وثنا قرأت درود سلام اور دعا　　ہے جمع ہر طرح کا وظیفہ نماز میں
الحمد کی شروع تو ہر کلمہ کا جواب　　معبود ذُوالجلال سے پایا نماز میں

⑦ نماز چہرہ کی رونق ہے:

☆ فرمایا اَلصَّلٰوۃُ نُوْرُ وُجُوْہِکُمْ ط نماز تمہارے چہرہ کا نور ہے۔ اور نماز تمہارے دین کا چہرہ ہے۔ روز جزاء نماز اپنی اصل شکل میں ظاہر ہوگی۔ اور سجدوں کے انوار سے نمازیوں کے چہرے تر و تازہ، شگفتہ اور پُر نور ہوں گے کہ چہرہ انسانی صفات اور عادات کا آئینہ ہوتا ہے۔ ’’بروایت، فرمایا جنتیں میرے ابوبکر کے نور سے پُر نور ہوں گی اور میرا عُمر محراب ومنبر کی رونق ہے اور میرے عُثمان کے نور سے تاریک ترین قیامت کا دن روشن ہوگا اور میرے علی کے چہرے کو محبت بھری نگاہ سے دیکھنا عبادت ہے۔ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ ط

نور حق ہے نماز چہرہ کی رونق ہے نماز　　رضاءِ حق ہے نماز سراسر نور ہے نماز

⑧ نماز مسجد کی زینت ہے:

☆ نماز مسجد کی رونق اور اسکی زینت ہے۔ مساجد ہی سجدہ گاہ ’’مسجد‘‘ میں جا کر سجدہ ریز ہوتا ہے جو اس کی رونق اور آبادی کا سبب ہے۔ مسجد کی آبادی دل کی آبادی اور مسجد کی بے رونقی دل کی پریشانی اور بربادی ہے۔ فرمایا زَیِّنُوْا مَسَاجِدَکُمْ اپنی مساجد کو زینت دو۔ چراغ جلاؤ کہ نماز مسجد کا نُور ہے۔ ایک مقام پر فرمایا زَیِّنُوْا قُلُوْبَکُمْ اپنے قلوب کو مُزین کرو مراد یہ کہ ذکر وفکر کرو کہ دلوں کی زینت ذکر خدا اور ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے

Marfat.com

زینتِ مسجد ہے نماز، دین کا زیور ہے نماز　　　بندگی حق نماز عشقِ پیغمبر ہے نماز

⑨ نماز ایمان کی کسوٹی ہے:

☆ مومن اور مشرک کے درمیان ''مابہ الامتیاز'' فرق کرنے والی نماز ہے۔ نماز کا تارک یا منکر مانند کافر و مشرک ہے۔ اگرچہ ظاہراً مسلمان ہی کہلاتا ہو۔ دین اسلام اصل تخم ہے اور اس سے نکلا ہوا خوشبودار پھول اور شگوفہ نماز ہے۔ ایمان کی کسوٹی نماز ہے اَلْاِیْمَانُ بِالْغَیْبِ اَوْلٰی مِنَ الْاِیْمَانِ الْمُشَاھِدَۃِ ؕ ایمان بالغیب' ایمان بالمشاہدہ سے افضل و اعلیٰ ہے۔ یہ قاعدہ مسلم ہے۔ نماز عمل صالحات سے ہے اور یہ گلشن اسلام کے برگ و بار اور ثمرات ہیں۔

یہ نماز تجھ کو رب کا بندہ بنائے گی　　　سر پر ترے تاج رحمت سجائے گی

⑩ نماز اسلام کا سنگ بنیاد ہے:

☆ نماز دین قیم، دین حقہ کی سنگ بنیاد ہے۔ جو نماز قائم نہیں کرتا اس کا اسلام نام کا اور ایمان کمزور ہے۔ خواجہ خواجگان سرکار باوقار عبدالخالق غجدوانی قدس سرہٗ النورانی مشہور اولیاء نقشبندیہ سے کسی نے پوچھا جو مسلمان نماز نہیں پڑھتے ان کا اسلام کیسا ہے؟ فرمایا ان کا اسلام صرف قبر کے کنارے تک ہے۔ ''مسلمان است تالبِ گور'' آگے آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں کہ نماز ہی راہ ہدایت اور جنت کا سیدھا راستہ دکھاتی ہے۔ نماز گلشن رضوان کا دروازہ ہے۔

نماز ہی تیری، تجھے جنت کا رستہ دکھائے گی　　　سُرخ روئی سے تجھے خوش خبری سنائے گی

⑪ نماز انبیاء کرام کا محبوب عمل ہے:

☆ حضور سرورِ سینہ شاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان شاہی ہے کہ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ ؑ میرے لئے آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے نماز محبوب دل و جان ہے۔ نماز شب تاریک میں نور خلوت کا سرور اور قلب منظر کی تسکین ہے۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام خلوت اور جلوت میں ہمہ تن نماز میں مشغول اور مصروف رہتے۔ اور عالم برزخ ''قبروں'' میں نماز پڑھتے ہیں۔ ''بروایت'' حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو یا ''بروایت ثانیہ'' حضرت ابوالانبیاء سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو اپنی اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ملاحظہ فرمایا۔ اُمت مسلمہ کو بھی کمال اتباع سے اس فضیلت سے حصے عنایت ہوتے ہیں اور وہ بھی بفضلہ تعالیٰ اپنے اپنے قبور میں نماز پڑھتے کلام پاک کی تلاوت کرتے مشاہدہ کئے گئے ہیں

خالق نے کیا بنائی ہے نور نظر نماز　　　اندھیرا تھا جہاں میں نہ ہوتی اگر نماز

Marfat.com

⑫ نماز حریم قدس کی جلوہ گاہ ہے:

☆ نماز درجات ولایت کی بنیاد ہے جو مقام تقویٰ تک پہنچاتی ہے۔ اِنْ اَوْلِيَآءُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ط (پ۹ سورہ انفال آیت کریمہ ۳۴) ولایت کی اصل تقویٰ طہارت ہے اولیآء عظام نے اپنی ہر حالت ''سکر اور صحو'' قبض اور بسط میں نماز کا سہارا لیا جو منزل مقصود تک پہنچے۔ سرکار فیض شاہ منصور حلاج علیہ الرحمۃ سے اَنَا الْحَقّ کا نعرہ سکر کی حالت میں سرزد ہوا لیکن اس حالت سکر میں شریعت مطہرہ کے آداب اور نماز سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہوئے۔ آپ قید خانہ میں روزانہ شب و روز سو رکعت نفل نماز پڑھا کرتے۔ اور شریعت مطہرہ کی بال برابر بھی خلاف ورزی نہ کی۔ جب کہ جو شخص جھوٹا ہو اس پر احکام شریعت صوم وصلوٰۃ کی تعمیل کوہ قاف سے بھاری ہے۔ آپ حسن باکمال اور جمال بے مثال کے جلوؤں میں گم رہے اس حریم ناز کی جلوہ گاہ نماز ہے۔

کیا کیا جلوے تجھے دکھاتی ہے یہ نماز　　　اس کے باطن کو ذرا جھانک کر دیکھو تو مومنو!

⑬ نماز جلوہ گاہ ذات کبریا جلّ شانہٗ ہے:

☆ نماز کعبۃ اللہ کی گود ''حطیم شریف'' کی رونق ہے۔ حج نماز کا لباس ہے مثلاً تکبیر تحریمہ نماز، قائم مقام احرام حج ہے۔ استقبال قبلہ نماز طواف کعبہ کی مثل جلسہ، قعدہ نماز مشابہ وقوف عرفات۔ تعوّذ نماز مزدلفہ میں رمی حجار شیطان کو کنکر مارنا۔ تکبیر اللہ اکبر قائم مقام، مقام مزدلفہ ''مشعر حرام میں ذکر اللہ کرنا۔ قعدہ، سجدہ وجلسہ نماز مقام منیٰ میں خیمہ زن ہونا کے مترادف اور سلام نماز درحقیقت وقوف عرفات کے بعد اجازت نامہ۔ نماز اور حج دونوں ایک ہی حقیقت کے دو نام ہیں۔ یہ نماز جلوہ گاہ ذات کبریاء اور دیدار الٰہی کا پیش خیمہ ہے۔ نماز کے ساتھ حج اور حج میں نماز کتنی عظیم المرتبت نعمتیں ہے۔

کیا جانے تو رکوع و سجود وقعود کو　　　ہے کن حقیقتوں کا اشارہ نماز میں

⑭ نماز محبت الٰہی کا قبالہ ہے:

☆ نماز دین کی روح اور ایمان کی جان ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط (پ۱ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۶۵) ایمان والے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے ''شدید محبت'' عشق کی حد تک یہ اس کے ایمان اور نماز کا نتیجہ اور ثمرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول کی محبت عین اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔ ثَبَّتَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَلٰى مَحَبَّةِ الرَّسُوْلِ الَّتِيْ هِيَ عَيْنُ

Marfat.com

مَحَبَّةِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى ط

السّلام اے نقش حبِ کبریا — السّلام اے صورت ظلِ الٰہ
السّلام اے رازدار امرِ کُن — السّلام اے واقفِ علم لدُن

⑮ نماز گناہوں کا کفارہ ہے:

☆ حدیث پاک میں آیا ہے کہ ایک اعرابی سے گناہ سرزد ہوگیا اور وہ بارگاہ رحمۃ میں دعائے مغفرت کے لئے حاضر ہوا۔ نماز ظہر کے بعد سارا واقعہ گوشوار کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ کیا تو نے نماز پڑھ لی عرض کیا یارسول اللہ ﷺ نماز میں نے باجماعت آپ کی اقتدا میں پڑھ لی ہے تو آپ نے فرمایا جا اللہ تعالیٰ نے نماز کی برکت سے تیری خطا معاف فرمادی ہے۔

''بروایت ثانیہ'' مومن جب نماز فجر ادا کرتا ہے اور پھر مصروف کاردنیا ہوجاتا ہے۔ پھر نماز ظہر ادا کرتا ہے تو رب غفور فجر تا ظہر کے گناہ معاف فرمادیتا ہے علیٰ ہذا القیاس ''پنجگانہ نماز'' چوبیس گھنٹوں کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے مزید کرم پر کرم یہ کہ جب ایک نماز کی ادائیگی کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرتا ہے تو اس کا ہمہ وقت عبادت میں شمار کیا جاتا ہے۔

رہتا ہے جن کو فکر نمازوں کا رات دن — گویا وہ پڑھتے ہیں آٹھوں پہر نماز

⑯ نماز ایمان کی دستاویز ہے:

☆ بروایت صحیحہ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا هُوَ بَیْنَ یَدَیْهِ الرَّحْمٰنِ ؕ بندہ جب نماز کے لئے قیام کرتا ہے نماز سے رَبّ قدوس کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو در کھل جاتا ہے تو وہ رَبّ قُدوس کے سامنے حاضر حضور ہوتا ہے تو سب حجاب اٹھ جاتے ہیں۔ اور جب اس عظیم فرائض کی ادائیگی کے بعد بارگاہ کریمی سے واپس لوٹتا ہے تو ایمان کی دستاویز اور قبولیت کی سند لے کر واپس آتا ہے۔ مشہور کتاب فقہ حنفی ''مُنیۃُ المُصلّی'' میں ہے ہر ایک شئی کے لئے علامت ہے جس سے اس کی پہچان ہوتی ہے۔ مومن کے ایمان کی علامت نماز ہے۔

مولیٰ سے اپنے ملتا ہے بندہ نماز میں — اٹھ جاتا ہے جدائی کا پردہ نماز میں

⑰ نماز ہر مشکل کی کنجی ہے:

بروایت صحیحہ:

☆ فرمایا: اِنَّ الصَّلٰوةَ دَافِعُ الْغَمِّ وَالْهَمِّ وَالْاَلَمِ ط حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ نماز غم،

Marfat.com

پریشانی اور مصیبت کو دور کرتی ہے۔ ''بروایت صحیحہ:'' جدالانبیآء سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی زوجہ محترمہ سیّدہ سارہ علیہا السلام کے ساتھ ملک شام سے المکۃ المعظمہ صوبہ حجاز کی طرف ہجرت کی۔ یہ سب سے پہلی ہجرت ہے۔ توراہ میں ملک مصر کے ظالم بادشاہ نے سیّدہ کو قید کرلیا۔ اور اپنے محل سرا میں لے گیا۔ تو سیدہ کو خیال ہوا کہ اس ظالم بادشاہ سے رہائی مشکل ہے تو آپ نے نہایت اطمینان سے وضوفرمایا اور نفلی نماز میں مشغول ہوگئیں۔ تو ظالم بادشاہ نے آپ کو بڑے سکون اور تسلی سے نماز پڑھتے دیکھا تو اتنا متاثر ہوا کہ برائی کا خیال دل سے محو ہوگیا اور نہایت ادب سے معافی کا خواستگار ہوا۔ رخصتی کے وقت اپنی اکلوتی بیٹی سیّدہ ہاجرہ علیہا السلام کو آپ کی خدمت کے لئے غلامی میں دے دیا اور کہا میری بیٹی کا کسی بادشاہ کی رانی ہو کر رہنا اس سے بہتر ہے کہ وہ اس عظیم عورت کی غلامی میں رہے اور دعا کا طالب ہوا۔ آپ نے بفضلہٖ تعالیٰ نماز کی برکت سے بہت بڑی آفت اور مصیبت اور مشکل سے نجات پائی۔ بعدہٗ آپ نے سیّدہ سارہ علیہا السلام کے کہنے پر سیّدہ ہاجرہ علیہا السلام سے نکاح کرلیا۔ جس سے ابوالانبیآء سیّدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ جو سیّدالانبیآء محمد مصطفیٰ ﷺ کے جدِ اعلیٰ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی برکت سے سیّدہ سارۃ علیہا السلام کو جلیل القدر فرزند حضرت اسحاق علیہ السلام عنائت فرمایا جن کی اولاد بڑے بڑے شہنشاہ اور عظیم المرتبت ستر ہزار نبی پیدا ہوئے۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی برکت سے المکۃ المعظمہ شہر آباد ہوا۔ کعبۃ اللہ کی تعمیر ہوئی اور عالم اسلام کا قبلہ بنا۔ آب زمزم کا بے آب وگیاہ سرزمین میں چشمہ پھوٹا۔ سیّدہ کے قدومِ میمنت سے صفاہ ومروہ دو پہاڑیاں شعائر اللہ بن گئیں۔ کائنات عالم میں بہار آگئی۔ توحید کے ڈنکے بجنے لگے سیّدہ ربّ قدوس کی رحمت کی گود حطیم میں استراحت فرماہیں اور ان کے نور نظر لخت جگر میزاب رحمت ''پرنالہ'' کے عین نیچے قبر میں جلوہ افروز ہیں۔ ''بروایت صحیحہ''۔ حضور ﷺ کو جب کوئی مہم یا مشکل پیش آتی تو آپ نماز پڑھتے تھے۔ درحقیقت نماز کعبۃ اللہ، کلام اللہ کے انوار کی جامع عبادت ہے اور لاینحل مشکل کا حل اس نماز میں ہے۔

⑱ نماز عذاب کی ڈھال ہے:

☆ قرآن پاک کی سورۃ الملک پ ۲۹ کے فضائل میں ہے۔ سورۃ الملک پڑھنے والے کو قبر میں یہ اپنی نوری چادر میں چھپالے گی جیسے مرغی اپنے چوزوں کو اپنے پروں میں چھپالیتی ہے۔

Marfat.com

بِعَینہٖ نماز قبر کے عذاب اور اللہ تعالیٰ کے غضب کی ڈھال ہے نماز شرِ شیطان شرِ نفس اور جنسی شیطانوں کے لئے استوار پناہ گاہ اور مضبوط قلعہ ''حصن حصین'' ہے۔ نَجَّانَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی مِنْ ھٰذَا الْعَذَابِ الْقَبْرِ بِحُرْمَةِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ ۔

یہ قبر میں انیس یہ محشر میں ہو شفیع — عقبیٰ کی راحتیں ہیں سراپا نماز میں

⑲ نماز قبر کی روشنی ہے:

بروایت صحیحہ:

☆ فرمایا: قَبْرُالْمُؤْمِنِ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ ط مومن کی قبر جنت کے باغیچوں میں ایک باغیچہ ہے۔ بے نمازی کی قبر حُفْرَةٌ مِّنَ النَّارِ آگ کے انگاروں کا گڑھا ہے۔ نمازی کی نماز ''قبر'' عالم برزخ میں اپنی اصل شکل بشکل قندیل اور فانوس ظاہر ہوگی جس سے قبر نور اور روشنی سے بُقعۂ نور بن جائے گی۔ ''بروایت ثانیہ'' شب تاریک میں نماز نفل ادا کرنے والوں کی قبر روشنی کا مینار ہوگی۔ ''بروایت ثالثہ'' نماز مومن کے دل کا نور ہے۔

گر قبر میں اندھیرے سے ڈرتا ہے پڑھ نماز — ہے ظلمتِ لحد کا اُجالا نماز میں

⑳ نماز عمل صالح کا بیج ہے:

☆ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے روز ازل سے مومن کو فطرت اسلام پر پیدا فرما کر اس کے ضمیر اور خمیر میں ایمان کا بیج بو دیا۔ عمل صالح ''نماز روزہ حج اور زکوٰۃ'' اس کا پھل ہے۔ ان ارکان اسلام کی اصل اور جڑ ذکر الٰہی ہے۔ کقولہٖ تعالیٰ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ ط (پ۱۶ سورۂ طٰہٰ آیت نمبر ۱۴) نماز پڑھو میرے ذکر کے لئے۔ نماز ہی ذکر الٰہی ہے۔ نماز سے ہی نیکی کا پودا پھوٹتا ہے اور نماز سے ہی ''خودرو بوٹیاں'' برائیاں ازخود تلف ہو جاتی ہیں۔ نماز نیکیوں کو اگاتی اور برائیوں کو مٹاتی ہے۔ رمضان المبارک کا مبارک مہینہ عمل صالحات نیکیوں کے لئے موسم بہار کا مہینہ ہے۔ اس میں ہر عمل کے ثواب اور اجر کا خصوصاً صوم وصلوٰۃ کا باغ لہلہاتا ہے اور سرسبز اور شاداب ہو کر پھولوں اور پھلوں سے بارآور ہوتا ہے۔ تراویح میں قرآن پاک کی تلاوت اس پر مستزاد شبنم کے نوری قطرات نمو و شگفتہ بناتے ہیں۔ اور نماز اور ہر عمل صالح کے پھل کو ستر ۷۰ سے سات سو ۷۰۰ تک بڑھا دیا جاتا اور نوافل عبادت فرائض کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔ قرآن اور رمضان کا صوم اور صلوٰۃ کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔

Marfat.com

حاضر تو ہر نماز میں رکھ دل کو اے فقیر
کچھ تو سمجھ کہ تو ہے کہاں اور کہاں نماز

(۲۱) نماز قرب الٰہی کا وسیلہ ہے:

☆ بندہ نماز میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ عبد اور معبود کے درمیان حجاب نماز میں اٹھا دیئے جاتے ہیں۔ نماز دو قسم ہے فرض اور نفل، قرب بھی دو قسم ہے قربِ نوافل جو عبادات نافلہ پر مرتب ہوتا ہے اور وجود سالک درمیان میں نہیں ہوتا یہ قرب فنا کنندہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ صاحب قرب کا وجود ہنوز درمیان میں ہے۔ (مکتوبات معصومیہ صفحہ ۱۷۸)

☆ اہل سلوک فرماتے ہیں کہ قرب نوافل وہ ہے کہ بندہ فاعل ہو اور حق کفائی۔ اور اس کا فعل آلہ چنانچہ حدیث قدسی میں وارد ہے لَایَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ بِالنَّوَافِلِ ؎ آگے فرمایا فَبِیْ یُسْمِعُ وَبِیْ یُبْصِرُ ؎ اور قربِ فرائض جو محض امر الٰہی کی تعمیل ہے وجود عابد درمیان میں نہیں ہوتا۔ یعنی قرب فرائض وہ ہے کہ حق تعالیٰ فاعل ہو بندہ آلہ فعل ''بروایت'' اَلْحَقُ یَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ ؎ حق عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی زبان پر جاری ہوتا ہے۔ ناطق حق سبحان وتعالیٰ ہے اور زبان عمر محض آلہ، قربِ فرائض فنا کنندہ وجود سالک ہے اور قرب نوافل ایسا نہیں۔ جمع بین القربتین یہ کہ فاعل اور آلہ ہر دو حق ہوں۔ اور بندہ درمیان میں نہ ہو ارشاد حق جل شانہٗ وَمَارَمَیْتَ اِذْرَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی ؎ (پ ۹ سورۃ الانفال آیت کریمہ ۱۷) میں ہر سہ قرب کی طرف اشارہ ہے کہ نماز میں فرائض واجبات اور سنن مبارکہ کا ادا کرنا ''قالب'' جسم سے متعلق ہے جو عالم خلق سے ہے اور اعمال نافلہ عالم امر سے ہیں۔ اس ادا فرائض کے قرب کا ثمرہ عالم خلق کے حصے میں ہے اور ادائے نوافل کے قرب کا ثمرہ عالم امر کے لئے ہے۔ عالم خلق کی فضیلت عالم امر پر ظاہر ہے کاش کہ نوافل کو فرائض پر سے اتنی نسبت بھی ہو جو قطرہ کو دریا سے ہے فافہم ؎

فرش پر قدم ہیں اور عرش پر ہے سر
فرش پر عرش کے نظارے دکھاتی ہے یہ نماز

(۲۲) نماز عمل صالحات کے دعوت نامہ کا اقرار نامہ ہے:

☆ آذان دراصل نماز کا دعوت نامہ ہے اور نماز القاء الٰہی کا دریچہ۔ مسجد میں حاضر ہونا اور نماز کی ادائیگی قائم مقام بارگاہ رب کریم میں حاضری کے زمرہ میں ہے۔ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ (پ ۴ سورہ ال عمران آیت کریمہ ۱۶۹) کا دستر خوان بچھا ہوا ہے۔ یہاں پاکیزہ رزق جسمانی روحانی دونوں مراد ہیں۔ رزق جسم کھانا، پینا اور رزق روحانی رزق محبت، رزق ادب رزق اتباع جس سے جسم سیراب اور روح مسرور ہوتی ہے۔ نماز درحقیقت عبادت اور استعانت

Marfat.com

خالص مخلص کا نام ہے۔ رضاءِ الٰہی کا حصول نماز کا منتہی مقام ہے۔

۴۳ نماز بے حیائی اور منکرات سے یقیناً روکتی ہے:

☆ بدلیل جلیل کقولہ العلی العظیم (پ۲۱ سورۃ العنکبوت آیت کریمہ ۴۵) وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط اور نماز قائم کرو کہ نماز ہر قسم کے گناہ ایذا لسانی یا ہاتھ سے۔ گالی گلوچ چغلی غیبت فضول لایعنی گفتگو کذب بیانی۔ بیہودہ بکواس فحش اور منکرات حرکات ناپسندیدہ افعال اور قبیح اعمال وغیرہ وغیرہ سے بچاتی ہے۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک بدوی کی شکایت کی گئی کہ وہ نماز بھی پڑھتا ہے اور گناہ سے باز نہیں آتا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اِنَّ الصَّلٰوۃَ لَتَنْھَاہُ ط نماز اسے ایک نہ ایک دن ضرور برائیوں سے روک دے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ راہ راست پر آ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا تو ارشاد فرمایا اَلَمْ اَقُلْ لَکُمْ ط کیا میں نے تمہیں پہلے نہ کہا تھا کہ نماز اسے برائیوں سے روک دے گی۔

○ حضرت عمران بن حصین علیہ الرحمت نے ایک حدیث روایت کی ہے۔ جس کے الفاظ مبارکہ یہ ہیں وَمَنْ لَّمْ تَنْتَہِ صَلٰوتُہٗ مِنَ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ ط جس کسی کو نماز فحشات ''ظاہری برائی'' منکرات باطنی، مکروہات'' سے نہیں روکتی دراصل اس نے صحیح معنوں میں نماز پڑھی ہی نہیں۔ (کذا فی المنثور)

○ خیر التابعین امام الاولیآء متقدمین سرکار فیض بار امام حسن بصری مدنی حسنٌ وجہہ الکریم ط کی اقتداء میں ایک واقف کار نے نماز پڑھی اور آپ کو مجلس خاص میں لے جا کر کہنے لگا کہ فلاں شخص نے آپ کی مذمت کی ہے فرمایا کب؟ اس نے کہا آج تو فرمایا کہاں؟ کہنے لگا اپنے گھر میں فرمایا اس کے گھر کیا کرنے گیا تھا۔ کہنے لگا اس کے ہاں ہماری دعوت مہمانی تھی۔ پوچھا اس نے کیا کھلایا تھا آٹھ کھانے گن گن کر بتائے تو آپ نے جلال میں آ کر فرمایا اے بیوقوف احمق! اس نے تیرا پیٹ آٹھ کھانوں سے بھرا اور تو نے اس کی ایک بات بھی نہ پچائی۔ اٹھ کھڑا ہو میری مجلس سے نکل جا۔ تو نے مجھے تین خرابیوں میں ڈالا کیا تیری یہی نماز ہے۔ تو نے تو میرے دوست و مبغوض کیا۔ میرے فارغ دل کو تشویش میں مبتلا کیا اور میرے سے اپنا وقار کھویا

گلہ گوئی عیب جوئی توں برائی چھوڑ دے توں صفائی اپنے دل دی کردی رہو ویلی نہ بہہ

☆ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ، امّ المؤمنین سیدہ امِ سلمیٰ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں۔ انہوں نے ہی آپ کا نام سرکار سیّد الشہداء شبیہ رسول سیدنا امام حسن مجتبےٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے نام پر حسن نام رکھا۔ فرمایا کرتے میرا ولایت میں یہ مقام ام المؤمنین کے دودھ کے دو قطروں کا صدقہ ہے۔ کہ اولیآء متقدمین میں سرتاج اولیاء ہوئے ہیں۔ آپ نے تیرہ سال مدینہ منورہ میں رہ کر سرکار امام الولایت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے تعلیم و تربیت پائی۔ آپ فرمایا کرتے کہ نماز ہی سارا دین ہے۔

نماز فرمان حق ہے کہتی ہے بار بار — برائی تیرے خیال تک سے مٹاتی ہے یہ نماز

(۴۴) نماز شفا ہے:

لِکُلِّ دَآءٍ دَوَاءٌ اِلَّا الْمَرَضُ الْمَوْتِ ؕ ہر مرض کے لئے دوا ہے۔ مگر مرض موت۔

☆ "اَلصَّلٰوۃ شِفَاءٌ" "نماز شفاء ہے" نماز روحانی، جسمانی، ظاہری باطنی اور قلبی لاعلاج امراض کے لئے شفا ہے۔ اور ھو الشافی کا تجویز کردہ نسخہ نماز ہے۔

☆ مروی ہے کہ ایک جلیل القدر صحابی محدّث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ عروس المساجد مسجد النبوی شریف میں پیٹ کے بل اُلٹے لیٹے ہوئے تھے کہ حضور نبی الرحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لے آئے۔ ان کے جسم پر پاؤں مبارک رکھ کر از راہ محبت فرمایا کہ کیا پیٹ میں درد ہے۔ عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو آپ نے ارشاد فرمایا اٹھ نماز پڑھ کہ نماز شفا ہے "جامع الصغیر"

بتادیا ابوہریرہ کو یہ راز مصطفیٰ — شفا سے ہے بھرپور نسخہ کیمیا ہے نماز

بروایت صحیحہ:

☆ "اَلصَّوْمُ" روزہ شفا ہے۔ بروایت فرمایا: صُوْمُوْا تَصِحُّوْا روزہ رکھو شفا پاجاؤ گے۔

☆ نفسانی شہوانی نسوانی شہوت کے لئے روزہ مفید صحت فرمایا۔ بفرمانِ ذاتِ رحمٰن فِیْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ؕ شہد میں لوگوں کے لئے شفا ہے "بروایت صحیحہ" عَلَیْکُمْ الشِّفَا بِالعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ ابن ماجہ نے مرفوعاً۔ ابن ابی شیبہ نے مَوْقُوْفًا اس حدیث مبارکہ کو روایت کیا۔ فرمایا شہد اور قرآن سے شفا کو لازم جانو۔ (پ ۱۴ سورۃ النحل آیت کریمہ ۶۹)

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صحابی سخت بیمار ہوگئے ان کا پیٹ جاری ہوگیا۔ حکیم حاذق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے لئے شہد پلانے کا نسخہ تجویز فرمایا تو دست زیادہ تیز ہوگئے بارگاہ نبوت میں کیفیت بیمار عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ

Marfat.com

اَخِیْکَ ؎ میرا اللہ سچا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ فرمایا پھر شہد پلاؤ جب پھر پلایا تو مرض اور بڑھ گیا۔ یہ معاملہ تین بار پیش آیا "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" بار بار یہ مقولہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ پھر چوتھی بار پلانے سے معدہ سُدون اور لیسدار خلطی مادوں سے صاف ہو گیا اور کامل مکمل شفا ہو گئی۔ (نسخہ طب نبوی ص ۱۱۱)

○ یہاں کَذَبَ کا معنیٰ خطا ہے نہ کہ پیٹ شفا کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ بلکہ مفہوم یہ کہ شہد کے استعمال سے تم نے خطا کی۔ بدنوں کے امراض۔ دلوں کے روحانی امراض حسد، کینہ، بغض، عناد، کفر، شرک وغیرہ قرآن اور شہد سے حصول شفا ازالہ امراض بدنیہ تخفیف امراض، تفریح جسم تطییب روح مراد ہے۔ وَھُوَ الشَّافِی وہی شافی مطلق ہے۔ دعاؤں اور دواؤں میں تاثیر ذات حق کی طرف سے ہے۔ کہ مؤثر حقیقی وہی ذاتِ حق ہے۔ فافہم

شفا کے چشمے:

☆ سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کے قدموں سے پھوٹا ہوا چشمہ آب زمزم میں شفا رکھ دی گئی ہے کہ اس نے آپ کے قدم دھوئے اور غسالہ پیا اور قدم بوسی کی۔ سیدنا ایوب نبی اللہ علیہ السلام کی ایڑیوں کے رگڑنے سے پھوٹا ہوا چشمہ ظاہری باطنی شفا کا منبع بن گیا۔

بروایت صحیحہ:

○ تُرَابُ الْمَدِیْنَۃِ شِفَاءٌ ؎ صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تلوے نازنین اور نقوش پا کے مس کرنے کی برکت سے المدینۃ المنورہ کی خاک میں شفا رکھ دی ہے اور مدینہ منورہ کو دار الشفا بنا دیا کہ شہر مدینہ منورہ کی ہوا اور فضا میں شفا ہے۔

☆ عشاق اسی نسبت کے طفیل خاکپائے اولیاء کرام کی عظمت اور تاثیر پر یقین رکھتے ہیں۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم صوفی بزرگ حضرت شاہ کلیم اللہ علیہ الرحمۃ شاہجہان آبادی آنکھ کی جملہ بیماریوں کے لئے یہ نسخہ تجویز فرماتے ہیں۔ ھُوَ الشَّافِی جب میری آنکھیں بیمار ہوتی ہیں تو میں ابوتراب کے نعلین مبارک سے جھڑنے والی مٹی کو سرمہ بنا لیتا ہوں

اِذَا مَا مُقْلَتِیْ رَمِدَتْ فَکُحْلِیْ تُرَابٌ مِّنْ نِعَالِ اَبِیْ تُرَاب

☆ محمد بن سماک علیہ الرحمۃ بیمار ہوئے تو ان کے مریدین قارورہ لے کر ایک عیسائی طبیب کے پاس جانے لگے تو راہ میں ایک خوب رو سفید ریش خوش پوش بزرگ ملے۔ ان کے جسم سے خوشبو مہک رہی تھی۔ انہوں نے پوچھا۔ کہاں جا رہے ہو تو انہوں نے بیان کیا تو فرمایا سبحان اللہ

Marfat.com

ولی اللہ کے لئے دشمن خدا سے مدد چاہتے ہو۔ واپس جاؤ ان سے کہو وہ مقام درد پر ہاتھ رکھ کر یہ آیت کریمہ پڑھو وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ط (پ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۱۰۵) اور حق کے ساتھ ہی ہم نے اس ''قرآن'' کو اتارا ہے اور حق کے ساتھ ہی اترا ہے۔

☆ یہ کہہ کر وہ بزرگ غائب ہو گئے جب ان کو دم کیا گیا تو فی الفور درد کافور ہو گیا۔ تو ابن سماک علیہ رحمۃ سے پوچھا وہ کون تھے تو فرمایا وہ سیّدنا ابوالعباس خضر علیہ السلام تھے۔ یہ حق ہے کہ قرآن پاک شفا ہے ''آمد طبیب درد کلی شفایافت'' (کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن صفحہ ۴۲۴)

○ بروایت صحیحہ:

☆ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آب زمزم ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔ (رواہ الدیلمی)

○ بروایت صحیحہ:

☆ خَیْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْاٰنُ ط بہترین دوا قرآن ہے۔ سابقہ آسمانی الہامی کتب تورات مقدس۔ انجیل پاک اور زبور شریف کو کسی نے پڑھ کر دم نہیں کیا کہ وہ کتابی شکل میں نازل ہوئیں اور تحریف شدہ ہیں نہ ان سے کسی نے شفا چاہی اور نہ پائی۔ قرآن پاک حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دل پر بذریعہ وحی جبرائیل امین علیہ السلام نازل ہوا اور آپ کے منہ مبارک سے نکلا۔ قلب انوار قرآنیہ کا خزینہ اور سینہ شفا کا خزینہ بن گیا۔ جہاں پھونک ماری یا دم کیا وہ شفایاب ہو گیا۔ دست مبارک سے مس کیا یا لُعَابِ دہن ڈالا وہ شفا کا چشمہ بن گیا۔ الغرض جس سرزمین مقدس ''المکۃ المعظمہ'' میں آیات قرآنیہ ایمانیہ کا نزول ہوا۔ اس خاک پاک کے ذروں کو بھی رَبِّ قدوس نے رحمت سے نوازا اور شفایاب بنا دیا۔ قرآنی آیات کریمہ کی پہلی وحی کے انوار نے ایک ایک ذرہ کو وہ تابانی بخشی کہ وہ قرآنی انوار سے جبل نور بن گیا اور غار حرا کے کنکروں کو اکمہ اور برص کوڑھ جیسے لاعلاج موذی اور قبیح مرض کے لئے شفایاب بنا دیا۔ چشمہ آب زمزم جس کا پانی صاف شفاف اور مشفی، مقطّر اور مطہّر اور ہر جراثیمی و آلائشی عناصر سے پاک اور ہر امراض جسمانی و روحانی کے لئے شفا بخش ہے۔ زائرین کے لئے شراب ابرار ہے۔ اس خطہ ارضی کی خاک پاک مہبطِ تجلیات قرآنیہ سے خاک شفا بنی۔ یہ چشمہ شفا مکّی۔ چشمہ آب بقا مدنی چشمہِ آبِ حیات ہے یہ سب قرآن عظیم فرقان حکیم کی آیات بیّنات کے آبخورے ہیں ؎

میرے آقا کا مدینہ بھی ہے کیا دارالشفا جس جگہ مسیحا بھی آتے ہیں دوا کے واسطے

Marfat.com

○ بروایت صحیحہ:

☆ قَالَ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَشْفِ بِالْقُرْاٰنِ فَلَاشَفَاءَ اللّٰہُ ؕ جس نے قرآن سے شفا حاصل نہ کی اس کے لئے اللہ کے ہاں شفا نہیں۔ کہ قرآن حکیم گنج شفا، مرقع ہدایت وکان رحمت اور نور ہے۔

☆ اَللّٰھُمَّ اشْفِنَاشِفَاءً بِحَقِّ الْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ وَ بِبَرْکَۃِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم ؕ

○ اولیآء متقدمین، عارف باللہ امام ابوالقاسم عبدالکریم قُشیری علیہ الرحمۃ سے منقول:

☆ فرمایا: میرا اکلوتا بیٹا سخت بیمار ہوگیا۔ میں شدید حالت اضطراب میں سویا۔ خواب میں حضور شافِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ لِقَاءُ الْخَلِیْلِ شِفَاءُ الْعَلِیْلِ ؕ کی بشارت پائی تو آپ نے کمال شان رحمت سے بچے کا حال پوچھا اور فرمایا قرآن پاک سے کیوں دور ہوتے ہو؟ کیوں آیات شفا سے تمسک نہیں کرتے اور شفا نہیں چاہتے۔ ''خوش طبیبے است بیا تا بیمار شوم'' جب بیدار ہوا تو دل مطمئن، خوشی اور مسرت سے لبریز تھا۔ قرآن حکیم فرقان عظیم سے آیات شفا تلاش کیں وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ؕ (پ۱۰ سورہ التوبہ آیت کریمہ ۱۴) شِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ؕ (پ۱۱ سورہ یونس آیت کریمہ ۵۷) فِیْہِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ؕ (پ۱۴ سورہ النحل آیت کریمہ ۶۹) وَمَاھُوَشِفَاءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ؕ (پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۸۲) وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَیَشْفِیْنِ ؕ (پ۱۹ سورہ الشعراء آیت کریمہ ۸۰) قُلْ ھُوَلِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھُدًی وَّشِفَاءٌ ؕ (پ۲۴ سورہ حم السجدہ آیت کریمہ ۴۴) اور ان چھ آیات مبارکہ کو کاغذ پر لکھ کر پانی میں گھول کر بچے کو پلایا تو اسی وقت بچہ شفایاب ہوگیا۔ ایسے بیمار کی بیماری پر قربان جس کی تیمارداری کے لئے حضور خود قدم رنجہ فرما ہوں۔

(مواہب مدنیہ)

گر قدم رنجہ کند باز پرسیدن ما　　　باز دارد سر پرسیدن بیمار غمش

☆ شیخ تاج الدین سبکی اعاظم علماء شافعیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں یہ عمل قرآنی بکثرت مشائخ عظام کو بیماریوں کی عافیت اور شفا کے لئے میں نے کرتے دیکھا۔ کاتب الحروف کا بھی حصول شفا کے لئے یہ کامیاب اور مجرب عمل ہے اور بہترین عمل۔ بطریق اکمل تعویذ، بطریق اجمل دم کرنا اور بطریق افضل آیات کریمہ عظیمہ شریفہ کو کاغذ پر لکھ کر پانی میں گھول کر پینا اور استعمال کرنا جائز اور ثابت بالسنت ہیں۔ جان کے دل پر دردکی دوا قرآن اور جان مجروح کی شفا قرآن ہے۔ جو کچھ تو چاہتا ہے قرآن کی نص سے تلاش کر کہ تمامی علوم کا خزانہ قرآن ہے۔

(مذاقی امام جلال الدین فی احکام القرآن)

دل پُر درد را دوا قرآن جان مجروح راشفا قرآن
ہر چہ جوئی زنصِ قرآن جو کہ بود گنج شفا قرآن

○ سورۃ الفاتحہ اُمّ الکتب کے ۱۰۰ سو نام ہیں جن میں ایک نام مشہور شفا ہے ''بروایت'' سورۃ الفاتحہ ہر مرض کے لئے شفا ہے اس کی تلاوت، ورد وظیفہ کرنا شفا۔ دم کرنا شفا۔ تعویز بنانا شفا پانی پر دم کرکے پینا شفا۔ یہ دیباچہ قرآن پاک اور اساسُ القرآن ہے یہ متن اور عنوان ہے۔ سورۃ الشفا اسم بامسمّٰی شفا ہے۔

○ بروایت صحیح البخاری پ ۲۱ ج ۳ ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ دوران سفر ہم نے ایک مقام پر قیام کیا۔ وہاں کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا انہوں نے ہم سے پوچھا کہ کوئی تم میں سے دم کرنے والا ہے۔ تو ایک صحابی نے جا کر سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کیا تو رب کریم نے اسے شفا دے دی تو انہوں نے بطور معاوضہ تیس بکریاں دیں اور ہماری دعوت کی۔ بکریوں کے سلسلہ میں ہم میں بحث ہوئی تا آنکہ ہم نے واپس آ کر سارا واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنایا تو آپ نے فرمایا بکریاں بانٹ لو اور ایک حصہ میرا بھی ہو۔ تلخیصاً

○ فتح الباری شرح صحیح البخاری میں ہے۔ حضور پُر نُور رسید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لبید بن اعصم یہودی نے جادو کر دیا تھا یہ جاننے کے لئے کہ آپ نبی ہیں۔ کہ نبی پر جادو اثر کرتا ہے، ساحر پر سحر اثر انداز نہیں ہوتا۔ جادو کے اثرات آپ کے جسم اقدس پر ظاہر ہوگئے۔ جس کی اطلاع بذریعہ ملائکہ آپ کو دی گئی اور سارے حالات بتلا دیئے گئے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ صحابہ کنواں ازدان تشریف لے گئے۔ یہ بیر عثمان کے قریب ہے حضرت یاسر رضی اللہ عنہ کو کوئیں میں اتارا گیا تو آپ کو زیر آب کچھ چیزیں ملیں آپ کی شبیہ موم سے بنی ہوئی تھی اور اس کے ہر اعضا پر سوئیاں چبھی ہوئی تھیں اور کچھ آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک کے بال ایک دھاگہ میں گیارہ گانٹھوں سے بندے ہوئے تھے۔ فرمایا جادو برحق ہے اور اس کا کرنے والا کافر ہے۔ بناء بریں حضرت جبرائیل علیہ السلام قرآن عظیم فرقان حکیم کی آخری دو سورتیں سورۃُ الفلق اور سورۃُ الناس وحی لے کر حاضر ہوئے۔ ہر دو سورہ معوذتین کی گیارہ آیات کریمہ ہیں۔ جو عظیم فضائل جلائل کی حامل ہیں۔ جب ایک آیت کریمہ پڑھی جاتی تو ایک گرہ خود بخود کھل جاتی اور ایک سوئی موم کی شبیہ سے ازخود نکل کر گر جاتی تا آنکہ دونوں سورتوں کی گیارہ آیات عظیمہ کی تلاوت کرنے سے گیارہ گرہیں کھل گئیں اور گیارہ سوئیاں گر گئیں۔ تو ان دو سورتوں کے دم کرنے

Marfat.com

سے آپ نے شفا پائی۔ اس واقعہ سحر کا وقوع حدیبیہ کی واپسی کے بعد ۶ ہجری المقدسہ کو ہوا۔ سحر کا دورانیہ صرف چالیس روز رہا اللہ جلّ شانہٗ نے سورۃ معوّذتین سے شفا بخشی۔ اُمت مسلمہ کو سحر کا نسخہ کیمیا عنایت فرمادیا۔

○ سحر، جادو، بدنظری کی تاثیر برحق ہے اس کا علاج ادعیّہ ماثورہ مسنونہ، اذکار، تعویز اور آیات قرآنیہ ہے نہ کہ رقیہ، تمیمہ اور تولیہ شرکیہ الفاظ سے اور جاہلانہ منتر جنتر سے دم حرام قطعی ہے۔

○ قرآن پاک باطنی قلبی اور روحانی امراض کفر شرک اور بدعت جیسی گھناؤنی لاعلاج امراض کے لئے تریاق اور اکسیر اعظم اور شفا ہے۔

○ کلام اللہ کے اس ھُوَالشَّافِی نسخہ کے استعمال سے اخلاق قبیحہ ذمیمہ اور عادات رذیلہ خبیثہ جیسے روحانی امراض سے شفا ملتی ہے۔ اور اخلاقِ عظیمہ کریمہ اور اطوار حمیدہ جمیلہ عطا ہوتے ہیں۔ لَاشِفَآءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ وَلَا شَفَاءَ فِي الْحَرَامِ ط اور حرام میں شفا نہیں رکھی

اے کاشف غم و الم، اے مالک بیت وحرم — اے خالق لوح و قلم، اے ملہم عرب وعجم
معصیت میں مبتلاؤں کو شفا دیتا ہے تو — خاطی و عاصی کے عیبوں کو چھپالیتا ہے تو
بالیقین ہے ذکر تیرا ہی شفا امراض کی — تیرا ہر اسم مبارک ہے دوا اغراض کی

○ کقولہ العلی العظیم ط (پ ۵ سورۃ النساء آیت کریمہ ۴۳)

○ اللہ جلّ شانہٗ نے اپنی کمال حکمت بالغہ سے شراب کو یکدم حرام نہیں فرمایا پہلا دور میں فرمایا شراب مضر صحت اور نقصان دہ ہے۔ دوسرا دور نماز کے وقت شراب پینے سے ممانعت فرمائی۔

☆ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ کا نزول ہوا۔ (پ ۵ سورۃ النساء آیت کریمہ ۴۳)

○ ایک روز جلیل القدر صحابی عشرہ مبشرہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ہاں دعوت تھی۔ دعوت کے بعد شراب کا دور چلا تو نماز کا وقت ہوگیا۔ نماز کی امامت کے لئے ایک صاحب آگے بڑھے اور نماز پڑھائی دوران قرأت قرآن پاک کی پ ۳۰ سورۃ الکٰفرون پڑھی اور عالم غشی میں لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ کی بجائے اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ پڑھ گئے کلمہ لا نہ پڑھنے سے مفہوم مخالف ہوگیا۔ جس سے معنی بدل گئے اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ کہ اے ایمان والو! نماز کے قریب نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو۔ کہ مدہوشی کی حالت میں حاضری نماز آداب شاہی کے خلاف ہے۔ اس کے بعد تیسرے دور میں شراب کو نص قطعی سے مطلقاً حرام قرار دے

Marfat.com

دیا۔ سبحان اللہ کلام الٰہی کا اعجاز دیکھو کہ کس حسن تدبیر سے شراب کو حرام فرمایا کہ حرام چیز میں شفا نہیں۔ فِعلُ الحَکِیم لَایَخلُوا عَنِ الحِکمَۃِ ط اللہ تعالیٰ کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔

○ دورِ حاضرہ کے شیشہ کے پیمانہ شراب میں وہ زہر ہلاہل بھرا ہوا ہے اگر اس کو زہریلا سانپ بھی ایک گھونٹ پی لے تو وہ بھی تڑپ تڑپ کر مرجائے

من درون شیشہ ہائے عصرِ حاضر دیدہ ام آنچناں زہرے کہ از وے مارہا در پیچ وتاب

○ بروایت صحیحہ:

☆ امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس اپنی بہن حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے عاریۃً لیا ہوا ایک کسروانیہ جبہ مبارک تھا۔ جو ان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطور تبرک عنایت فرمایا تھا۔ جب کوئی شدید بیماری میں مبتلا ہوتا تو اس جبہ مبارک کا ''غسالہ'' اس مریض کو پلایا جاتا تو وہ اسی وقت شفا پا جاتا۔ صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جبّہ میں شفا ہے۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ شہزادگان نبوت جناب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے گلے میں ایک تعویز تھا جس میں روح القدس حضرت جبرائیل علیہ السلام کے نوری پروں کی روئیں بھری ہوئی تھیں جس سے وہ وبائی اور موسمی امراض سے محفوظ و مامون رہتے اور شفا پاتے۔ وَاللّٰہُ یَقُوۡلُ الۡحَقَّ وَھُوَیَھۡدِی السَّبِیۡلِ وَیَشۡفِی الۡعَلِیۡلَ ھُوَ حَسۡبِیَ اللّٰہُ وَنِعۡمَ الۡوَکِیۡلَ ط

۴۵ نماز اطمینان قلب، فرحت روح کا ذریعہ ہے:

☆ کقولہٖ تعالیٰ (پ۱۳ سورہ رعد آیت کریمہ ۲۸) اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ط خبردار اللہ کے ذکر سے دل اطمینان پاتا ہے وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ ط (پ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت کریمہ ۱۴) نماز قائم کرو میرے ذکر کے لئے۔ یہاں ذکر سے مراد نماز ہے جو موضوع سخن ہے۔ نماز در لباس شریعت مطہّرہ، مظہرِ فیض الٰہی اور منظر اسرارِ نامتناہی ہے۔ نماز درحقیقت باطنی اسرار اور نادر دقائق وحقائق کا خزینہ ہے۔ نماز ذکر جیسی دولت عظیمہ ''اطمینان قلب'' کے حاصل ہونے کا عمدہ ذریعہ ہے۔ کعبۃ اللہ کی طرف نمازی کا یکسو ہوکر متوجہ ہونا اور انہماک نماز کی روح اور حصول انوار کعبہ کا سبب ہے۔ کعبۃ اللہ دنیا میں ایک ایسا عجوبہ ہے جو صورۃً دنیا میں ہے اور حقیقۃً عالم آخرت سے ہے۔ اور نماز نے بھی اسی سے یہ صفت پائی جو صورت اور حقیقت کے لحاظ دنیا وآخرت کی جامع ہے۔ جس سے قلب نے اطمینان جیسی عظیم دولت پائی کہ نماز حقیقت کعبہ

Marfat.com

حقیقت قرآن دونوں کے انوار کی جامع ہے۔

﴿۲۶﴾ نماز روح کی غذا اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے:

☆ صلوٰۃ اور صوم فیض و برکت کے لحاظ سے دونوں، روح کی غذا اور آنکھوں کی ٹھنڈک میں مشترک اور ایک ہیں۔ ''بروایت صحیحہ'' ایک بار حضور سیّد العرب والعجم ﷺ نے یوم وصال کا روزہ رکھا کئی روز نہ افطاری کی اور نہ سحری۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سنّت مطہرہ پر عمل کرتے ہوئے روزہ رکھ لیا۔ کچھ روز بعد ان کے جسم میں نقاہت پیدا ہوگئی تو آپ نے از روئے شفقت پوچھا کہ کیا وجہ ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کی اتباع میں روزہ رکھا تو آپ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اَیُّکُمْ مِثْلِی تم میں سے میری مثل کون ہے۔ فرمایا اِنِّی اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّی هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ میں شب اللہ تعالیٰ کے ہاں گزارتا ہوں وہ ہی مجھے کھلاتا ہے وہ ہی مجھے پلاتا ہے۔ اور فرمایا میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور روح کی غذا روزہ میں ہے۔ سبحان اللہ! رمضان المبارک کا مہینہ بھی ہو اور روزہ بھی۔ نماز تراویح میں قرآن مجید کی سماعت بھی ہو اور دعا بھی تو اس سے بڑھ کر مومن کی خوش نصیبی اور سعادت کیا ہوگی ؎

جلوہ ہے خاص رحمت حق کا نماز میں　　انوار قدس کا ہے عجیب نظارہ نماز میں

﴿۲۷﴾ نماز عذابِ نار کا حجاب ہے:

☆ مروی ہے کہ اگر بالفرض والتقدیر نمازی روز قیامت کسی ناکردنی کی بناء پر جہنم میں داخل ہو تو دوزخ کی آگ اس کے اعضاء وضو اور اعضاء سجدہ کو نہ جلائے گی۔ بروایت صحیحہ: نماز، آگ اور نمازی کے درمیاں حائل ہو جائے گی۔

جلنے نہ دوں گی اسے نار میں اے حضور　　پنج وقت پکار کر کہتی ہے یہ نماز

﴿۲۸﴾ نماز تقدیریں بدل دیتی ہے:

بروایت صحیحہ:

☆ لَا یُرَدُّ الْقَضَاءُ اِلَّا بِالدُّعَآءِ ط اللہ تعالیٰ دعا سے تقدیریں بدل دیتا ہے۔ دعا نماز کا مغز ہے۔ نماز سے الٹی تقدیر سیدھی ہو جاتی ہے۔ یاد رہے نماز۔ سجدہ اور دعا ایک ہی شئی ہے ؎

سرنوشت واژگوں را راست مے سازد نماز　　نقش معکوس نگین از سجدہ مے گردد درست

☆ روز ازل سے پیشانی پر لکھی ہو الٹی تقدیر سیدھی ہو جاتی ہے جس طرح مہر پر الٹے لکھے

Marfat.com

ہوئے حروف اور نقش کاغذ پر لگنے سے سیدھے ہو جاتے ہیں ؎

''نگاہ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں''

☆ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی نقشبندی علیہ الرحمۃ نے نگاہِ کشف سے دیکھا کہ صاحبزادگاں کے استاد مکرم ملا طاہر بندگی علیہ الرحمت قادری نقشبندی مجددی کی پیشانی پر شقی لکھا ہوا ہے اس کا تذکرہ آپ نے اپنے دونوں صاحبزادوں خواجہ محمد سعید و خواجہ محمد معصوم علیہما الرحمۃ سے کیا انہوں نے آپ سے دعا کیلئے عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا میں نے لوح محفوظ میں دیکھا کہ یہ قضاء مُبرم ہے بچوں کے بار بار اصرار کرنے پر مجھے حضرت غوث الثقلین محمد عبدالقادر محی الدین جیلانی بغدادی علیہ الرحمۃ کا فرمان یاد آ گیا۔ کہ اِنَّ الْقَضَاءَ الْمُبْرَمِ یَرُدُّ بِدُعَاءِیْ ط قضاء مبرم میری دعا سے بدل جاتی ہے۔ تو میں نے سحری کے وقت نماز تہجد کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ رَحْمَۃً وَّاسِعَۃً وَفَضْلُکَ غَیْرُ مُقْتَصِرٍ عَلٰی اَحَدٍ اَرْجُوْا وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَمِیْمِ اَنْ تُجِیْبَ دَعْوَتِیْ فِیْ مَحْوِ کِتَابِ الشِّقَّاءِ مِنْ نَاصِیَۃِ مُلّا طَاھِرٍ وَّاِثْبَاتِ السَّعَادَۃِ مَقَامُہٗ کَمَا اُجِبْتَ دَعْوَۃَ سِیِّدِ السَّنَدِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط

اے اللہ تیری رحمت بڑی وسیع ہے تیرا فضل کسی ایک پر ہی نہیں۔ میں تجھ سے پُر امید ہو کر دعا کرتا ہوں اپنے فضل عمیم سے میری دعا کو قبول فرما۔ ملا طاہر کی پیشانی سے شقی کا لفظ مٹا کر سعید کا لفظ ثبت فرما۔ جس طرح تو نے السید السند غوث اعظم کی دعا قبول فرمائی۔

☆ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں۔ اس دعا کے بعد میں نے دیکھا کہ ملا طاہر بندگی لاہوری علیہ الرحمۃ کی پیشانی سے کاتب تقدیر نے شقی کا لفظ مٹا کر سعید لکھ دیا۔ ''لاہور پاکستان میں آپ کا مزار پُر انوار مرجع خلائق ہے۔''

(تفسیر مظہری قاضی ثناء اللہ پانی پتی نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ)

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

☆ قبلہ جان، کعبہ ایمان حضور سید الانس والجان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک نگاہ سے قبلہ بدل دیا۔ تو کیا آپ کی دعا اور نگاہ تقدیر نہیں بدل سکتی۔ اولیآء کاملین کو یہ سعادت اتباع کاملہ سے عطا ہوئی ہے۔ علامہ اقبال نے جواب شکوہ میں کیا عمدہ کہا ہے ؎

Marfat.com

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں — کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

قلم ربانی تے ہتھ ولی دے تے لکھے جو اوہ بھائے
ولیاں نوں رب طاقت بخشی تے لکھے لیکھ مٹائے

۲۹ نماز ہر لاینحل مشکل کا حل ہے:

☆ تفسیر روح البیان میں ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ مبارک سفر حرمین شریفین کے دوران جنگل میں میرے پاؤں میں کانٹا چبھ گیا۔ جس میں پیپ پڑ گئی اور پاؤں سوج گیا۔ چلنا مشکل ہو گیا۔ خیال کیا اب کیا ہوگا ؎ ''تریاق تا بہ عراق آید مار گزیدہ مردہ شود''

☆ بصد تکلیف و کلفت عشا کی نماز پڑھی اور جنگل میں سو گیا۔ غنودگی کے عالم میں مجھے محسوس ہوا کہ میرے پاؤں کے زخم کو کوئی اپنی نرم نرم اور ملائم زبان سے چاٹ رہا ہے جس سے مجھے راحت محسوس ہوئی۔ اچانک آنکھ کھلی تو دیکھا کہ ایک سیاہ سانپ میرے پاؤں کے زخم سے خون اور پیپ چوس چوس کر تھوک رہا ہے یہاں تک کہ کانٹا نکل گیا۔ اور میں بالکل صحیح و تندرست ہو گیا۔ اور میری مشکل حل ہو گئی۔ نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے موذی حشرات الارض کے ذریعہ سے مجھے شفا عنایت فرما دی ؎

دنیا میں یہ نماز تجھے انہونی سے بچائے گی — زندگی بھر تجھے اپنی رحمت سے نہلائے گی
قبر میں اپنے سایہ میں دلہا بنا کر سلائے گی — اور حشر میں سر پہ تیرے بخشش کا سہرا سجائے گی

۳۰ نماز فقر کا تاج ہے:

☆ اقلیم فقر و غنا کے تاجدار، صبر و شکر کے شہسوار اور حضور ﷺ کا ارشاد گرامی اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ ط فقر میرا فخر ہے۔ ف سے فاقہ۔ ق سے قناعت اور ر سے رعایت آداب شریعت مطہرہ ہے۔ نماز سے فقر کی رفعت شان اور عظمت مکان کا ظہور ہے۔ نماز فقر کا تاج اور درود شریف لباس اور ذکر و فکر فقر کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ میں فخر سے مراد فقیر الی اللہ۔ اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کو چاہنے والا اور صرف اور صرف اس کا محتاج اور اللہ کے غیر سے کلی طور پر مستغنی اور اجتناب کرنے والا۔

☆ اس کے غیر کو چاہنے والا فقیر کے متعلق ارشاد فرمایا اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْهِ ایسا فقر روسیاہی ہے۔ ایسے فقر کا دعویٰ کرنے والا فقیر پیر، مرید کے در کا مانگت ہے۔ نیز فرمایا کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّكُوْنَ كُفْرًا ایسا فقر کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ یہ طریقہ درحقیقت اللہ کی غیر سے شکایت ہے جو

Marfat.com

ناشکری اور کفر ہے اور روز آخرت روسیاہی کا سبب ہوگا۔

بروایت صحیحہ:

○ اَلصَّدَقَةُ تَقَعُ فِی كَفِّ الرَّحْمٰنِ قَبْلَ اَنْ تَقَعَ فِی كَفِّ الْفَقِیْرِ ط صدقہ شرعیہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر جاتا ہے فقیر کے ہاتھ پر جانے سے پہلے کہ فرمان باری تعالیٰ یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ (پ ۲۶ سورہ الفتح آت کریمہ ۱۰) اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے اوپر ہے۔ کیونکہ فقیر کا ہاتھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا نائب ٹھہرا۔ نیز فقیر کا غنی سے صدقہ نافلہ یا واجبہ لینا یہ اس کا احسان ہے۔ کہ غنی فقیر کی دنیا بناتا ہے اور فقیر غنی کی آخرت اور آخرت بہر صورت دنیا سے افضل ہے۔

(حضرات القدس ج ۱ از علامہ بدرالدین سرہندی اویسی مجددی)

گر کسے ہست در محبت چست   از خدا جز خدا نخواہد جست

مسئلہ:

فقر اور تکبر میں فرق ہے۔ فقر اللہ کی یاد میں اس کی دی ہوئی نعمت کا اظہار کرنا یہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ط (پ ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیت کریمہ ۱۱) میں آتا ہے۔ اور تکبر یہ کہ اللہ کی ذات کو درمیان سے نکال کر کہنا میں نے یہ کیا وہ کیا۔ کبر کسی دوسرے کو اپنے سے حقیر جانتا ہے۔ بدیں وجہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فقر میرا فخر ہے۔ یہی فقر میرا اوڑھنا اور بچھونا ہے۔

اللہ اکبر ''شان کبریائی'' تکبر اللہ تعالیٰ کی رِدا ہے جو اسے اوڑھے گا ذلیل ہوگا۔

(۴۱) نماز الطاف مورد الٰہی ہے:

☆ نماز میں قبلہ رو ہونے سے کعبۃ اللہ کے انوار اور قرآنی آیات کریمہ کے انوار مختلف رنگوں میں نمازی پر برستے ہیں اور وہ انوار کی بارش میں نہاتا ہے۔ رب قدوس کے انوار و تجلیات سے نمازی کے قلب و نظر منور ہو جاتے ہیں جس سے ہدایت کی از خود راہیں کھلتی ہیں۔ تو وہ مقصود اصلی سے واصل ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم فرقان عظیم میں جہاں نماز کا ذکر ہوا وہاں نزول رحمت کا ذکر ہوا نمازی کو رحمت اپنی چادر میں لپیٹ لیتی ہے اور وہ مورد رحمت، مرکز رحمت بن کر نُور علیٰ نُور ہو جاتا ہے۔ روز قیامت مومن کو دو نور عطا ہوں گے اور وہ نور کی راہبری سے جنت الفردوس میں داخل ہوگا۔

نورِ کعبہ ہے نماز، نورِ قرآن ہے یہ نماز   شان قدوس کی تجلیوں کا منبع ہے یہ نماز

Marfat.com

۴۲ نماز ہر کرب وغم کا تریاق ہے:

○ کقولہ سبحانہ وتعالیٰ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ؕ (پ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۵۳)

اے ایمان والو! مدد طلب کرو اللہ تعالیٰ سے صبر اور نماز کے ساتھ۔ بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

○ تریاق تا بہ عراق آید جان مے دہد — تریاق تیرے پاس ہے دیکھ، وہ ہے نماز

☆ نماز ہر کرب وغم کے زخموں اور پریشانیوں کے لئے تریاق ہے۔ نماز ہی ہر ابتلاء کی اکسیر ہے۔ حضرت سعید بن مسیب جلیل القدر مشہور تابعی عالم علم خواب وتعبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں ایک سخت مصیبت میں پھنس گیا جس کا حل بظاہر کوئی نظر نہ آیا۔ اسی حالت پریشانی میں وضو کر کے مسجد میں جا کر ورد وظیفہ پڑھا لیکن اضطراب بڑھتا گیا۔ ''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔'' اس مسئلہ میں سخت متردد اور مغموم رہتا۔ اسی حالت اور کیفیت میں اونگھ آئی اور سو گیا۔ خواب میں مجھے کسی نے آواز دی اَيُّهَا الْمُتَلِّىْ قَلْبُكَ فَرَقًا لَا تَفْرُقْ وَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَزِيْزٌ مُّقْتَدِرٌ مَاتَشَآءُ مِنْ اَمْرٍ فَيَكُوْنُ ثُمَّ سَلْ مَابَدَالَكَ ؕ اے مبتلا مصیبت نہ گھبرا اٹھ اور نماز پڑھ اور یہ دعا مانگ فرماتے ہیں۔ جب میں بیدار ہوا۔ تو دیکھا میرے پاس کوئی نہ تھا۔ میں نے وضو کیا دو رکعت نفل حاجت پڑھے تو ان الفاظ سے دعا مانگی تو رب کریم نے میرے کرب کو راحت سے، الم وغم کو کرم سے بدل دیا۔ فرماتے ہیں اس دعا سے میں جب بھی مانگتا ہوں معطی مطلق جل شانہ مجھے عنایت فرما دیتا ہے۔ (ذیل القرآن ج ۵ ص ۶۳)

سب اولیاء انبیاء ابتلاء وبلا میں پڑھتے رہے نماز
تو تم کو بھی اے مومنو! رنج والم سے چھڑائیگی نماز

۴۳ نماز ولایت احمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک رمز ہے:

☆ نماز ولایت احمدیہ کے معارف غیبیہ اور رازہائے عجیبہ کا مظہر ہے۔ حقیقت عبدربانی، حقیقت قرآنی اور حقیقت نماز یہ سب حقیقت مُحَمَّدِيَّه علٰى صاحبها الصلوة والسلام وَالتَّحِيَّة کے انوار وتجلیات ہیں۔ نماز میں ان تمام حقائق کا فیضان ہے۔ قرآن عظیم فرقان رحیم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو نام مذکور ہیں۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (پ ۲۶ سورۃ الفتح آیت ۲۹) اور اِسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ان دونوں ناموں کی ولائتیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ جب ولایت محمدی کا معاملہ

Marfat.com

ولایت احمدی میں آیا۔ جو ''ولایت ابراہیمی، ولایئت موسوی اور ولایت عیسوی کی جامع ولایت ہے۔'' تو یہ ولایت کبریٰ کہلائی۔ مختصراً یہ کہ عبودیت کے دوطوق اسم محمد ﷺ کے دو میم ہیں۔ جو نائب اسم جلالیہ اللہ کے اَلف کے مظہر ہیں۔

ہائے دوچشمی است مربیّ ما　　　میم چوالف رب حبیبِ الٰہ

لام مربیّ از خلیل اللہ،　　　میم زتدبیر حکیم آگہ

☆ فرمایا ممکن ہے۔ ان دوطوقوں میں اس کے دوتعین کی بشارت ہو پہلا تعین جسد بشری اور دوسرا تعین روحی ''ذات احد'' الوہیّت کا الف بقاباللہ کے رنگ میں اسم احمد ﷺ کے الف میں ظاہر ہوا اس اسم احمد ﷺ کے حروف کی شکل میں نماز کا قیام متمکن ہوا ہو۔ جو اس کے رب کی ایک رمز ہے۔ اور نماز ولایت کی پہلی سیڑھی قرار پائی۔ انتہیٰ کلامہٗ الشریف ؎

''صحیفہ لطیفہ تلخیص کنزُ الہدایات فی کشفِ البدایات والہدایات'' از خواجہ محمد باقر العباسی لاہوری خلیفہ رشید حضرت عروۃ الوثقیٰ طَابَ اللّٰہُ مَثْوَاہُ وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَاوٰھُمَا ؎

مِنْ بَعْدِ ھٰذَا مَایَذُقْ صِفَاتُہٗ　　　وَمَا كِتْمُہٗ ھٰذَا لَدَیْہِ اَجْمَلُ

۴۴ نماز انبیاء کرام علیہم السلام کی جان، روح اور نورِ نظر ہے:

☆ نماز تمام انبیاءِ کرام وَ رَسولانِ عظام علیہم السلام کا محبوب وظیفہ ہے۔ ہر نبی نے اپنے اپنے طریقہ پر امتثالِ لامر اللہ نماز پڑھی ہر نبی نے اپنی حیات مبارکہ میں تکمیل نماز کی تشنگی محسوس کی اور تمنا کی کہ آخر الزمان نبی الانبیآء محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی سعادت عنایت ہو۔ اور یہ کیفیت حالی انہوں نے شب معراج ''فرش پر'' مسجد اقصیٰ میں آپ کے پیچھے نماز پڑھ کر پائی۔ کہ رب کریم نے ان سب کو عالم برزخ سے عالم دنیا میں لاکر تکمیل نماز سے بہرہ مند فرمایا گیا۔ اور نماز کا ذوق وشوق عشق کی حدتک بڑھ گیا۔ تو دوبارہ عرش پر بیت المعمور میں سب انبیآء کرام اور ملائکہ نوری نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ نماز عالمِ امر اور عالم خلق کی جامع ہے۔ یہ نماز جسم اور روح کی نماز کا مجموعہ ہے۔ ہر نبی اپنے اپنے دور ابتلاء میں وظیفہ نماز سے کامیاب وکامران ہوئے۔

لوح محفوظ　است پیش اولیاء　　　آنکہ محفوظ است محفوظ از خطا

قطرہ بریزد　مازاں　سبو　　　شمہ آں گلستان باما بگو

چشم حقیقت آشنا دیکھے جو حسن کی کتاب　　　دفتر صد حدیث راز ہر ورق مجاز ہو

Marfat.com

۴۵ نماز معرفت الٰہی کا خزانہ اور محبت الٰہی کا سرچشمہ ہے۔

☆ شیخ المشائخ جناب ابوالحسن علی بن احمد خرقانی قدس سرہٗ العالی نے بارہ سال عشاء کی نماز باجماعت خرقان میں پڑھتے اور رات اُرات شہر بسطام میں سرکار فیض بار جناب طیفور بن عیسیٰ المعروف بکُنیت بایزید بسطامی قدس سرّہٗ السامی کے مزار پُر انوار پر حاضری دیتے اور مجاہدہ سے ہردم دل سے حضور اور مشاہدہ حق میں مخمور اور مشغول رہتے۔ اور مراقبہ میں آپ کی روح پُرفتوح سے حصول فیض کرتے اور دعا مانگتے اے رب کریم! جو کچھ تو نے ان کو عطا فرمایا ہے وہ مجھے بھی عنائیت فرما۔ اور پھر واپس خرقان آ کر اسی وضو سے نماز فجر ادا کرتے۔ آخر کار ہاتف غیب سے ندا آئی۔ ہم نے تیری نماز کی برکت سے دعا کو قبول کیا۔ یاد رہے خرقان سے شہر بسطام ۸۰ فرسخ ہے۔

☆ بطریقہ اویسیہ آپ نے اُن کی قبرانور سے فیض پایا۔ اگرچہ ظاہری انتساب حضرت شیخ ابوالمظفر مولانا ترک طُوسی علیہ الرحمۃ سے تھا۔

○ منقول ہے۔ سلطان العارفین ایک بار گاؤں خرقان سے گزرے جنگل میں قیام فرمایا تو شب کو لمبے لمبے سانس لیتے رہے جیسے کسی چیز کو سونگھتے ہیں۔ مریدان باصفا نے عرض کیا۔ اس طرح سانس لینے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا چوروں کے اس قصبہ میں مجھے ایک مرد خدا کی خوشبو آ رہی ہے۔ جو میرے ایک سو سال بعد یہاں پیدا ہوگا۔ ان کا نام نامی اسم گرامی علی اور کنیت ابوالحسن ہوگی اور پھر صورت، ناک، رنگ، آنکھ، نقش اور عمر سب کچھ بتا دیا۔ نیز فرمایا وہ مرتبہ میں مجھ سے تین درجہ بلند ہوں گے ؎

آن شنیدی داستان بایزید — کہ زحال ابوالحسن، از پیش دید
نے نجوم است نے رمل است نے خواب — وحی حق است واللہ اعلم بالصواب
مومن ینظر بنورِ اللہ شدی — از خطا و سہو بیرون آمدی

○ قرآن مجید فرقان حمید کی نصِ قطعی سے ثابت ہے۔ شاہ مصر سیدنا یوسف علیہ السلام کے قمیص کی خوشبو حضرت یعقوب نبی اللہ علیہ السلام نے کنعان میں پالی۔ اور حدیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ حضور نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے المدینۃ المنورہ، المسجد النبوی کے منبر منیر پر دوران خطبہ جمعۃ المبارک پر فرمایا اِنّی لَاَجِدُ رِیحَ نَفَسَ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْیَمَنِ ؎ مجھے یمن سے اللہ جل شانہٗ کی محبت کی خوشبو آ رہی ہے۔ یہ اشارہ حضرت سہیل یمنی اویس قرنی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کی طرف تھا۔ سبحان اللہ محبت کی خوشبو زمان و مکان کی حدود سے وراء الوراء ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں بھی اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط (پ۲ سورہ البقرہ آیت کریمہ ۱۶۵) کی محبت کی خوشبو عنایت فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اَرِحْنَا رَاحِةَ الْمُحَبَّةِ وَرَاحَةَ الْجَنَّتِ ط

㊱ نماز جنّت الفر دوس کی سند اور دستاویز ہے:

☆ امام ابوالحسن شاذلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ ایک شخص نماز کے بعد ہمیشہ یہ دعا مانگا کرتا۔ اے رب کریم! مرنے سے پہلے مجھے بخشش کی بشارت عنایت فرمانا۔ رب کریم نے اس کی دعا کو شرف قبولیّت سے نوازا۔ ایک رات وہ مسجد میں نماز تہجد کے لئے پہنچے تو نماز میں ایک کاغذ کا ٹکڑا ان کی گود میں آ گرا اُس کو اٹھایا اور پڑھا۔ لکھا تھا۔ یہ ربّ غفور رحیم جلّ شانہٗ کی طرف سے اپنے بندہ کے لئے بخشش کا قُبالہ اور سند ہے۔ اور جنت کی رسید ہے جب انہوں نے وصال فرمایا تو وہ دستاویز مغفرت اور جنت کا سرٹیفکیٹ ان کے کفن میں رکھ کر ان کو دفن کر دیا۔

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْهُ بِفَضْلِكَ یَا كَرِیْمُ ط (دلائل الخیرات)

پڑھتے ہیں نیند چھوڑ کر وقت سحر نماز
سوئیں گے قبر میں بھی وہی بیخوف جو یہاں

㊲ نماز اُمّتی کے لئے معراج ہے:

بروایت صحیحہ معتبرہ:

☆ فرمایا اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْاُمَّتِیْ ط فرمایا نماز میرے اُمّتی کی معراج ہے۔ نماز میں قیامؔ رکوع سجود اور تشہد کی تسبیحات سب مبتدی اور منتہی کے لئے ایک ہی ہیں۔ مدارج اور مقامات علٰیحدہ علٰیحدہ ہیں۔ نماز کے لئے وضو میں ہاتھ دھونا دنیا و مافیہا سے دستبرداری انقطاعِ کُلّی کے مترادف ہے۔ تکبیر اولٰی تکبیر تحریمہ سے رجوع الی اللہ نصیب ہوتا ہے۔ ثنا پڑھنے سے بندہ عالم ناسوت کی منزلیں عبور کر کے عالم ملکوت میں پہنچ جاتا ہے۔ اور ملائکہ کی تسبیح سے موافقت پا جاتا ہے۔ پھر مومن رکوع وسجود میں اسماءِ حسنٰی کے نور سے عالم جبروت کی سیر کرتے عالم لاہوت میں پہنچتا ہے۔ درحقیقت دوسرا سجدہ مقام فنا سے بقا کی طرف اشارہ ہے۔ یہاں مقام شہود ''تشہد'' میں بندہ اپنے خالق مطلق و مالکِ حقیقی کو کلمات طیّبات کے تحائف پیش کرتا ہے اور ہمکلامی کے شرف سے مشّرف ہوتا ہے۔

پاتا عروج و قرب ہے بندہ نماز میں
اے دل نماز کیوں نہ ہو، معراج المؤمنین

Marfat.com

㊳ نمازنُور ہے:

☆ نماز جامع انوار ہے۔ نماز درحقیقت، حقیقت مُحَمَّدِیَه عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ ط کے انوار سے ہے۔نماز نورِایمان' نورِعرفان' نورِ کعبہ ربانی' نورِآیات قرآنی اور تجلّیات الٰہیہ کے انوار کا مجموعہ ہے۔فرمایا اِذَادَخَلَ النُّوْرَ فِی الصَّدْرِ اِنْفَتَحَ ط یہ نور جب سینہ میں داخل ہوتا ہے تو انشراح صدر ہوتا ہے۔نماز کے مقامات باطنی اور مدارج نور بصیرت سے ظہور پذیر ہوتے ہیں کہ نماز نور ہے اور مسجد وادی سینا بقعہ مبارکہ مانند طور ہے اور نماز حکمت الٰہی کے ظہور کی جلوہ گاہ ہے ؎

نورِ ایمان ہے نماز اور دین کا زیور ہے نماز بندگی حق نماز' عشق پیغمبر ہے نماز

㊴ نماز رجوع الی اللہ کا سبب ہے:

☆ کَقَولِہٖ تعالٰی وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ط (پ۲۱ سورہ لقمان آیت کریمہ ۱۵)

○ تابعداری کراس کی جو میری طرف رجوع لایا ہوا ہے سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کی راہ کی تابعداری مراد ہے۔اسی کو مذہب اہلسنّت و جماعت کہتے ہیں۔رجوع میں عروج ہے مجاہدہ میں مکاشفہ ہے یہ رجوع۔عروج مراقبہ مکاشفہ سب اتباع کے انوار ہیں۔نماز ماسواء اللہ کو بھول جانے کا نام ہے توفیق الٰہی اور رجوع الی اللہ دونوں نماز میں بدرجہ اتم موجود ہیں مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ فَقَدْھَدَاہُ اللّٰہُ فَھُوَ مُرِیْدُ ط اہل سلوک اہل طریقت کے نزدیک نماز ہی ولایت کے در کی دہلیز ہے۔وہی ہدایت یافتہ مرید ہے جس کو رجوع الی اللہ عنایت ہوا۔اور مرتبہ مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ پا گیا۔ اور نماز اُس کی تنویر اور تصویر ہے جس سے مراتب عُلیا نصیب ہوئے۔ نماز ولایت کا پہلا درجہ ہے ولی دو قسم ہیں۔مجاہد سے مشاہدہ اور مشاہدہ سے مجاہدہ کی طرف جانے والے یعنی وہ روزِ ازل سے ہی مشاہدہ سے نوازے ہوئے دنیا میں آکر مجاہدہ کرتے ہیں۔ نماز دونوں کے لئے عروج کا زینہ اور رجوع الی اللہ کا سفینہ ہے ؎

ہر کجا تو بامنی من خوش دلم گرچہ باشد قعر گور منزلم
بے تو جنت دوزخ است اے دلربا باتو دوزخ جنت است اے جانفزا

Marfat.com

☆ نماز فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ کی تفسیر، تعبیر اور تنویر ہے:

حکایت عجیبہ غریبہ:

○ سیّدنا نوح نجی اللہ ''آدم ثانی'' علیہ السلام کی بددعا سے عذاب کا وعدہ فرمایا تو آپ نے بحکم رب قدوس جل شانہٗ کشتی تیار کی۔ آپ کی اُمت میں ایک ضعیفہ جو اہل ایمان سے تھی وہ ہمیشہ نماز میں مشغول اور ذکر وفکر میں مصروف رہتی۔ اس نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی! جب عذاب آئے تو مجھے کشتی میں بٹھانا نہ بھولنا۔ آپ نے وعدہ فرمایا۔ قدرت الٰہی! جب عذاب آیا تو آپ افراتفری کے عالم میں اس عفیفہ کو بھول گئے۔ طوفان کا پانی تباہیاں مچاتا چلا گیا۔ چھ ماہ بعد آپ کی کشتی ببرکۃ بِسْمِ اللّٰہِ شریف کوہ جودی پر جا ٹھہری تو اچانک آپ کو مائی صاحبہ کا خیال آیا آپ کفِ افسوس ملتے اس کی جھونپڑی میں پہنچے تو رب کریم کی قدرت کا عجیب اور انوکھا نظارہ دیکھا کہ وہ عفیفہ اور ضعیفہ اپنی کٹیا میں بڑے سکون اور اطمینان سے نماز پڑھ رہی ہے اس نے آپ کو دیکھا تو خوفِ الٰہی سے اس کے جسم کے رونٹے کھڑے ہوگئے۔ بولی کیا عذاب آگیا فرمایا آکر چلا بھی گیا۔ کیا تجھے خبر نہیں ہوئی۔ تو اس کی زبان نورُ افشاں سے نکلا اللہ اکبر ط اے اللہ کے پیارے آپ مجھے بوقت مصیبت بھول گئے لیکن جس کو میں یاد کرتی ہوں اس نے مجھے نہیں بھلایا۔

کیوں نہ ہوں مرے کام غیب سے حسنؔ　　بندہ بھی ہوں تو کیسے کارساز کا

⑩ نماز سے ہمکلامی کا شرف عنایت ہوتا ہے:

بروایت صحیحہ:

☆ فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ رب کریم سے ہمکلام ہو تو وہ نماز کے قیام میں قرآن مجید پڑھے۔ حامل وحی الٰہی نبی اُمی ﷺ کو حکم ہوا محبوب وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ط (۲۹ سورۃ المزمل آیت کریمہ ۴) رات کی تاریکی میں نماز میں قرآن مجید فرقان حمید کو ترتیل سے پڑھا کرو۔ اس سے شرف ہمکلامی نصیب ہوتا ہے کلام الٰہی کی تجلی کا نزول ہوتا ہے۔ ہر آیت کریمہ کے اپنے اپنے جلالی یا جمالی انوار قاری اور نمازی پر برستے ہیں ؎

اب ضرورت ہی نہیں طور پہ جائیں ہم کلیم　　کرتے ہیں روز گفتگو یار سے نماز میں

○ پہلی الہامی آسمانی کتب زبور مبارک، تورات شریف اور انجیل مقدس کے حافظ صرف نبی ہوا کرتے۔ جن پر کتاب نازل ہوئی اور اُمت مسلمہ کو یہ شرف ''حفظ قرآن'' صاحبُ القرآن ﷺ فِیْ کُلِّ حِیْنٍ وَّاٰنٍ ط کے صدقہ نصیب ہوا کہ امت مرحومہ کا بچہ بچہ حافظ قرآن حامل

Marfat.com

قرآن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ؕ

ہزاروں درود ہزاراں سلام گوہر سپردم بگوہر شناس

☆ جب بندہ باری تعالیٰ جلّ شانہٗ کے حضور خلوص نیت سے نماز میں بحالت بشکل حرف اسم احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھڑا ہوتا ہے تو حضور پرنور رُو ر علی نُور رسیدِ یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قلب اطہر کے انوار کی شعاعوں کا پرتو اور عکس نمازی پر پڑتا ہے۔ انوار اس قرب پائے ہوئے قلب پر بارش کی پھوار کی طرح برستے ہیں۔ جس قدر نسبت اور محبت قوی ہوگی۔ اتنا ہی مومن کا قلب انوار سے منوّر اور مستفیض ہوگا اور یہ انوار الٰہیہ آپ کے دل سے نہر کی طرح جاری وساری ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر وحی الٰہی کا نزول ہوتا تو صحابہ کرام جہاں کہیں قیام پذیر ہوتے ان کے قلوب پر وحی کے انوار برستے اور اپنی تابانیوں سے آئینہ دل کو صاف شفاف کرتے۔ ایک مقام پر فرمایا مَنْ لَّا نُوْرَ لَہٗ لَاصَلٰوۃَ لَہٗ ؕ جس کے لئے نور نہیں اس کی نماز نہیں۔ صلوٰۃ حضور قلب اور حصول نور کا نام ہے۔

آں شنیدی گفت صدرُ الصدور لا صلوٰۃ الّا از قلب حضور

بروایت صحیحہ:

○ قَالَ مَنْ اَرَادَاَنْ یُّحَدِّثَ رَبَّہٗ فَلْیَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ ؕ جو شخص چاہتا ہے کہ رب کریم سے ہمکلام ہو۔ اُسے چاہئے کہ قرآن پڑھے۔ قِرَاٰنٌ فِی صَلٰوۃٍ خَیْرٌ مِنْ قُرْاٰنٍ غَیْرِ صَلٰوۃٍ ؕ قرآن پاک کی تلاوت نماز میں بہتر ہے قرآن کی تلاوت غیر نماز سے (رواہ بیہقی)

ذات او را بے صفاتش ندید ذات حق با ما کند گفت و شنید

☆ مجمع البحرین آئمہ طریقت وشریعت، ششم امام از اہلبیت اطہار خلاصہ اولادِ مصطفیٰ سیدنا امام عالیمقام جعفر صادق علیہ وعلی ابناۂ الکرام وآباۂ العظام الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

○ لَقَدْ تَجَلَّی اللّٰہُ بِخَلْقِہٖ فِی کَلَامِہٖ وَلٰکِنَّھُمْ لَایُبْصِرُوْنَ ؕ نماز میں اللہ تعالیٰ اپنے بندہ پر اپنے کلام کی تجلی فرماتا ہے۔ لیکن وہ نہیں دیکھتے۔ ایک بار نماز تہجد پڑھتے پڑھتے آپ پر ایسی حالت طاری ہوگئی تو فرمایا مَازِلْتُ اُرَدِّدُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ حَتّٰی سَمِعْتُھَا مِنَ الْمُتَکَلِّمِ بِھَا لَمْ یَثْبُتْ جِسْمِیْ مُعَایِنَھَا بِقُدْرَتِہٖ ؕ رات شب تاریک نماز میں ایک آیت پڑھ [illegible] بار بار دہرا رہا تھا کہ میں نے باری تعالیٰ کا کلام سنا اور اس کے معانی کا میرے قلب [illegible] تمثل نہ ہوتا۔ ہمکلامی کے بعد دیدار الٰہی کا مقام اس کے فضل پر منحصر ہے

رضائے خاطر محبوب شرط دیدار است بچشم شوق ملاحظہ مکن کہ بے ادبی ست

☆ سیّدہ رابعہ بصریہ عدویہ رَحمَہُ اللّٰہُ تعالٰی رَحمَۃً وَّاسِعَۃً فِی دَارِ الْجَنَّۃِ ط آپ ولیہ کاملہ بزمانہ خَیرُ القُرُونِ میں فقر وسلوک کی اس منزل پر فائز المرام تھیں جس کو احاطہ تحریر میں لانا یا انداز تقریر سے بیان کرنا بصد مشکل ہے۔ قال بیچارہ حال کو کیا جانے اور عقل ناتمام مقام عشق کو کیا سمجھے۔ آپ کی عبادت کا منشا محبت لِذَاتِہٖ کے سوا اور کچھ نہ تھا نہ خوف جہنم نہ طمع جنت ''اللہ اکبر'' اگر خوف جہنم تھا تو بدیں وجہ کہ دوزخ اس کے غضب اور ناراضگی کا محل ہے اور یہ مقام حجاب ہے اور جنت سے طمع اور طلب بدیں وجہ؟ کہ یہ ذات حق سُبحانہٗ کی رضا کا محل اور مشاہدہ ذات حق اور دیدار الٰہی کا مقام ہے۔ آپ کی ہمہ وقت عبادت نماز اور حج کا مقصد محض رضا اور لقاء کے سوا اور کچھ نہ تھا

اُحِبُّکَ حُبَّیْنِ حُبَّ الْھَوٰی وَحُبًّا لِاَنَّکَ اَھْلٌ لِذَاکَا
فَاَمَّا الَّذِیْ ھُوَ حُبُّ الْھَوٰی فَشَیْئٌ شَغَلْتُ بِہٖ عَنْ سِوَاکَا
وَ اَمَّا الَّذِیْ اَنْتَ اَھْلٌ لَّہٗ فَکَشْفُکَ لِیْ الْحُجُبَ حَتّٰی اَرَاکَا

ترجمہ: اے مولا میں تجھ سے دوہری محبت کرتی ہوں۔ ایک تو یہ کہ میرا معبود برحق ''محبوب ہے۔ دوسری یہ کہ تو اس قابل ہے کہ تجھ سے محبت کی جائے۔ (۲) پہلی محبت نے تو مجھے ماسواء سے بے خبر کر دیا۔ اور تیری ہی یاد میں مشغول ہوگئی۔ (۳) دوسری محبت کا تقاضا یہ ہے کہ حجاب سرک جائے اور چشم شوق لذت دیدار اور فرحت لقاء حاصل کرے۔

○ کقولہ العلی العظیم (پ۴ سورۃ آل عمران آیت کریمہ ۱۶۴)

وَ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ اور تعلیم دیتا ہے وہ عظیم المرتبت رسول کتاب اللہ کی اور حکمت سکھاتا ہے اور پاک کرتا ہے ان کو

○ ایک مقام کتاب اللہ میں فرمایا: (پ۳ سورۃ بقرۃ آیت کریمہ ۲۶۹)

وَ مَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا ط اور جس کو حکمت دی گئی اس کو خیر کثیر دیا گیا ہے۔

حکمت: قرآن پاک کے ظاہری الفاظ کو سکھانا تعلیم ہے اور الفاظ کے اندر پوشیدہ بات اور باطن کے راز و نیاز' اسرار و اثرات کو حکمت کہتے ہیں۔ یہ علم باطن' علم لدنی ہے اور وہ عظیم المرتبت رسول اپنی نگاہ نبوت سے ان کا تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کر کے ان کو پاک فرماتا ہے۔ یہ سب انوار نبوت کے پرتو اور کرنیں ہیں۔ نماز کے ظاہری فوائد علم اور باطنی فضائل دینی حکمت کہلاتے ہیں۔ یہ قرآن پاک کی تلاوت' تدبّر' تفکر اور تذکّر سے ان حکمتوں کا ظہور ہوتا ہے۔

Marfat.com

○ حکیم مطلق جلّ شانہ کاھُوَ الشَّافِی نسخہ کیمیا ”نماز“ اوراس کے طبّی فوائد اور حکمتیں:

☆ نماز کی نورانی لہریں گیس جیسی خطرناک مرض کو بے اثر کر دیتی ہیں۔

☆ نماز اپنی نورانی شعاعوں سے قلب کی پاکیزگی اور روحانی صفائی کرتی ہے۔

☆ نماز کی باقاعدگی ورزش کسلمندی اور بیخوابی کا شافی علاج ہے۔

☆ نماز سے ڈیپریشن اور ہیجانی کیفیت سے سکون ملتا ہے۔

☆ نماز کا سجدہ دماغ میں خون کے انجماد کو روکتا ہے۔

☆ نماز جسم کی اعصابی کمزوری اور پٹھوں کو توانا اور مضبوط کرتی ہے۔

☆ نماز جسم کے نظام ہضم کو درست رکھتی ہے۔

☆ نماز سے اندرونی اعضا دل جگر گردے پھیپھڑے اور دماغ کی تطہیر ہوتی ہے۔

☆ نماز کے قیام میں ناف کے اوپر ہاتھ باندھنا ہائی اور لو بلڈ پریشر کا علاج ہے۔

☆ نماز خطرناک امراض جسمانی وروحانی کے لئے اکسیر ہے اور حکیم مطلق کا تیر بہدف نسخہ ہے۔

☆ نماز سے تزکیہ نفس (حسد کینہ بغض عداوت نفاق کفر) اور تصفیہ قلب عنایت ہوتا ہے۔

(تِلْكَ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا)

○ فقیر غفرلہ المولی الکریم ؎ نے نام نامی اسم گرامی ”محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ کی میم مبارک کے مبارک عدد چالیس کے مطابق چالیس فوائد شریفہ اور چالیس فضائل لطیفہ تحریر کئے ہیں۔ جو علماء اعلام اور اولیاء عظام علیہم الرحمۃ المنعام کے علمی خزانوں اور روحانی باغیچوں سے بسیار جستجو اور تلاش سے چنے ہیں اور ان کے نوری بکھرے موتیوں کو ایک لڑی میں پرویا ہے۔

”گر قبول افتد زہے عزوشرف“

فَالدُّرُّ يَزْدَادُ حُسْنًا وَّ هُوَ مُنْتَظِمٌ وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرَ مُنْتَظِمِ

سلک میں ہوں موتی حسن ہوتا ہے سوا اور علیحدہ ہوں تب بھی کم نہیں ہوتی بہا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَمَرِ التَّمَامِ وَنُوْرِ الظَّلَامِ

مَا اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ وَّاَقَامَ ؎ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى وَسَجَدَ وَصَامَ

وَقَعَدَ وَجَلَسَ وَاَقَامَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْبَرَرَةِ الْكِرَامِ

Marfat.com

روضۃ السابعہ جنت دار الخلد پ ۲

نمازی کے مدارج اور مقامات

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

○ قال اللہ العلی العظیم فی القرآن المجید والفرقان الحمید (پ ۱۸ سورۃ المومنون آیت کریمہ ۱۔۲)

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خَاشِعُوْنَ ○ تحقیق مراد کو پہنچے مومن جو اپنی نمازوں میں گڑ گڑاتے ہیں۔

○ نماز بہترین عبادت اور معتبر ترین اطاعت خداوند قدوس ہے۔ پنجگانہ نماز کو جمعیت قلبی سے اوقات مستحبہ میں ادا کرے۔ خشوع کا تعلق اعضا سے ہے اور خضوع روح کے ساتھ متعلق ہے۔ وہ مومن جو خشوع اور خضوع کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں وہ فلاح پا گئے وہ مراد کو پہنچ گئے کامیاب ہو گئے۔ فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ ط رب کعبہ کی قسم! وہ مقصود پر فائز ہو گئے۔

حدیث پاک: فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَایَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ اَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ ط بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورت اور عمل کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دل اور نیت کو دیکھتا ہے۔ نیت صحیح ہو اور دل غیر کے فکر سے خالی اور ذکر الٰہی سے پُر ہو نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ ط مومن کی نیت اس عمل سے بہتر اور افضل ہے

زبان در ذکر دل در فکر خانہ — چہ حاصل ازیں نماز پنجگانہ
بر زبان تسبیح دردل گاؤخر — ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

☆ تاویلات نجمیہ میں علماء شرع متین فرماتے ہیں۔ مومن جو نماز میں ظاہراً و باطناً خشوع وخضوع رکھتا ہو۔ جسم کا خشوع نماز میں سر کا جھکانا۔ آنکھ کا خشوع اِدھر اُدھر دیکھنے سے رکنا۔ کان کا خشوع باتیں سننے سے باز رہنا۔ ہاتھوں کا خشوع سیدھے ہاتھ کو تعظیم واحترام کے ساتھ بائیں ہاتھ پر باندھنا جیسے غلام اپنے آقا کے حضور کھڑا ہے۔ پیٹھ کا خشوع یہ کہ رکوع میں اس کی عظمت اور کبریائی کے سامنے جھکے اور قدموں کا خشوع یہ کہ اپنے قدموں پر ثابت قدمی اور مضبوطی اور استقامت کے ساتھ کھڑا رہے۔

○ اولیاء کاملین کا ارشاد گرامی ہے۔ باطن کا خشوع یہ کہ نفس کو خواطر، وہم خیال ہوا وہوس

Marfat.com

اور وسوسے دور رکھے اگر وسوسہ آئے تو اس سے نہ کھیلے۔ دل کا خشوع یہ کہ اسے ذکر و فکر اور حضور قلبی سے نماز ادا کرے حالت قیام میں نظر سجدہ کی جگہ۔ رکوع میں قدموں کی پشت پر اور تشہد اور جلسہ میں سینہ پر اور سجدہ میں زمین پر نظر رکھے اور تصور کرے کہ اس مٹی سے پیدا ہوا ہوں اور اسی مٹی میں جانا ہے۔ مقصد یہ کہ نماز میں انتہائی تذلّل عجز و انکساری آہ و زاری کرے۔ خضوع کا تعلق رُوح سے ہے۔ کہ نماز میں مکنونات کی طرف توجہ سے روکے اسے بحرِ محبت الٰہی میں غرق کر دے۔ صفات جلال و جمال کی تجلی کے لئے اسے پگھلا دے اور انعامات جنت حور و قصور کی طرف جانے سے روکے۔ محض فضلِ الٰہی سے رضاء الٰہی مقصود ہو۔ مشاہدہ جمال الٰہی میں مستغرق رہے تا کہ نماز کے انوار اور اثرات قلب پر پڑیں کہ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰهِ ط بنے خوف الٰہی سے کانپ اٹھے۔ خوفِ جہنم یا عذاب ہی کا نہیں ہوتا بلکہ محبوب کی ناراضگی کا بھی ہوتا ہے۔

○ صوفیاء عظام فرماتے ہیں کہ خشوع یہ ہے کہ عظمت الٰہی اور خشیت الٰہی کا خیال رکھے تا کہ نمازی کے جوارح ''اعضا'' خاشعِ اور خاضعِ ہوں۔ کہ خشوع، خضوع عبادت نماز کی روح ہے۔ استقبال قبلہ اس کی مؤکد و مؤید ہے اور نماز میں حمد و ثنا اور تلاوت تسبیح و تکبیر بمنزلہ خدمت شاہی ہیں۔ ربّ قدوس نے جن مؤمنین کو مژدہ فلاح سنایا وہ انقطاعِ کلی سے اپنی نمازوں کو ان صفات عالیہ سے مزّین کرتے ہیں۔ مجاہدہ سے مکاشفہ اور مشاہدہ تک رسائی پاتے ہیں ؎

اصل نماز ہے یہی روح نماز ہے یہی
تو میرے رُوبرُو رہے میں تیرے رُوبرُو رہوں

☆ خواجہ خورد جناب عارف کامل عبیداللہ بن خواجہ بیرنگ باقی اللہ دہلوی نقشبندی نے اپنے ملفوظات میں ''انقطاع کلی کے متعلق'' ارقام فرمایا۔

☆ لوگوں کو بیماری یا موت میں اضطراب اس لئے ہوتا ہے کہ عالم اطلاق ''آخرت'' کی جانب ان کی توجہ نہیں ہوتی۔ یعنی عالم کون و مکان عالم فانی دنیا سے انقطاعِ کلی نہیں ہوتا۔ اگر دنیا وَمَافِيهَا سے کامل انقطاع اور مکمل بے تعلقی ہو تو بیماری اور موت دونوں راحت ہی راحت ہیں دنیا سے دل لگانا حصول مقصد میں ایک حجاب ہے اور بے حاصلی اور محرومی ہے۔ تمام بندشوں کو توڑ دے۔ تب واصل ہوگا۔ جب مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کا مرتبہ پائے گا ؎

گر اجل مرد است گو پیش من آید تا در آغوش بگیرم تنگ تنگ
من از و جانے ستانم جاودان او زمن دلقے بگیرد رنگ رنگ

Marfat.com

ترجمہ: موت سے کہہ دو کہ وہ اگر ہمّت رکھتی ہے تو میرے پاس آئے تا کہ میں اس کو گود میں لے کر معانقہ کروں اس کو فانی زندگی دے کر جاودانی زندگی حاصل کروں اور وہ مجھ سے میری جا بجا پیوندلگی گودڑی لے لے۔

○ حدیث جبرائیل: میں درجہ اسلام، ایمان کے بعد احسان کا ذکر بلسانِ نبوّت بایں الفاظ مبارکہ فرمایا گیا۔

○ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ ط عبادت ''نماز'' کر اللہ جل شانہ کی اس طرح کہ تو اسے دیکھ رہا ہے (مقام مشاہدہ) اگر تجھے یہ مقام میسر نہ ہو تو (مقام مجاہدہ) کم از کم اتنا خیال کر وہ تجھے نماز پڑھتا دیکھ رہا ہے۔ حقیقی مقام کو اس درجہ احسان میں دیدار اُخروی کو بھی اس منزل میں ثابت کیا جاتا ہے اور فرق دیدار اور احسان میں ایسا ہی ہے جیسا کہ صاحب جمال دیدار کا بوقت صبح اور بوقت اشراق سورج کو مشاہدہ کرنے میں ہوتا ہے۔ اور انکشاف حقیقت ''دیدارِ الٰہی لقاءِ الٰہی'' بصیرت کی صفت ہے نہ کہ بصر کی۔ اور یہ حالت نماز کی حالت میں میسّر ہے نہ کہ بیرون نماز۔ احسان دراصل اخلاص ہے اور اخلاص کا حصول اس حدیث احسان پر عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہیبت کا نتیجہ خشوع خضوع اور انقطاع کلی ہے۔ جو مقصود نماز ہے۔ پھر جنت کو بھی محبوب کی رضا اور دیدار کا وسیلہ سمجھے گا۔ ایسی نماز خالصاً لِوَجْهِ اللّٰهِ ط ہوگی ؎

عشق دائم لقا دوست مے دارند دوست
درغم و راحت رضائے دوست مے دارند دوست
وعدہ دیدار چوں در جنت آمد لاجرم
عاشقاں جنت برائے دوست مے دارند دوست

○ درجہ احسان میں ہر دو مقام مشاہدہ کا بیان فرمایا یہ نماز مشاہدہ الٰہی تک منتج ہوئی کہ نگاہ صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ ط کے فرمانے والے ﷺ کے حسن زیارت پر ہو اور قلب اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ کے نوری جلووں میں گم ہو تو ان کیفیات سے نماز معراج مومنین بنتی ہے۔ اس مقصد اصلی کے سامنے جنت الفردوس کی نعمتیں بھی ہیچ ہیں۔ جو عاشقوں کی قرار گاہ اور قیام گاہ ہے۔ ان کو جنت و دوزخ سے کوئی سروکار نہیں جہاں جمال معشوق کی جھلک نظر آئی وہیں ڈیرہ جمالیا ؎

گفت معشوقے بہ عاشق کاے فتیٰ تو بغربت دیدہ بس شہر ہا

Marfat.com

پس کدامی شہر زانہا خوش تراست　　گفت آں شہرے کہ دروے دلبراست
ہر کجا مِنّی من خوش دلم　　گرچہ باشد قصر گور منزلم
بے تو جنت دوزخ است اے دلربا　　با تو دوزخ جنت است اے جانفزا

○ حدیث جبرائیل میں ’’دربیان احسان‘‘ مرتبہ احسان میں نمازی کے جسم کا قبلہ کعبہ معظّمہ ہے اور روح مومن کا قبلہ ربُّ الکعبہ ہے۔ عاشقوں کی نماز اللہ ربّ العزّت واحد، احد کی ذات کی طرف رجوع کلی اور مشاہدہ ربانی میں استحضارِ قلبی سے دوم درجہ استحسان تک پہنچنا مقصود ہے اس سے مرتبہ مشاہدہ الٰہی پاتا ہے۔ اور یہ مقام مشہود ہے ؎

جہاں مرأت حسن شاہد است　　فَشَا هَدَ وَجْهَهٗ فِي كُلِّ ذَرَّاتٍ

○ جبکہ پہلا درجہ نمازی کے لئے متعین اور دوسرا درجہ احسان مقصود پہلا درجہ شریعت مطہرہ کا نقشہ۔ دوسرا درجہ طریقت مقدسہ والوں کا حصہ ہے۔ اس مقام پر نمازی کے لئے برکات اور اجرات ظاہری، باطنی، صوری اور معنوی۔ فتوحات مکیہ اور فیوضات مدنیہ بے حد و بے حساب ہیں۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا لِقَاءَهٗ جَلَّ شَانُهٗ وَ اِتِّبَاعَهٗ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؕ

عابداں اندر نماز عارفاں اندر نیاز　　عاشقاں در سوز و ساز از شوق وصل یار

○ کقولہٖ عزّ اسمہٗ وجلّ شانہٗ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ؕ (پ ۲۹ سورۃ القلم آیت کریمہ ۴)

محبوب بیشک آپ خُلقِ عظیم کے مالک ہیں۔ آیت کریمہ عظیمہ میں لفظ عَلٰی فرمایا جو استعلاء عُلُوّ پر دلالت کرتا ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق حمیدہ اور افعال پسندیدہ آپ کے قبضہ اختیار میں ہیں۔ یہاں تصنع اور بناوٹ اور تکلف نہیں۔ جس سے آفتاب رسالت سے اخلاق محمدیہ اور صفات احمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نوری کرنیں خود بخود پھوٹتی ہیں۔ اور امت کے قلوب کو متاثر کرتی ہیں۔

’’بروایت صحیحہ‘‘ فرمایا اِنِّیْ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ ؕ وَاُكَمِّلَ مَحَاسِنَ الْاَفْعَالِ ؕ میں مکارم اخلاق کی تتمیم اور محاسن کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ کہ تمہیں تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ ؕ اللہ تعالیٰ کی صفات عالیہ سے متصف کروں اور انوار الٰہیہ سے تمہارے قلوب و منور کروں۔ اور تمہارے جسم و جاں کو اخلاق عالیہ کے لباس سے ملبوس کروں اور درحقیقت یہ ختمیت مرتبت نبوت کی طرف اشارہ کہ آپ کی شریعت ابدی، دائمی اور لازوال ہے اور آپ کا دین تمام دینوں کا ناسخ ہے ؎

چوں شود اخلاق و اوصاف نکو　　ہست جنت خود توئی اے نیک خو

Marfat.com

☆ حضور جَمِیْلُ الشِّیَمْ شَفِیْعُ الْاُمَمْ صاحبُ الْجُوْدِ وَالْکَرَمْ ﷺ تمام کمالات اخلاق حسنہ سے مزیّن ہیں۔ اور خلق عظیم کے جمال با کمال بیمثال کی تنویر اور تصویر ہیں اور شاہ خوبان ﷺ وَکَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنِ کی کماحقہ تفسیر اور تنویر ہیں۔

اک اک ادا ہے آپ کی آیات بیّنات — جس زاوئے سے دیکھئے قرآن ہیں مصطفیٰ
اخترؔ میرے لئے ہے نعت وسیلہ نجات — میری عُروسِ فکر کے عنوان ہیں مصطفیٰ

○ حضور پُرنُور رُنُورعلیٰ نور سیّد یوم النشور ﷺ نے اپنی بارگاہ فیض سے صحابہ کرام کو بھرپور نوازا اور امت مسلمہ کے لئے اخلاق حسنہ کا نمونہ بنادیا۔

برِوایت معتمدہ:

☆ خلق کے تین سو ساٹھ ۳۶۰ حصے ہیں۔ جن میں آپ کی بارگاہ رحمت میں ہر آنے والے کو ''حصہ بقدر جثہ'' اپنے خلق عظیم سے وافر حصے عطا فرمائے اور فرمایا۔ عقیدہ توحید کے ساتھ اگر کسی میں ایک بھی خلق عظیم کا حصہ پایا گیا وہ جنتی ہے۔ اور اپنے یارِ وفا' یارِ غار ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورضوا عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کُلُّهَا فِيْكَ يَا اَبَابَكْرٍ ط تم میں حسن خلق کی سب کی سب صفات موجود ہیں۔ وَاَحَبُّهُمَا اِلَی اللّٰهِ السَّخَاءِ ط اور سب خلق عظیم کی سب قسموں سے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو سخاوت محبوب ہے۔ خلق عظیم کا یہ آفتاب ومہتاب تاابد درخشاں وتاباں رہے گا اور امت اس چشمۂ اُسوہ حسنہ سے سیراب ہوتی رہے گی۔

☆ رسول کریم صاحب خلق عظیم ﷺ کی ذات پاک تمام کمالات صوری ومعنوی کا مرکز اور منبع ہے۔ اور وہ کمالات معجزات اور فضائل وصفات جو سابقین انبیآء کرام کو فرداً فرداً رب کریم نے عطا فرمائے تھے۔ ان سب کے آپ جامع ہیں۔ ان کے علاوہ مزید انگنت فضائل جمیلہ، معجزات عظیمہ اور صفات کریمہ وجود باجود سیدُ الموجود اُمسمّٰی باسم محمد ﷺ کو اللہ ربّ العزت نے عنایت فرمائے۔

☆ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ يَا سَيِّدِیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ مَااَكْرَمَكَ وَمَا اَجْوَدَكَ ط

☆ عبادتِ آدم۔ استقامتِ نوح' تفیثِ شیث، تدریسِ ادریس، علمِ ابراہیم، حلمِ اسمٰعیل، ضحکِ اسحاق، صبرِ یعقوب، حسنِ یوسف، خطابتِ شعیب، لطافت الیاس، انابتِ ایوب، ذیابِ ذکریا، اندوہِ یحیٰی، سجودِ داؤد، شکوہِ سلیمان' دعائے یونس، علوِ موسیٰ، زہد عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام یہ سب کمالات آپ کی ذات مقدسہ میں ودیعت فرمادیئے گئے ہیں ؎

Marfat.com

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

○ **حاصل کلام:** علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام

☆ حضور شاہِ خوباں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ربّ العزّت جلّت شانہٗ نے دین وایمان۔ عقائد وعبادات، صوم وصلوٰۃ کا محور مرکز اور منبع بنا کر لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ط (پ۲۱ سورہ الاحزاب آیت کریمہ ۲۱) کا اعلان فرما دیا۔ حضور سیّد العرب والعجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور طائف شریف کے ایک وفد نے مطالبہ کیا کہ ہمیں صلوٰۃ معاف کر دی جائے تو آپ نے ارشاد فرمایا لَا خَيْرَ فِيْ دِيْنٍ لَا صَلٰوةَ لَهٗ ط اُس دین میں کوئی خیر وبرکت اور بھلائی نہیں جس دین میں نماز نہیں۔ نماز دین کا حسن ہے اور اخلاق حسنہ کا منبع وچشمہ نماز ہے اور دین کا قیام نظامِ صلوٰۃ اور زکوٰۃ سے ہے۔

بروایت معتمدہ:

○ خلیفہ اوّل بلا فصل سیّدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت، عہد معدلت میں المدینۃ المنورہ کے نواحی قبائل عبس وذبیاں نے زکوٰۃ کا انکار کیا تو آپ نے فرمایا جو نماز اور زکوٰۃ کا انکار کرے گا یا بالفاظ دیگر جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا تو میں اس سے جہاد کروں گا۔ اور آپ نے اپنے دور خلافت میں فتنہ ارتداد، مدعیان نبوّت کو بڑی جرأت' آہنی عزم بالجزم اور ایمان محکم سے ختم کر دیا۔ خلافت علیٰ منہاج النبوت کا حق ادا کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ ط

○ شہنشاہ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقصود حقیقی ذات حق سبحانہٗ کو جاننے اور پہچاننے کے لئے واحد راستہ اپنے اسوہ حسنہ سے بتایا کہ نماز دریچہ گلستان جنت ہے۔ نماز دروازہ لقاءِ الٰہی ہے۔ نماز مومن نمازی کی معراج ہے۔ نماز فوائد دنیا اور فضائل دینی کا منبع ہے

شاہ خاور وادیٔ مغرب میں جا کر چھپ گیا
دیکھ لو اب جا بیٹھا ہے مسلم آرام و

گھیر بیٹھا ہے فضا کو شام کا جھٹپٹا
جا رہا ہے سوئے مسجد اب نماز شام کو

بارگاہِ رب العزت میں گزارے گا وہ اب نماز
حسن کا پیکر ہے وہ ہر اک آن سے بے نیاز

دن کو روزہ کی سعادت رات کو ذکر وسجود
اور رات کا محو عبادت در قیام و در قعود

کیا لکھے یہ عاجز صوم وصلوٰۃ کا اجر عظیم
دست قدرت سے لکھے خود رب رحیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَ جَمَالِهٖ
وَخِصَالِهٖ وَ كَمَالِهٖ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ بَارِكْ وَ كَرِّمْ ط

Marfat.com

روضۃ السابعہ جنت دار الخلد ب ۲

نمازی کے فضائل

① نمازی اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز و مکرم ہے:

☆ کقولہٖ تعالیٰ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ط (۲۶ پ سورۃ الحجرات آیت کریمہ ۱۳)

○ بیشک سب سے مکرم اور معزز اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے۔ مصدر تقیٰ خوف خدا والا، تقی گناہ سے بچنے والا۔ تقویٰ کا بنیادی مقام نماز ہے نمازی متقی ہوتا ہے بے نماز صاحب تقویٰ نہیں وہ فاسق فاجر ہے اور فاسق ولی اللہ نہیں ہوسکتا۔ وہ ولی الشیطان ہے۔ بفرمانِ ذی شان ط اِنْ اَوْلِیَآءُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ (پ ۹ سورہ الانفال آیت کریمہ ۳۴) ولی متقی ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے امر کی تکمیل میں ہر وقت مستعد رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے گھر میں مسجد میں اس کا دل ہر وقت اٹکا رہتا ہے اور قیام پذیر رہتا ہے۔

کار شیطان مے کند نامش ولی　　این ولی است لعنت بر ولی

② نمازی نے جس جگہ نماز ادا کی وہ جگہ روز شمار گواہی دے گی:

☆ کقولہٖ تعالیٰ ط یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ط (پ ۳۰ سورہ الزلزال آیت کریمہ ۴) اس دن ظاہر کرے گی زمین اپنی خبروں کو۔ جلیل القدر صحابی حضرت ابوامیہ رضی اللہ عنہ مسجد النبوی شریف اور مسجد الحرام کعبۃ اللہ میں جگہ بدل بدل کر نماز پڑھتے تھے ایک جگہ فرض ادا کیے۔ دوسری جگہ نفل اور اگلی جگہ سنت پڑھتے۔ کسی نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتے ہیں تو آپ نے قرآن عظیم فرقان کریم کی یہ آیت عظیمہ تلاوت فرمائی۔ کہ زمین روز قیامت اپنے اندر کی پوشیدہ خبریں ظاہر کرے گی۔ یہ جگہ روز حساب و کتاب نمازی کے ایمان اور نماز کی شہادت دے گی

اہل ایمان پڑھتے تھے جس خطہ پر نماز　　حشر کے دن وہ شہادت دے گی حق کے سامنے

بروایت صحیحہ:

○ نمازی کے مرنے کے بعد جہاں وہ نماز پڑھتا تھا وہ جگہ روتی ہے۔

روتی ہے وہ جا جہاں پڑھتا تھا یہ نماز　　ہے روایت میں کہ مرتا ہے نمازی جس گھڑی

③ نمازی سے سب محبت کرتے ہیں سوائے ازلی ابدی شقی کے:

☆ جو شخص خلوصِ قلبی سے نماز کو قائم کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس سے محبت کرتے

Marfat.com

ہیں۔ اللہ تعالیٰ جبرائیل امین علیہ السلام کو حکم دیتا ہے کہ آسمان پر فرشتوں میں اعلان کردو کہ میں فلاں سے محبت کرتا ہوں۔ تم بھی اس سے محبت کرو پھر زمین پر اعلان کا حکم دیتا ہے تو زمین پر اہل ایمان اس سے محبت کرتے ہیں۔ اگر وہ جنگل میں آذان اور اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو رب قدوس فرماتا ہے کہ میرے بندے کو دیکھو وہ تنہا نماز پڑھ رہا ہے اے فرشتو! جاؤ تم بھی اس کی اقتداء میں باجماعت نماز ادا کرو۔ اس سے جنگل کے درندے اور پرندے بھی محبت کرتے ہیں۔

☆ امام الطریقت شیخ المشائخ ابوحلیم بن حبیب بن اسلم راعی علَیہ الرحمۃ اولیاء متقدمین ''تبع تابعین'' سے صاحب کرامت ولی اللہ ہوئے ہیں۔ آپ جنگل میں عبادت میں مصروف رہتے اور آپ کی بکریاں چر رہی ہوتیں تو جنگل کے درندے بھیڑیئے ان کی رکھوالی کرتے۔ کسی نے آپ سے پوچھا اے شیخ العرب والعجم! کہ میں بھیڑیوں کو آپ کی بکریوں کے ساتھ موافقت دیکھ رہا ہوں فرمایا ہاں جب سے بکریوں کے چرواہا نے حق جل شانہٗ کے ساتھ موافقت کر لی ہے۔ بھیڑیوں نے بھی بکریوں سے موافقت کر لی ہے۔ جنگل کے درندے مجھ سے محبت کرتے اور خدمت کرتے ہیں۔ اے انسان! تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے گردن نہ پھیر تو پھر تیرے حکم سے کوئی شئی گردن نہیں پھیرے گی ؎

تو از حکم داور گردن مپیچ   کہ گردن نہ پیچد از حکم تو ہیچ

④ نمازی کے رزق کا اللہ تعالیٰ خود کفیل ہوتا ہے:

☆ کقولہ العلی العظیم (پ۱۲ سورۃ ہود آیت کریمہ ۶)

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ؕ

نہیں کوئی جاندار زمین میں مگر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے اس کا رزق۔ وہ سب جانتا ہے اس کے ٹھہرنے کی جگہ کو اور اس کے امانت رکھے جانے کی جگہ کو اور ہر چیز کتاب مبین لوح محفوظ میں لکھ رکھی ہے۔

○ بفرمان ذی شان۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ مَنْ دَقَّ الْبَابَ اِلْفَتَحَ جس نے اللہ رب العزت کا دروازہ کھٹکھٹایا اس کے لئے قفل کھل گئے۔ نمازی دنیا میں تمام جہاں سے منہ پھیر کر مسبب الاسباب کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتا ہے اور تسبیح پڑھتا ہے تو گویا وہ اپنے خالق مالک اور رازق کے دروازے پر دستک دے رہا ہوتا ہے۔ اس پر رزق اور رحمت کے بند دروازے

Marfat.com

کھول دیئے جاتے ہیں اور رب کریم اس کے تمام امور کا خود کفیل ہو جاتا ہے ؎

قفل در مراد یک بار کھل گئے چھوڑا جو آرزو نے سہارا کلید کا

⑤ نمازی کے لئے جنّت النعیم کا وعدہ ہے:

دنیا دار العمل ہے اور آخرت دار الجزاء۔ دنیا کھیتی ہے اس میں جو بوؤ گے وہی کاٹو گے جیسا عمل ویسا پھل۔ بمقتضاءِ محاورہ۔ کَمَاتُدِیْنُ تُدَان ؎ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ مروی ہے ایک شخص نماز پڑھ کر مسجد سے نکلا تو بے نمازی نے کہا تجھے کیا انعام ملا فرمایا اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃ ؎ دنیا آخرت کی کھیتی ہے ابھی بیج بو کر آیا ہوں جب رحمت کی بارش میری اس فصل پر برسے گی تو یوم الفصل کو اس کا پھل پاؤں گا۔ اور رب کریم کے ذکر سے میرا جنت کا باغ ہرا بھرا اور پھلا پھولا ہوگا اور طرح طرح کے درختوں اور پودوں سے سرسبز اور شاداب اور پھلدار ہوگا۔

از مکافات عمل غافل مشو گندم از گندم، جَو از جَو

⑥ نمازی کے لئے تمام مخلوق تابع فرمان کر دی جاتی ہے:

جب نمازی اللہ تعالیٰ کے حکم پر اپنی گردن جھکا دیتا ہے اور اس کے امر کو دل و جان سے تسلیم کر کے نماز ادا کرتا ہے تو رب کریم کی تمام مخلوق اس کے تابع فرمان ہو جاتی ہے۔

○ مروی ہے کہ مجاہد اسلام حضرت عُروہ بن عقبہ رضی اللہ عنہ کی ساری زندگی میدان جہاد میں گزری۔ ایک بار شب کو فوجی سامان کا پہرہ دے رہے تھے کہ شیر کی دھاڑ سنائی دی جب وہ قریب آیا تو آپ نے اس کا کان پکڑ کر اسے فوجی سامان کی حفاظت کا حکم دیا اور خود نماز میں مشغول ہو گئے۔ صبح تک آپ نہایت خشوع و خضوع سے نوافل ادا کرتے رہے اور شیر فوجی کیمپ کا چکر لگا کر پہرہ دیتا رہا اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو شیر ببر کو آپ نے نگاہ محبت سے دیکھا اور مسکرائے اور شیر کو چلے جانے کا حکم دیا۔ تو وہ خاموشی سے گردن جھکا کر سلام کر کے جنگل کو نکل گیا اور آپ شکریہ کے طور پر سجدہ میں گر گئے اور رب کریم کی حمد بیان کی۔

○ جلیل القدر صحابی حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کو جنگل میں شیر نے راستہ دکھایا اور منزل مقصود تک پہنچایا۔ ؎

شیر کہیا سفینے تائیں سُن راہی راہ جاندے اسی غلام انہاندے جیہڑے غلام رسول اللہ ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' دے

Marfat.com

○ بروایت صحیحہ:

☆ حضور سیّد العرب والعجم ﷺ کی دو صاحبزادیاں سیّدہ اُم کلثوم' سیّدہ رقیہ سلام اللہ علیہاط ابولہب کے دو بیٹوں کے نکاح میں تھیں۔ ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی۔ کہ احکام الٰہی تفریق ''مومن اور مشرک'' نازل ہوئے تو حضور ﷺ نے دونوں عتبہ اور عتیبہ کو بلا کر ارشاد خداوندی سنایا تو عتبہ نے بغیر چوں و چرا فارغ کر دیا۔ لیکن عتیبہ نے گستاخانہ رویہ اختیار کر کے فارغ کیا۔ لیکن حضور نبی رحمت ﷺ کی زبان مبارک سے نکلا اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبٌ ط اے اللہ جلّ شانہٗ اس گستاخ پر کوئی جنگلی درندہ مسلّط کر۔ جب وہ سفرِ تجارت پر گیا تو راہ میں ایک منزل پر محافظوں کی حفاظت میں سویا ہوا تھا کہ جنگل سے ایک شیر نکلا۔ سب کے منہ سونگھتا گیا۔ اور عتیبہ کے منہ میں گستاخِ مصطفیٰ کی بو پا کر اس کو ایک ہی جھٹکے سے چیر پھاڑ دیا۔ اور کھایا بھی نہیں کہ یہ پلید لقمہ ہے۔ اللہ جلّ شانہٗ نے جنگل کے درندوں کو بھی شعور بخشا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دوست اور دشمن کو جانتے پہچانتے ہیں۔

⑦ نمازی کو اطمینان کی دولت عظیمہ عنایت ہوتی ہے:

☆ نمازی کو ایسی اطمینانِ قلب کی دولت عنایت ہوتی ہے جس کے سامنے ہفت اقلیم کی شاہی بھی ہیچ ہے۔ کقولہٖ تعالیٰ: اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (پ۱۳ سورۃ الرعد آیت کریمہ ۲۸) نمازی کے لئے ذکر نماز سکون اور اطمینان کا باعث ہے۔ اور استغنیٰ کی دولت تمام نعمتوں سے بڑھ کر نعمت ہے۔ اور ایسا مقام بخشتی ہے جس کے سامنے تخت شاہی دارا و سکندر بھی کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ اور وہ سلطنت نیم شی کو ایک جو کے بدلے بھی نہیں خریدتے

طغرل و سنجر و خاقان و سکندر سے کہیں بہتر و خوش تر خوش حال ہے منگتا تیرا

⑧ نمازی کے ایمان کی گواہی روز محشر قرآن اور رمضان دے گا:

☆ نمازی روز قیامت جب بارگاہ احکم الحاکمین میں حساب کتاب کے لئے پیش ہوگا۔ تو اس کے ایک طرف قرآن پاک ہوگا اور ایک طرف رمضان المبارک' یہ دونوں عادل صادق گواہ اس کے ایمان کی گواہی دیں گے۔ قرآن کہے گا اے رب کریم یہ نماز میں میری تلاوت کرتا تھا۔ اور رمضان کہے گا کہ تیرے حکم کے مطابق صوم وصلوٰۃ کا پابند تھا۔ اور شدید گرمیوں اور سردیوں میں تراویح پڑھ کر روزہ رکھتا تھا۔ تو رب کریم نمازی کی بخشش فرمادے گا۔ روزہ دار جنت کے باب الرّیان سے پکارا جائے گا۔ اور داخل جنت الفردوس ہوگا۔ یاد رہے قرآن اور رمضان کا آپس

Marfat.com

میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔

اے مومنو! اک دن تمہیں مرنا ضرور ہے — پڑھتے رہو نماز کہ یہ قول رسول ہے

قرآن اور رمضان میزبان ہیں، ہم مہمان — ان دونوں کی شہادت شہادت مقبول ہے

⑨ نمازی کی ہر منزل دنیا، قبر، حشر سجدہ گاہ ہے:

مروی ہے حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ الرّبانی ؓ احادیث نبوی کے حفاظ میں سے تھے۔ نماز سے اس قدر شغف تھا بعد نماز دعا مانگا کرتے اے میرے ارحم الرحمین! اگر قبر میں نماز پڑھنے کی کسی کو تو نے اجازت دی ہے تو نماز کی سعادت مجھے بھی عنایت فرمانا۔ رب کریم نے ان کی اس دعا کو شرف قبولیت سے نوازا۔ حضرت ابو بنان آپ کی وفات پر کفن دفن کرنے والوں میں تھے کہتے ہیں۔ جب ہم ان کو دفن کر چکے تو اچانک ایک اینٹ سرک گئی تو ہم نے دیکھا کہ آپ قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں

یہ قبر میں ہو انیس اور محشر میں ہو شفیع — عقبیٰ کی راحتیں ہیں سراپا نماز میں

⑩ نمازی کو غیب کے خزانہ سے روزی دی جاتی ہے:

شیخ المشائخ فرید العصر فیض بار السید خواجہ بابا محمد فرید الدین مسعود گنج شکر چشتی علیہ الرّحمۃ پاکپتن شریف جب آپ اپنی والدہ ماجدہ سے کھانا مانگتے تو وہ فرماتیں۔ اللہ تعالیٰ سے مانگ چنانچہ آپ محراب مسجد میں جا کر نماز پڑھتے اور سر بسجود ہو کر دعا مانگتے ادھر آپ کی امی جان چوری چھپے جائے نماز کے نیچے کچھ رکھ دیتیں تو آپ اس کو نکال کر کھا لیتے۔ خدا کی قدرت! ایک روز کھانا رکھنا بھول گئیں تو آپ نے حسب عادت کریمہ نماز پڑھی اور جائے نماز کے نیچے سے کچھ نکالا اور تناول فرمانا شروع کیا۔ آپ کی امی صاحبہ نے دیکھا تو پہلے آپ پریشان ہوئیں پھر اچانک ان کے ہاتھ کھانا دیکھ کر پوچھا بیٹا یہ کہاں سے آیا عرض کیا جہاں سے پہلے آیا کرتا تھا۔ جب وہ تبرک تناول فرمایا تو آنکھیں کھل گئیں اور قلبی کیفیت بدل گئی تو آپ کی والدہ ماجدہ سر بسجود ہو گئیں اور شکر بجا لائیں۔ آپ اجلّہ اولیاء کرام سے ہوئے ہیں۔

اوّلین نماز ترا تاج شاہی مے دہد — بل ترا از نان رہائی مے دہد

○ بعینہٖ ایسا واقعہ شہنشاہ ولایت ہفت اقلیم جناب سہیل بن عبداللہ تستری علیہ الرحمۃ کا کشف المحجوب میں آیا ہے۔

Marfat.com

○ مرض یوم الوصال: ذوالحجہ ۶۶۳ھ کے آخری ایام میں بیماری نے شدت اختیار کر لی اور آپ کو بے ہوشی کا غلبہ ہونے لگا لیکن اس کے باوجود آپ کی کوئی نماز حتیٰ کہ نفلی عبادت تک قضا نہ ہوئی اور وظائف و اوراد بھی برابر ادا ہوتے رہے۔ پانچ محرم الحرام ۶۶۳ھ کا دن تھا (۱۵ اکتوبر ۱۲۶۵ء) بابا صاحب رات کو عشاء کی باجماعت نماز میں شریک ہوئے نماز کے بعد بے ہوش ہو گئے۔ طبیعت بحال ہونے پر پوچھا۔ کیا میں نے عشاء کی نماز پڑھ لی؟ عرض کیا گیا جی ہاں پھر۔ آخری بار آپ نے عشاء کی نماز مع وتر ادا کی اور پھر تازہ وضو کیا اس کے بعد سجدہ کیا اور سجدے ہی میں ایک مرتبہ زور سے یا حی یا قیوم کہا اور جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

⑪ نمازی کے لئے تمام روئے زمین سجدہ کے لئے پاک کر دی گئی:

بروایت صحیحہ:

☆ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا ط اللہ ربّ العزّت نے اپنے محبوب پاک سیّد لولاک علیک الصلوٰۃ والسّلام کی امت کے لئے ساری زمین کو پاک فرما کر نماز کے لئے سجدہ گاہ بنا دیا نمازی اب تمام روئے زمین پر جہاں چاہے نماز پڑھ سکتا ہے۔ پہلی امتوں کو یہ فضیلت نہیں ملی جب وہ سفر پر روانہ ہوتے تو جائے نماز اپنے نبی کی خدمت میں پیش کرتے اور وہ ان پر نماز پڑھتے تو وہ امتی اس مصلیٰ پر دورانِ سفر نماز ادا کرتے۔ اگر کوئی حقیقت بین نگاہ سے دیکھے تو امت مسلمہ کو یہ فضیلت ان کے ذوق سجدہ اور شوق نماز کی بناء پر عنایت فرمائی گئی ہے۔ ربّ قدوس نے ساری زمین کو نمازی کے لئے قائم مقام مُصلیٰ ' جائے نماز' بچھا کر مسجد بنا دی کہ مومن جہاں چاہے اس سجدہ گاہ میں نماز ادا کرتا رہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ ط

⑫ نمازی کا سر سجدہ اور دل نماز کے لئے وقف ہے:

☆ فتح المکۃ المعظمہ پر حضور قبلہ جان' کعبہ ایمان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حرم پاک صحن کعبۃ اللہ میں حجر "مقام ابراہیم" کے فضائل بیان فرما رہے تھے کہ سیدنا عُمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دل میں جذبہ نماز اور سجدہ اُمڈ آیا۔ عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ءَ نَتَّخِذُ مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى ط یا ہم اس مقام ابراہیم جو آیت من آیات اللہ ہے کو جائے نماز نہ بنا لیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر وحی کا نزول ہوا فرمایا: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى ط (پ ۱ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۲۵) تم بناؤ اس مقام ابرہیم کو جائے نماز۔ امت مسلمہ میں عمر رضی اللہ عنہ کو محدث کا مرتبہ ملا۔ محدث اس کو کہتے ہیں۔

Marfat.com

جس کو کلام ربانی سے موافقت عطا ہوئی ہو تیئیس ۲۳ مقامات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے منہ سے نکلے ہوئے کلمات کی اپنے کلام ربانی سے موافقت عنایت فرمائی۔

○ آج لاکھوں کروڑوں زائر اور حاجی اس مقام پر ربّ العزّت بارگاہ میں سجدہ پر سجدہ کرتے اور نمازیں پڑھتے اور دعائیں مانگتے ہیں۔ کثرت ہجوم سے نماز کی باری بصد مشکل ملتی ہے۔ وہاں نماز کی ادائیگی مومن کے دل کو ذوق و شوق، سوز و گداز حلاوت اور لذت بخشتی ہے۔ کعبۃ اللہ میں یہ مقام قبولیت دعا اور عبادت ہے ؎

دل بدست آور کہ حجِ اکبر است — از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

کعبہ بنگاہ خلیل اطہر است — دل گزر گاہ جلیل اکبر است

حکمت جلیلہ:

○ ابوالانبیاء سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے قدم کئی پتھروں پر پڑے ہیں۔ لیکن یہ پتھر موم کی طرح نرم ہو گیا اور آپ کے نقش قدم اس پتھر پر بطور مہر نقش ہو گئے۔ اس پتھر کو سعادت اس وجہ سے ملی کہ آپ نے اس پتھر پر کھڑے ہو کر دعا مانگی تھی رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا ط تو یہ پتھر عظمت پا گیا۔ اور اہل ایمان کے لئے سجدہ گاہ بن گیا (پ ۱ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۲۹) ؎

نگاہ عشق نے گل کے عوض سجدے بکھیرے ہیں — جہاں نقش قدم دیکھا وہیں سنگِ جبین پایا

⑬ نمازی کو نماز کی برکت اولاد در اولاد پہنچتی ہے:

کقولہ تعالیٰ: (پ ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت کریمہ ۴۰)

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ط — اے میرے رب مجھے نمازی بنا اور میری اولاد کو بھی۔

○ امت مسلمہ میں ہر نمازی نماز کے تشہد میں بارگاہ صمدیت کی حضوری میں باادب دوزانو بیٹھ کر بطور دعا عرض کرتا ہے۔ اور نمازی کی دعا کے انوار نسلاً بعد نسلاً اس کی اولاد کو پہنچتے ہیں اور مرنے کے بعد نمازی قبر میں پُرسکون نیند سے آرام کریں گے۔ دعائے خلیلی کے بعد رب کریم نے بطور اجر درود شریف ابراہیمی کا حکم فرمایا کہ جس سے آپ کی اولاد پاک سے ہزارہا نبی اور بڑے بڑے مسلمان بادشاہ پیدا ہوئے۔

⑭ نمازی شیطان کے مکر و فریب سے محفوظ و مامون ہوتا ہے:

☆ بفرمان ذی شان رب الرحمٰن ط (پ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۶۵)

Marfat.com

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ ط وَكَفٰی بِرَبِّكَ وَكِیْلًا ○ فرمایا بیشک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں۔ تیرا رب کافی ہے کارساز۔ شیطانی مکائد اور وسوسوں سے محفوظ فرمالیتا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ کے خاص نیک بندوں پر اس کا داؤ نہیں چلتا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَشَرِّ شَیْطَانٍ مَّارِدٍ ط اے اللہ مجھے شر نفس اور شر شیطان متکبر سے اپنی پناہ عطا فرما۔

بروایت صحیحہ:

○ امیر المؤمنین سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سو رہے تھے کہ فجر سے قبل شیطان آیا اور پکارا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط تو آپ نے سن کر اپنی فطانت اور نور فراست سے جانا اور فرمایا تو مجھے ”حَیَّ عَلَی الْفَلَاح“ کہنے آیا ہے تو کیسے؟ تیرا کام تو نماز قضا کرانے کا تھا۔ شیطان نے کہا اس کی وجہ یہ کہ ایک دن تمہاری فجر کی نماز قضا ہو گئی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اقتداء سے رہ گئے تھے تو اس کی ندامت میں سارا دن غمگین رہے۔ جس وجہ سے تیرے اعمال صالحہ رب کریم نے دو چند کر دیئے تھے میں نے خیال کیا آج بھی ان کی نماز قضا ہو گئی تو اسی طرح ان کے اعمال صالحہ دوگنا ہو جائیں گے۔ اس لعین کی ہر بات میں خاص شر مضمر ہے۔

⑮ نمازی ہر حال ذاکر شاکر اور صابر ہوتا ہے:

بفرمان عالی شان رب الرحمٰن ط (پ ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۵۲)

فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْلِیْ وَلَاتَكْفُرُوْنَ ط فرمایا تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر ادا کرو اور ناشکری جو قائم مقام کفران نعمت ہے نہ کرو۔

○ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے رحمت برستی ہے اور شکر سے نعمت میں فراوانی اور صبر سے اللہ تعالیٰ کی معیت نصیب ہوتی ہے۔ نمازی نماز کی حالت میں ذاکر بھی ہے اور شاکر بھی اور الحمد للہ نماز کی ادائیگی میں صابر بھی ہے۔ اطاعت کے میدان میں صبر شکر اور ذکر سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں اور قناعت کی دولت سے اس کا دل معمور رہتا ہے۔ کلمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ راس الشکر اور کامل عمل بھی ہے اور دعا بھی ہے۔ یہ کلمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مدح۔ حمد شکر ذکر اور فکر کا جامع ہے

خلوص دل سے ہو سجدہ تو اس سجدہ کے کیا کہنے وہیں کعبہ بن گیا جہاں ہم نے جبیں رکھ دی

⑯ نمازی کے لئے ملائکہ نوری استغفار کرتے ہیں:

☆ کاشف الحقائق خواجہ بدرالدین سرہندی نقشبندی حضرات القدس ج ا میں ارقام فرماتے ہیں کہ ایک روز ابر تھا۔ خواجہ بزرگ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ میں نے عرض کیا ابھی نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا آسمان کی طرف دیکھ۔ میں نے دیکھا تو بیتُ المعمور تک کوئی حجاب نہ تھا۔ تمام ملائکہ نماز پڑھ کر دعا میں مصروف تھے۔ آپ نے فرمایا تم تو کہہ رہے تھے کہ ابھی وقت نہیں ہوا۔ کیا تم نے دیکھ لیا کہ ملائکہ ہر مسلمان نمازی کے لئے استغفار میں لگے ہوئے ہیں اور فرمایا جو شخص دنیا میں نماز پڑھتا ہے۔ اس کے فوت ہونے کے بعد ملائکہ اس کی قبر پر تسبیح پڑھتے ہیں اور اس کے لئے استغفار کرتے ہیں یہ سلسلہ تا قیام قیامت جاری و ساری رہے گا کہ نماز منتہائے برکات اور مرکزِ آثار ہے۔ جس سے زمین و آسمان کے حجاب اٹھتے ہیں۔ اور کشف و کرامات سے نوازا جاتا ہے۔

برِوایت صحیحہ:

○ حضرت عمران بن الحصین رضی اللہ عنہ جو مشاہیر صحابہ کرام سے ہیں۔ ملائکہ آپ سے مصافحہ کرتے اور سیّدنا عمِّ کریم امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے کعبۃ اللہ میں ناموس اکبر جبرائیل علیہ السلام کی زیارت کی اور مصافحہ کیا۔ (مدراج النبوۃ ج ا ص ۳۹۲)

جو فلک کے پردے کا ساز ہو جو فلک کے سجدہ کا راز ہو
میرا سجدہ پایہ عرش پر میری لامکان پہ نماز ہو

⑰ نمازی اللہ تعالیٰ کے گھر کا خصوصی مہمان ہے:

☆ نمازی جب آذان سن کر خراماں خراماں باوضو مسجد کی طرف رواں دواں ہوتا ہے تو میزبان ذی شان جلّ شانہٗ اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لیتا ہے۔ اور اپنا خصوصی مہمان بنالیتا ہے۔ اور اس کی ہر تمنا اور دعا مقبول اور منظور کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس کا اکرام فرماتا ہے۔ جب زائرین عمرہ اور حج بیت اللہ شریف جدہ سے عازم المکہ المعظمہ ہوتے ہیں تو اس مبارک سفر کی راہ میں بڑے بڑے کتبہ جات مَرْحَبًا "بِضُیُوْفِ الرَّحْمٰن ط نصب کئے ہوئے نظر آتے ہیں۔ المدینۃ المنورہ کی راہ مبارک میں مَرْحَبًا "بِضُیُوْفِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ط کے کتبے لگے ہوئے ہیں جن کو پڑھ کر زائر پر عجیب کیفیت اور سرور طاری ہو جاتا ہے۔ اور خوشی اور مسرّت سے محبت کے آنسو ٹپکتے ہیں۔ مومن اس جانفزا سماں سے سرشار ہوتا ہے۔ اور رب کریم کی بارگاہ میں سربسجود ہو

Marfat.com

کر شکر ادا کرتا ہے

سامنے روئے یار ہو سجدے میں ہو سر نیاز　　یونہی حریم ناز میں آٹھوں پہر نماز ہو

⑱ نمازی کی ہر لا ینحل مشکل نماز سے حل ہو جاتی ہے:

☆ خلافت صدیقی میں سیدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو العلا حضرمی رضی اللہ عنہ کو بحرین کی طرف جہاد کے لئے بھیجا اور آپ راہ میں لق و دق صحرا اور گھنے جنگل میں پھنس گئے۔ جہاں پانی کا ایک قطرہ بھی نہ تھا۔ لشکر اسلام پریشان ہو گیا۔ اور ایک عجیب انہونی شکل میں گرفتار ہو گئے تو آپ نے بڑے اطمینان اور سکون سے ایک طرف جا کر تیمم کیا اور دو رکعت نماز نفل ادا کئے آپ نے عجیب ایک کیفیت حالی سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔ آپ کی دعا ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا اور ہاتھوں کے مقابل آیا تو ایسی موسلا دھار بارش برسی کہ سارا جنگل جل تھل ہو گیا۔ نماز ہر مشکل کی چابی ہے۔

دعا کو ہاتھ پھیلاؤ کوئی ابر کرم آئے　　تمازت دھوپ کی رکتی نہیں اب شامیانوں میں

بروایت صحیحہ:

○ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا ایک شخص المدینۃ المنورہ سے ملک شام جاتا اور تجارت کرتا اور متوکلاً علی اللہ سفر کرتا تھا۔ ایک دفعہ اسپ سوار چور نے اسے گھیر لیا اور قتل کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا۔ میرا سارا سامان لے لے اور مجھے چھوڑ دے۔ ڈاکو کہنے لگا مال تو میرا ہے ہی تیری جان بھی لوں گا۔ آپ نے دیکھا کہ کئی آدمیوں کے قتل کئے ہوئے ڈھانچے اور ہڈیاں پڑی ہوئی ہیں اور ظالم کئی افراد کو قتل کر چکا تھا۔ آپ نے اسے فرمایا مجھے تھوڑی سی نماز کے لئے مہلت دے۔ اس نے کہا اچھا۔ آپ نے بڑے اطمینان سے وضو کیا اور دو رکعت نماز نفل ادا کی اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ ابھی دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ ناگہاں ایک سوار سبز پوش ہاتھ میں تلوار تھامے آنکلا اور ڈاکو کو ایک وار سے واصل جہنم کیا تو آپ یہ دیکھ کر سربسجود ہو گئے اور سجدہ شکر ادا کیا اور پوچھنے پر سوار نے کہا میں تیسرے آسمان کا نماز کا مؤکل فرشتہ ہوں۔

(مشارق الانوار بذکر الصلوۃ علی النبی المختار [illegible] ۲۲۳)

⑲ نمازی ظاہراً و باطناً ہمیشہ پاک ہوتا ہے:

بروایت صحیحہ:

○ ایک بار رسول کریم طیب وطاہر ﷺ نے صحابہ کرام سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ اگر کسی

Marfat.com

کے گھر سامنے ایک صاف شفاف نہر بہتی ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ وقت غسل کرے کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل رہ جاتی ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بالکل نہیں قَالَ كَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوٰاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا ط فرمایا یہی حال پنجگانہ نماز کا ہے۔ کہ ندیاں پنج آبِ رحمت میں روزانہ نہانے سے گناہ مٹتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ظاہری پاکیزگی کی برکت سے باطنی پاکیزگی بھی عنایت فرمادیتا ہے ؎

پنج ندکی سی طہارت سے نہلاتی ہے یہ نماز پنج آب کی بہتی نہریں یا پنجگانہ ہے نماز

⑳ نمازی کی اصل کی مانند نماز کی نقل بھی بارگاہ خداوند قدوس میں قبول ہے:

☆ مشہور واقعہ ''تمثیلاً حکایۃً'' ہے کہ کسی چور نے چوری کی لوگوں کو پتہ چل گیا اس کے پیچھے دوڑے اور وہ آنکھ بچا کر خاموشی سے مسجد میں داخل ہوگیا اور بے وضو ہی نماز کی نیت کر کے کھڑا ہوگیا۔ لوگ مسجد میں گئے تو دیکھا کہ ایک نمازی نماز پڑھ رہا ہے۔ اور چور کہیں نظر نہیں آتا۔ انہوں نے خیال کیا کہ چور کہیں ادھر ادھر چلا گیا ہوگا۔ اور وہ واپس آگئے چور نے جب لوگوں کا یہ حال دیکھا تو خلوص نیت سے سر سجدہ میں رکھ کر توبہ کی۔ اور عرض کیا اے ارحم الراحمین! تیری نماز کی نقل نے مجھے بچالیا۔ اگر مجھے اصل نماز کی توفیق عنایت ہو تو ''سبحان اللہ'' ادھر دعا کی ادھر قبولیت نے نواز دیا۔ اور وہ زندگی بھر کے لئے قائم اللیل نمازی اور صائم النہار مومن بن گیا ؎

کیسی فیض رساں ہے مومن کی یہ نماز اصل نماز کی مانند نقل بھی ہے قبول

○ سیّد الطائفہ اولیاء، طاؤس العلماء حاضرہ سرکار باوقار فیض بار جناب ابوالقاسم جُنید بن محمد البغدادی قدس سرّہ العالی کا واقعہ ہے کہ آپ کو اطلاع ملی کہ کچھ لوگ جنگل میں جا کر شراب نوشی کرتے اور ہڑبونگ مچاتے ہیں۔ آپ اچانک ان کے پاس پہنچے اور وہ ڈر گئے۔ آپ نے فرمایا ڈرو نہیں مجھے بھی پلاؤ شہر میں تو ہم پی نہیں سکتے۔ رات کو تمہارے پاس آیا ہوں۔ کہنے لگے آج تو ختم ہوگئی ہے۔ تو آپ نے فرمایا کیا میں تجھے ایسا ورد وظیفہ نہ بتاؤں کہ شراب خود بخود تمہارے پاس آجایا کرے۔ کہنے لگے ضرور بتاؤ۔ فرمایا جاؤ نہا دھو کر نماز میں میرے پیچھے کھڑے ہو جاؤ جیسا میں کرتا جاؤں تم بھی کرتے جانا۔ وہ بیچارے نماز کیا جانیں پیچھے چپکے کھڑے ہوگئے۔ آپ سجدے میں گئے تو رب کریم کی بارگاہ رحمت میں دعا کی۔ اے مجیب الدعوات تیرے در پر لانا اور جھکانا میرا کام تھا وہ میں نے بہزار حیلہ کر دیا ہے آگے اب

Marfat.com

ہدایت دینا تیرا کام ہے۔ اتنا عرض کرنا تھا کہ ان کے دل کی حالت بدل گئی اور وہ سب ولی اللہ بن گئے۔ (تذکرہ غوثیہ)

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

﴿۲۱﴾ نمازی کو نورِ فراست عنایت ہوتا ہے جس سے دو جہاں روشن ہو جاتے ہیں:

☆ خلیفہ راشد ثالث سیّدنا عثمان بن عفّان ذوالنورین رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے کہ ملک شام سے ایک یہودی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا عرض کیا ایک حدیث مبارک کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے آیا ہوں۔ اِتَّقُوا فَرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ ؕ مومن کے نور فراست سے بچو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ آپ نے اسے غور سے دیکھا اور فرمایا توبہ کر؟ اس نے عرض کیا توبہ کیسی؟ آپ نے ارشاد فرمایا جب تو اپنے گھر ملک شام سے المدینۃ المنورہ کا ارادہ کر کے نکل رہا تھا تو گلی میں ایک عورت اجنبیہ کو تو نے بار بار دیکھا۔ تو وہاں اس کو دیکھ رہا تھا اور میں یہاں دور بہت دور بیٹھے نور فراست سے تجھے دیکھ رہا تھا۔ اس نے اس بات کی تصدیق کی اور توبہ کر کے داخل دامن اسلام ہو گیا۔ رب کریم مومن کو نور ایمان' نور عرفان' نور فراست ایسا عنایت فرما دیتا ہے جس سے چودہ طبق ہفت اقلیم روشن اور منور ہو جاتے ہیں۔

نور فراست سے مراد عُرفآء کے نزدیک مکاشفہ یقین' علم الیقین سے معائنہ غیب ہے۔ اور اہل حقیقت کی نگاہ عین الیقین اور حق الیقین سے فراست کا مفہوم نُورِ عرفان ہے۔

(کذا فی التعریفات الجرجانی)

نُور کی سرکار سے پایا دوشالہ نُور کا ہو مبارک تجھ کو ذُوالنّورین جوڑا نُور کا
باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نُور کا مست بُو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نُور کا

﴿۲۲﴾ نمازی جنت الفردوس کا وارث ہے:

☆ بفرمانِ الٰہی تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ۝ (پ ۱۶ سورہ مریم ۶۳) یہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے کریں گے جو متقی ہوں گے۔ نمازی کا دل کفر اور شرک کی آلودگیوں سے پاک صاف ہوتا ہے اور اس کا دامن فسق و فجور کی آلودگیوں سے آلودہ نہیں ہوتا اور خُذْمَا صَفَا' دَعْ مَا كَدَرَ ؕ کا عامل اور صاحب تقویٰ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک کقولہ تعالیٰ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ (پ ۲۶ سورہ الحجرات آیت نمبر ۱۳) کی تصویر ہوتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرّم ومعزّز وہی ہے جو صاحب تقویٰ ہے اور

Marfat.com

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس کا مقصد حیات ہے۔ جس کی جزا روز قیامت جنت الفردوس ہے جنت مومن کی میراث ہے۔

فَاذْکُرُوْنِیْ سے اَذْکُرْکُمْ کا مرتبہ پاتا ہے نمازی
کریم کے کرم سے جنت کی وراثت پاتا ہے نمازی

(پ۲ سورہ بقرہ ۱۵۲)

۴۲ نمازی کعبہ ربانی کی تجلی سے نُور پاتا ہے:

☆ صورت کعبہِ ربّانی باوجودیکہ عالمِ خلق سے ہے مگر حقائق اشیاء کی رو سے پوشیدہ امر ہے یہ عالم محسوسات سے ہے۔ مگر حس وخیال کے احاطہ اور دائرہ سے باہر ہے اس کی حقیقت عالم امر سے ہے۔ نمازی کعبۃ اللہ کے انوار تجلیات سے جلا پاتا ہے اور قبولیت استقبال کرتی ہے۔ زمین پر یہ قبلۂ مسلمین ہے۔ آسمانوں میں قبلہ ملائکہ بیتُ المعمور کے عین نیچے ہے۔ کعبۂ معظّمہ قرآن عظیم فرقان کریم کے حکم سے سارے جہانوں کا قبلہ قرار پایا اور مسجودیّت عامہ کے شرف سے مشرف ہوا۔ لہٰذا قرآن امام مبین ہے اور کعبہ ماموم نیز اس مرتبہ مقدسہ میں حقیقت قرآن کے ساتھ حقیقت نماز ہے۔

○ لہٰذا نمازی تین حقیقتوں حقیقت کعبہ ربانی۔ حقیقت قرآنی۔ حقیقت نماز کے انوار سے منور ہوتا ہے۔ مومن نمازی کا قلب ایمان وعرفان کے انوار کا مستقر ہے۔

کعبہ بھی ہے انہی کی تجلی کا ایک ظِلّ ۔۔۔ روشن انہی کے نُور سے پتلی حجر کی ہے
ہوتے کہاں خلیل بنا کعبہ و منیٰ ۔۔۔ اے لولاک والے سیّد اسب تیرے گھر کی ہے

۴۳ نمازی کے لئے مقام رضا مختص کر دیا گیا ہے:

☆ مشہور تابعی عالم علم تعبیر ورؤیا جناب محمد ابنِ سیرین رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ اگر مجھے جنت اور دو رکعت نماز نفل میں سے کسی ایک کا اختیار ملے تو میں دو رکعت نفل کو ترجیح دوں گا۔ کہ جنت الفردوس اور اس کی نعمتیں اور درجات میری طلب اور میری رضا ہے اور دو رکعت نماز نفل میرے مولیٰ کریم کی رضا اور چاہت ہے لہٰذا میں اپنی رضا اور چاہت کو اپنے مالک حقیقی اور خالق اصلی کی رضا اور چاہت پر ترجیح دوں گا۔ اور اپنی رضا اپنے رب کریم کی رضا میں گم اور فنا کر دوں گا۔ نمازی کی نماز رضاء الٰہی کی دستاویز اور سند ہے۔ ''مرضی مولیٰ از ہمہ اَولیٰ ط''

Marfat.com

نہی صد دستہ ریحان پیش بلبل نخواہد خاطرش جز نکہت گل

۲۵ نمازی کو نماز کی حلاوت تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے:

☆ جلیل القدر عظیم المرتبت صحابی سیّدنا عقیل ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ مولائے کائنات علی مرتضےٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہٗ الاسنیٰ کے عظیم المرتبت بڑے بھائی تھے۔ وہ نماز آپ کی اقتداء میں پڑھتے اور کھانا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دستر خوان پر کھاتے۔ کسی نے پوچھا تو فرمایا نماز کی حلاوت اور لذت آپ کے پیچھے نماز پڑھنے میں ہے جو جنت کی تمام لذتوں سے بڑھ کر ہے۔ اور کھانے کی لذت ان کے دستر خوان پر ہے میں روحانی اور جسمانی دونوں حلاوتوں فرحتوں اور لذتوں سے مستفیض ہوتا ہوں

سرکار علی رضی اللہ عنہ نے سیکھی ہے نماز نبی سے علی رضی اللہ عنہ کی نماز کا رتبہ کوئی ولی جانے

۲۶ نمازی کے لئے روحانی تسکین کا ذریعہ نماز ہے:

☆ میمون بن مہرون علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ نماز ایک ایسی عظیم المرتبت نعمت ہے جو مجھے عراق کی سلطنت سے زیادہ محبوب ہے۔ نصیحت فرمایا کرتے کہ نماز کی کیفیت روحانی کا دارومدار اکلِ حلال، صدقِ مقال میں ہے۔ باقی سب خرطُ القتاد، فضول ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَاِلَیْکَ الْمُشْتَکٰی وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّ الرَّحْمٰنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ مِنَ الْمَلِکِ الْمَنَّانِ پڑھے۔ خالق اور مخلوق، عابد اور معبود، ساجد اور سجود، ذاکر اور مذکور کا تعلق اور نسبت کاملہ نماز سے قائم ہوتی ہے۔ اس نسبت اور دعا اور نماز سے نمازی روحانی تسکین پاتا ہے۔ جو مقام رضا اور قرب کا ذریعہ ہے۔

کھاتے ہیں حرام لقمہ اور پڑھتے بھی ہیں نماز قبول کیسے ہو دعا قبول کیسے ہو نماز

۲۷ نمازی کی نگاہ میں دنیا و مافیہا کی کوئی چیز نماز سے بڑھ کر محبوب نہیں:

☆ کقولہٖ تعالیٰ (پ ۲۳ سورۃ ص آیت کریمہ ۳۲)

فَقَالَ اِنِّیْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ عَنْ ذِکْرِ رَبِّیْ ۚ کیا تم کو دنیا کی محبت رب کریم کے ذکر اور نماز سے زیادہ پسند ہے۔

○ ایک مرتبہ سیدنا سلیمان نبی اللہ علیہ السلام جہاد کے گھوڑوں کا معائنہ فرمارہے تھے۔ کبھی ان کی گردن پر پیار سے ہاتھ پھیرتے اور کبھی پنڈلیوں پر وہ اس میں اتنے منہمک ہو گئے کہ سورج

Marfat.com

غروب ہوگیا اور آپ کی نماز عصر قضا ہوگئی تو آپ نے اپنے آپ سے مخاطب ہوکر یہ کلمات کہے۔ آپ کو سخت ملال اور رنج ہوا تو آپ نے ڈوبے ہوئے سورج کی طرف انگلی سے اشارہ کیا اور وہ واپس لوٹ آیا تو آپ نے نماز عصر ادا کی۔ اہل اللہ کو دنیا کی شہنشاہی سے بڑھ کر نماز ہے۔

بروایت صحیحہ:

☆ ابتداء آفرینش سے اب تک سورج تین مرتبہ واپس لوٹایا گیا۔ چوتھی مرتبہ روز قیامت رب جلیل مغرب سے سورج نکالے گا تاکہ خلیل اللہ علیہ السلام نے نمرود کو جو دلیل فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ (پ۳ سورہ البقرہ آیت کریمہ ۲۵۸) کی دی تھی وہ پوری ہو۔ اولاً حضرت سلیمان نبی اللہ علیہ السلام کے زمانہ اقدس میں ثانیاً حضرت یوشع بن نون حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ اسلام کے خلیفہ نے بطور معجزہ سورج واپس لوٹایا ثالثاً حضور شمس النبوت ﷺ نے بزمانہ خیر القرون میں سورج واپس لوٹا۔ جب کہ سرکار باوقار فیض بار حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کی نماز قضا ہوئی تھی۔ تو پھر آپ نے نماز عصر ادا کی۔

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارہ سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسولُ اللہ کی

۴۸ نمازی کی نظر میں دنیا حقیر اور ذلیل کردی گئی ہے:

عقیدہ اہلسنّت وجماعت:

☆ حضور ﷺ کا فقر اضطراری نہ تھا اختیاری تھا جو آپ نے اپنی مرضی مبارک سے اختیار فرمایا۔

بروایت صحیحہ:

☆ حضور نُور ٌ پُر نُور ٌ نُور ٌ علیٰ نُور سیّد یومُ النشور ﷺ طالبُ المولیٰ ومائل اِلی اللہ تھے آپ کائنات عالم کی کسی شی کے محتاج نہیں سوائے اللہ ذاتِ حق جل ّشانہٗ کے۔ ایک بار روح الامین حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر بارگاہ رسالت ﷺ ہوئے اللہ تعالیٰ کا پیام وسلام کے بعد بشارت دی کہ میرے محبوب کائنات کیا آپ پسند کرتے ہیں؟ کہ یہ پہاڑ آپ کے لئے سونا کا کردیا جائے اور آپ جہاں کہیں تشریف لے جائیں تو یہ آپ کے ساتھ ساتھ چلے۔ فَتَوَقَّفَ سَاعَةً فَقَالَ يَا جِبْرِيْلُ اِنَّ الدُّنْيَا دَارٌ لَّا دَارَ لَهٗ وَمَالٌ لَّا مَالَ لَهٗ وَقَدْ يَجْمَعُهَا مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ ط پس آپ نے تھوڑی دیر توقف فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا اے جبرئیل علیہ السلام دنیا ایسا گھر ہے

Marfat.com

جس کا گھر نہیں اور ایسا مال جو کسی کی ملکیت نہیں' اس کو وہ جمع کرتا ہے جس میں عقل نہیں اور پڑھا وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی (پ۳۰ سورۃ الاعلیٰ آیت کریمہ ۱۷) دار آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہمارے لئے کافی وافی شافی ہے۔ ایک روایت حدیث میں فرمایا۔ اے عائشہ رضی اللہ عنہا دنیا سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آل سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لائق نہیں۔ بناء بریں رسول' آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر میں تین تین روز تک چولہا نہیں جلتا تھا۔ جس پر احادیث کثیرہ شاہد ہیں۔ (مالکُ الملک کی طرف سے جن کو ملک ابد کی سروری بخشی گئی ہو وہ مشت خاک پر حکومت کرنے کی خواہش نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سیّد لالوکَ علیک الصلوٰۃ والسلام کی امت کے اولیاء کرام کو فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعمت سے نواز ا گیا ہے

گزید فقر کہ فرمانروائے ملک ابد   بمشت خاک ندارد ہوائے سلطانی

⑲ نمازی کے لئے دیدار الٰہی کا وعدہ ہے:

☆ کقولہ العلی العظیم (پ۲۷ سورۃ القمر آیت کریمہ ۵۴، ۵۵)

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ○ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ ○ بے شک متقی لوگ جنت کے باغوں اور نہروں میں ہوں گے۔ مقام صدق میں عظیم قدرت والے بادشاہ مالک حقیقی کے پاس۔

○ مَقْعَدِ صِدْقٍ اَیْ هُوَا الْمَقْعَدُ الَّذِیْ یَصْدُقُ اللّٰهُ تَعَالٰی مَوَاعِیْدَ اَوْلِیَآءِ هٖ بِاَنَّهٗ یَبِیْعُ عَزَّوَجَلَّ لَهُمُ النَّظْرُ اِلٰی وَجْهِهِ الْكَرِیْمِ ط اس مقام مقعد صدق میں اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ کو "دیدار الٰہی" اپنی زیارت سے نوازے گا۔ بروایت صحیحہ: جنتی جنت الفردوس میں اپنی نیک بخت بیویوں کے ساتھ دلنواز فضاؤں اور گھنے درختوں کی چھاؤں مرصّع تختوں پر گاؤ تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے ان کے نیچے دودھ کی لہریں جاری ہوں گی کوثر و سلسبیل کے چشمے ابل رہے ہوں گے نفیس ترین اور اعلیٰ نعمتوں شراباً طہوراً صاف مصفّٰی شہد' تر و تازہ پھل' حوران بہشتی کے جلو میں لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ اچانک اوپر سے نور چمکے گا اور آواز "مَالِیَلِیْقُ بِشَانِهٖ" آئے گی السلام علیکم۔ سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ط (پ۲۳ سورہ یٰس آیت کریمہ ۵۸) یہ تمہارے رب رحیم کی طرف سے ہے۔ سب جنتی ادھر دیکھیں گے اس وقت عاشقان دلفگار کو اذن عام ہوگا۔ حکم ہوگا۔ اے آتش عشق میں صدا جلنے والو! اے شوق دیدار میں ماہی بے آب کی طرح عمر بھر تڑپنے

Marfat.com

والو! آؤ محبوب ازل، معبود حقیقی، اپنے رخ زیبا سے پردہ ہٹا رہا ہے۔ سیر ہو کر مشاہدہ رعنا کا دیدار کر لو تو ہر جنتی جنت میں اپنے اپنے مدارج کے لحاظ سے تجلیات ذاتیہ کا مشاہدہ "دیدار الٰہی" کرے گا اور دیدار جمال خداوند قدوس سے سرشار ہوگا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی عَلٰی وَجْہِ الْکَمَالِ۔

بہر حق اے بحر محبت اک نگاہ لطف بار   تا بہ کے بے دیدار تڑپیں ماہیان سوختہ

☆ لقاء الٰہی حق ہے کنہہ حقیقت اور ادراک محال ہے۔ روز قیامت میں جنتیوں کو بے حجاب بے نقاب، بے جہت، بے کیف، بے شبہ و بے محاذات دیدار الٰہی ہوگا۔ وہ ذات حق سبحانہ کو ایسے دیکھیں گے جیسے آسمان پر چودھویں رات کا چاند۔ (مکتوبات قدسیہ)

یُرَاہُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِغَیْرِ کَیْفٍ   وَاِدْرَاکٍ وَّضَرْبٍ مِّنْ مِّثَالٍ

(قصیدہ امالی)

۳۰ نمازی صفات الٰہیہ کی تجلی سے متصف ہوتا ہے:

☆ نمازی نماز سے حریم قدس تک رسائی پاتا ہے اصطلاح صوفیاء میں مراتب ظلال سے عروج کرتا ہے تو تسبیحات "رکوع سجود" نماز کے انوار سے منور ہوتا ہے تو اسماء وصفات الٰہیہ کے انوار کی تجلیات سے مُنور ہوتا ہے۔ نماز میں قیام اسم الٰہی "قیوم" کی تجلی سے اس کو استقامت ملتی ہے جس سے سارے جہاں کا قیام ہے۔ تلاوت کلام پاک قرأت نماز کے وقت صفت متکلم کی تجلی وارد ہوتی ہے رکوع میں اسم عظیم، سجدہ اسم اعلیٰ وقعدہ میں اسم شریف حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ کے انوار کی بارش ہوتی ہے اور وقار متانت ہر شریعت غرّا سے نوازا جاتا ہے اور بوقت اختتامِ نماز نمازی اسم از اسماء حسنیٰ سَلَامٌ کے انوار سے دو جہاں کی سلامتی چاہتا اور پاتا ہے یہ سیر الی اللہ ہے۔ نماز کے ہر رکن کے اسمآء حسنیٰ کے ساتھ عروج ونزول۔ فنا و بقا کی سیر سے مشاہدہ ربانی پاتا ہے جو مقصودِ عارفاں اور مطلوبِ عاشقاں ہے۔ جس گھر میں محبوب کی جلوہ فرمائی ہوا سے باغ بوستان اور لالہ زاروں کے نظارے اور سیر کی کیا ضرورت ہے۔

آنرا کہ درسرائے نگاریست فارغ است   از باغ و بوستان و تماشائے لالہ زار

۳۱ نمازی کا غیر کی طرف التفات زہر ہلاہل ہے:

☆ حدیث پاک میں آیا ہے کہ جب بندہ خلوص نیت سے نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو حق سبحانہٗ وتعالیٰ اپنی وجہ کریم سے اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب وہ نماز میں آنکھوں میں غیر

Marfat.com

کی طرف التفات کرتا ہے تو حق جل شانہٗ فرماتا ہے۔اے ابن آدم! جس جانب تو دیکھ رہا ہے کیا وہ مجھ سے بہتر ہے۔اور اپنی نگاہ رحمت اس سے پھیر لیتا ہے۔ لَاصَلٰوۃَ بِمُلْتَفِتٍ ؁ ایسے کی نماز نہیں۔ غیر کی طرف نظر کرنے والا معتوب ہے محبوب نہیں۔ فرمانِ نبی ہے۔ لَوْ عَلِمَ الْمُنَاجِیْ مَنْ یُّنَاجِیْ مَاالْتَفَتَ ؁ اگر التفات کرنے والا جان لے کہ کس ذات سے مناجات کر رہا ہے تو کبھی بھی غیر کی طرف التفات نہ کرتا۔ اگر تو اس ذات کا طالب ہے تو پہلے سب غیروں سے قطع تعلق کر اور اس کی طرف اپنا رخ اور رجوع کر کہ بارگاہ کریمی سے ندا آئے ہاں میرے دیوالے راہ یہ ہے۔

نخست ارطالب از جملہ بگذر روبرو آرد کز آں حضرت ندا آید کہ اے سرگشتہ راہ اینک

۴۲ نمازی محبت الٰہی کا شہکار ہے:

☆ اللہ تعالیٰ نے مومن کے دل کو نور ایمان سے زینت دی اور اپنی محبت سے اسکو چمکایا۔ نمازی محبت الٰہی کا پیاسا ہے ''کقولہٖ تعالیٰ''

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ؁ اور ایمان والے شدید ترین محبت ''عشق'' کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے۔ (پ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۶۵)

○ شربت دیدار اس کی پیاس بجھاتا ہے اسے لقاء الٰہی کے جام محبت کے نوش کرنے سے سیرابی ہوتی ہے۔ جس کا ظہور نماز کی کیفیات سے ہوتا ہے کہ نماز اس کو اپنی طرف کھینچتی ہے اَلْمَحَبَّۃُ مِقْنَاطِیْسُ الْقُلُوْبِ ؁ محبت الٰہی دلوں کا مقناطیس ہے۔ مومن کا دل محبت الٰہی کا خزینہ ہے۔ مومن کا دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں ہیں وہ جس طرح چاہے پھیر دے اَلْقُلُوْبُ الْمُؤْمِنِ فِیْ اَصَابِعَیْ الرَّحْمٰنِ یَصْرِفُھَا کَیْفَ یَشَاءُ ؁ اس راہ محبت میں خوف خدا اور امید رحمت زاد راہ ہے۔ ان دو پروں سے یہ شہبازِ طریقت اونچی اڑان اڑتا ہے اور اپنا شکار کرتا ہے۔

بر سر بالین برخیزاے دل ناداں طبیب درد مند عشق را دارو بجز دیدار نیست

۴۳ نمازی کے لئے توجہ الی اللہ اکسیرِ اعظم ہے:

☆ مروی ہے کہ غیر محرم پر نگاہ ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جس نے نگاہ کی وہ مارا گیا۔ جس نے ایسی نگاہ کو حظ نفس سے بچالیا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اس کے بدلے اس کو نماز میں لذت و فرحت اور حلاوت عنایت فرمادے گا اور آخرت میں یہ آنکھ دیدار الٰہی سے شادکام ہوگی جو عاشقوں کی تمنا ہے۔ غیر کی طرف نگاہ یہ عشق نہیں فسق ہے۔

Marfat.com

○ منقول ہے کہ حضرت مرتعش علیہ الرحمۃ ولی کامل تھے۔ ایک روز شہر میں آئے اور پیاس لگی تو آپ نے ایک دروازے پر دستک دی اور پانی چاہا۔ پانی پلانے والی پر نظر پڑ گئی۔ اس کے حسن و جمال میں دل ہار دیا۔ مالک مکان باہر آیا اور پہچان گیا۔ آپ کی شان والا مقام دیکھ کر اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا۔ صاحب خانہ نے عمدہ لباس سلایا اور پہنایا اور گدڑی اتروادی۔ جب رات ہوئی تو آپ نے نماز تہجد پڑھی اور خلوت خانہ میں جا کر ورد وظیفہ میں مشغول ہو گئے لیکن وہ لذت وحلاوت اور سرور نہ پایا۔ اسی اثناء میں اپنی زوجہ کو آواز دی ھَاتُوا مُرَقَّعَتِی ط میری گدڑی لاؤ۔ تو غیب سے ندا آئی۔ تم نے ایک نظر میرے غیر پر ڈالی ہم نے تجھ سے ظاہری فقر کا لباس گدڑی چھین لی اب اگر تم دوسری نظر ہمارے غیر پر ڈالو گے تو ہم تمہارے باطن سے آشنائی کا لباس بھی چھین لیں گے۔ (کشف المحجوب شریف)

میری نظر نے تو فقط تیری نظر دیکھی ہے ۔۔۔ غیر دیکھا ہے نہ غیروں کی نظر دیکھی ہے
جو تیری صورت کے سوا کوئی اور دیکھی ہے ۔۔۔ میں نے کفر کیا اور کفر بھی کفرِ اعظم

۴۴ نمازی کے لئے فقط اسوۂ حسنہ رسول کافی وافی ہے:

☆ ہمارے حضور شہنشاہ کشور رسالت، تاجدار اقلیم نبوت' سیّد العرب العجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائم الحزن اور دائم الجوع اور متواصل الفکر تھے۔ آپ کے لائق یہ مقام شایانِ شان ہے کہ آپ نے دعا فرمائی۔ اے رب کریم میں ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن شکم سیر جس دن میں بھوکا رہوں صبر کروں اور جب سیر شکم ہوں تو شکر کروں۔ اور تیرے ذکر اور نماز میں مشغول رہوں۔ ظاہری ضروریات کے ہوتے ہوئے بھی آپ کی دنیا کی طرف رغبت نہ تھی باوجودیکہ آپ کا دنیا سے اتنا اعراض مگر نماز اور سجدہ اور دعا سے کبھی سیری نہ ہوئی۔ آپ غم آخرت سے غمگین اور دیدار الٰہی کے پیاسے تھے۔ آپ ہمیشہ نماز میں سربسجود نظر آتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر شکر اور فکر میں ہمیشہ مشغول رہتے۔

○ حضور آفتاب جہاں تاب، عالم مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام مِنَ الملکِ الوہاب ط کائناتِ عالم میں کسی کے محتاج نہیں اور ہر موجودات اپنے وجود، امداد اور بقا میں ہر آن، ہر لحظہ ہر لمحہ آپ کی محتاج اور دست نگر ہے۔ حتیٰ کہ حضور صاحبُ القرآن علیہ الصلوٰۃ والسلام فِی کُلِّ وَقْتٍ حِیْنٍ وَّاٰنٍ ط وحی لانے میں جبرائیل علیہ السلام کے بھی قطعاً محتاج نہ تھے بلکہ روح الامین خدمت وحی سرانجام دینے میں آپ کے محتاج تھے۔ بالمشافہ بغیر وحی جبرائیل کے بھی رب کریم نے اپنے کلام

Marfat.com

سے نوازا جیسے شب معراج سورۃ بقرہ کا آخری رکوع اور سورۃ الفاتحہ بھی عطا ہوئی جبکہ تکرارِ عطا سورۃ الفاتحہ "سبعہ مثانی"، عظمت مصطفی ﷺ کی دلیل جلیل ہے۔ فافہم

۳۵ نمازی کی نگاہ میں سب سے عزیز ترین اور قیمتی متاع نماز ہے:

☆ صحابہ کرام کی سیرت مبارک ہمارے سامنے ہیں جس سے ہدایت کی راہ کھلتی ہے ہِمَّةُ الرِّجَالِ تَهْدِمُ الْجِبَالَ ط مردوں کی ہمت سے پہاڑ گر جاتے ہیں۔ ان کے دل پہاڑ سے بلند اور برتر ہیں۔ حضرت خبیب جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہ کو کفار مکہ مقام تنعیم مسجد امّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں پھانسی دینے لگے۔ تو انہوں نے آپ سے آخری خواہش پوچھی تو آپ نے فرمایا مجھے دو رکعت نماز نفل پڑھنے کی اجازت اور مہلت دی جائے چنانچہ نہایت صبر و استقلال عزم و وقار اور اطمینان قلب سے نماز ادا فرمائی۔ اور پھر سولی "پھانسی" پر چڑھائے جانے لگے۔ تو آپ نے حضور ﷺ کو سلام کیا۔ تو آپ نے سلام کا جواب دینے کے بعد حکم دیا کہ اپنا چہرہ کعبۃ اللہ کی طرف پھیر لو اور اس حالت میں سیّدنا حبیب رضی اللہ عنہ نے اپنی جان شیریں، جان آفرین کے سپرد کر کے شہید حق ہو گئے

در کوئے عاشقاں چناں جان مے دہند   کآنجا را ملک الموت نگنجد ہرگز

۳۶ نمازی کا سَر غیر اللہ کے سامنے نہیں جھک سکتا:

☆ نمازی کا سر اللہ جل شانہ کی جناب میں جھک کر سجدہ ریز ہوتا ہے۔ وہ اب غیر کے سامنے نہیں جھک سکتا۔ سرکار فیض بار امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت الشیخ المشائخ احمد نقشبندی سرہندی قدس سرہ الجلی والخفی مغل بادشاہ ہند اکبر بانی دین اکبری کے سامنے نہ جھکا اور نہ آپ نے اس کی پوری کوشش کے باوجود سجدہ کیا۔ بطریقہ سرکار عالی وقار شہزادہ نبوت گلگون قبا سید الشہداء امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک اللہ جل شانہ کے حضور سجدہ میں کٹ گیا۔ لیکن یزید پلید کے سامنے نہ جھکا۔ اور امت مسلمہ کو اپنے عملی کردار سے درس دیئے گئے کہ مومن نمازی کا سر کٹ سکتا ہے لیکن غیر کے سامنے جھک نہیں سکتا۔ آپ نے نماز کی حالت میں سجدہ میں رکھا۔ تو شہید راہ حق ہو گئے

بحمد اللہ ان کے در پہ نکلی جان سجدہ میں   جو ڈوبا بھی تو بیڑا ساحل مقصود پر اپنا

Marfat.com

㊲ نمازی کو دنیا و مافیہا سے انقطاع کلی ہوتا ہے:

بروایت صحیحہ:

☆ ایک روز سرور کون و مکان سرور انس و جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دولت کدہ حجرہ مطہرہ میں کھجور کی چٹائی پر استراحت فرماتے تھے۔ سرہانہ چمڑے کی کترن کا تھا۔ اتنے میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حاضر حضور ہوئے تو آپ نے کروٹ بدلی تو دیکھا کہ پہلوئے انور پر چٹائی کے نشان تھے دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے تو حضور راحت جان' جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استفسار فرمایا مَا یُبْکِیْكَ یَاعُمَرُ ؕ اے عمر! تجھے کس چیز نے رولایا تو عرض کیا میں کیوں نہ رووں جبکہ میں دیکھتا ہوں کہ شاہان قیصر وکسریٰ اور کافراں مجوس ونصاریٰ عیش وعشرت کر رہے ہیں اور آپ اس حال میں ہیں۔ تو حضور شہنشاہ ہفت اقلیم تاجدار عرب وعجم شافع روزِ حشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت شفقت سے فرمایا یَا عُمَرُ اَمَا تَرْضٰی اَنْ یَکُوْنَ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَنَا فِی الْآخِرَةِ ؕ بروایت فرمایا فَاللّٰهُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی اَجَلُّ وَاَکْرَمُ بِلِسَانِ نَبِیِّ اَکْرَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؕ اے عمر! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ ان کے لئے دنیا ''چندروزہ زندگی'' اور ہمارے لئے آخرت ''ابدی زندگی غیر فانی'' نعمتیں ہوں گی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہاں میں اس پر راضی ہوں۔

ہم خدا خواہی وہم دنیائے دوں ایں خیال است محال است وجنوں

☆ ایک مقام پر فرمایا اَلدُّنْیَا وَالْآخِرَةُ ضَرَّتَانِ ؕ نیز فرمایا اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنٌ وَمَا فِیْهَا مَلْعُوْنٌ اِلَّا ذِکْرُ اللّٰهِ ؕ حق ہے۔ اللہ ربّ العزّت کے ذکر کے سوا ہر شئی باطل ہے اور ہر نعمت زائل ہونے والی ''فانی'' ہے کسی عربی شاعر نے کیا عمدہ فرمایا ہے ؎

اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَاخَلَا اللّٰهُ بَاطِلٌ وَکُلُّ نَعِیْمٍ لَا مُحَالَةَ زَائِلٌ

㊳ نمازی کے لئے مقام ولایت وقرب مختص ہے:

☆ مقام ولایت پر فائز المرام اولیاء کرام زیور تقویٰ سے مزین ہوتے ہیں جن کا ظاہر شریعت مُطہرہ سے آراستہ اور باطن انوار معرفت سے پیراستہ ہوتا ہے ولایت کے لئے شرط تقویٰ ہے اور تقویٰ بغیر نماز ناممکن اور نماز بغیر حضور قلب بے حاصل ہے۔ جملہ اعمال صالحہ میں اصل اور جامع عبادات نماز ہے جس سے جمعیت قلبی اور اطمینان اور قرب عنایت ہوتا ہے۔

㊴ نمازی شریعت مطہرہ اور طریقت مقدسہ ہر دو کے فیضان کا مجمع البحرین ہے:

☆ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام ستر ۷۰ دینوں کی اصل ہے۔ اور نماز تمام عبادات شرعیہ کا خلاصہ

Marfat.com

اور لقاء الٰہی کا آئینہ ہے۔ نائب اکبر، خلیفہ اعظم سیّد الرّسل مولائے کل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات اور صفات کا مظہر اتم بنایا۔ اس نے اپنی صفات ازلیّہ ابدیّہ کو اپنے محبوب پاک سیّدِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر فرمایا اور اپنی عبادت خاصہ "نماز" کو محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو اسماء مبارکہ سیّدنا "محمد واحمد" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مزّین فرمایا اور نماز کو حصولِ غُفران، دخولِ جناں کا سبب بنا کر رضاءِ رحمان ولقاءِ رحمان کا وسیلہ بنایا کہ معرفت الٰہی بغیر معرفت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محال ہے۔ درحقیقت مدحت مصطفیٰ شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ رب العزت کی مدحت اور شان ہے کہ مَدحُ النَّقشِ رَاجِعٌ اِلٰی نَقَّاشِہٖ ؎ نقش کی مدح دراصل نقاش کی مدح ہے ؎

گفت طُوبٰی مَن رَاٰنِی مُصطَفٰی ‏ ‏ ‏ وَالَّذِی یُبصِرُ عَلٰی وَجھِی یَرٰی

○ حضور سیّد الرّسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ جلّ شانہٗ کی ذات وصفات کا آئینہ ہیں۔ "بروایت" اَنَا مِرْاٰۃُ جَمَالِ الْحَقِّ فرمایا میں جمال حق کا آئینہ ہوں جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا۔ آئینے کے شیشے میں جو نور نظر آتا ہے وہ آفتاب کا نور ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جو نور نظر آتا ہے وہ اللہ کا نور ہے کہ رخسار محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئینہ جمال حق ہیں۔ اور خدّ وخال احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مظہر جمال کبریاء ہیں۔ لہٰذا حضور میں جو علم نظر آتا ہے وہ خدا کا علم ہے اور حضور میں جو قدرت نظر آئے گی۔ وہ خدا کی قدرت ہے کہ حضور کا ہر جمال ہر کمال خداوند قدّوس سے مُستفاد ہے۔ حضور کی مدح اللہ جلّ شانہٗ کی مدح ہے کہ حضور نقاش ازلی کا نقش اولین ہیں۔ حضور کو دیکھنا حق کا دیکھنا ہے ؎

حق راجچشم خود ندیدند ولیکنش ‏ ‏ ‏ ازدیدن جمال محمد شناختند صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی ذات حق وَحدَہٗ لَاشَرِیکَ ہے جو لَیسَ کَمِثلِہٖ شَیءٌ (پ ۲۵ سورۃ الشوریٰ آیت کریمہ ۱۱) ہے کلام الٰہی میں نَفس، یَد، سَاق اور احادیث پاک میں قَدَم کے الفاظ آیات متشابہات سے ہیں مَا یَلِیقُ بِشَانِہٖ۔ اللہ جلّ شانہٗ کے فعل کو کسی کے فعل سے تشبیہ دینا شان الوہیّت کے خلاف ہے۔ ذات حق اللہ واحد ہے اَحَد ہے صَمَد ہے لَم یَلِد اور لَم یُولَد ہے۔ اور اپنی شان ذات اسماء اور صفات میں وَلَم یَکُن لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ہے۔ سُبحَانَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَقُولُونَ عُلُوًّا کَبِیرًا ط اس کی شان ہے۔ (پ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۴۳)

اے بیرون از وہم وخیال وقیل من ‏ ‏ ‏ خاک برفرق من وتمثیل من

(۴۰) نمازی اسرار الٰہیہ ومخفی انوار نماز کا امین ہے:

☆ نمازی حالت نماز بشکل حروف اسم محمد، احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہراً نقش بنتا ہے۔ جواسرار رحمانیہ

Marfat.com

حکمت ربانیہ کا حامل ہے۔اس میں ایک نکتہ عجیبہ وغریبہ پوشیدہ ہے حضور ﷺ کے اسم ذات صورت میں نماز کا نقشہ اور سیرت طیبہ سے بھی ہر مقام اور ہر منزل پر نماز کا نمونہ ہے۔اسم میں بھی اور مسمّٰی میں بھی صورۃً وسیرۃً نماز کا راز مضمر ہے جس میں انوارِ الٰہیہ کے بے شمار اسرار، عجیبہ غریبہ فوائد مبارکہ اور فضائل شریفہ اور منافع دینی ودنیوی مضمر ہیں۔اسم اپنے مسمّٰی کا آئینہ ہے اس آئینہ حق نما میں جمال الٰہی کا مشاہدہ پوشیدہ ہے جو مقصود اصلی ہے

بفر مودند سرور ہر دوعالم تصرّف حق قیامے وسجودے

○ ایک روایت حدیث میں فرمایا اَنَا مِرْاٰۃُ الْحَقِّ میں آئینہ حق ہوں میرے اس آئینہ سے جس نے دیکھا حق دیکھا۔انوار نبوت محمدی اور اسرار ولایت احمدی ﷺ کے حصول کی واحد راہ نماز ہے۔اور نماز دیدارِ الٰہی مقصود اعلیٰ کا روزن ہے۔''چوں نام ایں است نام آور چہ باشد'' جب اسم ایسا ہوتو پھر مسمّٰی کیسا ہوگا

ہست نام احمد ارفع واعلیٰ مقام دَائِمًا صَلُّوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَام
ہرکہ باشد عامل صلّوا مدام آتش دوزخ شود بروے حرام

یہ چالیس فضائل مبارک بمطابق عدد میم نام نامی اسم گرامی سیدنا ''محمدؐ'' ﷺ کے تحریر کئے ہیں۔اللہ ربّ العزّت سے توفیق رفیق مانگتا ہوں کہ وہ ہمیں مندرجہ بالا فضائل جلائل اور مراتب علیا سے وافر حصے عنایت فرمائے آمین

نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی راسخن پایاں
زتشنہ مستشقی میرد و دریا ہمچناں باقی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَمَرِ التَّمَامِ وَنُوْرِ الظَّلَامِ
مَااَذَّنَ مُؤَذِّنٌ وَاَقَامَ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی وَسَجَدَ وَصَامَ وَقَعَدَ
وَجَلَسَ وَاَقَامَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْبَرَرَۃِ الْکِرَامِ

محمد عنایت اللہ

Marfat.com

روضۃ الثامنۃ قعدہ اُولیٰ قعدہ اُخریٰ جنت دار الخلد ب ا

تشہّد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْجَلِیْلِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْجَمِیْلِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ بِاُلُوْفِ التَّبْجِیْلِ ط

○ نوٹ: نماز کے قعدہ اولیٰ وقعدہ اخریٰ تشہد میں مشاہدہ' مکاشفہ اور محاضرہ کا مقام۔ تشہد میں کلمات مشہودہ کے رموز وکنایات' اور اسرار وانوار۔ ان کلمات طیّبات کو حکایۃً کہنے والوں کا رد ابطال۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیِّ پر ایک نفیس اور مدلّل بحث اور کلمہ مبارکہ اَیُّھَا کی ترکیب نحوی سے عظمت مصطفوی کا ظہور اور اس کلمہ ندا کی تحقیق اور استمداد کا بیان اور لفظ اَلنَّبِیُّ کی حکمتیں علماء کرام اور اولیاء عظام کے بیانات اور تبصرے ملاحظہ ہوں فافہم ط

لَیْسَ کَلَامِیْ یَفِیْ بِنَعْتِ کَمَالِہٖ   صَلِّ اِلٰھِیْ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ ط

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط اَشْھَدُاَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم ط

○ عرشِ عظیم کا عظیم تحفہ نماز:

اِدھر نذر شہ نمازیں اُدھر سے انعام خسروی میں
سلام ورحمت کے بار گندھ کر گلوئے پُر نور میں پڑے تھے
تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے
وہی ہے اوّل' وہی ہے آخر' وہی ہے ظاہر' وہی ہے باطن
اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے' اُسی سے اُس کی طرف گئے تھے

بروایت صحیحہ:

☆ شب اسریٰ کے دُلہا متمکن مقام دَنَا فَتَدَلّٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب عرش عظیم پر رونق افروز ہوئے تو حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے پوچھا اے میرے حبیب پاک سیدلولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے لئے کیا تحفہ

Marfat.com

لائے ہو۔ عرض کیا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ ط مالی جانی بدنی اور کلمات طیّبات کے تحائف تیرے لئے لایا ہوں۔ تو رب کریم نے خوش ہو کر فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط سلامتی ہو تجھ پر اے میرے پیارے نبی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکات۔ حضور پُر نور سیّد یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ سلامتی ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے صالحین بندوں پر تو آپ نے عرض کیا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو رب کریم نے اس کے بدلے میں شہادت دی وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ط اس شہادتین پر تشہد ''قعدہ اُولیٰ'' کی تکمیل ہوئی۔ آپ تحائف سلام، رحمت، کلمہ شہادت سے نوازے گئے۔ یہ مکالمہ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کے مقام پر محبّ اور محبوب کے درمیان بِالمشاہدہ اور بِالمشافہ ہوا اور دیدار الٰہی کے شرف سے مشرف ہوئے۔ واپسی معراج پر تحفۂ نماز عنایت ہوئی۔ جس میں معراج شریف کے انوار و تجلّیات، فیوض و برکات رکھ دیئے گئے۔ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ ط''

السلام اے تازہ گلبرگ صحرائے وجود — السلام اے قیمتی تر گوہرِ دریائے جود
بوئے کہ آید یک علیکم درصد سلام — صد سلامت مے فرستم اے فخرِ انام

○ عارف باللہ سیّدی محمد عبد الوہاب شُعرانی قُدس سرّہٗ النورانی اپنی مشہور کتاب ''الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر'' میں ارقام فرماتے ہیں:

☆ نماز میں ضمیرکَ سے خطاب اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط کائنات عالم کے تمام ذرّات موجودات میں حقیقت محمدیہ عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّۃِ ط کے سرایت اور ورود کئے ہوئے کے اعتبار سے ہے۔ اور یہ خطاب بندہ کے باطن میں حاضر اور موجود ہونے کی وجہ سے ہے۔ بندہ کو اس حالت کا انکشاف نماز میں قیام۔ رکوع قعدہ اور سجود کے مقامات اور ان کی تسبیحات کی سیر کرنے کے بعد مقام تشہد میں ہوتا ہے۔ احوال قلبی۔ روحانی کھلتے ہیں۔ اور تسبیحات کے انوار سے اِنجلاء اور انشرحِ قلب ہوتا ہے جس سے تکمیلِ نماز ہوتی ہے۔ بندہ کا نماز میں ان کیفیات سے ہونا افضلُ العبادات اور اقربُ المقامات کے قبیلہ سے ہے۔ یہ قُرب کی انتہائی منزل ہے۔

○ نیز فرمایا۔ کہیں زبانی، روانی، روگردانی اور لاپرواہی سے سلام عرض نہ کرنا۔ بلکہ پہلے نبی کی ذات پاک کو قلب میں حاضر ناظر اور موجود جانو اور پھر ادب اور سمجھ سے سلام پیش کرو۔ نماز میں

Marfat.com

تعظیم وتکریم اور توقیر مصطفیٰ ﷺ وجوب کے درجہ پر ہے۔ بفرمانِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ط اگر یہ میسر نہیں تو یہ بے حضوری بے حاصلی کا سبب ہے۔ (پ۲۶ سورہ الفتح ۹)

تیرا امام بے حضور تیری نماز بے سرور ایسے امام سے گزر ایسی نماز سے گزر

○ اَقُوْلُ اَعَزَّ اللّٰهُ الْعَزِیْز ط نماز میں سلام پہلے اور صلوٰۃ بعد میں رکھی گئی ہے اور حکم درود شریف صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا میں صلوٰۃ پہلے اور سلام بعد میں آیا ہے۔ صلوٰۃ بغیر سلام اور سلام بغیر صلوٰۃ نامکمل درود شریف ہے۔ دونوں صلوٰۃ اور سلام حضور نُور ٌ سراپا نُور ٌ نُورٌ علیٰ نُور سیّد یوم النّشور ﷺ کے لئے مختص ہیں۔ کسی دوسرے کے لئے ''اصالۃً'' جائز نہیں۔ بالتبع جائز ہے۔ نماز میں سلام بھی ہے اور صلوٰۃ بھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ كَذٰلِكَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ ط

○ ''اَلشِّفَاءُ بِتَعْرِیْفِ حُقُوْقِ الْمُصْطَفٰی'' قاضی عیاض شرح ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ج ۲ صفحہ ۱۱۷ فرمایا بحوالہ اَلْاِنْسَانُ فِی الْقُرْاٰن صفحہ ۱۷۹ اِنْ لَّمْ یَكُنْ فِی الْبَیْتِ اَحَدٌ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَةُ وَبَرَكَاتُهٗ لِاَنَّ رُوْحَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حَاضِرٌ فِیْ بُیُوْتِ الْمُسْلِمِیْنَ ط

بروایت صحیحہ:

○ فرمایا جب تم اپنے گھر میں داخل ہوتو اپنے اہل وعیال کو السلام علیکم سے سلام کرو۔ اور اگر گھر، مکان، مسکن اور مسجد میں کوئی نہ ہو تو حضور پُر نُور سیّد یوم النّشور ﷺ کو اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط سے سلام عرض کرو اور درود شریف پڑھو کہ روحِ مصطفیٰ ﷺ ہر مومن کے گھر میں موجود ہوتی ہے۔

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَّعَلٰی جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ط

مسئلہ فقہ حنفی:

○ نمازی نماز میں قعدۂ اولیٰ ''تشہد'' عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تک پڑھے۔ آگے درود شریف پڑھنے سے سجدہ سہو لازم آئے گا۔ خواب میں امام اعظم ابوحنیفہ کوفی مظہر شان روفی قدس سرہ الرؤفی کو حضور صاحب الشریعۃ المطہرہ ﷺ کی زیارت باسعادت ہوئی اور فرمایا اے نعمان بن ثابت!

Marfat.com

جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھے اس پر تمہارا فتویٰ ہے کہ وہ سجدہ سہو کرے ورنہ نماز نہ ہو گی۔ عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم درود شریف میرا وظیفہ حیات اور وثیقہ نجات ہے اور جسمانی وروحانی غذا ہے۔ لیکن میں نہیں چاہتا کہ نمازی غیر ارادی طور پر بے توجہی اور بھول کر اور غفلت سے آپ کو سلام عرض کرے۔ سجدہ سہو اس وجہ سے ہے نہ کہ درود شریف کے پڑھنے سے۔ اس جواب سے سرورِ دوجہاں، سرورِ جانِ ایمان ﷺ خوش ہو گئے

بشنو از اخبار آں صدر الصدور　　　لا صلوٰۃ تم الا بالحضور

○ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ ط کا فرمان ذی شان نبی الرحمٰن جلّ شانہٗ ﷺ سے سن کہ آپ صدر الصدور بزم کن فیکون ﷺ نے خطبۂ صدارت میں فرمایا کہ ''نماز بغیر حضور قلب نہیں ہوتی۔'' امام طحاوی نے معانی الآثار میں یہ حدیث بسند صحیح لکھی ہے۔''

شمار رکعت وسجدہ میں کچھ سرور نہیں　　　نماز وہ کیا ہے جس میں حضور نہیں

○ معبود رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ہے۔ عبد کریم رحمۃ للعالمین جہاں معبود کا ذکر ہے وہاں عبد عظیم کا بھی تذکرہ ہے۔ حقیقت تا مجاز اور آذان تا نماز جہاں اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ کہا گیا وہاں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بھی ہے۔ اگر نماز میں یہ سلام نہ پڑھا تو نماز مردود اور باطل۔ ربّ العالمین نے اپنے عبد کریم ﷺ کے ذکرِ جمیل کو نماز جیسی اُمّ العبادات میں شامل فرما کر عین عبادت الٰہی قرار دیا۔ جہاں تشہد کے مقام پر ادباً بیٹھ کر اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وہاں اسی واحد متکلم صیغہ سے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ بھی آیا ہے کتنے وہ صاحب نصیب اہل ایمان ہیں۔ جو نماز میں اپنے نبی ﷺ پر نہایت ادب وتعظیم سے درود شریف پڑھ کر حلاوت اور فرحت پاتے ہیں۔ جن کی زبان ذکر نبی سے تر، اور جن کا قلم صفحہ قرطاس پر نعت اور صفت لکھتے وقت ہمیشہ سربسجود رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے ہر صاحب ایمان اہل عرفان کا قلم اپنی تصنیف لطیف، تالیف منیف کی ابتدا حمد الٰہی سے اور نعت رسالت پناہی ﷺ سے کرتا اور اختتام پر اظہار عقیدت سے درود شریف لکھ کر اللہ تعالیٰ سے سند قبولیت پاتا ہے۔

○ جہاں سوز بزم نور افروز سیّد غوث علی شاہ قلندر قادری علیہ الرحمۃ ''تذکرۂ غوثیہ'' میں ارقام فرماتے ہیں۔ جب خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم ط شب معراج کو مدارج ومقامات طے کرتے ہوئے قرب تک پہنچے تو ندا آئی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ

Marfat.com

اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط پس اس ساغر کو حضرت رسالت پناہ ﷺ نے دو بخش کیا۔ ایک حصہ خود نوش جان کیا اور دوسرا حصہ بندگاں خاص صالحین کو عنایت فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط حسرت تو یہ ہے کہ بندگان صالحین کو تو ان کی صالحیت کافی تھی وہاں ہم تشنہ لباں بادیہ معصیت کو یاد کیوں نہ کیا؟

''مستحق کرامت گناہگاراں اند''

لیکن میں نے عرض کیا کہ حضرت خیر الورآء ﷺ نے تو گناہگاروں کو صالحین سے بھی پہلے دور ساغر میں اپنے ساتھ کمال شفقت سے شریک فرمایا ہے۔ چنانچہ عَلَیْنَا میں ضمیر جمع متکلم اس پر شاہد ہے کہ صالحین کو بعد واو عطف سے علیحدہ ذکر کیا اور ہم عاصیوں کو اپنے ساتھ رکھا ہے بھلا اس سے زیادہ عنایت کیا ہو سکتی ہے

برگوش نبی کان کرم باد سلامے — برطرّہ آں گیسوئے خمدار دُرودے

خاک درِ اوباش رضا تا ز کرامت — خود بشنوی از ہر در و دیوار دُرودے

○ **شَوَارِقُ الْاَنْوَارِ فِیْ ذِکْرِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ**

(المعروف دلائل الخیرات ص ۲۶۴) میں الشیخ امام الولی فقیہ العالم الصالح سیدی محمد بن سلیمان الجزولی قدس سرہٗ العالی ط یہ حدیث مبارک نقل فرماتے ہیں۔

☆ عرض کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم مِنَ الْمَلِکِ الْمُنْعَامِ نے یا رسول اللہ ﷺ خبر دیجئے ان لوگوں کے درود شریف کی جو بھیجتے ہیں اور وہ آپ سے غائب ہیں اور جو آئیں آپ کے وصال مبارک کے بعد کیا حال ہے ان دونوں کے صلوۃ وسلام کا آپ کے نزدیک۔

○ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مُحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ ط فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں بذاتہ بنفس نفیس خود اپنے کانوں سے سنتا ہوں ان کا درود شریف جو اہل محبت ہیں اور ان کو پہچانتا بھی ہوں اور پیش ہوتے ہیں درود شریف غیر محبت والوں کے فرشتوں کے ذریعہ۔

○ جلاء الافہام ''عربی'' ص ۶۵ پر امام النجدیہ ابن تیمیہ نے یہ الفاظ مبارکہ نوٹ کئے ہیں۔ ''حدیث پاک'' لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ مِنْ حَیْثُ کَانَ ط الفاظ مبارکہ مِنْ حَیْثُ کَانَ قابل غور ہیں۔ اہل محبت سے کوئی بھی مجھ پر درود شریف پڑھے اس کی آواز میرے سمع مبارک تک پہنچتی ہے اور میں سنتا ہوں خواہ وہ اقصائے عالم میں جہاں کہیں بھی ہو۔

Marfat.com

○ قطب عالم السیّدی امام محمد عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ الرحمانی اپنی مشہور تصنیف لطیف ''کتاب المیزان ص ۱۴۵'' مطبوعہ مصر میں ارقام فرمایا کہ میں نے سیّدی علی خواص خواص علیہ الرّحمت سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں:

○ شارع حقیقی جلّ شانہٗ نے قعدہ ''تشہد'' میں نمازی کو رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام کا ہدیہ اور تحفہ پیش کرنے کا حکم صرف اس لئے دیا کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں غفلت سے بیٹھنے والوں غافلوں کو اس بات پر تنبیہ فرمادے کہ جہاں وہ بیٹھے ہیں اس بارگاہ لَمْ یَزَل وَلَایَزَال میں ان کے نبی کریم رؤف رحیم ﷺ بھی تشریف فرما ہیں۔ اس لئے کہ آپ ﷺ اس حریم قدس سے کبھی بھی جدا نہیں ہوتے فَاِذَا الْحَبِیْبُ فِیْ حَرَمِ الْحَبِیْبِ حَاضِرٌ ط نمازی کے نماز پڑھتے ہوئے حضور ﷺ حریم قدس میں حاضر اور موجود ہوتے ہیں۔ لَابُدَّ اَنْ یَقْتَصِدَ بِاَلْفَاظِ التَّشَهُّدِ الْاِنْشَاءَ ط ضروری ہے نمازی اس تشہد میں ان الفاظ سے انشاء سلام کا قصد کرے۔ گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو تحفے پیش کر رہا ہے اور نبی کریم ﷺ کو بالمشافہ ''روبرو'' بالمشاہدہ سلام عرض کر رہا ہے۔ تاکہ انوار قرب اسرار معرفت سے روشن اور فیض یاب ہو۔

مولانا روم مست بادہ الست قدس سرہٗ القیوم نے کیا عمدہ فرمایا ہے ؎

مولوی ومعنوی معدن اسرار نہفت رحمۃ اللہ علیہ چہ خوش بگفت
گر جُدا بینی زحق تو خواجہ را ؎ گم کنی در نماز صواب راہ را

○ غوث الانامی شیخ المشائخ سلطان العارفین سرکار فیض بار بایزید محمد طیفور بن عیسیٰ بسطامی قدّس سرہٗ السّامی ط کا مشہور واقعہ ہے۔

○ ایک مرتبہ آپ کو نماز عشاء پڑھانے کے لئے مصلّی پر کھڑا کردیا گیا۔ آپ نے کمال آداب واجبات وسنن نماز کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جماعت کرائی اور تشہد ''قعدہ اُخریٰ'' بہت طویل کردیا۔ جب سلام پھیرا تو نمازی عجیب حالی کیفیت سے سرشار تھے۔ اور قلب مسرور اور مسجد نور سے معمور تھی۔ ایسی نماز پڑھائی کہ اوج معراج تک پہنچادیا۔ اور نمازیوں کو ''قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰهِ'' مومن کا قلب اللہ کا عرش ہے۔ کا مشاہدہ کرادیا۔ ان کے چہروں پر انوار الٰہی برستے تھے۔ کسی محرم راز نہانی نے پوچھا کہ تشہد کو اتنا طویل کرنے کی کیا وجہ ہے؟ تو فرمایا میرا یہ ہمیشہ کا معمول مقبول رہا ہے کہ میں جب بھی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط پڑھتا ہوں تو اس مقام پر توقف کرتا ہوں تا آنکہ سرکار مدینہ سرور سینہ ﷺ کی

Marfat.com

طرف سے جواب سلام آجائے۔ اور پھر آگے اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا پڑھتا ہوں۔ چونکہ آج نمازیوں کی سنت اللہ پر امامت ''جماعت'' کرا رہا تھا۔ جب تک سب کا سلام بارگاہ رسالت میں قبول نہیں ہو گیا۔ سلام نہیں پھیرا۔ سبحان اللہ! جبکہ عَلَيْنَا میں ضمیر جمع متکلم ہے۔ حضور نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے بارگاہ محمدی میں اپنی تمام اُمت کو اپنے دامن رحمۃ للعالمینی میں چھپا لیا اور رب کریم کے سلام کی چادر اوڑھا دی۔

نیز امام الاولیاء نقشبندیہ مجددیہ نے ایک مقام پر فرمایا۔ کہ بایزید نماز میں جب بھی سر سجدہ میں رکھتا ہے تو جب تک سجدہ کی قبولیت کی ندا نہ آئے سر سجدہ سے نہیں اٹھاتا۔

سالہا باید کہ تا یک سنگ قابل ز آفتاب — لعل گردد در بدخشان یا عقیق اندر یمن
دورہا باید کہ تا یک مرد صاحب دل شود — بایزید اندر خراساں یا اُویس اندر قرن

○ اَقُوْلُ بِاللّٰهِ التَّوْفِيْقِ وَهُوَ الرَّفِيْقُ الْاَعْلٰى بِالتَّحْقِيْقِ ؕ

☆ عقیدہ حیوٰۃ النبی اور ختم نبوت دونوں لازم ملزوم ہیں اور دونوں حق ہیں۔

بروایت صحیحہ:

○ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُرْزَقُ ؕ انبیآء کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبور میں زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں۔ حضور سلطان الانبیآء مُحَمَّد مُصطفٰى عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام ؕ عالم برزخ میں حیات حقیقی ''حیات ناسوتی دینوی' حیات روحانی اور معنوی علم' ادراک سمع و بصر سے زندہ ہیں۔ انبیآء اور شہدا کی برزخی زندگی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ شہدآء مومنین کو یہ مرتبہ حضور ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے ملا ہے۔ شہدآء کی زندگی روحانی اور معنوی ہے اور مومن کے لئے حیوۃ طیبۃ کا مژدہ ہے۔ انبیآء کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبور میں باموّر خاصہ اَلْاٰنَ كَمَا كَانَ سے تصرف فرماتے ہیں۔ دنیا میں امور مخصوصہ'' مثلاً حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی مدد سے شب معراج پچاس نمازوں کی پانچ رہ گئیں۔'' مدد فرمانا حضور ﷺ کا آذان اور جماعت صحابہ کے ساتھ عالم برزخ میں نماز باجماعت پڑھنا اور پڑھانا ''دارمی'' اور تلاوت' قرأۃ تلاوت قرآن پاک کرنا'' ترمذی'' کی روایت سے ثابت ہے۔ نیز زمین و آسمان کی سیر فرمانا۔ دفع بلا کرنا۔ اطراف عالم اور اکناف جہاں میں آنا جانا۔ اولیآء کاملین اُمت کے جنازہ میں شرکت کرنا اور ازواج مطہرات کا مزار اقدس

Marfat.com

''روضہ اطہر میں حاضری دینا اور مواجہہ شریف میں زائر اُمتی کے صلوٰۃ وسلام کو سننا اور جواب مرحمت فرمانا ثابت ہے''

جان مے دہم در آرزوائے قاصد آخر باز گو
در مجلس آن نازنین حرفے گر از ما مے رسد

○ جلیل القدر صحابی سیّدنا قثم بن سیّدنا عباس عمِ کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ حضرت نبی رحمت شفیعِ اُمّت ﷺ کے وصال مبارک پر لحد مبارک میں سب سے آخر میں زیارت کرنے والا میں تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ کے لبہائے مبارکہ جنبش کر رہے ہیں تو میں نے اپنا کان حضور ﷺ کے دہن مبارک کے قریب کیا تو آہستہ آہستہ رَبِّ اُمَّتِی رَبِّ اُمَّتِی کی آواز دلنواز آ رہی تھی۔ (مدارج النبوۃ)

یارسولَ اللہ گاہے جلوہ فرما در دلم
بہر تو عرش خدا بارگاہے ساختم
ہین چہ کار کردہ ام اے شاہ خوباں جہاں
کفشِ پائت زینت تاج کجکلاہی ساختم

(ابوظفر نازش رضوی)

○ اَسْعَدَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الدَّارِیْنِ ؁ بدان کہ حضور صاحب التاج والمعراج، مالک لولاک سیّدُ الاَرضِ والافلاک ﷺ ؁ جملہ فضائل الٰہی اور کمالات اعلیٰ کا منبع اور سرچشمہ اور حصول مشاہدہ جمال حق اور وصول ہدایت وعرفان کے انوار کا مرجع اور منشا ہیں۔ کہ اللہ جلشانہٗ نے اپنے جمال ذات اور جلال صفات اور افعال کا مظہر اتم۔ نائب اکبر اور خلیفہ اعظم بنایا اور حضور سرور ہر دوسرا سیّدالوریٰ علیہ التحیۃ والثناء کو شفاف آئینہ حق نما بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور حصول انوار لمعات محمدیہ ﷺ کے لئے نماز میں تشہد کے مقام پر سلام عرض کرنے کا حکم دیا۔ تاکہ حضور کے وسیلہ جلیلہ سے نماز سے اپنا مقصود اعلیٰ پائیں

''تلخیص اقتباس انوار اللمعات محمدیہ ﷺ''

مصطفیٰ آئینہ روئے خدا است
منعکس در وے ہمہ خوئے خداست

○ علامہ امام بدرالدین اُبومحمد محمود بن احمد عینی ''طَابَ اللّٰہُ ثَرَاہُ وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَثْوَاہُ'' نے عمدہ القاری شرح صحیح البخاری شریف میں اور علامہ قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ علماء اکابر شوافع اور دیگر آئمہ احناف نے تصریح فرمائی ہے۔ (بحوالہ مدارج النبوۃ ج ا ص ۶۲۹)

○ نمازی جب عالم ملکوت کے دروازے التّحیات کے ذریعہ کھلواتا ہے۔ اور نیت نماز خالص سے اِذَا دَقَّ الْبَابَ اِنْفَتَحَ ؁ تکبیر تحریمہ سے بارگاہ صمدی کے دروازے کھٹکھٹاتا ہے۔ تو

Marfat.com

رحمت الٰہی کے دروازے کھل جاتے ہیں تو اُسے حریم حرمِ حُرمتِ الٰہی تبارک وتعالیٰ میں داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی جاتی ہے۔ پھر اس کی وہاں دیدہ بصیرت روشن ہو جاتی ہے اور آگاہ ہو جاتا ہے کہ نبی رحمت شفیع اُمت ﷺ کی وساطت اور آپ کی متابعت کی برکت سے داخل حریم بارگاہ قدس ہوا ہوں۔ اس وقت حبیب خدا محمدؐ مصطفیٰ علیہ افضل والتحیۃ والثناء کو وہاں موجود اور حاضر پاتا ہے۔ اور حضور ﷺ کی حضوری میں حاضر ہو کر بالمواجہہ زیارت باسعادت سلام سے عرض کرتا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

ہر کس کہ در نماز نہ بیند جمال دوست　　فتویٰ ہمیں دہم کہ نمازش قضا کند

○ کقولہ تعالیٰ (پ۵ سورۃ النساء آیت کریمہ ۴۳)

☆ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى ط

اے ایمان والو! نہ قریب جاؤ تم نماز کے جبکہ تم سکر "نشہ مدہوشی" کی حالت میں ہو۔

آگے فرمایا:

حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ ط　　یہاں تک کہ تم جان لو جو تم نماز میں زبان سے پڑھتے ہو۔

○ یعنی عقل ذہن سے الفاظ سمجھ کر پڑھو کہ تم کیا پڑھ رہے ہو۔ یعنی الفاظ اور معنی کو سمجھتے ہوئے ادباً و تعظیماً کہو اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَيُّهَا قائم مقام یا حرف ندا ہے جو قرب کے معنی میں مستعمل ہے کہ حضور نبی کریم رؤف رحیم ﷺ مومن کو اس کی اپنی جان سے بھی قریب تر ہیں۔ یہ سلام محبت انشاءً اور حقیقۃً ہو نہ کہ حکایۃً وتذکرۃً ط یہ کیسے ممکن ہے حضور نُورٌ سراپا نُورٌ نُورٌ علیٰ نُور سیّد یوم النشور ﷺ کا نماز میں ذکر صلوٰۃ وسلام زبان پر آئے تو مومن کے دل میں ادب محبت اور توقیر و تعظیم نہ ہو ۔

مغزِ قرآن، روحِ ایمان، جانِ دین　　ہست حُبِّ رحمۃٌ للعالمین ﷺ

○ حجۃ الاسلام ابو حامد امام محمد بن محمد الغزالی ط قدس سرہ العالی و رحمہ اللّٰہ المولی الموالی مادام الایام واللیالی ط رقم طراز ہیں۔ قَالَ وَاحْضُرْ فِیْ قَلْبِكَ النَّبِیَّ ﷺ وَشَخْصَهُ الْكَرِيْمَ وَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط فَاِنَّهٗ لَا يُفَارِقُ حَضْرَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَبَدًا فَيُخَاطِبُوْهُ بِالسَّلَامِ بِالْمُشَافَهَةِ ط

(انتہیٰ کلامہٗ)

Marfat.com

○ پس فرمایا اس ذات کریمی ﷺ کو قلب میں حاضر ناظر جان کر کہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط سے سلام عرض کر کہ جس دربار میں تم بیٹھے ہو اس بارگاہ اقدس میں تمہارے نبی بھی موجود ہیں اور آپ کبھی بھی وہاں سے جدا نہیں ہوتے۔ روبرو ہوکر بالمشافہہ سلام عرض کر۔

○ متذکرہ بالا اقتباس سے ثابت ہوا کہ نمازی حالت نماز میں اس بات کا مکلف ہے کہ وہ اپنے رَبّ کا مشاہدہ سرور ہر دوسرا' سیّد الوری ﷺ میں کرے۔ کہ یہ جان کر اور مان کر کہ حقیقۃً مشاہدہ رب ذاتی وصفاتی کا مظہرِ اُتم آپ ہی ہیں اور اس حصول مشاہدہ حق میں آپ کی توجہ اور امداد کی حاجت ہے۔ جس کے بغیر نہ نمازی کی نماز قبول ہوگی اور نہ یہ نماز معراج بنے گی اور نہ ہی اس حجاب کا ازالہ وارتفاع ہوگا۔ جس بناء پر نمازی مشاہدہ رب سے محجوب تھا۔ فَتَدَبَّر ط

عقل غیاب جستجو' عشق حضور و اضطراب ❁ تیری نگاہ ناز میں دونوں مراد پا گئے
شوکت سنجر وسلیم تیرا جلال بے حجاب ❁ فقرِ جنید وبایزید تیرے جمال کی نمود

○ راقم الحروف غُفرلہ المولیٰ الغفور عرض کرتا ہے۔ نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَیُّ قائم مقام یَا، هَا تاکید کے لئے یَا حرف نداء قائم مقام اَدْعُوا ہے۔ قرب اور بُعد دونوں کے لئے آتا ہے۔ المدینۃ المنوّرہ مسجد النبوی شریف مواجہہ شریف کے سامنے ادباً وتعظیماً کھڑے ہوکر ہاتھ باندھ کر زائر اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ سے صلوٰۃ وسلام عرض کرتے ہیں۔ حضور ﷺ بہ نفس نفیس بغیر کسی توسل کے سنتے ہیں اور جواب سلام مرحمت فرماتے ہیں جواب کا سننا نہ سننا زائر کے اپنے احوال قلبی پر ہے۔ حضور ﷺ اس کے لئے مغفرت کی طلب پر رَبُّ العزّت سے مغفرت کی دعا فرماتے اور بشارتوں سے نوازتے ہیں۔ 'اَلعِلْمُ حِجَابُ الْاَكْبَر' والے منکرین بھی وہاں روضہ اطہر کے سامنے اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ سے سلام عرض کرتے ہیں اور یہاں لفظ یَا سے سلام کا انکار کرتے ہیں۔ امام نحو سیبویہ علیہ الرّحمہ فرماتے ہیں یَا بجائے كَ اور كَ بجائے یَا دونوں کا مفہوم ایک ہے تعظیم اور توقیر سے حاضر اور موجود جاننا ۔

در راہ عشق مرحلہ قرب وبُعد نیست ❁ مے بینمت عیاں سلامے فرستادم

○ حافظ الحدیث علّامہ امام ابن حجر عسقلانی قدس سرہٗ النورانی نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں ارقام فرمایا۔

Marfat.com

○ اہل عرفان کے طریقہ پر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ جب نمازیوں کے لئے التحیات میں عالم ملکوت "مَلَکِیّت" کا دروازہ کھلا تو انہیں "حَیٌّ لَایَمُوْت" ذات حق کی بارگاہ میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی۔ ان کی آنکھیں فرحتِ "مناجات" حمد وثنا شہادت' درود شریف' سلام اور دعا سے ٹھنڈی ہوئیں تو انہیں اس بات کی تنبیہ کی گئی کہ انہیں بارگاہ ذوالجلال والاکرام میں جو شرف باریابی ہوا ہے یہ سب نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کی برکت کے طفیل حاصل ہوا ہے۔ نمازیوں نے اس حقیقت سے باخبر ہوکر بارگاہ خداوند قدوس میں جو نظر اٹھائی تو دیکھا کہ حریم مقام لامکان قدس میں ہمارے رسول پاک سیّد لَوْلَاکَ عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جلوہ گر ہیں۔ تو حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے ہی یہ کہتے ہوئے متوجہ ہوگئے اور کمالِ ادب و تعظیم احترام وتوقیر سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط عرض کیا۔ اور قلبی انوار وتجلیات سے مزین ہوکر لوٹے اور جواب سلام سے نوازے گئے اور شرف زیارت باطہارت اور قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ ط سے آنکھیں ٹھنڈی ہوگئیں۔ اور قرب اور قبولیت کی منزل کو پالیا ؎

نمے دانم چہ منزل بود شب جائیکہ من بودم ۔۔۔ بہر سو رقص بسمل بود شب جائیکہ من بودم

خدا خود میر مجلس بود اندر لامکاں خسرو ۔۔۔ محمد شمع محفل بود شب جائیکہ من بودم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○ مشہور ومقبول تصنیف لطیف وتالیف منیف "بہجۃ الاسرار" الشیخ ابوالحسن علی بن یوسف شافعی علیہ الرحمۃ کی ہے۔ فرماتے ہیں میں جناب سیّدی محی الدین ابو محمد الشیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی قدس سرہ النورانی کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ جمعۃ المبارک کے خطبہ وعظ کے دوراں سرکار غوث المعظم اچانک منبر شریف سے اترے اور شیخ علی بن ہیتی علیہ الرحمۃ کے سامنے "جو غنودگی کے عالم میں تھے" ہاتھ باندھ کر باادب کھڑے ہوگئے آپ نے سب کو خاموش رہنے کا حکم فرمایا اور پھر جب شیخ علی علیہ الرحمۃ الجلی والخفی نیند سے بیدار ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ اے شیخ کیا تمہیں خواب میں حضور پرنور سیّد یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے کہنے لگے جی ہاں فرمایا میں اس وجہ سے آپ کا ادب و تعظیم بجالایا اسوقت جناب الشیخ علی ہیتی نے لوگوں سے فرمایا۔ میں نے جو کچھ خواب میں دیکھا وہ سرکار غوث پاک نے عالم بیداری میں دیکھ لیا۔ دوامی مراقبہ حضور' غلبہ شوق ومحبت' رویت بچشم خیال اور مثال کا تصور اہل سلوک کا طریق ہے۔ وہ حالت نماز مقام تشہد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باسعادت اور سلام وکلام سے متمتع اور

Marfat.com

محظوظ ہوتے ہیں۔ شیخ علی بحالت نیند زیارت سے مستفیض ہو رہے ہیں اور غوث اعظم بحالت بیداری دیدار کر رہے ہیں جیسا کہ بہجۃ الاسرار سے ظاہر ہے۔ اولیاء کاملین کا حالت بیداری یا خواب میں زیارت کرنا الہام صریح اور کشف صحیح سے ثابت ہے۔

○ علامہ جلال الدین سیوطی مشہور و معروف مفسّر و محدّث نے ابو العبّاس المرسی صاحب حزب البحر کے شاگرد رشید کا قول نقل کیا ہے لَوْحَجَبَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ طُرْفَۃَ عَیْنٍ مَاعَدَدتُّ نَفْسِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط اگر سیّد الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ میری آنکھوں سے ایک لحہ کے لئے بھی اوجھل ہو جائیں اور مجھے نظر نہ آئیں۔ تو میں اپنے آپ کو اہل ایمان سے شمار نہ کروں۔ (لطائف المنن فی مناقب ابی الحسن)

○ آپ کے مرشد سیّدنا ابو الحسن شاذلی قدس سرّہ العالی صاحب حزب البحر لکھتے ہیں وَاللّٰہِ لَقَدْ اَخَذْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط یہ دعائے ماثورہ کا مجموعہ وظائف میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی زبان مبارک سے سن سن کر لکھا ہے۔ درود تاج شریف آپ کی تالیف منیف اور تصنیف لطیف ہے۔ حضور نبی رحمت شفیع امّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کو خواب اور مشاہدہ میں پیش کیا تو آپ نے نہایت خوشی اور مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا روز شمار تجھے درود تاج کا اجر ایک لاکھ اُمتیوں کا حق شفاعت دیا گیا ہے۔ جو عاشقیں صادقین کا وظیفہ حیات اور غذائے روح ہے۔ سلسلہ عالیہ شاذلیہ کے اوراد و وظائف بالمشافہ مبنی بر معنیٰ حقیقی' دائرہ بر حکمت' مقرون بہ نیت خالص اور تصنیفات تالیفات معہ مصنفین مشہور مقبول اور محبوب ہیں۔

○ امام اَجل ہُمام اَنجل مُحدّثِ اعظم حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرّحمۃ والبرکت ط نے بروایت خیر التابعین سعید ابن مسیّب قرشی مخزومی مدنی رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ فرمایا۔

☆ لَیْسَ مِنْ یَوْمٍ اِلَّا وَتُعْرَضُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ غُدْوَۃً وَّعَشِیًّا فَیَعْرِفُھُمْ بِسِیْمَاھُمْ وَاَعْمَالِھِمْ ط کوئی دن ایسا نہیں جس میں بحضوری رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ میں اعمال امت پیش نہ کئے جاتے ہوں۔ جبکہ آپ اپنی امت کو ان کی پیشانیوں سے پہچانتے اور جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے کلام معجز نما میں شَاھِدًا سے خطاب فرمایا ہے۔

گُل مست شد از بوئے تو' بُلبل فدائے رُوئے تو
سنبل نثار موئے تو' طوطی بیادت نغمہ خواں

Marfat.com

اے جانِ منؑ جانانِ من، ہم دردہم درمانِ من
دینِ منؑ ایمانِ منؑ امن و امان اُمتاںؑ

○ راقم السطور غُفرلہ المولٰی الغفور ؏ عرض کرتا ہے کہ آئمۃ کرام علمآء اعلام علیہم الرّحمۃ اللہ الملک المنعام ؏ نے تصریح فرمائی کہ درگاہِ نُورمطہر بارگاہ سیّدانورؑ جناب محمّد رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ میں اُمتی کا صرف درود شریف، سلام اور تحیت ہی نہیں بلکہ امت مسلمہ کے ہر ایک فرد کے اعمال، افعال، اقوال روزانہ دو وقت صبح ومسا پیش کئے جاتے ہیں۔ اور آپ سرکار عرش قرار سیّد الابرار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِلٰی یَومِ الشَّمَار ؏ ان اعمال کا معائنہ ومشاہدہ فرماتے ہیں نیک اعمال پرخوش ہوتے ہیں اور برے اعمال پر ان کے لئے استغفار فرماتے ہیں۔ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ بکرم الٰہی نور نبوت سے ہر اُمتی کے احوال قلبی اور اس کے ایمان کی حقیقت اور اعمال اخلاص ونفاق سب پر مطلع ہیں کہ بدیں وجہ حضور کی شہادت دنیا اور آخرت میں بحکم شرع امت کے حق میں مقبول اور صحیح ہے۔ رب کریم نے آپ کو صفت شَاھِدًا سے متصف فرمایا ہے۔ مزید انوار و برکات کے لئے تحفۃ الصلوٰۃ الی النبیّ المختار ص ۱۲۱ ملاحظہ ہو۔

☆ نیز فرمایا۔ کُلَّمَا کَانَ اَدْخَلَ مِنَ الْاَدَبِ وَالْاِجْلَالِ کَانَ حَسَنًا ؏ یہ سب مدارج مقامات عند الشریعت مطہرّہ، مندوب مرغوب، مطلوب، محبوب اور مستحسن ہیں۔ یہ رب جلیل کا فضل عظیم ہے جو حدیث جبریل علیہ السّلام میں درجہ اسلام، ایمان اور مرتبہ احسان پر ہے۔ سُبحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم ؏

○ فتاوی عالمگیری میں شرح قدوری ''مشہور اور مستند کتاب مسائل فقہ حنفی'' تنویر الابصار شرح درمختار، علاوہ ازیں علامہ حسن شرنیلانی علیہ الرحمۃ العالی نے مراقی الفلاح شرح نورالایضاح میں ارقام فرمایا یَقْصُدُ مَعَانِیَہٖ مُرَادَۃً لَّہٗ عَلٰی اَنَّہٗ یُنْشِئُھَا تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا مِّنْہُ ؏ سلام وکلام کے الفاظ کے معانی مراد ہوں گویا کہ وہ اپنی طرف سے سلام، تحیت تحفہ کا انشاء کررہا ہو نہ کہ حکایۃً کہ وہ لفظ پڑھ رہا ہو۔ یہ وہ حقیقت ہے جو ''لَارَیْبَ اَظْھَرُ مِنَ الشَّمْسِ وَاَزْھَرُ مِنَ الْاَمْسِ ؏ ہے۔ اور نمازی سے کسی صورت مخفی نہ رہے

ازادب ترساں ولرزاں گو یمت صدہا سلام ... باامید یک جواب اے سید عالی مقام

○ عارف باللہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نقشبندی مجددی خلیفہ مجاز سرکار فیض بار مرزا مظہر جانِ جاناں علیہما الرحمۃ نے اپنی مشہور مقبول تفسیر مظہری'' جوانہوں نے اپنے پیرومرشد کے نام

Marfat.com

سے معنون کی ہے'' میں ارقام فرمایا ہے۔

○ شریعت مُطہرہ اور طریقت منورہ نے نماز میں ایسا کوئی ذکر نہیں رکھا جس میں صرف حروف کے تلفظ ادا ہوں اور معنیٰ مراد نہ ہو۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ سے حمد، ثنا، تسبیح کا قصد کرے اور اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ وَبَرَکَاتُہٗ سے یہ ارادہ بالجزم کرے کہ اس وقت میں اپنے نبی ﷺ کو حاضر ناظر اور موجود جان کر بصد تعظیم واکرام، بالقصد سلام عرض کر رہا ہوں اور سلام کے جواب کا سننا یا نہ سننا امتی کے اپنے قلبی احوال پر ہے۔ سلام کا جواب سب کو مرحمت فرماتے ہیں۔ اولیاء اللہ بارگاہ رسالت سے جواب سلام سننا۔ اور زیارت کرنا مصافحہ سے نوازا جانا۔ سفر مبارک کی قبولیت اور شفاعت کی بشارت پانا کشف صریح اور الہام صحیح سے ثابت ہے۔ جو کسی کتابی دلیل کا محتاج نہیں

عَین کرم، زینِ حرم، ماہ قدم، انجم خدم والاحشم، عالی ہمم، زیر قدم صد لامکان
بہر خدا مرہم بنہ از کارِ من بکشا گرہ فریادرس دادے بدہ دست بما افتادگاں

☆ الشیخ محقق محمد عبدالحق محدّث دہلوی علیہ الرّحمت نے مدارج النبوۃ ص ۶۲۹ بحوالہ شرح مشکوۃ المصابیح بروایت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرمایا۔

بہر سلام مکن رنجہ در جواب آں لب کہ صد سلام بس مرا یکے جواب تو

○ مقتدی جب تشہد کے اس مقام سلام پر پہنچے تو اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط پر توقف کرے تا آنکہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ کی طرف سے جواب سلام آ جائے۔ جب کہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کی شانِ عالی اور عادتِ کریمہ ہے۔ وَکَانَ یُبَادِرُ بِالسَّلَامِ آپ سلام میں ہمیشہ پہل فرمایا کرتے۔

ضروری تھا کہ میں آتا مگر آپ آ گئے پہلے کرم والے نوازش میں ہمیشہ پہل کرتے ہیں

○ فرمایا نمازی کا التحیات میں صیغہ خطاب سے حضور پر سلام عرض کرنا اور حضور اکرم ﷺ کی روح مقدس کے شہود و ملاحظہ کرنے اور تمام موجودات میں روح مقدس کے سرایت کرنے خصوصاً نمازیوں کی روحوں میں جلوہ فگن ہونے کی بناء پر ہے۔ غرضیکہ نماز کی حالت میں حضور اکرم ﷺ کے مشہود، حضور اور وجود گرامی قدر سے جلوہ فگن ہونے سے غافل و بے خبر نہ رہنا چاہئے اور امید رکھنا چاہیے کہ حضور اکرم ﷺ کی روح پُرفتوح سے فیوضات وارد ہوں۔ ''پس حضرت ﷺ در ذات مصلّیاں موجود و حاضر است پس مصلّی را باید کہ ازاں معنیٰ آگاہ باشد واز شہود

Marfat.com

غافل نباشد تا بانوار قرب و اسرار معرفت منور و فائز گردد۔ بلفظہٖ''

○ نیز فرمایا نمازی یہ خیال کرے کہ حضور کی بارگاہ رحمۃ ''للعلمینی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سلام عرض کر رہا ہوں اور آپ بنفس نفیس میرے سلام کو اپنے سمع مبارک سے سن رہے ہیں۔ جبکہ حقیقت محمدیہ علیٰ صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ ط جو جمیع حقائق حقیقتِ نبوت' حقیقتِ کعبہ' حقیقت قرآن' حقیقت ولایت اور حقیقت نماز کی جامع ہے اور جملہ تخلیقاتِ عالم کے ذرہ ذرہ میں سرائت کئے ہوئے ہے۔ بدین وجہ کہ جملہ تخلیقات عالم کو آپ کے نور سے پیدا کیا گیا ہے

جملہ عالم جسم جان جاناں توئی　　دل توئی دلبر توئی ایمان توئی

○ بلکہ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ عالم ہو کہ حضور پُر نُور نُورٌ علیٰ نُور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کو بلائیں اور وہ فرض نماز پڑھ رہا ہو۔ تعظیماً وادباً اس پر فرض اور واجب ہے کہ وہ نماز چھوڑ کر بارگاہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کہ آپ کی بارگاہ بارگاہ خداوند قدوس ہے

دربزمِ احتشام تو سیارہ ہفت جام　　ازمطبخ نوال تو افلاک نوطبق

ہر خُطبہ وکمال بنام تو شد ازل　　کس تاابدزلوح نمے خواند ایں سبق

○ ''بروایت'' جلیل القدر صحابی سیدنا سعید بن معلّٰی رضی اللہ وَرسولہٗ عَنہٗ' نماز فرض ادا کر رہے تھے۔ حضور داعی الی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بلایا تو وہ جلد جلد نماز مکمل کر کے ذرا تاخیر سے حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا۔ تمہیں جواب دینے میں کونسی چیز مانع ہوئی عرض کیا حضور نماز پڑھ رہا تھا۔ فرمایا کیا تم نے قرآن کریم' فرقان عظیم کی یہ آیت مجیدہ نہیں پڑھی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ط (پ۹ سورۃ الانفال آیت کریمہ ۲۴) عرض کیا یا سیّدی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئندہ ایسا نہ ہوگا۔

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ جب اللہ اور اس کے رسول اس چیز کے لئے تمہیں بلائیں جو زندگی بخشے۔ مَا سے مراد ایمان ہے کہ کافر مردہ ہے۔ ایمان سے نور اور زندگی ملتی ہے یا 'مَا' سے مراد قرآن پاک ہے کہ قرآن سے مردہ دل زندہ ہوتے ہیں۔ مومن صاحب ایمان کو مرنے کے بعد بھی اللہ ربّ العزت پاکیزہ زندگی عطا فرماتا ہے۔ بحکم قرآن کافر زندہ بھی ہو تو مردہ ہے اور مومن مر کر بھی زندہ ہوتا ہے۔ فرمایا اِجَابَةُ الرَّسُوْلِ لَايَقْطَعُ الصَّلٰوةَ ط رسول کے بلانے سے نماز منقطع نہیں ہوتی۔ کماذکرہٗ امام فخر الدین رازی فی تفسیر کبیر ط

چشم حقیقت آشنا دیکھے جو حُسن کی کتاب　　دفتر صد حدیث راز ہر ورق مجاز ہو

Marfat.com

○ علّامہ قسطلانی شارح صحیح البخاری اسی آیت کریمہ کے تحت اپنے مخصوص انداز میں ارقام فرماتے ہیں۔ اور یہ بات ہے بھی ٹھیک کہ اس نمازی نے کلام کیا۔ تو کس ذات مبارک سے کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہ جن کو نماز میں کمال تعظیم وتوقیر اور ادب واحترام سے سلام کرنا واجب قرار دیا گیا ہے۔ اگر کسی غیر کو سلام یا کلام کیا ہوتا تو نماز ٹوٹ جاتی اور اگر کعبہ مشرفہ سے سینہ پھرا تو کس طرف پھیرا آپ کی طرف جو کعبہ کے بھی کعبہ ہیں اور اگر چلا تو کدھر بارگاہ محبوبیت کی طرف جبکہ رَبّ العزت جلّت شانہٗ نے جَآءُ وْكَ سے اپنے بندوں کو اسی در اقدس پر بلاتا ہے اور دعوت دیتا ہے کہ مومن حالت حضوری حضور علیہ الصّلوٰۃُ وَالسّلام کو حریم کبریآء جَلّ وعلیٰ میں دیکھ کر تعظیم وتوقیر بجالاتا ہے اور کمال محبت اور ادب سے بانیِ اسلام علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کی حضوری میں حاضر ہوکر زیارت باطہارت پاتا اور سلام محبت پیش کرتا ہے اور منظوری پاتا ہے ؎

یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ یَارَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْن　　من سگِ کوئے توام رُوازسگِ کوئے متاب

○ اَقُوْلُ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْق وَھُوَالرَّفِیْقُ بِالتَّحْقِیْق ؕ

○ احادیث کثیرہ صحیحہ کی روشنی میں آفتاب نیمروز سے زیادہ روشن ہے کہ حضور جانِ ایمان کانِ احسان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت دنیا ومافیہا اور نعمائے جنت سے بڑھ کر ہے یہی کامل ایمان کی دلیل جلیل ہے کہ یہ غلام بے دام ہمہ تن وہمہ آن اپنے محبوب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل وکمالات محامد ومحاسن اور مدائح سے شغف رکھتا ہے۔ سچی فضیلتوں کو مٹانا۔ چھپانا اور صبح وشام نفی محاسن کی فکر میں سرگرداں رہنا دشمن کا کام ہے نہ کہ محبّ صادق کا' حضور پرنُور سراپا نُور رنُور علیٰ نُور سیّد یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جانِ رحمت کانِ رأفت' جانِ جاناں' کانِ ایمان کی محبت ہی اصل ایمان ہے ؎

مغزِ قرآن' روحِ ایمان جانِ دین　　ہست حُبِّ رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن

○ تصدیقی فتویٰ:

☆ مولانا عبدالحی لکھنوی اکابر از علماء دیوبند کی تصنیف سعایہ میں ہے۔ "یہ الفاظ قابل توجہ ہیں" وہ لکھتے ہیں کہ میرے والد اور استاد قمقام نے اپنے رسالہ ''نورالایمان بزیارۃ آثارِ حبیب الرحمٰن ؕ صفحہ ۳۱۷ ج ۲ میں فرمایا کہ خطاب تشہد یعنی التحیات میں السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہنے کا راز یہ ہے کہ حقیقت محمدیہ علٰی صَاحِبِھَا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّۃ ؕ ہر موجود میں جاری وساری ہے اور ہر بندہ مومن کے ظاہر وباطن میں موجود ہے اس

Marfat.com

حالت کا انکشاف بحالت نماز تشہد میں ہوتا ہے۔ نیز نواب صدیق حسن خاں بھوپالی ''ریاست بھوپال ''غیر مقلد نے'' مِسكُ الخِتَام شرح بُلُوغُ المَرَام صفحہ ۲۴۴ میں بھی اس کی تصدیق قول شیخ محقق دہلوی کے پیرایہ کونقل کر کے کی۔ لکھتے ہیں۔

○ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ مومنوں کا نصب نُورالعین اور عابدوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ تمام احوال وواقعات میں خصوصاً حالت عبادت نماز میں نورانیت اور انکشاف کا وجود اور حصول بہت زیادہ ہوتا ہے۔ کہ یہ خطاب اس وجہ سے ہے کہ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام موجودات کے ہر ذرہ ذرّاتِ ممکنات میں جاری وساری ہے۔ پس نمازی کی ذات میں موجود اور انوار نبوت سے حاضر وناظر ہیں۔ لہٰذا نمازی کو چاہیئے کہ اس معنٰی سے آگاہ رہے اور غافل نہ ہوتا کہ انوار قرب اور اسرارِ معرفت سے فیض یاب ہو ''اِلٰی آخرہٖ'' اور یہ شعر لکھا ہے

دررہِ عشق مرحلہ قُرب وبُعد نیست ے بینمت عیاں سلامے فرستیم

○ مُنکرین ومُعاندینِ دین کا ردِّ بلیغ ؎

☆ تشہد میں السَّلامُ عَلَیْكَ كَ ضمیر مخاطب اور لفظ اَیُّھَا النَّبِیُّ کو السَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ ؎ سے بدلنے کی مذموم کاوش۔ طائفہ حقیرہ وذلیلہ کے معدودے چند افراد ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے محبوب اور مقدس بندوں کو از راہ عناد ہدف وتیر بہدف ملامت بناتے چلے آرہے ہیں۔ ان کا یہ فعل انحراف دینِ حقہ اور عمل موجب ضلالت ہے۔ تنقید وتنقیصِ شان نبوت وولایت میں سبب غوایت ہے۔ جس کا انجام کار دنیا میں رُوسیاہی اور روز شمار جہنم کی رسید ہے۔ بمصداق وَاِذَلَمْ تَسْتَحِي فَاصْنَعْ بِمَا شِئْتُ ؎ ''بے حیا باش آنچہ خواہی کن''۔ یہ آستانہ قدسیہ کے مردود اور بارگاہِ رسالت سے دور، افراط وتفریط کے نشہ میں چور ہیں۔ ان معاندین دین اور منکرین نے اپنی سیہ باطنی اور علمی بددیانتی سے سفید کاغذ کو سیہ کیا۔ خود بھی روسیہ ہو گئے۔ خوارج اور علماء سوء سفہائے علم وعمل جن کا یہ قول قول شنیع اور گمراہی فضیح ہے جو محض باطل ہے حالانکہ رب قدوس جل شانہ نے رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم فرض عین فرمائی ہے۔ جو محبت وادب کے بغیر ناممکن۔ توقیر وہی توقیر جس کا مبدأ ادب ہو اور تعظیم وہی تعظیم ہے جس کا منشا محبت ہو۔ یہ سلام محبت ہے جو نماز میں درجہ وجوب پر ہے۔ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی ؎

ہم نے مانا کہ وہ نماز پنجگانہ ہی سہی آ گیا منکر کے لب پر بھی سلام آ گیا

Marfat.com

"ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں"

○ ابتداء تا ہنوز کروڑ ہا مسلمان دنیا جہاں کے کونہ کونہ جھونپڑی محل خیمہ فقیری تا محلات شاہی غلام آقا بڑا چھوٹا عرب تا عجم حِل تا حرم علماء تا اولیاء بلاکم وکاست بغیر شک وشبہ بغیر اختلاف لفظی وانتشار نظری اپنی اپنی نمازوں میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ کَ ضمیر واحد مخاطب سے حاضر ناظر جان کر پڑھتے ہیں۔اور حصول قرب کے مراتب پاتے ہیں۔اور زیارت باسعادت سے مشرف ہوتے ہیں۔اور بغیر اختلاف مذہب ومسلک اپنے اپنے احوال میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ سے سلام عرض کررہے ہیں۔اس سلام بارگاہ سیّد الانام علیہ الصّلوٰۃ والسلام میں کسی ایک کا بھی اختلاف نہیں۔ نہ اشارۃً اور نہ کنایۃً، لیکن فرقہ شرذمہ قلیلہ اس سلام محبت کو اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ؕ کے خودساختہ پرداختہ مزعومہ الفاظ سے بدلنے کے درپے رہے۔"تف برتواے چرخ گردون تفو" یہ سراسر ناکام اور نامراد رہے تا قیام قیامت ان شاءاللہ ناکام رہیں گے۔جب ان سے بازپرس کی گئی تو"عذر بدبدتر از گناہ" کے مصداق وہ مدعوی اور دوراز کار تاویل میں الجھ گئے۔کیا کیجئے علاج اس مرض لاعلاج کا۔ اَعَاذَ نَااللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْكُفْرِيَاتِ وَاللَّغْوِيَاتِ وَالْكَلِمَةِ الْمَلْعُوْنَةِ لَعَنَ اللّٰهُ عَلٰى قَائِلِهَا وَقَابِلِهَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَبَدًا اَبَدًا ؕ

پردہ ہا برچشم اوافتاد بود ۔۔۔ رحم کن برجاہلاں اے ودود
پارہ شد قلب وجگرزیں گفتگو ۔۔۔ اُحْذُرُوْا اَيُّهَا النَّاسُ اُحْذُرُوْا

○ محدّث کبیر الشیخ علاّمہ امام ابن حجر المکی الہیتمی نے جناب محمّد شہاب الدین احمد بن محمّد ابن حجر شافعی فقیہ علیہما الرحمۃ استاد جامعہ ازہر مصر سے نقل کیا۔فرمایا

○ کہ کائنات عالم میں اسماء وصفات الٰہیہ سیّدنا محمّد رسولُ اللہ ﷺ سے جلوہ گر اور ظہور پذیر ہیں اوّل میں آخر میں ظاہر میں باطن میں ذات وحدہٗ نے مرتبہ محمدیّت ﷺ سے ظہور فرمایا۔آپ اول میں بے مثل۔آخر میں بے غائیت۔ظاہر میں لامع اور باطن میں جامع ہیں کائنات ارضی وسماوی کا خلیفہ اعظم ذات وصفات الٰہیہ کا مظہر اتم اور احکامات شرعیہ کا نائب اکبر بنا کر مبعوث فرمایا آپ سیّدنا محمّد ﷺ جلوہ ظاہر اور سیّدنا احمد ﷺ لمعہ باطن ہیں۔اس مرتبہ محمدیّت میں مقام قعدہ اُخریٰ"تشہد" میں امتی نہایت عجز وانکساری، احترام وتعظیم اور محبت اور ادب سے ظاہراً، لساناً وباطناً روحاً لفظاً ومعنیً بالمشاہدہ بالمشافہ سلام عرض کرتا ہے۔یہ سلام تذکرۃً حکایۃً نہیں انشاءً سلام محبت واجبہ ہے۔مقام تشہد میں حضور والاصفات ﷺ سے سلام، جواب

سلامؑ کلام و پیام اور زیارت باسعادت کا مشاہدہ عینی ہو یا روحی ثابت اور برحق ہے۔ جو الہام صریح اور مشاہدہ صحیح سے واضح ہے

جملہ عالم جسمؑ جانِ جاناں توئی　　دل توئی دلبر توئی ایمان توئی

○ بروایت معتبرہ: مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَءَ الْحَقَّ ط جس خوش قسمت نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا۔ یعنی اس نے مجھے ہی دیکھا اور اس کا یہ کہنا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے۔ حق اور صحیح ہے۔ اور وہ اپنے قول میں سچا ہے۔ (۲) دوسرا مفہوم یہ کہ اَیْ اَلْحَقُّ سُبْحَانَہٗ تَقَدَّسَ وَتَعَالٰی. جس نے میرے آئینہ حق نما کو دیکھا اس نے نگاہ بصیرت سے حق تعالیٰ کو دیکھا۔

حق را بچشم گرچہ ندیدند ولیکنش　　از دیدنِ جمال محمدؐ شناختند 'صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'

○ بروایت معتبرہ: مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ ط فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا عنقریب مجھے عالم بیداری میں بھی دیکھے گا۔ جس خوش نصیب نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چشم بصارت سے خواب میں دیکھا اس نے اپنے احوال و مقام اور ایمان کی صورت میں مجھے دیکھا۔ کماحقہٗ زیارت سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہے جو کر سکے اور حقیقت اور کُنہ کو پا سکے

گفت من آئینہ مصقول دوست　　ترک و ہندی در من آں بیند کہ اوست

اس حدیث پاک کی توجیہ میں علماء متقدمین نے اپنے اپنے احوال کے مطابق ارشاد فرمائے ہیں۔ (۱) عالم دنیا میں اپنی مستعار زندگی چند روزہ میں مرنے سے پہلے حالت بیداری میں زیارت کرے گا۔ (۲) موت کے وقت حالت نزع میں زیارت باطہارت سے نوازا جائے گا۔ (۳) روز قیامت مومن کو بحالت ایمان زیارت ہوگی۔ (۴) یہ سعادت اس کے خاتمہ بالخیر کی مُشعِر ہے۔

○ بفرمان ذی شان اَنَا مِرْاٰۃُ جَمَالِ الْحَقِّ ط حضور والا صفات مجلّی و مُصفّٰی آئینہ جمال حق نما ہیں

مصطفٰی آئینہ روئے خدا است　　منعکس بروے ہمہ خوئے خدا است

اس آئینہ حق نما میں شب معراج عالم قدس میں اپنی ذات پاک کی صورت اور حقیقت محمدیہ کو دیکھا تو فرمایا اِذاً اَنَا عُرُوْسُ الْمَمْلِکَۃِ ط میں نے اپنے آپ کو عروس مملکۃ اللہ پایا یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عالم ملکوت میں حقیقۃ الحقائق جل شانہٗ کا مشاہدہ حق کیا

Marfat.com

کھلے کیا راز محبوب و محبّ مستانِ غفلت پر شرابِ قَدۡ رَایَ الۡحَق زیب جامِ مَنۡ رَّانِیۡ ہے
شہا کیا ذات تیری حق نما ہے فردِ امکان میں کہ تجھ سے کوئی اوّل ہے نہ تیرا کوئی ثانی ہے

○ بروایت صحیحہ:

قَالَ مَنۡ رَّاٰنِیۡ فَقَدۡ رَاٰیَ الۡحَقَّ فَاِنَّ الشَّیۡطَانَ لَایَتَمَثَّلُ بِیۡ ط فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا کہ شیطان لعین میری شکل وصورت اختیار نہیں کرسکتا۔ کہ حضور ﷺ مظہر ہدایت اور نُور ہیں۔ اور شیطان مظہرِ ضلالت اور ظلمت ہے۔ ضلالت اور نور آپس میں ضد ہیں۔ خدائے ذوالمنن نے حضور ﷺ اور جملہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شکل وصورت اختیار کرنے کی طاقت بوجہ عظمت نبوت اور رسالت اس سے سلب کرلی گئی ہے ؎

برمُصحف روئے اونظر کُن خسرو اغزل وکتابے تابکے

○ حاصل نماز اور مقام تشہد:

☆ تخلیق انسانی کا مقصد عبادت' معرفت الٰہی ہے۔ اس مرتبہ اطاعت میں غیبت ہے غیریّت نہیں کہ رسول کی اطاعت اللہ جل شانہٗ کی اطاعت ہے اس درجہ مرتبت میں نماز حصول معرفت کا ذریعہ ہے۔ اور معرفت محمدی ﷺ کے بغیر معرفت الٰہی ناممکن اور محال ہے ؎

مناجات اگر باید بیان کرد بہ بیتے ہم قناعت میتواں کرد
الٰہی ازتو عشق مصطفیٰ را "ﷺ" محمّد از تو مے خواہم خدارا

یہ عطاء خداوند قدوس ہے۔ جس کسی نے کہا ہے کیا عمدہ اور نفیس کہا ہے ؎

"لِلّٰہِ دُرُّ وَّلَنِعۡمَ مَاقَالَ وَمَنۡ قَالَ"

مُحمّد کازل تا ابد ہرچہ ہست بآرائش نام اونقش بست
شد بانوار مُحمّد جلوہ گر (ﷺ) حمد محمودے کہ در جملہ صُوَر

○ بروایت صحیحہ:

☆ اَلصَّلٰوۃُ نُوۡرٌ ط نماز نور ہے۔ اسم مسمّٰی کا عنوان ہوتا ہے اور ظاہر باطن کا آئینہ۔ مومن کے قلب پر نماز کے انوار کے انعکاس سے چہرہ مُنور اور روشن ہوتا ہے۔ مانند تسبیحات کے الفاظ مبارکہ نماز کی ہر تسبیح کا نور علیحدہ علیحدہ ہے۔ ثناء تسمیہ' سورۃ الحمد' رکوع وسجود کی تسبیح اور تشہد کے کلمات طیّبات التحیات والصلوٰت والطّیّبات ط اور درود وسلام اور دعا کے انوار نمازی کے قلب چہرہ

Marfat.com

اور روح کو منور کرتے ہیں اور دار آخرت میں یہی تسبیحات اپنی اصلی شکل میں ظاہر ہوں گے اور جنت کے باغ باغیچے پھول اور پھل بنیں گے۔ مثلاً الفاظ کے لباس میں ایک معنیٰ پوشیدہ ہوتا ہے۔ معنیٰ پر اجر اور اجر پر نُور رملتا ہے۔ اور انوار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پرتو سے نماز نُور علیٰ نُور بنتی ہے۔ اور نماز خداوند قدوس کا ایک عظیم الشان رفیع الدرجات نوری تحفہ ہے۔ وَاللّٰہِ ھٰذَا ھُوَ الْحَقُّ وَیَھْدِیْ اِلَی الْحَقِّ وَاَنَا اَقُوْلُ وَلَوْ کَرِہَ الْجَھُوْلُ ط "تِلْكَ ثَلٰثَةُ عِشْرِیْنَ نِکَاتٍ ط"

☆ یہ تیئیس نکات، تیئیس ۲۳ سالہ دور نبوت کے مطابق لکھے گئے۔ فافہم

مصطفیٰ نُور جناب امرکُن — آفتاب بُرج علم مِن لدُن
معدن اسرار علّام الغیوب — برج بحرین امکان و وجوب
مولوی و معنوی راز نہفت — رحمۃ اللہ علیہ چہ خوش گفت
کار پاکاں راقیاس ازخود مگیر — گرچہ باشد درنوشتن شیر وشیر
چوں آفتاب آمد روزنِ دل آفتاب — ختم شد وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

○ مولانا رومی قُدِسَ سرّہٗ الصوری والمعنوی کی مثنوی شریف کے متعلق شہباز عشق مولانا جامی قُدِسَ سرّہٗ السامی نے کیا تجزیہ فرمایا ہے۔

مولوی و مثنوی و معنوی — ہست قرآن در زبان پہلوی

○ فقیر غفرلہ المولیٰ الغفور عرض کناں ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْن ط نماز مومنوں کے لئے معراج کا درجہ رکھتی ہے۔ معجزۂ معراج صاحب المعجزات صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ جس میں ہزار ہا معجزات پوشیدہ ہیں۔ اور نماز بھی معجزہ معراج کی مانند اپنے اندر جملہ عبادات شرعیہ کے اجزاء رکھتی ہے۔ اس جامعیت کی بناء پر نماز جامع جمیع کمالات صوریہ و معنویہ ہے۔ اس کا ظاہر الفاظ تسبیحات سے مزیّن اور اس کا باطن انوار و تجلّیات الٰہیہ کا مخزن ہے۔ اور لقاءِ الٰہی دیدارِ الٰہی کا دریچہ ہے۔ نماز امر الٰہی اور سنت رسول ہے۔

اللہ رب العزت ہمیں صحیح معنوں میں نماز پڑھنے پڑھانے کی سعادت عنایت فرمائے۔ آمین۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی بَدْرِ التَّمَامِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالعِظَامِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْبَرَرَۃِ الْکِرَامِ مَا اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ وَاَقَامَ بِعَدَدِ
مَنْ صَلّٰی وَصَامَ وَقَعَدَ وَقَامَ بِعَوْنِ اللّٰہِ الْمَلِكِ الْمُنْعَامِ ط

Marfat.com

روضۃُ الثامنہ جنّت دارالسلام ب ۲

تشہُّد

نماز کے قعدہ اُخریٰ میں درود شریف ابراہیمی:

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَابَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

بروایت صحیحین مسلم و بخاری: ''پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۵۶''

○ جب آیت کریمہ عظیمہ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؕ کا نزول ہوا تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ نماز میں سلام تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھا دیا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ؕ تو ہم صلوٰۃ کیسے پڑھیں؟ تو حضور ﷺ نے درود شریف ابراہیمی ارشاد فرمایا۔ جو مختص ہے نماز کے لئے یہ درود ابراہیمی تمغہ عظمت اور تحفہ عزت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دعا کا ثمرہ ہے جو انہوں نے مانگی رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا ؕ اُمّت مسلمہ اس درود شریف کو بصد صدق وصفا اپنی نماز میں پڑھتی ہے اور اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ سے اللہ ربّ العزت کی توصیف حمید اور تعریف مجید سے شکر گزار تی ہے۔

ثنائے زُلف و رُخسار تو اے ماہ ملائک درود وسلام صبح شام کردہ اند

○ درود شریف کے حصول' وصول اور قبول کے لئے لازمی ہے ہر قسم کی نجاست ظاہری باطنی سے پاک صاف ہو۔ نماز کا یہ مقام تشہد قعدہ اخریٰ موزون ترین مقام اور ادب وتعظیم کی انتہائی منزل کہ اُمّتی دوزانو بیٹھ کر درود شریف پڑھ رہا ہو۔

☆ امام شافعی کے نزدیک اس درود ابراہیمی میں کَمَا سے تشبیہ صلوٰۃ سے ہے۔ اور علماء احناف کے نزدیک کَمَا کاملیت کے لئے ہے نہ کہ تبعیت کے لئے۔ اس سے افضلیت شان خلیلی ثابت نہیں ہوتی۔

☆ کَمَا اگر تشبیہ کے بھی ہو تو کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ فاضل کو مفضول کی متابعت کا حکم دیا جاتا ہے لیکن اس سے اس کی فاضلیت میں کوئی کمی نہیں آتی جیسے سیّدنا یعقوب علیہ السلام کا سیّدنا یوسف علیہ السلام کو سجدہ کرنا۔ یا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام الوالعزم پیغمبر کا حضرت ابوالعباس

Marfat.com

خضر علیہ السلام کی اطاعت میں سفر کرنا۔

☆ اس درود شریف ابراہیمی میں کَمَا مشارکت فی الوصف ہے۔ حبیب اور خلیل میں تجلی جمالی کی قدر مشترک سے ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر تجلی جمالی اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پر تجلی جلالی تھی یہی وجہ ہے کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ فرمایا گیا نہ کہ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی مُوْسٰی ط سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے بلند اور برتر ہے۔ یہ تجلی ان کے مرتبہ اور مقام کے لحاظ سے وارد کی۔ لہٰذا اللہ جل شانہٗ کی مطلوبہ صلوٰۃ بھی صلوٰۃ ابراہیمی سے کامل تر ہے۔

☆ بروایت صحیحہ: دعائے خلیل عَلَیْهِ سَلَامُ الْجَلِیْل ط وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ط (پ ۱۹ سورۃ شعراء آیت کریمہ ۸۴) اے پروردگار عالم امت مسلمہ کی زبانوں پر میرا ذکر خیر جاری فرما۔ رب العزت نے ان کی دعائے کو شرف قبولیت سے نوازا اور امّت مسلمہ کو نماز میں اس درود شریف کے پڑھنے کا حکم دیا درود شریف ابراہیمی میں ہر دو اسمآء مبارکہ پر لفظ سیّدنا پڑھنا افضل ہے۔ اولیآء نقشبندیہ مجدّدیہ کا معمول مقبول ہے۔

☆ اس درود شریف کی ابتداء اَللّٰهُمَّ سے ہے جو اسم ذات معہ جمیع صفات الٰہیہ سے ہے۔ قواعد نحوی کے لحاظ سے اس کا مفہوم یہ کہ یَا اَللّٰهُ الَّذِیْ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ط اور اَللّٰهُمَّ کی میم سے اشارہ اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ذات وصفات الٰہیہ کا مظہر اتم ہیں۔ یہ درود شریف لفظاً وصیغۃً ربّ العزت جل شانہٗ کا فرمودہ ہے۔ لہٰذا یہ درود ابراہیمی اپنی جامعیت میں تمام درودوں سے الفاظ کے لحاظ سے افضل، اکمل اور اجمل ہے۔ اور معنیٰ کے لحاظ سے ازکی۔ اہنی واشنی ہے اور فوائد وفضائل کے لحاظ سے اعظم، اطیب اور اکرم ہے ملّتِ اسلامیہ اور امّت مسلمہ کے تمام نمازی اس کو اپنی نماز میں پڑھتے ہیں۔ لَا اِخْتِلَافَ فِیْهِ ط

☆ محبت اور خلّت کو آپس میں ایک خاص مناسبت ہے۔ نسباً اور نسبتاً بھی جو اس کَمَا تشبیہ سے ظاہر ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی اولاد سے ہیں۔ اس نسبت کی بناء پر محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبۃ اللہ کو اپنا قبلہ بنانے کی تمنا کی ربّ کریم نے پوری فرما دی۔ یہ مقام مطابقت ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت خلیل اللہ علیہ السلام کی ملّت اسلامیہ کہلائی۔

☆ اُمّت مصطفوی کی عبادت نماز میں درود شریف خلیلی اور دعا کو شامل کردیا گیا۔ یہ مقام مناسبت ہے۔

Marfat.com

☆ اوّل البشر سیّدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام تا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اولاد پاک اور حضرت اسحاق نبی اللہ علیہ السلام سے ستر ہزار انبیآء معہ اپنی امتوں اور حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کی اولاد پاک تا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حاصل کلام یہ کہ سیّد الرسل مولی الکل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان ذی شان آدَمُ وَمَنْ دُوْنَہٗ تَحْتَ لِوَاءِ یْ ؕ اول البشر علیہ السلام سے جملہ افراد بشر تک میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ اور وہ سب میری اُمّت اور آل ہیں۔

یَا رَبِّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْبَرَرَۃِ التُّقٰی

☆ سیّدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام ابوالبشر ہیں اور سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ابوالانبیآء ہیں۔ بیشک یہ بہت بڑا اشرف اور عظمت کا مقام ہے۔ لیکن ابُو البشر یا ابُو الانبیآء ہونا اور چیز ہے اور فضیلت مِنْ کُلِّ الْوُجُوہ اور چیز۔ باوجود اتنی عظمت اور شان کے روز جزا یہ دونوں ابومحمّد کی کنیت سے پکارے جانے پر فخر کریں گے۔ علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام ؕ

○ حضور سیّد الانبیآء والرّسل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بزم کونین میں محفل انبیآء کرام میں صدر نشینی کی عزت عنایت ہوئی تو عظمت خلیلی کو چار چاند لگ گئے۔ ملّتِ ابراہیمی کا احیاء ہوا۔ آپ کا اپنے ہاتھوں سے ''معہ زوجہ محترمہ سیّدہ ہاجراہ اور نور نظر سیّدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہما السلام'' تعمیر کردہ کعبۃ اللہ اہل اسلام کا قبلہ بنا۔ تو مدت دراز کے بعد کعبۃُ اللہ آباد ہوا اور بہاریں لوٹ آئیں۔ انوار کعبہ چمک اٹھے۔ حرم محترم کی اداس فضائیں نغمہ توحید سے گونج اٹھیں۔ جس سے ہر مسلمان کی زبان خلیل اور آلِ خلیل پر درود شریف کے تحائف بھیجتی ہے۔ جو حضور کے جدّ اعلیٰ ہیں۔ اور ربّ قدوس جس ذات حق جل شانہٗ نے ان کو یہ شرف اور عظمتیں نعمتیں عطا فرمائی اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ سے۔ اس کی حمد وثنا میں محو ہو جاتے ہیں۔ بیشک وہ ہی حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

○ آج تک دنیا میں کسی دولتمند' صاحب ثروت' شہنشاہ اعظم۔ فاتح عالم کو یہ عزت واحترام نصیب نہ ہوا۔ جو بارگاہ ربّ العزت سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عنایت ہوا کہ آپ سیُّد الانبیآء سیّدلَوْلَاکَ لَمَا مُتَمکّن مَقَام دَنَا فَتَدَلّٰی عَلَیهِ اَفْضَلُ التَّحِیَّۃِ وَاَطْیَبُ الثَّنَآءِ ؕ کے جدّ اعلیٰ ہیں ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْجَلِیْلِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْجَمِیْلِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ التَّبْجِیْلِ ؕ

درودے چو باد صبا مشکبار — درودے چو مہر سما نور بار
درودے چو جائے برلب نہد — دل مردہ راجاں تازہ دہد

Marfat.com

○ دعا میں نام اقدس کا وسیلہ جلیلہ اور اوّل وآخر درود شریف دونوں کا مفہوم ایک ہے

○ کقولہ العلی العظیم فی القرآن العظیم والفرقان الکریم ط (پ ا سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۸۹)

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط اور تھے وہ اس سے پہلے اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح کی دعا کرتے۔

☆ اور جب ان کے پاس قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب آئی جس میں اوصاف مصطفیٰ اور صفاتِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے جو ان کی کتاب توراتِ مقدس کی تصدیق فرماتی تھی تو انہوں نے پہچاننے کے باوجود ازراہِ عناد وحسد اور حُبِ جاہ وریاست انکار کردیا۔

شانِ نزول:

☆ سیّد الانبیآء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے اور قرآن کریم کے نزول سے قبل یہود اپنی مشکلات اور اپنی حاجات میں حضور کے نام اقدس کے وسیلہ جلیلہ سے دعا مانگا کرتے اور کامران اور کامیاب ہوتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِيِّ ط یارب ہمیں اپنے نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ میں فتح ونصرت عنایت فرما۔

○ خصوصاً انبیآء کرام ورُسل عظام علیہم السلام نے ''اسمآء النبی الکریم'' سے ذاتی اسم پاک سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان الفاظ مبارکہ سے دعا مانگی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ خَطِيْئَتِیْ بِاسْمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط تو وہ اپنے دور ابتلاء میں سرخرو ہوئے۔ اور جو چاہا مانگا اور پایا ؎

اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجّینا ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''
نہ ایوب از بلا راحت نہ یوسف حشمت وجاہت
نہ عیسیٰ آں مسیحائی نہ موسیٰ آن ید بیضا ''علیہم السلام''

○ نیز مقبولان بارگاہ کے اپنے وظائف میں اسمآء اللہ الحسنیٰ سے استعانت کرنا ثابت بالسنت ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَيِّدُنَا اٰدَمُ صَفِیُّ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ط (شوارق الانوار ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار)

Marfat.com

○ کما ورد فی القرآن الحکیم ط (پ۲ سورہ البقرہ آیت کریمہ ۱۵۳)

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ○ اے ایمان والو! مدد طلب کرو تم صبر اور صلوٰۃ سے بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

☆ الغرض استعانت الصبر اور بالصلوٰۃ نص قطعی سے اور اعمال صالحہ حدیث نبوی سے ثابت ہے۔ صبر، صلوٰۃ اور اعمال صالحہ سے افضل ترین استعانت اور وسیلہ حضور سیّد الرسُل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات گرامی کا وسیلہ ہے۔ صحابہ کرام، اہلبیت پاک، اولیآء کاملین، علماء ربانیّن رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْن ط نے لفظ یا رسولَ اللہ سے استغاثہ کیا ہے اور استعانت چاہی ہے۔ (تحفہ الصلوٰۃ الی النبی المختار ص ۴۲۷)

○ عبادت اور استعانت کے بیان میں (پ۱ سورۃ الفاتحہ آیت کریمہ ۴)

○ استعانت دو قسم ہے استعانت حقیقی اور مجازی۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں اِیَّاکَ کے مبارک لفظ کے تکرار نے دونوں عبادت اور استعانت میں تخصیص پیدا کر دی۔ مفہوم یہ کہ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ کہ تیرے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ کہ تو ہی مُستعان حقیقی ہے۔ باقی سب آلات، اسباب اور وسائل ہیں اور واسطہ رحمت الٰہی۔ انبیآء کرام اور اولیآء عظام کو مظہر عونِ الٰہی اور واسطہ رحمت الٰہی جان کر استعانت یا استغاثہ کرنا۔ استعانت بالغیر نہیں یہ درحقیقت اللہ تبارک وتعالیٰ سے ہی استعانت ہے۔ ہاں ان نفوس قدسیہ کو مستقل بالذات مُستعان حقیقی مان کر استعانت کرنا ظلم عظیم، شرکِ مبین ہے۔ استعانت مجازی بالواسطہ یا بلاواسطہ۔ مافوق الاسباب ہو یا تحت الاسباب، اسباب پر عمل کرنا سنّت ہے۔ اسباب پر عمل کرتے وقت نگاہ مسبّبُ الاسباب پر رکھے کہ موثر حقیقی وہی ذات حق ہے۔ کہ اسباب ٹوٹ پھوٹ کر غیر موثر بھی ہو جاتے ہیں۔

○ بروایت صحیحہ سُنَن ابن ماجہ:

☆ حضرت عثمان بن حُنَیف جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک نابینا نبی رحمت، شفیع اُمّت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ رحمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ اللہ تعالیٰ کے حضور میرے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھوں کو نُور عطا فرما دے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے لئے یہی بہتر ہے جیسا اللہ تعالیٰ نے تجھے پیدا کیا ہے اس پر صبر کر تو اس نے بار بار اصرار کیا تو آپ نے فرمایا جاؤ وضو کرو اور دو رکعت نماز نفل ادا کرو اور پھر یہ دعا کرو۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ ﷺ اِنِّیْ تَوَسَّلْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ ط یہاں دعا کا تصور کرے لِیُقْضٰی لِیْ ط اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ ط اس نے ایسا ہی کیا جیسا آپ نے فرمایا تھا تو اس کی آنکھوں میں نور آ گیا۔ اور وہ مادرزاد اندھا بینا ہو گیا۔ یہ نام نامی اسم گرامی کے وسیلہ جلیلہ سے استعانت مافوق الاسباب کے باب سے ہے۔ نہ یہ کرامت ہے اور نہ مانند سیّدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام معجزہ اور یہ عجوبہ استعانت بالصلوٰۃ کے زمرہ میں بھی ہے۔

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا بگڑے بھی تو بنا دیتا ہے بس نام محمد (ﷺ)

○ دُعائے مافوق الاسباب ط (پ ۱۳ سورۃ یوسف آیت کریمہ ۹۶)

کقولہٖ تعالیٰ ط اَلْقُوْہُ عَلٰی وَجْھِہٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ج پس وہ قمیص ان کے چہرہ پر ڈالی تو وہ نابینا سے بینا ہو گئے۔ قمیص کی برکت سے شفایاب ہونا مافوق الاسباب سے ہے اور استعانت بالصبر بھی ہے کہ حضرت یعقوب نبی اللہ علیہ السلام نے کہا فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ط وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ط (پ ۱۲ یوسف آیت کریمہ ۱۸) پس صبر جمیل ہے ہمارا۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہوں ان باتوں پر جو تم بناوٹیں بناتے ہو۔ ایسے نظائر قرآن عظیم فرقان حکیم میں موجود ہیں۔ حضرت زکریا نبی اللہ علیہ السلام کی دعا (پ ۳ سورۃ آل عمران آیت کریمہ ۳۸) یہ دعا مافوق الاسباب سے ہے۔ اندازِ دعا ملاحظہ ہو سُبْحَانَ اللّٰہِ ط اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَاِلَیْکَ الْمُشْتَکٰی وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ ط

○ دو عظیم الشان تحفے: فقیر غفرلہ المولی القدیر ط نے تُحْفَۃُ الصَّلٰوۃِ اِلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَار ط درود شریف کا تحفہ نبی مختار ﷺ کی بارگاہ میں جس کی افتتاحی تقریب سعید المدینۃ المنورہ شہر مسجد النبوی شریف کے صحن چبوترہ صحابہ صفہ پر درود شریف کے ورد سے ہوئی۔

(۲) تُحْفَۃُ الصَّلٰوۃِ اِلَی الْمَلِکِ الْمُخْتَار ط نماز کا تحفہ شہنشاہ مالک و مختار جل شانہٗ کی بارگاہ کریمی کے لئے تحریر کیا۔ جس کا افتتاح الحمد للہ بلدہ آمنہ المکۃ المعظمہ جائے نماز مصلی ''مقام ابراہیم'' پر نوافل نماز پڑھ کر کیا اور دعا مانگی۔ ''شاہاں را چہ عجب گر بنوازند گدا را''

○ صلوٰۃ نماز اور صلوٰۃ درود شریف کا نسبت کے لحاظ سے مفہوم اور مقام:

تیری رحمت سے الٰہی پائیں وہ رنگ قبول پھول کچھ میں نے چنے ہیں ان کے دامن کے لیے

Marfat.com

○ صلوٰۃ نماز اور صلوٰۃ درود شریف کا نسبت کے لحاظ سے مفہوم اور مقام:

مندرجہ بالا دو آیات میں لفظ صلوٰۃ آیا ہے لیکن دونوں مقام پر معنی علیحدہ علیحدہ ہے۔ فافہم

قرآن پاک وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ ط
(پ۱ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۴۳)

○ لُغوی معنیٰ صلوٰۃ کا نماز ہے۔

○ شرعی معنیٰ: پنجگانہ نماز مکتوبہ مسنونہ قیام رکوع، سجود، قعود اور سلام پھیرنا اور دعا ان ارکان کی مجوزہ تسبیحات کے مجموعہ کا نام ہے۔ یہ نماز فرض عین ہے۔

☆ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، الغرض ہر عمل موت کے بعد منقطع ہو جاتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کا ذکر شکر اور فکر ہر حال میں کرنا مومن پر واجب ہے

☆ نماز مکہ معظّمہ میں فرض ہوئی۔ اور یٰاَیُّھَا النَّاسُ اے لوگو! سے خطاب فرمایا۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تخلیقات عالم میں سب سے پہلے رب قدوس کو عرش عظیم پر سجدہ کیا اور آپ کا یہ سجدہ کائنات عالم کے تمام سجدوں سے اولیٰ اعلیٰ، اور افضل و اکرم ہے۔

قرآن پاک صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْ تَسْلِیْمًا ط
(پ۲۲ سورۃ احزاب آیت کریمہ ۵۶)

○ لُغوی معنیٰ صلوٰۃ درود شریف ہے۔

شرعی معنیٰ: درود شریف صلوٰۃ اور سلام ہے صلوٰۃ کا نسبت کے لحاظ سے معنی بدل جاتا ہے صلوٰۃ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو معنیٰ رحمت بھیجنا اور ملائکہ کی طرف ہو ثناءٔ و تعظیمہٗ ط اور مومن کی طرف ہو تو معنیٰ دعا۔

درود شریف کا عمل منقطع نہیں ہوتا کہ یہ فعل باقی اللہ جلشانہٗ کا ہے جو حَیٌّ لَا یَمُوْت ہے۔

درود شریف خصوصی آداب محبت سے ہر حال میں پڑھنا مستحب ہے ۔

صلوٰۃ وسلام کا مدینہ منورہ میں حکم نازل ہوا اور یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ط اے ایمان والو! سے خطاب فرمایا۔

اللہ جلّ شانہٗ کا صرف ایک بار درود شریف بھیجنا کائنات ازلی ابدی کے جملہ صلوٰۃ والسلام ''درود شریف'' سے اولیٰ اعلیٰ اور افضل اکرم ہے جب کہ وہ ذات حق حَیّ قیّوم ہے ہمہ وقت ہمیشہٗ درہمیشہ پے درپے درود شریف بھیجتا ہے اور بھیجتا رہے گا۔

Marfat.com

☆ قرآن پاک کی ایک آیت سجدہ کو ایک مجلس میں بیٹھ کر متعدد بار پڑھا جائے تو سجدہ تلاوت ایک ہی بار کرنا واجب ہے۔

☆ آذان پنجگانہ سن کر فریضہ نماز جو ادا نہ کرے وہ تارکُ الصلوٰۃ فاسق' فاجر' مرتکب گناہ کبیرہ ہے۔

☆ ذکر اللہ کرنے والے کا اجر عظیم عنداللہ یہ کہ اللہ جلّ شانہٗ بھی اس کا ذکر فرماتا ہے۔ ذکر سے اللہ تعالیٰ ملتا ہے۔ شکر سے نعمت اور صبر سے اللہ تعالیٰ کا قرب عنایت ہوتا ہے۔

☆ حضور نے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو نماز کے ہر رکن کی تسبیح' تحمید اور تکبیر سکھائی۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے حکم نماز کی تعمیل اور تکمیل ہوئی۔

☆ نماز اور دعا اپنی قبولیت میں مصطفیٰ کریم پر درود شریف پڑھنے کی محتاج ہے کہ بغیر درود شریف نماز ناقص اور دُعا مردود ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے تخلیق اوّل البشر سیدنا آدمُ صفی اللہ علیہ السلام پر نوری فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا لیکن ''معاذ اللہ'' آپ ان میں شامل نہیں ہوا کہ مسجودِ حقیقی وہ خود ہے۔

حضور علیہ الصّلوٰۃُ والسلام کا نام نامی اسم گرامی مجلس میں جتنی بار لیا جائے۔ تو ہر بار درود شریف پڑھنا واجب ہے۔

جو حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا ذکر مبارک سن کر درود شریف نہ پڑھے وہ شقی' بد بخت' لیئم بخیل ہے۔

جو اللہ جلّ شانہٗ کے نبی پر درود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے کمال فضلِ عظیم وکرمِ کریم سے اس درود بھیجنے والے پر درود شریف بھیجتا ہے۔ اور حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی طرف جواب سلام سے نوازا جاتا ہے۔

رب کریم نے اس کے اجر اور صلہ میں امت مسلمہ کو نماز کے تشہد میں درود شریف ابراہیمی پڑھنے کا حکم دیا جس سے نماز کی قبولیت اور تکمیل ہوتی ہے۔

درود شریف اپنی قبولیت میں نماز کا محتاج نہیں مانند حضور صاحبُ الصّلوٰۃ والسّلام کے کہ آپ کائناتِ عالم میں سوائے ربُّ العزّت کے کسی کے محتاج نہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مومنوں کو درود شریف پڑھنے کا حکم دیا اور بذاتہٖ خود اللہ تعالیٰ درود شریف بھیجنے میں نوری فرشتوں کے ساتھ شامل ہوا۔ یہ کتنا بڑا اعزاز ہے۔

سلامے یارسولَ اللہ سلامے
خدارا سوئے مشتاقاں نگاہے

فرستادم بدرگاہت پیامے
پیامِ من گر رسد کاہے کاہے

○ خلاصہ کلام:

صلوٰۃ کا معنیٰ صحیح بخاری عن ابن ابی عالیہ ؎ سے عَنۡہُ عَزَّوَجَلَّ ثَنَاؤُہٗ وَتَعۡظِیۡمُہٗ ؎ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب کی تعریف وتوصیف اور حمد وثنا عظمت شان کے لئے بیان کرتا ہے۔ اور رفعت ذکر کا تذکرہ ملائکہ کے ساتھ کرتا ہے روز محشر مقام محمود پر مبعوث فرما کر شفاعت کبریٰ کا تاج پہنا کر اللہ جل شانہٗ محمد مصطفیٰ ﷺ کی حمدیں بیان فرمائے گا۔ اور تمام اہل محشر انبیاء کرام اصفیاء عظام بھی آپ کی حمدیں کریں گے کہ آپ محمدؐ ہیں احمد اور حامد ہیں اور محمود ہیں ﷺ ؎ فافہم

○ خلیفہ راشد سوم سیّدنا عثمان ذوالنورین بن عفان رضی اللہ عنہ کے عہد معدلت خلافت میں ایک شخص اپنے کام کی غرض سے آپ کے پاس آتا لیکن مصروفیت خلافت حقہ کی وجہ سے آپ اس کی طرف توجہ نہ فرماتے۔ ایک دن اس نے جلیل القدر عظیم المرتبت صحابی حضرت عُثمان بن حُنیف رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا جاؤ وضو کر اور مسجد نبوی شریف میں دو رکعت نماز نفل پڑھ اور پھر یہ دعا مانگ۔ اس نے آپ کے بتاتے ہوئے عمل پر عمل کیا تو پھر وہ اکیلا ہی جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حضور حاضر ہوگیا۔ دربان نے اس کے لئے دروازہ کھولا اور آپ کے پاس پہنچا دیا۔ آپ نے پوری توجہ سے ان کا لاینحل مسئلہ حل کر دیا۔ اور مزید فرمایا جب بھی تمہیں کوئی کام ہو تو ہمارے پاس آجایا کرنا۔

☆ اسی اثنا میں ان کی ملاقات حضرت عُثمان بن حُنیف رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو کہا جَزَاکَ اللہُ اَحۡسَنَ الۡجَزَآء ؎ تجھے اللہ تعالیٰ جزاء خیر عطا فرمائے کہ آپ نے میری سفارش کر دی آپ نے تبسم فرماتے ہوئے فرمایا بخدا! میں نے خلیفہ سے کوئی بات نہیں کی ''لیکن'' نابینا والی مذکورہ بالا حدیث پاک بیان کر کے میں نے تو تعلیم نبوی کو آپ کی طرف منتقل کیا تھا۔ کہ اس طرح عمل کرنے سے حضور ﷺ کے نام اقدس کے وسیلہ عظیمہ سے اس عالم اسباب ''دنیا'' میں مسبّب الاسباب ''ذات حق'' تیرے لئے کوئی غیب سے سبب پیدا فرما دے گا۔ ؎

ہر دو عالم میں تجھے گر مقصود آرام ہے ‏ ‏ ان کا دامن تھام لو جن کا محمدؐ ﷺ نام ہے

○ حدیث شریف میں ہے حضور سیّد ﷺ کو جب کوئی سخت مہم پیش آتی تو آپ نماز میں مشغول ہو جاتے اور نماز سے استعانت چاہتے اور مقصود کو پا لیتے۔ یہ استعانت بالصلوٰۃ سے ہے جس کو صلوٰۃ حاجت بھی کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

○ متذکرہ بالا آیت کریمہ میں صلوٰۃ اور سلام دونوں الفاظ کے صیغوں سے درود شریف "پڑھنے کا حکم اور مفہوم":

☆ سلام ؒ اَلْمُزَیَّنُ بِکُلِّ زَیْنٍ' ہر زینت صفت سے مزین۔ اور صَلٰوۃ اَلْمُنَزَّۃُ بِکُلِّ عَیْبٍ وَشَیْنٍ ؒ ہر عیب اور نقص سے پاک۔

○ سلام اور صلوٰۃ میں فرق:

☆ نماز میں سلام پہلے ہے اور صلوٰۃ بعد۔ دونوں کا نماز میں اجتماع صلوٰۃ اور سلام کی کاملیت کی دلیل ہے............سلام انشاء ہے جس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دعائیہ کلمہ کا نذرانہ اور تحفہ پیش کیا جاتا ہے۔ اور صلوٰۃ "درود شریف" وہ دعا ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی وقار میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت بھیجنے کی التجا اور تمنا کرتا ہے۔

☆ سلام میں براہ راست بالمشافہ مخاطب ہوتا ہے۔ اور صلوٰۃ میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اے اللہ جل شانہٗ میں اس قابل نہیں کہ تیرے محبوب پاک سید لولاک علیک الصلوٰۃ والسلام کے شایان شان درود شریف پیش کرسکوں لہٰذا اے اللہ جلشانہٗ تو میری طرف سے رحمت بھیج ۔

چوں بنام مصطفیٰ خوانم درود ازخجالت آب مے گردد وجود

○ باعتبار صلہ اور اجر کے فرق:

☆ سلام اور صلوٰۃ دونوں کے صلہ میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ سلام کا اجر صلوٰۃ کے تمام اجرات سے کہیں بلند و برتر' ارفع اور اعلیٰ ہے۔ بروایت صحیحہ: فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف صلوٰۃ بھیجے ربِ کریم اس کے دس گناہ معاف فرمادیتا ہے اور دس نیکیاں عطا فرماتا اور دس درجے بڑھاتا ہے لیکن سلام کا صلہ اللہ اکبر صلوٰۃ کے تمام اجرات' حسنات' محو سیئات درجات اور ثواب سے افضل اور برتر ہے ۔

میں حضور مصطفیٰ جب پیش کرتا ہوں درود
تھرتھراتا ہے اسی لحظہ شبستان وجود

زندگی جب تک نہیں رنگین ان کے رنگ سے
ہیں سبھی بیکار حج' روزہ' تسبیح و سجود

لب پہ اُن کا نام آتے ہی تڑپ جاتا ہوں میں
اور آنکھوں سے ہوجاتا ہے اشکوں کا ورود

زندگی کو کر تو مزین اسوہ محبوب سے
دیکھ پھر کیا رنگ لاتا ہے محمد پہ درود

"صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

Marfat.com

○ صلوٰۃ کا اللہ جلّشانہ کی نسبت سے معنٰی:

☆ رحمت نازل فرمانا۔ ''بروایت'' مِنْهُ عَزَّوَجَلَّ ثَنَاءُهٗ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ وَتَعْظِيمُهٗ ط

(رواہ البخاری عن ابن ابی عالیہ)

○ اللہ جلّ شانہٗ فرشتوں میں اپنے نبی کی صفت وثنا بیان فرما کر رحمت خاص نازل فرماتا اور آپ کے ذکر کو رفعت عنایت فرماتا ہے

ثنائے زلف رُخسار تو اے ماہِ نبوت ملائیک وردِ تو صبح وشام کردہ اند ''عراقیؔ''

○ سلام سے قرب ملتا ہے۔ جو تمام مراتب علیا سے کہیں بلند تر اور درجات میں عظیم تر ہے۔

○ سلام سے رابطہ تعلق اور نسبت قائم اور مستحکم ہوتی ہے۔ جو مقصود اہل عرفان ہے۔

○ درود شریف دونوں صلوٰۃ اور سلام کے صیغوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی حضوری ہے۔ جس سے زائر کو بالمشاہدہ جواب سلام سے نوازا جاتا ہے۔

○ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان دُرفشاں سے جواب سلام میں نکلے ہوئے دعائیہ کلمات طیبات کا کوئی صلۂ اجر اور ثواب برابری نہیں کرسکتا۔ اہل قرب اولیآء اللہ سے مسالمہ اور مصافحہ کے کثیر التعداد واقعات مکاشفہ صحیحہ اور کشف صریحہ سے ثابت ہیں۔

○ اہل محبت کے لئے ایک عظیم الشان ایمان افروز واقعہ تحریر کرتا ہوں۔

○ عارف باللہ ملک مصر کے مشہور ولی کامل از اہلبیت اطہار السیدی احمد رفاعی طاب اللہ ثراہٗ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ ط المدینۃ المنورہ بعد حج بیت اللہ شریف حاضر ہوئے مسجد النبوی شریف میں نوافل شکرانہ ادا کرنے کے بعد بارگاہ رسالتماب علیہ الصلوٰۃ والسلام مواجہہ شریف بصد آداب ونیاز حاضر ہوئے۔ تو ان الفاظ مبارکہ سے سلام عرض کیا۔

☆ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ط تو روضہ اطہر سے جواب آیا۔ وَعَلَيْكُم السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ ط یہ جواب محبت سن کر آپ پر کیفیت طاری ہوگئی تو فی البدیہہ یہ اشعار آپ کی زبان سے نکلے۔ جو مشہور عالم ہوگئے

فِيْ حَالَةِ الْبُعْدِ رُوْحِيْ اُرْسِلُهَا تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّيْ وَهِيَ نَائِبَتِيْ
هٰذِهٖ دَوْلَةُ الْاَشْبَاهِ قَدْ حَضَرَتْ فَامْدُدْ يَمِيْنَكَ كَيْ تَحْظٰى شَفَتِيْ

اچانک دیکھا دستِ رحمت روضۃ انور سے نکلا۔ آپ نے چوما اور آنکھوں سے لگایا۔ آپ کا یہ منظر ہزارہا زائرین نے اپنی آنکھوں سے دیکھا (بحوالہ تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ط ص ۴۰۵)

Marfat.com

السلام اے قیمتی تر گوہر دریائے جود السلام اے تازہ تر گلبرگ صحرائے وجود
صد سلامت مے فرستم اے فخرِ انام بُوئے کہ آید یک جواب در صد سلام

○ کلام الٰہی میں رب کریم نے جن نفوس قدسیہ کو سلام سے نوازا:

☆ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ط (پ۲۰ سورۃ النمل آیت کریمہ ۵۹)

☆ سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ ط (پ۲۳ سورۃ والصّفت آیت کریمہ ۱۰۹)

☆ سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ط (پ۲۳ سورہ والصّفت آیت کریمہ ۷۹)

☆ سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ط (پ۲۳ سورۃ والصّفت آیت کریمہ ۱۲۰)

☆ سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ ط (پ۲۳ سورۃ الصّفت آیت کریمہ ۱۳۰)

☆ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ط (پ۲۳ سورۃ الصّفت آیت کریمہ ۱۸۱)

سیّدنا ذکریا نبی اللہ علیہ السلام (پ۱۶ سورہ مریم آیت کریمہ ۱۵)

○ وَسَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا ط

سیّدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السّلام (پ۱۶ سورہ مریم آیت کریمہ ۱۵-۳۳)

○ وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا

○ یہ تین مقامات مشکل ترین مقامات زندگی ہیں۔ ولادت وفات اور قیامت پر سلامتی کی دعا کی۔

○ انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے سلام سے نوازا اور اپنے پیارے محبوب طالب و مطلوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام سے بھی نوازا اور صلوٰۃ سے بھی۔ اللہ رب کریم ان پر صلوٰۃ و سلام بھیجتا ہے جو اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں۔ درود خوان امت پر یہ خاص انعام خداوندی ہے۔

بروایت صحیحہ:

☆ ام المؤمنین سیّدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ''بروایت ثانیہ'' ام المؤمنین محبوبہ محبوب رب العلمین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یا بقول دیگر دونوں ازواج مطہرات کو رب کریم نے بذریعہ روح القدس جبرائیل علیہ السلام سلام فرمایا۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہما و سلامہ ط

○ نیز لیلۃ القدر کو اللہ کے اذن سے ملائکہ کرام اور روح القدس جبرائیل علیہ السلام زمین پر اترتے ہیں۔ ''ملائکہ و ارواح درآں شب بر جمیع عام مومناں سلام کنند و با اہل کمال را مصافحہ ط سبحان اللہ مومنوں کو سلام کرتے اور اہل کمال سے مصافحہ فرماتے ہیں۔

○ ''بدلیل جلیل سورۃ القدر پ۳۰ کا مطالعہ کریں۔''

Marfat.com

○ بروایت صحیحہ:

☆ حضور نبی رحمت ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور اذن طلب کے لئے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے سن لیا اور آہستہ سے وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عرض کیا۔ حضور ﷺ نے دوسری بار سلام فرمایا۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے چپکے سے سلام کا جواب دیا۔ سرکار باوقار سیّد الابرار ﷺ نے تیسری بار سلام فرمایا۔ تو انہوں نے بڑی متانت سنجیدگی اور ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے آہستہ سا سلام کا جواب دیا۔ حضور ﷺ نے جواب نہ آنے پر واپسی کا ارادہ فرمایا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ دوڑ کر حاضر حضور ہوئے اور عرض کیا لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ فِدَاہُ اَبِیْ وَاُمِّیْ ط۔ میں نے آپ کے سلاموں کو سنا اور جواب دیا۔ میری خاموشی کا مقصد یہ تھا۔ کہ حضور بار بار مجھے سلام فرمائیں اور مجھے برکتیں نصیب ہوں۔ کہ میں حضور نبی رحمت ﷺ کی دعائے سلامتی کا بہت محتاج ہوں۔

○ قرآن عظیم فرقان کریم سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ط رب قدوس جنتیوں کو سلام فرما کر دیدار سے نوازے گا۔ (پ ۲۳ سورۃ یٰس آیت کریمہ ۵۸)

○ حکمت بالغہ:

☆ اللہ جلّ شانہٗ کا ایک بار صلوٰۃ وسلام اپنے نبی پر بھیجنا جملہ تخلیقات عالم کے تمام تر درود شریف ازل تا ابد سے برتر ہے۔ جبکہ وہ مضارع یُصَلُّوْنَ کے صیغہ سے یعنی ہمیشہ تا ہمیشہ پے درپے ابداً ابداً ہوتو اس کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ اور ملائکہ کو ساتھ شامل فرما لیا۔ تو آپ مومنوں کو آپ کی ذات ستودہ صفات پر سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کے حکم پر ادب واحترام تعظیم وتوقیر اور محبت سے سر تسلیم خم کر کے صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کا ارشاد فرمایا ؎

زیں سبب فرمودہ حق صَلُّوْا عَلَیْہِ کہ محمد ﷺ برحق بود محتاجِ اِلَیْہِ ط

نماز کے تشہد میں دعا:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ	اے میرے رب! کر تو مجھے نماز قائم کرنے والا اور میری اولاد کو بھی۔ اے رب! ہمارے قبول فرما میری دُعا اے میرے رب! میری بخشش

Marfat.com

یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ فرما اور میرے والدین اور تمام مومنوں کی روز قیامت ط (پ ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت کریمہ ۴۰-۴۱)

○ نماز کے اختتام پر دائیں بائیں طرف سلام پھیرنا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط

بروایت صحیحہ:

☆ کُلُّ اِسْمٍ مِّنَ الْاَسْمَآءِ اللّٰہِ الْحُسْنٰی اَعْظَمُ ط ''السّلام'' اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ سے ایک اسم اعظم ہے۔ اَلسَّلَامُ ھُوَ الَّذِیْ سَلِمَ مِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ ط اپنے دل کو تو اس کے ماسواء سے فارغ کر۔ پھر جس اسم سے بھی اللہ تعالیٰ کو پکارے گا وہ اسم اعظم ہوگا اللہ تعالیٰ کا ہر اسم اسم اعظم ہے۔ ہر اسم پاک کا نور اور تاثیر علیٰحدہ علیٰحدہ ہے۔

بروایت صحیحہ:

☆ حضور سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے تشہد ''قعدہ'' ''التحیات'' میں درود شریف اور دعا پڑھنے کے بعد دونوں طرف داہنی جانب پھر بائیں جانب سلام پھیرتے۔ سلام میں فرشتوں اور نمازیوں کو بھی شامل فرماتے۔ کندھوں پر نظر رکھتے اور نماز میں مدارج' معارف' قرب سے نزول اور مشاہدہ حق کے عروج سے نزول فرماتے۔ نماز سے باہر آتے اور فارغ نماز ہو جاتے۔ یہ سلام پھیرنا سنت مُستمرہ ہے۔ چہرہ اور گردن کو اتنا گھماتے کہ جہت قبلہ سے سینہ باہر نہ ہو'' کا یہ مفہوم ہے'' خَرَجَ بِصُنْعِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ ط بخلاف روزہ کے کہ اس کا دار و مدار نیت پر ہے نہ کہ افطاری یا سحری کھانے پر موقوف۔ نماز کے آخر میں دونوں طرف سلام پھیرنا اللہ جل شانہٗ کی طرف سے امن و امان اور سلامتی کا پروانہ قبولیت اور دستاویز ہے۔

صَلِّ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا فِیْ کُلِّ اٰنٍ اَلسَّلَامُ فِیْ کُلِّ دُبُرِ صَلٰوۃِ الْاَمَانِ

○ **دعا اور نداء میں فرق:**

☆ دعا محض اللہ تبارک وتعالیٰ سے مانگی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو حقیقی مستعان اور مجیب الدعوات سمجھنا شرک جلی ہے۔ اگر کسی غیر سے نداء کی تو یہ توسل ہے مثلاً یا رسول اللہ یہ دعا نہیں بلکہ نداء اور توسل اور عرض ہے جو شریعت مطہرہ میں جائز بلکہ اولیٰ ہے۔ توسل اور وسیلہ اور استعانت میں بھی حقیقی اور ذاتی استعانت اللہ تعالیٰ سے ہے۔

Marfat.com

اک بات تجھ کو راز کی کان میں کہوں   تو حق کو حق سے مانگ کبھی ماسوا نہ مانگ

○ بروایت صحیحہ:

☆ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ ط دعا عبادت کا مغز ہے نیز فرمایا اَلدُّعَاءُ تَاثِيْرٌ بَلِيْغٌ وَ مُنْكِرُ اَصْحَابُ الضَّلَالِ ط دعا میں تاثیر بلیغ اور اس کا انکار گمراہی ہے۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ دعا زمین و آسمان کا نور ہے۔ عرشِ عظیم صفاتِ رحمانیہ کے استقرار کا مرکز اور انوارِ ربّانیہ کی تجلی گاہ ہے۔ عرش عظیم دعا کی قبولیت کی منزل اور مقام ہے۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ مَنْ شَغَلَهُ مِنْ ذِكْرِيْ عَنْ مَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهُ فَوْقَ مَا اُعْطِيْ ط جو شخص ذکر میں مشغول رہا اور دعا نہ مانگ سکا میں اس کو دعا سے زیادہ عنایت کروں گا۔

○ دعائے مسنونہ بعد نماز فرض

☆ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَجْمَعِيْنَ اٰمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

○ قرآن مجید فرقان حمید اور احادیث مبارکہ کی دعائیں یاد کر کے مانگے۔ اول آخر درود شریف پڑھے۔

بروایت صحیحہ:

☆ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآنِ پاک کی یہ آیت پاک يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ط (پ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۷۲) تلاوت فرمائی اے ایمان والو! حلال طیب کھاؤ جو تم کو رزق دیا ہے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص دور دراز کا سفر کرتا ہے اس کے بال پراگندہ اور غبار آلود ہیں وہ پریشانی کے عالم میں آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتا ہے اور کہتا ہے۔ یاربّ یاربّ! حالانکہ جو اس نے کھایا پیا وہ حرام کا ہے اور جو اس نے پہنا ہے وہ بھی حرام کا ہے اور اس کی کمائی حرام مال سے ہے قَالَ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ ذٰلِكَ ط تو فرمایا ایسے حرام خور کی دعا کیسے قبول ہو۔ (صحیح البخاری شریف)

○ یہ بات حق ہے کہ دعا کے لئے اکل حلال اور صدق مقال شرط اولین ہے۔

Marfat.com

○ **حدیث مبارکہ:**

☆ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر ایک نبی کو ایک ایک دعا مانگنے کا اختیار دیا۔ تو انہوں نے دنیا میں وہ دعا اپنی اپنی امت کے لئے مانگ لی اور فرمایا میں وہ دعا روز قیامت اپنی اُمّت کی بخشش اور مغفرت کے لئے مانگوں گا۔ ابوالانبیاء سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام الجمیل ؕ نے دعا کی. فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ؕ اے پروردگار عالم پس جس نے میری فرمانبرداری کی وہ میرے ہیں۔ اور جس نے نافرمانی کی پس یقیناً تو بخشش کرنے والا رحم فرمانے والا ہے۔ اور شاہکار قدرت سیّدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی دُعا اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ؕ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ؕ اور اگر تو ان کو عذاب دے پس وہ یقیناً تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے پس یقیناً تو غالب حکمت والا ہے۔ حضور سیّد الانبیاء ﷺ نے جب ان دعاؤں کو پڑھا تو آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ آپ پر گریہ اور خشیت طاری ہوگئی اور گڑگڑا کر رونے لگے تو رب قدوس نے فرمایا: اے جبرائیل میرے محبوب کے پاس جاؤ۔ ان سے پوچھو۔ حالانکہ وہ ذات حق سب کچھ جانتا ہے وہ سمیع بصیر ہے۔ تو آپ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ اَللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ ؕ تو حق تعالیٰ کا پیغام دیا اِنَّا سَنُرْضِیْكَ فِیْ اُمَّتِكَ وَلَانَسُوْئُكَ ؕ میں تیری امت کے مسئلہ میں تجھے راضی کروں گا۔ آپ کی امت سے ایسا رحمت بھرا سلوک کروں گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے اور آپ کی امت کی بخشش کے مسئلہ میں۔ آپ کا دل پریشان نہ کروں گا۔ ایک آیت کریمہ میں فرمایا: وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ؕ محبوب روز قیامت تیرا رب تجھ پر اتنی عطا کرے گا تو راضی ہو جائے گا۔ تو حضور نبی رحمت' شفیع امت ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل علیہ السلام جا۔ جا کر میرے رب کریم سے میری عرض کر دینا۔ اگر میرا ایک اُمتی بھی جہنم میں گیا تو میں راضی نہ ہوں گا۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَسْرَارِ حَبِیْبِهٖ ؕ اور مژدہ شفاعت شَفَاعَتِیْ لِكَبَائِرِ اَهْلِ اُمَّتِیْ ؕ سنایا۔ (پ۱۳ سورہ ابراہیم آیت نمبر ۳۶، پ۷ سورہ مائدہ آیت نمبر ۱۱۸، پ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیت نمبر ۵)

○ **بروایت صحیحہ:**

☆ عرض کیا اے ربّ کریم جو نیک ہیں وہ تیرے ہیں اور گنہگار میرے ہیں۔ نیکوں کی نیکیوں کا اجر اور ثواب ہے اور گنہگاروں کے لئے تیری رحمت کافی وافی شافی ہے۔

Marfat.com

○ قال اللہ عزّ اسمہ وجلّ شانہٗ فی القرآن القدیم والفرقان العظیم (پ ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۸۶)

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ○

(تفسیر ضیاء القرآن ج ۱ ص ۱۲۶)

اور جب سوال کریں آپ سے اے میرے محبوب! میرے بندے۔ میرے متعلق تو انہیں فرما دیں کہ میں ان کے قریب ہوں۔ قبول کرتا ہوں دعا کرنے والے کی دُعا کو۔ جب وہ دعا کرے مجھ سے۔ پس انہیں چاہئے کہ میرا حکم مانیں اور ایمان لائیں مجھ پر۔ تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

○ تشریح: کتنی پیاری محبت بھری اور تسلی آمیز آیت کریمہ ہے۔ ہجوم بلا میں۔ طوفان مصائب میں۔ گرداب بلا میں گھرے ہوئے شکستہ دل۔ پریشان حال انسان کے لئے۔ ان چند مبارک الفاظ آیت عظیمہ میں اطمینان اور سکون کا کیا روح پرور پیغام ہے آپ غور کریں فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط کے ان دو لفظوں میں ایک دنیا سمیٹ کر رکھ دی گئی ہے۔ کسی فصل بہار کی نسیم سحر میں کسی ابر نیساں کے حیات بخش قطروں میں وہ اثر کہاں۔ جو اثر ان دو لفظوں میں ہے دکھ درد کا مارا ہوا جب پڑھتا ہے۔ کہ میرا خالق میرا مالک مجھ سے الگ تھلگ نہیں۔ کہیں دور نہیں کہ اسے میرے حال کا علم نہ ہو۔ رنج والم کی خبر نہ ہو بلکہ وہ قریب ہے بالکل قریب تر ہے شہ رگ جان سے بھی زیادہ قریب۔ تو اسے کتنا صبر وقرار آ جاتا ہے تمہاری زبان پر آئی ہوئی دعا تو کیا تمہارے دل اور روح میں چھپے ہوئے وہ اسرار اور راز جو قوت گویائی کو اپنا چہرہ دکھاتے ہوئے شرماتے ہیں۔ فکروں واندیشوں کے وہ نازک سے نازک تر اور لطیف سے لطیف تر آبگینے جو ہوائی صوتی لہروں کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ ان سب کو وہ جانتا ہے وہ قادر وقدیر بھی ہے اور رحمٰن ورحیم بھی وہ مالک بھی ہے اور مقتدر ملیک بھی تم دست دعا دراز تو کرو دامن طلب پھیلا کر تو دیکھو۔ دل کے ہاتھوں سے اس کے در رحمت پر دستک تو دے کر دیکھو۔ وہ سنے گا تمہاری فریاد۔ وہ قبول کرے گا تمہاری دعا۔ وہ بدل دے گا تمہاری بگڑی ہوئی تقدیر اور قسمت۔ لیکن جب وہ کرم کرے تو سرکش نہ بن جانا۔ اسی طرح سر نیاز اس کے در رحمت پر جھکائے رکھنا۔ اسلام کے قبول کرنے پر جو ذمہ داریاں ہیں ان کو بہر حال نبھاتے رہنا ور شد وہدایت پا جاؤ گے کامیاب کامران ہو جاؤ گے۔

Marfat.com

روضۃ الثّامنہ جنّت دارالخلد ب ۳

نماز کے بعد ذکر اور درود شریف اور دعا

○ قَالَ اللّٰہُ العلی العظیم فی کتب مبین ط (پ۵ سورۃ النسآء آیت کریمہ ۱۰۳)

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ اور جب تم نماز پوری پڑھ لو تو ذکر کرو اللہ جلّ شانہٗ کا
قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ ج کھڑے۔ بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر لیٹے ہوئے۔

○ جلیل القدر مفسّرِ قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ''اپنی تفسیر ابن عباس'' میں فرماتے ہیں:

○ اللہ ربّ العزّت جلّت شانہٗ نے نماز پنجگانہ فرض کے لئے حدود اور اوقات مقرر فرمائے ہیں لیکن ذکر کے لئے کوئی قید نہیں۔ دن ہو یا رات، صبح ہو یا شام، سفر ہو یا حضر، غنا ہو یا فقر و فاقہ، پوشیدہ ہو یا ظاہر۔ تنہا ہو یا مجلس میں۔ ذکر بالجہر ہو یا ذکر بالسرّ، ذکر جلی ہو یا خفی۔ ذکر لسانی ہو یا قلبی کرے۔ غافل نہ ہو مشہور مقولہ ہے ''جو دم غافل سو دم کافر ط'' حج بیت اللہ ہو یا نماز پنجگانہ سے مطلوب و مقصود الٰہی ذکر ہے۔ مومن ذکر الٰہی ہر حال اور ہر سانس پر مداومت کرے۔

○ قرآن عظیم فرقان کریم میں ایک ہزار سے زائد بار اور کثیر التعداد احادیث مبارکہ میں ذکر کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

حدیث مبارکہ:

○ مشہور فقیہ صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم رؤف رّحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز مسجد نبوی شریف میں تشریف فرما تھے۔ ایک اعرابی آیا اس نے جلد از جلد نماز ادا کی۔ آپ نے فرمایا عَجَّلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اے نمازی تو نے جلدی کی صَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ ط جا جا کر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اس نے دوبارہ تعجیل سے نماز ادا کی تو آپ نے پھر بار دوم فرمایا جا جا کر نماز پڑھ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے آپ بتائیں آپ نے فرمایا ہر رکن میں اعضا کو سکون میں لا اور اطمینان سے نماز پڑھ آپ نے فرمایا اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ وَاحْمَدُ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ تُجِبْہٗ ط جب سکون اور اطمینان سے نماز پڑھ۔ پھر بیٹھ کر تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر۔ اس کی حمد بیان کر۔ جس طرح اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر مجھ پر درود شریف بھیج اور پھر مسنونہ دعا مانگ یقیناً قبول ہوگی۔ اَلدُّعَاءُ عِبَادَۃٌ ط دعا بھی عبادت ہے۔ (شمائل ترمذی)

Marfat.com

○ بروایت صحیحہ:

☆ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کوئی فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت کا پل ہے۔ نیز آیت الکرسی کے فضائل کثیر التعداد احادیث مبارکہ میں وارد ہیں۔ تبرکاً تیمناً ایک کا ذکر کرتا ہوں۔

☆ حضرت ابوسعید اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیر بُضاعہ جس میں حضور نُو رسیّد یوم النشور ﷺ نے اپنا لعاب دہن مبارک وضو کرنے کے بعد ڈالا تھا۔ اس کا پانی ہم تبرکاً پیا کرتے تھے کہ حضور نے اس کنواں کو جنتی فرمایا۔ فرماتے ہیں وہ کنواں ہمارے ایک باغ میں تھا۔ کئی روز سے کوئی ہمارے باغ کا پھل چوری کاٹ کر لے جاتا۔ ہم نے اس امر کی شکایت حضور کی بارگاہ رحمت میں کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ وہ غول بیابانی ہے۔ جو چوری کرتا ہے اگر تم اس کو دیکھو تو پکڑ کر کہو بِسْمِ اللّٰهِ حَسْبِیْ رَسُوْلُ اللّٰه ط چل رسول اللہ ﷺ کے پاس۔ کہ غول بیابانی اور اس کے ہم مثل حضور کی بارگاہ میں جانے سے گھبراتے ہیں جب وہ پکڑا گیا تو کہنے لگا مجھے حضور کے پاس نہ لے جاؤ۔ میں تجھے ایک ایسا وظیفہ بتاتا ہوں جس سے تمہیں کوئی غم نہ ہوگا اور نہ چوری کا خطرہ۔ تو اس نے ہمیں آیت الکرسی کا وظیفہ بتایا اور چلا گیا۔ تو حضور ﷺ نے سن کر فرمایا۔ اس نے سچ کہا لیکن وہ خود جھوٹا تھا کہ وہ شیطان لعین تھا۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ سیّد العرب والعجم حضور ﷺ' سیّد الکلام قرآن مجید' اور سیّد الآیات آیتُ الکرسی ہے۔

دعا سے پہلے تمام مقتدی معہ امام مندرجہ ذیل درود شریف باآواز بلند باداب وتعظیم پڑھیں جس میں صفات مصطفیٰ ﷺ کا ذکر ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْن وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَارَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْن
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاخَاتَمَ النَّبِیّٖن وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْن

☆ نماز کے تشہد میں درود شریف ابراہیمی کے علاوہ اور کوئی درود شریف نہیں پڑھا جائے گا۔

☆ درود شریف ابراہیمی مکی ہے اور آیت کریمہ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔

Marfat.com

☆ نماز کے بعد درود شریف ابراہیمی سے اللہ تعالیٰ کے امر کی تعمیل اور تکمیل نہیں ہوتی کہ اس میں صلوٰۃ کا لفظ ہے سلام کا لفظ نہیں۔

☆ نماز کے علاوہ درود شریف میں صلوٰۃ کا لفظ بھی ہے اور سلام کا بھی۔ کہ صلوٰۃ کے بغیر یا سلام کے بغیر درود شریف نامکمل ہے۔

☆ یہ درود شریف حضوری ہے کہ یَا سے خطاب نماز کے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ کی مانند ہے. كَ ضمیر واحد حاضر عقیدہ حقہ حاضر ناظر کی مشعر ہے۔

☆ یہ درود شریف المدینۃ المنورہ مواجہ شریف کے سامنے بارگاہ رسالت' مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادباً ہاتھ باندھ کر پڑھا جاتا ہے۔

☆ یہ درود شریف اللہ تعالیٰ کے منشا اور مراد کے قریب تر ہے۔

☆ یہ درود شریف صفاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مزین ہے۔ صفات کا ذکر ذات کے ذکر سے بلحاظ ادب افضل واعلیٰ ہے۔

☆ یہ درود شریف تمام درودوں سے کامل تر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں پڑھا جاتا ہے۔

☆ درود شریف بغیر لفظ ال کے ناقص اور نا تمام ہے۔

یَااَھلَ بَیتِ رَسُولِ اللّٰہِ حُبُّکُم فَرضٌ مِّنَ اللّٰہِ فِی القُراٰنِ اَنزَلَہ

کَفَاکُم مِنْ عَظِمِ القَدرِ اِنَّکُم مَن لَّم یُصَلِّ عَلَیکُم لَاصَلوٰۃَ لَہ

(امام شافعی علیہ الرحمۃ الکافی)

○ ترجمہ اشعار:

☆ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیت! تمہاری محبت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نازل کردہ قرآن پاک میں فرض قرار دیا ہے اور تمہاری قدر و منزلت اور عظمت شان کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جس نے نماز میں درود شریف نہ پڑھا اس کی ''کامل'' نماز نہیں ہوتی۔ اللہ اللہ کیا شان ہے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالی گھرانے کی اور کیا مقام ہے عند اللہ اہل بیت پاک کا کہ نماز جیسی خاص عبادت میں ان پر درود پاک پڑھنا لازمی قرار دیا۔

○ نبی مُرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ میں اہل بیت اطہار کا مقام:

☆ صاحب الہجرتین سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ حبشہ کی ہجرت کے تین سال بعد جب المدینۃ المنورہ زادہ شرفہ العظیم پہنچے تو اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح غزوہ بدر کے بعد وہیں قیام پذیر تھے۔

Marfat.com

آپ مقام بدر پہنچ گئے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو دیکھا تو شایان شان استقبال فرماتے ہوئے مصافحہ کے بعد معانقہ کیا اور آپ کی پیشانی کو چومتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ مجھے معلوم نہیں کہ آج مجھے فتح بدر کی خوشی زیادہ ہے یا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے آنے کی۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ نور چشم نبوت، جگر گوشہ رسالت، سیّدہ رقیّہ سلام اللہ علیہا حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں اور غزوہ بدر کے موقعہ پر آپ شدید بیمار تھیں آپ ان کی علالت اور خدمت کی وجہ سے غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ جب بعد فتح غزوہ بدر حضور واپس المدینۃ المعظمہ پہنچے تو اس وقت سیّدہ کو جنت البقیع میں دفن کیا جا چکا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ان کی تیمارداری اور خدمت اہلبیت پاک کی وجہ سے مال غنیمت میں حصہ عطا فرما کر اعزازاً و کراماً فضائل اہل بدر میں شامل فرما دیا۔

نوٹ:

○ انبیآء کرام کے درود شریف، درود خضری حضرت ابوالعباس خضر علیہ السلام۔ جو اولیآء نقشبندیہ مجددیہ کا معمول مقبول اور محدثین کرام کا درود شریف صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، اولیآء عظام کے فرمودہ درود شریف اور درود تاج شریف وَغَیرُ ذٰلِکَ ط یہ سب درود شریف بارگاہ خداوند قدّوس میں مقبول اور بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منظور شدہ ہیں۔ صیغہ اور الفاظ کے لحاظ سے مختلف لیکن حقیقت اور معنی میں سب ایک ہیں۔ ؎

عِبَارَاتُنَا شَتّٰی وَحُسْنُكَ وَاحِدٌ فَکُلٌّ اِلٰی ذٰلِكَ الْجَمَالِ یُشِیْرُ

○ سلام پھیرنے کے بعد ذکر قلبی اللہ کرے اور ذکر نفی اثبات ''کلمہ طیبہ'' بلند آواز سے کرے۔ اور انگلیوں پر سُبْحَانَ اللّٰہ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار اپنے اوپر لازم کرے۔ یہ دین و دنیا کا کامل مکمل وظیفہ اور مومن کے ایمان کی بہار ہے۔ بفرمان ربّ الرحمٰن وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ط اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا ط (پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۷۸) روزانہ علی الفجر قرآن پاک کی تلاوت اپنے اوپر لازم کرلے۔

○ حدیث پاک:

☆ قَالَ اِنَّ ھٰذِہِ الْقُلُوْبَ لِتَصْدَاُ کَمَا یَصْدَاُ الْحَدِیْدَ ط فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قلوب زنگ آلود ہو جاتے ہیں جیسے لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دل کا

Marfat.com

زنگ کیسے اترتا ہے۔ طبیبُ القلوب حضور ﷺ نے فرمایا تلاوت قرآن اور ذکر اللہ تعالیٰ سے۔

○ بفرمان ذی شان ربّ الرحمٰن اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ط (پ۸ سورہ الاعراف آیت کریمہ ۵۴) خبردار اسی کے لئے ہے عالم خلق اور عالم امر۔ برکت والا ہے جو رب ہے سارے جہانوں کا عالمِ خلق پیدائش فرش تا عرش عالم امر امور تکوینی امور تشریعی۔ وہ رب العالمین ہے جس نے ہر شئی کی تخلیق اپنے امر سے جوڑے جوڑے ''شفع'' جفت'' فرمائی مثلاً عالم خلق تدبیر' عالم امر تقدیر' ایمان وکفر' ہدایت وضلالت' سعادت وشقاوت۔ لیل ونہار' زمین وآسمان' بحروبر' شمس وقمر' جن وانس' مذکر ومؤنث' حیات وممات' عزت وذلت' علم وجہالت وَغیر ذٰلِكَ ط لیکن اللہ ربّ العزّت اپنی ذات اور صفات میں ہر آن اور ہر شان میں یکتا۔ طاق اور وتر ہے بمطابق حدیث پاک اَللّٰه وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ ط اللہ تعالیٰ وتر ہے۔ وہ ذات حق احد ہے صمد ہے لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ہے اور وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ہے۔ (پ۳۰ سورۃ الاخلاص) عالم امر میں وہ ذات حق کا فرمان لَاتَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ (پ۱۱ سورۃ یونس آیت کریمہ ۶۴) ہے اور عالم خلق میں اس کا ارشاد لَاتَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ہے نہ اس کا امر تبدیل ہوسکتا ہے اور نہ اس کی خلقت بدل سکتی ہے یہ سب ربّ العالمین کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ پ۲۱ سورۃ روم آیت کریمہ ۳۰

○ ذکر نفی اثبات:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ
وَالصَّلٰوةُ عَلٰی نَبِيِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط

تلقین ذکر طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں از راہ شوق وذوق ذکر نفی اثبات کرے۔ کہ ہر موئے تن میں اس کا اثر ظاہر ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کا نور سراپائے طالب میں ظاہر ہو۔ ذکر وفکر میں از خود رفتہ ہو کر اس ذات لم یزل ولا یزال کا شیفتہ اور فریفتہ ہوجائے۔ ذکر نفی اثبات لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کے ذکر میں ناف سے ابتدا کرے جو نفس کا مرکز ہے۔ اور شیطان کے تصرف کا مقام ہے اور مدّ و سر تک کھینچتا لے جا۔ جو لطیفہ خفی واخفیٰ ہے پھر سیدھے کندھے پر اِلٰهَ کو لا کر اِلَّا اللّٰه کو لطیفہ سر اور روح سے گزار کر قلب پر ضرب مارے تو انسانی جسم پر لَا پیدا ہوجاتا ہے۔ اپنی ذات کی نفی اصل ہے۔ اور کلمہ توحید کا بار بار تکرار پہلے زبان سے شروع کرے پھر سانس سے اور سانس توڑے بغیر پڑھے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ط ذکر خفی ہو یا ذکر جلی' دونوں اپنے اپنے مقام میں جائز ہیں۔ افضلیت ذکر خفی میں ہے۔

Marfat.com

تا بجا روب لَا نروبی راہ نرسی در سرائے لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰہ مَافِیْ قَلْبِیْ غَیْرُ اللّٰہُ نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ' لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اہل سلوک فرماتے ہیں۔ ذِکْرُ اللّٰہِ حَلَالٌ لَیْسَ فِیْہِ حَرَامٌ وَذِکْرُ غَیْرِ اللّٰہِ حَرَامٌ لَیْسَ فِیْہِ حَلَالٌ ط اللہ کا ذکر حلال ہے اس میں ذرہ بھر بھی حرام نہیں اور ذکر غیر اللہ حرام ہے ذرہ بھر اس میں حلال نہیں نیز فرمایا ذکر اللہ میں شفا ہے اور حرام میں شفا مطلقاً نہیں شفا روحانی ہو یا جسمانی۔

گر توے خواہی زیستن با آبرو ذکر اُدکن ذکر اُدکن ذکر اُو
فاختہ ساں روز وشب گو کُو بکُو گنج پنہاں درویشے بجُو
در بدر مے گرود رو کُو بکُو جستجو کن جستجو کن جُستجُو

○ کلمہ طیبہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ " عزوجل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کلمہ توحید اصل ایمان ہے کلمہ رسالت اس کی بنیاد کلمہ توحید دعویٰ ہے اور کلمہ رسالت اس پر دلیل جلیل۔ کلمہ طیبہ مقصود مطلوب اور محبوب ہے اور کلمہ رسالت صراط مستقیم منزل مقصود تک پہنچنے کی راہ جمیل ہے۔ درحقیقت شریعت مطہرہ کا راستہ سیدھا اور سہل ہے جو قوانین فطرت اور انسانی طبیعت کے عین مطابق ہے۔ جس پر عمل کرنا تبوفیقہٖ تعالیٰ سہل اور آسان ہے مگر جو ازلی ابدی بدبخت ہو اور شقاوت جس کا مقدر بن گئی ہو اس کے لئے بصد مشکل ہے۔

"حکم شرع سہل است تاویلے مجو" کا مصداق نہ بن

چیست توحید آنکہ از غیر خدا فروآئی در خلاو در ملاء

حکمت جلیلہ:

○ دین کی ساری حکمتوں کا منبع قرآن پاک ہے جو ہدایت رحمت اور نور کی جامع لَارَیْبَ فِیْہِ ساکت اور صامت کتاب ہے اور فکر کی ساری کیفیتوں اور بہاروں کا مرکز منبع اور محور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِیْ کُلِّ حِیْنٍ وَّاٰنٍ ہیں۔ قرآن کتاب اللہ علم وہدایت ہے۔ اور صاحب قرآن رسول اللہ صورت اور سیرت۔ ان دونوں کا جامع دین اسلام ہے۔

○ قرآن عظیم فرقان کریم (پ ۲۳ سورہ ص آیت کریمہ ۱۸) میں جلیل القدر عظیم المرتبت پیغمبر حضرت داؤد خلیفۃ اللہ علیہ السّلام کا ذکر موجود ہے کہ آپ کو اللہ ربّ العزّت نے آواز اتنی شیریں دلکش سوز وگداز سے لبریز عطا فرمائی ہوئی تھی۔ جب وہ اللہ تبارک تعالیٰ کا ذکر بالجہر کرتے تو پہاڑ بھی

Marfat.com

بزبانِ حال آپ کے ساتھ مل کر ذکر اللہ کرتے۔ لحن داؤدی کی دلآویز آواز سے پہاڑ گونج اٹھتے اور آپ کے ساتھ کنکریاں، سنگریزے، پہاڑیاں بھی زبان حال سے ذکر کرتیں۔ اللہ کے ذکر سے ہوا اور فضا بھی معطر ہو جاتی۔ پرندے ہوا میں معلق ہو جاتے اور پھر آپ کے اردگرد حلقہ باندھ کر مجلس ذکر میں شامل ہو جاتے۔ اے ربّ قدوس ہمیں بھی اپنے ذکر کی محبت عنایت فرما ؂

ذرّہٴ دردم بدہ اے درمان من　　زانکہ بے دردم بمیرد جان من

○ **بروایت صحیحہ:**

☆ سیّد الانبیاء محمد مصطفیٰ عَلَیْهِ اَفْضَلُ التَّحِیَّةِ وَاَطْیَبُ الثَّنَاء ؁ کے ہاتھ مبارک میں کنکروں نے تسبیح پڑھی شہد کی مکھیوں کی بھنبھاہٹ کی طرح ان کی تسبیح کی آواز آئی پھر یہ کنکریاں سیّدنا ابوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھ دیں تو وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ کنکریوں، سنگریزوں اور کھانے کے لقموں کا ذکر کرنا کثیر التعداد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

ہے یہ سرنامہ کتاب نور کا　　پارہ دل نسخہ مسطور کا

○ **حدیث قدسی:**

☆ قرآن مجید فرقان حمید کی آیت کریمہ: فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ ؁ (پ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۵۲) کے تحت عارف باللہ بیہقی وقت قاضی ثناء اللہ نقشبندی مجددی پانی پتی نے اپنی مشہور تفسیر مظہری میں اس حدیث قدسی کے متعلق بیان فرمایا: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِیْ ؁ فرمایا میرا بندہ مجھ سے جیسا گمان کرتا ہے ویسا ہی میں اس کے ساتھ برتاؤ کرتا ہوں اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے ایسا ہی یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں فرشتوں کے بہتر مجمع میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے پاس آئے تو میں ایک قدم اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ چل کر میری طرف آئے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔

(ترجمہ بالفاظ شیخ الحدیث)

○ **بروایت صحیحہ معتمدہ:**

☆ فرمایا جب بندہ خلوص نیت سے ایک باریارَبِّ کہتا ہے تو رب کریم ستر بار یَاعَبْدِیْ فرماتا ہے۔

Marfat.com

کعبہ را یک بار بیتے گفت یار　　گفت یَا عَبْدِیْ مرا ہزار بار

○ اس حدیث مبارکہ کے بعد آگے لکھتے ہیں۔ ان معارف اور مدارج ذکر کے حصول کا طریقہ صرف القاء وانعکاس ہے اور ذکر الٰہی کسی دل میں استعداد مراقبہ سے پیدا ہوتی ہے کہ وہ سیّد الذاکرین رحمۃٌ للعالمین ﷺ کے پُر نُور سینہ فیض گنجینہ ذکر اللہ کا خزنیہ سے بالواسطہ یا بلاواسطہ فیضان قبول کر سکے۔ اس لئے حکم دیا گیا کہ میرا ذکر کثرت سے کیا کرو تو تم اس مقام پر فائز المرام کئے جاؤ گے۔ جہاں انوار وتجلیات کی بے محابا بارش ہوتی ہے اور دوری کے سارے حجاب یکسر الٹ دیئے جاتے ہیں فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ کے فرمان ذِی شان واجب الاذعان میں بندہ کی کتنی عزت افزائی ہے کہ اس کا خالق اور مالک حقیقی اسے اپنی یاد سے نوازے۔ رب کریم کی اس بندہ نوازی کا کون اندازہ کر سکتا ہے اس مقام کا حصول ظاہری تعلیم وتعلّم سے نہیں بلکہ توجہ مرشد کامل کے نگاہ فیض کے انعکاس سے ہے۔ یعنی آفتابِ رسالت کی کرنیں اور ماہتابِ نبوت کے انوار کی شعاعیں دل کے آئینہ پر منعکس ہوتی ہیں اولیاء کاملین جو انوار نبوت کے صحیح وارث اور جانشین ہیں وہ اپنے مریدانِ باصفا کو توجہ انعکاسی۔ القائی یا توجہ اتحادی سے انوار کا فیضان القا کرتے ہیں۔ توجہ کا مطلب ہے کہ مرید کے آئینہ دل کا غبار مرشدِ کامل اپنے قلب کی حرارت سے صاف کر کے نور بھر دے۔

○ خواجہ خواجگاں ناصر الدین السیّد محمد وصیّ الدین المعروف فَانی فِی اللہ باقی باللہ نقشبندی دہلوی قدس سرّہٗ الجلی والخفی ؒ

☆ توجہ اتحادی کی وہ نسبت جو سیّدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے غارِ ثور میں پائی۔ اسی نسبت سے آپ مستفیض تھے۔ جس پر نگاہ اثر کیمیا پڑی اُسے کمال تک پہنچا دیا۔ آپ کی یہ کرامت مشہور ہے۔ نانبائی نے آپ کے مہمانوں کو کھانا کھلایا۔ تو آپ نے از راہ محبت فرمایا بھئی کیا چاہتے ہو عرض کیا سب کچھ موجود ہے۔ آپ نے ثانیاً فرمایا تو نانبائی نے کہا۔ جناب اگر دینا ہے تو اپنے ورگا بنا دو فرمایا ہو جائے گا۔ عرض کیا ابھی۔ تو آپ نے نگاہ فیض ڈالی تو صورۃً وسیرۃً اور کمالات ولایت میں ہو بہو باقی باللہ بنا دیا۔ یہ توجہ اتحادی تھی مرشد کامل نے یک لخت بغیر مجاہدہ ''تصفیہ باطن وتزکیہ نفس کے مرید کو ایک نگاہ سے ایسا فیض باطنی عطا کیا کہ اس کا برزخ مرشد کے عین مشابہ ہو گیا اور وہ بوجہ عدم استعداد متحمل نہ ہو سکا اور نانبائی مسمّی عبدالرحمٰن مذکورہ کشتہ نگاہ اتحادی میں چُور اور سراپا مخمور چند روز بعد انتقال کر گیا۔ آپ سلسلہ عالیہ

Marfat.com

نقشبندیہ کے چمکتے دمکتے چاند ہیں جن کی روشنی سے سارا عالم اسلام نورِ عرفان سے منور ہے ۔

یک زمانہ صحبت باولیاء — بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
دین مجو اندر کتب اے بے خبر — علم وحکمت از کتب دین از نظر

○ ماوراء النہر کا یہ تابناک گوہر نقشبندی چراغ دہلی میں آسودہ لحد ہے۔ جس نے اپنی نگاہِ فیض سے لاکھوں ایمانی چراغ روشن کر دیئے اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو چار چاند لگا دیئے جو تا قیام قیامت اہل عرفان کے قلوب کو منور کرتے رہیں گے ۔ ''مبارک منزے فرخندہ جائے''

اگر گیتی سراسر باد گیرد — چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد

○ توجہ القائی:

☆ شہنشاہ اولیآء نقشبنداں جناب السید محمّد بہاؤالدین بخاری قدس سرہٗ العالی کو مرشد اکمل خواجہ شمس الدین السید امیر کلال ''کوزہ گر'' بخاری علیہ الرحمۃ نے آوے کو آگ لگانے کا حکم دیا تاکہ لنگر خانہ کے برتن پک کر تیار ہو جائیں۔ آپ حالت جذب میں تھے بھول گئے۔ جب یاد آیا تو آپ آوے کے پاس گئے اور اللہ کے ذکر کی ایک ضرب آوے پر ڈالی تو ذکر اللہ کی گرمی سے یکدم برتن پک گئے۔ جب دیکھا تو ہر برتن پر اَللّٰہ کندہ تھا۔

☆ کسی نے کیا عمدہ اپنے شعر میں تصویر کشی کی ہے ۔

اے نقشبند عالم نقشے مرا ببند — نقشے چناں بہ بند کہ گویند نقشبند

○ صاحب رشحات سے منقول ہے کہ آپ شمس اولیآء سیّد امیر کلال علیہ الرحمہ متواتر آٹھ سال دوشنبہ اور جمعۃ المبارک کے روز نماز مغرب سوخار میں پڑھتے اور نماز خفتاں ''عشاء'' اپنے پیر ومرشد خواجہ محمد بابا سماسی قدس سرہٗ الجلی والخفی ؒ کے ساتھ باجماعت ادا فرماتے سماس مضافات مشہد ''ایران'' سے ہے۔ اور پھر نماز فجر سوخار چلے آتے اور کسی نے آپ کے حال کی خبر نہ پائی۔ آپ فرمایا کرتے اس خاک پاک سے ایک مرد حق آگاہ کی خوشبو پاتا ہوں۔ جو نسبت اویسی سے فیض یاب ہوں گے۔

☆ فقیر غُفِرلہٗ المولی القدیر کے دادا مرشد شیر ربانی حضرت اعلیٰ جناب شیر محمد نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ کے متعلق قطب وقت حضرت بابا امیر الدین نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ کوٹلہ شریف والے جب بھی شرقپور شریف تشریف لاتے تو فرماتے مجھے ان گلیوں سے سبحان اللہ ''مبارک منزلے فرخندہ جائے۔'' ایک مرد کامل کی خوشبو آتی ہے۔ جب آپ کی ولادت ہوئی تو گود لیا اور

Marfat.com

چوما اور فرمایا یہی مردِ حق ہے جس کے فیض سے شہر و جبل' بحر و بر بھر جائیں گے۔

○ توحید کا مہکتا گلدان:

☆ دینِ اسلام' دینِ حقّہ کی اساس مسئلہ توحید پر ہے۔ روزِ ازل سے جس کا بیج فطرت انسانی کے خمیر و ضمیر میں بو دیا گیا۔ ذکر لسانی اور فکر قلبی یہ ذکر کے آلہ ہیں ہر ایک دین و مذہب و مسلک میں اس کی شہادت کسی نہ کسی صورت میں موجود ہے۔ اور عقیدہ رسالت و نبوت' دین مرضیّہ کا اہم اور اعظم رکن ہے۔ ایمان و عرفان کی کلید ہے۔ تعلیمات شرعیہ کا قبلہ اور مکشوفات باطنیہ کا کعبہ ہے۔ ذکر شریعت مُطہّرہ کی روح اور طریقت مُقدّسہ کی جان ہے۔ اور ذکر روح کی غذا ہے۔ کلمہ توحید حقیقت اور معرفت کا نردبان ہے۔ ذکر طاعات۔ عمل الصالحات نماز روزہ حج زکوٰۃ کا راس المال ہے اور ان کی حکمتوں کی اساس ہے جس سے مقصود تقویٰ اور رضا ہے۔ مسئلہ توحید فطرتاً وحقیقتہً اتنا آسان اور سہل ہے کہ عوام الناس کے ورد زبان ہے اور یہی مسئلہ توحید' عقیدہ توحید اتنا دقیق اور عمیق ہے جس پر خواص الخواص کی عقل بھی سرگردان و حیران ہے

ہر کہ واقف گشت بحر اسرار ھُو سرّ مخلوقات چہ بود پیش اُو

○ حاصل کلام:

☆ نماز تمام عبادات کا خلاصہ ہے۔ دعا عبادت کا مغز ہے ذکر تمام مشکل مسائل لاینحل کی کلید ہے۔ ذکر اسم ذات اَللّٰہُ کا نُور مانند قرص آفتاب اور صلوٰۃ و سلام کا نُور مثل قمر ہے۔ اَللّٰہُ لفظ اسم جلالیہ ہے اور شمس بھی جلالی درود شریف جمالی ہے اور اس کا نور بھی جمالی۔ الغرض ہر ایک اسماء حسنیٰ کا نُور اور فیض علیحدہ علیحدہ ہے۔ قرآن عظیم فرقان حکیم کی آیات بیّنات دونوں نوروں کا حسین امتزاج ہے۔ قرآن پاک کی تلاوت تمام ذکروں سے افضل ہے۔ اور نماز ان تمام نُوروں جلالی اور جمالی کا مجموعہ ہے۔ اللہ ربّ العزت ہمارے دلوں کو ان نوروں سے منوّر اور مزیّن فرمائے۔ یَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ آمِیْنًا ؕ

○ مقام تشہدّ مقام معراج مومنین ہے:

○ مقام دَنَا ؕ نماز میں قیام' رکوع' اور سجود کے مقامات عُلیا اور تشہدّ' ثُمَّ دَنَا کے قائم مقام ہے۔ جہاں رب قدوس نے اپنے پیارے محبوب سے فرمایا قِفْ یَا مُحَمَّدُ فَاِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیْ عَلَیْکَ ؕ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیک وسلم یہاں ٹھہریں کہ تیرا رب تجھ پر درود شریف نچھاور کر رہا ہے۔ سنّت اللہ کے مطابق جب نمازی تشہد میں اس مقام سلام پر پہنچے تو اَلسَّلَامُ

Marfat.com

عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ط پر توقف کرے تا آنکہ حضور ﷺ کی طرف جواب سلام آجائے اور زیارت باسعادت سے مشرف ہو۔

○ عرشِ معلی سے بالاتر یہ مقام اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنْ ط کا آئینہ دار ہے۔نمازی کی نماز اس مقام تشہد پر روحانی معراج بنتی ہے۔کہ دیدارِ مصطفیٰ ﷺ سے بھی نوازا گیا۔قربِ مصطفیٰ بھی پالیا۔اللہ تعالیٰ نے مومن کو دولتِ قرب سجدہ میں ودیعت فرمائی کہ مومن سجدہ میں رب کریم کا وہ قرب پاتا ہے جس کا تصوّر عقل انسانی کے علم وفہم اور ادراک سے بھی وراءالوراء ہے

اگر چاہوں تو نقشہ کھینچ کر الفاظ میں رکھ دوں
مگر تیرے تخیل سے فزوں تر ہے یہ نظارہ

○ مقامِ فَتَدَلّٰى ط:

☆ میں تحیات' صلوٰت' طیّبات کے انوار، سلام، درود شریف اور مکالمہ شہادتین کا ورود ہوا اور ان سے جو مدارجِ عُلیا کے مخفی اسرار مضمر تھے وہ کھلے۔نماز اپنے ظاہر ارکان فرائض' واجبات اور سُنن پر عمل کے لحاظ سے یہ نماز کی ظاہری صورت ہے اور باطنی روحانی نماز کیفیات حالی کے لحاظ سے معراج نبوی کا انعکاس ہے۔معراجُ النبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تینوں شانوں (۱) اسریٰ شانِ بشری (۲) معراج شان مَلکی (۳) اعراج شان حَقی کی جامع ہے اور نماز میں ان تینوں شانوں کی تینوں مقامات قیام تشہد اور سجدہ پر جھلک نظر آتی ہے۔ فَافْهَمْ فَانْظُرْ اِلٰى مَا قَالَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰى مَنْ قَالَ ط

○ مقامِ اَوْ اَدْنٰى ط:

☆ اس مقام پر ہمارے حضور نے رب کریم کے حضور میں سجدہ کیا۔محب اور محبوب کے درمیان مخفی راز واسرار کھلے ہمکلامی کا شرف پایا۔بالمشافہ لقاءِ الٰہی' دیدار الٰہی سے نوازے گئے۔

○ مقامِ کلامِ ماحصل ط:

☆ اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ ط کی اپنی امت کو بشارت دینے والے "مُبَشِّرًا" رسول ﷺ کی ہر نماز مشاہدہ جمال الٰہی اور وحی خفی سے معراج ہے۔فرمان ذی شان قُرَّةُ عَيْنِىْ فِى الصَّلٰوةِ اس پر شاہد عادل ہے۔فَهِمَ مَنْ فَهِمَ وَنِعْمَ مَنْ قَالَ وَمَا قَالَ ط

○ نماز امر خدا اور سنّت مصطفیٰ اور ادائے مصطفیٰ کا نام ہے:

☆ نماز کے ہر رکن میں اسماء اللہ الحسنیٰ کے نوری جلوہ گری ہے۔ہر اسم مبارک "ذاتی ہو یا صفاتی"

Marfat.com

کا ایک سِرّ ہے۔ جس سے نماز کی تسبیحات نماز کو صبغۃ اللہ کے رنگ سے رنگین کرتی ہیں۔ نماز کا راز یہ کہ نماز کو ربّ قدوس نے بشکل اسم محمّد ﷺ اور بصورتِ اسم احمد ﷺ متشکل کیا۔ جس سے انوار نبوّت اور انوارِ ولایت سے درجہ معراج کو پہنچی۔ نماز امرِ خدا اور ادائے مصطفیٰ ﷺ کا نام ہے ؎

محمّد کازل تا ابد ہر چہ ہست با رائش نام او نقش بست ﷺ

حمد محمودے کہ در جملہ صور شد بانوار محمّد جلوہ گر ﷺ

○ حضور ﷺ کی معراج کا ظاہری سبب اور وسیلہ براق اور رفرف تھا۔ اُمّتی کی معراج کے لئے نماز کو وسیلہ بنایا۔ اُمت نے اپنے رسول کریم ﷺ کی اتباع کامل سے ''نماز'' سے انوار و کیفیات معراج سے وافر حصّے پائے۔ معراج شریف میں انوار و تجلّیات' آیات الٰہیہ کے علاوہ ظاہراً نماز کا ایک پہلو نمایاں نظر آتا ہے۔ ابتداء سفرِ اسراء ''نماز'' آخر میں بھی ''نماز''، دورانِ سفر نماز اور مقام حضر میں بھی ''نماز'' ہے اور خصوصاً ہر منزل اور ہر مقام میں نماز کا اہتمام رہا۔ یہی وجہ ہے ربّ کریم نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو عرش علیٰ پر خلوت میں اپنے محبوب کا پیارا تحفہ نماز عنایت فرمایا۔ جس میں حضور ﷺ کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور رکھ دیا اور امت کے لئے نماز کو کیفیات معراج سے معمور کردیا ؎

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوا تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

○ حضور ﷺ کی معراج اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی رضا' قرب اور لقاء الٰہی ہے جو آپ نے شب معراج مقام اَوْ اَدْنٰی میں پالیا۔ امت کی معراج حضور ﷺ تک رسائی ہے آپ کے وسیلہ کے بغیر اللہ جلّ شانہٗ تک رسائی ظاہری ہو یا باطنی ناممکن' محال اور ممتنع ہے ؎

بمصطفٰے برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست گر باو نرسی تمام بولہبی است

○ حضور ﷺ سے نسبت کاملہ اور نماز کا مرتبہ کمال:

☆ وجودش گرنگشتی راہ مفتوح بجودی کے رسد کشتی نوح

○ اے محبوبِ واجبُ الوجود! اے صاحبِ مقام محمود علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر آپ کا بحر جود و کرم اور دریائے رافت و عنایت موجزن نہ ہوتا۔ تو نوح علیہ السلام کی کشتی کا '' كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ '' (پ ۱۹ سورہ ۲۶ الشعراء آیت کریمہ ۶۳) جیسے طوفانوں کے تھپڑوں کے بھنور سے کبھی بھی امن و سلامتی کے ساتھ جودی پہاڑ تک نہ پہنچ پاتی ؎

Marfat.com

موج طوفان، بحر بے پایاں، ہوا ناسازگار　　نوح کے مولیٰ کرم کر دو تو بیڑا پار ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○ اے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے بحر کرم و رحمت کی موجوں نے طوفان کے بلاخیز گرداب میں پھنسی ہوئی کشتی کو جودی ساحل تک پہنچا دیا۔ اور جلیل القدر رسول نے سکون کا سانس لیا۔ یعنی

"جود مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کشتی نوح علیہ السلام نے جودی پہاڑ میں پناہ پائی"

○ حافظ شرف الدین شیرازی نے دیوان حافظ میں کیا عمدہ فرمایا ہے

حافظ از دست مدہ صحبت آں کشتی نوح　　ورنہ حوادث طوفان بُبرد بنیادت

☆ نوح علیہ السلام کے آقا و مولیٰ کی کشتی محمدی علیٰ مالکھا الصلوٰۃ والسلام کو ہاتھ سے جانے نہ دینا۔ اور ان کے دامن پناہ گاہ کو کسی منزل اور مقام پر ہاتھ سے نہ چھوڑ دینا۔ ورنہ حوادثاتِ زمانہ تیری بنیادوں کو جڑ سے اکھیڑ کر کہیں دور دراز مکان سحیق میں پھینک دیں گے اور تیری مدد کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔ فافہم

دریں ورطہ کشتی فرد تر صد ہزار　　کہ پیدا نشد تختہ بر کنار

خلاصہ کلام: اگر نماز میں ذکر مصطفیٰ درود شریف اور سلام نہ ہوتا تو ہماری نماز کی کشتی معرفت "راہ سلوک میں" گرداب بلا اور تفکرات کاسدہ اور خیالات فاسدہ سے کبھی نہ نکل سکتی اور نہ مقصد حصول و وصول تک رسائی کر پاتی۔ اور نہ ہماری نماز معراج کے مرتبہ تک پہنچ پاتی۔ ان کیفیات نماز کو اہلِ نسبت جانیں۔ ہمارا علم ناقص و فہم نارسا ان مقامات کو سمجھنے سے عاجز و قاصر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کاملہ سے معرفت تامہ حاصل ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جتنی نسبت قوی ہوگی اتنا مقصود قرب حاصل ہوگا اور اپنی عبادت میں لذت حلاوت اور فرحت سے سرشار ہوگا اور نماز سے مراتب معراج پائے گا اور اسرار معراج درجہ بدرجہ کھلتے جائیں گے۔ اگر نسبت کاملہ نصیب نہیں تو سب کچھ خرط القتاد ہے۔

برِوائیت صحیحہ:

☆ فرمایا میرے صحابہ کرام راہ ہدائیت کے چمکتے دمکتے نوری ستارے ہیں۔ اور میرے اہلبیت اطہار کشتی نوح علیہ السلام کی مانند ہیں۔ جو اس کشتی محمدی علیٰ مالکہا الصلوٰۃ والسلام پر محبت و ادب سے سوار ہوا اور ان نوری ستاروں کی روشنی میں رُشد و ہدایت پر چلا وہ اسلام اور ایمان کے ساتھ کشتی میں سوار ہو کر سلامتی کے ساتھ کنارے تک پہنچ گیا۔ کشتی نوح علیہ السلام کا ساحل جودی پہاڑ تھا۔

Marfat.com

اہل ایمان کی کشتی کا ساحل جبل فاران اور مکّہ معظمہ اور جبل اُحد المدینۃ المنورہ ہے ؎

کشتی بھی مل گئی کنارہ بھی مل گیا — جب کہ ہمیں مصطفیٰ کا سہارا مل گیا

○ کشتۂ عشق رسول مولانا محمّد عبدالرحمٰن المعروف ملّا جامی اصفہانی نقشبندی

مجدّدی علیہ الرّحمۃ کا نذرانہ عقیدت:

تو ابرِ رحمتی آن بہ کہ گاہے — کنی بر حال لب خشکاں نگاہے
اگر نبود چوں لطفت دست یارے — زدست مانیاید ہیچ کارے
قضا مے افگند را زراہ ما را — خدا را از خدا در خواہ ما را
اکنوں کہ من زخاک آں حریم است — بحمد اللہ جانِ آن جا مقیم است

اے رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ سرتاپا رحمت ہیں۔ کبھی کبھار اپنے ان لب خشکاں کو بھی اپنی حیات بخش نگاہ سے نوازیں۔ اگر آپ کا لطف وکرم ہمارا حامی وناصر اور محافظ نہ ہوا تو ہمارے ہاتھوں کوئی بھی کام سرانجام نہ پاسکے گا۔ اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! تقدیر نے ہمیں راہ سے بے راہ کردیا۔ خدارا ہماری فی سبیل اللہ مدد فرمایئے۔

اے قدوہ اہل وفا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اگرچہ میرا تن بدن آپ کے حریم قدس میں حاضر اور موجود نہیں۔ بحواءِ جِسْمِیْ هٰهُنَا قَلْبِیْ لَدَیْکُمْ ط لیکن میری روح اور جان آپ کے ہاں ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ اے زبدۂ بحر کرم ورحمتِ مجسم! کیا آپ رحمۃٌ للعالمین نہیں؟ یقیناً آپ رحمۃٌ للعالمین ہیں تو پھر ہم محروم القسمت کو اپنی نگاہِ لطف وعنایت اور رحمت سے محروم نہ فرمائیں۔

○ اقولُ۔ فقیر راجی رحمتِ ربّ غفور عرض کناں ہے:

خدا در انتظار حمدِ ما نیست — محمّد چشم براہ ثنا ما نیست صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
خدا مدح آفریں مصطفیٰ بس است — محمّد حامد حمد خدا بس است صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
مناجاتے گر باید بیان کرد — بہ بیتے ہم قناعت میتواں کرد

محمّد از مے خواہم خدارا

الٰہی از تو عشقِ مصطفیٰ را ''جلّ شانہٗ و صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم''

اَللّٰهُمَّ صَلِّ مِنَ التَّحِیَّاتِ اَطْیَبُهَا وَالصَّلٰوتِ اَزْکٰهَا وَالطَّیِّبَاتِ اَسْنٰهَا
وَعَلٰی اٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَاَصْحَابِهِ الْکِبَارِ وَاُمَّتِهَا الْاَبْرَارِ اَتْقٰهَا وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

Marfat.com

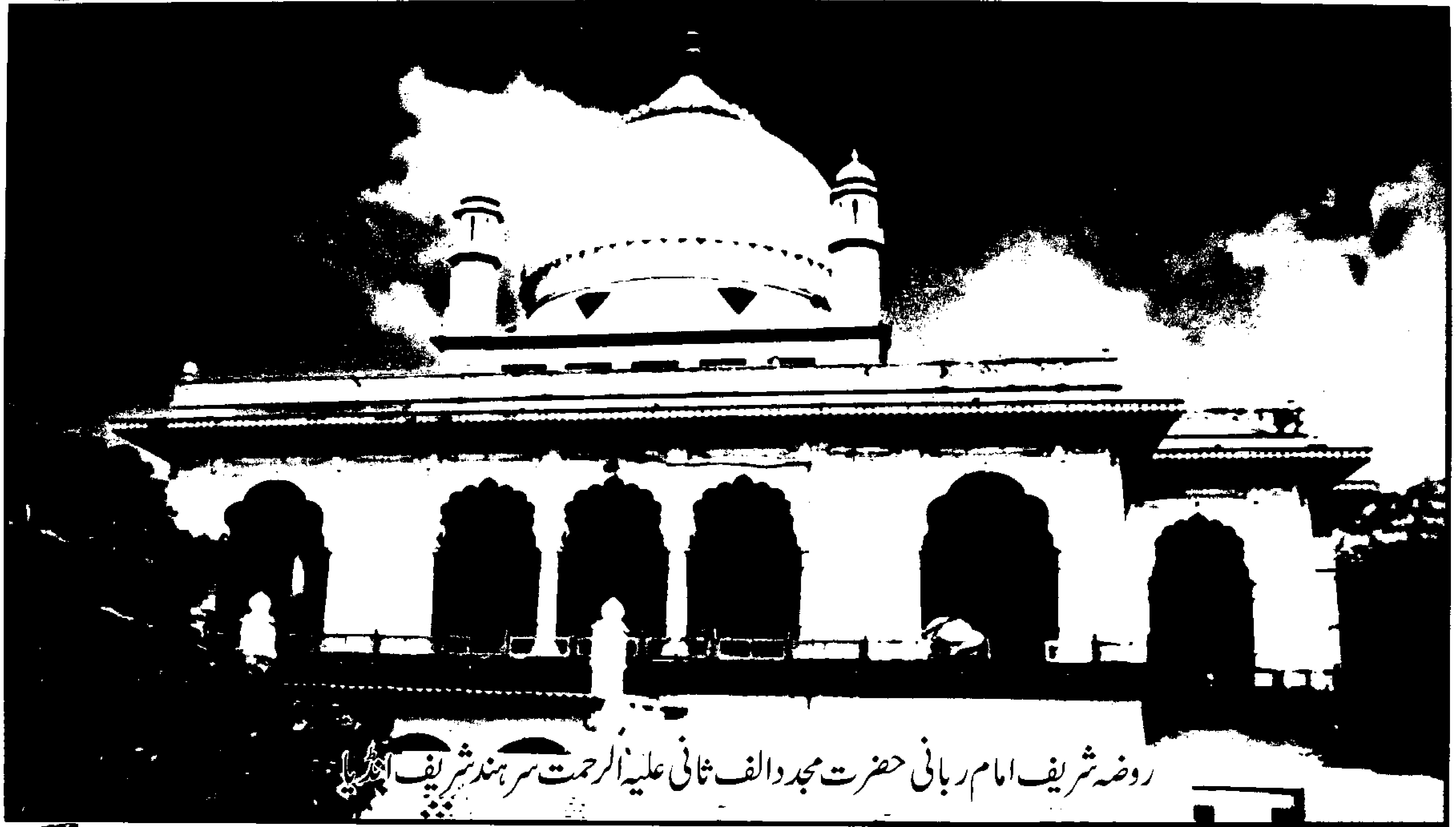

روضہ شریف امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمت سرہند شریف انڈیا

عز اسمہ، جل شانہ

Marfat.com

Marfat.com

روضۃ الثامنہ — **نسمات القدس فی حدائق الانس** — جنت دار الخلد ب ۴

نماز

تصنیف لطیف تالیف منیف خواجہ عارف کامل محمد ہاشم کشمی نقشبندی مجددی
طاب اللّٰہ ثراہ وجعل الجنّۃ مثواہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعُلٰی الْعَظِیْم وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْم

○ قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید (پ۲۳ الزمر آیت کریمہ ۲۲)

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ — تو کیا جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا پس وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے۔

☆ اس آیت مجیدہ کے نزول پاک پر صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم مِنَ الْمَلِکِ الْغَفَّار نے عرض کیا یارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ انشراح صدر کا کیا مطلب ہے۔ فرمایا اس کی علامت یہ ہے۔ رجوع الی اللہ ہو کر اس کی توجہ دار الخلود ''آخرت'' کی طرف ہو جاتی ہے اور دار الغرور سے نفور' نفرت اور سینہ نور اسلام کے لئے کھل جاتا ہے۔ اِذَا دَخَلَ النُّوْرُ فِیْ صَدْرِہٖ اِنْفَتَحَ اور جب اسلام کا نور سینہ میں داخل ہوتا ہے تو فتح نصیب ہوتی ہے۔ بفرمان الٰہی (پ۴ سورۃ ال عمران آیت کریمہ ۱۶۴) وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ سکھاتا ہے ان کو کتاب اور حکمت۔ ظاہری علم کتاب مانند تالاب ہے اور باطنی علم ''حکمت'' مانند چشمہ جس کا تعلق قلب سے ہے۔ وَیُزَکِّیْھِمْ اور پاک فرماتا ہے رسول ان کو اپنی نگاہ سے۔

○ حدیث پاک:

قَالَ مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰہِ اَرْبَعِیْنَ صِبَاحًا ظَھَرَتْ یَنَابِیْعُ الْحِکْمَۃِ مِنْ قَلْبِہٖ عَلٰی لِسَانِہٖ (حصن حصین) — فرمایا: جس شخص نے خلوص نیت سے چالیس ۴۰ صبحیں کیں تو اس کے دل سے نور کے فوارے اور حکمت کے نور کے چشمے پھوٹ کر زبان سے جاری ہو جاتے ہیں۔

○ چشمہ علم وحکمت قرآن حکیم فرقان عظیم ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی ۙ وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی (پ۳۰ سورۃ الاعلیٰ آیت کریمہ ۱۴-۱۵)

Marfat.com

○ عارف باللہ قاضی محمّد ثناء اللہ پانی پتی نقشبندی مجدّدی علیہ الرحمۃ ؎ عارفانہ تفسیر مظہری میں اس آیت کریمہ کے تحت ارقام فرماتے ہیں:

☆ دریں آیت کریمہ اشارت است بمنازل سلوک۔ اشارت اوّل تزکّٰی ؎ تزکیہ نفس تصفیہ قلب' صفات قبیحہ سے نکلنا اور صفات حمیدہ کا پیدا کرنا۔ اشارت دوم ذکر اللہ' ذکر لسانی' قلبی' روحی اور ذکر خفی ہو یا جلی پر مداومت۔ اشارت سوم فصلّٰی ؎ نماز سے مشاہدات انوار الٰہیہ قرب اور رضا کا حصول اور وصول۔ ان ہر سہ اشارات نے شریعت' طریقت حقیقت اور معرفت کی ساری منزلیں ''راہ سلوک'' کو اپنے اندر سمولیا۔ مراد تقویٰ جو نماز روزہ' حج اور زکوٰۃ اور عبادات شرعیہ کا ماحصل ہے۔ قرآن عظیم فرقان حکیم کی ایک ایک آیت کریمہ علم و حکمت کا چشمہ اور انوار و اسرار کا منبع ہے۔ متبع سنت مومن کی نماز اس کی جلوہ گاہ ہے۔

''کَمَا شَرَحَ الشُّرَّاحَ وَھُوَ اَوْضَحُ الصُّراحِ ؎''

○ قال اللہ العلی العظیم فی القرآن القدیم وَالفرقان الحکیم (پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۷۲)

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؎ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ○

فرمایا: ہم نے پیش کی اپنی امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے انکار کیا اس کے اٹھانے سے اور ڈر گئے اس سے اور اٹھالیا اس کو انسان نے بیشک وہ انسان ظلوم بھی ہے اور جہول بھی۔

☆ ترجمان القرآن سیدنا ابن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

امانت سے مراد اطاعات ہیں۔ (جملہ اطاعت کا مرکز نماز ہے مترجم)

☆ ارباب اُمّت و مِلّت بیضا، علماء شریعت اور عارفینِ طریقت نے اپنے اپنے علم و فہم اور مدارج اور مقام کے لحاظ سے اس کی تشریح کی ہے۔ اور اس کے اسرار و معارف اور رموز و کنایات بیان کئے ہیں۔

☆ علماء کرام نے امانت سے تکلیفاتِ شرعیہ مراد لی ہے۔ صوفیاءِ عظام نے امانت کی تعبیر نُورِ عقل سے کی۔ اور انسان نورِ عقل اور استدلالی علم کے ذریعہ صراط مستقیم پر استقامت سے گامزن ہو کر منزل مقصود تک پہنچتا ہے۔ اہل عرفان عاشقین صادقین نے امانت سے مراد عشق لیا ہے کہ نارِ عشق راہِ سلوک میں حجابات کو جلا کر معرفت الٰہیہ تک رسائی کرتا ہے جو مقصود بالذات حیاتِ

Marfat.com

انسانی ہے اور وہ ذات حق وحدہٗ حیی قیوم ہے ؎

خسروا در عشق بازی کم ز ہندوزن مباش اوبرائے مُردہ سوزد تو برائے زندہ سُوز

☆ امام ربانی حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرّحمۃ الرّبانی کے ارشادات وملفوظات اور مکتوبات کی روشنی میں اہل عرفان نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ظلوماً سے ظلم نہیں ظلمت مراد ہے جونور کی ضد ہے اور جھولاً سے غیر حق سے جاہل اور بے علم ہونا ہے تو گویا انسان کے حق میں ظلوماً جھولاً کا خطاب ''ذم'' برائی کے پردہ میں مدح ''تعریف'' ہے،ان دو قوتوں سے انسان مجاہدہ کرتا ہے اور قرب کے بلند سے بلند تر مدارج تک پہنچتا ہے۔اگر یہ دو قوتیں نہ ہوتیں تو انسان ساحل عافیت پر خیمہ زن رہتا وہ کبھی بھی میدان آزمائش ''بحرِ توحید'' کے تند وتیز طوفانوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے تیار نہ ہوتا اور منزل مقصود سے رہ جاتا۔

☆ حضرت علی مرتضےٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہٗ الکریم سے منقول ہے۔جب نماز کا وقت آتا تو آپ کا رنگ فق ہوجاتا اور بدن پر کپکپی طاری ہوجاتی۔کسی نے عرض کیا تو ارشاد فرمایا تجھے معلوم نہیں کہ اس امانت کے ادا کرنے کا وقت آگیا ہے جس کو آسمان اور زمین نہ اٹھا سکے اور پہاڑ بھی اس بار کے اٹھانے سے عاجز آگئے۔

☆ حضرت الشیخ ابو الرّضا محمّد قدّس سرّہٗ الماجد ''مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے پوتا'' اپنے مکتوبات قدسیہ اور مسودات طیبہ میں رقم طراز ہیں۔

☆ اے عارف باللہ! یہ ایسی مدح ہے جو مذمت کے مشابہ ہے اور یہ وہ کمال ہے جو نقص کے مشابہ ہے اور فرمان ذی شان ربّ الرحمٰن اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا ط اسی قبیل سے ہے۔ فَبُھِتَ عَقُوْلُ الْاَغْیَارِ فِی اَحْوَالِ الْاَخْیَارِ ط اغیار کی عقلیں اخیار کے احوال سمجھنے سے بھٹک گئیں ؎

بزرگان اندریں گشتند حیران فرو ماند از تشرّق انسان

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِاَسْرَارِ الْقُرْاٰنِ وَالْاِنْسَانِ وَ حَقِیْقَتِہٖ وَ رَسُوْلُہُ الْاَعْظَم ط

☆ عارف کامل الشیخ العالم اسمٰعیل حقی علیہ الرحمۃ اپنی مستند تفسیر روح البیان فی تفسیر القرآن'' میں اس آیت کریمہ کے تحت ارقام فرماتے ہیں۔

☆ انسان کے بغیر اس امانت کو کسی نے قبول نہ کیا۔انسان ظَلُوْمًا جَھُوْلًا تھا اس کا ظلم یہ تھا کہ اس نے اپنی ہستی کو مجاہدہ سے فنا کردیا تا کہ بقائے سرمدی حاصل کرے اور اس کی جہالت یہ

Marfat.com

کہ حق کے سوا جو کچھ بھی تھا اس نے اپنے لوح دل سے وہ نقش باطل مٹا دیا وہ ظلم بہت اچھا ہے جو عین عدل ہے اور وہ جہالت بہت عمدہ ہے جو معرفت کا مغز ہے۔

☆ سالار عشق جناب مولانا عبدالرّحمٰن جامی نقشبندی مجدّدی نے امانت کی نہایت عمدہ تشریح فرمائی ہے۔

غیر انسان کشش نکرد قبول	زانکہ انسان ظلوم بود جھول
ظلم اُو آں کہ ہستی خود را	ساخت فانی لقاء سرمدی را
جہل اوآں کہ ہر کہ بجز حق بود	صورت آں زلوح دل نزود
اینک ظلم کہ عین معدلت است	نغز جہلے کہ مغزے معرفت است

☆ خواجہ خوابگان شہنشاہ ولایت نقشبنداں السیّد محمّد المعروف بہاؤ الدین نقشبندی بخاری تاج الاولیاء نقشبندیہ مجددیہ کے خلفاء عظام اور مریدین کرام کی تصنیفات عالیہ وتالیفات قدسیہ سے چیدہ چیدہ اقتباس نَسمَاتُ الصَّلٰوۃ ؕ کا تذکرہ جمیلہ:

شہید نقش ہا زد غزل برصفحہ عالم	کہ آن نقشے کہ زداز فیض شاہ نقشبند

☆ شہید مشہدی نے صفحہ عالم کے قرطاس پر قلم سے غزل عشق کے کچھ نقش کھینچے ہیں اور جو نقش بھی بنایا ہے وہ شہنشاہ نقشبند کے فیض نگاہ سے کھینچا گیا ہے۔ ''کتاب مسطور فی رِقِ المنشور'' کے ذیلی انوار وتجلیات شاہ نقشبند سرکار فیض بار السید محمّد بہاؤ الدین نقشبند بخاری قدّس سرّہٗ الباری۔ مکتوبات قدسیہ ''صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ (پ ۳۰ سورۃ البیّنۃ آیت کریمہ ۲۔۳) امام ربانی قیوّم زمانی مجدّد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی قدّس سرہٗ النّورانی۔ ''نسماتُ القدس فی حدیقۃِ الانس ؕ مؤلف زبدۃُ المقامات۔ حضرات القدس ہر دو جلداز کاشف الحقائق خواجہ بدرُالدّین سرہندی تذکرۂ سیرت'' خواجہ بزرگ السید محمد رضی الدّین فانی فی اللہ باقی باللہ نقشبندی دہلوی اَبقاہُ اللہ تعالیٰ' خواجہ محمد معصوم ملقب بہ عُروۃ الوثقیٰ قیوم زمانی قدس سرّہٗ العالی کے ''جوہرِ معصومیہ'' سے مخطوطات معہ توضیحات اور تعلیقات اور ہادی اولیآء زمان، پیشوائے علمآء دوران ناصر الدین خواجہ عبیداللہ احرار نقشبندی مجددی کے مکتوبات عالیہ اور مرشدی اکمل سیّدی اجمل السیّد نُورالحسن شاہ بخاری نقشبندی مجدّدی قدس سرہٗ العالی آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف پاکستان کی تصنیف لطیف تالیف منیف مشہور عالم تفسیر قرآن بالقرآن ''الانسانُ فی القرآن'' اور محسن ومُحِبّی السیّد جناب منیر حسین شاہ نقوی بخاری علیہ رحمۃ الباری جو کالیاں کی کتاب

Marfat.com

مستطاب ''انشراح الصدور بتذکرۃ النور'' سے چیدہ چیدہ پھول اپنے موضوع نماز کے مطابق چنے ہیں اور گلدستہ انوار نماز سجایا اور بنایا ہے تاکہ اس کی خوشبو اور نور سے مشام جان منور اور ورد ح معطر ہوں۔

مشک از فروح رانخشد سرور ہمچو بوے سنبل گیسوئے حُور
شامہ از بُوے اورشکِ جناں ہم معطر از قبائے مہ و شاں

○ دعا ہے کہ اللہ ربُّ العزت نماز کے انوار اور اسرار سے امت مسلمہ کو وافر حصے عنایت فرمائے اور میری اس کاوش کو اپنے کمال فضل وکرم سے شرف قبولیت سے نوازے۔گل نہ سہی نکہت گل ہی کافی وافی شافی ہے۔

تیری رحمت سے الٰہی پائیں وہ رنگِ قبول
پھول کچھ میں نے چنے ہیں ان کے دامن کے لئے

○ محرّر السطور، کاتب الحروف، مصنف اور مؤلف اپنی اپنی تحریر اور مبلغ اور مقرر اپنی تقریر اور گفتگو سے جانے اور پہچانے جاتے ہیں کہ ان کی تحریر چمکدار سفید موتیوں کی پروئی ہوئی لڑی کی مانند ہوتی ہے اور وہ اپنے الفاظ کے نقش کے اندر اس طرح سمائے ہوئے ہوتے ہیں جس طرح الفاظ میں معنیٰ اور حکمت یا جس طرح پھول میں خوشبو۔ان کے گلستان تحریر کا ہر پیرایہ غنچہ اور گل کی مانند رنگین اور پرنور ہوتا ہے۔اور ان کے چمنستان وعظ اور محفل کا ہر شگوفہ اور بوٹا رشک طور ہوتا ہے۔درس تفسیر قرآن پاک میں قرآن کا نور شبنم کی طرح اہل مجلس پر برستا اور حدیث پاک کا نور ان کے قلوب کو منور کرتا ہے۔اگر تو ان کے مقام کو جاننا چاہے تو ان کی تحریر اور گفتگو دیکھ کہ ان سے علم وحکمت کے راز اور انوار ظاہر ہوتے ہیں۔اور ہدایت کے چشمے پھوٹتے ہیں

''ہمچو بُوئے گل بہ گل پنہاں شدہ اندر سخن''

☆ چرخ ولایت کے آفتاب، برج ہدایت کے مہتاب حضرت مولانا محمد ہاشم کشمی برہان پوری قدس سرہٗ الجلی والخفی ط آپ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی نقشبندی قادری چشتی سہروردی کے خاص مقبولوں اور منظور نظر احباب اور خلیفہ اجل تھے آپ اپنے مرشد وقت میر محمد نعمان علیہ الرحمۃ والغفران جو اس سلسلہ عالیہ کے مرید یگانہ فرد زمانہ تھے جو اس شہر عظیم میں مسند ارشاد پر متمکن تھے مریدوں کے دلوں کو جذب کے پیالوں سے سیراب اور بیخود کرتے بعدہٗ مولانا کو سرکار فیض بار امام ربانی کی طلب پر سرہند شریف بھیج دیا۔تقریبا

Marfat.com

دو سال سفر و حضر، جلوت و خلوت میں ساتھ رہے۔ مولانا کشمی فرماتے ہیں۔ حقیقت ہے اس تھوڑی سی مدت میں آپ کی توجہ باطنی اور قوت تصرف کی برکت سے احوال باطنی و قلبی اور مقامات معنوی حالات عجیبہ اور کمالات غریبہ کے ساتھ ساتھ آپ کے الطاف اور اعطاف کثرت سے حاصل کئے اور آپ کے جلوتیانِ محرمان راز اور خلوتیانِ اسرار میں شمار ہونے لگا ان انوار اور فیضان خصوصی سے یہ کتاب ''نسمات القدس فی حدائق القدس'' تالیف فرمائی۔ جو شریعت مُطہّرہ اور طریقت مقدسہ کی روحِ رواں اور جان ہے۔ جو اس راہ دین میں محبت کا مرقع اور روح اسلام سے مرصّع سے ہے ؎

مغزِ قرآن، روح ایمان، جانِ دین   ہست حبِّ رحمۃٌ لّلعالمین

☆ آپ نے زبدۃ المقامات کی تالیف کے ساتھ ساتھ مکتوبات امام ربانی قدسیہ کا تیسرا دفتر جمع کیا۔ مولانا کشمی کا وجود باعث رحمت ثابت ہوا۔ آپ قطب مدار تھے بدخشاں کے لوگ مور و ملخ کی طرح اس شمع کے پروانے تھے۔ امیر غریب آپ کے حلقہ میں مراقبہ میں بیٹھتے اور ذکر کرتے۔ فرد زمانہ مردیگانہ کی نگاہ محبت کے پروردہ تھے آپ علومِ شرعیہ کے مستند عالم اور فضائل صوریہ و معنویہ طریقت کے حامل اور اتمام و اکمال مہارت رکھتے اور حضور رسول کریم صاحب خُلقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق اور سیرت طیبہ کا نمونہ تھے۔ خوش گفتار شیرین مقال نیکو اخلاق اور متواضع تھے۔ واعظ دلکش انداز میں فرماتے آپ کی تقریر میں سوز و گداز تھا۔ اور تحریر میں دلکش انداز اور ذوق و شوق تھا۔ قال و مقال تاریخ گوئی انشا پردازی میں یدطولیٰ رکھتے آپ کے دلکش اشعار جان نشین ابیات دل آویز دیوان اور جان افراش مثنویاں اور پرلطف اشعار شہرت رکھتے ہیں ؎

کون لفظوں کے دریچوں میں چھپا بیٹھا ہے   کس کی یاد کی مہک غُنچۂ تحریر میں ہے

○ ایمان کا دارومدار عقائد کی صحت پر ہے اور اعمال کا دارومدار نیت پر موقوف ہے۔ ایمان کے بعد عمل صالحات کا مقام ہے اور عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کا خلاصہ اور ملخّص نماز ہے۔ نماز جامع کمالات دین اسلام ہے۔ عقیدہ توحید و عقیدہ رسالت دونوں کا نام ایمان ہے اور عقیدہ حیات النبی اور ختم نبوت دونوں ایک ہیں حیات النّبی کا منکر ختم نبوت کا منکر ہے اور دونوں ایک دوسرے کو مستلزم ہیں۔ قرآن پاک میں فرمایا خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اور اس کی تشریح حدیث پاک میں لَانَبِیَّ بَعْدِیْ سے بالوضاحت بالصراحت موجود ہے۔ ایک روایت حدیث میں آیا ہے۔ میرے بعد

Marfat.com

تیس ۳۰ مدعی نبوت پیدا ہونگے۔ بروایت فَمَنِ ادَّعٰی بَعْدَالنُّبُوَّۃِ فَھُوَدَجَّالٌ کَذَّابٌ کُفَّارٌ ط جس نے میرے بعد نبوت کا دعویٰ کیا وہ دجال کذّاب اور وہ مطلقاً کافر ہے۔ مَنْ شَکَّ فِی کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَھُوَ کَافِرٌ ط جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا پس وہ بھی کافر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ میں اسود عنسی نے یمن میں دعویٰ نبوت کر دیا فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر کے واصل جہنم کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آخری ایام حیات میں اس کے قتل کی خبر صحابہ کرام کو دی جس سے تمام صحابہ خوش ہو گئے۔ مسیلمہ کذاب کے ساتھ ایک سجاع نامی عورت نے نبوت کا دعوی کیا۔ جو مُسلیمہ کذاب کے پھندے میں آ گئی اور اس سے نکاح کر لیا۔ پھر دونوں قتل کر دیئے گئے۔ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے مسلیمہ کذاب کو قتل کیا اور فرمایا اگر میں نے غزوہ احد میں اسلام کے فرزند عظیم اور بطل جلیل کو شہید کیا ہے تو کفر کے بڑے سرغنہ کو بھی مارا ہے۔ علاوہ ازیں طلحہ، تقیط قبیلہ بنو یمامہ اور بنو اسد سے دعویٰ نبوت سے مقتول ہو گئے۔ سرتاج اولیائے نقشبندیہ مجددیہ سیّدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد معدلت خلافت میں ان کذابوں کا صفایا کر دیا۔ اور ہمیشہ کے لئے اس فتنہ کا قلع قمع کر دیا۔ فتنہ مانعین زکوۃ، فتنہ مدعیان نبوت اور فتنہ مرتدین کو بڑی جرأت ایمانی اور فراست روحانی سے ملیامیٹ کر دیا۔

○ ایک مدعیِ نبوّت قادیان ہند سے اٹھا اگرچہ وہ بھی اپنے انجام کو جلدی ہی پہنچ گیا۔ لیکن عالم اسلام میں فتنہ پھیلا گیا۔ اَلعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْم ط فی زمانہ بعض علماء سُوء نے اپنی تحریروں میں اس مدعی نبوت کو سہارا دیا جو اپنی عبارات کی تاویلات باطلہ میں الجھ کر رہ گئے۔ اور ختم نبوت کا صحیح مفہوم امت مسلمہ میں پیش نہ کر سکے۔ عذر گناہ بدتر از گناہ کا شکار ہو گئے۔

○ کقولہ العلی العظیم (پ ۳ سورۃ آل عمران آیت کریمہ ۱۹)

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَامُ ط بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے

☆ دین اسلام کے علاوہ اور کوئی دین نہیں۔ قرآن پاک کے بعد اور کوئی الہامی کتاب نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اور کوئی نبی اور کوئی رسول نہیں۔ قیام قیامت تک بانی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت و رسالت کا زمانہ ہے اور آپ کی شریعت مطہرہ میں نہ تغیر و تبدل ہے اور نہ تنسخ منسوخ۔ عقائد حقہ فقط مسلک اہلسنت و جماعت ہے جس میں جلیل القدر اولیا کاملین ہوئے اور کسی فرقہ اور مسلک میں نہ کوئی ولی ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ یہی اس مسلک کے حق ہونے کی دلیل جلیل ہے۔

Marfat.com

"نسماتُ القدسیّہ اولیاءِ نقشبندیّہ مجدّدیّہ"

☆ کقولہٖ العلی العظیم ؕ (پ ا سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۴۳)

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ؕ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ یعنی باجماعت نماز ادا کرو۔

○ بروایت صحیحہ:

☆ قَالَ لَوْکَانَ مُوْسٰی حَیًّا مَّا وَسِعَہٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ ؕ فرمایا اگر جلیل القدر اولوالعزم رسول موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام بھی میرے زمانہ میں آتے تو میری اتباع کرتے۔ مسلک حنفی اس شان کا ہے کہ جب قُربِ قیامت رفیع المرتبت رسول عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نزول آسمان فرمائیں گے تو وہ بھی آخرالزّمان اُمتی امام محمد المہدی رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں حنفی طریقہ پر نمازیں ادا کریں گے۔ تمام انبیآءِ کرام کا دین اسلام تھا۔ یہی بات حق ہے۔

○ تتمہ کلام شریعتِ غرّا، ملّتِ بیضا میں ایمان اور عقائد کے بعد جملہ عباداتِ شرعیہ کا خلاصہ نماز ہے۔ نام نامی اسم گرامی سیدنا محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی میم کے چالیس مبارک عدد کے مطابق یہ چالیس شہ پارے نسمہ قدّسیہ۔ روشن مثل لعل بدخشاں تحریر کیے ہیں۔

ہزاراں درود و ہزاراں سلام بگوہر سپردم بگوہر شناس
ہزاراں درود و ہزاراں سلام بروئے محمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام

بروایت صحیحہ:

☆ جماعت کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس ۲۷ درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ قَالَ النَّبِیّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ ؕ نماز پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے پڑھاتے دیکھتے ہو۔ نماز کی شرعی حیثیت مسمّیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نگاہ میں رکھ کر پڑھنے سے ہے۔ اولیآء کاملین کے نکتہ نظر میں فقط خیر البریّہ علی الصّلوٰۃِ والسّلام والتحیۃ کی نسبت سے اور متبع سنّت نبویّہ مرضیّہ کو متبوع کے کمالات سے حصہ نصیب ہوتا ہے۔

وَ لِلْاَرْضِ مِنْ کَاْسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ ؕ

Marfat.com

① نسمہ قدسیہ:

☆ بروایت صحیحہ: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَهُ اللّٰہُ ط اللہ رب العزت کی بارگاہ رحمت میں تواضع کرنا عجز انکساری خشوع وخضوع سے نماز کی حالت میں سجدہ میں سرزمین پر رکھنا اللہ تعالیٰ کے ہاں قرب کا اس سے بڑھ کر اور کوئی مرتبہ نہیں اللہ تعالیٰ اسے عزت کے مرصّع تاج سے سرفرازی عنایت فرماتا ہے اہل سلوک کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے کہ فنا سے بقا کی طرف اشارہ ہے۔ جو رجوع الی اللہ کا ثمرہ ہے۔ اگر تجھے مقصود اصلی کے راہ حق کی کنجی چاہئے تو سب سے پہلے علائق وخلائق سے قطع تعلق کر اور اس سے منہ پھیر لے تو تجھے بارگاہ حق سے آواز آئے گی اے میرے دیوانے راہ یہی ہے۔

نخست ارطالبی از جملہ بگزر رو باو آر کز آں حضرت ندا آید کہ اے سرگشتہ راہ اینک

② نسمہ قدسیہ: اللہ جلّ شانہٗ نے امّت مسلمہ کو دو امن عنایت فرمائے۔

☆ کقولہٖ تبارک وتعالیٰ (پ ۹ سورۃ الانفال آیت کریمہ ۳۳)

وَمَا كَانَ اللّٰہُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ط

فرمایا۔ اللہ کی شان یہ نہیں کہ انہیں عذاب دے جب تک اے محبوب! تم ان میں تشریف فرما ہو۔ اور اللہ انہیں عذاب دینے والا نہیں جب تک وہ استغفار کرتے رہیں۔

فرمایا۔ امن دو ہیں ایک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود باجود دوسرا امن توبہ کرنا۔ فرمایا اے میرے محبوب پاک سیدلولاک علیک الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں کہ ان پر عذاب نازل کرے جبکہ آپ ان میں موجود ہوں۔

بروایت صحیحہ:

☆ فرمایا ہر نبی اپنی اپنی قبور میں تین دن رہتا ہے پھر اسے جنت میں اٹھالیا جاتا ہے سوائے میرے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی اُمّت میں تاقیام قیامت رہنا مانگ لیا ہے کہ میری امت میرے وجود باجود، وجود باسعود کی برکت سے نزول بلا اور حلول عذاب سے مامون اور مصئون رہے۔

☆ دوسرا امن استغفار سے عطا ہوتا ہے اپنے گناہوں اور عصیاں سے استغفار کرنے سے عذاب ٹلتا ہے۔ کَقَوْلِهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ (پ ۲۶ سورۃ الذاریٰت آیت کریمہ ۱۸) وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ط وہ سحری کو استغفار کرتے ہیں۔ دعائے نیم شبی اور گریہ ہائے سحری۔ یہ وقت خلوت جلوت اور قبولیت کا ہے۔

Marfat.com

دردمنداں گنہ راشربت بہتر از استغفار نیست وصل یار را چارہ غیر از نالہ ہائے زار نیست

☆ گناہ کے بیمار کو استغفار کے شربت سے بہتر کوئی دوا نہیں اور وصل یار کے لئے سحری کی آہ وزاری اور بکاء کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔ایک مقام پر فرمایا: (پ۱۹ سورۃ النمل آیت کریمہ ۴۶)

لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ط تم توبہ کیوں نہیں کرتے کہ تم پر رحم کیا جائے۔

☆ الشیخ الکامل علامہ علاؤالدین محمد المعروف الشیخ عطار علیہ رحمۃ الغفار نے کیا عمدہ عرض کیا ہے ۔

بردر آمد بندۂ بگریختہ آبروئے خودز عصیان ریختہ
مغفرت دارند اُمیداز لطف تو زانکہ خود فرمودہ لَاتَقْنَطُوْا

☆ تاجدار اولیاء نقشبنداں خواجہ ابوسعید ابوالخیر قدس سرّہ نے فرمایا۔یہ رباعی مغفرت ذنب اور ازدیاد محبت الٰہی کے لئے بوقت سحری موجب منافع کثیر ہے ۔

یارب زگناہ زشت خود منفعلم ازقول بد وفعل بدخود خجلم
بدم زعالم قدس بریز تامحوشد خیال باطل ازدلم

○ بمصداق کلام ربانی: قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ط (پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۸۴) تم فرماؤ ہر کوئی عمل کرتا ہے اپنی جبلت اور سرشت کے مطابق۔سیدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ نے جب یہ آیت کریمہ تلاوت کی تو فرمایا اس آیت مبارکہ سے بڑھ کر مغفرت کے لئے امید افزا کوئی اور آیت کریمہ نہیں۔اور فرمایا لَایُشَاكِلُ بِالْعَبْدِ اِلَّا الْعِصْیَانِ وَلَایُشَاكِلُ بِالرَّبِّ اِلَّا الْغُفْرَانِ ط بندہ کی جبلت فطرت کا طبعی تقاضا عصیان ہے اور رب کریم کی ذات رحمت کا تقاضا غفران ہے ۔

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا لیکن تو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو بہت کی جہنم کی تدبیر لیکن تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

(۳) نسمہ قدسیہ:

☆ نماز صرف اس صورت ظاہری میں محدود نہیں ہے۔بلکہ یہ عالم غیبُ الغیب میں ایک حقیقت رکھتی ہے۔جب تک کوئی اس حقیقت تک نہ پہنچے گا وہ نماز کے کمال کو کیا پا سکے گا۔وہ حقیقت اس ظاہری صورت نماز کے ساتھ وابستہ ہے۔جبکہ محبوب کردگار ﷺ کے لئے نماز

Marfat.com

راحت جان ہے اور آنکھ کی ٹھنڈک کا راز مضمر ہے۔ بمقتضائے مَنۡ لَّمۡ یَذُقۡ لَمۡ یَدۡرِ ؕ جس نے چکھا نہیں وہ کیا پائے گا۔

④ نسمہ قدسیہ:

مُحِبُّ اللّٰهِ فِی اللّٰهِ سَقِیۡمٌ ؕ اللہ کا محبّ دنیا میں ہمیشہ بیمار دکھی رہتا ہے حضور پُر نور رسید لولاک علیکَ الصلوٰۃُ والسّلام ؕ دائم الحزن متواصلُ الفکر تھے آپ کے حزن کو روز جزاء وسزا ربُّ العزّت امت کی راحت، شفاعت میں بدل دے گا۔ حزن کا مبدّل شفاعت امت ہے ؎

مفسانیم آمدہ در کوئے تو ‏ شیئاً لِلّٰہ از جمال روئے تو
دست بکشا جانب زنبیل ما ‏ آفرین بردست تو برباز وئے تو

⑤ نسمہ قدسیہ:

☆ عبادت ''نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ'' نہ خوف خدا سے ہو نہ طمع جنت۔ محض امتثال لِامر اللہ اور رضاء الٰہی سے ہو اور استعانت میں اسی سے اس کو مانگو کہ معرفت الٰہی کا ایک شمہ ہزار ہا نعماءِ بہشتی سے زیادہ فرحت بخش ہے۔ نماز میں معرفت کے حصول اور ذات محبت کے وصال کی خوشبو ہے۔ فرشتوں پر فوقیت بشر کو اس معرفت کی بناء پر ہے کہ مقصود حصول ہے وصول نہیں۔ مطلوب قرب ہے ادراک نہیں کہ ادراک محال ہے ؎

اگر خواہم بتو خواہم نخواہم ماسوائے تو ‏ نخواہم دردو عالم جز محبتؔ دردِ الفتہا

⑥ نسمہ قدسیہ:

☆ کعبۃُ اللہ کی سرزمین، زمین کا عرش ہے یہی وجہ ہے کہ حرم کعبہ میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے ثواب کا درجہ رکھتا ہے۔ اور اس کا طواف قدسیوں کے کعبہ عرشی بیت المعمور کے طواف کی مانند ہے اور کعبۃ اللہ کا مطوف، معتکف، راکع اور ساجد سدرۃ نشین کا بالا نشین ہے ؎

یہ قیام و قعود یہ رکوع و سجود ‏ حمد و ثنا تمنائے ہست و بود
ابتدائے ثنا انتہائے سلام ‏ درحقیقت حرم کعبہ سے اس کی نمود

⑦ نسمہ قدسیہ:

☆ نماز ذکر الٰہی ہے لقولہ تعالیٰ (پ ۱۶ سورہ طٰہٰ آیت نمبر ۱۴)

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ ؕ معنی مرادی یہ کہ نماز سے مقصود اصلی ذکر الٰہی ہے

Marfat.com

یہ مقام متابعت مصطفیٰ ﷺ کے بغیر ناممکن ہے۔ بالفرض اگر کچھ حاصل ہو جائے تو وہ استدراج ہے۔اس کا نتیجہ دنیا میں حرماں نصیبی اور آخرت میں خسران مبین ہے۔

محال است سعدی زراہِ صفا — تواں رفت جز در پے مصطفیٰ ﷺ

⑧ نسمہ قدسیہ:

☆ کتابٌ مَّسْطُوْرٍ فِی رِقٍّ المنشور ؎ مخدوما! نماز میں لذت یاب ہونا بہت بڑی دولت ہے۔ ہمارے حضرات فرماتے ہیں کہ غیر منتہی ''مبتدی'' کو نماز میں لذت میسر نہیں۔ علی الخصوص فرائض میں۔ اسی لئے ابتداء میں زیادہ سے زیادہ نفلی نمازوں میں لذت محسوس ہوتی ہے۔لیکن نہایۃ النہایہ ''آخر'' میں یہ نسبت فرائض سے مربوط و متعلق ہو جاتی ہے ؎

''ایں دولت اکنوں تا کرا دہند'' — وَالسَّلام مَعَ الْاِکْرام ؎

⑨ نسمہ قدسیہ:

☆ نیز فرمایا نماز کے وقت جو لذت حلاوت دنیا میں حاصل ہوتی ہے۔نفس کو اس کار میں بالکل کوئی دخل نہیں۔ هَنِيًا لِاَرْبَابِ النَّعِيْمِ نَعِيْمُهَا ؎ مبارک ہوں نعمت والوں کو نعمتیں۔نماز کا مرتبہ دنیا میں ایسا ہے جیسا کہ آخرت میں رویت باری تعالیٰ ؎ دنیا و آخرت کے درمیان موت ایک پل ہے۔اَلْمَوْتُ جِسْرٌ يُوْصِلُ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ ؎ جو حبیب کو حبیب سے ملاتا ہے۔بمصداق اَلْمَوْتُ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ ؎ موت مومن کے لئے تحفہ خداوند قدوس ہے۔کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ موت ایک پیالہ ہے جو ہر ذی نفس نے پینا ہے۔اور قبر ایک دروازہ ہے جس سے ہر ایک نے گزرنا ہے تب محبوب حقیقی کو پانا ہے۔جو منزل مقصود ہے ؎

اَلْمَوْتُ قَدَحٌ كُلُّ نَفْسٍ شَارِبُوْهَا — اَلْقَبْرُ بَابٌ كُلُّ نَفْسٍ دَاخِلُوْهَا

⑩ نسمہ قدسیہ:

☆ نماز جو کہ معراج المومن ہے دنیا سے کٹنے۔اور آخرت سے جڑنے کا ذریعہ ہے۔حالت نماز میں جو حجاب عبد اور معبود کے درمیان ہے اٹھ جاتا ہے بالمشافہ وہ اپنے رَبّ سے ہمکلام ہوتا ہے اور اس کی تسبیح پڑھتا ہے نیز فرمایا کعبۃ اللہ عابد اور معبود، کے درمیان ایک رُخ اور سمت ہے نیز فرمایا جب تک کعبۃ سے باہر تھا۔تو کعبۃ اللہ کی سمت کا قیدی تھا اور جب اندر چلا گیا تو کوئی قید نہیں یہ مقام تلوین سے تمکین کی طرف اشارہ ہے۔جو مقام ولایت سے ہے ؎

Marfat.com

اندروں کعبہ رسم قبلہ نیست   چہ غم ار غواصِ پا حیلہ نیست

⑪ نسمہ قدسیہ:

☆ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ صدیقیہ رسولیہ کے بزرگوں کا طریقہ خادم بننا ہے نہ کہ مخدوم۔
سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ ؏ اور فرمایا سلسلہ عالیہ میں وجہ امتیاز متابعت سنت مطہرہ اور اجتناب بدعت پر ہے یہ طریقہ تمام طریقوں سے افضل ہے۔ ظاہراً سنت مطہرہ سے مزیّن اور باطناً انوار طریقت سے منور ہو۔ یہ سلسلہ عالیہ شرک اور بدعت سے مِنْ کُلِّ الوُجوہ پاک ہے۔

ایں سلسلہ ازطلائے ناب است   ایں خانہ تمام آفتاب است

⑫ نسمہ قدسیہ:

☆ جاننا چاہئے۔ نماز شریعت مطہرہ کا خلاصہ ہے۔ شریعت صورت حقیقت ہے اور حقیقت معنیٰ۔ صورت معنیٰ سے اور معنیٰ صورت سے جدا نہیں ہوتے۔ معنیٰ تک پہنچنا بے توسط صورت مستحیل ہے اور صورت پر اکتفا کرنا اور معنیٰ سے جو کہ مقصود ہے غافل ہونا صریح نقصان ہے۔ ''نماز صورت اور معنیٰ دونوں کا مجموعہ ہے۔ جس سے اعمال شریعت اور قلب پر احوال طریقت ہیں۔''

علم طریقت ہمچو مسکہ، علم شریعت ہمچو شیر   کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

⑬ نسمہ قدسیہ:

☆ نماز دارالدنیا میں دارالآخرت کی مانند ہے یہ محل رضا و شادی ہے۔ دنیا محل درد و فقدان ہے۔ اس دار فانی کی بہترین چیز اگر کچھ ہے تو درد و اندوہ ہے۔ اور اس دسترخواں کی عمدہ نعمت سوز وگداز ہے اور اس کی بے آرامی درحقیقت آرام ہے۔ یہاں کے سوز میں ساز ہے۔ اور یہ دارالہجرۃ ہے دارالوصل نہیں یہ بلاؤں کا گھر ہے آزمائش گاہ ہے آرامگاہ نہیں۔ دنیا مقام سفر ہے حضر نہیں۔ اس سفر وسیلہ ظفر کے دو بازو ہیں رزق حلال، صدق مقال اور صبر اور صلوٰۃ سے یہ سفر طے کیا جاتا ہے۔

⑭ نسمہ قدسیہ:

☆ بروایت صحیحہ: کُلُّ نَبِیٍّ اُوْذِیَ وَکُلُّ وَلِیٍّ ابْتُلِیَ وَالْبَلَاءُ بِقَدْرِ وِلَایَۃٍ ؏ اس دار دنیا میں۔ ہر نبی ایذا دیا گیا ہے اور ہر ولی مبتلائے بلا ہوا ہے اور بلا بمرتبہ ولایت ہے۔ ایک مقام پر فرمایا اَلْمُؤْمِنُ اَشَدُّ الْبَلَاءِ ؏ مومن پر سخت ابتلاء ہے ایک روایت حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا ہے۔ مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ مِثْلَ مَا اُوْذِیَ ؕ جتنا میں ایذا دیا گیا ہوں اتنا کوئی نبی ایذا نہیں دیا گیا۔ مومن کے لئے یہ دار دنیا آزمائش گاہ۔ بفضلہٖ تعالیٰ دار آخرت راحت کدہ اور آرمگاہ ہوگی۔ جبکہ صبر اور صلوٰۃ زاد سفر حیات ہو۔

⑮ نسمہ قدسیہ:

☆ نماز سے اصل طلب کرنا دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ اور حباب کو طشت آب میں تلاش کرنا ہے۔ اصل آخرت کا حصہ ہے۔ لَوْ کَشَفَهٗ لَاَحْتَرَقَتْ سُبُحَانَهٗ وَجْهَهٗ اِنْتَهٰی بَعْدَهٗ مَرَّةً مِنْ خَلْقِهٖ ؕ پردہ اور حجاب حق تعالیٰ کا ایک نور ہے اگر اس پردے کو ہٹادے تو ذاتِ حق کے انوار تمام مخلوق کو جلا کر خاکستر کردے جیسے حق تعالیٰ کی ایک تجلی نے کوہ طور کو سرمہ بنادیا۔ اور جلیل القدر رسول اس جلوہ کی تاب نہ لاکر بیہوش ہوگئے۔ یہ دار ہجر ہے دار الوصل آ گے آرہا ہے۔ وہ ہجر جو میرے محبوب کی مرضی ہے اور وصل میری مرضی لہٰذا مجھے وصل سے ہزار درجہ ہجر پسند ہے کہ وہ میرے مولیٰ کی مرضی ہے۔ ''مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ''

ہجر یکہ بود مرا محبوب　　　از وصل ہزار بار بہتر

⑯ نسمہ قدسیہ:

☆ مومن نماز کے امور عجیبہ اور کیفیات سے اللہ تعالیٰ سے وہ قرب پاتا ہے۔ جو اس کے علاوہ میں متصور نہیں۔ اللہ تعالیٰ بندے کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ؕ (پ ۲۶ سورۃ ق آیت کریمہ ۱۶) گو وہ عادل ہے اور بندہ رب سے اس وقت سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے جبکہ وہ نماز کے سجدہ میں ہوتا ہے۔ غفلت اور حجاب کے پردے سجدہ سے دور ہوجاتے ہیں۔ اگر نقد جان دے کر وصل دوست ہوجائے تو یہ سستا سودا ہے ۔

گر بہ نقد جان توانستے خریدن وصل دوست　　　طالب وصل تو بودے ہر کہ جانے داشتے

⑰ نسمہ قدسیہ:

☆ فرمایا نماز میں کرامات عظیمہ کی طرف توجہ، لذّت روحی، اور حظِ نفسی کا وقوع ہوتا ہے۔ اس سے بچنا چاہئے۔ مقصود کی تمنا اور آرزو کرنی چاہئے۔ جو چاہتے ہیں وہ آتا نہیں۔ جو آتا ہے وہ چاہتے نہیں ۔

یارے باشد وئے آید　　　غیرے آید وئے شاید

Marfat.com

فرمایا: یار مطلوب ہے وہ آتا نہیں۔ غیر آتا ہے وہ چاہتے نہیں ؎

عاشقی ہاکز بے رنگے بود   عشق نبود عافیت ننگے بود

جو عشق رنگ روپ کی وجہ سے ہوتا ہے وہ عشق نہیں ہوتا۔ باعث ننگ ہوتا ہے اَلْمَجَازُ قَنْطَرَةُ الْحَقِيقَةِ ؎ یہ حقیقت نہیں مجاز ہے اور مجاز حقیقت کا پُل ہے ؎

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں
ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں

⑱ نسمہ قدسیہ:

☆ اہل جنت کو کسی چیز کا افسوس نہ ہوگا۔ مگر ان اوقات کا جو انہوں نے دنیا میں ذکر و فکر اور صوم وصلوٰۃ کے بغیر گزارے۔ وقت کو غنیمت جان کہ دنیا کا ایک سانس آخرت کے درجات اور مقامات سے برتر و بہتر ہے۔ کہ وہ تمام مدارج اخروی ایک سانس کا مال ہیں۔ جو نفی و اثبات سے نکلا۔ زندگی کی عمر کا ایک ایک لمحہ سانس کی حفاظت کر۔ تجھے شرم نہیں آتی کہ سو سال زندگی گزار لی اور اس راہ میں قدم نہیں رکھا ؎

عمر حیات یکدم واز شوق پائے کوب   شرمے نداشتی کہ صدسال زیستی

⑲ نسمہ قدسیہ:

☆ اے طالب! تیرا کام دوام عبادت اور قیام عبودیت ہے۔ رہا دوام آگاہی تو یہ محض اس کے فضل اور اس کی عنایت سے ہے۔ خَيْرُ الْاَعْمَالِ اَدْوَمُهَا ؎ بہترین عمل وہ ہے جو مسلسل اور ہمیشہ بلاناغہ ہو خواہ تھوڑا ہو بفرمان ذی شان رب الرحمٰن اَحْسَنُ عَمَلًا (پ ۲۹ سورۃ الملک آیت نمبر ۲) آیا ہے۔ اَحْسَنُ عمل فرمایا ہے اَكْثَرُ نہیں فرمایا۔ دوام ذکر کثرت یا عدد نہیں بلکہ دائم الحضوری اور استحضار قلبی کا نام ہے اور جس ذکر میں حضوری نصیب ہو اس کو اہل سلوک فکر سے موسوم کرتے ہیں۔

⑳ نسمہ قدسیہ:

☆ اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْكَرَامَةِ ؎ عمل پر استقامت ہزار ہا کرامات سے بلند و برتر ہے۔ فرمایا كُنْ طَالِبَ الْاِسْتِقَامَةِ لَا طَالِبَ الْكَرَامَةِ ؎ رب قدوس سے استقامت عمل طلب کر نہ کہ کرامت۔ طالب استقامت بن نہ کہ طالب کرامت۔ کیونکہ تیرا رب تجھ سے

Marfat.com

استقامت چاہتا ہے اور تیرا نفس تجھ سے کرامت۔ اپنی چاہت کو اللہ ربُّ العزّت کی چاہت پر قربان کر دے ۔

''مرضی مولیٰ از ہمہ ازلیٰ''

☆ کرامت، ولایت کی دلیل نہیں۔ صحابہ کرام ''خَیرُ القُرُوْنِ قَرْنِی'' کے زمانہ خیر میں جو کہ ولایت کبریٰ کی انتہائی منزل پر فائز المرام تھے۔ ''لفظ قرنی'' ق سے صدیق۔ ر سے عمر۔ ع سے عثمان اور ی سے مراد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان کے زمانہ کو بھی حضور ﷺ نے میرا زمانہ سے تعبیر فرمایا۔ ان سے کرامت کا ظہور کم ہوا ۔

حاجت مشاطہ نیست روئے دلآرام را

کرامت سے آراستہ پیراستہ ہونے کی ضرورت نہیں ''آفتاب آمد دلیل آفتاب'' سورج جب نکلتا ہے تو کل عالم دیکھتا ہے اشتہار دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ فافہم

۲۱ نسمہ قدسیّہ:

☆ نماز کو حرز جان اور وظیفہ روح بنالے کہ وہ تیرے رگ رگ میں سما جائے۔ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی طلب کا نتیجہ وصول ہے یا قبول۔ وصول جو مقصدِ حقیقی ہے اگر بالفرض والتقدیر یہ حاصل نہ بھی ہو تو حق سبحانہٗ کا قبول تو ہر حال حاصل ہے کہ ایک ایک لمحہ اس کی یاد میں گزر رہا ہے بس یہی غنیمت ہے ۔

زندگی آمد برائے بندگی زندگی بے بندگی شرمندگی

۲۲ نسمہ قدسیّہ:

☆ بفرمان ذی شان رب الرحمٰن ط (پ۲۷ سورۃ الذاریٰت آیت کریمہ ۵۶)

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ط ای یَعْرِفُوْنَ ط نہیں پیدا کیا ہم نے انسان کو اور نہ جن کو مگر اس لئے کہ وہ عبادت کریں۔

☆ جمہور علماء کرام اہلسنت والجماعت نے اس کا مفہوم یَعْرِفُوْنَ سے کیا ہے معرفت خداوند قدوس کے لئے پیدا کیا ہے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ کی ذرہ بھر معرفت عاشق ذاکر کو وہ حلاوت اور لذت قلبی، سرور اور سکون ذہنی اور اطمینان بخشتی ہے کہ نعمائے بہشتی بھی اس کے سامنے ہیچ ہیں۔ معرفت کا مقصود لقاءِ الٰہی ہے ۔

Marfat.com

ایں دعائے من بدرگاہِ ذُوالجلال جلوہ جاناں ماپیش ازمرگ بنم آشکار

(۴۳) نَسمہ قدسیّہ:

☆ نماز ایک دلربا اور محبوب رازِ عبادت ہے اس کی صورت زیبا کو یا اس عالم مجاز میں ارکان مخصوصہ کے ساتھ اور ان کی ادائیوں اور رعنائیوں کو آدابِ خشوع وخضوع۔ قیام رکوع اور سجود کے ذریعہ ظاہر کیا گیا ہے۔ جو نماز کی ظاہری صورت زیبا کا شیدائی اور فدائی نہ بنے گا وہ اس کی حکمتوں اور رازوں کو کیا سمجھ سکے گا۔ اس کا ظاہر جو اسم احمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے عیاں ہے اور ان کے نہاں پر فریفتہ وشیفتہ ہو جا۔ رات بھر میں اس کے گیسو پر پنجہ مارتا ہوں تو میرے ہاتھ سے مشک کی خوشبو مہکتی ہے کیا یہ غنیمت نہیں کہ صبحدم اس کے دامن تک میرا ہاتھ ہے۔ اگر چہ وہ مہ لقا نہ پا سکا۔ گل نہ سہی نکہت گل ہی سہی۔ اس کی خوشبو کی مہک میرے لئے کافی وافی اور شافی ہے ؎

چکد مشک تراز دستم چو آں گیسو چنگ افتد دمد صبح از گریبانم گر آں مہ در مانہ آید

(۴۴) نَسمہ قدسیّہ:

☆ فرمایا میں نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ سے محبت دوستی کروں اور جب غور کیا تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی دوستی میری دوستی سے پہلے ہے۔ اور فرمایا کہ نمازی نماز میں تین عیدیں مناتا ہے۔ سب سے پہلے توفیق الٰہی سے نوازا جاتا ہے۔ (۲) ادائیگی نماز جو مقصود اصلی ہے۔ (۳) پھر قبولیت سے مشرف فرمایا جاتا ہے۔ نماز حق جلشانہ کی جانب سے مومن کے لئے بشارت عید کا تحفہ ہے ؎

نماز عطا کردی خدا و مصطفیٰ نے جو تحفہ ہے یہ عیدین کا مومن کے واسطے

(۴۵) نَسمہ قدسیّہ:

☆ نماز میں استحضار قلبی اور جمعیت قلبی معتبر ہے اور سجدہ میں قرب رَبُّ العِزت جَلَّت شَانُہٗ کا۔ جان ودل کا قرب ہے نہ کہ بدن کا۔ جناب سُہیل یمنی خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بظاہر بدنی طور پر دور تھے۔ لیکن جان ودل سے قریب، ابوجہل علیہ لعنۃ اللہ من یوم الازل الی یوم الابد ؂ بظاہر قریب تھا لیکن روح وجان سے دور بلکہ بہت دور یہاں قرب میں آب و گل کے قرب کا اعتبار نہیں ؎

گر در یمنی کہ با منی پیش منی در پیش منی کہ بے منی در یمنی

آپ اگر چہ ملک یمن میں تھے۔ مگر میرے دل میں ہیں۔ تو گویا آپ میرے قریب ہیں

Marfat.com

اور اگر آپ میرے سامنے مجلس میں بیٹھے ہیں۔ مگر ہمارے بخیال اور دل میں نہیں تو گویا آپ بہت دور بہت دور ہیں ؎

اویس گو تھے دور مگر وہ قریب ہوگئے ابوجہل تھا بہت قریب مگر دور ہوگیا

㉖ نسمہ قدسیّہ:

☆ مخدوما! بعد الحمد والصلوٰۃ اور ارسال سلام۔ موت پر تو انداز ہو رہی ہے اجل مُسمّٰی قریب ہے اور مجھ سے کچھ نہ ہو سکا۔ جَآءَتِ الْمَوْتُ بِحَذَاءِ قَبْرِهٖ وَجَآءَتِ الرَّجْفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَة ط کے مطابق موت آگئی قبر سامنے ہے اور اس کے ساتھ رجفہ اور رادفہ بھی آہی گیا ہے۔ ہائے عمر کا عمدہ حصہ ''شباب'' ہوا و ہوس میں بسر ہوگیا اس کے ہاں اب اپنے گناہوں کا عذر کیا چاہوں کہ میرے جسم سے بوجہ شرم پسینہ کی بجائے خون ٹپکتا ہے ؎

اکنوں چہ عذر گنہ ہاں خویشتن خواہم کہ شرم خون چکداز بدن بجائے عرق

☆ راجی رحمت ربیّ یہ رباعی اپنے حسب حال پا کر کہتا ہے ''راندۂ عالم سوئے تو آید باز'' ؎

رحمت کا تیرے امیدوار آیا ہوں منہ ڈھانپے کفن سے شرمسار آیا ہوں

چلنے نہ دیا بارِ گنہ نے مجھ کو تابوت میں کاندھوں پہ سوار آیا ہوں

مجرم کو نہ شرماؤ احباب کفن ڈھک دو منہ دیکھ کے کیا ہوگیا پردے میں بھلائی ہے

㉗ نسمہ قدسیّہ:

☆ قبر کی روشنی نماز تہجد سے اور پاکیزہ زندگی فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً (پ۱۴ سورہ نحل آیت کریمہ ۹۷) شب بیداری سے میسر آتی ہے اور چہرہ کی رونق پنجگانہ نماز سے۔ گریہ زاری سے استغفار کر اور ادب و محبت سے درود شریف سے رطب اللسان ہو جا۔

جو شہیدان خدا ہیں ان کو مردہ مت کہو زندگی اُن کی خدا فرماتا ہے لَاتَشْعُرُوْنَ

(پ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۵۴)

㉘ نسمہ قدسیہ:

☆ عقائد اہلسنت و جماعت نُور علیٰ نُور اور مقبول بارگاہ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ اولیآء کاملین اسی مبارک گروہ مسلکِ اہل سنت سے ہوئے ہیں اور کسی نہ کسی آئمہ اربعہ مجتہدین کے مقلد ہوئے ہیں۔ غیر مقلد اور دیگر کسی فرقہ میں کوئی ولی نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہم نشینی ہم جلیسی اولیاء کرام عنایت فرمائے۔ ہم تو صحابہ کہف کے در کے کتے کی مانند صحابہ رسول کے در پر پڑے ہیں

Marfat.com

یا ہماری مثال اس مکھی کی مانند ہے جو حلوائی کی دکان کو چھوڑ کہیں نہیں جاتی ؎

تو خواہی آستین افشاں چو خواہی دامن اندر کش
مگس ہرگز نخواہد رفت از دکان حلوائی

الحمد للہ راقم الحروف اس سعادت مند گروہ اہلسنت و جماعت سے ہے مذہباً حنفی مسلکاً نسبت کے لحاظ سے نقشبندی مجددی ہے اور نام کے لحاظ سے اول اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آخر اسم اعظم اللہ جلشانہ، اور درمیان میں یہ ناچیز بندہ "محمد عنایت اللہ" ؎

یارب تو کریمی و رسول تو کریم صد شکر ہستیم میان دو کریم

(۲۹) نسمہ قدسیہ:

☆ فرمایا اہلسنّت و جماعت ہی مسلک حقہ مرضیہ ہے۔ بمطابق حدیث پاک عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ خُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ ؎ سے خلفاء راشدہ مہدیین معہ جملہ صحابہ کرام کی جماعت مراد ہے۔ انہیں کے دامن سے وابستہ رہنے کا حکم صادر فرمایا گیا۔ صریح ہدایت سنت اور جماعت کی پیروی پر منحصر ہے۔ اہل علم و عرفان نے حق کو فرقہ ناجیہ اہلسنت و جماعت اور دین حقہ کو خیر القرون کے مذاہب اربعہ آئمہ مجتہدین میں منحصر فرمایا۔ اس کے علاوہ سب خرط القتاد ہے۔ كَمَا لَا يَخْفٰى اَهْلَ الْبَصَرِ وَالْبَصِيْرَةِ ؎

(۳۰) نسمہ قدسیہ:

☆ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانِ مِنَ الْمَلِكِ الْمُنْعَامِ ؎ وحی الٰہی کے مخاطب اول اور حضور آخر الزمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تربیت یافتہ اور فیض یافتہ تھے۔ "اَلصُّحْبَةُ مُؤَثِّرَةٌ" افادہ اور استفادہ صحبت پر منحصر ہے۔ انہوں نے جو کچھ بھی پایا حضور پُر نور علیٰ نور رسید یوم النشور و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سے پایا اور صحابی کہلائے صحابی صحبت سے ہے۔ وہ آپ کے خلق عظیم اور اوصاف حمیدہ سے کَمَا حَقَّهٗ موصوف تھے رب کریم سے انہیں معیار دین و ایمان بنایا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کا ادب اور اہلبیت اطہار کی محبت کو عین ایمان قرار دیا۔ ان کا گستاخ بے ادب بارگاہ خداوند قدوس کا مردود ہے۔ اور امت مسلمہ کے راہ ہدایت اور آپ کی ہر ادا سنت کے امین ہیں ؎

صحابی وہ صحابی جن کی ہر صبح صبح عید ہوتی تھی خدا کا قرب ملتا تھا نبی کی دید ہوتی تھی

Marfat.com

(۳۱) نسمہ قدسیہ:

☆ فرمایا حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا ؕ دنیا میں اپنے اعمال کا اپنی زندگی میں محاسبہ کرو۔قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے لِمَنِ اسْتَوٰی یَوْمَا مَغْبُوْنٌ ؕ اگر تمہارے دو دن عمل میں برابر ہوئے تو تم سمجھ لو کہ تباہ ہو گئے۔

☆ سرکار فیض بار غوث اعظم کا ارشاد گرامی اپنی شب تاریک کو اپنی قبر کی رات تصور کر کے اپنے اعمال کا محاسبہ کیا کرو۔ دنیا و دین سنور جائیں گے۔ روز قیامت رب قدوس بندہ سے سب سے پہلے نماز کا حساب لے گا اور اگر نمازیں صحیح اور مکمل ہوئیں تو نجات بفضلہٖ تعالیٰ ہو جائیگی ؎

روز محشر کہ جان گداز بود　　اوّلین پرسش نماز بود

(۳۲) نسمہ قدسیہ:

☆ فرمایا حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّاٰتُ الْمُقَرَّبِیْنَ ؕ نیکوں کی نیکیاں، مقربین کے لئے درجہ گناہ کا رکھتی ہیں۔ عابدین کی توبہ بوجہ گناہ ہوتی ہے اور عارفین کی توبہ عبادت میں غفلت اور قصور سے ہوتی ہے۔ اللہ جلشانہ عابدین کی لغزشوں اور عارفین کی غفلتوں کو اپنی کمال شان بندہ نوازی سے معاف فرماتا ہے ورنہ کہاں وہ بارگاہ بے نیاز اور کہاں یہ پیکر عجز و نیاز۔ زاہد اور عاشق کی نماز میں فرق ہے۔ عابد اور عارف دونوں اپنے اپنے مقامات کے لحاظ سے نماز پڑھتے ہیں زاہد تو ایک رات میں ایک دن کی مسافت طے کرتا ہے جب کہ عابد کو عرش عظیم تک پہنچنے کے لئے پچاس ہزار سال کی مدت درکار ہے لیکن عارف کی سیر ہر آن بادشاہ حقیقی کے تخت تک ہوتی ہے۔ وہ چشم زدن میں شاہد حقیقی کے جلووں میں گم ہو جاتا ہے ؎

سیر زاہد ہر شبے یک روزہ راہ　　سیر عارف ہر دمے تخت شاہ

☆ عارفین صادقین کی نماز کے مدارج و مقامات پر کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے ''فتدبّر ؕ''

عابداں اندر نماز عارفاں اندر نیاز　　عاشقاں در سوز و ساز از شوق وصل یار

(۳۳) نسمہ قدسیہ:

☆ ''نفحات الانس۔ مولانا نورالدین عبدالرحمٰن جامی قدس سرہٗ السامی'' نے فرمایا:

نماز کی اصل جڑ ایمان ہے۔ کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت ایمان ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ باغ ہدایت

Marfat.com

ہے اس میں الف احدیت کا سر مچو پوشیدہ ہے اس سرمہ دانی اور سرمچو سے مشاہدہ کی بینائی حاصل ہوتی ہے۔ "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ" یہ چشمہ ایمانی ہے۔ کلمہ توحید دعویٰ ہے کلمہ رسالت دلیل اور توحید پر صحیفہ لاریب حجت ہے اَشْھَدُ اللہ کی گواہی اس پر گواہ کافی وافی شافی ہے ؎

بر وحدتش صحیفہ لاریب حجتیست — اینک نوشتہ از شَھِدَ اللّٰہ برآن گواہ

☆ اسم محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دومیم کی دونوں آنکھوں سے جو کہ دوالٰہی چشموں شراب طہورا توحید اور شَھِدَ وشہادت کا منبع ہے ھویت کا چشمہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دومیم کے چشمے سے جاری ہے اس کلمہ شہادت میں ایک مخفی راز اور پوشیدہ نکتہ ہے۔ نقطہ بصورت مگس مکھی ہوتا ہے۔ "کلمہ توحید، کلمہ رسالت" نقطہ سے خالی ہیں ان میں کوئی نقطہ 'نقص' نہیں پاک تر اور پاکیزہ ترین ہے۔ اور شہد کی مکھی کی سی طبیعت رکھنے والے شخص کے ڈنگ مارنے کی آلائش سے پاک ہے یعنی معترض کے اعتراض سے بالاتر اور شک وشبہ سے منزہ ومبرا ہے ؎

لیکن انگشت شہادت سوئے ایں شہد دراز — باشد آئی زموسہائے مگس طبعاں باز

۳۴ نسمہ قدسیہ:

☆ نماز پڑھنے کے بعد سرتاج اولیاء نقشبنداں یہ دعا مانگتے۔ اے میرے پروردگار! اگرچہ کاسنی کڑوی ہوتی ہے۔ مگر آخر ہوتی تو باغ ہی میں ہے۔ میں اگرچہ بہت گناہ گار ہوں مگر تیرے پیاروں سے مجھے نسبت تو ہے تو انہی کا صدقہ مجھ پر فضل وکرم فرما۔ یاد رہے روز قیامت نسبت کام آئے گی۔ اگر نسبت نہ ہوئی تو سب کچھ بیکار ہے ؎

الٰہی تو ہمیں غم سے چھڑا دے گا تو کیا ہوگا — رہ عرفاں غریبوں کو بتادے گا تو کیا ہوگا

تو صدہا کافروں کو دولت اسلام دیتا ہے — مسلمان مجھ سے فاسق کو بنادے گا تو کیا ہوگا

۳۵ نسمہ قدسیہ:

☆ دعا: اے ربّ العلمین! اگرچہ ہم تیرے دوستوں میں سے نہیں ہیں۔ لیکن ان سے محبت رکھتے ہیں۔ ہم معذور ہیں مغرور نہیں۔ اے ربّ العلمین! ہم مجرم ہیں مشرک نہیں۔ عاصی ہیں مگر باغی نہیں۔ ان بزرگوں کے طفیل ہم کو بخش دے۔ غیریت کے حجاب اور بشریت کے برقعے کو چہرے سے ہٹا دے۔ ہم کو مرتبہ عزت وصل عنایت فرما۔ اور ان کے آستان عرش نشان کے خاک نشینوں میں بٹھا دے اور ان کے شرف محبت سے ہم گمراہان دشت گمراہی کو شہرستان ہدایت

Marfat.com

میں پہنچا۔ ہم تشنگانِ سُراب غفلت کو بحرِ محبت کا آب حیات عنایت فرما۔ اے ذُوالفضل العظیم ہم پر فضل فرما ہم تو محض فضلی ہیں۔ تیرے فضل کے پروردہ ہیں نہ علم ہے نہ فہم نہ عقل ہے نہ شکل اور نہ عمل اک محض تیرا فضل ہے فضل فرما۔ اے ربّ العلمین! تیرے فضل عظیم نے بہت سے ستر ۷۰ سالہ کافروں کو صرف ایک مرتبہ تیرا نام لینے سے قرب کے اعلیٰ علیّین کے مرتبہ تک پہنچا دیا۔ اور تیرے عدل نے ستر ۷۰ ہزار سالہ عزازیل کو ایک سجدہ نہ کرنے سے بُعد کے اسفلُ السافلین میں گرا دیا۔ اس سے سابقہ اعزازات چھین لئے گئے اور شکل بدل گئی اور تو نے لعنت کا طوق اس کے گلے میں بطور علامت پہنا دیا۔ اور اپنی بارگاہ رحمت سے نکال دیا ؎

عدل کریں تے تھر تھر کنبن اچیاں شاناں والے — فضل کریں تے بخشے جادن میں جہے منہ کالے
ایں رابری از صومعہ دردیر گبراں افگنی — ویں راکشی از بتکدہ سرحلقۂ مرداں کنی
عقل زبوں راکے رسد چوں و چرا درکار تو — فرماں دہِ مطلق تُوئی حکمے کہ داری آں کنی

۳۶ نسمہ قدسیہ:

☆ مخدوما! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ط شریعت مقدسہ میں نماز تمام کمالات ولایت کی اصل ہے اور تمام کمالات و درجات ولایت کا دارومدار نماز پر ہے۔ مخدوما! کمالات ولایت صورت شریعت کا نتیجہ ہیں اور کمالات نبوت حقیقت شریعت کا ثمرہ اور کمالات نبوت اور کمالات ولایت میں سے کوئی کمال بھی ایسا نہیں جو دائرہ شریعت سے باہر اور شریعت مطہرہ سے مستغنی ہو۔ وَالسَّلَامُ مع الاِکرام ؎

''از ہر چہ میرود سخن دوست خوشتر است''

۳۷ نسمہ قدسیہ:

☆ حضور پُر نور سراپا نُور نُور علیٰ نُور رسید یوم النشور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعائے نور ط اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ وَنُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ وَنُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ وَنُوْرًا فِیْ بُشْرِیْ وَنُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ وَ نُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ وَنُوْرًا مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِیْ وَنُوْرًا مِنْ یَمِیْنِیْ وَنُوْرًا مِنْ شِمَالِیْ وَنُوْرًا مِنْ فَوْقِیْ وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِیْ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ نُوْرًا وَاَعْطِنِیْ نُوْرًا اَعْظَمْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

Marfat.com

○ نورِ ایمان، نورِ عرفان، نُورِ ایقان، نورِ قرآن، نُورِ ولایت نُورِ نبوت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نُور کے انوار ہیں۔ قرآن مجید فرقان حمید پ ۶ سورہ المائدہ آیت کریمہ ۱۵ میں رب کریم نے آپ کو نُورٌ فرمایا۔

تو ہے عین نُور تیرا سب گھرانہ نُور کا	تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نُور کا
باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نُور کا	مست بُو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نُور کا
شمع دل، مشکوۃ تن، سینہ زجاجہ نُور کا	تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نُور کا
ک گیسوہ دہن یٰ ابرو آنکھیں ع ص	کھٰیٰعٓصٓ ان کا ہے چہرہ نور کا
میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نُور کا	نُور دن دونا تیرا دے ڈال صدقہ نُور کا

۳۸ نسمہ قدسیہ:

☆ کقولہ تعالیٰ (پ ۹ سورۃ الانفال آیت کریمہ ۳۴) اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ط ولی متقی ہوتا ہے ولایت کا دارومدار تقویٰ پر ہے اور تقویٰ بغیر نماز ناممکن۔ فرمایا ہمارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ و السلام دو اسم سے مسمّٰی ہیں۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشارت کے مقام پر روح اللہ ''مبشر رسول حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام'' کے بیان میں اِسْمُهٗۤ اَحْمَدُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں پاک ناموں کی ولائتیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ ولایت محمدی مقام محبوبیت اصالۃ اور ولایت احمدی درجہ محبوبیت۔ سبحان اللہ یہ دونوں عجیب الشان نام مبارک ہیں۔ نام نامی احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلمہ احد سے مرکب ہے۔ صرف میم کا حلقہ جو مخصوص اسرار الٰہی سے ہے اس عالم چوں میں اس راز کے افشا کی گنجائش نہیں۔ کہ اس سرّ مکنون کو بیان بزبان کرسکیں۔ احدؔ اپنی شان اور عظمت میں احد ہی ہے اس کا کوئی شریک اور مثیل نہیں اور اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اس اسم میں میم عبودیت کا طوق ہے۔ جس نے عابد اور معبود کو متمیز کیا۔ ولایت محمدیہ کا معاملہ جب ولایت احمدی میں آیا تو ان دونوں کے انوار اور اسرار نماز سے منکشف ہوئے۔ نبوت کے انوار اور ولایت کے تمام مقامات تک پہنچنے کا واحد راستہ ایمان اور نماز ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَةِ حَالِهٖ وَرَسُوْلُهُ الْاَعْظَمُ ط

(پ ۲۶ سورۃ الفتح آیت کریمہ ۲۹) (پ ۲۸ سورۃ الصف آیت کریمہ ۶) (منہ الہدایت فی کشف بدایت والنہایت)

محمد احمد و محمود وے را خالقش بستود ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''	از وشد جود ہر موجود از وشد دیدہ ہا بینا
وصلی اللہ علی نُورٍ کزوشد نور ہا پیدا	زمین از حب او ساکن فلک در عشق او شیدا

Marfat.com

(۳۹) نسمہ قدسیہ:

☆ حدیث پاک لَاصَلٰوۃَ اِلَّابِفَاتِحَۃِ الْکِتٰبِ ط سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز جائز نہیں سورۃُ الفَاتِحَۃ قرآن کریم فرقان عظیم کا دیباچہ عنوان اور خلاصہ ہے۔ اس کے کئی نام ہیں (۱) سورۃ الفاتحہ۔ (۲) سورۃُ الشفا۔ (۳) اُمّ الکتب (۴) سورۃ الکنز (۵) کافیہ، (۶) وافیہ، (۷) شافیہ، (۷) سبع مثانی، (۹) نُور، (۱۰) رقیّہ (۱۱) الدُّعا (۱۲) سورۃ المناجات (۱۳) سورۃ التفویض (۱۴) سورۃ السّوال (۱۵) فاتحۃُ القرآن (۱۶) سورۃُ الصّلوٰۃ، سورۃُ الحمد وَغَیْرُ ذٰلِکَ بعض روایات میں ننانوے نام آئے ہیں یہ سات آیات کریمہ پر مشتمل سورۃ دوبار ایک بار فرش مکہ معظّمہ اور ایک بار عرش بریں پر شب معراج بغیر واسطہ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئی بدیں وجہ اس کا نام قرآن پاک کی اپنی زبان میں ''سبعہ مثانی'' ہے۔ قرآن پاک ہدایت کی کتاب ہے ہدایت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات ہے۔ اس سورہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد، شان ربوبیت کا تذکرہ جمیلہ ہے اور صفات رحمٰن درحیم کے بعد مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ میں یوم قیامت کا عقیدہ، عدل اور فضل کا بیان ہے۔ اور عبادت کا ذکر کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ استعانت کا بیان کہ خواہ بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ استعانت بالذات اسی ذات وحدہ کے لائق ہے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَاِلَیْکَ الْمُشْتَکٰی وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ ط وہی باقی سب عون الٰہی کا مظہر ہیں۔ ہدایت کی دعا صراط مستقیم پر چلنے۔ جاننے اور پہچاننے کی ہے صراطِ مستقیم پر چلنے والا ہدایت یافتہ گروہ انبیآء کرام۔ صدیقین عظام، شہدآء اور صالحین کی اتباع اور مغضوب فرقہ یہود بے بہبود نامسعود اور گمراہ نصرانی بے دین سے بچنے کی دعا ہے۔

بروایت صحیحہ:

☆ فرمایا جب امام نماز میں سورۃ الفاتحہ کی قرأت کرتا ہے۔ تو ملائکہ نوری بھی نمازی کے ساتھ آمین کہتے ہیں۔ فرشتوں کا آمین کہنا بہت بڑی سعادت کا حامل ہے۔ اس کے فضائل وفوائد لاتعدّ ولاتحصٰی ہیں کہ یہ اساس القرآن اُمُّ الکتب ہے۔

☆ مسئلہ فقہ حنفی۔ مقتدی امام کے پیچھے سورۃ الفاتحہ نہ پڑھے۔ عَلَیْہِ الْفَتْوٰی ط

بروایت صحیحہ:

قِرْاَۃُ الْاِمَامِ قِرْاَۃُ لَّہٗ ط امام کی قرأت مقتدی کا سننا ہی اس کی قرأت ہے۔

Marfat.com

علم دین فقہ است وتفسیر وحدیث ہرکہ خواند غیرازیں گردد خبیث

۴۰ نسمہ قدسیّہ:

☆ بفرمان ذی شان ربّ الرحمٰن ط ایمان کے بعد عمل صالحات سے دخول جنت کا وعدہ ہے۔ قرآن پاک نے سبب بعید کی طرف اشارہ فرمایا کہ جنّتی میرے محبوب پاک سیدلولاک علیک الصلوٰۃ والسلام کی سنت مطہرہ سے آراستہ پیراستہ اور اخلاق نبوی اوصاف مصطفوی سے مزین لباس اعمال صالحہ سے ملبوس ہوکر داخل جنت الفردوس ہوں گے اور حدیث پاک میں اشارہ ہے سبب قریب کی طرف۔ کہ فرمایا جنت الفردوس میں داخلہ محض رب کریم کی بے پایاں رحمت سے ہے۔

بروایت صحیحہ:

☆ قَالَ لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَحَدٌ اِلَّا بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ قَالَ وَاَنْتَ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نَعَمْ اَنَا فرمایا جنت میں کوئی بھی داخل نہیں ہوگا مگر اس کی رحمت کاملہ سے عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیا آپ بھی؟ فرمایا ہاں میں بھی اللہ الرحمٰن الرحیم کی رحمت کاملہ سے داخل جنت ہوں گا۔ سبحان اللہ! کتنے محبت بھرے انداز سے اُمت کو رحمت خداوندی کی طرف متوجہ کیا ؎

چوں شود اخلاق و اوصاف نکو ہست جنت خود توئی اے نیک خو

☆ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ:

○ شہنشاہ نقشبند السید محمد بہاؤالدین بخاری قُدس سرّہٗ الباری فرمایا کرتے ''مافضلیا نیم'' ہم محض فضلی ہیں اس کے فضل وکرم اور رحمت کے پروردہ ہیں۔ ہمارا علم، عمل سب اس کے فضل کا مرہون منت ہے۔ اور فرمایا ہمارا طریقہ سلسلہ عالیہ رسولیہ' صدیقیہ' نقشبندیہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت مُطہرّہ اور اتباع سے وابستہ پیوستہ ہے فقط وَالسَّلَامُ مَعَ الاکرام ط

☆ نیز فرمایا ہمارا یہ طریقہ قدسیہ نادرالوجود اور عروۃ الوثقٰی ہے۔ سنت نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بدرجہ کمال اقتداء اور اتباع کرنا اور آثار صحابہ کرام کی پیروی کرنا ''اہلبیت اطہار سے اظہار محبت اور ادب'' کرنا۔ اس راستہ میں ہم کو محض اپنے فضل سے لایا گیا ہے۔ آخر تک ہم اسی فضل کا مشاہدہ حق کرتے ہیں نہ کہ اپنے عمل کا۔ ہماری اس نسبت مبارکہ میں تھوڑے عمل سے بہت سی فتوحات ہیں مگر اتباع کی رعایت اور استقامت بالسّنۃ لازمی الامر ہے فافہم ؎

تو نقش نقشبنداں راچہ دانی تو حال پیکر جان راچہ دانی

Marfat.com

گیاہ سبز داند قدر باراں توخشکی قدر باراں چہ دانی
ہنوز از کاف کفرت ہم خبر نیست حقائق ہائے ایمان راچہ دانی
حقائق نماز از فیض آں توشہ اند توازحال مصنف را چہ دانی

☆ اَقُوْلُ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْقِ وَھُوالرَّفِیْقُ بِالتَّحْقِیْقِ وَاللّٰہُ اَدْعُوا وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ ط نماز کے فوائد شریفہ اور فضائل عظیمہ اعظم منافع دینوی اور مقاصد اُخروی بے حدو بے حساب ہیں جو براہین واضحہ اور دلائل نصِ قطعیہ سے ثابت ہیں جن کا احاطہ کرنا انسانی علم وعقل سے محال ہے یہ چالیس شہ پارے مشتمل برفضائل نماز مشتے نمونہ ازخروارے نقل کیے ہیں۔

گرتو مے خواہی کہ باشی دردو عالم ارجمند دائما باشی بہ حضور اولیاء نقشبند

○ اَقُوْلُ اَعَزَّ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ بِعِزَّۃِ الْعَزِیْزِ ط کتاب ہٰذا تحفۃ الصلوٰۃ اِلی الملکِ المختار کا موضوع نماز ہے جس کا ایک ایک حرف اور ایک ایک سطر تحریر کرتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت شان رفعت مقام تعریف وتوصیف ذہن پر طاری رہی۔ حقیقت ہے کہ نماز حقیقت محمّدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کی ایک کرن ہے۔ میرے لئے الحمدللہ والمنۃ ط یہی کافی وافی اور شافی ہے کہ میرے قلم کا قبلہ اور توجہ کا کعبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات ہے۔

محمّد محمود ہے کہ در جملہ صور ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' شدبہ انوار محمد جلوہ گر ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''
خدایا بدہ شوق ذاتِ رسول بدرد محمّد مرا کن قبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جو بلبل براں گل فدائیم بکن جو پروانہ جلوہ نمائیم بکن
شب وروز در وصلِ احمد گزار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمہ وقت در وصل احمد گذار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حیاتی مماتی ہمہ وقت ما عطا کن وصال مرا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
الٰہی غیر از ما دور گرداں بعشق خود مرا رنجور گردان
خدا در انتظار حمد ما نیست محمّد چشم براہ ثنا نیست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خدا مدح آفریں مصطفیٰ بس محمّد حامد حمدِ خدا بس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مناجاتے اگر باید بیان کرد بہ بیتے ہم قناعت تواں کرد
محمّد از تو مے خواہم خدارا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الٰہی از تو عشق مصطفیٰ را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دگرلب وامکن مظہر فضول است سخن از حاجت فزوں تر فضول است

Marfat.com

چشم داریم کہ دہد اشک مرا حسن قبول   آنکہ دُر ساختہ است قطرہ بارانی را

○ حقیقت یہ ہے اَلْاَمْرُ اَمْرُ اللّٰہِ وَالْبَیْتُ بَیْتُ اللّٰہِ وَالْعَبْدُ عَبْدُ اللّٰہِ ط امر اللہ کا امر ہے۔ مسجد اللہ کا گھر ہے۔ بندہ اللہ کا بندہ ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں صحیح معنوں میں اپنا بندہ بنائے۔ آمین ط

بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آن ختمِ رُسل امیرایوانِ وجود
دا رائے سریرِ حُسن و سلطانِ وجود
از بابِ کتاب آفرینش پرسی
آن نامِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است عُنوانِ وجود

وہ جو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کی مہر ختم النبوت ہیں وہی کائناتِ کُل کے دولہا ہیں۔ کائنات عالم کے محور اور حسن وخوبی سے مزیّن ہیں۔ وہی آفرینش کائنات کے دروازہ ہیں اور کائنات ہستی کی کتاب اوّل کے عنوان ''سیدنا محمد'' صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ تمام دین آپ کے دین کے انوار ہیں۔ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَمَرِ التَّمَامِ وَنُوْرِ الظَّلَامِ مَا اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ وَّاَقَامَ ط بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی وَصَامَ ط وَسَجَدَ وَقَعَدَ وَجَلَسَ وَاَقَامَ وَعَلٰی اٰلِہٖ صَحْبِہِ الْبَرَرَۃِ الْکِرَامِ ط

خاکپائے اولیائے نقشبند
محمد عنایت اللہ

Marfat.com

مناجات صبُوحی سیّدنا ابوبکر صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

خُذْ بِلُطْفِكَ يَا اِلٰهِىْ مَنْ لَّهٗ زَادٌ قَلِيْلٌ
مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ يَأْتِىْ عِنْدَ بَابِكَ يَا جَلِيْلُ

ذَنْبُهٗ ذَنْبٌ عَظِيْمٌ فَاغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ
اِنَّهٗ شَخْصٌ غَرِيْبٌ مُذْنِبٌ عَبْدٌ ذَلِيْلٌ

مِنْهُ عِصْيَانٌ وَّ نِسْيَانٌ وَّ سَهْوٌ بَعْدَ سَهْوٍ
مِنْكَ اِحْسَانٌ وَّ فَضْلٌ بَعْدَ اِعْطَآءِ الْجَزِيْلِ

طَالَ يَا رَبِّ ذُنُوْبِىْ مِثْلَ رَمْلٍ لَا تُعَدُّ
فَاعْفُ عَنِّىْ كُلَّ ذَنْبٍ وَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ

قُلْ لِّنَارٍ اَبْرِدِىْ يَا رَبِّ فِىْ حَقِّىْ كَمَا
قُلْتَ قُلْنَا نَارُ كُوْنِىْ بَرْدًا فِىْ حَقِّ الْخَلِيْلِ

كَيْفَ حَالِىْ يَا اِلٰهِىْ لَيْسَ لِىْ خَيْرُ الْعَمَلِ
سُوْءُ اَعْمَالِىْ كَثِيْرٌ زَادُ طَاعَاتِىْ قَلِيْلٌ

اَنْتَ شَافِىْ اَنْتَ كَافِىْ فِىْ مُهِمَّاتِ الْاُمُوْرِ
اَنْتَ حَسْبِىْ اَنْتَ رَبِّىْ اَنْتَ لِىْ نِعْمَ الْوَكِيْلُ

عَافِنِىْ مِنْ كُلِّ دَآءٍ فَاقْضِ عَنِّىْ حَاجَتِىْ
اِنَّ لِىْ قَلْبًا سَقِيْمًا اَنْتَ مَنْ يَّشْفِ الْعَلِيْلَ

هَبْ لَنَا مُلْكًا كَبِيْرًا نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ
رَبَّنَا اِذْ اَنْتَ قَاضٍ وَّالْمُنَادِىْ جِبْرَائِيْلُ

رَبِّ هَبْ لِىْ كَنْزَ فَضْلٍ اَنْتَ وَهَّابٌ كَرِيْمٌ
اَعْطِنِىْ مَا فِىْ ضَمِيْرِىْ دُلَّنِىْ خَيْرَ الدَّلِيْلِ

اَيْنَ مُوْسٰى اَيْنَ يَحْيٰى اَيْنَ عِيْسٰى اَيْنَ نُوْحٌ
اَنْتَ يَا صِدِّيْقُ عَاصٍ تُبْ اِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيْلِ

عَلٰى نَبِيِّنَا وَ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

Marfat.com

استغاثہ

چوتھے امام از دوازدہ آئمہ اہلبیت، زیب آرائے مسند امامت، زینت بخش سجادہ ولایت، سیّد الصابرین، امام الساجدین سیّدنا امام علی الاوسط المعروف امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

اِنْ نِلْتِ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَۃً فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

اے باد صبا! اگر تیرا گزر حرم مدینہ منورہ تک ہو تو میرا سلام اس روضہ اقدس تک پہنچانا جس میں میرے نبی محترم آرام فرما ہیں

مَنْ وَّجْھُہٗ شَمْسُ الضُّحٰی، مَنْ خَدُّہٗ بَدْرُ الدُّجٰی
مَنْ ذَاتُہٗ نُوْرُ الْھُدٰی، مَنْ کَفُّہٗ بَحْرُ الْھِمَمْ

وہ جن کا چہرہ انور مہر نیم روز اور رخسار تاباں مانند ماہ کامل جن کی ذات اطہر نور ہدایت اور جن کے ہاتھ مبارک مثل دریا سخی ہیں

قُرْاٰنُہٗ بُرْھَانُنَا نَسْخًا لِّاَدْیَانٍ مَّضَتْ
اِذْجَاءَ اَحْکَامُہٗ کُلُّ الصُّحُفِ صَارَ الْعَدَمْ

اُن کا قرآن پاک واضح دلیل جلیل اور برہان ہے جس نے ماضی کے سب دین منسوخ کر دیئے اور پہلے سارے صحیفے، کتابیں منسوخ کر دیئے گئے

اَکْبَادُنَا مَجْرُوْحَۃٌ مِّنْ سَیْفِ ھِجْرِ الْمُصْطَفٰے
طُوْبٰی لِاَھْلِ بَلْدَۃٍ فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَمْ

ہمارے جگر زخمی ہیں ہجر مصطفےٰ کی تلوار سے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو شہر المدینۃ المنورہ میں رہ رہے ہیں جن میں نبی محتشم جلوہ گر ہیں

یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ کَمَنْ یَّتْبَعُ نَبِیًّا عَالِمًا
یَوْمًا وَّ لَیْلًا دَائِمًا وَارْزُقْ کَذَالِیْ بِالْکَرَمْ

کاش میں اس کی طرح ہوتا جو نبی کی اتباع علم کے ساتھ کرتا دن رات ہمیشہ کرتا اے اللہ مجھے یہی صورت اپنے کرم سے عنایت فرما

Marfat.com

يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اَنْتَ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ
اَكْرِمْ لَنَا يَوْمَ الْحَزِيْنَ فَضْلًا وَّجُوْدًا وَّ الْكَرَمْ

اے تمام کائنات کے رحمت عالم! آپ گناہگاروں کے لئے شفیع ہیں قیامت کے روز ہمیں بھی اپنے فضل وکرم سے شفاعت کی عزت بخشنا

يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اَدْرِكْ لِزَيْنِ الْعَابِدِيْنْ
مَحْبُوْسْ اَيْدِى الظَّالِمِيْنَ فِى الْمَوْكَبِ وَالْمُزْدَحَمْ

اے دوجہاں کی رحمت عالم! اپنے زین العابدین کی مدد فرمانا کہ وہ ظالموں کے ہاتھوں گرفتار حیرانی اور پریشانی میں ہے

خاکپائے دراہلبیت پاک
محمدؐ عنایت اللہ

استغاثہ نالہ دردِل، حال زار بسرکار ابد قرار مدنی

تاجدار نبی مختار صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ والہ الاطہار ؑ

''کشتۂ عشق رسول حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ نقشبندی مجددی قدس سرہٗ السامی ؒ''

الٰہی غنچہ امید بکشا — گلے از روضہ جاوید بنما
زمہجوری برآمد جان عالم — ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمۃ للعالمینی — زمحروماں چرا فارغ نشینی
بیروں آور سراز بُردِیمانی — کہ روئے تست صبح زندگانی
شب اندوہ مارا روز گرداں — زرویت صبح ما فیروز گرداں
بہ تن در پوش عنبر بوئے جامہ — بسر بر بند کافوری عمامہ
آدیم طائفے نعلین پاکن — شراک از رشتہ ہائے جان ماکن
حجرہ پائے درصحن حرم نہ — بفرق خاک راہ بوساں قدم نہ
نگاہے یا رسول اللہ نگاہے — بیاپے گرنباشد گاہے گاہے

تحفۃ الصلوٰۃ علی النبی

Marfat.com

صلوٰۃ وسلام بر سیّد الانام علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

بزبان اردو

یَا نَبِی سَلَامُ عَلَیْکَ — یَا حَبِیب سَلَامُ عَلَیْکَ
یَا رَسُوْلَ سَلَامُ عَلَیْکَ — صَلوٰۃُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

مصطفٰے خیر الوریٰ ہو — سرورِ ہر دوسرا ہو
اپنے اچھوں کا تصدق — ہم بدوں کو بھی عطا ہو
کنز مکتوم ازل میں — در مکنون خدا ہو
سب کے اوّل سب کے آخر — ابتدا ہو انتہا ہو

یَا نَبِی سَلَامُ عَلَیْکَ — یَا حَبِیب سَلَامُ عَلَیْکَ
یَا رَسُوْلَ سَلَامُ عَلَیْکَ — صَلوٰۃُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

سب بشارت کی آذان تھے — تم آذان کا مدعا ہو
سب تمہاری ہی خبر تھے — تم مؤخر مبتدا ہو
سب مکان تم لامکان میں — شہا تم جان سخا ہو
سب تمہارے در کے رستے — اک تم راہ ہدیٰ ہو

یَا نَبِی سَلَامُ عَلَیْکَ — یَا حَبِیب سَلَامُ عَلَیْکَ
یَا رَسُوْلَ سَلَامُ عَلَیْکَ — صَلوٰۃُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

وہ کلس روضے کا چمکا — سر جھکاؤ نَخ کا ا ہو
وہ درِ اقدس پہ آئے — جھولیاں پھیلاؤ شا ہو
چرخ عیسٰی طور موسیٰ — کیا مساوی دنا ہو
سب جہت کے دائرے ہیں — تم شش جہت سے وراء ہو

Marfat.com

صلوٰۃ وسلام بر سیّد الانام علیہ الصلوٰۃ والسّلام

"بزبان عربی"

يَا نَبِي سَلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْل سَلَامُ عَلَيْكَ
يَا حَبِيْب سَلَامُ عَلَيْكَ صَلٰوةُ اللّٰهِ عَلَيْك
طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوِدَاع
وَ جَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَادَعَا لِلّٰهِ دَاع
يَا نَبِي سَلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْل سَلَامُ عَلَيْكَ
يَا حَبِيْب سَلَامُ عَلَيْكَ صَلٰوةُ اللّٰهِ عَلَيْك
اَيُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِيْنَا جِئْتَ مِنْ اَمْرِ الْمُطَاع
جِئْتَ شَرَّفْتَ الْمَدِيْنَة مَرْحَبًا يَا خَيْرَ دَاع
يَا حَبِيْب سَلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْل سَلَامُ عَلَيْكَ
يَا حَبِيْب سَلَامُ عَلَيْكَ صَلٰوةُ اللّٰهِ عَلَيْك
اَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا وَاخْتَفَتْ مِنْهُ الْبُدُوْر
مِثْلُ حُسْنِكَ مَارَ اَيْنَا قَطُّ يَا وَجْهَ السُّرُوْر
يَا حَبِيْب سَلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْل سَلَامُ عَلَيْكَ
يَا حَبِيْب سَلَامُ عَلَيْكَ صَلٰوةُ اللّٰهِ عَلَيْك
اَنْتَ شَمْسٌ اَنْتَ بَدْرٌ اَنْتَ نُوْرٌ فَوْقَ نُوْر
اَنْتَ اِكْسِيْر وَ غَالِي اَنْتَ مِصْبَاحُ الصُّدُوْر
يَا حَبِيْب سَلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْل سَلَامُ عَلَيْكَ
يَا حَبِيْب سَلَامُ عَلَيْكَ صَلٰوةُ اللّٰهِ عَلَيْك
يَا حَبِيْبِي يَا مُحَمَّدٌ يَا عُرُوْسَ الْخَافِقَيْن
يَا مُؤَيَّد يَا مُمَجَّد يَا اِمَامَ الْقِبْلَتَيْن
يَا صَدِيْق سَلَامُ عَلَيْك يَا فَارُوْق سَلَامُ عَلَيْك
يَا حَبِيْب سَلَامُ عَلَيْك صَلٰوة اللّٰهِ عَلَيْك

Marfat.com

صلوٰۃ وسلام بر سیّد الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

"بزبان پنجابی"

یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْکَ — یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْکَ
یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْکَ — صَلوٰۃُ اللّٰہِ عَلَیْکَ
یَا ربّ العٰلمینا — کر دے سر و سب دا سینہ
سب نوں دکھا مدینہ — رحمتاں دا اوہ خزینہ
مدینے اٹھ کے صبح سویرے — جالیاں ہیٹھ لائیے ڈیرے
پڑھیے چار چوفیرے — پردے رکھ لو میرے
پھر روضے کول سب کھلو کے — ادبوں دست بستہ ہو کے
سب سناؤ عرضاں رو کے — منہ اشکاں تھیں دھو کے
دکھ بھرے نالوں کا صدقہ — کربلا والوں کا صدقہ
بھیک دو لعلوں کا صدقہ — ناز سے پالوں کا صدقہ
چھوڑ کر دامن تمہارا — اور لیں کس کا سہارا
کس کے در پہ ہو گزارا — کون ہے داتا ہمارا
آپ سلطان مدینہ — مہبط وحی و سکینہ
مشک سے بہتر پسینہ — نور سے معمور سینہ
یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْکَ — یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْکَ
یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْکَ — صَلوٰۃُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

السلام اے سبز گنبد کے مکین — السلام اے رحمۃ للعالمین
السلام اے واقف علم لدن — السلام اے تاجدار امر کُن
السلام اے پیشوائے جبرائیل — السلام اے جان موسیٰ و خلیل
دست بستہ ہیں کھڑے حاضر غلام — پیش کرتے ہیں غلامانہ سلام
یا الٰہی از پئے زلف رسول — یہ سلام عاجزانہ ہو قبول

از محمد عنایت اللہ

Marfat.com

”نعتیہ درود وسلام

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
عطر وگلاب سے منہ کو دھو حب نبی کی دل میں ہو — ہر دم زبان سے یہ کہو صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی کَرِیْمِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی رَحِیْمِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
شکر خدایا محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو بنایا امتی — کس کو ملا یہ مرتبہ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی مَحْبُوْبِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
اولیاء انبیاء سب تمام پڑھتے درود اور سلام — ہے یہی خود خدا کا کام صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی رَؤُفِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی رَحِیْمِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
کس کی مجال جو دم بھرے صفت رسول کی کرے — جس پر خدا خود پڑھے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی نُورِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی مُنِیْرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
دم بدم پڑھو درود حضور بھی ہیں یہاں موجود — یعنی محمد مصطفٰے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
پیارا ہے نام مصطفٰے ہر رنج وغم کی ہے دوا — جنت کے در پہ ہے لکھا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی اَوَّلِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی اٰخِرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
عرش بریں بھی جھوم کر نعلیں نبی کو چوم کر — پڑھنے لگا یوں جھوم کر صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی ظَاهِرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی بَاطِنِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
در پہ جو تیرے آئے گا جھولیاں بھرتا جائے گا — جود وسخا ہے تیرا عام صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی بَشِیْرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی نَذِیْرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
تیری ادا ادائے حق تیری رضا رضاء حق — وحی خدا ہے تیرا کلام صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
اے بارگاہِ اکبری یہی ہے دعا آخری — جب مریں لب پہ ہو یہی صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

Marfat.com

تحفۃ الصّلوٰۃ

نماز

الہام طوافِ کعبۃ اللہ میں ہوا فقیر کو | اکرام میں یہ لکھا گیا، تحفۃ الصلوٰۃ
انشراح صدر بھی انوار حرم سے ہوا عطا | اعزاز حرم میں مل گیا، تحفۃ الصلوٰۃ
بارگاہ کریم میں جب بھی یہ پیش ہوا | مقبول بارگاہ ہو گیا، تحفۃ الصلوٰۃ
یا رب نصیب ہو اُسے محبت حضور کی | جس نے دل کے لہو سے لکھا، تحفۃ الصلوٰۃ
اس کی نمازیں بالیقین معراج بن گئیں | جس نے خلوص دل سے پڑھا، تحفۃ الصلوٰۃ
مالک دوجہاں کے دیدار کے واسطے | اللہ کی ہے یہ عطا، تحفۃ الصلوٰۃ
سجدوں کے منظر، میزابِ رحمت کے نیچے | ہوتا ہے جہاں نور افزا، تحفۃ الصلوٰۃ
دعاؤں کا منظر، ملتزم سے لپٹ کر | ملتا ہے یہاں سب کو مدعا، تحفۃ الصلوٰۃ
نمازوں کا منظر اور پھر حطیم کعبہ کے اندر | اللہ اللہ شان اعلیٰ، تحفۃ الصلوٰۃ
یا رب عنائتیں ہوں عنایت پہ بے شمار | جس نے چھپوا کے شائع کیا، تحفۃ الصلوٰۃ
دونوں جہاں کی عنایت ہوں نعمتیں | جس نے خلوص دل سے لکھا، تحفۃ الصلوٰۃ
پروردگار! صحیفہ سے پائیں وہ بشارتیں | جن جن کی عنایتوں سے چھپا، تحفۃ الصلوٰۃ
اس کے لفظ لفظ ہیں جنت ارم کے پھول | مسجد میں ہے یہ قبلہ نما، تحفۃ الصلوٰۃ
آنے لگیں صدائیں درود و سلام کی | جب بھی پیش حضور ہوا، تحفۃ الصلوٰۃ
اس کو بھی ہو عنایت مدینہ کی حاضری | جو چھاپنے میں پیش رہا، تحفۃ الصلوٰۃ
بھرپور بسر ہو زندگی ان کی یاد میں | خود بھیجتا ہے جن پہ خدا، تحفۃ الصلوٰۃ
بشارت ملی سرکار سے یہ انعام ملا | مقبول بارگاہ کریم ہو گیا، تحفۃ الصلوٰۃ

قرآن پاک سے کئے مضامین انتخاب
روح حدیث پاک ہے بخدا تحفۃ الصلوٰۃ

از

محمد عنایت اللہ

Marfat.com

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ط ۷۸۶/۹۲ نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم ط

خُوشخبری

پانچ عظیم ۵ تحفے

جلّ شانہٗ — ۱ — تحفۃ الصلوٰۃ الی الملک المختار

صلی اللّٰہ علیہ وسلم — ۲ — تحفۃ الصلوٰۃ الی النبیّ المختار

نماز کا تحفہ شہنشاہِ مختار کی بارگاہ میں " بطرز " دُرود شریف کا تحفہ نبی مُختار کی بارگاہ میں

بنام بنام مولانا موصُوف کی تصنیف بعینہٖ وُہی مُحبّت بھرا انداز، تحریر عالمانہ اور استدلال فقیہانہ ہے۔ نمازِ عارفانہ، عاشقانہ کی حکمتیں اَلصّلوٰۃُ مِعْرَاجُ المُؤمِنِیْن ط " ثنا، تسمیہ، تعوّذ، فاتحۃُ الکتاب، تشہّد، دُرود شریف، دُعا، سلام اور اُن پر سیر حاصل بحث۔ شریعتِ مُطہّرہ میں نماز کا مقام۔ دلائل قرآنیہ احادیثِ نبویہ علٰی صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلامُ والتحیّۃ سے مُزیّن۔ مسائل اور فضائل نماز پر ایک بےمثل مدلّل تحقیقی، جامع کتاب ہے۔ عنقریب منصّۂ شہُود پر جلوہ گر ہو رہی ہے۔ اِنشاءَ اللّٰہ ط مشتمل بر صفحات ۶۰۰

﴿۵﴾

۳ — دلائل الخیرات شریف

صحیفہ درود پاک — علیک الصلوٰۃ والسلام

۴ — نورالبردہ شرح قصیدہ بُردہ

شوارقُ الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبیّ المختار

الکوکبُ القُدسیّہ فی مدحِ خیرِ البریّۃ

نہایت ہی نفیس خوشخط، خوبصُورت، رنگین آرٹ پیپر، ترجمہ و حواشی سے مُزیّن، حشو و زوائد اور اغلاط سے پاک قدیم نسخہ صحیحہ مصریّہ کے مُطابق عنقریب شائع ہو رہی ہے وظیفہ پڑھنے والوں کے لئے " تحفہ " ط

زُبدۃُ الاصفیاء الشیخ الدّلائل حضرت محمّد یُوسف الباشلی الحریری قُدّس سرّہُ القدُس ط

مُحرّمُ الحرام سنہ ۱۳۷۸ ہجری المقدّسہ سے اجازت و سند یافتہ

المدینۃُ المنوّرۃ

مدّاحِ رسُول الحاج مولانا حافظ محمّد عنایتُ اللّٰہ نقشبندی مُجدّدی رحمۃ اللّٰہ ذوالجلال بزلالِ الافضال

آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ جامع مسجد نور علی نور کلفٹن کالونی، لاہور

فون: ۷۵۷۱۲۵۵ موبائل ۰۳۰۰/۴۶۱۲۷۵۰

Marfat.com